ہمایون کی جان و دل ہے اور داستانہای رنگین سے مالامال ہے نواب صاحب ممدوح کے نام سے طبع کرایا اس دعا گو کی یہہ آرزو
ہے کہ مثل جلدہای گذشتہ اس ناقص زبان کی حرزہ سرائی کو بھی سخنوران عالم قبول فرمائین اور نکتہ چینی سے چشم پوشی رکھین اور ہمیشہ
دعای خیر سے اس گنہگار کو یاد فرماتے رہین مجھپر فرض تھا کہ اپنے پدر مرحوم و مغفور کے یادگار کو جو ناتمام رہی تھی پورہ کرون اور
خدمات پدری کو ادا کرون شکر صد شکر کہ میری تمنای دلی اور آرزو اصلی برآئی یعنی حسب منشاء خاطر یہ افسانہ تکمیل کو پہونچا اور
گل قدرشناس کے نام ہمایون سے تکمیل ہوا جو اپنے عصر کا سکندر اور اس زمانہ کا نوشیروان ہے پر تو فیض و کرم جلوہ زار گیتی پر مثل انوار
خورشید جہانگستر ہے آفریدگار عالم اس نیر سپہر بختیاری و اختر فلک کامگاری کو تا دور عالم فرمانروا و مسندآرا سلامت رکھے ۰

قطعہ مدحیہ

ای جوان بخت قمر طالع گردون اورنگ
سایہ گستر ہے دہیم پہ چتر گردون
کام ہی تیرے سے ہی رونق اوحاتم
تجھسے گیتی پہ ضیا او ضیا مین پرتو
تیرا الطاف بصد رنگ نوید امید
تیری ادراک مین امید تمنا کا تون
بزم وہ بزم ہے رنگین کہ نہ دیکھی ہو سی
تیغ کو ہاتھ سے اور ہاتھ کو تلوار سے ربط
جان لیتی ہو اندام سے نکلی اس طرح
کیون نہو دست جہان کش مین ہے کسکی تلوار
گو نہین شاعری شیوہ بھی سخن گو ہون
طبع ہے گوہر انداز اشارہ تو بھی
[illegible] بیمار پہرا ہو
معانی [illegible] اسم
واقعی [illegible] فسانہ نادر
[illegible]

ای جوان سال جوان دولت جم شیر اکلیل
فرق پر تیرے مگس ران ہے بال جبریل
نام ہی تیرا اور ارنگ گلستان خلیل
حسن تو مین کرم اور کرم مین تبدیل
تیرا انصاف بصد گونہ تمنا کا کفیل
تیری ابہام مین ہی گو قسمت کی تجلیل
مہر و مہ جیسے ہین شبستاب تجلی قندیل
برق شعلہ ہے کہ سرگرمی تاب و تعجیل
تانہ اندوہ قضا ہو نہ غم عزرائیل
نام ہی جسکا جہانگیر شہ اسمعیل
خوشہ چین خرمن فالب ہون کرو تمثیل
ہین مگر کام زبان سب و سعادت کی دلیل
زر گوہر ہے سگوہری شاہین تحویل
یادگار [illegible] ہو ہشام [illegible] تمثیل
تم نظارہ ہے دیدہ حیران کی دلیل
لذت کام و زبان ہو ہے ذکر و تمثیل
[illegible] گران بار سخن کی تفصیل
[illegible] ذلیل

تا تیرے نام مین ہو لفظ خدائی نعمت
شان ہے نام کو ہو نام سے شان دولت
کیون نہ لاوے تیرا طرہ دستار نمود
بخشش عالم کا جز اندازہ تقدیر نہین
تیرا انداز اشارت ہے مہر قسمت کا نشان
بزم مین تیرا بیان مشک فشان گوہر بار
رزم مین دیکھ لی گر رستم و سہراب تجھے
تیغ کا کام ہے ٹھہرانہ ہی خون آشام
تیغ کیا تیغ ہی خونخوار نہنگ آفت
طرح گر بین تیرا اور تم ہو کرم گستر خلق
گو نہین بخت ہے ساطع سا رکھتا ہون
غم دنیا ہے سینہ مین نہان سی طرح
ہر سخن مین ہے تیرے معنی مین معانی مین امید
طرز گفتار سے اک جلوہ شوخی ہو عیان
در معنی ہے ہو ہر شعر لقا کی ڈالی
ہے مگر نغمہ سرا راقم ناشاد کہین
ختم کرتا ہون تا بس نوقار و تمکین
چتر گردون تخ گیتی ہو سایہ فگن
بخت اقبال کو ہو تیری عمر مین تحویل

کام مین تیرے رہے مائدہ بزم خلیل
تخت ہے بخت کو اور بخت ہے تخت اکلیل
دوش پہ تیری کہلا بخت کا گیسو طویل
ہان تیری فیض مین افزون ہو جو حاصل
تیرا آہنگ تغافل مہری تقدیر کی وصیل
رزم مین تیری زبان جوہر شمشیر اصیل
ڈالدیتی ہی ہی دوش سے اسباب رحیل
جوہر تابی ہے کردی غم دل کو تحلیل
لاکہہ جانین عدو اور ایک ہے تلوار اصیل
زر و گوہر ہے بہر وکے مہری جیب و زنبیل
گو نہین جوہر تقدیر یہ ہون تیغ اصیل
جیسے گنجینہ اقبال مین تیری تحویل
آب مین قطرہ ہی قطرہ مین ہے گوہر تحویل
رنگ شوخی مین ہو شوخی سی تا ورش تفصیل
جوش مضمون سے ہو ہر صفحہ عمر کی زنبیل
عشرت گوش ہوئی بزم مین ہنگامہ قفیل
سروری تجھکو مبارک ہو ہشت و اکلیل
بزم گردون مین ہو تا مہر کی روشن قندیل

کو جلد ہفتم کی آخر میں اختتام کو پہونچا دیا اب یہہ سامعہ خراش پراگندہ گفتار اوسی مقام سے داستانہای پریشان اور افسانہ ہای پراگندہ مسرت عنوان کو بہ پیشگوئی اولو الابصار کرتا ہی واضح ہو کہ جب سلطان فیروز واجب التعظیم صاحبقران اکبر شاہزادہ معز الدین ابو تمیم نے کتاب تاریخ الاعظم شاہنامہ بزرگ کو از ابتدا تا انتہا من کل الوجوہ استماع فرماکر مسرت خاطر اور سرور دل حاصل کیا بعد ہو سکی صاحبقران اعظم و صاحبقران اصغر و حکیم اسقلینوس الہی و حکمای دیگر بانیان طلسم ارواح مطہرہ کو ثواب فاتحہ اور مستحقان بلاد کو بعطای زر و جواہر مالا مال فرمایا یعنی ہر ایک سردار و امرا کو علی قدر مراتب خلعت گرانبہا اور انعام فراوان عطا کیا جب ان امور سے انفراغ حاصل ہوگیا اور اہل مجلس کو گل و میوہ و عنبر و شربت تقسیم ہو چکا اوسوقت یادری بدر روس اپنی صندلی سے اوٹہا اول عادت شاہ پارسی بجالایا اور عرض کیا ۵ ستایش سایم بر روی شاہ کہ بادا بکامت سپہر و ماہ فروزان بود اختر بخت تو بود سدہ فلک پایہ تخت تو بکامت فلک چاکر و بندہ باد بجامت می عیش آگندہ باد ای شہریار ذوی الاقتدار اس غلام نے روزنامچہ بزرگ و کوچک کو دیکھا تھا اوسمین یہہ عبارت میری نظر سے گذری کہ جسوقت تاریخ الاعظم شاہنامہ بزرگ تمام و کمال مسموع ہو چکی اور مجلس کتاب خوانی اختتام کو پہونچی اوسوقت صاحبقران اکبر ایک جشن عالی آراستہ فرماے اور تا دس روز کامل عیش و کامرانی تخت رفعت جہانبانی پر اوس جشن عالی میں بعشرت و تحیت و نشاط و انبساط ہزاران ہزار خوشدلی و خرمی جلوس فرمائے اور اوس جشن کا نام جشن اعظم مقرر کرنا چاہیے کیلیے کہ ہم نے اس جشن عالی کی ترتیب و تزئین خاص بسبب استماع کتاب تاریخ الاعظم کی معین کی ہے ای شہریار کرم اس بندہ ضعیف کو جو کچھہ از روی روزنامچہ دریافت ہوا اور اوسکی اظہار کا حکم خاص صاحبقران اعظم کیطرف سے تہا گوش گذار بندگان عالی کردیا حضور کو بھی امتثال امر صاحبقران اعظم کا واجبات سے ہے الغرض صاحبقران والاتبار شاہزادہ کامگار نے یادری بدر روس کا التماس بخوشی دل و طیب خاطر مقرون باجابت فرمایا اوسیوقت جشن کی تیاری کا حکم دیا چنانچہ حسب فرمان واجب الاذعان ایسا جشن بیمثل و بے نظیر بازینت و تکلف آراستہ ہوا کہ چشم سپہر و گوش فلک نے بہی مثل اوسکی دیکھا نہ سنا تھا اوس جشن عالی میں جملہ شاہان اولوالعزم با جاہ و جلال اور سلاطین فرخی احتشام مقیم دامنہ جبل اجلی و قریہ فردوس اور سرداران گردن شکن و دلاوران شیر افگن و امرایان لشکر ظفر پیکر صاحبقرانی موجود تھے اور اپنی اپنی تخت و نیم تخت و کرسی و صندلی پر حسب مناصب و مراتب متمکن تھے اوس طرف بالاقصر خواتین عالیمنزلت یعنی ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار گلشن افروز پری و ملکہ ناطقہ روشن بیان و ملکہ صبیح دلکشا و ملاحت پری گوہر بزم افروز و خلدانہ ماہرو و نادرہ راندار و غیرہ نازنینان زہرہ تمثال قصر اخضر میں باعیش و عشرت و فرحت تمام اس جشن ہمایون کا تماشا دیکھہ رہی تہیں الغرض صاحبقران اکبر نے ... دولت و اقبال بہ جلوس فرمایا اور پہلوانان و دلاوران لشکر کو علی قدر مراتب خلعت و انعام سے ایسا کامیاب کیا کہ ہر ایک سپاہی زر و جواہر و مال و دولت سے مستغنی ہوگیا راوی کہتا ہے کہ او نہی ایام جشن نشاط یعنی ہنگام استماع کتاب خوانی میں صاحبقران اکبر کی خاطر مبارک پر ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار وغیرہ خواتین عالیشان صاحب عصمت کی ملاقات کا خیال و تصور گاہی گاہی محیط دل پر رہتا تہا بلکہ اکثر اوقات یہہ خدشہ دل میں خلش کرتا تہا اور بہ صفحہ خاطر کی سوسہ پیدا ہوتا تھا کہ ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ روشن بیان و ملکہ صبیح دلکشا وغیرہ خواتین پریزاد بھی ہمیشہ واسطے استماع کتاب خوانی کی ہمنشینی و شغل کیا کرتی تہیں اور ہم نے اون خواتین فاکیش محبت شعار سے وعدہ کیا تہا کہ بشرط فرصت ہم تمہارے پاس آئینگے اور باہم صحبت و عیش کیا کرینگے مگر معز الدین افسوس ہے کہ بسبب کثرت اشتغال استماع کتاب شاہنامہ بزرگ وہ خیال و تصور بالکل دل سے محو ہوگیا کبھی ایسا اتفاق نہوا کہ ہم اپنی وعدہ کو پورا کرتے اور قصر اخضر میں جاکر خواتین آرام جان حزین کی صحبت اختلاط سے دل اشتیاق منزل کو خوش کرین اور خاطر محزون کی تسلی کرتے صاحبقران اکبر کی خاطر نازک پر یہی خیال ... خطور کرتا تہا اب کہ جلسہ کتاب خوانی اور جشن کامرانی سے بالکل انفراغ حاصل ہوگیا ہے وہ خلجہ ... ارکان صاحبقران کو دل آرزومند پر ایسا محیط ہوا ہے کہ کسی پہلو آرام نہیں ملتا صاحبقران اکبر نے بیتاب و بیقرار

مثل ماہی بے آب مضطرب رہتا ہے اس انقلاب طبیعت و تغیر حالت کا ہو جانا ہی کچھ تعجب کا مقام نہیں ہے بلکہ عین بجا ہے کیا معنی کہ ایک
سال کا زمانہ گذرا کہ صاحبقران اکبر کی نظر ہمایون میں جلوہ حسن عالم افروز اور پرتو جمال جہان سوز محبوبان یمن تن نازک بدن کا نور افگن نہیں
ہوا اس صورت میں جسقدر ملاقات کا شوق پیدا ہو بجا ہے بہتر اوس والاقدر شہریار نامور نے ایک روز اپنے اضطراب قلب و انقلاب
طبیعت و ولولہ اشتیاق دل کو ابوالحسن جوہر سے روبرو بیان کیا جوہر نے کہا یا سلطان عالیشان خداوند بے نیاز چارہ ساز مستمندان جامع
مقاصد و مطالب دلی حضور کے برلانے میں ایک بات حضور سے پوچھتا ہون شہریار راست راست بکم و کاست ارشاد فرمائیں اور کسی کی
رعایت ملحوظ نہیں یا صاحبقران حضور نے ملکہ صبح روشنگہر و ملکہ صبیح گلشاد دونون نازنینان پریزاد کی حسن عالم آرا اور ناز و ادا دلربائی و کرشمہ عشاقی میں کسقدر
فرق و تفاوت پایا ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا اے برادر قسم ہے پروردگار عالم کی دونون پریزاد حور نژاد اپنی جگہ ایک عالم جداگانہ رکھتی ہین اور ہر ایک
نازنین بے نظیر ہی جلوہ آرائی میں یکتا ہے روزگار ہے الحق دونون نازنین اپنے اپنے حسن و صورت و کرشمہ بیانی میں قائم مقام ایک دوسرے کی
نہیں ہوسکتی اور ہرگز ایک کو دوسری پر ترجیح نہیں دیجا سکتی ابوالحسن نے عرض کیا قربانت شوم اگر حضور کا دل خواتین عالیقدر ماہ پیکر کی
ملاقات کا زیادہ مشتاق ہے یہ غلام بالا ہے کوہ اخضر جاکر خبر لائے اور اون خواتین نامدار کو حضور کے قصد و ارادہ سے آگاہ کرے اگرچہ دروازہ
قصر مسدود ہوگا اور بلا اجازت ملکہ شمسہ تاجدار کے قصر کے اندر جانا محال بلکہ غیر ممکن ہے کسلئے کہ سواے ذات ہمایون کے دوسرے کو اوس دروازہ
قصر کے اندر جانے کی قدرت نہیں ہے بارہا ہم غلام دروازہ پشت قصر پر پہونچکر پشت دیوار شور و غل مچایگا اوسوقت البتہ کوئی نہ کوئی کنیز پرستار یا پاسبان دروازہ
میری فریاد و غوغا سنکر حضور قصر کے اندر بلالینگی یا اپنی خاتون عالی منزلت کو میرے آنیکی اطلاع دینگی بہرحال ملکہ آفاق کے کان تک
میری خبر جا پہونچیگی صاحبقران اکبر اس جملہ کو سنکر ایک لحظہ متأمل ہوا تھا کہ اس اثنا میں درگہ سالار نے عرض کیا اے شہریار نامدار شمشاد
نوجوان بیسیمن بانو دایہ یعنی ملکہ شمسہ تاجدار کا عیار دربارگاہ پر حاضر ہے اور باریابی ملازمت چاہتا ہے راوی کہتا ہے کہ اس جگہ عشق و
کشش محبت کو بغور دیکھنا چاہیے بمقتضاے القلب یهدی الی القلب یعنی اوس طرف بھی ہی شعلہ محبت کا نون دل میں
مشتعل ہوا اور نائرہ شوق ملاقات نے سینہ سوزی شروع کی کہ وہ نازنینان گلعذار ہفتون جمال صاحبقرانی سے مضطر و بیقرار ہوگئیں بجز اسکے
کوئی چارہ نہ دیکھا کہ اپنے غلبہ شوق کا اظہار کرین کسلئے کہ نوبہار گلشن افروز و غیرہ جملہ خواتین با وقار صاحب قران اکبر کی عاشقہ صادقہ
بھی چاہتی ہین کہ ہردم نظارہ جمال خورشید مثال سے چشم مشتاق و دل امیدوار کو مسرور و نورآگین کرتی رہین چنانچہ آج جملہ ملکہاے آفاق
اوس والاقدر کی شورش محبت اور جوش ملاقات میں بیتاب و بیقرار ہوئین کہ اختیار عنان صبر و شکیب ہاتھ سے نکل گئی سبب اشتیاق کے
شمشاد نوجوان کو کہ ملکہ شمسہ تاجدار کا عیار و ہم برادر رضاعی ہے اپنا پیغامبر مقرر کیا اور صاحبقران اکبر کی خدمت باسعادت میں بھیجا
آمدیم برسر مطلب صاحبقران اکبر نے شمشاد نوجوان کا نام سنکر زانوے فکر سے سر اوٹھایا اور بہزار شوق دلی و انبساط خاطر اوس درگہ سالار
با ہیبت و وقار سے فرمایا شمشاد کو ہمارے پاس لے آ بعد اوسکے صاحبقران اکبر نے لوح سینہ کے گلے سے اوتاری اور پھر حصول اجازت لوح کو دیکھا یہ عبارت نظر
گذری اے صاحبقران اکبر واے زبدہ سلاطین با اولاد نامدار جسوقت تم استماع کتاب شاہنامہ بزرگ اور جشن اعظم سے بہمہ وجوہ فرصت پالو اوسوقت طلسم فضا
میں جانیکا قصد و ارادہ فرماؤ اور بقیہ طبقات طلسم کو مفتوح کرو بعد ازان با لشکر ظفر و منصور مراجعت فرماکر کفار و اشرار دامنہ جبل اعلی کا
استیصال فرماؤ آنگاہ بارات کی جشن عروسی ملکہ ماہ سیما معہ خواتین مہر لقا بخاطر جمعی تمام مصروف سرگرم ہوا اور اپنی حصول مقاصد کا شکر و
سپاس درگاہ کارساز حقیقی میں بجالاؤ اے شہریار عالی وقار آگاہ ہو کہ فتح بقیہ طلسم فضا میں بھی یہی لوح ہادی طریق تمہاری ہوگی اور مددگار ہوگی
لیکن ابھی تمہیں طلسم میں جانیکی راہ قصر اخضر کے اندر سے مقرر ہے تم اوسی رستہ سے طلسم میں تشریف لیجانا اور طلسم میں پہونچکر پھر لوح کو دیکھنا والسلام
صاحبقران اکبر نے لوح کو بوسہ دیا اور بدستور گلے میں ڈالا اگرچہ اوسوقت صاحبقران کو اس امر کی حیرت ہوئی کہ اس دفعہ پھر لوح نے طلسم میں جانیکا

ہرج و مرج واقع نہین ہوتا کہ حضور بخاطر جمعی تمام تشریف لیجائین ہان ایک تکلیف جناب عالی کو غلام بھی دیتا ہے کہ بہر اسلام شوق نادرہ راز دار و
غمزہ شیرین کار کو ضرور بالضرور حضور پہونچادین غلام نہایت شکرگزار ہوگا صاحبقران نے فرمایا انشاءاللہ العزیز ضرور کہونگا بلکہ تیرے شوق سے زیادہ بیان
کرونگا یعنی یہہ کہونگا کہ مین ابوالحسن کو اپنی ہمراہ لانے مین نہایت مصر ہوا اوس بزرگوار نے یہ جواب دیا کہ مجھے اب وہ ولولہ محبت و جوش و خروش
عشق و عاشقی اون زنان بیوفا کا نہین رہا کہ بے حق و ناحق فقط مذاق پاکیزہ زنان کی طبع مین استقدر بیچ راہ اور دور دستہ قدم فرسائی گوارا کرون اگر اون
نازنینان عاشقی پیشہ کو کچھ ہوس ہمکناری ہے ایک شب کیواسطے میرے پاس چلی آئین ورنہ مجھے بھی رنجیدہ فرمائی سے معاف رکھو میری
صحبت و اختلاط کے لیئے یہان بھی بیشتر زنان زہرہ تمثال موجود ہین مین بہرحال خوش و خرم ہون مجھے کبھی اوس طرف کا خیال بھی نہین آتا سو
ماہم وسیہ ستی ہر روزہ ہان ۵ نے شب جمعہ شناسیم و نہ ماہ رمضان ۵ ابوالحسن نے عرض کیا حضور سے کم و زیادہ ضرور ارشاد فرمادین البتہ
ین مصلحت ہے القصہ صاحبقران اکبر جملہ ارکان دولت و اعیان سلطنت اور حکام سے بالمنزلت سے رخصت ہوا امراے عالیقدر نے
عرض کیا یا خسرو گردون پناہ یہہ ارشاد ہو کہ حضور بدولت و اقبال کب تک معاودت فرمائینگے صاحبقران نے فرمایا صاحبو اس دفعہ میرا
قصد ہے کہ بعد انصرام جمیع امورات مرجوعہ و فتح کل کائنات طلسم سے فارغ ہوکر اردو سے سطے مین داخل ہونگا کہ بار دگر جانے آنیکا قصد
باقی نہ رہے اور جلد تر اس مرحلہ دشوار کو طے کرون پھر باطمینان خاطر اپنے مقصود اصلی کے انصرام مین مشغول ہون غرضکہ صاحبقران اکبر نے جملہ امرا
و سرداران نامدار کی تسلی و تشفی فرمائی اور ہر ایک کے حال پر الطاف شاہانہ مبذول رکھا تمام امرا مع ابوالحسن جوہر یاد دیدہ نمناک رخصت ہوئے وقت
شام بھی قریب تھا صاحبقران اکبر اسپ جہان پیما پر سوار ہو کر لشکر سے باہر نکلا شمشاد نوجوان کہ شمسہ تاجدار کا عیار تھا رکاب گرفتہ صاحبقران کی
جلو مین ہو لیا صاحبقران اکبر اردو سے سطے سے نکل کر راہ کوہستان روانہ ہوا شمشاد نوجوان شہریار کشور گیر کو غار لیجار اور درہ بدرہ لیئے جاتا تھا
بعد قطع مسافت کے وادیہ جبل اعلےٰ مین پہونچے شمشاد نوجوان صاحبقران کو بالاے کوہ لیگیا بالآخر جس راہ سے کہ صاحبقران کو پیشتر
لیگیا تھا اوسی راہ سے اب قصر اخضر مین پہونچا دیا جسوقت صاحبقران اکبر قصر کے دروازہ پر تشریف لایا اور نہال قامت صاحبقرانی کا سایہ
دروازہ قصر پر پرتو فگن ہوا خود بخود دروازہ مفتوح ہوگیا اس اثنا مین تشریف آوری کی خبر اندرون قصر پہونچی ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار
گلشن افروز و ملکہ ناطقہ روشن بیان و ملکہ صبیح دلکشا چارون خواتین باجبین مثل طاؤس بلند سراپا آرایش و زیبایش سے مزین مع نادرہ راز دار و خلد ادا مہرو
و غمزہ شیرین کار و گوہر بزم افروز و ملاحت پری وغیرہ پریزادان زہرہ تمثال و کنیزان گلبدن طرہ عنبرین جمال قصر اخضر مین بزم طرب و شادمانی آراستہ کیئے
صاحبقران اکبر کے انتظار مین بیٹھی تھین ملکائے کنیزان پاسبان قصر نے صاحبقران کی آمد آمد کی اطلاع دی یہہ چارون شاہزادیان یہ خبر مسرت اثر
سنکر بہزاران ہزار اشتیاق و آرزو سے زیارت جمال بہیئت اجتماعی بے اختیار غلبہ شوق مین سراپا ناشناخته قصر کے دروازہ پر پہونچین اور مع
کنیزان و خادمہ و بعض نازنینان مصاحبہ دو رویہ صف بستہ علے قدر مراتب استادہ ہوئین جس وقت صاحبقران اکبر نے دروازہ قصر مین قدم رکھا
ہر ایک شاہزادی نے اپنے منصب کے موافق رسم استقبال ادا کی اور خوانہاے زر و جواہر فرق مبارک پر نثار کیے کنیزان و خادمہ تحیت و مبارکی
مین نواسنج ہوئین اور پرستاران درجہ اعلے نے بلاگردانی کی رسم ادا کی صاحبقران خجستہ صفات ہر ایک سے بسلوک و التفات خسروانہ پیش آیا
بعد ازان چارون شاہزادیان یعنی ملکہ شمسہ و نوبہار و ناطقہ و صبیح دلکشا باعزاز و احترام اوس سعدین عزت و احسان کو قصر اخضر کے اندر لیگئین
جس وقت صاحبقران اکبر نے ہر ایک محبوبہ راحت دل و جان کو بہ آرایش حسن و ناز مین غرق دیکھا بے اختیار ولولہ شوق و جوش محبت سے
اول ملکہ شمسہ تاجدار عذب البیان اور ملکہ نوبہار گلشن افروز پری کو بدست راست آغوش مین لیا اور تنگ سینہ سے لگایا بلکہ لب یاقوت
فام سے دو چار بوسے بھی لیئے اسیطرح بدست چپ ملکہ ناطقہ روشن بیان و ملکہ صبیح دلکشا کو کنار شوق مین لیکر وہی سلوک مرعی رکھا
لب آرزو مند وصال کو تسکین بخشی الغرض ہر ایک نازنین سیہ جبین با تمکین و وفا کے حال پر الطاف خسروانہ و التفات شاہانہ مبذول

بسبب قبول فرمایا اگرچہ اوس وقت شرم و حیا صاحبقران اکبر کی اس اداے بیباکانہ کی مانع ہوئی کس لیئے کہ مجمع عام اور ہجوم غیر میں ہم پہلو ہونے
بار و منقضی اس امر کی تھی لیکن جذبۂ شوق دل نے ایسا بیخود و مدہوش کیا کہ مطلق پاس شرم و لحاظ حیا نہ رہا ہرچند اوس وقت ملکہ شمسہ تاجدار
نے پہلو تہی کرنا چاہا لیکن صاحبقران اکبر نے بہ سبیل شوق میں سینہ محبت سفینہ سے چپکا لیا اور اوسی شان و ادا سے مجموعہ ناسے عشوہ طراز
بیمین و یسار کے ساتھ باختلاط و گرمجوشی خراماں خراماں صحن قصر میں تشریف لایا بعد ازاں وہ چاروں شعلہ رخان آتشین عذار خواتین زہرہ جمال
صاحبقران کامگار کو دست گرفتہ ایسہ خرمی و نشاط نشیمن عالی میں لے آئیں اور اوس تخت مسند پر متمکن کیا جو خاص شاہزادہ والاقدر کے
جلوس میمنت مانوس افروزی کے واسطے مقرر تھا صاحبقران اکبر نے بدولت و اقبال اورنگ عشرت پر جلوس فرمایا چاروں شاہزادیاں ہزاراں ناز
عشوہ و ناز رنگین و دلربا اپنے اپنے منصب و مرتبہ سے صاحبقران کے گرد و پیش تخت پر بیٹھیں یعنی ملکہ شمسہ تاجدار دست راست کی جانب اور
ملکہ نوبہار گلشن افروز سر حلقۂ خوبان روزگار شاہزادہ کے دست چپ کی طرف اور ملکہ نازنین روشن جہان سر خیل نسوان عالم روبرو شاہزادہ
تاجدار اور ملکہ مہ لقا پس پشت شاہزادہ والاقدر کے متمکن ہوئیں اسی طرح ملاحت پری کو ہر بزم افروز بھی اپنے قرینہ و منزلت سے
نشیمن مراس کے [illegible] بالہم خاتون نسوان بنی آدم تاجدار کشور حسن و محبوبی ملکہ شمسہ تاجدار نے حکم دیا کہ مجلس عیش و نشاط کو آراستہ کرو
اور سامان میکشی لاؤ کنیزان چابکدست سلیقہ شعار نے از سر نو مجلس نشاط و طرب اور بزم عشرت و انبساط کو بصد زیب و زینت آراستہ کی
شیشہ ہاے گلفام و جام ہاے بلوریں مینا کار وغیرہ جملہ آلات میکشی بزم میں موجود و مہیا کیئے صاحبقران اکبر نے نادرہ راز دار و غمزہ
شیریں کار سے فرمایا آج تم دونوں نازنینان زہرہ لقا باری بنوبت خدمت ساقی گری بجا لاؤ اور اپنے دست رنگین سے رنگین شراب پلاؤ
القصہ نادرہ و غمزہ شیریں کار نے خدمت ساقی گری قبول کی اول صاحبقران اکبر کو جام شراب لبریز پلایا بعد ازاں ایک ایک ساغر شراب جنت
افزا چاروں شاہزادیوں کو دیا جب دو دو چار چار جام بادۂ لالہ فام کے سب نے پی لیئے اور سرور و نشاط سے ہر ایک سرشار ہو گیا چاروں
شاہزادیاں صاحبقران اکبر کی طرف مخاطب ہوئیں ہر ایک نے گلہ آغاز کیا بلکہ سب سے اول ملکہ نوبہار کہ تندخوئی میں یکتاے روزگار اور
شہرۂ آفاق ہے شکوہ سرا ہوئی صاحبقران سے کہا اے شہریار نامدار یہ ارشاد فرمایئے کہ حضور کے آئینۂ خاطر پر ہماری طرف سے کیا غبار آیا ہے
کہ یکبارگی ہمارا خیال صفحۂ دل سے سہو و فراموش کر دیا تمکو کچھ یاد ہے کہ کبھی خود بدولت نے زبان مبارک سے کچھ ارشاد فرمایا اور کسی بات کا اقرار
کیا تھا یعنی یہ کہا تھا کہ ہم ہمیشہ ان کنیزان آشفتہ حال مشتاق جمال کو اپنی فیض صحبت اور سعادت دیدار سے مسرور و شاد کام
فرمایا کریں گے پس ہم ناکام آج تک اوسی امید و توقع میں ایام زندگی بسر کرتے ہیں مگر حضور نے مطلق اوس اقرار کو گوشۂ دل سے فراموش کر دیا
حتی کہ پاس سخن کا بھی نسیاً منسیاً ہو گیا اے شہریار عالی وقار سچ سچ ارشاد فرمایئے کہ ہم گنہگاروں سے ایسا کیا قصور سرزد ہوا کہ تم نے اس طرح دل و راز
ہمارا یکبارگی فراموش کر دیا اور الطاف شاہانہ ہم کمینوں کے حال پر نظر یا اور یکلخت محبت دیرینہ دل سے دور کر دی صاحبقران اکبر نے بادل پر غم
و لب پر تبسم کہا اے ملکۂ آفاق تم سے جو سمجھے تمہارے سر کی قسم حاشا ثم حاشا میں نے دانستہ تغافل ورزی نہیں کی بلکہ بسبب اشتغال کار جہانبانی ہو گیا اور
بعض امور لاحقہ کے ایسا اتفاق پیش نہیں آیا کہ میں ایک لمحہ بھی فرصت پا کر اس طرف کا قصد کرتا ایک جہان و آرام جان مستمندان خدا خوب
جانتا ہے کہ باوجود کثرت کار و اشغال چند در چند کے میں بھی کسی حال میں تمہاری یاد سے غافل نہیں رہا ہر وقت و ہر لحظہ تمہارا خیال تمہارا شوق
ملاقات میرے مجموعۂ دل اور پیرامون خاطر رہتا تھا ملکہ نوبہار نے کہا بس صاحب بس زیادہ فصاحت بیانی کو کام نہ فرمایئے آپ سے کہاں تک تو گراں ہم ہوا اس
فضول گوئی بے لطف اور قافیہ بندی بیجا سے کیا حاصل کیونکہ اب ہماری طبیعت نازک تمہاری ملاقات سے سیر ہو گئی اب ہمارا دل آرزوے ملاقات
نہیں [illegible] اور یہ اسرار شیدہ بندی ہے کہ ہمیں فرصت نہیں ملی ایسے عذر بیکار کو بدتر از گناہ کہتے ہیں دیکھو دل محبت منزل اسکا نام ہے کہ
ہم آرزومندان و دلدادگان [illegible] ہر دم یہی چاہتے ہیں کہ ایک لمحہ بھی تمکو اپنے پہلو سے جدا نہ کریں آئینہ وار ہر دم و ہر لحظہ زیب [illegible]

باہنکا بعد برآمد ہونے صاحبقران اکبر کے وہ دروازہ قصر بدستور مسدود ہوگیا صاحبقران اکبر ایک گوشہ علیحدہ مین اوس اسم جلیل
کے اوراد مین مشغول ہوا بعد چند ساعت کے وہی شخص جنی مع اسپ سواری حاضر ہوگیا صاحبقران اکبر اوس توسن شکفام پر سوار ہوا
بجرد سوار ہونے صاحبقران اکبر کے اوس مرکب جہان رفتار نے طلسم کی راہ لی ادہم جنی صاحبقران اکبر کی ہمراہ رکاب دولت انتساب مین
ہولیا اثنائے راہ مین ادہم جنی نے پوچھا البتہ ہمارا فاتح طلسم اب کیا حکم ہے مین حضور کو کس جگہ اور کس مقام پر پہونچادون صاحبقران
اکبر نے فرمایا اسے ادہم سمجھے اوسی مقام پر پہونچادے جہان سے لایا تھا چنانچہ ادہم نے مرکب کو اشارہ کیا اوس مرکب پری نژاد نے
یکبارہ پرواز کی اور بعد چند ساعت کے جس جاے سے صاحبقران کو اڑا دے سکے مین لیگیا تھا پھر اوسی جا پہونچادیا داخل ہونا صاحبقران

گیتی ستان کا طلسم سفیا مین اور فتح کرنا بقیہ طبقات طلسم کو اور حاصل کرنا تاج واشیاء طلسم کا مع دیگر واقعات کے جو پیش آئے

راوی نغمہ سنج روایت و ناقل زمزمہ سنج حکایت بیان کرتا ہے کہ جس وقت شہریار نامور صاحبقران اکبر سلطان
دادگر شہنشاہ واجب التعظیم شاہزادہ سعد الدین ابوالنعیم نے ملک افرشاہ بادشاہ مرحلہ اول طلسم کو جو واقعی اصل بادشاہ
و فرمانروائے طلسم سفیا ہے لاقوت پدر کش متغلب نمک بحرام بے ننگ و عار نے اوسے قید کیا اور خود سلطنت و حکومت عسکریہ کا مالک
مستقل بن گیا تھا صاحبقران اکبر نے طلسم خندق جو مرحلہ چہارم طلسم کا ہے مفتوح کیا اور ملک افرشاہ کو بند قید سے نجات دی جسطرح فتح
شش شمس مصباح النہار کے اول ہی تضمن حال مراحل ثلثہ طلسم فتنہ یاقوت نگار جسکو یاقوت نگار بھی کہتے ہین مفصل و مشرح ذکر ہوا ہے اور ناظرین فسانہ کی نظر انور سے
گزرا ہے بار دیگر اوسکا اعادہ کرنا باعث طوالت فسانہ ہے باین خیال راوی مختصر نگار سلسلہ بند داستان نا پریشان اوسکے بیان سے قطع نظر کی اور اصل مطلب
کیطرف رجوع ہوا کہ تو تا می سخن صاحبقران اکبر نے بعد نجات و رہائی ملک افرشاہ بادشاہ عسکریہ کے شیرویہ دلاور جنی کو ملک بصیرون شاہ کی دختر قمر سیکر کے وصل سے شاد کام فرمایا
اور ملک بصیرون کو اپنے سلطنت کے خاص غلامان با اختصاص کے زمرہ مین داخل کیا اسیطرح ادہم نوجوان کو اوس کی معشوقہ رشک قمر پری شیرویہ دلاور کی
خواہر کے ساتھ منعقد فرمادیا اور دونون محب و محبوب کو وصال حقیقی سے کامیاب کیا بعد ازان ادہم نوجوان کو وطن مالوف کی رخصت دی
بلکہ اوس روز ادہم کو خلعت و انعام سے سرفراز فرماکر روانہ کردیا جب صاحبقران اکبر ان امورات سے فارغ ہوگیا اوس وقت ملک افرشاہ
و ملک بصیرون شاہ و شیرویہ دلاور کو حکم دیا کہ تم سب سلاطین ہمارے جانے کے بعد مع فوج و لشکر روانہ ہونا اور اس مرحلہ کے عقب سے
مقام [illegible] مین پہونچو ہم موافق احکام لوح قہقہار دیکھے قمر کے طرف سے یعنی باطن طلسم کی راہ سے آئین گے الغرض ملک افرشاہ و ملک بصیرون و شیرویہ
دلاور وغیرہ سلاطین مع فوج و حشم حسب الحکم شہریار گردون وقار روانہ ہوگئے اور صاحبقران اکبر موافق ارشاد لوح قمر قہقہار کی راہ سے مقام [illegible] تشریف
لایا اور تخت فرمانروائی پر تمکن ہوا افسر جنی خدمت ہمایون مین حاضر ہوکر سعادت ملازمت بجالایا صاحبقران اکبر نے منصب چتر داری افسر جنی کے نام
کندہ تفویض کیا کس لیئے کہ افسر جنی اس خدمت کا مستحق تھا اور نیز خدمات لائقہ اوس سے ظہور مین آئی تھین باین نظر منصب چتر داری اوسکو بخشدیا
بعد ازان مجلس طرب آراستہ ہوئی پری زادان زہرہ لقا اور نازنینان ماہ سیما نغمہ سرا نے تمام شب رقص و نغمہ سے صاحبقران کو محظوظ رکھا جب قلیل شب
باقی رہی صاحبقران نامدار اوس تخت فرحت پر دراز ہوگیا اور باقی شب باستراحت و آرام بسر فرمائی دوسرے روز ملک افرشاہ عسکرشاہی و ملک بصیرون
و شیرویہ دلاور وغیرہ بھی مع فوج و حشم وہان پہونچے اور اوس بارگاہ کو جو طلسم خندق سے ہمراہ لائی تھی برپا کردیا اس عرصہ مین صاحبقران اکبر بھی خواب
راحت سے بیدار ہوا ملک افرشاہ وغیرہ سلاطین کی خبر سنکر بارگاہ مین تشریف لایا اور اوسی بارگاہ بزرگ مین تخت جہانبانی پر جلوس فرمایا بعد اس کے
ملک افرشاہ وغیرہ کو دربار مین طلب کیا جس وقت افرشاہ بادشاہ طلسم بارگاہ مین پہنچا صاحبقران گیتی ستان نے افرشاہ کی راست تعظیم دی کس واسطے کہ
ملک افرشاہ ملکہ صبح روشنگہر کا پدر والا قدر اور کل طلسم سفیا کا بادشاہ ہے علاوہ اس کے صاحبقران اکبر ملک افرشاہ سے نسبت دامادی رکھتا ہے
باین ہمہ جو بات چاہیے ہرچند صاحبقران اکبر نے اوس کے اعزاز و توقیر مین کوئی درجہ اٹھا کا و گذاشت نہین فرمایا حاصل کلام صاحبقران اکبر نے ملک افرشاہ سے

سب مرحلون مین دشوارگذار اور سخت ترین عقوبات تھا جس وقت طلسم ششہ جو مرحلہ اول کا دروازہ تھا بقبضۂ قبض آیا ہیل وائیل دیو نگہبان و مالک
ششہ جس کو وائیل چہار شلخ بھی کہتے ہین باطل ہوا اوس کے ساتھ ہی طلسم مرحلہ اول بھی برطرف ہوگیا اور طلسم خندق بھی مفتوح ہوا اب فقط
باقی ہے کہ لاقوت منقلب بدپرکش سے ہنگامۂ جنگ و معرکہ آرائی برپا ہو اور وہ حرامزادہ شریر النفس نمک بحرام مغلوب ہو کر گریز کر جائے شہر
عسکریہ ادبار سے دولت و غازیان نصرت نصیب کے تحت و تصرف مین آئے اور حکام ثلاثہ طلسم بے جنگ و حرب شہریار کی اطاعت و
فرمانبرداری قبول کرین سوا اس کے کوئی معاملہ فی الحال روبکار نہین ہے صاحبقران اکبر نے پوچھا اچھا یہ بتاؤ کہ ان چارون قلعون کے اندر
کیا شے ہے آیا کوئی عمارت و آبادی مثل قصر و ایوان تعمیر کی ہوئی ہے یا فقط محوطہ و چاردیواری بطور حصار ظاہر سے بنائی گئی ہے ملک
بصیرون نے عرض کیا اے شہریار نامدار قلعہ عسکریہ جو ظاہر طلسم کا دارالملک ہے البتہ اوس مین ہر قسم کی عمارات و مکانات خوش قطع اور آبادی
معقول ہے بلکہ اوسی قلعہ مین توشک خانہ و فراشخانہ و جواہر خانہ بزرگ طلسم کا امانت رکھا ہوا ہے اس وقت تک لاقوت منقلب کے قبضہ و
تصرف مین نہین آیا کس واسطے کہ وہ اجناس و اشیا بھی بجائے خود ایک طلسم رکھتی ہین بجز فاتح طلسم کسی کی قدرت و مجال نہین کہ اوس اشیا کی طرف دست
تصرف دراز کر سکے ہان طلسم کشا بعد فتح مراحل اربعہ اوس طلسم کو بھی باطل فرمائے البتہ اوس امانت پر قابض و متصرف ہو سکتا ہے کہ خاص اوسی کی
ملک و مال ہے اسی طرح مرحلہ دویم مین جو قلعہ مینا حصار کے نام سے مشہور ہے اوس مین تمام جواہر خانہ طلسم بھرا ہوا ہے یعنی جواہر نفیسہ اور مرصع آلات
وغیرہ بیشمار امانت رکھا ہے وہ بھی بدستور طلسم نظر سے مخفی ہے اور ملک افلاک مینائی حاکم قلعہ کے قبضہ مین نہین آیا تیسرا قلعہ سنان نگار
جو مرحلہ سوم مین ہے اور مراحل اربعہ مین مختصر تر ہے اوس مین سلاح خانہ طلسم ہے یعنی ہر قسم کے ساز و یراق عجیبہ و نفیسہ مینا کار امانت دفن مین
وہ بھی طلسم کشا کا حق و مال ہے اور ملک سنان آہن پوش حاکم قلعہ کے تصرف سے در و بست بچا ہوا ہے وہ بھی طلسم بدستور سے محفوظ ہے
اب قلعہ سنگ کیمہ کا حال سنو جو مرحلہ چہارم مین واقع ہے اوس قلعہ مین کوئی عمارت وغیرہ نہین ہے تمام قلعہ خزانہ طلسم یعنی زر نقد سے مالامال ہے
اور تا این دم ملک زر و سنگ جنتی حاکم قلعہ کے قبضہ مین بسبب طلسم کے نہین آیا اور دستبرد اشرار طلسم سے محفوظ و سلامت ہے اب حضور
لوح طلسم ہادی الراہ سے مشورہ لین اور حسب ہدایت لوح مقامات طلسم کو مفتوح فرمائین اور جملہ اجناس و اشیا و مال و متاع نادر روزگار جو حضور
کا حق و مال ہے اپنے تصرف مین لائین کس واسطے کہ بانیان طلسم نے خاص حضور کی ذات خجستہ صفات کے لیے امانت رکھا ہے یعنی زوج
ملکہ شمسہ تاجدار فاتح طلسم ہوشربا تمام متاع طلسم کا مالک ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا اے ملک بصیرون آفرین ہے تو نے خوب عبارت طویل بیان کی اور
تمام مرحلہ طلسم کشا کو آسان و سہل کر دیا بالکل تیرا قول ہے کہ اب طلسم مین کوئی معاملہ دشوار باقی نہین رہا عجب حیرت کی بات ہے
حالانکہ ابھی ہم کو چند مرحلے طے کرنے ہین یعنی چارون مرحلون کو روشن [illegible] وادی و بادیہ پیمائی اور قلعہ ہاے اربعہ کا طلسم مفتوح ہونا بعد اوس کے لاقوت
سے جنگ و جدال کا انفصال کرنا باقی ہے جب ان امورات لابدی کو انجام دے لین اوس وقت البتہ چند اشیا تحفہ جات اور منطلا ہمارے ہاتھ آئین
اے بصیرون ذرا غور فرماؤ ہنوز کس قدر دردسر اور محنت شاقہ اوٹھانی باقی ہے جس کے سننے سے ہماری ہمت پست ہوئی جاتی ہے بصیرون نے کہا البتہ
عالی وقار ان طلسمات اربعہ کی فتح چندان اشکال نہین ہے حسب لوح ایک دن مین انجام دے سکتے البتہ امر دشوار و کار اہم وہی تھا جو بفضل الہی تمام و کمال
انجام کو پہنچا یعنی تمام زبان کی حضور نے سیر فرمائی اور کل المحفوظین کا سامنا کیا قلعہ یاقوت نگار کا شاہ و فرمایا طلسم ششہ و کوہ زاغان کو مفتوح کیا تینوں
کمان اور نیزہ دو سر کو پامال کیا طلسم خندق سے اژدر شاہ کو نجات بخشی بسبب مقدمات سخت و مصیبات عظیم بہ وجوہ طے ہو گئے علاوہ اس کے
بہترین متاع طلسم سے بہتر یاقوت تھا وہ عنایت ایزدی سے فرق ہمایون پر سایہ گستر ہے واقعی اب کشائش طلسم مین کوئی امر دشوار و اہم نہین ہے
انشاء اللہ تعالی بآسانی یہ سہل معاملہ بھی انصرام پائیگا اسی سے شہریار نامدار ہنوز خبر چندان تامل نہین ہوئی ہے کہ طلسم کشا نے کل مراحلات طلسم کو
مفتوح کر لیا ورنہ حضور ملاحظہ فرمائے کہ ہر طرف سے ہزار در ہزار خداپرستان طلسم اور جوق جوق و گروہ گروہ مسلمان خدمت شاہی مین جمع ہو رہے تھے

بلکہ اہالیان طلسم کا اسقدر ہجوم و انبوہ ہوتا کہ حضور گھیر لیا جائے صاحبقران والا حشم نے فرمایا اے ملک یہ بتاؤ کہ ان حاکمان ثلاثہ طلسم میں کون خدا پرست
ہے اور کون ابلیس پرست بصیرون نے کہا شہریار حال یہ ہے کہ ابتدا میں یعنی وقت بنانے طلسم سب خدا پرست تھے لیکن ایک مدت کے بعد
معلوم نہیں کس شامت اعمال میں مبتلا ہو کر لاقوت کی طرح اکثر مرتد ہو گئے کہ بعض بعض ہنوز اپنے دین حق قدیم پر قائم ہیں غلام نے اپنے پدر
مرحوم ملک البحر سے ایسا سنا ہی کہ ہنگام فتح طلسم صرف دو بادشاہ ابلیس پرست اور دو حاکم خدا پرست رہیں گے ازانجملہ ایک لاقوت تشنہ سپر کش
اور دوسرا شاید ملک زردہنگ حاکم مرحلہ چہارم مرتد ہیں اور فاتح طلسم کے مقابلہ میں لبادہ جنگ و پیکار آراستہ کریں بلکہ گمان غالب ہے کہ ملک زردہنگ
لاقوت نمک بحرام کی مدد و کمک میں اوسی وقت شریک ہو گا جب لاقوت ملعون طلسم کشا کی شمشیر عدو کش کے خوف و ہراس سے گریزاں ہو کر التجا کریگا
اور حکام ثلاثہ سے استعانت و پناہ کا خواستگار ہو گا الا وہ دونوں حاکم مراحل خدا پرست لاقوت گریختہ کو جواب صاف دینگے ہرگز لاقوت کے
شریک حال نہیں ہونے کے اور ملک زردہنگ کو اوسکا وزیر بتدبیر زرقلی نامی نطفہ شیطان کہ در اصل بنی آدم کے نطفہ سے نہیں
اوس کی مادر جنیہ اور پدر آدمزاد ہے وہ نابکار اپنے بادشاہ کو بسخنان مکر و فریب عقیدہ پاک سے منحرف کرے اے شہریار زرقلی بسبب شقاوت
ازلی اور شرارت ذاتی و طمع نفسی یہ خیال خام و سودائے بیہودہ دماغ میں قائم ہو گا کہ شاید طلسم کشا ہلاک ہو جائے اور مفاتیح طلسم کسی طرح
اور کسی سبب سے میرے ہاتھ آئے اس نیت بد اور طمع فاسد سے ملک زردہنگ کو طرح طرح کے حیلہ و بہانہ اور مکر و فریب سے کافر مطلق کریگا
اے شہریار عالم اصل میں ملک زردہنگ کا پدر مرحوم ارقام جنی بھی ابلیس پرست تھا مگر زردہنگ نے ابتدائی عمر سے دین خدا پرستی اختیار کر لیا تھا
جس وقت ملک زردہنگ تخت حکومت پر بیٹھا اور زرقلی مرتد کو اپنا مدار المہام و وزیر سلطنت کیا اوسی وقت سے اوس کے عقیدہ میں خلل
آگیا کس واسطے کہ زرقلی نابکار نے بسبب فطرت ذاتی ہر طرح زردہنگ کے مزاج میں مداخلت حاصل کر لی یہاں تک کہ زردہنگ بے مشورہ
زرقلی کے کوئی کام نہیں کرتا اور اوسی نابکار کے مشورہ پر کار بند رہتا ہے اور یہ زرقلی نطفہ ابلیس ایسا زر دوست و طامع واقع ہوا ہے
کہ اوس نے زرقلی خطاب پایا ہے کہ وہ نابکار زر کی پرستش کرتا ہے اور اوسی کو اپنا معبود و خداوند جانتا ہے غرضکہ وہ راندہ درگاہ
الٰہی یعنی زرقلی اوس وقت لاقوت ہزیمت خوردہ کا معاون و مددگار ہو جائیگا صاحبقران اکبر نے فرمایا اے ملک بصیرون یہ تو بتاؤ کہ ان
حکام ثلاثہ کسقدر جمعیت اور فوج و لشکر رکھتے ہیں بصیرون نے کہا غالباً ہر ایک حاکم قلعہ ہشتاد و شصت ہزار سوار و پیادہ کی جمعیت رکھتا
اور اوس فوج میں ہر قسم و ہر فن شجاعت کے پہلوان ہیں صاحبقران نے بصیرون کو تحسین و آفرین کی اور فرمایا اے ملک الحق کہ تو راز و اسرار
طلسم سے نہایت واقف و ماہر ہے بلکہ دقائق و قضایائے طلسم میں کا حق اختیار رکھتا ہے اور واقعی تو اسم با مسمٰی ہے لیکن مجھ کو اس امر کی
نہایت شکایت ہے بلکہ زیادہ ایک امر کا ملال ہے کہ باوجود دین خدا پرستی ملک افرشاہ کی نجات و رہائی میں تو نے چشم پوشی کی اور کوئی کام
نہیں نہ آیا بلکہ تو نے برعکس لاقوت بدنہاد کی متابعت اختیار کر لی بصیرون نے کہا اے شہریار کرم شعار حضور نے یہ آیت کریمہ نہیں سنی ہو گی
اذا جاء القضاء عمی البصر حضور خود ہی انصاف فرمائیں کہ معاملات قضا و قدر اور امورات تقدیری میں کسی کا دخل نہیں ہے میں بندہ ضعیف میں حالکم
مشیت ایزدی اور سرنوشت ربانی میں کس طرح دخل دے سکتا تھا کہ افرشاہ کی رہائی اور نجات کے متعلق بہت امورات تقدیری وابستہ تھی
اور اونکا کشود فاتح طلسم کشا کے دست حق پرست پر منحصر تھا ازانجملہ ایک افرشاہ کی نجات تھی بلکہ ہزارہا بندگان خدا کا قید طلسم میں
رہائی و خلاصی پایا محض فاتح طلسم کی ذات پر موقوف تھا اس صورت میں غلام سے کیا کام ہو سکتا تھا میں ہر حال بیچارہ و درماندہ تھا صاحبقران اکبر نے فرمایا
اے بصیرون ہمیں تمہارے کلام سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ بار دیگر لاقوت نابکار سے معرکہ جنگ پیش آئیگا بصیرون نے عرض کیا شہریار غلام کو حال
معلوم تھا گوش گذار کر دیا آئندہ علم غیب خاصہ علام الغیوب ہے یا اسباب ایسے ہی نظر آتے ہیں راوی صاحبقران اکبر کو اسی
قیل و قال میں مشغول چھوڑ کر دو کلمہ حال بد مآل اوس شعلہ بتی بریدہ کا بھی جاتا اور کا بحال خراب بارگاہ میں لاقوت کی

اور آگاہ کرنا اوس راندہ درگاہ کبریائی کو طلسم کشا کے حال فیروزی مآل سے مع خرابی وابتری ابطال طلسم خندق وچنبر وغیرہ اور نجات پانی ملکہ ذوفشاں سے بیان کرتا ہے راوی رنگین خیال و ناقل شیرین مقال اس داستان دلچسپ
عنوان کو اس طرح سلک تحریر میں لاتا ہے کہ جس وقت جنگم جادوگر راندہ درگاہ حق کو اس نظم ہوئے چار ماہ کا عرصہ کامل گذر گیا اور کسی طرح کی خبر اوس کے
مرگ وزیست سے لاقوت شاہ کے کان تک نہ پہونچی لاقوت شاہ نہایت متفکر و متردد ہوا دل میں کہا اے لاقوت مدت دراز گذری کہ جنگم
ساحر بیرون طلسم گیا تھا اب تک نہیں آیا معلوم نہیں اوس کے سر پر کیا بلائے آسمانی و آفت ارضی نازل ہوئی یقین ہوتا ہے کہ وہ کسی
آفت و مصیبت سخت میں مبتلا ہو گیا بالآخر ایک دن لاقوت شاہ اور فرتوت اور انجاج جنی وغیرہ بشمشیر تدبیر کے ساتھ گرم صحبت تھا اثنائے
گفتگو میں جنگم ساحر کا ذکر بھی آگیا لاقوت نے کہا اے فرتوت مجھے نہایت حیرت ہے کہ جنگم جادو یہاں سے فقط اس قصد و ارادہ سے بیرون
طلسم گیا تھا کہ لوح سیفا کسی جائے محفوظ میں مخفی رکھ کر چلا آئے بلکہ اوس نے یہی کہا تھا کہ مجھے ابلیس کا اسی طرح حکم ہوا ہے کہ میں بیرون طلسم
جاؤں اور لوح سیفا کو ایسے گوشہ میں مخفی کروں کہ تا زیست یہ طلسم کشا کے ہاتھ نہ آئے فرتوت مدت دراز گذر گئی کہ جنگم کے حال و مآل سے مطلق خبر نہیں ہوئی
اور اوس پر کیا مصیبت گذری اس عرصہ میں تجھ سے بھی میں نے مکرر پوچھا کہ جنگم جادو واپس تا حال نہیں آیا تو نے یہ جواب دیا کہ ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے جنگم ساحر لوح سیفا کے
مخفی کرنے کی فکر و تدبیر میں مصروف ہوگا یقین ہے کہ لوح کو کسی جائے محکم میں مخفی کریگا اور وہاں کوئی طلسم و حصار بھی اعمال سحر سے ضرور ترتیب دیگا اسی سبب سے اوسکو
آنے میں دیر لگتی ہے جیسا تو نے سمجھا تھا ویسا ہی ہوا اب اس بات کو بھی چار ماہ کامل کا عرصہ منقضی ہوا کہ جنگم بیرون طلسم گیا ہے پھر اوس کی خبر نیک و بد یہاں تک نہ آئی میں تجھ سے دریافت کرتا ہوں
کہ جنگم بیرون طلسم سے اب تک کیوں نہیں پھرا ہے کیا تصور کرنا چاہئے فرتوت نے کہا اے لاقوت شاہ آگاہ ہو کہ میری عمر تجھ سے زیادہ ہے تخمیناً قریب پانصد
سال عمر کے پہونچ گیا ہوں اور ہنوز تیرا سن و سال ستقد نہیں ہوا ہے کہ تیرے دل میں ابھی ابوی شیر آتی ہے لاقوت نے برہم ہو کر کہا اے کہیدی مزخرف گو کیا کہہ
رہا ہے سوال دیگر جواب دیگر یعنی سوال از آسمان جواب از ریسمان کیا طریقہ گفتگو کا ہے احمق ہرفی گریں عمر اور سن کا کیا دخل ہے فرتوت نے کہا اے احمق خر بے تمیز میں نے
کوئی سخن نامعقول نہیں کہا البتہ تیرے فہم کا قصور ہے آخر کار تجھ پر حال کھل جائیگا ای کہیدی یاد رکھ کہ اہل خرد و سخن آفرین اوسی شخص کو کہتے ہیں جسکی ایک بار سخن
اور اوس کا گفتہ ہزار و سوالی پیدا ہوں تو اول میری بات کا جواب دے پھر مجھ سے پوچھ لاقوت نے کہا اے فرتوت تو کور چشم تو نہیں جانتا کہ میری عمر دو سو چوبیس سال سے
تجاوز کر گئی ہے فرتوت نے ایک آہ سوزناک سینہ پر کینہ سے کھینچی اور بے اختیار گریہ و رنج مصلحت آمیز شروع کردیا لاقوت شاہ یہ حال دیکھ کر زیادہ تر
بے تاب ہوا دل میں کہا ایں گل دیگر شگفت راوی کہتا ہے کہ لاقوت شاہ بسبب ساحری اور قدرت و اقلی فرتوت کے اعزاز و مراعات میں کوتاہی نہیں کرتا
تھا اور مشیر اس کا تھا و قرب کے باوجود خوش طبعی و مذاق بھی باہم دونوں میں اس قسم کا ہوتا ہے جس طرح شیر و شکر کے باہم صحبت اختلاط گاہ گاہ ہوا کرتی
ہے القصہ جس لاقوت نے فرتوت کی اور اوسے مسخرگی کو دیکھ کر کہا اے فرتوت کوئی مسخرہ عالم شاید تو دیوانہ ہوا ہے کہ ایسے سخنان بیہودہ تو واہی
تباہی بیہودہ بکتا ہے فرتوت نے کہا البتہ دیوانہ ذکار خود تباہ ہوں مگر صورت تیری سے حال و مآل پر حسرت و افسوس روتا ہوں کس لئے کہ مجھے صاف
روز بیج نظر آتا ہے قریب تر القہر تیغ شمشیر طلسم کشا ہوا چاہتا ہے اور دشمنان ابلیس تجھے بدترین عذاب و عقوبت سے ہلاک کرینگے بس اس وقت
میرے گریہ و بکا اور حسرت و سیہ مرد کا اصلی باعث یہی ہے تیرے حال پر افسوس آتا ہے کہ تو ہنوز جوان ہے سن تمیز کو بھی نہیں پہونچا اور میں ایک گرگ جہاندیدہ
باران دیدہ طبعی سے گذر گیا ہوں پانصد سال شمار کیا جاتا ہوں اگر میں مر جاؤں تو اگر میں سن و سال خداوند ابلیس کی خدمت میں جلد تر جا پہونچوں مضائقہ نہیں ہے
مگر تیری جوانی مرگی کا بادہ افسوس آتا ہے ایک لاقوت اب بھی میرا سخن نامعقول تیرے فہم ناقص میں آیا یا نہیں اگر اس شرح کشاف کے بعد بھی ذہن نارسا
میں نہ آئی تو ایسے تجھ سے صاف صاف کہتا ہوں کہ جنگم جادوگر نے طلسم کشا کی خوف شمشیر عدو کش سے اپنا رہنا طلسم میں مصلحت نہ دیکھا بے سر و پا یہاں سے
گریز کر گیا ہے طرح اپنی عاقبت گذاری کی علاوہ اس کے اوس کا مطلب خاص اور منشا طبیعت یہ تھا کہ بحیلہ و بہانہ طلسم کشا سے لوح سیفا سے وہ
لوح بہ حسن تمام کو پہونچ گیا یعنی لوح طلسم اوس کے قبضہ میں آگئی اب جنگم جادو یہاں سے کیا کیا سفتہ اپنی جان کو معرض خطر الیتا ہی ان اس واسطے

وہ اپنی دونوں مدخولہ و معشوقہ کو ہمراہ لیکر طلسم سے صاف و پاک نکل گیا لاقوت شاہ نے کہا اے حرامزادہ نابکار کوئے کیا گپہ کہتا ہے معلوم
ہوتا ہے تجھے میری شوکت و جلال شاہی کا مطلق خوف و اندیشہ نہین ہے کہ صاف و صریح ایسے کلمات ناروا و گستاخ میرے حق مین زبان سے
نکالتا ہے اے گیدی مجبور ہون کہ بعض امور حق خدامت مانع آجاتے ہین ورنہ اسی وقت تیرا سر تن سے جدا کردیتا یا بضرب پالوہنگ تجھے ہلاک کرواتا
اے قرمساق بیرون عالم پر ایسا کوئی ہے کہ لاقوت شاہ کو نظر بد اور چشم حقارت سے دیکھ سکے قتل و ہلاک کرنا شئے دیگر ہے اے کور چشم آج میرے
جاہ و جلال اور مرتبہ شاہنشاہی اوس بلندی پر ہے کہ میری طرف آسمان بھی نظر کج سے نہین دیکھ سکتا دوسرے کی کیا مجال و قدرت ہے کہ میری
ہمسری کا دعوا کرے فرلوت نے کہا قربانت شوم وہ دوسرا تمہارا ہمسر بیخ زن طلسم کشا واماد آل بیضا ہے کہ ابلیس و بندگان ابلیس کی مقتدمین ہیچ
نااندیشیدہ کریگا لاقوت شاہ نے کہا اے حرامزادہ مردود مجھے یہ بتا کہ طلسم کشا کہان ہے فرلوت نے کہا مجھے اوس کی صحیح خبر معلوم نہین ہان اس قدر
جانتا ہون کہ شاید طلسم کشا تیری دختر ملکہ رنگ افروز سے بوس و کنار مین مشغول ہوگا یا کسیطرف چلاگیا ہوگا کس لیئے کہ فی الحال طلسم کشا بذات خاص دایرۂ
محفوظ سے مفقود ہے البتہ اوس کے رفیق و دو سالار سلاطین طلسم دایرۂ محفوظ مین موجود ہین مین نے اپنے جنیان تیز پر و بال کو ہر طرف اوس کی تلاش
و تجسس مین بھیجا ہے مگر ابھی تک کہین سراغ نہین ملا ایسا گم ہوا ہے کہ نشان تک نہین پاتا گمان ہوتا ہے کہ شاید کسی جا اشرار طلسم کے ہاتھ سے
ہلاک ہوگیا ہوگا کیا معنی اگر لوح طلسم اوس کے پاس موجود ہوتی البتہ یقین ہوتا کہ باطن طلسم کیطرف متوجہ ہوا ہوگا جس حالت مین کہ لوح سعادت مقرون
طلسم بھی اوس کے پاس نہین ہے کسی طرح امید نہین ہوتی کہ زندہ رہا ہوگا اور بالفرض اگر زندہ بھی رہا ہوگا مثل مرغ بے پر و بال طلسم کشا کو تصور کرنا
چاہیئے کس واسطے کہ باین بیدست و پائی نبیرہ طلسم کشائی و سطوت صاحبقرانی معلوم ہے مفتاح طلسم یعنی لوح بیضا ہادی طریق کے
طلسم مین رہکر کیا کریگا ابتدا مین جو کارہائے نمایان اوس سے ظہور مین آئے یعنی اوس کے جنیان طلسم قوی ہیکل کو ہلاک کیا وہ فقط نیزہ و سپر وغیرہ
آلات طلسم کی قوت سے سمجھنا چاہیئے کس لیئے کہ وہی نیزہ و سپر اوس کی جان کا محافظ رہتا تھا چنانچہ وہ ہمیشہ اوسی نیزہ و سپر کے دایرۂ محفوظ مین پناہ گزین رہا ہی
بہرحال تمام حوصلہ طلسم کشائی اور جرأت صاحبقرانی ابھی وقت تک ظاہر ہوتی تھی کہ طلسم کشا کے پاس لوح طلسم وغیرہ اشیا محافظ جان موجود تھی اب
مجھے یقین واثق ہے کہ طلسم کشا اسی غم و غصہ مین کہ لوح گم ہوگئی سر بصحرا زدہ کسیطرف بیابان طلسم مین نکل گیا ہے یا کسی گوشۂ تنہائی مین جاکر اپنے
بزرگان دین سے امداد غیبی کا خواستگار ہوا ہے لاقوت شاہ نے کہا گیدی باوجود ان مراتب کے پھر کس واسطے طلسم کشا کا خوف و دہشت سے
پاجامہ کو نجس کیئے دیتا ہے اور سخنان ترس انگیز بے اصل سے ناحق مجھے بھی خوفناک و بزدل بناتا ہے فرلوت نے کہا اے لاقوت شاہ میرا
یہہ حال ہے اگر گویم مشکل و گرنہ گویم مشکل مین کیا کرون ہر لمحہ طلسم کشا کے نام سے میرے اعضا بدن مین رعشہ اور اندام مین لرزہ پیدا ہوجاتا ہے ہرگاہ
طلسم کشا کا تصور و خیال بھی دل مین آجاتا ہے ترس و بیم سے طایر روح قالب عنصری سے پرواز کرجاتا ہے اے لاقوت شاہ یاد ہے کہ جنگم جادو
بھی مثل میرے طلسم کشا کے خوف اور اوس کی شمشیر جہانگیر عدو کش کے ہراس سے پا بسر نہادہ گریز کرگیا اور اوس نے اپنی عقب گذاری کی
بلکہ ہر طرح اس مخمصۂ خطرناک سے نجات پائی لاقوت نے کہا اے بدبخت بے سر تو مطلق کیا واہی تباہی بکتا ہے مجھے ہرگز باور نہین اتا کہ جنگم ایسا سا
زبردست کامل الفن شاہ جادوان عالم طلسم کشا مشت استخوان کے خوف سے گریز کرگیا ہو اس بارہ مین ضرور کوئی مصلحت و وجہ خاص
اور بھی ہوگی کیا معنی کہ جنگم ساحر نظر کردہ خداوند ابلیس ہے اور خداوند ابلیس نے جنگم سے وعدہ ہائے بزرگ بھی کیئے ہین یعنی بارہا جنگم کو الہامات
خداوندی حاصل ہوئے ہین پھر کس طرح مین یقین کرون کہ خداوند ابلیس اپنے وعدہ خلافی ورزی کریگا یا یہ موافق اپنے وعدہ کے ہر طرح جنگم کا ممد و معاون رہیگا
میرا گمان غالب یہہ ہے کہ جنگم جادو بہ شبیہ طلسم کشا کے ہلاک و قتل کے بارہ مین کسی عمل سحر کے درست کرنے مین ضرور مصروف و سرگرم ہوگا جبتک یہہ
وہ عمل حسب مراد اوس کے تیار ہوا اوسی وقت جنگم طلسم مین پہونچا اور آتش فساد برپا کریگا فرلوت نے لاقوت شاہ کے دست ناپاک کو بوسہ دیا
اور از راہ خوشامد کہا اے لاقوت شاہ بادشاہ طلسم آفرین صد ہزار آفرین تیرے اعتقاد راسخ پر واقعی عقیدت مند کو ایسا ہی ثابت قدم رہنا

مشاہدان سے نفس الامر اسی طرح ہے جیسا تم نے بیان کیا لیکن اے لاقوت میرے انقلاب قلب اور اضطراب دل کا یہ حال ہے کہ عنان اختیار
ہاتھ سے نکلی جاتی ہے اے لاقوت اس کا فرد دل کا کیا علاج کیا جائے کہ اوس آدم زاد وحشت استخوان ضعیف البنیہ کے نام بلکہ تصور سے میرا جگر پارہ
مثل بید لرز جاتا ہے لاقوت نے کہا اے فرقوت وزارت پناہ ایسے قصہ غیر مربوط اور سلسلہ نامتناہی کو طے کرو یہ بتاؤ کہ ہمیں کیا تدبیر کرنی چاہیے
فرقوت نے کہا اے بادشاہ طلسم عمرت دراز باد میرے خیال خام میں یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے اور بالفعل یہی تدبیر مصلحت وقت بھی
کہ تم اپنے کسی عیار چالاک معتمد کو بیرون طلسم جبل سے علاقہ والا ہیں بھیجو کہ جنگم جادو کی خبر لے آوے کہ وہ کس کام میں وہاں مصروف ہے اگر جنگم
وہاں موجود ہوگا البتہ وہ دونوں عورتیں جنگم کی مدخولہ جو بیرون طلسم سے اوس کی ہمراہ آئی تھیں اور بار دگر جنگم کی ہمراہ چلی گئیں ضرور لشکر میں
ہونگی یوں قضا اگر وہ عورتیں بھی مفقود ہوں اون کے وارث حقیقی کہ سلاطین ذیجاہ ہیں خواہی نخواہی اپنے لشکر میں ہونگے تم اوس عیار کو خوب
سمجھا دو کہ تلاش و تفحص میں کمی کوتاہی نہ کرے بیرون طلسم جمیع عساکر میں جاکر جنگم جادو کی جلد تر خبر لے آوے دوسرے یہ ہے
کہ باطن طلسم سے ایک طلسم خندق و خنجر جو خاص تمہاری ذات سے متعلق ہے کہ تم مرحلہ اول کے مالک و حاکم ہو اوس طرف بھی کوئی عیار جاکر وہاں کے
حالات سے صحیح و درست خبر دے کہ اوس طلسم کے نگہبان عفریت جادو و سمعون و لیعیرون و شبرو کہاں ہیں اور کس کام میں مصروف ہیں از انجملہ سمعون و
عفریت جادو پشت پر اون دونوں جنی کے زیادہ تر اعتماد و اعتبار ہے کیا معنی اگر اب تک کوئی امر تازہ اور معاملہ جدید در دیکار ہوتا البتہ یہ دونوں
پاسبان مرحلہ طلسم پرستش ضرور تمہارے پاس آتے یا خبر کرتے تم ابھی طرح تحقیق دور اندیشی یاد نہیں کرتی کہ باوجود ہونے لوح طلسم کے طلسم کشا کی
کوئی مرحلہ مقامات طلسم سے مرتبہ لاقوت دستا و بازو سے جیسا کہ باطل مفتوح کیا ہو اور این باطن طلسم سے دوسرا البتہ گنبد ہیکل مخصوص ہے
وہ ملک افلاک مینائی حاکم مرحلہ دوم سے متعلق ہے خبیر الملیہ طلسم حمام زنان ملک شین آہن پوش حاکم مرحلہ سوم کے ماتحت ہے چوتھا قلعہ یاقوت نگار
ملکہ زرد جبینگی حاکم مرحلہ چہارم طلسم کے زیر حکم ہے جہاں ملکہ آذر فشاں محبوسہ کی دختر نیک اختر ملکہ روشنگر طلسم کشا کی والدہ پناہ گزین ہوئی ہے
وہ عیار چالاک ان مقامات کی خبر بھی مفصل لیتا آئیگا اگرچہ حکام ثلاثہ مراحل کو یہ قدرت و مجال نہیں ہے کہ اون مکانات و اقسام طلسمی سے قریب بھی
جا سکیں الا منازل ثلاثہ کی سرحد ایک دوسرے کی سرحد سے ملی ہوئی ہے اس صورت میں احتمال ہے کہ کوئی عیار جنی واسطے خبر رسانی کے حکام مراحل کی طرف
سے ضرور متعین ہوگا کہ وقتاً فوقتاً ہر ایک حاکم کو طبقات طلسم کے حالات نیک و بد کی خبر پہنچاتا رہے تاکہ حکام ثلاثہ ایک دوسرے کی استعانت و اعانت
میں باہم شریک رہیں یہ حال طلسم کشا ظاہر طلسم سے باطن طلسم کی طرف اگر جاتا اوس وقت سرزمین طلسم میں ایک غلغلہ و تہلکہ برپا ہو جاتا اور ہمارے
کانوں تک بھی ضرور بالضرور خبر پہونچتی لاقوت نے کہا یہ مدارج و مراتب تو نے معقول و صحیح صحیح بیان کیے البتہ قابل تسلیم ہیں اور بہتر قرین قیاس کے
موافق تیرے بیان کے ظہور میں آیا ہو القصہ لاقوت شاہ نے حسب مشورہ و صلاح فرقوت وزیر کے اوسی وقت ہاتھی اپنے عیار شاطر
کو کہ لاقوت کا ندیم و معتمد تھا واسطے لانے خبر کے و نیز جنگم جادو کے بیرون طلسم جمیع عساکر سلاطین مجتمع [illegible] کی طرف روانہ کیا اور
بہ تاکید بلیغ کہہ دیا کہ جلد تر جنگم جادو کی خبر لے کر حاضر ہونا ہاتھی ایک بار پہلے بھی جنگم افسون گر کی ہمراہ بیرون طلسم گیا تھا
کل حالات سلاطین عساکر سے واقف و ماہر ہے بلکہ شہزادہ و غاشیہ زنان مذکورہ مدخولہ جنگم کو اور اوس کے وارثان حقیقی یکراد شاہان
تمامی وغیرہ سلاطین کو بخوبی پہچانتا ہے غرضکہ ہاتھی عیار طرار حسب الحکم لاقوت شاہ بیرون طلسم گیا اور سلاطین [illegible] کے لشکر
میں داخل ہوا [illegible] شاہ کے [illegible] اندر گیا وہاں شہزادہ و غاشیہ کو تلاش کیا کہیں پتہ نہ ملا سراغ بھی نہ پایا آخر کار اوس
عیار طرار نے یہ کام کیا کہ ایک خواجہ سرا [illegible] اپنی ہیئت کو تبدیل کیا [illegible] شاہ کے خواجہ سرا سے کہ کانا
خواجہ [illegible] اوس عیار مکار نے [illegible] کیا پوچھا اے شخص [illegible] صورت کو کوئی [illegible] اور
کہاں سے آیا کہیں جاتے [illegible] التعلق ملازمت و [illegible] نوکری سے [illegible] اوس عیار نے کہا خواجہ صاحب میں فی الحال بیکار [illegible] ہوں بلکہ

اس وقت خاص معاش کی تلاش مجھے یہان آگیا ہون خواجہ زیاد نے ازراہ ہمدردی کہا اچھا تو میرے ساتھ چل مین تجھے بکران شاہ
کی سرکار مین نوکر رکھوا دون کس لیے کہ تو مجھے ایک مرد خوش گپ اور خوش وضع معلوم ہوتا ہے بکران شاہ بھی ایک مدت سے ایسے شخص نگین
طبع کی تلاش مین ہے اوس عیار نے یہ جملہ سنکر کہا اے خواجہ زیاد مین ایک شرط سے تمہارا ارشاد منظور و مقبول کرونگا کہ اول تم میرے روبرو شہرانہ
و نماشیہ کا احوال خواہ بالتصریح یا با اجمال بیان کرو خواجہ زیاد اس تقریر کو سنکر متحیر ہوا اور تعجب آپوچھا اے شخص معلوم ہوتا ہے کہ تو اون عورتون
سے کچھ تعارف رکھتا ہے جو اس وقت باصرار اون کا پرسان حال ہے سچ بتا تو نے اون عورتون کو کہان دیکھا ہے اوس عیار نے
کہا اے خواجہ سلامت اصل حال یہ ہے کہ مین اون عورتون کے خویش و اقارب کے پاس سے آیا ہون خواجہ زیاد و حیلہ [illegible] یہ کہ سنکر متحیر ہوا تھا یہ فقرہ دویم
سنکر زیادہ تر متعجب ہوا تبسم کیا اے شخص مجھے معلوم ہوگیا کہ تو سرتاسر لغو و دروغ کہتا ہے تیرے استفسار
ضرور کوئی راز مخفی ہے اچھا یہ بتا کہ وہ دونون عورتین باہمی کیا قرابت و رشتہ رکھتی ہین اوس وقت ہمار عیار کی عقل چرخ مین اور [illegible]
کیا جواب دون بالآخر اپنے دل سے ایک عبارت تراش کر بیان کیا مین ایسا جانتا ہون کہ وہ عورتین باہم خالہ و خواہر زادی ہین خواجہ زیاد نے کہا بس
زیادہ عبارت آرائی نکرو تمہارا دروغ مصلحت آمیز ظاہر ہوگیا مین اول ہی سمجھ گیا تھا کہ تیرا بیان سرتاپا بے اصل و بنی ہے اب صاف تیرے
مفہوم کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ تو ضرور کسی کا عیار ہے اور یہان اوس شخص کا مرسلہ آیا ہے اے شخص اب تو سچ سچ اپنا مطلب بیان کر دے کہ اصل
مین تو کون ہے اور کس طرف سے آیا ہے اون دونون عورتون سے کیا تعارف و تعلق رکھتا ہے اور اون کا حال بدل کس غرض سے دریافت کرتا
یاد رکھ اگر تو نے راست بیانی مین اغماض کیا تیرے حق مین بہتر نہوگا ہمار جنی نہایت متردد و متفکر تھا کہ اوسے کیا جواب دون اگر اصل حال بیان کرتا ہون
قباحت لازم آتی ہے حصول مطلب ناکام رہونگا اگر دروغ مصلحت آمیز کہتا ہون اون نامشدنی عورتون کے باہم قرابت و رشتہ سے بھی
آگاہ نہین ہون بار دگر میرا دروغ کھل جائیگا مبادا یہ خارجی درپے آزار ہو سخت مشکل پیش آئی ہے کیا کرون کیا نکرون بالآخر اوس بلا ئے روزگار نے
ایسی حالت تردد و فکر مین دوسری تمہید بے سروپا دروغ وبے اصل دل سے اختراع کی اور کہا اے خواجہ زیاد اصل و واقعی یہ ہے کہ اون عورتون
سے ایک کام میرا ذاتی تعلق ہے اب تک میرا بیان فقط اس باعث سے دروغ مصلحت آمیز تھا کہ مجھے اون عورتون کی پردہ داری منظور تھی [illegible]
در اصل اپنے کام کے لیے اون کا حال دریافت کرتا ہون تم مجھے یہ بتا دو کہ وہ دونون عورتین یعنی شہرانہ و نماشیہ کسی جا کبھی گئی تھین یا نہین
پھر مین بھی اپنے کام کا اظہار کرونگا خواجہ زیاد نے کہا ہان ایک بار مخفی طور سے کسی جا گئی تھین ہمار نے کہا بس مین اسیقدر سننا چاہتا تھا
اور اب میرا حال سنو کہ مین در اصل بادشاہ پریان کوہ کا خواجہ سرا ہون ایکدن اپنے آقا سے مین ناخوش ہوکر چلا آیا اور عالم تشویش و ملال مین
ایک کوہ سربلند پر بیٹھا تھا ناگاہ یہ دونون عورتین ایک تخت پر سوار [illegible] ہوا وہان پہونچین اون کے پہلو مین ایک مرد ریش دراز کریہ منظر
عجیب الشکل [illegible] نام اذی تخت پر بیٹھا ہوا تھا جب یہ تینون زن و مرد وہان پہونچے مجھے اجنبی صورت دیکھ میرے احوال کو مستفسر
ہوئے مین نے اپنا اجمالی حال اون کے روبرو نقل کیا اون عورتون کو میرے عالم بیکاری پر رحم آیا مجھ سے کہا کہ اگر تو ہمارے ساتھ چل اسلئے ہمارے
لشکر مین چلا آ کہ البتہ ہم تیرے سلسلہ روزگار مین تحریک کرین بلکہ دونون نے وعدہ واثق کیا کہ تو ضرور بکران شاہ کے لشکر مین ہمارے
پاس آ ہم تجھے ایک شہر کی صوبہ داری پر ممتاز کر دینگے اے خواجہ سلامت مین اوسی امید و توقع سے ہم پر یہان آیا تھا کہ اون
عورتون کو اپنی رفع حاجت کی شکایت دون لیکن میرے استفسار حال کا منشا اصلی یہ تھا جو مین نے بیان کیا اور کرنا نہ کرنا
تمہارے اختیار مین ہے اس کے سوا مین ہرگز کچھ نہین جانتا کہ وہ عورتین باہم کیا قرابت و واسطہ رکھتی ہین اور اصل مین وہ کون ہین خواجہ
زیاد نے یہ حال سنکر ایک آہ دردناک سینہ سے کھینچی اور بے اختیار رو دیا ایک ساعت کے بعد ہوش و حواس درست ہوئے پوچھا اے شخص تیرا
نام کیا ہے ہمار نے اپنا نام بتایا خواجہ زیاد نے کہا اے شخص تو شہرانہ و نماشیہ کا حال خرابی مآل کیا پوچھتا ہے وہ ایسی سرگذشت دردناک ہے

کہ میری زبان سے ہرگز بیان نہین ہوسکتی ورنہ وہ حقیقت قابل اظہار کے مختصر یہ ہے کہ شہزادہ و غاشیہ دونون کا حجرہ جسد اب سخت قتل کی گئین
ہمارنے پوچھا اے خواجہ زیاد اون کے قتل ہونے کی وجہ خاص کیا ہوئی کہ اس طرح معرض قتل مین آئین اور کس نے قتل کیا ازراہ بندہ پروری
مفصل بیان فرماؤ خواجہ زیاد نے کہا اے شخص آگاہ ہو کہ غاشیہ کو اوس کے فرزند نصرون ہی نے اور شہزادہ کو اوس کے شوہر
بکران شاہ خارجی نے قتل کیا ہے ہمارنے پوچھا اے شفیق اس قتل و ہلاک کی علت غائی اور وجہ خاص کیا ہوئی زیاد نے کہا وجہ اصلی
یہہ ہے کہ دونون عورتین فاحشہ تھین اور جنگم جادو کے ساتھ شب و روز عیش و عشرت مین مشغول رہتی تھین اون کے ورثا کو یہ افعال
قبیح شاق و ناگوار گذرا جنگم سے اون کا ہم صحبت رہنا گوارا نہوا بعد قتل ہونے جنگم جادو کے وہ دونون عورتین جنگم جادو کے در فراق
مین ایسی نالان ہوئین اور چند روز تک اوس کے ماتم مین سیہ پوشی اختیار کی اس ننگ و عار کے سبب سے اون کے ورثا نے دونو کو
تہ تیغ کیا اور جہنم مین پہونچا دیا ہمارنے پوچھا خواجہ سلامت یہ فرماؤ کہ جنگم جادو سے کیا قصور و خطا سرزد ہوئی تھی جو وہ معرض قتل مین آیا اور
اوس ساحر زبردست کو کس نے ہلاک کیا زیاد نے کہا وہ بھی اسیطرح آتش جہنم مین جا گزین ہوا ہمارنے کہا اے خواجہ اس واقعہ کی کیفیت بھی
بالتفصیل بیان کرو واقعی عجب حیرت افزا ہوش ربا واقعہ ہے اے مہربان زیادہ تر تکلیف دہی کا باعث اس لیے ہوتا ہون کہ مین تم پر ایک
نوع کا استحقاق دوستی اور مہمان نوازی رکھتا ہون اول یہ کہ مین اور تم ہم پیشہ گیان برادر ہین دویم یہ کہ مین تمھارا مہمان عزیز تو وارد غریب الوطن
ہون بہرحال میری خاطر و تواضع تمپر واجبات سے ہے تم جو کچھ میری دعوت و مہمانی مین تکلیف فرماتے اوس کی عوض مجھے جنگم ساحر کا
واقعہ مفصل سنا دو پھر مین تمکو تصدیع و تکلیف نہین دینے کا خواجہ زیاد نے چار و ناچار قبول کیا اور کہا اچھا ایک لمحہ صبر کرین تجھے
یہ داستان اول سے آخر تک سنا دونگا بعد ازان زیاد ہمارنے کے لیے طعام حاضر لایا اور ہمارنے سے کہا اول تم طعام کھاؤ پھر بآرام تمام
مجھ سے حقیقت سننا ہمارنے کہا اے کرم پرور مین ہرگز آب و طعام کو ہاتھ نہین لگاؤنگا جب تک تمام و کمال اس قصہ کو سن نہ لونگا القصہ
زیاد نے بمجبوری تمام احوال بشرح و بسط اوس ساحر یعنی جنگم کا ابتدائی آنا جنگم کا طلسم سے اور مقیم ہونا لشکر سلاطین مین اور معرکہ
آرائی لشکر اسلام سے مع اوس فضیحت و رسوائی کے کہ اثنائے جنگ و معرکہ میدان مین واقع ہوئی تھی اور قتل ہونا جنگم ساحر کا
صاحبقران رستم توان کے ہاتھ سے بہزار ذلت و خواری ہمارنے کے روبرو نقل کیا اور کہا اے شخص عرصہ تین ماہ کا گذرا ہے کہ جنگم جادو
اپنے مقر اصلی مین جا پہونچا یہ سرگذشت سنکر ہمارنے آہ سرد سینہ سے کھینچی اور کہا ؎ اور چہ خیالیم و فلک در چہ خیال ؎
کار سے کہ خدا کند فلک را چہ مجال ؎ بعد اس کے ہمارنے پوچھا اے خواجہ زیاد وہ صاحبقران قاتل جنگم اب کہان ہے زیاد نے کہا بعد قتل کرنے جنگم ساحر کے
بس وقت لوح طلسم و تمام اشیا صاحبقران کے ہاتھ آگئی مدت تک وہ نامدار استماع تاریخ الاعظم مین مصروف رہا بعد ازان بفراغ خاطر بقصد فتح
بقیہ طلسم ہار دگر طلسم بیضا مین چلا گیا آئندہ اوس کا حال مجھے معلوم نہین کہ وہان اوسپر کیا گذری یقین ہے کہ اوس دشمن جان کفار و خوارج کو
شہر طلسم سے زندہ و سلامت نہ رکھا ہوگا ہمارنے بعد استماع اس قصہ کے بہانہ بول وہان سے باہر نکل آیا دل مین کہتا تھا لعنت خدا لاقوت
و فرلوت اور اوس کے دین باطل پر اے ہمار بلاشک و شبہہ طلسم کشا اور دین حضرت سلیمان علیہ السلام برحق ہے قسم ہے مجھے پروردگار عالم
خدائے طلسم کشا کی کہ مین نے اسیوقت سے دین ابلیس پرستی پر لعنت کی اور دین عقیدہ باطل قدیم سے منحرف ہوگیا اب جو دین و آئین طلسم کشا
مجھے تعلیم و تلقین فرمائیگا قبول و منظور کرونگا اس وقت مین خدائے حضرت سلیمان کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اسیوقت سے حلقہ غلامی صاحبقران
طلسم کشا شہریار گیتی ستان سلالہ دودمان پیغمبر آخر الزمان کا آویزہ گوش کیا اور دایرہ اسلام مین داخل ہوگیا الحاصل ہمار جنی لشکر سے خبر
لیکر طلسم مین داخل ہوا اور لاقوت کے پاس آیا اوس وقت لاقوت و فرلوت دونون ناکار شوریدہ و متفکر سر بزانوئے اندوہ و ملال رکھے ہمار کے
انتظار مین بیٹھے تھے کہ اسی اثنا مین ہمار جنی وہان پہونچا اور آداب و مجرا بطریق اہل اسلام بجالایا لاقوت شاہ ہمار کی اس حرکت وادا کو مذاق عیارانہ سمجھکر

خوش ہوا کہ شاید بہار کوئی خبر تازہ مسرت افزا لایا ہے جس کی مبارکباد مین تسلیمات وکورنش و مجرا بجز شگفتگی ادا کرتا ہے آج بہار سے یہ طور تازہ ظہور مین
آیا ہے لاقوت نے پوچھا اے بہار مبارک ہو کیا تو بھی خبر خوش لایا ہے کہ دشمن جان ابلیس و ابلیس پرستان ہلاک ہوا بہار نے کہا ہان مین اس سے بھی زیادہ تر
خبر مسرت آگین اور نوید فرحت آئین لایا ہون جسے تم سنکر دونون شاہ و وزیر شادی مرگ ہو جاؤ گے وہ خبر خوش یہہ ہے کہ مین تمکو مبارکباد دیتا ہون
تم دونون اس نوید و مبارکباد پر سجدہ ہائے شکر ابلیس لعین کی درگاہ مین ادا کرو اے لاقوت و فرتوت پہونچنا دوست کا دوست کے پاس اور عاشق
کا معشوق کے پاس غلام کا آقا کی خدمت مین اور بندہ کا خداوند کی حضور مین تمکو مبارک ہو لاقوت اس عبارت قافیہ بند کو سنکر از راہ حماقت سمجھا
شاید بہار فرط محبت اور رسوخ ارادت سے یہ کلمات مذاق آمیز ہیرے اور اپنے نسبت بیان کرتا ہے لاقوت نے پوچھا اے بہار واقعی یہہ ہے
کہ مین تجھسے اسیقدر محبت و الفت دلی رکھتا ہون کہ تو اپنا پہونچنا میری خدمت مین مبارک و مسعود جانتا ہے ہان یہ بتا کہ جبل اعلے و لشکرہائے سلاطین
سے جنگم کی کیا تازہ خبر مسرت آگین لایا ہے مین اوس کے سننے کا مشتاق ہون جلد تر بیان کر کہ جب کہ جنگم جادو کس کاروبار مین مشغول تھا اور
طلسم کشا پر کیا آفت و مصیبت گذری بہار نے کہا اے لاقوت شاہ آج تجھے خداوند ابلیس سے وہ شکوہ و سروری اور جاہ و جلال افسری دیا ہے
کہ تمام جہان کی آفت و مصیبت اور رنج و راحت تجھپر سزاوار ہے کس لیئے کہ تو شاق تغلب بدکیش شہ ہے آگاہ ہوا اور بگوش ہوش سن کہ میری غرض
اصلی اوس بیان مبارکبادی سے یہ نتھی جس طرح تو سمجھا ہے بلکہ میرا مقصود اصلی یہ تھا کہ تم آقا و نوکر کا پہونچنا درست خداوند ابلیس مین مبارک ہو کیونکہ اسلئے
کہ تم دونون بندگان خاص اور عاشق با اختصاص ابلیس لعین کے ہو مین بیچارہ کس شمار و قطار مین اور مجھے یہ رتبہ تمھاری خدمت بخش مین کب نصیب
ہوا ہے کہ مین اوسے بفخر و اعزاز بیان کرون مین ایک مرد عیاری پیشہ کارگذار راستی شعار ہون مجھے ادائے خدمت سے بحث ہے ان صورت
سے کیا سروکار لاقوت بہار کے اس کلام ہوش ربا سے مبہوت ہو گیا بلکہ لاقوت و فرتوت دونون کا رنگ رخ شدت غضب سے متغیر ہو گیا
حیرت زدہ دیر تک بہار جنی کی صورت دیکھتے رہے بالآخر لاقوت شاہ نے پوچھا اے بہار تو نے کس طرح جانا کہ ہم خداوند ابلیس کی خدمت مین
پہونچینگے بہار نے کہا مین اس طرح سمجھا کہ جملہ فرقہ خداپرست خاسران خدا کی آرزو و تمنا زمانہ تنگ و وقت نازک مین یہی ہوتی ہے بلکہ اون کا
مقولہ ہے کہ ہم فردوس برین مین پہونچین اور خدا سے واصل ہو جائین جس وقت اوس فرقہ موحد سے کوئی ایسا کام ظہور مین آتا ہے وہ لیقین
کرتے ہین کہ ہم فنا فی اللہ ہو گئے اے لاقوت شاہ مین نے جان لیا کہ اسی دستور سے جب خاصان ابلیس مرینگے لامحالہ وہ نار جہنم مین داخل اور
ابلیس کے شامل ہونگے لاقوت شاہ اس شرح کشاف کو سنکر بدحواس ہوا اور کہا اے بہار مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تجھے دیوانگی اور جنون
کی حالت پہونچی ہے یا آج تو نے کوئی شے نشہ کی کھائی ہے کہ ایسے سخنان ہذیان دور از کار بک رہا ہے بیوقوف تمسخر و صریح ہمارے حق
مین فال بد نکالتا ہے یعنی ہماری ہلاکت کی مبارکباد دیتا ہے اے عیار زبان دراز ہشت تجھے کس کام کے لیئے بھیجا تھا اور تو کیا خبر وحشت اثر
لیکر آیا ہے اور طرفہ تر یہہ کہ بار بار سے مونہہ پر بیان کرتا ہے بہار نے کہا اے بادشاہ عاشق ابلیس مین جو کچھہ کہتا ہون سچ اور صحیح کہتا ہون
اوس مین سر مو فرق نہین ہے اور یہہ خبر خوش خاص وسی جگہ کی ہے جہان تو نے مجھے بھیجا تھا لاقوت نے کہا تیرا مدعا ہمارے فہم مین
مطلق نہین آیا واضح تر کہہ کہ ہم سمجھین بہار نے کہا اچھا اب تم ذرا متوجہ ہو کر سنو اور سمجھو اے لاقوت و فرتوت مریدان جنگم ساحر آگاہ ہو کہ وہ فتنہ گر
حرامزادہ کافر فاجر تمھارا دستگیر و سرپرست رانده درگاہ الٰہی ملاعنہ قرار ہو کر لشکرہائے بنی آدم مین جبل اعلے پہونچا اور وہان جاکر او
اپنی شرارت ذاتی و فطرت جبلی کی موافق ہنگامہ فتنہ و فساد برپا کیا الغرض اوس نایہ فنا و سخنا اپنے افعال قبیح کا نتیجہ پایا کہ آتش دوزخ سے ملحق ہوا
بعد اس کے بہار نے وہ تمام سرگذشت شنیدہ لاقوت و فرتوت کے روبرو مفصل و مشرح نقل کی اور سلسلہ سخن کو یہانتک پہونچا دیا کہ وہ آدمزاد
طلسم کشا صاحبقران الغیب سوید مین الغیب کشندہ ساحران عالم شاہزادہ معظم ایک گوشہ سے پیدا ہوا اور اوس کے شمشیر آبدار نقم لوا الخ نے بزور دست و بازو
اوس جنگم جادوگر بغیر شمشیر عدو کش جہنم واصل کیا اور لوح بیخا کہ جس جگہ جنگم ساحر نے نقش ہنشیان لیا تھا اور [illegible] نکالا

مروان شاہی آدم کا بیان ہے کہ جب جنگم لعین کو اس ذلت و خواری سے ہلاک کیا اور جادو اوس کے حال پر تاسف کرتے تھے اور
اوس کا گوشت و استخوان سگان صحرائی کے نصیب ہوا اے لاقوت شاہ یہ سرگذشت اور خبر خوش تھی جو مین نے سنائی الغرض اس
قصہ دردناک اور خبر مشوش کے سننے سے لاقوت و فرقوت کے اندام مین رعشہ آگیا لاقوت شاہ دیر تک بحر اندوہ و ملال مین غرق رہا
آخر کار فرقوت سے کہا اے گیدی تو نے سنا ہماز کیا کہتا ہے فرقوت نے کہا ہان مین نے سنا اور بہت خوش ہوا اے لاقوت مجھے
کسی طرح باور نہین آتا کہ ایسا معاملہ وقوع مین آیا ہو لاقوت نے بار دگر ہماز سے پوچھا ہماز جی نے پھر وہی داستان وحشت نشان
بیان کی فرقوت نے کہا اے عیار آخر وہ دونون عورتین کہان گئین اور طلسم کشا بعد قتل جنگم کس طرف گیا ہماز نے کہا اے وزارت پناہ
تف برین وزارت پناہی تمام قصہ سنا اور سمجھ مین نہ آیا کہ زلیخا عورت تھی یا مرد مکرر پوچھا جاتا ہے آخر کیا ہوا اے بیوقوف یہ سمجھ لے
وہی آخر وہی اول جو مین نے کہا تو نے سنا ہان یہ جملہ معترضہ رہ گیا تھا وہ یہی ہے کہ شہزادہ و ماشیہ زنان فاحشہ مخولہ جنگم جادو اوسی
ساحر لعین کی ہم آغوش جہنم مین پہونچین یعنی اون کے ورثا نے دونون قطامہ کو بعذاب سخت ہلاک کیا اور طلسم کشا بعد استماع کتاب خوانی
بدولت و اقبال طلسم مین بقصد بقیہ مراحل طلسم تشریف لیجاتے ہے آیا قریب تر فتوحات طلسم کی تمہارے کان تک خبر پہونچیگی خاطر جمع رکھو
اے فرقوت مجھے یقین کلی ہے اور مین خوب جانتا ہون کہ تم جملہ اشرار و کفار مثل جنگم نابکار بعنقریب ابلیس کی خدمت مین پہونچنے والے ہو
کس لیئے کہ مین تمکو بہر صورت مقرب خاص ابلیس لعین کی درگاہ پلید کا جانتا ہون بس مین نے اس امر کی مبارکباد تمکو دی تھی لاقوت شاہ نے
کہا اے حرامزادہ بدبخت کوئی شخص بھی ایسے امر کیلئے کسیکو تہنیت و مبارکباد دیا کرتا ہے کہ تو نے بخوشدلی بے تکلف ہمین سنائی
ہان وہ شخص ایسی ہجو ملیح کیا کرتا ہے جسے کسی کی فضیحت و رسوائی منظور خاطر ہوتی ہے ہماز نے کہا اے ملک الحمق کہ تو ازلی نمک حرام ہے
بہرحال ایسا شخص بدکردار ضرور مستوجب لعنت خداوندی ہوتا ہے اے احمق مطلق مین تجھے خبر صحیح سناتا ہون اور تو اوس کے عوض
مجھے دشنامہاے مغلظ دیتا ہے لعنت خدا تجھپر اور تیرے دین و آئین و تابعین پر برستا ہے اے ناقدر شناس اور کندۂ ناتراش ہے لاقوت شاہ
دل مین قبول ہوا کہ ہماز سچ کہتا ہے بالآخر ہماز سے معذرت چاہی اور ایک خلعت حسب لیاقت ہماز کو دیا ہماز جی لاقوت کی بارگاہ سے اپنے مسکن پر
آیا اور درگاہ صمدیت مین بہ دو دست التجا دعا کی اے خدائے طلسم کشا اگر دین طلسم کشا حق ہے تو مجھکو بھی عطا فرما اور میری اس التجا و تمنا کو مقبول کر کہ جبتک
طلسم کشا اس سرزمین مین تشریف لائین اس کافر بدکیش کے مزاج پر ایسا حاوی و غالب رہون کہ میری حرکات لاقوت کو ناگوار گذرین اور وقتاً فوقتاً مین جو
چاہون اوس کے حق مین کلمات بے باکانہ کہون اور جہان تک ممکن ہو درجہ و دقیقہ فضیحت و رسوائی مین اوس کے باقی نہ رکھون اور وہ بدنفس میری کردار و گفتار
شوخی پر بدمزہ نہو بلکہ میری تقریر مضحک لاقوت کی نظر مین بہتر و خوشتر معلوم ہوتی رہے الحاصل لاقوت مردود نے بار دگر فرقوت سے کہا اے فرساق نابکار آخر تو
اس معاملہ مین کوئی فکر و تدبیر معقول نہین کرتا کہ یہ خلجان دل اور خدشہ خاطر سے رفع ہو اور میں اس تجسم و اندوہ و رنج جانکاہ سے نجات پاؤن اے گیدی تو دیکھتا ہے
ایک طرف تو جان و آبرو کا اندیشہ دوسری طرف ملک و مال کی بربادی کا گمان رہتا ہے شب و روز مجھے اسی کاہش مین گذرتے ہین ایک لمحہ آسایش کی صورت نظر
نہین آتی فرقوت نے کہا آقا ے نامدار کام و اندرکش نافرجام مجھے کیا تدبیر بن آتی ہے ابھی تک مین ہماز کے قول کو باور نہین کرتا کہ واقعی وہ صحیح کہتا ہے
پھر ایک بار ہماز کو پھر یہان بلوائیے اوس سے صورت حال باوضاحت دریافت کرون پھر کچھ کہون لاقوت نے پھر ہماز کو بلایا اور کہا اے ہماز ایک بار پھر وہی سرگذشت
وزارت مآب کے روبرو بیان کر دے تاکہ جو حقیقت واقعی و اصلی تھی اوسے جیسا خواجہ بیاوی کی زبان سے حال سنا تھا سب کم و زیادہ بیان کیا فرقوت نے کہا
اے لاقوت شاہ اس روایت سے اصل کا ناقل ایک خواجہ سرا فرقہ خوار رنج ہے اس کی روایت کو باور کہنے مین مجھکو تامل ہوا ہے اور بالفرض و تقدیر
جنگم ساحر قتل ہوگیا تو جیسا کہ اکثر طلسم کشا کے ہاتھ آگئی ہو طلسم کشا ابتک کیا کر رہا طلسم مین کس وجہ سے نہین آیا ہماز نے کہا اے فرساق خانہ خراب اگر
تقسیم [illegible] کوئی تدبیر نہ تھی اور لاقوت کی سفر [illegible] کی نکال اور [illegible] پاؤن [illegible] بیکار کے حالات کی کیا [illegible]

شاہنشاہ خورشید کی تمام و کمال استماع فرما کر فتح تقیہ مراحل طلسم کی طرف متوجہ ہوا ــــ اس بات کو تین ماہ کامل کا عرصہ گذر گیا فرقوت اپنے خیمہ میں
رہا اور کی دشنام وہی سے سنکر نہایت غضبناک ہوا نزدیک تھا کہ اپنی کرسی وزا ... آکر ٹکرے کرے مگر ساتھ ہی اس کے یہہ خیال آیا کہ فرقوت
ایک ادنے پاجی الاصل عیار سے کیا ہمسری کرتا ہے البتہ ہاں جو کچھ کہتا ہے ... رس و بیر اندیشی کہتا ہے بالآخر فرقوت نے ہمارے سے بہ نرم
زبانی کہا اے ہمارے میں جانتا ہوں کہ تو اپنے آقا کی خرابی حال و مآل کو سنکر اندوہ ناک ہوا ہے کہ ایسے سخنان دلسوز زبان سے نکالتا ہے لیکن میں
نہایت متحیر ہوں کہ بالفرض اگر طلسم کشا داخل طلسم ہوتا اب تک اوس نے چار در چند کار نمایاں کیے ہوتے اور کوئی نہ کوئی کار ایسا ظہور میں آیا ہوتا
کہ عالم کائنات اور سرزمین طلسم میں اوس کا شہرہ و غلغلہ ہو جاتا بلکہ ہمارے کان تک ابھی ضرور خبر پہونچتی ہنوز فرقوت نے یہ گفتگو ختم نہ کی تھی
کہ ناگاہ شعلع جبی بینی بریدہ وہان پہونچا **راوی کہتا ہے** کہ اول ناظرین روشن راے کی نظر انور سے یہہ حال گذر چکا ہے کہ صاحبقران
اکبر نے بعد قتل کرنے اسفر زردپوش کے تمام اشرار و کفار طلسم کو ایسا تہ تیغ کیا کہ کوئی متنفس زندہ و سلامت نہیں رہا از انجملہ بقیۃ السیف سے
ایک نطفہ شیطان شعلع جبی کو بینی بریدہ لشکر ظفر پیکر سے نکلوا دیا کہ وہ لعین بایں خستہ حالی لاقوت نابکار کے پاس جاکر اس واقعہ کی خبر پہونچا دے
بلکہ لوح ہادی طریق طلسم کا حکم بھی اسیطرح تھا کہ شعلع جبی کو بینی بریدہ آزاد کر دو شاہزادہ ناسور نے اوس بیباک اہل کفار کو بحال خراب رہا کر دیا القصہ شعلع
جبی بینی بریدہ گریبان دریدہ خاک آلودہ خونچکان بحال تباہ لاقوت شاہ کی بارگاہ میں مضطرب و بدحواس پہونچا قبل اس کے کہ زبان سے کچھ کہے
دیوانہ وار آول دونون ہاتھ فرقوت وزارت مآب کے سر پر اس زور و قوت سے مارے کہ عمامہ وزارت پناہی دس قدم دور تر جا گرا پہر اوس کے
کہا او گیدی ست و مدہوش اے غفلت شعاری پر مسند آرائے وزارت ہوا ہے اے حرامزادہ نابکار کچھ تجھے دنیا و مافیہا کی خبر ہے یا نہیں
کب تک اس عالم غفلت و بیہوشی میں بیٹھا رہیگا اے کوتہ اندیش ناعاقبت بین کچھ اپنا فکر کر وہ آدم زاد طلسم کشا برہمزن ہنگامہ اشرار و اشقیا
... بینا ملک الموت جان ابلیس پرستان سر پر آپہونچا ذرا اپنے شوریدہ سر کو اوٹھا اور میری صورت زنگین کو دیکھ میں تم دونون آقا و
نوکر کو اوس عزرائیل جان کی تشریف آوری کی مبارکباد و نوید دیتا ہوں کہ وہ ناسور طلسم میں پہونچا اور چند مراحل و طبقات طلسم کو تہ و بالا
کر دیا چنانچہ طلسم خندق اور چتر کو در و بست فتح کر لیا عذرا جادو و سمعون وزیر و دیو قہقہار کو بذلت و خواری جان سے مارا ملکہ اذفر شاہ
محبوس کو قید طلسم سے رہائی بخشی بصیرون و شمیرویہ وغیرہ نگہبان و محافظان اشیاء طلسم جو خدا پرست تھے سب نے اوس کی اطاعت و فرمانبرداری
قبول کی اسفر زردچشم جنی بھی معرض قتل میں آیا افسر جنی محافظ چتر یاقوت نے امانت صد سالہ طلسم کشا کے حوالہ کر دی یعنی چتر یاقوت کہ جوہر میں
ستلع طلسم تھا طلسم کشا کو تفویض کر دیا القصہ شعلع نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا مفصل و مشرح بیان کیا لاقوت شاہ اس وقایع جانکاہ اور
اخبار ہوش ربا کو سنکر ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا اور دیر تک سر بزانوی اندوہ و ملال دھرے بیٹھا رہا بلکہ اوسی وقت سے لاقوت کو اپنی زیست سے
ناکامی و ناامیدی ہو گئی اور ایک نوع کا اندیشہ مرگ پیدا ہو گیا اور طرف فرقوت اس خبر کے استماع سے اسقدر بیخود و مدہوش ہوا تھا کہ ہرگز سر و پا کی
خبر نہ تھی جب بعد چار ساعت کے لاقوت شاہ نے سر اوٹھا کر پوچھا اے فرقوت کس عالم فکر میں ہو تو نے سنا کہ کائنات طلسم کی آخری
تمام ہو گئی اب بتا تجھے کیا تدبیر کرنی چاہیے اوس وقت فرقوت کے ہوش و حواس بجا ہوئے اپنے عمامہ وزارت کو اوٹھا کر سر پر رکھا لاقوت سے کہا اے
مرد کہ اب وقت سکوت و خاموشی کا نہیں ہے جلد میری بات کا جواب دو کہ صلاح وقت کیا ہے میرے نزدیک بجز جنگ و پیکار کے کوئی چارہ کار
سود مند نظر نہیں آتا کس لیے کہ عمر طلسم آخر ہو گئی فرقوت نے بعد غور و تامل کہا اے لاقوت اگرچہ اس وقت میرے ہوش و حواس بجا نہیں ہیں کہ میں تجھے صلاح
نیک دون مگر بظاہر اسباب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خداوند لقا ہمیں خود استیصال طلسم کی فکر میں ہے دیکھئے آل کار کیا ہوتا ہے یعنی ابا الفضل الہی ہنگامہ
رستخیز کے اس طلسم خراب شدہ کو خداوند لقا و دشمنان کے حوالہ کرتا ہے یا بدولت خود قالب میں ... ملک لاقوت اب میری صلاح
یہ ہے کہ فی الحال حکام مراحل ثلاثہ کو علیحدہ علیحدہ نامہ لکہو اور خبر اس طلسم سے [illegible]

حاکم مرحلۂ سوم و ملک خرد وخنات جنی حاکم مرحلۂ چہارم کے پاس ایک ایک نامہ لکھکر جلد تر روانہ کردے کہ وہ بھی خرابی ملک و بربادی بنا
طلسم اور پہونچنے دشمن جان اہالیان طلسم سے واقف و ماہر ہو جائین بلکہ حکام ثلاثہ کو اپنے قصد و ارادہ جنگ و پیکار سے بھی
اطلاع دے اور تینون کو اپنی کمک و مدد کے لیے طلب کرے اگر یہہ حکام مراحل ثلاثہ باہم متفق ہو جائین گے البتہ کار بغیر از جادو بھی بوجہ
احسن سرانجام پائیگا بالفرض اگر طلسم کشا ہمہ تن آہن و فولاد ہوگا کیا کر سکیگا اور کہان تک کثرت فوج و سپاہ سے کہ مور و ملخ سے بیش
بیابان سے افزون تر ہے سر برآئیگا آخر کار ہجوم لشکر و فراوانی پہلوانان سلیمین سے سراسیمہ و مغلوب ہو کر گریز کر جائیگا یا لقمۂ دہان
نہنگ شمشیر دلاوران فتنہ جو ہوگا **حاصل کلام** لاقوت شاہ کو قوت وزیر چتر تدبیر کی رائے قرین صواب معلوم ہوئی اوسی وقت
لاقوت نے حکام مراحل ثلاثہ کو تین نامے اس مضمون کے لکھے کہ اے ملکان عالیقدر و الاحشم ملک افلاک و ملک متین و ملک
زرو ہنگ آگاہ ہو کہ فی الحال خیریت حال و مآل اور سلامتی جان و مال سلاطین اربعہ طلسم اور رفاہ و فلاح اہالیان کائنات طلسم کا بحال
و برقرار رہنا فقط سلامتی کائنات طلسم پر موقوف و منحصر ہے اور قایم رہنا بنیاد طلسم کا ارباب طلسم کی ہمدردی و اتفاق سے وابستہ
ہے اور خاص اس وقت نازک ہین کہ سرزمین طلسم سر تا سر متزلزل ہے جملہ ساکنان و حکام طلسم کو لازم اور فرض ہے کہ جس وقت کوئی
ناجنس خانہ برانداز و مخرب اساس طلسم بقصد ایذا اور بہ نیت فساد سرزمین طلسم مین قدم رکھے اوس وقت اوس دشمن جان و ایمان کا دفع
کرنا جملہ اہل طلسم اوسکے واسطے ضروریات و کفارہ واجبات سے سمجھین اور جہان تک ممکن ہو اوس کے دفع کرنے مین یکدلی و یکجہتی سعی
بلیغ کرین چنانچہ ایک ہنگامہ تازہ سرزمین طلسم مین واقع ہوا ہے گویا کائنات طلسم مین ایک حشر و نشر برپا ہے غالب ہے کہ تم نے
بھی سنا ہوگا کہ اہالیان و پاسداران طلسم کے سر پر کیا بلائے بیدرمان نازل ہوئی کہ تمام اشرار و کفار تہ تیغ ہو گئے اگر تمنے یہہ
واقعہ ہوش ربا و سانحہ جانکاہ نہ سنا ہو تو مجھسے سنو **واضح ہو** مجھے تحقیق خبر پہونچی ہے کہ انہی ایام مین ایک انسان آدمزاد ضعیف البنیان
قلیل القامت نحیف الجثہ بقصد و ارادہ فتح طلسم سرزمین طلسم مین داخل ہوا ہے اور وہ آدمزاد ہے بنیا و اپنا لقب صاحبقران طلسم کشا مشہور کرتا ہے
اوسکا بیان ہے کہ مین صاحب لوح بیضا زوج ملکہ شمسہ ماہ لقا بنت ابوعامر فرودی ہون چنانچہ اوس فولاد جگر نے چند طبقات طلسم بھی مثل چشمہ
بابل و کوہ زاغان و درخت نیزہ و طلسم خندق کو فتح کیا اور ماکل چہار شاخ و ارقم و عقرب اور سفر زرد چشم جادوان سلیمین کو خاک و خون مین ملا دیا ملک
افروز شاہ جیسون کو قید طلسم سے نجات دی اوس آدمزاد کا یہہ بھی بیان ہے کہ آج تک مجھسے جو کار نمایان وقوع مین آئے ہین سب موافق ارشاد
و ہدایت لوح بیضا ہادی طریق طلسم کے ظہور مین آئے یہہ حال آپکا جو کچھہ ہوا سو ہوا ہنوز چند طبقات طلسم خراب و باطل ہوئے ہین
آیندہ کا فکر کرنا چاہیئے اور اس بلائے بیدرمان دشمن جان و ایمان کا دفع کرنا ضرور ہے ورنہ جان و آبرو کا بچنا محال ہے صاحبو اگرچہ
مین بسبب قید کرنے افروز شاہ کے ترک بحرام اور متغلب مشہور ہو گیا ہون علاوہ اس کے لوگ مجھے پدرکش بھی خطاب کرتے ہین الا عجب طلسم
ستر سال سے برابر بادشاہی کر رہا ہون بہرصورت حکام طلسم و اہالیان طلسم کا فرمانروا ہون اس صورت مین بلکہ اس وقت نازک مین کہ بساط محاربہ آراستہ کرنیوالا انسان
تم سبکو ہر طرح میری کمک و مددگاری اور باہم سلوک و اتفاق رکھنا شایان ہے کہ تمھارے ملک اور اہالیان سرزمین طلسم کے نام و ناموس مین خلل
واقع نہو صاحبو تم اس کمک کو خاص میری اعانت نہ سمجھو بلکہ جملہ متعلقان و متوسلان طلسم کی مدد و اعانت ملحوظ رکھنی چاہیئے تمنے سنا ہوگا کہ مین ایک
بار پہلے بھی اوس آدمزاد آہن تن سے معرکہ جنگ قایم کر چکا ہون اور اب بھی اسی قصد و ارادہ سے کمربستہ مستعد و آمادہ بیٹھا ہون کہ با فوج بیشمار و لشکر
جرار ایک بار پھر جنگ و مقابلہ پیش آؤن اور تقدیر آزمائی کرون اس دفعہ اگر مجھے فتح و نصرت نصیب ہوئی یاد رکھو کہ مین اپنے شریک الحال اور کمک دہندہ
کو بجائے برادر حقیقی کے سمجھونگا بلکہ اپنے ملک مفتوحہ سے چند دیہہ و قریہ علاوہ مال غنیمت کے دونگا اور جو شخص زید و عمر میرے حکم سے خلاف
ورزی کریگا اور میرا شریک کار نہوگا البتہ بعد انفصال اس مہم کے ضرور اوس کی خبر لونگا اور قرار واقعی گوشمالی دونگا بہر حال اس لکھے پر عمل کرو

اور جلد تر با فوج و سپاہ میرے پاس چلے آؤ ورنہ تم جانو اور تمہارا کام بس مستا اثیم حق باو گفتیم تمام شد تو دانی دگر لیعازین والسلام ؎
اب راوی سحر نگار گوش زد ناظرین افسانہ کرتا ہے کہ مراحل اربعۂ طلسم کا حال مخفی و مستتر ہے اگرچہ جلد ششم مصباح النہار میں
گذارش ہوچکا ہے مگر اہل نظر کو دیکھے ہوئے ایک زمانہ دراز گذرا ہے غالباً فراموش خاطر سے سہو و محو ہو گیا ہوگا معہذا مکرر گوش گذار کیا
جاتا ہے کہ مطالب کے مفہوم میں نقص عاید نہو **واضح ہو** کہ حکام چارگانہ مراحل اربعۂ طلسم میں ایک حاکم اعلے جس سے مرحلۂ اول طلسم
متعلق ہے بادشاہ طلسم شمار کیا جاتا ہے کس لیئے کہ اوسکا ملک و سرزمین مملکت سب مراحل طلسم سے زیادہ تر وسیع ہے اور نیز مرتبت
شاہی اوس کا جاہ و جلال بھی حکام مراحل ثلاثہ سے رفیع ہے چنانچہ مراحل اربعہ میں ایک طلسم حیرت ہے کہ بزرگ و صعب ترین طبقات طلسم
سے ہے وہ اوسی کی سرحد میں داخل ہے دوسرے بہترین متاع طلسم سے دختر بادشاہ مرحلہ اول یعنی ملکہ فرش گوہر جو خاص طلسم کشا کا
حق و مال ہے وہ بھی اوسی مرحلہ میں موجود ہے اب چند روز سے بسبب بغاوت لاقوت وزیر کے کہ اوس نے اپنے بادشاہ افروشاہ یعنی
پدر ملکہ صبح روشنگہر کو قید کر دیا اور خود بادشاہ بن گیا روشنگہر قلعہ یاقوتیہ میں پناہ گزین ہوئی ہے علاوہ اس کے چند متاع نادر نوگا
یعنی جواہر خانہ و توشہ خانہ و ظہر یاقوت وغیرہ اوسی مرحلہ میں امانت رکھے ہوئے ہیں اس لحاظ سے لاقوت یعنی حاکم مرحلہ اول کو بادشاہ کہتے ہیں
جو بالفعل شہر عسکریہ دار الملک طلسم کا فرمانروا ہے دراصل لاقوت بادشاہ نہیں ہے پیشتر افروشاہ بادشاہ قدیم طلسم کا وزیر تھا جب سے
لاقوت نے بغاوت اختیار کی اور ممالک طلسم پر قابض و متصرف ہو گیا اس سبب سے خطاب شاہی نامزد ہے باایں ہمہ مخلوق طلسم لاقوت کو متغلب
و تنگ بجام کہتے ہیں بہرحال فی زماننا لاقوت کل ممالک طلسم کا بادشاہ ہے باین وجہ خاص حسب آئین و قاعدہ دیرینہ طلسم لاقوت کی دختر
ماہ پیکر ملکہ رنگ افروز بھی سلک کنیزان خاص طلسم کشا میں داخل ہو گئی چنانچہ جلد ششم میں یہہ داستان ندرت نشان سلک تحریر میں بیان ہو
آئی ہے کہ ملکہ رنگ افروز صبح روشنگہر کی ہمراہ بسبب کفر و الحاد اپنے پدر لاقوت کے قلعہ یاقوت نگار میں چلی گئی ہے **الحاصل** اگرچہ اس
طلسم عالی کے مراحل براسے نام چار شمار کیئے جاتے ہیں لیکن باعتبار وسعت و عمدگی مراحل اربعہ میں اعلے تر مرحلہ اول ہے جسکا پایہ تخت شہر عسکریہ
ہے اور قلعہ یاقوت نگار و حمام زنان دونوں طبقات اسی مرحلہ میں داخل ہیں اور یہہ دونوں طبقات مذکورہ حاکم مرحلہ اول کے زیر حکم اور متعلق ہیں ۔
آمدیم بر سر حال لاقوت شاہ نے نامہائے مذکورۂ بالا بمضمون واحد لکھکر علیحدہ علیحدہ ہر ایک حاکم مرحلہ طلسم کے پاس بھیجدیئے اور جواب کا منتظر رہا
اور فوج طلسم کے فراہم ہونیکا حکم دیا واضح ہو کہ یہ مراحل چارگانہ قلعہ یاقوتیہ کے گرد و پیش اس طرح واقع ہوئے ہیں کہ مرحلہ اول محاذی قلعہ اور مرحلہ چہارم
قلعہ یاقوتیہ کے عقب میں ہے اسی طرح مرحلہ دوم و سیوم یمین و یسار میں واقع ہیں چنانچہ فوج و سپاہ طلسم بھی ہر چہار طرف قلعہ یاقوت نگار کے سرحدات مراحل
اربعہ طلسم پر مقیم رہتی ہے اب لاقوت نے اوس فوج طلسمی کے فراہم ہونیکا حکم ہر طرف بھیجدیا کہ جلد تر مع ساز و سامان جنگ شہر عسکریہ میں حاضر ہو
فوج و سپاہ مذکور حسب الحکم لاقوت شاہ ہر چہار سرحد طلسم سے روانہ ہو گئی اب نامون کا حال سنو جس وقت لاقوت شاہ کا نامہ ملک افلاک دیبائی
حاکم مرحلہ دوم کی نظر سے گذرا ملک افلاک ایک مرد خدا پرست دانشمند نیک نوع انسان سے ہی نامہ کو دیکھکر اول متحیر ہوا بالآخر نامہ کا جواب یہہ لکھا کہ اے
لاقوت شاہ گوش ہوش سے سنو مجھکو بانیان طلسم نے دراصل دو شخص کا تابع حکم کیا ہے از انجملہ ایک بادشاہ تخت عسکریہ اور دوم صاحب لوح بیضا یعنی طلسم کشا کی ذات
ہمایون سے عبارت ہے پس جو شخص کہ شہر عسکریہ بلکہ کل ممالک طلسم کا اصل بادشاہ تھا اوسے تو نے قید کر دیا اور خود تخت پر حکمرانی کرنے لگا اسلیئے
ہم تجھے غاصب و متغلب سمجھتے ہیں اس صورت میں کس طرح تیری اطاعت قبول کرون کیا معنی کہ تو دراصل بادشاہ عارضی ہے بلکہ مجھپر یہہ ادائے حق ارادت
فرض و واجب ہے کہ میں حتی الامکان بادشاہ محبوس کی نجات و خلاصی میں کوشش کرون نہ یہ کہ خلاف اوس کے تیری اطاعت کا قدم درمیان رکھون بہر صورت مجبور ہون
کہ مشیت ایزدی میں دخل نہیں دیا جاتا اور نہ ابھی میں اسقدر زور و توانائی پاتا ہون کہ تجھسے اوسکا انتقام لون پس جس حال میں کہ تجھسے وہ حق ارادت ادا نہوا
تو بھی کسی نوع کی امید توقع مجھسے نہ رکھہ کہ میں تیرا شریک حال و مطیع حکم ہو کر صاحب لوح بیضا سے مقابلہ کرون الا ہو یہہ کسی صورت ممکن نہیں ہے

ز مین تیری اطاعت قبول کرون اور اپنی سرحد سے باہر قدم رکھون البتہ جس وقت طلسم کشا بدولت و اقبال یہان تشریف لایا اور اوس نے
بقوت صاحبقرانی اس مرحلہ کو مفتوح کیا اوس وقت مین تمام مال و متاع طلسم اوسی کے سپرد کر دونگا اور مین بھی حلقہ اطاعت و فرمانبرداری
آویزہ گوش عقیدت نیوش کرونگا اور قبل اس کے کہ طلسم مرحلہ بحال بدستور قرار ہے مین کیا کوئی متنفس بھی اس مرحلہ سے طلسم کشا کی ملازمت مین نہین
جا سکتا والسلام **الغرض** یہی جواب ملک متین آہن پوش حاکم مرحلہ سیوم نے بھی بلا تفاوت مضمون لکھکر لاقوت کے پاس بھیجدیا اصل حال یہہ
ہے کہ دو حاکم مرحلہ خداپرست اور بنی نوع انسان سے ہین اور دو حاکم مراحل طلسم یعنی حاکم مرحلہ چہارم و بادشاہ مرحلہ اول بنی الجان مین چنانچہ
ملک شاہ پر از درشاہ بادشاہ مرحلہ اول بھی نوع بنی الجان سے تھا اور زردہنگ جنی پدر ملک زردہنگ حال حاکم مرحلہ چہارم
فرقہ جنیہ سے تھا اسی طرح دو بادشاہ بنی آدم اور دو بادشاہ بنی الجان پشت بپشت طلسم مین حکومت کرتے رہے ہین کس واسطے کہ روز اول
حکیم استقلینوس الہی نے مرحلہ اول کو کہ اوس کی مملکت وسیع اور سلطنت و حکومت بزرگ تھی اپنی قوم یعنی بنی آدم کو اوسکا بادشاہ نہین کیا کیونکہ
حکیم عالیمنزلت کو مرحلہ اول و آخر کا حال من کل الوجوہ معلوم تھا سبہا دونون مرحلہ وسطی کو کہ فی الجملہ آفات سے مامون و محفوظ تھے بنی آدم کو
تفویض کیے اور وہ دونون مرحلہ یعنی اول و آخر بنی الجان کے قبض و تصرف مین دیے **القصہ** دو حاکم مراحل خداپرست یعنی ملک افلاک و متین آہن
پوش نے لاقوت شاہ کو جواب صاف دیدیا مگر حاکم مرحلہ چہارم ملک زردہنگ جنی نے جس وقت لاقوت شاہ کے نامہ کو دیکھا اول
افسوس کیا بعد اوس کے اپنے وزیر پر تدبیر و مدبر دانا جنی سے جسکا اصلی نام زرقلی تھا اس بارہ مین صلاح و مشورہ لیا حال یہہ ہے کہ یہ وزیر
شرارت پیشہ ملک زردہنگ اپنے بادشاہ کو ہمیشہ سخنان مکر و فریب سے اغوا کرتا رہتا ہے کہ کسی طرح ملک زردہنگ اپنے دین خداپرستی
کو چھوڑکر ابلیس پرستی اختیار کرے مگر ملک زردہنگ ہمیشہ بسبب فہم و فراست ذاتی متامل رہتا اور اوس غوی کی پند و نصیحت پر خیال نہین کرتا لیکن
وہ غوی و مفتری زلہ خوار ابلیس اپنی شرارت سے باز نہین آتا یہی کہتا ہے کہ ای ملک زردہنگ افسوس ہے کہ تو میری نصیحت پر عمل نہین کرتا اور افضال خداوندی
سے محروم رہتا ہے ایملک بچشم غور دیکھ کہ لاقوت کو خداوند نے کس مرتبہ کو پہونچایا یعنی لاقوت سے وزیر کیا اور وزیر سے بادشاہ بنادیا یہہ سب اوس
ارادت و بندگی کا نتیجہ ہے جو لاقوت سے ظہور مین آئی تھی یعنی لاقوت نے بپاس خاطر خداوند ابلیس اپنے پدر بیگناہ کو قتل کیا تھا بالآخر خداوند نے بھی لاقوت
کے حال پر الطاف خداوندی مبذول رکھا اور اوسے اورنگ جہانبانی پر ممتاز فرمایا ایملک تو بھی خداوند ابلیس کو پہچان اور خداوند کیطرف رجوع کر تاکہ تیرے
مقاصد دلی تمام و کمال انجام پائین کب تک ظلمتکدہ جہالت مین پڑا رہیگا علاوہ اس کے فرقہ بنی الجان کو بجز اطاعت خداوند ابلیس دوسرے کی اطاعت
کرنی شایان نہین ہے اور قاعدہ کلیہ بھی یہی ہے کہ ہر ایک عنصر اپنے مرکز ذات کی طرف رجوع کرتا ہے نہ غیر ذات کی طرف مثلاً آتش کو آب سے کیا نسبت
اور خاک کو باد سے کیا تعلق ہے اور باہم کسقدر ضد و نقیض واقع ہے دوسرے یہہ امر بھی قابل غور ہے و لحاظ ہے کہ فرقہ آتشیون مین خداوند ابلیس ہی پرستش
اور اطاعت کے لائق ہے تیسرے یہہ کہ ابتدائی آفرینش سے تا ایندم خداوند ابلیس مرجع خلائق فرقہ آتش بیان رہا ہے اس صورت مین تجھے اپنے
معبود حقیقی کو پہچاننا چاہیے آیندہ تو دانی و کار تو **الغرض** اوس کا فریدکیش نے ملک زردہنگ کو سخنان چرب و شیرین سے اسقدر اغوا کیا اور ایسے وسوسات
شیطانی اوس کے دل مین پیدا کیے کہ چار و ناچار وہ بیچارہ مرتد ہوگیا جس وقت کہ جنگلم ساحر صاحبقران اکبر سے بکرد و غا لوح بیضا لے گیا تھا
اوس موقع پر بھی اس نزاوان بے ایمان نے کہ اصل مین یہہ مردود فرتوت کی قوم سے ہے ملک زردہنگ کو آگاہ کیا تھا اور یہہ کہا تھا ایملک تو نے
دیکھا کہ خداوند ابلیس نے لاقوت بادشاہ طلسم اپنے بندہ خاص کی کیسی استعانت کی ہے کہ لوح بیضا ہادی طریق طلسم اوس آدمزاد بے بنیاد طلسم کشا سے
چھین کر لاقوت کو دیدی اور مثل جنگلم ساحر زبردست شاہ جادوان عالم کو اوس کی مدد و کمک کے لیے بھیجدیا اب وہ ساحر کامل الفن لاقوت شاہ کا ممد و
مددگار ہے چنانچہ لاقوت شاہ کے جاہ و جلال اور رونق کاروبار مین یوماً فیوماً ترقی ہوتی جاتی ہے ایملک اگر تو بھی اسی طرح ابلیس کو معبود
سمجھے اور بصدق نیت اوس کی پرستش مین مصروف رہے یقین ہے کہ خداوند ابلیس تیرا بھی حامی و معاون ہوجائے غرضکہ اوس مردک نے

اس قسم کی چرب زبانی سے اوس نادان کوتہ اندیش کو عقیدہ قدیم سے منحرف کردیا اوس طرف ملک زرد ہنگ نے لوح کے گم ہوجانے کی خبر
مفصل سنی تھی ادھر اس مردود نے اغوا کیا ملک زرد ہنگ کے دل پر نقش ہوگیا ملک زرد ہنگ نا عاقبت اندیش نے اوسی دن ابلیس
کی صورت زشت کو سجدہ کرلیا اور مرتد ہوگیا اب لاقوت شاہ کا نامہ اوس کے پاس پہونچا ملک زرد ہنگ نے نامہ کو پڑھا اور بعد
مطالعہ زادان بے ایمان وزیر چہ تدبیر سے کہا اے زادان ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوح طلسم پھر طلسم کشا کے ہاتھ آگئی جو اوس نے
طبقات طلسم کو خراب و باطل کردیا اور ملک افرشاہ کو قید طلسم سے نجات دی لاقوت کے لشکر کو درہم و برہم کردیا لہ بت بجانے بید
کہ لاقوت شاہ نے عاجز ہوکر مجھے نامہ لکھا اور استعانت کی درخواست کی میں تجھ سے یہہ پوچھتا ہوں کہ اس باب میں تیری کیا صلاح ہے
اور مجھے کیا کرنا چاہیئے زادان وزیر نے کہا ای ملک یہہ امر ہرگز قرین قیاس نہیں ہے کہ لوح گم شدہ باردگر طلسم کشا کے ہاتھ آگئی ہو اور
بالفرض محال اگر ایسا ہی ہوا ہے اور یہہ خبر بالکل صحیح و درست ہے یہہ سمجھنا چاہیئے کہ خداوند ابلیس اپنے بندگان خاص کی آزمایش و امتحان
کرتا ہے یعنی دیکھتا ہے کہ ثابت قدم کون ہے اور سست پیمان کون ہے بس خداوند کی اس حکمت عملی اور مقدرات کو فقط امتحان تصور کرنا
چاہیئے ای ملک مجھے اندیشہ ہے مبادا تو عقیدت و بندگی کی خلاف ورزی اختیار کرے اور ناحق کسی عذاب سخت میں گرفتار ہوجائے اگر طلسم کشا کی ہاتھ لوح
آگئی ہے تو کچھ فکر و تشویش کا مقام نہیں ہے خاطر جمع رکھ اسدفعہ خداوند ابلیس وہ لوح طلسم کشا سے چھین کر تجھے دیدیگا ای ملک میری صلاح یہہ ہے کہ جلد تجھے
لاقوت شاہ کی مدد کے لیے جانا چاہیئے کس لیے کہ وہ بندہ خاص اور مقبول درگاہ ابلیس ہے اس صورت میں خداوند تجھ سے راضی و خوشنود ہوگا ملک زرد ہنگ
نے کہا ای زادان یہہ امر خلاف مجھ سے نہیں ہوسکتا کہ میں ایک قدم بھی اپنی سرحد سے باہر جاؤں اور آئین صد سالہ طلسم کو یک لخت منقطع کردوں ہاں یہہ ہوسکتی
اگر لاقوت شاہ میرے پاس چلا آئے البتہ میں اوسکا شریک حال رہونگا اور ہر قسم کی مدد و استعانت کرونگا زادان نے دیکھا کہ اب میری نصیحت و فہمایش کو زیادہ
گنجایش نہیں ہے لاجرم خاموش ہو رہا اور کہا بس لاقوت کے نامہ کا یہی جواب لکھ کر بھیجدو تمہاری رائے قرین صواب ہے ملک زرد ہنگ نے جوابنامہ بایں مضمون لکھا کہ
ای لاقوت میرے وزیر زادان نے مجھے بھی مثل تیرے مرتد کردیا اور میرے روبرو ابلیس و ابلیس پرستی کی اسقدر ستایش کی کہ میں اپنے عقیدہ قدیم سے منحرف
ہوکر اس طریق جدید میں داخل ہوگیا اے لاقوت شاہ تم ہر نوع خاطر جمع رکھو کہ میں بجان و دل تمہارا شریک حال ہوں لیکن فی الحال میں اپنی سرحد سے باہر جانا
مصلحت وقت نہیں دیکھتا اس لیئے میں وہاں آنے سے معذور ہوں علاوہ اس کے میرے پدر ملک زرد ہنگ نے مجھے عالم طفلی میں یہہ نصیحت کی تھی کہ اے
فرزند خبردار و زنہار کسی وقت اور کسی حالت میں اپنی سرحد سے باہر نجانا ورنہ تیرے حق میں بہتر نہوگا اے لاقوت میں بچند وجوہات اس سرزمین سے نکلنا
مناسب نہیں سمجھتا ہاں اگر تم یہاں قدم رنجہ فرماؤ البتہ ممکن ہے کہ اوس وقت باہم متفق ہوکر ہم دونوں اوس آدمزاد بلا سید ریان کو جواب دندان شکن دینگے والسلام
القصہ جب ملک زرد ہنگ نے لاقوت کا جواب لکھ کر زادان کے حوالہ کیا کہ اس نامہ کو جلد تر لاقوت کے پاس بھیجدے زادان نے اس نامہ کے شمول خود بھی
لکھا اے لاقوت آگاہ ہو میں نے اس مقدمہ میں کوشش و سعی کا کوئی دقیقہ و درجہ باقی نہیں رکھا بلکہ میں چند روز پیشتر سے اس باب میں جد و جہد کررہا تھا الہی
مدت دراز کے اوسکا مآل کار یہہ ظہور میں آیا کہ ملک زرد ہنگ خدا پرستی سے منحرف ہوگیا اب بندگان خداوند ابلیس میں داخل ہے تم خود ہی دیکھ لو کہ اوس کے
فحوائے کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ابلیس کی طرف رجوع ہوگیا اگر ایسا نہوتا تمہارے نامہ کا جواب یا جواب نہ لکھتا اور تمہاری امداد و کمک کا ہرگز
اقرار نہ کرتا یہہ سب میری حسن سعی کا نتیجہ ہے ای لاقوت میری صلاح یہہ ہے کہ اب تم اس امر میں زیادہ اصرار نکرو اور ملک زرد ہنگ سے کسی امر کے علاوہ اسکی تائید
و توقع نرکھو اور بموافق تحریر ملک زرد ہنگ کے یہاں چلے آؤ جس وقت لاقوت شاہ یہاں آجائیگا اوس وقت طلسم کشا کا جواب دینا نہایت سہل ہوگا ای
لاقوت طلسم کشا بیچارہ مفلوک حقیر القامت کیا وجود رکھتا ہے کہ اس فوج و سپاہ بیرون از قیاس سے مقابلہ کرسکے بہر حال ہلاک ہوگا یا کسی طرف فرار
ہوجائیگا بہر حال تمہارا یہاں آنا صلاح وقت ہے قصہ کوتاہ جب یہہ دونوں نامے لاقوت کے پاس پہونچے لاقوت نے سرنامہ سے دونوں ناموں کے
مضمون کو دیکھا لاقوت نے کہا اے شخص ہنوز کوئی معرکہ ایسا سخت وقوع میں نہیں آیا جس نے مجھے بدحواس کیا ہو اور کوئی معرکہ کارزار طلسم کشا سے

سر دار کار ہوا ہے جس سے فتح و شکست کا خیال و اندیشہ لاحق حال ہو بہرین کس طرح باسباب و بوجوہ بہ مجبوری یہان سے گریز کر جاؤن اور ملک زر رہ سنگ سے
پناہ و کمک کا خواستگار ہون تا اگر کوئی ایسا حادثہ وقوع وقت پیش آیگا البتہ مضایقہ نہین ہے آپ کے نزدیک صلاح وقت یہ ہے کہ اول طلسم کشا سے کلاکلہ
جنگ و حرب کرون کیونکہ درگاہ خداوندی سے کیا ظاہر ہوتا ہے یقین واثق ہے کہ اس مرتبہ خداوند ابلیس ہمہ حال کا شریک ہوگا اور ضرور میری استعانت فرمایگا
کیا معنی مین بھی آخر اوسکا بندہ خاص عقیدتمند ہون اور مدت العمر سے آستانہ خداوندی پر جبہہ فرسائی کرتا ہون کہانتک وہ ہمہ حال نثار پر رحم و توجہ کریگا
اور بالفرض اوسوقت بھی اگر خداوند نے چشم پوشی کی تو جو صورت بہتر و نیک پیش آیگی اور مناسب وقت ہوگا عمل مین لاؤنگا بعد اس کے لاقوت شاہ نے فوج
و لشکر کی تیاری کا حکم دیا اور بعد تیاری و درستی لشکر و سامان جنگ لاقوت شاہ دو لاکھ بیس ہزار سوار و پیادہ کی جمعیت سے بقصد و ارادہ رزم و پیکار
کوہ سبز کی جانب روانہ ہوا راوی کہتا ہے کہ لاقوت کے لشکر مین اس وقت چالیس پہلوان نامی و گرامی سر حلقہ پہلوانان زمان شمشیر زن
شیر افگن تنومند کشتی گیر ایسے ہین کہ اپنی زور و قوت اصلی کے روبرو رستم دستان و سام نریمان کا وجود نہین سمجھتے اون پہلوانان جنگ گذار ہمراز ما نے
لاقوت شاہ کے سامنے لاف و گزاف دلاوری و بہادری کرنی شروع کی لاقوت سے کہا ایملک لاقوت تو نے اول بھی ایک غلطی فاش کھائی تھی یعنی
اون ساحرون کے عمل سحر و افسون پر اعتماد کیا اور ہماری جان بازی پر مطلق اعتبار و بھروسا نہ کیا آخر کار معاملہ جنگ دگرگون ہوگیا اور تو نے ناحق ہزیمت
و پشیمانی اٹھائی بلکہ وہی سوء تدبیر تیری خداوند ابلیس کو ناگوار گذری کہ خداوند حریف کا معاون ہوگیا تو نے سنا کہ مائیل چہار شاخ دیو و منسول وغیرہ چند
ہزار دیوان خونخوار کس ذلت و خواری سے مثل سگ و شغال معرض قتل مین آئے کہ نام و نشان تک بھی پردہ طلسم پر باقی نہ رہا اے لاقوت شاہ اگر پاس مردی
و مردانگی و میدان رہتا البتہ یہ صورت بد ظاہر نہوتی اور نہ یہانتک سراسیمگی کی نوبت پہونچتی کہ تو غیرون کو اپنی کمک کے لیے بلاتی لاقوت نے کہا اے دلاوران
نامدار تمہارا قول صحیح ہے کہ اوسوقت باوصف اسقدر کثرت فوج و سپاہ کے وہ آدمزاد مفلوک فولاد جگر با تن واحد بیک بینی و دو گوش مقابلہ مین آمادہ پیکار
ہوگیا واقعی یہ ہے کہ وہ شخص واجب الرحم تھا اگر خداوند نے اوسپر رحم کیا اور اوسکا حامی و مددگار ہو کر اوسکے کام کو حسب مراد انجام کو پہونچا دیا بیجا نہین کیا بیشک
اوسوقت ہم سے غلطی واقع ہوئی تھی اگر خداوند ناخوش ہوگیا تو تعجب نہین ہے اور اب وہ آدمزاد بھی فوج و لشکر معقول رکھتا ہے بلکہ اکثر سلاطین طلسم
مثل اوزفر شاہ و افسر چتر دار و بہمن و رشید وغیرہ کہ ہر ایک پہلوان رستم توان شیر بیشہ شجاعت و تہوری ہے اوسکی رکاب سعادت انتساب مین موجود ہین اس
صورت مین جنگ و پیکار ہم پلہ ہے رہا معاملہ فتح و شکست وہ خداوند کے دست قدرت مین ہے دیکھئے مآل کار کیا ہوتا ہے بظاہر اسباب جس بندہ کی عقیدت
و ارادت خداوند کی نظر مین زیادہ تر ہوگی خداوند اوسکا معاون و مددگار ہوگا اور اوسی شخص عقیدتمند کو فتح و نصرت نصیب ہوگی فرتوت نے کہا اے لاقوت
شاہ میری یہ راے ہے اگر تم حکم دو مین تم سے رخصت ہو کر اول ملک زر رہ سنگ جو حاکم مرحلہ چہارم ہے کے پاس جاؤن اور کسیقدر فوج و سپاہ کا تمہاری اعانت
کے لیے بندوبست کرون اور ملک زر رہ سنگ کو اس طرف آنے پر مستعد و آمادہ کر دون مین یقین کرتا ہون کہ ملک زر رہ سنگ کہ فی الحال ابلیس کی پرستش
کرتا ہے ضرور برعایت مذہبی شریک درد ہو جائیگا اور در حالیکہ ہم دو شخص یعنی مین اور زادان فیمابین مین متعین ہو گئے لامحالہ ملک زر رہ سنگ کو چارہ
بغیر اطاعت نہین ہوئیگا دوسرا اگر ممکن ہوا ملک افلاک اور متین ہن پوش کو بھی بحیلہ و بہانہ راضی و متفق کرونگا علاوہ ازین اس ضمن مین ایک اور کام بھی مدنظر
رکھتا ہون غالب ہے کہ اوسکا انصرام بھی بخیر و خوبی ہو جائے اے لاقوت اگرچہ ملک افلاک و ملک متین ہن آدم و خدا پرست ہین اونکا شریک حال اور متفق
ہونا معلوم مگر مین نے تحقیق سنا ہے کہ مرحلہ دوم و سیوم کے لشکرون مین بیشتر جنیان قوی ہیکل جنگجو فتنہ خواہ ایسے ہین جنکا ہمیشہ شعار فتنہ و فساد رہا
اور ہر ایک پہلوان شرارت و بدذاتی مین نائب شیطان گویا بجائے خود ابلیس ہے اور نیز اونکا مذہب و طریق بھی ابلیس پرستی ہے حتی الامکان
اوس گروہ شقاوت پژوہ کو فراہم کرونگا لاقوت شاہ نے کہا اے فرتوت جس طرح تیری راے اقتضا کرے اور تو مناسب سمجھے وہ کام کر
بہتر ہے اگر تو جنگ و پیکار مین شریک ہونے سے گریز کرتا ہے تو جا اسی کام کو سر انجام دے یہ بھی خالی از فائدہ نہین ہے تو اوس طرف جا اور مین
طلسم کشا سے بساط محاربہ آراستہ کرتا ہون اے فرتوت اگر مین مقضی المرام اس مہم سے زندہ و سلامت پھرا تجھے بخیر و خوبی ملونگا ورنہ درگاہ خداوندی مین

ضرور ملاقات ہوگی بہرحال میرے آنے تک جو کچھ تجھسے بن آئے اوسے انجام دیتا رہیو اور ایک لحظہ میرے احوال سے غافل نہ رہنا فرقوت نے کہا اے
لاقوت شاہ مین ایک کار ضروری بلکہ خاص تیرے کام کے لیئے جاتا ہون اگر جیتا آ گیا میرے آنے مین تاخیر و درنگ ہو جائے اور مین نہ آؤن تو یہہ
خیال نکیجو کہ فرقوت طلسم کشا کے پنجہ اجل اور جنگ و پیکار کے ترس و بیم سے جان بچا کر گریز کر گیا اور بالفرض تیرا خیال و گمان درست بھی ہو تو کچھ عجب
نہین ہے کس لیئے کہ مین ایک مرد اہل قلم و تدبیر ہون میرا کام صلاح و مشورہ دینے کا ہے مجھے جنگ و جدل و حرب و ضرب سے کیا سروکار
مجھسے معاملات جنگ کی توقع رکھنی کمال نادانی ہے اے لاقوت شاہ مین خوب جانتا ہون کہ تو اس دفعہ بمدد و عنایت خداوند ما ابلیس اس معرکہ
کارزار مین ضرور کامیاب رہیگا اور تجھے کسی قسم کی مضرت و آسیب ارضی و سماوی نہین پہونچنے کا اے لاقوت شاہ یاد رکھ دو حال سے خالی نہین
یا تو طلسم کشا پر غالب آئیگا یا ہزیمت اوٹھا کر فرار ہوگا دونون حالت مین نقصان جان اور ہلاکت کا کسی طرح خوف نہین ہے اگر بالتقدیر کوئی
صورت ہزیمت کی واقع ہو اوس وقت یہی مصلحت ہے کہ بلا پرسش معرکہ نبرد سے گریز کر جانا ایک لحظہ قیام نکرنا اور اوس وقت غیرت و بہادری
کو کام نفرمانا یہہ سمجھنا کہ زمین خداوند کی ہے لاکھ بار گرینگے کسیکو کیا غرض اے لاقوت یاد رکھ مین نے احکامات نجوم سے استقرار معلوم کر لیا ہے
کہ ہنوز تیرا پیام مرگ نہین پہونچا قلیل عمر ابھی تیری باقی ہے بہرنوع خاطر جمع رکھ کہ ایک بار اگر شکست ہوگی بعدہ تمام جنگ و پیکار کے بہت موقع
ہین لاقوت نے کہا ہر چہ باداباد جو ہوگا ظہور مین آجائیگا تو اپنے انصرام کار مین مصروف ہو تجھے کسی سے کیا غرض اور مطلب **الحاصل** لاقوت شاہ
بکروفر تمام مع فوج و لشکر جرار بعزم پیکار روانہ ہوا فرقوت بھی بطریق مشایعت دو منزل تک لاقوت کی ہمراہ گیا وہان سے رخصت ہو کر مع اپنے
مردمان ہمراہی بقصد روانگی مرحلہ چہارم اوس طرف روانہ ہو گیا لاقوت شاہ با فوج و سپاہ بیرون از قیاس یعنی دو لاکھ بیس ہزار پہلوانان جنگ
گذار کی جمعیت سے روانہ ہوا منزل بمنزل اور کوچ بکوچ طے مسافت و منازل کرتا ہوا کوہ سبز کیطرف چلا آتا ہے لیکن ہر ایک منزل کو سبک اور نرم قطع
کرتا ہے کہ گرد و نواح قریہ و دیہہ مردمان جنگ گذار فراہم ہو جائین کہ لشکر مین پہلوانان نبرد آزما کی قلت و کمی نرہے اس غرض سے لاقوت نصف منزل طے کرتا ہوا مقیم
کہ شہر عسکریہ دار السلطنت طلسم مرحلہ اول سے قریب بارہ منزل راہ کے واقع ہے اور باعتبار بزرگی و وسعت دار الملک ہر چہار مرحلہ طلسم کا شمار کیا جاتا تھا
جیسا کہ اول معرض تحریر مین آیا اور ناظرین فسانہ نے دیکھا ہے لیکن اب چند روز سے لاقوت متغلب نے باعث اپنی دار الحکومت کی شہر عسکریہ کا نام لاقوت نگار
مشہور کیا ہے اور اوس مردک نے شہر مین یہہ منادی کروائی ہے کہ جملہ ساکنان شہر عسکریہ کو یاقوت نگار کہین کوئی شخص عسکریہ نکہے ورنہ سزایاب ہوگا
لیکن باینہمہ مخالفت و تاکید مردمان شہر حسب عادت قدیم وہی عسکریہ کہتی ہین اور بعض بعض کی زبان سے بے اختیار عسکریہ نکل جاتا ہے اکثر بیچارے بیگناہ اس جرم
مین ماخوذ ہو کر سزایاب ہوتے ہین **قصہ کوتاہ** شہر عسکریہ سے تا کوہ سبز بارہ منزل شماری ہین جو خاص مقام فہنقار دیو کا تھا اور فی الحال بتائید یزدان اہل اسلام نصرت
مآل کے قبض و تصرف مین آگیا ہے اور شاہزادہ معز الدین نصرت قرین صاحبقران گیتی ستان اوسی کوہ عالی کے دامنہ مین بفراغ خاطر مع دلاوران نامدار
خیام افگن ہے قبل از فتح طلسم اوسی سرزمین مین جھنڈا لاقوت بھی ایک بلندی پر نصب تھا اور وہ قلعہ مختصر جس مین ملک بہبیروان سلطنت و حکومت کرتا تھا اوسی
حوالی مین واقع ہے دراصل یہہ چند مکانات مع باغ خواہر شیرویہ ولا در نزدیک و متصل واقع ہوئے ہین الا بسبب آثار طلسم ہر ایک مقام ایک دوسرے سے
بفاصلہ دور دور از نظر آتا تھا الحال کہ وہ سب آثار و علامات طلسم برطرف ہوئے وہ مقامات اصلی بلا تفاوت فاصلہ متصل معلوم ہوتے ہین اور جھنڈا لاقوت کا
اوسی جگہ اپنے مقام اصلی پر بیرون قلعہ خندق مین ایک مقام بلند پر نصب تھا بدستور قائم ہے اور فوج طلسم متعلق مرحلہ خندق و چنبر جس مین بیشتر جنّیان
ابلیس پرست تھے اور اکثر خدا پرست سوا فوج ملک بہبیروان یہ دونون گروہ فوج طلسمی زیر حکم افریقی و اسفرجنی کے رہتے تھے جب طلسم نقش
باطل ہوا وہ جماعت منافقان ابلیس پرست معرض قتل مین آئی اور افریقی مع مردمان خدا پرست حلقہ غلامی شہریار کشورگیر صاحبقران اکبر مین داخل ہو کر
اپنے عہدہ پر بحال و مستقل رہا بلکہ اب بشرف خدا پرستی زیادہ تر الطاف خسروانہ کا مستحق ہو چکا چنانچہ اول ہی گذارش ہو چکا ہے اس وقت تکرار
کی حاجت نتھی باز ہم بنا بر یاد دہانی والا نظران بلند فطرت کے مکرر ذکر کیا گیا کہ شاید ناظرین فسانہ کی فراموش خاطر سے محو و مجہول ہو گیا ہوگا القصہ

لاقوت شاہ شہر عسکریہ سے روانہ ہوکر بروز ثالث منزل اور ربع منزل باہستگی واستقلال تمام طے مسافت و مراحل کرتا ہوا کوہ سنبر کی طرف
چلا جاتا تھا اور جاسوسان خبر رسان اس اخبار کو صاحبقران اکبر کے سمع اشرف مین پہونچاتے تھے کہ لاقوت شاہ با فوج کثیر اور لشکر جرار ہمراہ لیے
سرداران شمشیر زن و پہلوانان صف شکن بقصد جنگ و پیکار و ساز و سامان حرب اس طرف جلو ریز چلا آتا ہے صاحبقران گردون وقار بھی اس
خبر وحشت اثر کو سنکر تہیہ سامان قتال و جدال اور آراستگی لشکر مین مصروف ہوا شاہزادہ نامدار نے اول لوح رہنما سے طریق سے مشورہ لیا کہ اب
مجھے کیا کرنا چاہیئے لوح مین یہہ عبارت نظر سے گذری ای شہریار نامور ابھی چند روز تم اسی مقام مین خیمہ زن رہو کہین جانیکا قصد نفرماؤ
لاقوت جس وقت بہ نیت جنگ یہان پہونچے اوسے قرار واقعی گوشمالی دو جب اوس تنبیہ سے فرصت پاؤ جیسا مناسب وقت سمجھو اور
مناسب کار دیکھو عمل مین لاؤ صاحبقران اکبر لوح سے اجازت لیکر باطمینان خاطر درستی ساز و سامان جنگ مین مصروف ہوا اوس وقت شیرویہ
دلاور کہ ایک پہلوان زبردست ہے اور علاوہ فنون سپاہگری کے صفات عیاری مین بھی دستگاہ کامل رکھتا ہے صاحبقران کے پاس آیا
اور عرض کیا اے شہریار عالی وقار حضور قلعہ عسکریہ کے حال حقیقت سے بھی واقف ہین کہ وہ قلعہ کس شان و منزلت کا ہے اور بسبب طلسم بندی
حکماے والا منزلت کے کیا خاصیت طلسمی رکھتا ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا ای دلاور ہم نے اوس قلعہ کو ابھی تک بچشم غور نہین دیکھا ہان کسقدر
مجمل حال سنا ہے ہم ضرور واقف ہین یعنی وہ قلعہ بھی اور قلعجات مراحل کی طلسم ہے اور اوس مین بعض اسرار طلسم امانت دھری ہین اسکی سوا اگر تمکو کوئی امر جدید معلوم
ہوا ہو تو اوس سے ہمین آگاہ کرو شیرویہ دلاور نے کہا اے شہریار انشاء اللہ تعالی حضور بدولت و اقبال بچشم خود اوس قلعہ کو ملاحظہ فرمالینگے لیکن تازہ حال یہہ ہے
کہ قلعہ عسکریہ مثل قلعہ ہاے متعارف کے نہین ہے بلکہ بسبب طلسم بندی حکماے پیشین کے یہہ خاصیت رکھتا ہے کہ بروقت حصاری ہونے حریف کے
اگر ہزار پہلوانان صف شکن رستم توان سو مرتبہ بقصد تسخیر قلعہ پر یورش کرین کسی طرح ممکن نہین ہے کہ وہ قلعہ مسخر و مفتوح ہو جاے اور کسیکی مجال و طاقت
نہین کہ قلعہ کے قریب بھی جاسکے حالانکہ وہ قلعہ کسی دشمن کے قبضہ مین ہو خواہ دوست کے تصرف مین بروقت حصاری ہوجانیکے اوس قلعہ تک دسترس ہونا
نہایت مشکل ہے تاوقتیکہ یہہ چہارم مرحلہ کا طلسم برطرف نہوگا اور حصار طلسم قائم رہیگا وہ قلعہ بھی مسخر و مفتوح نہین ہونیکا اے شہریار بیدار مخفی سواے میرے اور
قرلوت وزیر کے کسی دوسرے پر ظاہر نہین ہے اب مین سنتا ہون کہ قرلوت کیدی لاقوت سے جدا ہوکر مرحلہ چہارم کیطرف واسطے اغوا کرنے ارباب مراحل کے
گیا ہے اور لاقوت شاہ بقصد جنگ و پیکار اس طرف آتا ہے ایسا نہو وہ نطفہ شیطان میدان خالی پاکر قلعہ عسکریہ پر قبضہ کرے اور اوس سرزمین مین فتنہ و فساد
برپا کرے مین اندرین صورت صلاح وقت یہہ ہے کہ حضور ملک انفر شاہ کو مع قلیل فوج و لشکر بجناح سرعت و استعجال کوہستان کی راہ سے عسکریہ کیطرف روانہ فرمائین ملک
انفر شاہ کی خبر سنکر مردان خداپرست گرد و نواح عسکریہ سے جوق جوق جمع ہوجائینگے اور قلعہ باسانی مسخر ہو جائیگا اور جو شخص لاقوت کیجانب سے شہر و قلعہ مین متعین ہوگا
بلا تامل قلعہ کو ملک انفر شاہ کے حوالہ کر دیگا ورنہ بصورت دیگر اگر قرلوت نے قلعہ کا بندوبست کرلیا البتہ مشکل پیش آئیگی اور قلعہ کا ہاتھ آنا دشوار ہوگا
اور جس حال مین کہ لاقوت شاہ ہزیمت پاکر قلعہ عسکریہ مین حصاری ہوگیا اور اوس نے برج و بارہ قلعہ کو آراستہ کرلیا اس مہم کو طول کھینچ جائیگا
اور امید نہین کہ تسخیر قلعہ پر کامیابی ہو اور زیادہ تر اندیشہ یہہ ہے کہ مبادا لاقوت بھی قرلوت کی زبانی اس راز مخفی سے آگہی پا جاے اور
تعجب نہین کہ لاقوت اس حال سے قلعہ کے آگاہ ہوگیا ہو اگر یہہ بات سچ ہے لاقوت ضرور ہزیمت پاکر خواہی نخواہی قلعہ عسکریہ مین حصاری ہوگا
اور سامان قلعہ درست کریگا صاحبقران اکبر نے شیرویہ کی گفتگو اور راے دوراندیش کو سنکر پسند فرمایا اور اوسی وقت شیرویہ دلاور کو مع ملک انفر شاہ
دس ہزار سوار جرار کے ساتھ عسکریہ کی طرف روانہ کردیا اب دو کلمہ اوس قرلوت بدبخت حرامزادہ بیحیا بے عار کے سنو کہ وہ
مردک نطفہ ابلیس کس حکمت عملی سے بحیلہ و بہانہ لاقوت شاہ سے جدا ہوا اور طلسم کشا کی شمشیر عدو شکار کے ترس و بیم سے کسطرح جان بچاکر بھاگا
راوی کہتا ہے کہ جب قرلوت مردود بحیلہ و بہانہ لاقوت شاہ سے مرخص ہوکر مرحلہ چہارم کیطرف روانہ ہوا ہنوز ایک منزل بھی
طے نکی تھی کہ اثناے راہ مین اوس بانی فساد کے دل مین یہہ خیال و فکر پیدا ہوا اے قرلوت مرد عاقل و دانشور وہی ہے کہ اپنے نیک و بد

حال اور مآل کار سے آگہی رکھے بلکہ انجام کار ہمیشہ سوچتا رہے اور دیدہ و دانستہ اپنی جان کو معرض ہلاکت مین نڈالے اے فرتوت اندنون
احکامات نجوم بھی ہرطرح طلسم کشا کی بلندی اقبال اور ابلیس پرستون کا زوال طالع ظاہر ہوتا ہے بلکہ اس مہم جنگ مین لاقوت شاہ
کی تباہی و بربادی متصور ہے کسیطرح امید نہین کہ لاقوت شاہ اس دفعہ مہم جنگ سے کامیاب پھرے یا طلسم کشا کے مقابلہ سے زندہ و سلامت رہے
اس صورت مین مقتضائے عقل اور قرین مصلحت یہی امر ہے کہ کوئی کار نمایان ایسا کرنا چاہیے کہ مدت العمر پردہ عالم پر نام رہے بہتر یہہ ہے کہ اول تجھے
ملک زرد رنگ کے پاس جاکر زادان سے مشورہ کرنا چاہیے کہ اس باب مین کیا فکر و تدبیر کیجائے اگر اس اثنا مین لاقوت شاہ زندہ پھر آیا اوس کی
مدد و کمک کرنا ورنہ جو کچھہ مناسب ہوگا عمل مین لانا مگر اے فرتوت تو نے سفر دور و دراز اختیار کیا ہے بہتر یہہ ہے کہ اول شہر عسکریہ مین چلو وہان سے
اپنا مال و اسباب لیکر اس طرف کا قصد کرو مبادا عقب مین کوئی آفت ارضی و سماوی نازل ہو اور تمام مال و متاع غازیان اسلام کی دست برد مین پہونچے
علاوہ اس کے زن لاقوت شاہ یعنی مادر ملکہ تنگ افروز کو بھی اس حال و مآل سے خبردار و ہوشیار کرو بعد ازان بخوشی دل و فراغ خاطر جس طرف چاہو چلنا
حاصل کلام فرتوت بعین اثنائے راہ سے پھرا اور شہر عسکریہ مین داخل ہوا اول براہ راست حرم سرائے شاہی پہ گیا اور مادر تنگ افروز یعنی ملکہ جمال افروز کو بلایا وہ
ملکہ عفت مآب بخیال اس کے کہ شاید فرتوت وزیر کوئی خبر تازہ سنانے آیا ہے در حرم پس پردہ آکر کھڑی رہی اور خادمہ سے کہا دریافت کرو فرتوت وزیر
کیا کہتا ہے قضائی کار اوس وقت اثنائے کلمہ و کلام مین تموج ہوا پردہ در کا ایک گوشہ ایک طرف سے اوٹھ گیا ملکہ جمال افروز کی حسن صورت پر فرتوت
کی نظر گئی فرتوت نے جس وقت ملکہ کے حسن زیبا کو بنظر سرسری دیکھا حرامزادہ با آن عمر پانصد سالگی و کوزہ پشتی ہزار جان و دل سے ملکہ کی حسن صورت پر
عاشق و فریفتہ ہوگیا اوس وقت کچھہ دم نمارا خاموش و لب بستہ چلا آیا مگر اوسیوقت سے نیشتر عشق اوس کافر کے سینہ پر کینہ مین خلش کرنے لگا دل مین کہا اے
فرتوت یہہ معاملہ تازہ خلاف قیاس وقوع مین آیا اب کیا تدبیر کرنی چاہیے کہ اس ملکہ سے ملاقات اور وصل کی شکل نکلے ورنہ یہہ خلش دل ہلاک کریگی
بالآخر اوس شریر النفس سفلہ جہان کے دل مین یہ خیال لگا اے فرتوت ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خداوند ابلیس کو کوئی معاملہ تازہ تقدیر کرنا منظور
نظر ہے اور کوئی گل تازہ کھلایا چاہتا ہے کیا معنی کہ اسباب ایسے پیدا ہوگئے ہین جس سے صاف ظاہر ہے کہ پردۂ غیب سے کوئی امر جدید ظہور مین آیا ہے
ای فرتوت کیا عجب ہے کہ خداوند بجائے لاقوت شاہ تجھے عسکریہ کے تخت سلطنت و حکومت پر فرمانروا کردے شان خداوندی سے یہ امر بعید نہین
ہے اے فرتوت صلاح وقت یہہ ہے کہ بالفعل عزم سفر کو ملتوی رکھو اور چند روز عسکریہ مین قیام کرو دیکھو پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے بلکہ مناسب
وقت یہ ہے کہ آجکل میدان خالی ہے کوئی کسیکا پرسان حال نہین ہے بے تکلف قلعہ عسکریہ پر قابض و متصرف ہو جاؤ اور بیخوف و اندیشہ تخت حکومت و
سلطنت پر فرمانروائی کرو پھر نہ لاقوت شاہ کی مجال ہے کہ قلعہ کے گرد بھی آسکے اور نہ طلسم کشا کی قدرت ہے کہ دست تصرف قلعہ کیجانب دراز کرسکے
کس لیے کہ یہہ قلعہ ایسا نہین ہے کہ بآسانی کسیکے تحت و تصرف مین آجائے بہتر یہہ ہے کہ قلعہ کو سامان تحفظ سے بہمہ وجوہ آراستہ کرلو ساز و سامان ہر قسم کا
قلعہ مین موجود و مہیا ہے غلہ و آب بھی چند سالہ شہر مین فراہم ہے کسی شی کی حاجت نہین ہے بلا سامان کے بفراغ خاطر حکمرانی کرتے رہو
کوئی پرسان حال نہوگا بالفرض اگر لاقوت شاہ طلسم کشا کی مہم سے مظفر و منصور پھرا اوس وقت شاہ کو بحیلہ و بہانہ راضی کرلینا اور اگر شکست پاکر
بقصد و ارادہ پناہ اس طرف آیا اوس وقت اوسکی راہ کو توپ و تفنگ ہر طرف سے ایسا مسدود کردینا کہ قلعہ کے قریب بھی نہ آسکے علاوہ ازین طلسم کشا
کا بھی حوصلہ و طاقت نہین ہے کہ اس قلعہ کیطرف آنکھہ اوٹھا کر دیکھے اور بالفرض اگر ایسا ہی ہوا لاقوت شاہ اس طرف آگیا یا طلسم کشا نے قصد کیا اوس
وقت جو معاملہ پیش آئیگا دیکھا جائیگا بالفعل اس کے سوا کوئی تدبیر بہتر اور عمدہ تر نہین ہے القصہ اوس بدنہاد و مبداء فساد نے اس خیال خام
کو دماغ مین لگا کر اپنے عزم سفر کو موقوف کیا اور اوسیوقت سے وہ نافرجام سامان تحفظ اور حصاری ہونیکی فکر و تدبیر مین مصروف ہوا قلیل عرصہ
مین تمام برج و بارہ و فصائل شہر و قلعہ کو آراستہ و مستحکم کرلیا اور ہر چند کہ لاقوت کیجانب سے عہدہ قلعہ داری پہلے سے تنہا سو اعبد الغلام زر جاگیر
اپنا مطیع کیا جب اوس ناعاقبت اندیش نے تمام کامون سے فرصت حاصل کرلی او تخت حکومت عسکریہ پر حکمرانی کرنے لگا ایک روز پھر

ملکہ جہاں افروز زن لاقوت کے پاس یہ پیام بھیجا ایکہ آگاہ ہو کہ اب مین نہ لاقوت شاہ کو جانتا ہون نہ طلسم کشا کو پہچانتا ہون کہ دونون کس
باغ کی مولی ہین مین نے تمام شہر و قلعہ کو اپنے تحت و تصرف مین کر لیا ہے اب فرشتۂ آسمانی کی بھی مجال و قدرت نہین کہ بحیثیت فاسد مین
طرف دیکھے علاوہ اس کے خداوند ابلیس میرا معاون و پشت پناہ ہے دیکھ خداوند نے مجھے کس آسانی سے تخت سلطنت دیدیا اور لاقوت
کو پنجہ اجل مین پھنسا دیا ایکہ یاد رکھ کہ لاقوت طلسم کشا عزرائیل جان کے ہاتھ سے کسی طرح زندہ و سلامت نہین رہنے کا ایکہ جس حال
مین کہ مین یہان کا بادشاہ ہون کل اشیاء شکوہ شاہی جو مجھ سے متعلق ہو گئین از انجملہ تو بھی جو ایک ارکان سلطنت سے شاہ عسکریہ کی خاتون ہے
میری ملک مین داخل ہوئی اس صورت مین تجھے بھی میرے تحت و تصرف مین رہنا چاہیے ایکہ یاد رکھ تو بہر نوع میرے سلک زوجیت مین
آئیگی خواہ تو مجھے بخوشی دل آج قبول کرے خواہ کل مین کسی طرح تجھ سے دست بردار نہین ہونے کا تو نے یہہ بھی سنا ہوگا کہ جنگم افسون گر
خاکی نہاد بعمر ہفتصد سالگی بان ریش و فش زنان نوعمر و جوان سے کس طرح عیش و عشرت کرتا تھا درحالیکہ مین آتشی نژاد ہون اور میری
عمر طبعی بھی ہنوز پانصد سالہ سے متجاوز نہین ہوئی ہے بہرکیف مین تیری خدمتگذاری کے لئے کافی و وافی ہون ایکہ حیف کی بات ہے کہ مین مثل
تیری محبوبہ آرام جان کے وصال سے محروم ہون و نعمت غنیمت سے بہرہ ور ہون ایکہ تجھے لازم ہے کہ مجھ پیر غلام کو اپنی لذت وصل سے ناکام نکر
ورنہ تو یاد رکھ کہ انجام کار پشیمانی کے سوا کچھ حاصل نہوگا مجھے یہہ خیال نہین ہے کہ مردمان شہر طعن و تشنیع کرین گے اور نمک بحرامی سے بنفرین یاد کرینگے
کیا معنی کہ میرے طریق مین کسی قسم ننگ و عار کا پاس و لحاظ نہین ہے مین ہرگز غیرت و حمیت کی پروا نہین کرتا مین خوب سمجھ لیا ہون مصرع
آب بہ کہ از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ صد دست ؂ مجھے کسی ملامت کرنیکی پروا نہین ہے کوئی کچھ ہی کہا کرے ؂ شہم از خانہ بدنام ہوگی مصرع این ہم اندر عاشقی
بالائے غمہای دگر ؂ علاوہ اس کے مین نسب ذاتی مین بھی لاقوت سے کم مرتبہ نہین تو بھی اس امر سے واقف ہوگی سوا اسکے ملک الفرشاہ اور مین اصل مین ایک ہین فرق
ظاہری یہہ ہے اور ازفرشاہ مین اسیقدر ہے کہ مین ابرق و ملت ابلیس پرستی رکھتا ہون اور وہ خداپرستی سے بلکہ اسی تعصب مذہب کی وجہ سے مینے ازفرشاہ کو قید کروا
دیا تھا اور مین نے تیرے شوہر لاقوت کی رفاقت اختیار کی تھی ایکہ مجھے خوب معلوم ہے کہ یہہ شیوہ نمک حرامی تیرے شوہر لاقوت کا اختراع کیا ہوا ہے اول اوسی مردک نے
طوق نمک بحرامی گلے مین ڈالا یعنی اپنے بادشاہ ازفرشاہ کو بیگناہ قید طلسم مین محبوس کیا اور خود تخت سلطنت کا مالک بن گیا اب اگر مین نے اوسکی تقلید
کی کیا گناہ لازم آئیگا اگر سچ پوچھو وہ تمام کارستانی بھی میری ہی تھی مین نے ازفرشاہ کو بحیلہ و مکر قید کروایا اور تیرے شوہر لاقوت کو بادشاہ کیا ورنہ وہ کیدی
ایسی لیاقت و قوت کب رکھتا تھا کہ اس کار عظیم کا مرتکب ہوتا اور اس مرتبہ بلند کو پہونچتا ایکہ اب تو ان مراتب و مدارج کو سمجھ لے کہ مین ہر حال مین تیری
زوجیت اور ہمبستری کے لائق ہون سوا اسکے فی الحال اس سلطنت عظیمہ کا مالک مستقل ہون قطع نظر اس کے یہہ بھی خیال کر کہ مین نے بحیثیت شاہ اور
ننگ و عار نمک حرامی محض عشق اور سودا محبت مین گوارا کیا ہے ورنہ مجھے ان امورات سے کیا سروکار تھا معہذا اب تو بھی مجھے برضا و رغبت دلی قبول کرلے ورنہ
یاد رکھ میرے دام سے تیرا نکلنا کسیطرح ممکن نہین ہے الغرض جسوقت یہہ پیام ملکہ جہاں افروز مادر رنگ افروز نے سنا اوس مظلومہ کے ہوش و حواس
پراگندہ ہوگئے اور شدت غم و غصہ سے ایک آہ سردناک سینہ سے کھینچی اور اپنی دختر کی یاد مین اسقدر روئی کہ غش کی نوبت پہونچ گئی جب ہوش بجا ہوئے چشم گریان
و دل بریان کہا دیکھئے یہہ فلک ستمگر جفاکار ستم شعار ابھی کیا کیا بلائین روزگار سر پر نازل کرتا ہے اور کس کس آفت و مصیبت مین مبتلا کرتا ہے ہنوز داغ مفارقت
رنگ افروز کا سینہ سے نہین مٹا تھا کہ یہہ داغ الم تازہ مجھے دیا ہے ؂ اے فلک با من عجب نقشے عجیبی باختی ؂ بامراد خویش بودم نامرادم ساختی ؂
بامراد خویش بودم دائما عیش تمام ؂ درمیان ناگاہ سنگ تفرقہ انداختی ؂ مین مصیبت زدہ خستہ جگر پارہ ایکطرف درد فراق دختر گم شدہ مین مبتلا ایکطرف فتنہ جال
و کیدوار شوہر کے غم و الم مین پھنسی ہوئی تھی اس فتنہ بر پا کیا جواہ دوسرا آزار سوہان روح مین مجھکو پھنسایا حیف صد حیف اب پردہ دری اور بربادی ناموس کی نوبت پہونچی
کہ حرامزادہ نمک بحرام بخت سیہ روسیاہ روح خبیث انتہا میری ہمسری و زوجیت کا دعوا پایا ہے مجھ سے اس امر مذموم کی خواہش رکھتا ہے لعنت خدا اوسپر اور اوس کے دین و آئین
حرامزادہ روز بدبخت کہ میں ایسے فعل قبیح کی مرتکب ہون وہ مردک تیرہ روزگار کیا حوصلہ رکھتا ہے کہ میری طرف نظر فاسد سے بھی دیکھ سکے

آفریدگار عالم ہر حال مین میرا حافظ و نگہبان ہے ہر طرح مجھے اپنی حفظ و حمایت مین محفوظ رکھیگا القصہ یہہ خبر شدہ شدہ فرقوت کے
کان تک پہونچی غم و غصہ سے نہایت برہم ہوا اور مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کھایا بار دگر جمال افروز کو کہلا بھیجا اے ملکہ ناعاقبت اندیش
میری نصایح سودمند کو تو نے خیال نکیا اور اوس کے جواب مین ایسے کلمات سخت اور سخنان نالایق میری نسبت تو نے زبان سے نکالے
جو میری برہمی مزاج کے سبب ہین مین نے سرتاسر تیرا بیان سنا اسلئے آگاہ ہو کہ مین ایک مرد جہاندیدہ گرم و سرد زمانہ کشیدہ ہون ایسے
سخنان ابلہ فریب کو سنکر ہرگز تجھسے دست بردار نہین ہونے کا ہان اس قدر ہو سکتا ہے کہ بپاس خاطر تیرے چندے روز تیرے احوال کا
متعرض نہون دیکھون کب تک تو رضامند نہین ہوتی آخر مجبور ہو کر تن برضا دیگی اگرچہ مجھے یقین ہے کہ تیرے شوہر لاقوت کا طلسم کشا
کے ہاتھ سے زندہ رہنا محال ہے خواہ گریز کرے یا ہلاک ہو دونون صورت مین تجھے اوس سے قطع امید کرنی چاہیئے یعنی درصورت گریز جس
طرف کا قصد کریگا ہلاک ہوگا اگر اس طرف بے سر و پا آنکلا مین قرار واقعی اوس کی خدمتگذاری کرونگا بلکہ چار طرف سے اسپر راہ مسدود
کروانگا اوس وقت یہہ تماشا ہوگا کہ بالائے قلعہ سے مین بغلولہائے توپ و تفنگ اوس کی مہمانی بجا لاؤنگا اور اودہر طرف عقب سے طلسم کشا
سد راہ ہو کر بساط حیات تنگ کریگا لاقوت کو اوس وقت نجاے قیام نظر آئیگی نپاے فرار باقی رہیگا لامحالہ طعمہ اجل ہوگا بعد ازان مین طلسم کشا کی فکر کرونگا کہ وہ بعد
اہل طلسم اس قلعہ کی جانب فساد کا قصد نکرے اور بالفرض اگر لاقوت کسی اور طرف گریز کر گیا مین باسایش تمام قلعہ مین بیٹھا ہونگا طلسم کشا اوسکا ملک الموت
جان خود تعاقب مین جائیگا اور جہان سراغ پائیگا قلع و قمع کریگا مین بہر صورت کامیاب رہونگا اس امر سے مطمئن ہون کہ طلسم کشا کا اس قلعہ تک کسی طرح
دست دراز نہین ہو سکتا اسلئے کہ ان سب باتون کے علاوہ مین ایک ساحر زبردست یکتائے روزگار ہون بزور اعمال سحر و افسون احضار شیاطین بھی
کر سکتا ہون دوسرے ابلیس کا بندہ برگزیدہ ہون بہر نوع ابلیس کو میری خاطر عزیز ہوگی اور ہر وقت میرا یار و مددگار رہیگا کسواسطے کہ مدت العمر سے
خداوند ابلیس کی بندگی مین ثابت قدم ہون اسلئے تاہم بار دگر تجھے سمجھاتا ہون کہ میری نصیحت کو گوش ہوش سے سنکر غور و فکر کر اور جواب باصواب دے
کس لیئے کہ مجھے ایک لمحہ بے نظارہ جمال تیرے کوئی پہلو آرام سے نہین گذرتا حتی کہ میرا خواب و خور بھی تیرے سودائے عشق مین یکلخت جاتا رہا
جمال افروز نے اس گفتگو سے سراسر دل کو تنگ کر کہلا بھیجا اے حرامزادہ بدبخت بے ایمان ع تو اگر چون ببری از تن سر من ** نرسد دست تو
بدامن من ** اے حرامزادہ نابکار رخنہ انداز خانمان ہزار ہزار لعنت تجھپر تیری کیا قدرت و مجال ہے کہ تو میرے پردۂ عصمت و ناموس
کی طرف دست درازی کرے اور نگاہ بد و چشم کور سے میری طرف دیکھ سکے اے بیحیا نمک حرام تو اپنے دل شقاوت منزل مین کیا سمجھا
ہوا ہے کہ اپنے حد سے زیادہ لقمہ کی ہوس کرتا ہے اے ناپاک اپنی قدر و منزلت کو بھول گیا کہ اصل مین کون ہے آج تو نے یہہ مرتبہ
پہونچایا کہ زبان ملامت نشان سے خدیجہ عصمت مآب کی پردہ دری کا قصد رکھتا ہے اے بیحیا یاد رکھ وہی ابلیس تیرا خداوند باطل تجھے اس نمک حرامی کی عوض
بعذاب سخت ہلاک کروائیگا اے نابکار قریب ہے مژدہ زمانہ آنیوالا ہے کہ تو بہزار ذلت و رسوائی ہلاک ہوگا اور تیرا گوشت و استخوان سگ و شغال صحرائی کے
نصیب ہوگا القصہ جس وقت فرقوت کے پاس یہہ جواب دندان شکن پہونچا سنکر خاموش ہو رہا کچھ نہ کہا شہر کے نظم و نسق مین مصروف رہا جب اوس
نابکار نے حکمت عملی سے رفتہ رفتہ تمام مردمان شہر کو مطیع و قبضۂ قلعہ کو بامید عطائے زر و دولت متفق اور مطیع کر لیا اور ہر طرح اطمینان حاصل ہو گیا
سب امور سے فرصت پا کر پھر ایک دن بے خبر و اطلاع سر زدہ حرم سرا مین پہونچا اوس وقت مادر رنگ افروز یعنی ملکہ جمال افروز اس نابکار کو دیکھکر
بدحواس و مشوش ہو گئی بجز اس کے کوئی چارہ کار نظر نہ آیا کہ حتی المقدور اپنی پردۂ عصمت کی حفاظت کرے چار و ناچار وہ بیچاری بخوف آبروریزی
بسرعت و استعجال ایک حجرہ مین چلی گئی اور حجرہ کو اندر سے بند کر لیا فرقوت لعین نے ایک افسون پڑھکر دروازہ حجرہ پر دم کیا وہ دروازہ
خود بخود کھل گیا بعد ازان اوس نابکار نے کہا اے ملکہ نادان تو نے میری عمل کی بزرگی اور افسون کی قدرت کو بچشم خود دیکھا کہ مین کس مرتبہ کا ساحر
زبردست ہون خیال کر اس صورت مین تو کس طرح مجھ سے بچ سکتی ہے بازہم مین بپاس خاطر تیرے یہہ نہین چاہتا کہ بے رضامندی و خوشنودی تیری

تیرے بجر وتعدی تجھسے اختلاط کرون ایسا کہ بہتر یہہ ہے کہ تو بھی میرے رضاے دل کے ساتھہ بخوشی خاطر رضامند ہوجا ورنہ تو جان بجام
کار پشیمان ہوگی قصہ کوتاہ وہ مکار لعنہ شیطان چند سخنان نرم وگرم تہدید آمیز کہہ کر اوس وقت حرم سرا سے باہر چلا گیا جمال افروز اوس حرفہ
جان خراش کو دیکھکر اس قدر پریشان وسہمناک ہوئی کہ تمام اندام مین لرزہ پیدا ہوگیا دیکھا کہ اب کوئی صورت آبرو بچنے کی نہین ہے اوس
وقت جمال افروز مظلومہ درگاہ خدا مین دست بدعا ہوئی کہ اے خداے حضرت سلیمان اس وقت بجز تیرے کوئی فریادرس بیکسان نہین ہے
صدقہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا میرے پردۂ عصمت کو اپنے حفظ وامان مین رکھہ اور اس بلاے بیدرمان کے پنجہ سے رہائی دے
جمال افروز کی دعا مقبول بارگاہ صمدیت ہوگئی اوس کافر کیش کے دل مین رحم آیا اور چند سخنان تہدید آمیز کہہ کر بے نیل مرام باہر چلا گیا
جمال افروز حجرہ سے باہر نکلی اور اپنے حال زار پر اسقدر روئی کہ شدت گریہ سے بیہوش ہوگئی جب ہوش وحواس بجا ہوے جمال افروز
نے اپنی خواص سابقہ نام سے کہا اے سابقہ معلوم ہوتا ہے کہ میرا وقت مرگ اور پیام اجل آپہونچا جو یہہ صورت بدپیش آئی اب بجز ہلاکت
اور جان دینے کے کوئی علاج نظر نہین آتا اے سابقہ بہتر یہہ ہے کہ تو میرے واسطے کوئی زہر قاتل طیار کردے کہ مین اوسے پی کر اپنے کو
ہلاک کرون اور اس ننگ آبروریزی سے محفوظ رہون اور ہر روز کے بیم واندیشہ سے نجات پاؤن مبادا گاہ بیگاہ یہہ حرامزادہ کافر غدار بزور
سحر درپے تخریب وآزار ہو اور میرے پردۂ عفت وعصمت مین رخنہ ڈالے اوس وقت بھی یہی صورت پیش آئیگی اس سے بہتر یہہ ہے کہ دو روز قبل
ہی اپنی جان کو ہلاک کرون آخر ایک دن یہی پیش آنیوالا ہے سابقہ نے کہا ایملکہ جو کچھہ تم کہتی ہو درست ہے مین بھی اوس وقت سے
اس معاملہ ہوش ربا کو دیکھکر اسقدر مضطر ہوئی ہون کہ بیان سے باہر ہے اور ہر لحظہ یہی اندیشہ لگا ہوا ہے کہ مبادا وہ ساحر لعین زشت رو
پھر کسی وقت بے خبر چلا آئے ایملکہ عالم سچ یہہ ہے کہ اس وقت قرین صواب بجز ضایع کرنے جان کے اور کوئی علاج ودرمان سمجھہ مین
نہین آتا لیکن ایک اور تدبیر میرے خیال مین آئی ہے کیا تعجب ہے کہ وہی سودمند ہوجاے ایخاتون تم اول میری بات کو بگوش دل سن لو پھر جو تمھاری
سمجھہ مین آوے وہی کرنا مین بھی تمھاری شریک حال ہوجاؤنگی اور اگر منجانب اللہ میری تدبیر کارگر ہوئی پھر باسانی مدعا بری ہوجائیگی اور تم اس مخمصہ جانکاہ سے
نجات پاؤگی جمال افروز نے پوچھا وہ کیا تدبیر ہے مین بھی سنون سابقہ نے کہا اے ملکہ عالم شاید تمکو یاد ہوگا جس دن تمھاری دختر بلند اختر ملکہ رنگ افروز پیدا
ہوئی تھی اور تم حالت اضطرار مین کوئی کلمہ غیر آئین زبان پر لائی تھین بلکہ تمھاری زبان سے بے اختیار وہ کلمہ نکل گیا تھا اوسوقت اوس کلمہ کو سنکر لاقوت
شاہ نے غضبناکی سے دشنام ہاے غلیظ تمکو دی تھین بلکہ چند طمانچے بھی ترش روئی سے تمھارے عارض ورخسار پر مارے تھے ایملکہ اوس کلمہ کے ورد کا اب وقت
آیا ہے تم خوب یاد کرو وہ کلمہ کیا تھا اگر اوس عمل سے اسوقت تمھارا کشود کار ہوجاے اور سہل طرح سے کام نکل آوے پھر کیون اپنی جان شیرین کو مفت ضایع کرو
ہان اگر اوس عمل سے بھی حصول مطلب نہوا اوسوقت تمکو اختیار حاصل ہے جو چاہو تدبیر کرنا جمال افروز نے کہا عورت قسم ہے مجھکو اپنے دین وآئین کی مجھے ہرگز
یاد نہین آتا کہ وہ کیا کلمہ تھا اور کیونکر کہا تھا اوسوقت حواس خمسہ مین اسقدر انتشار ہو رہا ہے کہ مجھے اپنے سر پا کا مطلق ہوش نہین ہے اس مدت کی بات کیا یاد آئے اگر تجھے
یاد ہو تو ہی بیان کر سابقہ نے کہا ایخاتون تم نے اوس وقت یہہ کہا تھا کہ ہمنے اتنی مدت تک ابلیس کی پرستش کی اور شب وروز بندگی مین مصروف رہے مگر
اوس خداے نادیدہ کو جسکی پرستش حضرت سلیمان علیہ السلام اور بانیان طلسم کرتے رہے مین ایک روز بھی عقیدہ دل سے سجدہ نہین کیا ایکبار خداے طلسم کشا کو
بھی سجدہ کرتی دیکھین کسی سبب سے ہمارا کشود کار ہوجاے اور وہ دختر ناشاد ونامراد گمشدہ بار دگر ہم سے ملے اس بات کو سنکر لاقوت شاہ بہت غضبناک ہوا تھا
ملکہ نے کہا ہان اب مجھے یاد آیا بے شبہہ مین نے کہا تھا بلکہ کل بھی عین اضطرار واضطراب مین جس وقت اوس ساحر نے حجرہ کا دروازہ کھولدیا تھا مین تجھے دعا کی تھی اور
خداے طلسم کشا سے اپنے رواے مطلب کے استدعا کی تھی شاید اوسی دعا کی برکت سے میری مخلصی ہوگئی ورنہ کوئی صورت آبروریزی کی باقی نہین رہی
تھی سابقہ نے کہا ایخاتون پھر تامل کیا ہے بسم اللہ اوٹھو اول غسل کرو لباس بدلو اور کسی گوشہ علیحدہ مین جاکر اوس معبود برحق آفریدگار عالم حل کنندہ
مشکلات کی درگاہ بے نیاز مین مین اور تم دونون سجدہ ہاے بندگی بخلوص نفس وعقیدہ دل ادا کرین اور اپنی رواے مطلب نجات کے مستدعی ہون

کیا عجب ہے کہ وہ کارساز بندہ نواز دستگیر بیکسان او شفا بخش دردہا ہے دردمندان ہماری دعائے نیم شبی مقبول فرمائے اور اس حالت
درماندگی و بیچارگی مین کوئی سبب پردۂ غیب سے رستگاری و نجات کا پیدا کر دے ایسلیے مجھے کامل امید ہے کہ رب العزت ہم بتلائے
ستم کی عجز و زاری پر ترحم فرماکر ہمین اس کشمکش غم و الم سے رہائی دیگا اور عجب نہین کہ وہ خالق ارض و سما جلد تر کوئی نکوئی ایسا سبب
پردۂ غیب سے پیدا کر دے کہ یہہ بلائے بیدرمان ہمارے سر سے خود بخود دفع ہوجائے اور ہم اس کاہش غم و اندوہ سے پاک ہون ملکہ جمال افروز
نے سابقہ کی تدبیر کو پسند کیا اور کہا اے سابقہ آگاہ ہو مین تجھے گواہ کرتی ہون او اپنی صدق نیت اور صفائی قلب سے کہتی ہون کہ اس
سے میری مراد اصلی یہہ ہے کہ میری دختر رنگ افروز مجھسے ملجائے اور مین دین طلسم کشا مین داخل ہوجاؤن مین اصلا اپنے شوہر لاقوت کے
ملنے اور اوس کے دین و آئین سے سروکار نہین رکھتی کس لیئے کہ اوس کے اوضاع و اطوار و فساد نیت اور سیہ قلبی سے ہمیشہ بیزار رہی
ہون بلکہ خاص اوس وقت سے زیادہ تر متنفر ہون کہ اوس تیرہ روزگار نے افروز شاہ بادشاہ طلسم کو بیگناہ قید طلسم مین پہنچایا اور اپنے
پدر ناکردہ گناہ کو قتل کروایا اوسی دن سے مین اوس کی صحبت و اختلاط سے متنفر رہتی ہون مگر مجبور تھی کہ بسبب بندگی و بیچارگی کے کسی
طرح علیحدگی ممکن نہوئی **قصہ کوتاہ** ملکہ جمال افروز نے حسب صلاح سابقہ اوسی وقت غسل کیا اور لباس پاکیزہ بدلا اور جسم نازنین کو عطر و خوشبو
سے معنبر کیا بعد ازان بصفائی نیت ایک گوشۂ خلوت مین مع سابقہ مصاحبہ عبادت و ادائے بندگی مین مشغول ہوئی اور رو بقبلہ حق با پریشان
و دل بسوئے خداوند جہان ہوکر بدعا و مناجات درگاہ قاضی الحاجات مین بزبان عجز بیان اس طرح گویا ہوئی اے خدائے حضرت سلیمان و
حلیم اسقلینوس و سکندر شاہ و افروز شاہ و طلسم کشا اے داد جہان و فریاد رس مظلومان ؎ بر درآمد بندۂ بگریختہ   آبروئے خود بعصیان ریختہ
مدتے در کافری بردہ بسر   کردہ نافرمانی از حد بیشتر   بیکسی حال توہم از اسرار تو   سینۂ ام خالی بدار از انوار تو   این زبان از کردہ نادم گشتہ ام
در پرستاریت عازم گشتہ ام   توبہ من کن قبول ای بادشاہ   اینکہ جز تو نیست ملجا از الہ   لطف کن بر من کہ بیچارہ ام   رحم کن برین دل صد پارہ ام
الغرض ملکہ جمال افروز کمال درد دل سے درگاہ کارساز بے نیاز مین دعا و مناجات کرتی تھی اور جبین نیاز زمین عبودیت پر رکھے ہوئے
زار زار روتی تھی سابقہ مصاحبہ بھی ملکہ کی شریک درد گریہ و زاری کرتی تھی قضائے کار اوسی عالم آہ و زاری و نالہ بیقراری مین ملکہ پر ایک حالت غفلت
و بیہوشی طاری ہوئی کیا دیکھتی ہے کہ ناگاہ اوس کی دختر رشک قمر ملکہ رنگ افروز سامنے کھڑی ہے ملکہ نے اوسی عالم مین فرط محبت و مہر دریا
سے اوٹھکر دختر کو سینہ بے کینہ سے لگا کر سر سے پا تک بلائین لین اور پیشانی کو بوسہ دیا بعد ازان پوچھا اے دختر نامراد و اے جان مادر تو اپنا حال بیان کر
کہ اس طرح بیخبر کہان گم ہوگئی تھی مین شب و روز تیرے الم مفارقت اور درد جدائی مین مشغول رہی ہے اب تک بیقرار رہتی ہون اے دختر تجکو کچھ میرے حال
کی بھی خبر ہے کہ مین کس آفت و مصیبت مین مبتلا ہون کہ خدا دشمن کو نصیب کرے کیا کہون میری شب و روز تیرے درد ہجران مین کس طرح گذرتی ہین ؎
دردیست در دلم کہ بدرمان نمیرسد ؛ کاریست در سرم کہ بسامان نمیرسد ؛ عجب دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ؛ وگر دم در کشم ترسم
کہ مغز استخوان سوزد ؛ ملکہ رنگ افروز نے کہا اے مادر مہربان خاطر جمع رکھیں مین کسی وقت تیرے حال و اضطراب سے غافل نہین ہون ہر نوع
پروردگار کے فضل و کرم کی امیدوار رہ اور چند روز بہر صورت راحت و آرام سے بسر کر کسی طرح کی تشویش و اندیشہ کو دل مین راہ نہ دے مین تیری اس بات
نہایت خوش ہوئی کہ تو نے خدائے برحق آفریدگار عالم کو بصدق نیت اور صفائی دل پہچانا اور اوس واجب الوجود کی درگاہ بے نیاز مین سجدہ کیا
اے مادر مہربان اب میرا حال سن اور جو کچھ مین تجھے ہدایت کرون اوسی طرح عمل مین لا انشاء اللہ تعالی قریب ہے کہ صورت منا ہر مقصود آئینۂ
مراد مین جلوہ گر ہوگی آگاہ ہو کہ ملک افروز شاہ بادشاہ طلسم نے قید سے رہائی پائی دو چار روز کے عرصہ مین بحکم طلسم کشا بقصد تسخیر شہر سکندر
کے مع فوج و سپاہ جرار اس سرزمین مین داخل ہونیوالا ہے لیکن یہہ قلعہ سکندر بسبب استحکام آثار طلسم لکایک ملک افروز شاہ سے
تسخیر نہین ہونیکا اور افروز شاہ اس مہم سخت سے عاجز و درماندہ رہیگا تو یہ کام کرنا کہ مقتضائے وقت و قوت سے بسلیمان جریدہ

شہر مین پیش آتا اور ایسی خوشامد و چاپلوسی بسخنان نرم و دلفریب اوسے رام کرتا کہ وہ پیر فرتوت تیرے سے اختلاط و تقرب پر مبتلا
ہو جائے بعد ازان موقع و محل دیکھکر کیمدن اوس پیر نابالغ کو اپنے پاس بلاتا اور ہر نوع اوس سے گرم اختلاط رہتا جب وہ
کیدی تیری گرمجوشی پر مفتون و فریفتہ ہو جائے اوس وقت شراب مین دارو بیہوشی ملاکر چند جام شراب خاص اپنے ہاتھ
سے اوس نمک بحرام کو پلاتا جس وقت وہ نابکار بیہوش و غافل مطلق ہو جاوے اوس کے دست و پا باندھکر حجرہ مین ڈالدیتا اور
اور قدرے دارو بیہوشی تند و تیز اوس کے دماغ کے پاس رکھدیتا کہ نفس ناپاک بھی اوس بد نفس کا بند ہو جاوے اور کسی طرح کی
حس و حرکت نکرسکے اسیطرح اوس لعین کے دونون لب ناپاک رشتہ مضبوط سے باہم ایسے سی دیتا کہ وصل ہو جائین اور وہ ساحر
قدرت سحر خوانی نپاسکے بیکار و معطل بحت پڑا رہے اور تو بھی اوس کے اثر سحر و افسون سے محفوظ رہے جب اس کام سے فرصت
پاوے خود نقاب افگندہ ایوان شاہی مین جاتا اور تخت حکومت پر جلوس کرتا بعد ازان ارکان سلطنت و اعیان مملکت کو بلاتا اور یہ
تمام واقعہ گذشتہ اون کے روبرو ظاہر کرتا کہ مین نے دشمن لاقوت شاہ کو کہ اوس نے شیوہ نمک بحرامی اختیار کیا تھا اور اپنے بادشاہ
سے بغاوت کی تھی قید کرلیا تم اسی وقت شہر مین منادی کرادو کہ فرتوت نمک بحرام باغی قید ہو گیا اور لاقوت شاہ کی خاتون تخت
فرماندہی پر متمکن ہوئی مردمان شہر اور تمام عملہ و فعلہ قلعہ اس خبر کو سنکر تیرے پاس جمع ہو جائینگے ایماور جب تو اس کام و انتظام سے
فارغ ہووے خدا پرستان شہر کو تلاش کرنا جو شہر مین بخوف جان و ایمان ہر طرف مخفی ہین اور لاقوت کے ظلم و خوف سے اپنی خدا پرستی کا
اظہار نہین کرتے از انجملہ ایک احمد اقتی ہے کہ داروغہ شہر ہے اور مذہب خدا پرستی رکھتا ہے اوسے اپنے ساتھ متفق کرنا وہ مرد نیک صفات
تمام مردمان خدا پرست کو جہان جہان اور جس جس گوشہ مین مخفی ہونگے پیدا کردیگا کس لیے کہ وہ ہر ایک کے حال سے بخوبی واقف و ماہر ہے
ایماور جس وقت تیرے پاس ہزار نفر مسلمان جمع ہو جائین اوس وقت تو بلاخوف و وسواس شہر کا دروازہ کھلوا دینا اور ملک اذفرشاہ اپنے بادشاہ کی
ملازمت حاصل کرنا کہ وہ تا دار اوسوقت یورش اور حملہ آوری مین مصروف ہوگا بعد ملازمت یہ تمام سرگذشت اپنی بیان کردینا اور اوسی وقت فرتوت
بے دین کو اذفرشاہ کے حوالہ کردینا بعد اس کے تو بخاطر جمعی تمام عسکریہ مین اوقات گذارنا جب تک مین تیرے پاس پہونچون ایماور مہربان بہمہ
وجوہ میری طرف سے مطمئن رہ اور ہرگز مکدر و پریشان خاطر نہو مین بفضل الہی سے بخیر و عافیت قلعہ یاقوت نگار مین ملکہ صبح روشن گوہر بخت ملک
اذفرشاہ کے پاس خوش و خرم اور زندہ و سلامت ہون انشاء اللہ تعالی قریب ترتجھے ملونگی قصہ مختصر بعد اس گفتگو کے ملکہ رنگ افروز منظر
غایب ہو گئی جمال افروز ستمدیدہ خستہ جگر کو ہو چنانچہ ایک آہ دردناک سینہ سے کھینچی آہ کا کھینچنا تھا کہ ملکہ کی خواب سے آنکھ کھل گئی وہ تمام واقعہ
جمال افروز کو یاد تھا خجستہ پیشانی خواب سے اوٹھی اور تمام سرگذشت سابقہ کے روبرو بیان کی سابقہ نے کہا ایملکہ مبارک ہو تیری مراد نے
اجابت پائی الحمد للہ جو آرزوے دلی اور تمنا ے اصلی تھی وہ برآئی ایملکہ ہمیشہ ایسے واقعات خواب صحیح و درست ہوتے ہین کس لیے کہ ایسے
خواب رویائے صادقہ ہوتے ہین جو کچھ تمہا مبارک و مسعود تھا تمہاری دعا بارگاہ صمدیت مین مستجاب ہوئی منتقم حقیقی نے اوس کی بیخ و بن کو بالکل اکھاڑ کے
سر سے منع کیا اور اس قسمین دغا و فریب ناکار خضر سے ملاقات بھی ہو گئی اور تمہیں اوس کے پرتو جمال سے نورانگین ہوئی خداوند کارساز حقیقی تمہا مدد ولی
تمہاری کیا بتاؤن القصہ ملکہ جمال افروز خرم و خوشحال وقت کی منتظر تھی اسی اثنا مین حسب بشارت خواب ملک اذفرشاہ و شیرویہ دلاور مع فوج و لشکر
سرزمین عسکریہ مین داخل ہوئی اور چہار طرف سے قلعہ عسکریہ کو گھیر لیا شیرویہ دلاور نے دیکھا کہ دروازہ شہر کا بند ہے اور حصار قلعہ توپ و تفنگ
وغیرہ آلات حرب و سامان جنگ سے آراستہ ہے معلوم ہوا کہ یہ تمام کارستانی فرتوت شریر النفس کی ہے اوسی نابکار نے شہر و قلعہ کو آلات
جنگ سے درست کر رکھا ہے اس معاملہ کو دیکھکر شیرویہ اور اذفرشاہ مکدر و پریشان ہوئے بلکہ اپنے قصد و ارادہ کے دونون کو انفعال و شرمندگی
حاصل ہوئی کہ سوائے قلعہ عسکریہ کا فتح ہونا سہل تھا لیکن آثار طلسم کے محالات سے رکتا تھا چارونا چار ملک اذفرشاہ و شیرویہ دلاور نے فرتوت کو پیام بھیجا کہ نرمی و گرمی سمجھے مگر اوس

نابکار نے نامہ و پیام پر کچھ التفات نکیا شیرویہ ولا دے نا چاری جنگ و حرب شروع کردی لیکن بجز نقصان جان اور تضییع اوقات کی کوئی مال
بہتر نظر نہ آتا تھا اور بندگان خدا کی جان مفت ضائع ہوتی تھی شیرویہ ولا اوس خفت و انفعال اور غم و غصہ سے ہر لحظہ بیتاب و بیقرار ہوتا تھا
اور اب مین صاحبقران اکبر کو کیا جواب دونگا اور کس روی فعل سے صاحبقران کی روبرو جاونگا یا خدا مین اذفرشاہ کو کس قصد و نیت سے
لایا تھا یہان معاملہ برعکس وقوع مین آیا یعنی جس بات کا خیال و اندیشہ تھا وہی سامنے آیا سے اوسوقت تک قلعہ کی فتح کی کسیطرح امید نہین ہوتی
کوئی صورت نظر نہین آتی یا رب لیا مین کیا کرون کہان جاون شیرویہ ولا اوس تشویش و پریشانی مین اسقدر اندوہگین ہوا نزدیک تھا کہ غم و غصہ سے
اپنے کو ہلاک کرے اوسوقت اذفرشاہ نے شیرویہ کی تشفی و تسلی کی اور کہا اے ولا اور ملول و محزون نہو خداوند کریم مسبب الاسباب ہے کوئی صورت
من جانب اللہ نکل آئیگی اس باب مین تیرا کیا قصور ہے امر اتفاقیہ ہے کسیکو خبر نہین ہوتی بہر حال کارساز حقیقی کے فضل و کرم پر امید رکھنی چاہیئے
خود بخود پردۂ غیب سے کوئی شکل پیدا ہوگی اے ولا اور یاد رکھ ؎ تا در نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست ٭ سودی ندہد یاری ہر یار کہ ہست ٭ حصر
ایک عقدہ مشکل کا حل ہونا ایک وقت خاص پر منحصر ہے جب تک کسی کام کی ساعت نہین آتی تمام سعی و تدبیر رائیگان جاتی ہے مگر انسان کو
کسی حال مین مایوس و ناامید ہونا نہین چاہیئے ؎ مشکلی نیست کہ آسان نشود ٭ مرد باید کہ ہراسان نشود ٭ **الغرض** اسطرف تو اذفرشاہ
و شیرویہ ولا اوس تشویش و فکر مین مبتلا تھی اوسطرف فرتوت نابکار کمال خوشی و خوش وقتی اور جوش لوالہوسے مین ملکہ جمال افروز کی پاس بار دگر
پیام بھیجا اے ملکہ ناعاقبت اندیش تو نے دیکھا کہ اذفرشاہ باوجود فوج و لشکر اور حملات پے در پے اس قلعہ کی نزدیک بھی نہ آسکا فتح کرنا تو دیگر ہے
اے ملکہ یاد رکھ اذفرشاہ بیچارہ کس شمار مین ہے اگر طلسم کشا بذات خاص سرتاپا آہن و فولاد ہوکر آئیگا اس شہر و قلعہ کی مہم پر کامیاب نہین
ہونے کا اے ملکہ مین بطریق خیراندیشی کہتا ہون کہ اسوقت تک کوئی فساد لاحق نہین ہوا ہے اب بھی تو اگر راہ راست پر آجاے اور مجھی اپنی غلامی
مین سرفراز کرے تیری حق مین بہتر ہوگا ورنہ تجھے اپنے فعل کا اختیار ہے یاد رکھ پھر تو پشیمان ہوگی اور وقت رفتہ ہاتھ نہین آئیگا اگر اس دفعہ بھی تو
اوسیطرح بداخلاقی سے پیش آئے پھر مین بھی بزور و تعدی کام نکالونگا اوسوقت تمام عزت و حرمت تیری خاک ذلت مین ملجائیگی ملکہ جمال افروز مادر
رنگ افروز نے جواب دیا اے فرتوت مین تیری مقصد کو اس شرط پر قبول و منظور کرتی ہون اگر تو میری دختر رنگ افروز کو پیدا کر دی اور مجھسے ملا دی
فرتوت بے ایمان عیان نے بدرنج مصلحت آمیز اقرار کرلیا اور بیقدر ملکہ کی استرضا کو غنیمت سمجھا اوسدن بامید وصل وہ جہنم نصیب حد و حصر سے
زیادہ شادمان ہوا کہ فرط خوشی سے مثل خرمردہ پھول گیا **الحاصل** ملکہ نے اگر وز محل اپنی مجلس نشاط آراستہ کی اور اوس لعین کو مجلس مین یاد کیا
فرتوت لوالہوس شادان و فرحان بغرور و نخوت ملکہ کی صحبت مین پہونچا ملکہ کمال گرمجوشی و نرم زبانی سے پیش آئے ملکہ نے سابقہ سے کہا ہان وہ
شراب دو آتشہ جو حال مین بنے خاص اسی صحبت اختلاط کے لیے بنوائی ہے جلد تر لے آکہ دو چار ساعت اوسکا شغل کرین ساقیہ فتنہ دوران
نے اول ہی سے شراب مذکور مین دارو بیہوشی تیز وقت ملا رکھی تھی بموجب حکم ملکہ کے مجلس مین حاضر کی ملکہ جمال افروز نے
ایک جام شراب لبریز بھر کر اپنے دست حنائی سے بصد شوق و ادا فرتوت کو پلایا وہ پیر فرتوت ہزار آرزو سے دل لاچرسے پی گیا اور دل
مین کہا ای فرتوت اب تیرا دو نشانہ پر کارگر ہوگیا کہ ملکہ باین ادا و صد بانی تجھسے پیش آئے اے فرتوت تیری قسمت و نصیب بڑی کہ ایسی
ملکہ جوان رنگین باین اختلاط گرمجوشی اپنے دست حنائی سے تجھکو شراب پلائی اس خوش اقبالی کو کیا تصور کرنا چاہیئے بجز اسکے کہ خدا وند تعالیٰ
تجھپر مہربان ہوا ہے اور اسی شہ اسی شیشہ قد و لفواز تجھکو عطا کی غرض وہ مردک نشہ کے ترنگ مین کاہی وہ دست ملکہ کا بلا گردان تا تھا اور کاہی ملکہ کو
سجدہ کرتا تھا ملکہ اوس پیر خرفت کی حرکات مضحکہ پر خندہ ساکرتی تھی اور پے بہم وہی شراب مرد افگن اوسکو پلاتی تھی جب وہ کافر جہنم نصیب بیات جام
اوس شراب قاتل زہر ہلاہل کی متواتر زہر مار کر چکا اور اوس بیہوشی قاتل نے اوسکی دماغ مین کمال اثر کیا وہ مردک مجنونانہ ہاتھ پاون پٹکنے لگا آخر
پارہ سحنان و خرخرفت بک کر بیہوش مطلق ہوگیا ملکہ نے جلدتر ایک رومال دارو بیہوشی مین تر کیا اور اوسکی منخرین پر رکھدیا تاکہ افشۂ بیہوشی کو تسکین

پہن بعد اسکی ایک ریسمان مضبوط سی اوسکی دست و پا باندہی اور دونون لب اسکی ٹانکا ایسی مضبوطی سی دیے کہ باہم وصل ہو گئی اور نفس والپسین کے
نکلنی کو راہ ہی نرہی بعد ازان لوس لعین کو ایک حجرۂ تاریک مین ڈالدیا اور در حجرہ کو قفل دیدیا اسیوقت ملکہ نے درگاہ مجیب الدعوات مین
سجدات شکر ادا کئی اور خود نقاب افگندہ ایوان شاہی مین جا کر تخت سلطنت پر متمکن ہوئی تمام ارکان سلطنت اس خبر کو سنکر فراہم ہوے ملکہ
جمال افروز نے اول فرلوت کی موافقین کو بحیلہ و بہانہ بلاکر قتل کروایا بعد اوسکی شہر مین منادی کروادی ای ساکنان شہر آگاہ ہو کہ فرلوت
نمک حرام نے اپنے آقا سے بغاوت اختیار کی تہی اور شرارت و بدذاتی پر کمر باندہی تہی چنانچہ بدد اقبال شاہی اوسکا قرار واقعی تدارک کیا گیا
بچہ ضعیفہ نے بحکمت عملی فرلوت کو قید کر لیا اور اوس نمک حرام کو اوسکی کیفر کردار کو پہونچایا اس خبر کو سنکر مردمان شہر گروہ گروہ ہر طرف سے ملکہ کی
ملازمت مین جمع ہو گئی احرام جنی بہی حسب الطلب ملکہ کی حاضر ہوا ملکہ نی احرام جنی داروغہ شہر کو کہ ایکمرد مسلمان ہی خلوت مین بلا کر تمام سرگذشت
سنائی احرام جنی نے ملکہ کی ہمت مردانہ اور جرات عیارانہ پر تحسین و آفرین کی اور کہا کلمۂ حق یہہ ہے مصرع نہ ہر زن زن است نہ ہر مرد مرد
خدا پنج انگشت یکسان نکرد ای ملکہ آفرین ہے تو نی عجیب کار نمایان کیا ہے خدا تجہی جزای خیر کرامت فرمائی مصرع آفرین باد برین ہمت مردانۂ
تو القصہ احرام جنی نی اوسیدن پانسو خدا پرست جو بخوف جان و دین اب روپوش ہر طرف پراگندہ و مخفی ہو گئی تہی فراہم کرنے
علاوہ اسکی قریب ایک ہزار نفر بہادر و شجاع روزگار تین ہفتہ کے عرصہ مین جمع ہو گئی ملکہ جمال افروز نہایت خورسند ہوئے اور احرام جنی داروغہ
سے کہا اب تو یہہ کام کر کہ ان جنیان نو ملازم و خدا پرست کو جا بجا برج و فصایل اور خاص خاص مقام چوکی و پہرہ پر متعین کر دے
ای احرام جنی آگاہ ہو کہ اب وہ وقت و زمانہ آیا ہے کہ تمام ممالک طلسم مین دور دور خدا پرستیان ہو جاینگی اور اشرار و کفار کا نام و نشان
تک باقی نہین رہیگا سب ملیت و نابود ہو جاینگی بعد اسکی جمال افروز نے ملک اذفرشاہ کی پاس ایک عریضہ مشتمل تمامی سرگذشت
لکہکر بہیجا اور اذفرشاہ کو اپنی کارروائی سے آگاہ کیا جسوقت وہ عریضہ جمال افروز زن لاقوت کا اذفرشاہ کے پاس پہونچا شیرویہ نے
بہی اوس عریضہ کو پڑہا دونون مضطرب الحال خورسند ہو گئی اور سجدات شکر درگاہ رب العزت مین بجالائے اذفرشاہ نی کہا ای دلاور
شیرویہ تونی دیکہا کہ کارساز بندہ نواز دستگیر بیکسان نی اس عقدۂ مشکل اور مہم دشوار گذار کو کس آسانی سے حل فرما دیا کہ ہمین کسی قسم
کی تکلیف اوٹہانی نہ پڑے ای دلاور خداوند تعالی کی فضل و کرم سے کسی وقت اور کسی حال مین ناامید ہونا نہین چاہئیے بعد ازان اذفرشاہ
و شیرویہ دلاور بجمعیت قلیل سوار ہو کر دروازہ شہر پر آئی یہان احرام جنی نے اول ہی حسب الحکم ملکہ جمال افروز کی کامل بندوبست کر دیا تہا
اور مردمان پہرہ چوکی متعینہ پر کو قرار واقعی سمجہا دیا تہا کہ جسوقت اذفرشاہ دروازہ پر تشریف لاکی بلا درنگ دروازہ کہولدینا چنانچہ
پاسبانان جدید نے بمجرد پہونچنے اذفرشاہ کے دروازہ شہر کو کہولدیا اذفرشاہ و شیرویہ دلاور مع فوج جنگ گذار نعرہ زنان شہر مین وارد ہوئی
و متعلقان لاقوت و فرلوت کو تہ تیغ کرنا شروع کیا اوسوقت تمام شہر مین ہر طرف آواز کشش و بگیر بلند ہو رہی تہی چند ساعت مستقیما اسقدر
ہنگامہ کشت و خون گرم رہا کہ دریای خون شہر مین بہنے لگا بالآخر تمام ابلیس پرست اشرار معرض قتل مین آئی بقیۃ السیف نے امان چاہی
اور دائرۂ اسلام مین داخل ہوئی بعد قتل و غارت کی اذفرشاہ دیوان عام شاہی مین تشریف لایا اور تخت رفعت و جہانبانی پر جلوس فرمایا
ارکان دولت سب ملازمت مین حاضر ہوئے اور نذر مبارکباد پیشکش کی اور زنگ افروز جسکا نام جمال افروز بہی تہا اذفرشاہ کی ملازمت مین حاضر ہوئی
اول اوسنے نذر گذرانی اور عفو تقصیر کی خواستگار ہوئے بعد ازان اپنی خداپرستی کا حال مع سرگذشت فرلوت کی بیان کیا اذفرشاہ کمال الطاف
و مہربانی سے پیش آیا اور جمال افروز کی کارگذاری کی ستایش کی بلکہ خواہر انجمانی زبان سی کہا اور اوسیوقت عہدۂ وزارت کا فرمان ملکہ کی نام ارقام فرمایا اور
ایک خلعت گران بہا مع عقد مروارید و اسپ و فیل وغیرہ سامان جو اوس عہدہ کی متعلق تہا مع شے زاید جمال افروز کو بخشا اور فرمایا ای خواہر دو جہانی تجہی
اپنی ذات و صفات کا اختیار ہی چاہی تو بذات خود کاروبار سلطنت کو انجام دے خواہ کسی دوسرے شخص کو اپنی طرف سے نایب سلطنت مقرر کر

اور آیندہ شہنشاہ کشورگیر طلسم کشا کی عطیات و نوازش کی امیدوار رہے اس ملکہ حق یہ ہے کہ تو نے عجب احسان عظیم میری سر و گردن پہ
رکہا ہے کیونکہ اوسکی بدگوہران سی تاقیامت سبکدوش نہین ہونی کا بعد ازان ملکہ جمال افروز نے فرتوت لعین کو حجرہ سی نکالا اور اذفرشاہ کی
روبرو پیش کیا اذفرشاہ نے فرتوت کو دار پر کہچوایا اور تیرباران کا حکم دیا اوسیوقت شیرویہ دلاور نے اوس کافر بدکیش کو ناجہنم سی ملحق کیا اور اوسکی
لاشہ ناپاک کو چار سوتی بازار مین تشہیر کروایا کہ آیندہ کوئی فرد بشر ایسی افعال و نمک حرامی کا مرتکب نہو جو شخص اوس کافر کی نعش کو دیکہتا تہا
بی اختیار اوسکی زبان پر یہ مصرع گذرتا تہا مصرع ع فرتوت پہ کہ مردم آزاری **قصہ کوتاہ** جوق جوق مردمان خداپرست جو فرتوت
و لاقوت کی خوف و دہشت سی اطراف و جوانب مین مخفی و پوشیدہ تہی اب اپنی اصلی بادشاہ کی خبر تخت نشینی سنکر بخوشدلی و فرحناکی ملازمت مین
حاضر ہوگئی اور ہر فرد بشر نے زبان سپاس کہا د کہولی ؎ کہ ای شہریار سعادت قرین * ہمیشہ تو بادا جہان آفرین * بعالم فتون فی
منصور باد * بود دشمنت ہر کہ مقہور باد * جہان را شہنشاہ اعظم توئی * نظر کردہ نور خاتم توئی * طلسم جہان را بدستت کشاد *
نگہدار ذاتت تو رب العباد * ملک اذفرشاہ نے ہر ایک کو علی قدر مراتب انعام و اکرام سے ممتاز فرمایا اور اسقدر زر و جواہر دیا
کہ غربا و مساکین مالامال و مستغنی الاحوال ہوگئی اسی اثنا مین اذفرشاہ نے شیرویہ کو دستور دوم اپنا مقرر کیا اور ایک عریضہ مع تمام رویداد و
فتح و نصرت صاحبقران والاقتدار کی خدمت مین روانہ کیا اوس عریضہ مین لکہا تہا ؎ ہزار شکر بدرگاہ کارساز کریم * کہ آخر از کرمش
رومی مدعا دیدم * ای شہریار والاتبار حضور کو مبارک ہو کہ خداوند عالم کی فضل و کرم سی ہم غلامان بارگاہ اس مہم عظیم پر کامیاب ہوئی اور
شہر عسکریہ دایرہ دولت جہان پناہ مین باسانی داخل ہوگیا مفسدان لعین تمام و کمال لقمہ نہنگ شمشیر غازیان تہور شعار ہوئی بقیۃ السیف سلک
اسلام مین داخل ہوگئی ای شہریار گردون وقار یہ فتح و نصرت محض بفضل یزدانی اور بمدد اقبال صاحبقرانی نصیب اولیای دولت ہوئی ہے ورنہ
ہم غلامان خیراندیش ہر طرح مایوس مطلق ہوگئی تہی ہرگز فتح کی امید و توقع نہین رہی تہی اب بہرصورت خاطر ہمایون مطمئن رہی کہ سرزمین عسکریہ
مین دور دورہ صاحبقرانی ہوگیا اور خاص شہر بلکہ اطراف و جوانب عسکریہ مین از سر نو دین خداپرستی کی رواج پایا سکہ و خطبہ بنام ہمایون جاری کیا
گیا اب امیدوار قدوم میمنت لزوم شہریاری منتظر و دیدہ براہ ہین * اب راوی دو کلمہ لاقوت شاہ کی احوال خرابی
مآل اور جنگ کرنا اوس نابکار کا صاحبقران نامدار سی اور ہزیمت پاکر فرار اختیار کرنا اوس بی ننگ و
عار کا لیجر سحر کہ جنگ سی ہوئی مرحلہ چہارم مع واقعات دیگر گزارش کرتا ہی۔ گزارش گرہ خسر
خسروان * چنین کرد ہمد گزارش روان * بیارای سخن گوئی رزم آفرین * بساط سخن برفگن بر زمین * سحر آرایان داستان رنگین
و مہر آزمایان روایت نو آئین نی توسن خامہ برق رفتار کو میدان بیان مین اس طرح جلوہ ریز کیا ہی کہ لاقوت بتزک و احتشام و طمطراق تمام
بقصد رزم و پیکار با فوج جرار و سپاہ آتش بار پہلوانان تہور شعار طی مراحل و قطع منازل کرتا ہوا قریب دامنہ کوہ سبز کی پہونچ گیا
اور اوس غدار نی مقابل لشکر ظفر پیکر صاحبقران گیتی ستان کی خیام لشکر استادہ کروائی اول لاقوت نی حسب آئین و قوانین جنگ شاہزادہ والا
تبار کی خدمت بابرکت مین پیام بہیجا کہ ای آدمزاد والانہاد قوی طالع فولاد جگر آہن دل جس حال مین تو نی چہرہ یاقوت کو جو بہترین
متاع طلسم تہا لی لیا اور چند طبقات طلسم کو خراب و باطل کر دیا گویا تمام ممالک طلسم پر تیرا تسلط و دخل ہوگیا اور تو اسی طلسم کشائی سرزمین طلسم
مین استادہ کر لیا علاوہ ازین اوس اشرار جہان جنگم ساحر کو کہ تیرا دشمن جانی اور عدوی قلبی تہا تو نی قتل و ہلاک کیا اب تو ہم
اہالیان طلسم سی کیا چاہتا ہی اور کونسی شی باقی رہی ہی جس کا ہم سی طالب و خواستگار ہی ای دلاور اولی و انسب یہ امر ہی کہ اب تو
بندگان باقیماندہ کی خون ناحق سی درگذر اور اپنی راہ لی آیندہ کسی کے دین و آئین کا معترض حال نہو جسقدر طبقات طلسم تو نی خراب
و باطل کئی ہین بس اوسپر اکتفا کر بقیہ مراحل طلسم سے دستبردار ہو مین تجہسے وعدہ کرتا ہون کہ جس قدر زر و جواہر اور مال و دولت

بھری سرکار مین موجود ہے اوسکا نصف حصہ مین تجھے دیدونگا علاوہ اسکے مین یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ کسیوقت خاص مین تیری کام آؤنگا اگر تو میرے
قول کو قبول و منظور نہین کریگا یاد رکھہ کہ عذاب سخت تجھے پیش آویگا تو جانتا ہی کہ مین ایک بادشاہ عالی جاہ و قہار و شہنشاہ قوی الاقتدار صاحب
سپاہ آتش بار ہون بچشم غور دیکھہ کہ اسوقت میری فوج و سپاہ قطرات باران و ریگ بیابان سے افزون تر ہے اور تیری مقابل مثل عدو طلح
خیمہ افگن ہے تو خود معاینہ کر لے میرے بیان کی حاجت نہین ہے **مصرع** آنرا کہ عیان است چہ حاجت بہ بیان ۔ اور اگر اپنی دل مین انصاف
کر و غور کرے تو اگر تو صاحبقران روزگار اور ثانی رستم و اسفندیار ہے پھر کیا کہاتک بذات واحد وہ وہ تنہا ایک عالم کو جواب دیگا اگر تمہارا آہن و فولاد ہوگا
ان دیوان خونخوار و جنیان خنجر گذار کا کہ ہر ایک فیل مست اور شیر نیستان ہی کسطرح مقابلہ کر سکیگا اور اس کثرت فوج و لشکر سے کیونکر تن تنہا عہدہ برآ ہوگا
اسوقت تک مین بطور خیر اندیشی تجھے کہتا ہون آیندہ تو دانی و کار تو ع منت آنچہ حق بود گفتم تمام ۔ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ۔ **القصہ**
جسوقت شہریار مکرم کی نظر ہمایون سے لاقوت کا پیام گذرا آتش قہر و غضب سراپا مین مشتعل ہو گئی اور شدت غضب سے ہر موی بدن استادہ ہو گیا
لاقوت کے جواب مین لکہا اے گیدی نابکار کوتہ اندیش نمک حرام کیا بکتا ہے کہ شہنشاہان بافر و شکوہ کو بطمع زر و مال و بحیلہ و بہانہ و تہدید
فوج و لشکر اولوالعزمی سے باز رکہا چاہتا ہے اے نابکار تو یہہ بہی جانتا ہے کہ اس طلسم مین جسقدر مال و متاع امانت رکہا ہے وہ کسکا حق و مال ہے
قطع نظر اسکے ہم یہہ پوچھتی ہین آیا تیری پاس کسقدر مال و دولت ہے جسے ہماری نذر کریگا ہم نے مانا کہ نصف حصہ اپنی کائنات کا تو نے دیا یہہ بتا کہ
اوس اپنی دختر رشک قمر کا جو ہماری تحت و تصرف مین آئی ہے کسطرح نصف حصہ دیگا لعنت خدا تجھپر گیدی سخت بے غیرت ہے اے بیحیا یاد
رکہہ ہم اول ہرچند فوج و لشکر کب رکھتی تہی جواب مین فوج و سپاہ کی حاجت ہوگی اے حرامزادہ نابکار ہمکو ان چند مفلوک الاحوال سے جس گروہ کو
اطراف و جوانب سے تو فراہم کر لایا ہے دہمکاتا ہے اے مردود یہہ نہین جانتا کہ ہم محض بتفضل و کرم کردگار و بمدد بخت سازگار بہر صورت مطمئن ہین اور
ہمارا دل بہ نیروی اقبال صاحبقرانی بہمہ وجوہ قوی و توانا ہے کہ ہم تجہی اور تیرے لشکر کو بزور دست و بازو ایک آن واحد مین تہ و بالا کرینگے
ہم ہرگز تیری فوج و سپاہ حشرات الارض سے ہراس و وسواس نہین رکہتے بلکہ ہر وقت و ہر لحظہ تفضلات ربی اور مدد غیبی کی امیدوار رہتی
ہین اے احمق تو بہول گیا کہ ابتدا کوہ زنان مین ہم نے تن تنہا بزور بازو اے صاحبقرانی کسقدر تیرے دیوان کوہ پیکر اور پہلوان پیلتن کو
قتل و غارت کیا اور خاک و خون مین ملا دیا تہا اے کندہ ناتراش اب بہی اوسی آفریدگار عالم کی فضل و کرم سے امید واثق ہے کہ
ان حشرات الارض لشکر کو ایکدم مین نیست و نابود کر دونگا ہان ایک شرط خاص سے تیری درخواست منظور ہو سکتی ہے اگر تو خدا پرست ہونے
کا اقرار کرے اور بصدق دل دایرۂ اسلام مین داخل ہو جائے البتہ احتمال ہے کہ تو میرے ضرب شمشیر عدو کش سے امان پائے
اگر تجھے اپنی نجات دارین منظور ہے میری ہدایت و تلقین کو گوارا کر اور میرے پاس بے تکلف چلا آ ورنہ مجھے بہی کسیطرح کی پرخاش باقی نہین
رہنے کی ورنہ مستعد پیکار اور امیدوار دار البوار رہ **القصہ** لاقوت شاہ کی پاس جسوقت یہہ جواب دندان شکن پہونچا ہوش و حواس یک
لخت کافور ہو گئے اور شدت قہر و غضب سے اسقدر افروختہ ہوا کہ مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کہایا اور فرط غضب سے مرغ روح پر اسکے گیا اوسوقت
کارسازی حرب کا حکم دیا اور طبل جنگ بجایا جسوقت صدائی کوس حربی دلاوران جنگجو و تہمتنان رزم خو کی گوش نصرت نیوش مین پہونچی ہر ایک
نبرد آزما مستعد جنگ ہوا صاحبقران فیروزی مآل نے بہی لشکر ظفر اثر مین طبل رزمی کی بجنے کا حکم دیا ع زنقارہ آواز آمد برون ۔ کہ گردون
دوان ہست گردون دوان ۔ غرش طبل رزمی و خروش کوس جنگی کی صدائی کوہ شگاف کو سنکر بزدلان لشکر کی اندام مین رعشہ پیدا ہو گیا ہر ایک
امن و مفر کی فکر مین مبتلا ہوا **القصہ** روز دیگر کہ جہان پرخود یافت از چشمہ خورشید نور چونکہ تمام شب طرفین مین کارسازی سامان جنگ و
حرب مین بسر ہو گئی دم صبح سلطان خاور تخت زرنگار مشرق پر جلوہ آرا ہوا ایسا ولان چابکدست نے رزمگاہ و میدان کارزار کو خس و خاشاک سے
صاف و پاک کیا دونون لشکر جنگ گذار جنگ خواہ مثل کوہ البرز میدان مصاف مین صف بستہ استادہ ہوئی بعد تسویہ صفوف قتال و جدال اول لاقوت

شاہ کے لشکر سے ایک پہلوان پیلتن سفلوت دیو خصلت جنّی نام کہ قوی ترین فرقہ جن مین تھا بلکہ اپنے زور و قوت کے روبرو دیوان
کوہ پیکر کو خیال مین نہ لاتا تھا لاف زنان و غرش کنان معرکہ میدان مین آیا اور لشکر اسلام سے حریف ہم نبرد طلب کیا اسطرف سے افسر
جنّی نامدار نے چتر یاقوت کو اپنے برادر خرد حمر جنّی کے سپرد کیا اور صاحبقران اکبر سے رخصت ہو کر حریف کے مقابلہ مین گیا سفلوت نے
کہا اے افسر مجھی تیرے حال پر نہایت افسوس آتا ہے کہ تو نے ناحق اپنی جان شیرین کو معرض ہلاک مین ڈالا اور مجھ دیو سیرت کے
مقابلہ مین آیا اے افسر مجھے امید ہے کہ تو میرے ضرب دست کوہ شکن کی تاب لاسکیگا اور سیدھے اپنی جان سلامت لیجائیگا بہتر یہ ہے
کہ تو چتر یاقوت کو میرے حوالہ کر دے کہ مین لاقوت شاہ کے نذر کرون اور تیرے خون ناحق سے درگذرون بلکہ اس صلہ مین تجھکو بھی
بھی ایک افسری لشکر کی لاقوت شاہ سے دلوا دون گا ورنہ یاد رکھ کہ اول ہی ضرب مین تیرا کام تمام کر دونگا افسر دلاور دوران نے
کہا اے مردک پاجی الاصل بیہودہ مغرور ع بہر دلیران کجا دیدہ ۔ ہمین خویشتن را پسندیدہ ۔ زبان بربند بازو بکشا دیکھون کیا نشہ
دلاوری اور حوصلہ دلیری رکھتا ہے ہان کوئی حربہ آزما اور راہی جہنم ہو سفلوت نے یہہ جواب سنکر ریش و بروت کو تاؤ دیا اور شمشیر
وہ مثنی نیام انتقام سے نکالے اول دونون بہادر ایک فصل تیغبازی مین کلہ بکلہ مصروف رہے بالآخر افسر جنی نامدار نے لپک کر حملہ
اوس گیر کے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور سفلوت مغرور کو ایک ہی شمشیر خون آشام مین دو حصہ کر دیا لاقوت نے اس واقعہ جگر فرسا سے
ایک آہ سوزناک سینہ سے کھینچی اور بے اختیار کہا لعنت بکار ابلیس اول ہی شگون بد اور فال بد مین ظاہر ہوئی ہے دیکھئے انجام کار
کیا ہوتا ہے اوسوقت ہمار جنی عیار طرار کہ اول ہی نور اسلام سے مشرف ہو چکا ہے اور بمصلحت بقصد تضحیک لاقوت کے لشکر مین
کرتا ہے سامنے آیا اور عرض کیا اے لاقوت شاہ عجب بے ساختہ لطیفہ اسوقت تیری زبان سے نکلا ہے آفرین مردان دانشمند
ایسی ہی ہوتے ہین واقعی ابلیس علیہ اللعنۃ عجب حرامزادہ ناانصاف ہے جبہی اگر بیت اوس مردود کو کسی جا سے تنہا پاون اسقدر اوسکی
سر و ریش پر کفش ملے کہنہ مارون کہ مغز ناک کے راہ نکل جاوے لاقوت اس کلمہ کو سنکر نہایت متحیر ہوا اور ہمار کیطرف دیکھکر بزبان
قہر و غضب کہا او نابکار عیار کیا کہہ کہتا ہے اسے ناشدنی خداوند کی جناب مین ایسے کلمات واہی تباہی بکتا ہے تجھے خداوند کے
قہر و غضب کا کچھ خوف نہین ہمار نے کہا اے بادشاہ یاد کرو اول کہہ نوش کرنے مین کسنے سبقت کی ہے معاذاللہ میری کیا تاب و
مجال ہے کہ مین بادشاہ کے لقمہ خورش کیطرف نظر کرون مین اپنے بادشاہ کے خاص خاص نعمت کا الوش خوار و ذلہ بردار ہون نہ کہ
ایسی شئ نفیس کا جو بادشاہ کی لذت کام و زبان کے شایان ہے مستحق ہوتا ای بادشاہ میرا کیا قصور ہے اول تم نے بے خستگی دل
ابلیس پر لعنت کی اوسکے بعد مین نے بھی اگر بخوشی طبع کوئی کلمہ زبان سے نکالا کیا گناہ کیا لاقوت نے کہا اے مردک زبان دراز البتہ میری زبان سے
اوسوقت حالت رنج و غم مین وہ کلمہ بیساختہ خستگی دل سے نکل گیا تھا اگر تو نے ایک بحر طویل بیان کی اسکی کیا معنی ہمار نے کہا قربانت شوم آزردہ
طراق بذلہ سنجی اور مذاق خوش طبعی مین چرب زبانی و ظرافت خوشنما ہوتی ہے اور عیاران ظریف الطبع ہمیشہ شاہان مذاق دوست کی
خدمت مین گستاخ رہا کرتی ہین اور بادشاہ اونکی نازبرداری کرتے ہین بلکہ عطیات و نوازش سے ممتاز فرماتے ہین لاقوت شاہ
اس جواب معقول کو سنکر خاموش ہو گیا اب معرکہ کارزار کا حال سنو جب افسر جنی کے ہاتھ سے سفلوت قتل ہوا اوسکے بعد پانچ پہلوان
رستم توان لاقوت کے لشکر سے افسر جنی کے مقابلہ مین گئے اور اوس دلاور دوران نے تا شام اون پہلوانان زبردست اور دلیران شیر شکار
کو ہلاک و مجروح کیا یعنی تین نفر زخمی ہوے اور دو جان سے مارے گئے یہ حال رنج افزا کو دیکھکر دود نخوت و غرور لاقوت کی دماغ سے نکل
گیا ہمار جنی لاقوت کے پہلو مین استادہ تھا اوس ظریف و شوخ طبع نے بے اختیار اپنا عمامہ عیاری سر سے اتار کر اسطرح پھینکا کہ لاقوت کا
تاج اوسکی ضرب سے نیچے گر گیا ہمار نے باواز بلند دردناک سے کہا ہیہات ہیہات یا دریغا ظلم صریح کس سے دیکھا جاوے کہ ایک شخص

مغلوب کی مجہول الاحوال اسقدر پہلوانان زبردست کو تہ تیغ کر دی اور کوئی بندہ ابلیس ملک ابلیس خداوند کا موئی پشم کند نکر سکے مزاج نار
مزار ہنا بلکہ ہیں خواہر ابلیس و ابلیس پرستان اور لعنت ہے اس دین و آئین باطلہ پر چاشتا میں اسوقت ہوش و حواس بجا نہیں رکھتا کہ تجھ بد بخت
و بجت اپنے بادشاہ کے حق میں دیکھون اور زبان بدگوئی سے بند رکھوں لاقوت نے کہا ای بدبخت یہہ کیا حرکت ناشائستہ تھی کہ
تجھسے وقوع میں آئی اے ناظالم بے ادب کوئی نوکر اپنے آقا کے ساتھ ایسی گستاخی روا نہیں رکھتا کہ تو نے میرے ساتھ خرچ کی اور کوئی بندہ
خداوند کو اس بے ادبی سے یاد نہیں کرتا جسطرح تو نے دشنام ہای غلیظ صاف و صریح خداوند کی تنخواہ مقرر کی اور سب بندگان ابلیس کے حضور میں
دشنام دیتا ہے ایکا فر نعمت اس گستاخی کا جواب یہہ ہے کہ میں اسیوقت تیرا سر تن سے جدا کروں لیکن بپاس حقوق خدمات و بخیال قدامت
تیرے قتل سے درگذرا تو بھی خداوند کی جناب میں توبہ و استغفار کر شاید خداوند ابلیس از راہ تفقد و بندہ نوازی تجھپر مہربان ہو جامی ہمازنی کہا
لاقوت حق یہہ ہے کہ تو عجب بیوقوف خارج العقل ہے اگر کچھ بھی عقل سے بہرہ رکھتا ایسی سخنان نامعقول زبان سے نہ نکالتا اے لاقوت کون
بندہ کسکا خداوند میں دونوں کو مردود ازلی سمجھتا ہوں اور ایسے خداوند ہیچ و پوچ پر ہمیشہ لعنت کرتا ہوں قطع نظر اسکی میں اول تجھسے کہہ چکا ہوں
کہ اس واقعہ ہوش ربا کے مشاہدہ سے میرے ہوش و حواس بجا نہیں ہے جو میں نیک و بد میں تمیز کروں اور سمجھوں اوس عالم بے اختیاری
میں جو حرکت دیوانگی مجھسے سرزد ہوئی وہ قابل اعتبار نہیں تھی ایک امر اتفاقیہ سمجھو اور معاف فرمایا چاہتا ہو نکو اکثر مکروہات رطب و یابس اور گرم
و سرد زمانہ لاحق ہوتی ہیں کچھ تعجب کا مقام نہیں ہے القصہ لاقوت نے وقت شام طبل بازگشت بجوا دیا اور اپنے خیمہ نکہت اثر میں داخل ہوا
دونوں لشکر بھی جنگ گاہ سے اپنے خیام پر چلے آئے لاقوت شاہ نے بیدماغی اور غم و غصہ سے تمام شب آرام نہیں کیا اور ہر دم و
ہر لحظہ آہ دردناک سینہ سے کھینچتا رہا کبھی جفای روزگار کا گلہ کرتا تھا اور کبھی اپنے حال بدمآل پر گریہ کرتا تھا چار و ناچار دو گھڑی طبل جنگ بجنے
کا حکم دیا طرفین سے لشکر و نبین کوس حربی کے صدا بلند ہوئی بہتیرا ان آرزمخواہ خواب غفلت سے بیدار ہوئے ہر ایک فتنہ جو کینہ خواہی میں
مستعد ہو گیا علی الصباح اودہر خورشید خاوری دریچہ مشرق سے سر نکالا ادہر لشکروں نے میدان حرب میں قدم رکھا اور اپنے اپنے مقام پر
بہر و در پیضم ایستادہ ہوگئی بعد آراستگی صفوف قتال و جدال لاقوت کے لشکر سے افلاس حبشی میدان میں آیا اوس روز بھی لشکر اسلام سے
افسر حبشی اوس کے مقابلہ میں گیا اور بعد رد و حملات و کلمہ و کلام افسر حبشی نے افلاس کا نقش وجود روی گیتی سے مٹا دیا اوسکے بعد مثلاس
سپہر مقتول کا برادر خرد سرگروہ پہلوانان لاقوت رزمگاہ میں آیا اور ایک فصل جنگ مردانہ کرتا رہا چونکہ تیغ باز بے بدل تھا ضرب پنجم میں افسر حبشی کو
مجروح کیا مالک عیرون قدم بر داشتہ اوس لا اوسکے مقابل ہوا اول تیغبازی میں دونوں پہلوان بہادر زمان مشغول رہے بالآخر مالک عیرون نے پہنچے
اوس کمر کے بند کمر میں ہاتھ ڈال کر زور اول ہی میں ہوا پر اٹھالیا اور گرد سر چرخ دیکر اس زور و قوت سے سطح زمین پر مارا کہ فرش ہو گیا اور تمام اعضای بدن [illegible]
لاقوت نے اس حالت بیدماغی میں کہا یارو یہہ کیا معاملہ حیرت خیز ہے کہ ہمارے لشکر سے ہر ایک پہلوان قتل و ہلاک ہوتا ہے اور لشکر اسلام سے اگر
کوئی پہلوان مغلوب سپہ ہوا وہ مجروح ہو کر زندہ و سلامت لشکر میں جا پہنچتا ہے اس امر کو سوائے اپنی شامت اعمال و خرابی
مآل کی اور کیا تصور کیا جاسکے میں دیکھتا ہوں کہ اسوقت میرے لشکر کے اکثر پہلوان و سردار نامی معرض قتل میں آچکے ہیں اور لشکر اسلام
سے ایک متنفس بھی ضائع نہیں ہوا اس جنگ یکسر کا انجام کیا ہو گا ہمانے کہا الشاہ لاقوت آخر کار اس رشک و حسد سے تنگ آکے یہہ
قصد کیا ہے کہ روز فردا اگر یہی صورت واقع ہوئی ضرور بالضرور خداوند ابلیس علیہ اللعنۃ کی تمثیل وزیروں کو میدان معرکہ میں لاکر استعداد کفش کاری
کرونگا کہ قلب با ہیبت ہو جائے شاید وہ یعنی اسے حرکت میں مشتعل یا خوش ہو کر ہماری مدد و استعانت کسی لاقوت نے کہا ای نادان بحقیقت [illegible]
نہیں ہو تو کہتا الہی میں اسوقت کس حالت بیدماغی و تکدر میں مبتلا ہوں اور تجھے مذاق کی سوا دوسرا کام نہیں ظالم خوش طبعی کے لئے یہ کونسا وقت [illegible]
قتل بے محل بیہودہ مسخری اچھی نہیں ہوتی مصرع ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مکانی دارد بارہا ہمارا [illegible] ایسی حرکت ناشائستہ [illegible]

آبرو خاک مین ملجاینگے اور کمال درجہ رسوائی ہوگی یاد رکھو کہ آخرکار خداوند ابلیس ضرور ہماری مدد کا شریک ہوگا اور استعانت فرمائیگا ہمین ہر طرح اوسکی
ذات سے امید و توقع ہے بہار نے کہا کس غضب میں ابلیس دین ابلیس مین ہرگز اس قول کو باور نہین کرتا استغفراللہ ابلیس لعین کی کیا قدرت مجال ہے کہ وہ
کسیکے امداد و معاونت کر سکے یہہ اوسی ذات پاک وحدہ لاشریک کے قدرت و طاقت خداوندی ہے کہ اپنے بندونکی دستگیری کرتا ہے اور ہر حال مین خبرگیران
رہتا ہے قطع نظر اسکے ہین اس دین باطل سے ہمیشہ بیزار و متنفر ہین القصہ بعد قتل ہونے منلاس کے لاقوت شاہ طبل زدہ جنگ گاہ سے چلا
گیا اور بارگاہ مین داخل ہوا شدت غم و الم سے دو روز ہنگامہ جنگ و حرب کو ملتوی کیا شب سیوم پہر طبل جنگ بجایا صبحدم بعد صف آرائی لشکر گنجاین
گنجور نے اپنے قدم شوم سے میدان جنگ کو زینت بخشی اور بعد تسلیم و رجز خوانی حریف ہم آورد طلب کیا ملک فرخ جبین نے باوجود زخمداری معرکہ میدان مین
جانیکا قصد کیا مگر صاحبقران اکبر نے اجازت نہین دی فرمایا ہلاکت کیا ضرور ہے کہ تم اس حالت زخمداری مین تکلیف بالائے تکلیف اوٹھاؤ ہنوز پہلوانان
صف شکن بہت باقی ہین دوسری ابھی تک میری شمشیر کی نوبت نہین آئی ہے ایسا لا و چند روز صبر کرو تمہارے زخم بدن مندمل ہوجائین پہر عزم کرنا ملک
بصیرون نے کہا ای دلاور ابھی مین تیرا قوت بازو زندہ و سلامت کمربستہ موجود ہون تمکو سوا اعلیٰ حضرت جنگ کار اگر تیرے بفضل و کرم ذوالجلال مین ان سگ
شغال کے استیصال کو کفایت کرتا ہون یہہ کہکر اوس دلاور دوران نے معرکہ کارزار مین قدم رکھا اور بعد ہمزبانی اوس گنجینہ کفر و الحاد کو بضرب شمشیر خون
آشام دار القتل مین پہونچایا اسیطرح تا ہنگام شام دس پہلوان نامی و گرامی جنبیان قوی ہیکل کو یکی بعد دیگری نوبت بنوبت قتل و مجروح کیا اور صحیح و سالم
اپنے لشکر مین چلا آیا دوسری روز جب آفتاب عالمتاب نے رخسار شاہد گیتی کو غازہ آرائی تجلی کیا ہے تب دونون لشکر ونکی صف آرائی ہوئی سہلاج دیو ایک
ترین نرہ دیوان طلسم تہا غرش کنان کف بدہان آلودہ مثل درخت چنار میدان جنگ مین استادہ ہوا اوس نے زیبا ہا ملک بصیرون لا دربستور دزدیاگاہ
اوس دیو کوہ پیکر کے مقابلہ مین پہونچا ہر چند صاحبقران نے بصیرون کو منع کیا اور کہا ایکدم تم اس دیو پارہ کوہ سے ہمپلہ نہین ہو آج ہم اسکے مقابلہ
مین جاتے ہین تم تماشا دیکھو کہ ہم اس منارقامت کے بنیاد حیات دیوار کہنہ کی مانند کسطرح منہدم کر دیتے ہین لیکن بصیرون نے نہ مانا اور مثل شیر غضبناک
بجوش و خروش اوس دیو کے مقابل پہونچا اور بصیرون بکمال دلاوری و مردانگی داد شجاعت دیتا رہا جب نوبت تیغبازی کی پہونچی سہلاج
دیو نے ایک ضرب دار شمشاد اس زور و قوت سے ملک بصیرون کی شانہ پر لگائی کہ اوس ضرب سخت کے صدمہ سے بصیرون نامدار ہوش
سے بیگانہ ہوگیا اور زمین معرکہ پر گرا سہلاج حرامزادہ نے قہقہا مارا اور چاہتا تہا کہ اوس مومن کا کام تمام کر دے ناگاہ گوشہ بیابان سے ایک
نقابدار سرخپوش تین ہزار سوار و پیادہ کی جمعیت سے برق طپان و شعلہ جوالہ کی مانند میدان کین مین پہونچا اور دین دین اسلام کہتا ہوا سہلاج
دیو کے مقابل ہوا اس اثنا مین عیاران لشکر اسلام ملک بصیرون کو میدان جنگ سے دست بدست اوٹھا لائے ادہر نقابدار سرخپوش نے اوس دیو کے
مقابل پہونچکر ایک نعرہ رعد آسا جگر سے کہینچا اور کہا باش باش اے حرامزادہ دنیا بازو ہمت دکھا اور کہ تیرا مرد مقابل عزرائیل جان بین ہو
گوتا ہے سخن جب تک سہلاج نابکار خبردار و ہشیار ہو نقابدار نامدار نے برابر جا کر کہینچی و چالاکی اوس دیو کی ہاتہہ سے دار شمشاد چہین لی اور
وربلار اوسکی ایک ضرب شمشیر خون آشام اس زور و قوت سے سہلاج دیو کی کمر پر لگائی کہ بعدل دو حصہ ہوگیا لاقوت شاہ اس واقعہ ہوش ربا کو دیکھکر ازار
رویا اوسوقت ہماری عیار بہی وقت کا منتظر تہا اوس عیار طرار نے ابلیس کے ہیکل طلائی کو بغل سے نکالکر میدان مین نصب کیا اور چند سجدے کے
دربدر سے مصلحت آمیز ادا کئے ادہر جسوقت سہلاج دیو جہنم واصل ہوگیا اوسوقت ہمارے نقش پانکا لکر سو نقش عیاری صورت ابلیس لگا کر اونے
باواز بلند کہا اے مردک لعنت خدا تیری خداوندی باطل پر جس حال مین تو اپنی بندگان خاص کی وقت درماندگی دستگیری مین کام نہ آیا پہر کیا ساکنان جہنم
کے کام آئیگا اس صورت ناقابل ہین البتہ تو مستحق کفش کاری ہے ہمارے یہہ کلمات کہتا تہا اور سو کفش لگاتا جاتا تہا لاقوت ہماری اس حرکت گستاخانہ
سے داغ داغ ہوگیا ہمارا ذولا کر کمال غضبناک سے سرزنش کی اور کہا اے بے ادب نابکار ناشنیدنی تا وجود مطلق اسوقت مجہ پر ایسے ذلت خفت فاش
دیکہی کہ بیٹھ ندوہ گوہوا جاتا ہون دیکہتا ہون کہ طلسم کشا امیر ادہمی اور تمام خدا پرستان لشکر اس حرکت مضحک پر خندہ زن ہورہے ہین بے ادبی گیا

نالایق اور عمل مذموم تو نے روا رکھا اور خداوند کو بسوالی خلایق کیا ایظالم بالفرض اگر خداوند لقا آج ہمارا مددگار نہوا تو ہم نے سمجہی کہ اوسکی ذات
ایسی ہے کہ عمل مذمومہ ستعانت و مدد گار لگا اے کوتہ اندیش خداوند کے تغافل و بے اعتنائی سے ہرگز اوسکی قدرت خداوندی مین فرق نہین آتا بندگان خاص کو
لیکن وقت اور کسی حال مین ارادت و عقیدت سے سست پیمان ہونا نہین چاہئی دوسری یہ ہے کہ خداوند کے تغافل کا کیسا ہی انجام بدہو آخر کار نتیجہ نیک ہے
ہے دیکھ لینا کہ تمام دشمنان ملیس تباہ و غارت ہونگے اور ہم بندگان خداوند دل شادمانی بجا لائینگی اگر بالفرض ہمارا وقت مرگ ہی آپہونچا ہو خیر کچھ چارہ نہین
بارے ہم با امید انشاء اللہ راضی ہین کہ خداوند ہمین اس مرگ کی خبر مین بہترین اشکال سے خلق کریگا اور بمناصب علی پر پہونچاویگا ہم خوب جانتے ہین کہ خداوند ہر
وقت و ہر لحظہ ہماری حال کا نگران ہے اگرچہ خداوند دانستہ چشم پوشی کرے کچھ مضایقہ نہین ہے لیکن اوسکی بندہ نوازی سے ناامید نہین ہین ای ہمارا وقت
تیرا فعل ناروا اور حرکت بیجا نسبت ذات خداوند ہمین خوش نہین آئی بلکہ نہایت ناگوار گذری ہمین گمان و اندیشہ ہے کہ خداوند کوئی قہر و غضب تجہپر نازل کرے
ہمان نے کہا اے شاہ اگر کوئی قہر خداوند باطل اس بندہ پاک عقیدت پر نازل ہوگا مین ہرگز و ہرگز قدری قدری سب بندگان ملیس کو تقسیم کر دونگا
اور اپنا حصہ خاص بادشاہ کی نذر گذرانونگا کسواسطیکہ تحفہ خداوند ہے بادشاہ بہی محروم نرہی ای لاقوت شاہ بگوش ہوش سن تو ہر وقت ناحق
مجھی تنبیہ و تادیب کرتا ہی کیا معنی کہ ہر شخص اور ہر ایک بندہ خداوند کی خدمت مین خلوص و عقیدت رکھتا ہے اور خداوند سے بلاشرکت غیری فریاد کیا کرتا ہے
چونکہ تو بہی ایک خداوند باطل رکہتا ہے اور مین بہی خدای برحق رکہتا ہون اس صورت مین درمیان بندہ و خداوند جو حرکات ناروا اور معاملات ناروا واقع
ہون دوسری کو کیا مجال قدرت سخن ہے کہ خواہی نخواہی دخل در معقولات دی مجھی خداوند ہے اور خداوند کو مجھے سروکار ہے کسیکو کیا غرض مین خوب
خداوند کی عادت جبلی اور خرق عادت سے واقف ہون کہ خداوند ہمیشہ ایسی حرکات مضحک سے خوش ہوتا ہے کسواسطیکہ خداوند پرورش و ہویدا ہے کہ یہ
بندہ گستاخ اکثر و بیشتر ہمیشہ زبان درازی و بے ادبی ظرافت طبع شوخ مزاج ہے خداوند میری حرکات و افعال گستاخانہ سے ہرگز ناخوش نہین ہوینگا
لاقوت اگر تو میری شوخی طبع سے ناراض ہے مجھے جواب دیدی مین اسیوقت خدا پرستون کے لشکر مین چلا جاونگا اور خداوند سے تیری شکایت کرونگا
لاقوت نے کہا اے ہاتف ہیہ نصیحت چند سخن معقول تجہے کہی ہی خواہ تو قبول کر یا نکر تجہے اپنی ذات کا اختیار حاصل ہے خداوند خود اس گستاخی کی
سزا دیگا مین ہرگز تیری افعال کا مزاحم نہین ہون اور نہ مجھی تیری افعال و طوار سے کچھہ سروکار ہے تو جان تیرا کام ہمارا کیا نے کہا اگر تجھے میرے افعال سے
سروکار نہین ہے تو اپنے سرداران لشکر کو بہی حکم دی کہ وہ بہی میرے حال کی متعرض نہون مین جو فعل چاہون وہ کرون کیا معنی کہ ہر شخص بسبب
رسوخ بندگی اپنے خداوند سے بانواع و اقسام نازو ادا پیش آتا ہے مہتا یعنی خداوند ملیس کو اسی روش سے خوشنود پاتا ہون خوب جانتا ہون
ملیس ایسی حرکات مضحک سے خوش و ناخوش ہوکر ہماری روای حاجات کرلگا مصرع با خوب می شناسم ان یار بیچارا * ای لاقوت تو حق و ناحق مجھے
لڑتا ہے اور میری حرکات کا مانع ہوتا ہے لاقوت نے کہا ہرگاہ مین تیرا متعرض حال نہین ہوتا پہر میرے اہل لشکر کو تجھسے کیا غرض ہوگا تجھی اپنا
قول و فعل کا اختیار ہے **قصہ کوتاہ** اوس شب لاقوت نے پہر طبل بجوایا دوسرے دن علی الصباح دونون لشکرون مین صف آرائی ہوئی بعد
تسویہ صفوف نبرد مہوت سیاہ بالای ایک دیو بلند قامت پیلتن سراپا مغرور بادہ شرارت مین مخمور لاقوت سے رخصت ہوکر فیل مست کی مانند
غرش کنان میدان مصاف مین آیا اور حریف ہم نبرد طلب کیا اوس روز بہی ایک نقابدار سیہ پوش عزرائیل دیوان نابکار گوشہ سیاہ سے پیدا ہوا اور جلوہ
اوس وحشی خصلت کے مقابلہ مین پہونچا صاحبقران اکبر نے اسد غازی سے فرمایا اے لال اور اگرچہ ان نقابداران گمنام کے اوضاع و اطوار سے سراسر
امیری و دوستی و محبت شام جہان مین پہونچتی ہے مگر مطلق حال نہین کہلا کہ یہ کون بزرگوار کرم پیشہ ہین اور ہمارے ساتھ انکی رفاقت کی کیا وجہ ہے کہ باین دلیری
و مردانگی نقاب ناشناختہ میدان کارزار مین ہماری اعانت کو تشریف لاتی ہین اور دادشجاعت و تہور دیتی ہین اسد غازی نے کہا ای بادشاہ فلک جاہ گردون
بارگاہ خاطر اقدس مطمئن رہے جو کوئی ہے سالکان طلسم و غلامان حلقہ بگوش بارگاہ صاحبقرانی سے ہے آخر کار حال منکشف ہوجائیگا مخفی نہین رہیگا کسواسطیکہ
سالکان طلسم مین دو گروہ آباد ہین یعنی ایک ابلیس پرست راندہ درگاہ الہی دشمن طلسم کشا دوسری خداپرست غلامان شہنشاہ ہے مطیعان صاحبقران

ای شہریار جیسے ابلیس پرست دشمن نام اور سعی جان ظلم کشا ہیں ویسے خدا پرست جان نثار و فدائی تیغ ظلم کشا ہیں کیا تعجب ہے کہ یہ نقابدار بہی
اوسی گروہ جان نثاران شہریاری سی ہون القصہ نقابدار سیہ پوش مرہوت دیو سی دیر تک جنگ مردانہ کرتا رہا اور ایک فصل ایسی تیغبازی کی
کہ دوست دشمن کی زبان سی صدای تحسین و آفرین بلند ہوئی ناگاہ اوس ردویل جلالت مین نقابدار کی پیشانی پر دو پشت سنگ کی ضرب سی ایک
زخم خفیف بہی پہونچا مگر باوجود زخمداری اوس نقابدار دلاور و دوران نی مرہوت دیو کی بیشکر مین ہاتہ ڈالکر دم اول ہی مین اوس دیو کی قد و قامت کو
زمین سی اوٹہایا اور ہاتہ پر علم کرلیا اور گرد سر پیچ دیکر اسطرح زمین پر مارا کہ مثل خشت ہای دیوار کہنہ گوشت و استخوان کا انبار ہوگیا نقابدار کی اس مردی خداداد کو
دیکہکر غلغلہ بلند ہوا اور پہلوانان لشکر کی طایر حواس پرواز کرگئی صاحبقران اکبر نی بہی نقابدار سیہ پوش کی زور و قوت کی بسا لب ستایش کی اور زبان
تحسین و آفرین کہولی لاقوت شاہ اس واقعہ کی مشاہدہ سی مثل قالب بیجان عالم سکوت مین استادہ تہا مرہوت سپہ سالار کی شدت غم و غصہ سی اپنی ریش کو
کندہ کیا اور یکبار پہلوانان لشکر کو جنگ مغلوبہ کا حکم دیا اور فریاد کی ای بہادران لشکر تم بہیئت مجموعی تاخت لاؤ اور اس نقابدار مفلوک کو فرصت گریز ندو
کہ زندہ و سلامت سو صحیح میدان سی نکل جائی الغرض دلاوران لشکر مثل مور و ملخ باتیغ و تبر و گرز و خنجر چہار طرف سی نقابدار پر حملہ آور ہوئے اوس وقت عجیب ہنگامہ
حشر و نشر برپا ہوگیا کہ زمین و آسمان تیغ گرد و غبار سی نظر آتا تہا اور چار سمت سی آواز گیر و بہ بند و بزن و بکش آتی تہی اوطرف لشکر اسلام نی بہی نقابدار کی کمک کے
اور نقابدار سرخپوش نی بہی فوراً جنگ مغلوبہ کیا ۵ دو لشکر بیکدیگر آمیختند قیامت گشتی بپا انگیختند صاحبقران فلک شوکت نی اس ہنگامہ ستیز کو دیکہ نقابدار
کی امداد کا قصد فرمایا اور مردانہ دلیرانہ وہ ہزبر بیشہ شجاعت باتیغ دشمن شکار کفار کی انبوہ مین در آیا اور اون وحشی خصایل کی قتل و استیصال
مین سرگرم ہوگیا جسطرف وہ شیر نیستان تہوری حملہ آور ہوتا تہا خرمن حیات کفار کو آتش برق شمشیر سے خاکستر کرتا تہا ۵ بہر جا کہ شمشیر او کار کرد
یکی را دو کرد و دو را چار کرد القصہ ایسا معرکہ عظیم اور ہنگامہ قیامت خیز واقع ہوا کہ سوای صدای چرنگا چرنگ شمشیر جانستان و چقاچاق
خنجر بران دوسری آواز کان مین نآتی تہی اور ہر سمت خون افشانی سے معرکہ کارزار ایک تختہ لالہ زار بن گیا تہا جس طرف نگاہ جاتی تہی
ایک جوی خون روان نظر آتی تہی دریشہ پیشہ تشنہ لبان آبدم شمشیر اوس جوی خون سے سیراب ہوتی تہی ایکطرف صاحبقران نامدار سرگرم
پیکار اور دوسری جانب دلاوران خنجر گذار ایسے سرگرم و ستیز کارزار ہو رہی ہتے کہ کسی کو اپنی جان و تن کا ہوش نہ تہا لیکن لشکر اسلام
قلیل اور سپاہ اعدا اسقدر کثیر کہ ریگ بیابان سے فزون تر کہان تک دلاوری کو کام مین لاتی نوبت بجائی رسید کہ لشکر اسلام کی حالت دگرگون
ہونی لگی اور بہادران اسلام مین ضعف کے آثار ظاہر ہوئے نزدیک تہا کہ شکست فاش ہوجاوے ناگاہ گوشہ بیابان سے ایک گرد نمودار ہوئی
جب دامن گرد وا ہوا ایک علم نشان بیست ہزار سوار جنگ گذار سلاح و یراق سے آراستہ نظر آئی اور ایک نقابدار سرخ پوش اسپ عربی
نژاد پہ سوار پیش پیش فوج کے چلا آتا تہا یکبار وہ نقابدار شعلہ جسد کے مانند اوس ہنگامہ دار و گیر مین در آیا اور لشکر کو حکم دیا کہ ان ملاعین پر
تاخت لاؤ وہ بیست ہزار سوار جرار یکبارگی جلوریز اون شرارت پیشہ کی انبوہ پر تاخت لائی اور با شمشیر و گرز حملہ آور ہوگئے ہنوز ایک ساعت نگذری
تہی کہ دوسری گرد گوشہ بیابان سے بلند ہوئی اور دامنہ گرد سی نقابدار ابلق پوش مع بیس ہزار سوار آتشبار خنجر گذار چلا آتا تہا یہ نقابدار بہی لشکر کفار
مین در آیا اور داد شجاعت و تہوری اسکی بعد ایک اور گرد تیرہ و تیرہ و چہرہ تیغ با آسمان بستہ بیابان سے اوٹہی جب دامن گرد شگافتہ ہوا یکبارگی ایک
نقابدار سفید پوش بیس ہزار سوار کی جمعیت سے باتیغ ہای عریان نکلا اور یکبار اوس نے چہار طرف سے فوج حریف پر یورش کردی الغرض
ہر چہار نقابدار نی ہر سمت سی دست قتال دراز کیا اور لشکر اعدا پر عرصہ تنگ کر دیا الاخر اون لعینان دین پر اسقدر عرصہ کارزار
تنگ ہوگیا تہا کہ ہر ایک اجل گرفتہ کی قالب تن سے جان اور جان سے آرزو کی نکلنے کو راہ نکلتی تہی جو معرکہ خوانان خیرہ دل تہے اور امید
دل امید واران سست ہوگئی تہی جان و آرزو در ماندہ کار سے نکلنے کو راہ فرار نہ تہی کوئی جائی قرار نظر آتی تہی ہر طرح جد و جہد بیکار و سعی بے
حاصل ہوئی عجیب معرکہ رزم و ہنگامہ پیکار تہا شمشیر و تیغ تہا کہ نرک فلک کے نظر سے کبہی نگذرا تہا اوس معرکہ دار و گیر مین صاحبقران

سرنگون جسطرف حملہ آور ہوتا تہا کشتونکے پشتے اور پشتونسے منار بنجاتے تہے اوس سویدین اللہ شیر بیشۂ شجاعت و تہوری نے بذات حسن
خون واحد قریب بیس دیو زبردست منار قامت درساہہ جنیان پلیتین لی کہ ہر ایک بہادر و زور آور ترین عالم تہا طعمۂ نہنگ شمشیر کیا اور اکثر کو خاک
خون مین ملادیا اسیطرح نقابداران نامدار یعنی نقابدار سرخپوش و سبزپوش و سفیدپوش ونفش پوش نے سپاہ یمین و یسار و قلب و جناح کو ہر ایک
تہہ تیغ کیا لہہر ایک خاکی و آتشی اپنے مرکز اصلی سے جاملا اوسطرف بہادران لشکر ظفر پیکر کفن بر سر بستہ سرگرم مصاف تہے اور متاع جان کو تاراج
کرتے تہے خلاصہ کلام روز سیوم نسیم فتح و ظفر نے گوشۂ دامان پرچم علم صاحبقرانی کو ہلایا آثار ہزیمت لشکر کفار پر نمایاں ہوے لاقوت نے دیکہا کہ
اب صورت دگرگون نظر آتی ہے اگر اسیطرح ایکدور اور بہی ہنگامۂ جنگ قایم رہا ان نقابداران گمنام ملک الموت کے ہاتہہ سے جان سلامت نہین
رہنے کی اور تمام لشکر قتل و غارت ہوجایگا ایک متنفس بہی لشکر کا زندہ نہین رہیگا اور تعجب نہین کہ مین خود اسیر پنجۂ اجل ہوجاؤن بہتر یہہ ہے کہ یہانسے
گریز کرو لاقوت شاہ نے اپنی خدشۂ محیط دل اور خلش پیراہون خاطر کو فرسنگ دانا سے کہ بجائے فرقوت عہدۂ وزارت پر معین ہے ظاہر کیا
اور مشورت لی فرسنگ نے کہا ای بیوقوف یہہ وقت صلاح و مشورت کا ہے جو مجہسے پوچہتا ہے اب کیا باقی رہا ہے جسکی تدبیر مین بتاؤن جسوقت
مفلوک اور لشکر کے نیم جان ہین وہ بہی قریب ہے بیجان ہوا چاہتے ہین اوسوقت بنای گریز رہیگا بجای قرار بہتر یہی ہے کہ پا بر سر نہادہ گریز کرے
گریز ہی ہنگام دسر بجای تو سے از پہلوانی دسرزیر پای تو مصلحت وقت اور قرین عقل یہی امر ہی کہ جہانتک تیری دست و پا مین توانائی ہے
فوراً راہ فرار اختیار کر اور شہر عسکر تک کسی جا دم نلے اور عسکر مین پہونچکر از سر نو سازو سامان جنگ سے درست ہو کر پہر مستعد جنگ ہو تا ای لاقوت
خیال کرنا چاہئے کہ اس وقت ہمارا لشکر نصف سے زیادہ قتل و غارت ہوچکا ہے اور جسقدر باقی ہے وہ قریب لقمۂ نہنگ شمشیر غازیان اسلام
ہوجا الا ہے اسپر و سکا کچہہ شمار نہین ہے اب کسیطرح فتحیابی کی امید نہین ہے کسلئی کہ خداپرستونکی ہر طرف سے کمک و امداد غیب پہنچتی ہے
مبادا الہی کی اسپر پنجہ بلا ہوجاے لاقوت شاہ کو اوس بیر دانشور کی رای موافق منشاء دلی پسند آئی اوسیوقت بہاں معرکہ سے بیخبر گریز کر گیا
ور مصاف و پاک جان ناپاک بچالی جب مردان لشکر نے دیکہا کہ لاقوت شاہ قلب لشکر میں مفقود ہے اور کوئی سالار لشکر نظر نہین آتا تمام و کمال پراگندہ
دل و پریشان حواس ہوکر منتشر ہوگئی اکثر معرض قتل مین آئے اور بقیۃ السیف نے امان چاہی دلیران اسلام و غازیان نصرت انجام تیغ زنی
و خون افشانی سے دستکش ہوے فتح و ظفر نے رکاب ہمایون صاحبقران کو بوسہ دیا ہمارجنی عیار اوسوقت صاحبقران نصرت قرین کی
خدمت با سعادت مین حاضر ہوا اول مبارکباد فتح و نصرت مین رطب اللسان ہوا اور سعادت ملازمت حاصل کی بعد ازان تمام سرگذشت اپنی جا بجا
ہونیکی اور لاقوت کو معرکۂ کارزار مین ذلت و خفت دینی کی ابتدا سے انتہا تک بیان کی صاحبقران نے چند کلمات توحید ہمارکے رو برو بیان
فرمائے ہمار نے بصدق و صفائی قلب سے مسلمان ہوا صاحبقران اکبر نے ہمارجنی کو بالطاف و نوازش خسروانہ ممتاز فرمایا اور ایک خلعت گران از ہمار کو
بخشا اور فرمایا ای برادر دینی ہمارجنی صد ہزار آفرین ہے تیرے فہم و فراست و عقل و اندیش پر تو نے عجب کام مردانہ کیا اور عین میدان کارزار مین بلیسین پرستونکو
ذلت و خفت فاش دی ہے کہ تمام خداپرستان لشکر شرشر خندہ سے غش کر گئی ای ہمار ہم تیری فطرت عیارانہ سے نہایت محظوظ و شادمان ہوی
خدای عزوجل تجہے اس عمل نیک کی جزای خیر عطا کری الحق تو نے اوس روز کفار نابکار کی تفضیح و رسوای مین کوئی درجہ باقی نہین کہا آفرین
صد ہزار آفرین عیار ہو تو ایسے ہی ہوتے ہین القصہ اوسی اثنا مین بکو شنودی ایک پیک صبا رفتار ملک ذوالفقار شیرویہ دلاور کا مرسلہ
بارگاہ مین پہونچا اور وہ نامۂ فتح تہنیت آگین نظر انور سے گذرا صاحبقران اکبر نے نامہ ملاحظہ فرما کر سجدات شکر جناب باری مین ادا کیے اور فرمایا
امیدواران نصرت نصیب مین اسوقت عنایات ایزدی و فضل ربانی کا شکر و سپاس بجد و حسب ادا کرتا ہون اول یہہ کہ شہر عسکر بآسانی مفتوح ہو گیا
اور بخت و نصرت اور بیاد آئی دولت مین آیا دوسری مادر زنگ افروز ملکہ جمال افروز پری ظلمتکدۂ کفر و ضلالت سے نکلکر شبستان شریعت مین
پہنچی اور بصدق دل و عقیدۂ پاک اوسی خدای برحق کو پہچانا اللہ جل شانہ نے تمام کار ہاے اہم و دشوار ہمارے آسان کیے الحمد للہ ... مین قاف

بلکہ روز و شب مجیب الدعوات حل کنندہ مشکلات سے اسی امر کا مستدعی رہتا تہا کہ مسبب الاسباب کوئی سبب ایسا پیدا کر دی کہ جمال افروز پری
لذت اسلام سے بہرہ ور ہو جا کسواسطیکہ مجھی بلکہ رنگ افروز کے ساتہ ایک نوعکی محبت دلی اور تعلق قلبی ہی علاوہ اسکے ملکہ رنگ افروز پری اپنے مادر عفیفہ
سے کمال درجہ محبت رکہتی ہے اور بسبب جوش و غلبہ مہرمادری کی ہر وقت دست بدعا تہی کہ الہی اوس عفیفہ کو کفر و ضلالت سے نکال الحمد للہ کہ کارساز
بندہ نواز او سبحانہ تعالے شانہ نے اس کار مشکل کو انجام فرما دیا اوسوقت جملہ دلاوران اسلام بارگاہ میں حاضر تہی سب نے صاحبقران اکبر کو فتح جنگ
اور حصول مقاصد کی مبارکباد دی ہمارجنی نے بار دگر دعا و ثنا اداکی ع تا جہان است جہان باشی ہمہ خلق کامران باشی ٭ صاحبقران کبیر نے
پوچہا ای ہمار یہہ بتا کہ تیرا آقا نابکار لاقوت کسطرف گریز کر گیا ہے البتہ تجہے معلوم ہوگا کہ لاقوت اوسطرف جائیگا ہمار جنی نے کہا ای شہریار والا تبار
معلوم ہوتا ہے کہ لاقوت شاہ منتشر الحواس اول عسکر کیطرف با امید پناہ اور تحقیق قلعہ عسکریہ گیا ہوگا لیکن وہانکی صورت دیگرگون دیکہکر بحال
محزون مرحلہ چہارم کیطرف ضرور جائیگا کسلیے کہ ایجسمرحلہ چہارم کائینات طلسم میں اور کوئی مامن و مقر اوسی باقی نہین جہان پائے استقامت جمے
علاوہ ازین ملک زردہنگ جنی حاکم مرحلہ مذکور ہی مثل اوسکی ابلیس پرست و مرتد ہو گیا ہے یعنی زادان بی ایمان اوسکے وزیر نے اوسی بکہکر
و غامرتد کر دیا ہے ای شہریار یہہ زادان نا در بخطا فرقوت حجسم نصیب قرابت قریبہ رکہتا ہے اور شرارت و بدذاتی مین سو حصہ فرقوت نابکار سے
زیادہ تر ہے گویا شیطان کے مقعد سے نکلا ہے اوس نطفہ ابلیس سے لاقوت کو لکہا تہا اگر تو اس سرزمین مین ملک زردہنگ کے پاس چلا آئیگا
ملک زردہنگ تیری مدد و کمک ضرور کریگا ای شہریار عجب نہین کہ لاقوت اوس امید و توقع پر ملک زردہنگ کے پاس جائیگا کسواسطیکہ فی الحال کائینات طلسم
مین کوئی مقام امن و عافیت کا ایسا نہین ہی کہ لاقوت وہان جا کر پناہ گزین ہو ای شہریار کامگار اگر حکم ہو یہہ غلام اور چند روز بمصلحت لاقوت کے پاس اوقات
گذاری اور موقع وقت پاکر آزار دہی مین سعی کرتا رہی اس ضمن مین انشاء اللہ تعالی کبہی کبہی حضور کی خدمت مین حاضر ہو کر نیک و بد حال کی خبر دیتا رہونگا
صاحبقران نے ہمار جنی کو حسب استدعا اوسکی لاقوت کی پاس جانیکی اجازت دی بلکہ وقت رخصت ایک خلعت لائق عطا کیا ہمار نے عرض کیا جناب عالی کی
عمر دراز ہو اسوقت غلام اس عطیہ خسروانی سی خوش نہین ہو انشاء اللہ تعالی بعد حصول جمیع مقاصد اور فتح کلی کی خدمت ہمایون مین حاضر ہو کر عطائی کبرائی کی
درخواست پیش کرونگا اوسوقت حضور سیر حال پر الطاف شاہانہ اور تفضلات خسروانہ مبذول فرمائین اس غلام کی آرزوے اصلی اور امید دلی یہہ ہی کہ تمام عمر
کفش برداری مین بسر کر دی صاحبقران نے ہمار کا التماس مقرون با جابت فرمایا اور رخصت کیا **الغرض** بعد رخصت کرنے ہمار کی صاحبقران اکبر شاہ انجم
سپاہ بفتح و فیروزی بارگاہ معلی مین داخل ہوا اوسوقت ایک انبوہ کثیر قریب ہشتاد ہزار اسیران کفار کی دربار گاہ پر جمع دیکہا صاحبقران اکبر نے اوسیوقت
اونکی دست و پا سی بند قید کہلوا دی اور سبکو آزاد کر دیا وہ گروہ صاحبقران اکبر کا یہہ الطاف خسروانہ دیکہکر بطوع و رغبت صدق دل سی دائرہ
اسلام مین داخل ہو گئی صاحبقران نے ہر ایک کو علی قدر مراتب خلعت و انعام عطا فرمایا اور اپنی لشکر مین ملازم رکہہ لیا از انجملہ اخترش نام کہ ایک پہلوان
دلاور بی بدل تہا اوس گروہ کی افسری پر ممتاز ہوا بعد ازان صاحبقران والا جاہ تخت دولت و جہانبانی پر متمکن ہوا اور شراب ریحانی کی چند جام
نوش فرمائی جسوقت سرور بادہ ریحانی اور حی نشاط افزا سی اوس عالی دماغ کا دماغ گرم ہو گیا حاضرین بارگاہ کی طرف مخاطب ہو کر پوچہا
یاد و اتنک ہمین اون لقابداران پاکیزہ دین کی حقیقت دریافت نہین ہوئی کہ وہ کون بزرگوار تہی اور ہماری ساتہہ اس سلوک و مرحمات کا
باعث کیا تہا کہ وہ ایسے وقت نازک مین ہماری مددگار ہوئے اور ایک بار عظیم منت و احسان کا ہمارے سر و گردن پر رکہا بہرحال اونکی حقیقت
واقعی سے آگہی ہونی ضرور ہے کیونکہ خلش خاطر آزار رسان رفع ہو کیا عجب کہ اون کرم پیشہ کی اداسے دلنشین کی بوئی محبت مشام جان مین
پہونچی تہی کسی عیار ہوشیار کو بہیجکر جلد تر خبر منگاؤ اور اگر ممکن ہو ہمارا اسلام و شوق ملاقات بہی کہلا بہیجو ہنوز صاحبقران فلک سریر شاہزادہ کشور گیر
اسی کلمہ و کلام میں مصروف تہا کہ درگسالار بارگاہ نے عرض کیا کہ چار شخص نقاب افگندہ در بارگاہ پر حاضر ہین اور باریابی ملازمت چاہتی ہین
یہہ دو اتجاع اس خبر کی صاحبقران اکبر کو مسرت بالائے مسرت حاصل ہوئی فرمایا جلد تر اون وفاشعار نقابداروں کو ہمارے پاس بلا لاؤ ہم دیکہے

اونکی ملاقات کی مشتاق ہین **الغرض** نقابداران مذکور بارگاہ مین حاضر ہوئے اور حد ادب سے تسلیم و کورنش بجالائی ہر ایک نی پایہ تخت کو
بوسہ دیا اور مراسم عبودیت ادا کئی صاحبقران گیتی ستان نی بنظر استحقاق کارگذاری ہر قدر اونکی تعظیم دی اور معانقہ کا قصد فرمایا اوسوقت
اون نقابداروں نی یکبار اپنی چہرہ سے پردہ نقاب کو اوٹھایا اور ظاہر ہوگئے صاحبقران اکبر نی دیکھا کہ وہ چارون نقابدار یاران وفادار
سمکون و ابشار و سیفان و تحلان جنی ہین صاحبقران والا تبار اونکی دیکھنی سی نہایت محظوظ ہوا اور فرحت تازہ و مسرت بی اندازہ خاطر عالیکو
کو حاصل ہوئی بے اختیار تخت سے جست کی اور ہر ایک سے بغلگیر ہوا وہ چارون دلاور نوبت بنوبت صاحبقران اکبر کی تصدق ہوئی اور
عرض کیا ای شہریار ذوی الاحترام ہم غلامان بارگاہ کو یہہ مرتبہ و منزلت کسرو نصیب ہوا ہی کہ سلطان فلک سریر تخت سے اوٹھکر ہم سے معانقہ
فرمائے یا صاحبقران گیتی ستان ہماری حق مین یہہ اعزاز و افتخار کیا کم ہی کہ ہم حضور کے پایہ تخت کو بوسہ دیں اور سر اعزاز و افتخار آسمان پر پہونچا
اور ہمیشہ حضور کا دست الطاف و مکرمت ہماری سر پر سایہ گستر رہے صاحبقران اکبر نی فرمایا ای یاران غمگسار و وفا شعار آگاہ ہو جسطرح نگاہ مہر سلطان
با الطاف زیادہ تر ہوتی ہی فیض کرم ہی شاہان انصاف گستر کا افزون تر ہوتا ہی معہذا بنظر وفاداری و بپاس خیر اندیشی ہم جسقدر مراعات تمہاری ساتھ
ملحوظ رکھین بجا ہے **کوتاہی سخن** سمکون و ابشار وغیرہ چارون دلاور اپنی اپنی مراتب سی کرسی و دنگل پر بیٹھی صاحبقران اکبر نی اون سی
پوچھا ای سمکون تم یہہ بتاؤ کہ تمکو ہماری یہان آنیکی کسطرح خبر ہوئی اور تم نی کیونکر جانا کہ ہم اس مقام پر ہنگامہ جنگ و حرب مین مصروف ہین اور تم اوس دایرہ محفوظ سی کسطرح
یہانتک پہونچی اون دلاوران نامدار نی عرض کیا اصل حال یہہ ہے کہ ذات خجستہ صفات جناب عالی کی بمنزلہ آفتاب طلسم کی ہی یعنی جسوقت خورشید جہانتاب
طالع ہوتا ہی پرتو انوار اوسکا عالم و عالمیان پر جلوہ ریز و نور افگن رہتا ہی اسیطرح حضور کا لمعہ شوکت و جلال کا بنائے طلسم و اہل طلسم کی انظار مین جلوہ افزا رہتا ہی
ای شہریار والا تبار اسوقت تک ہم غلامان حلقہ بگوش حسب الحکم قضا شیم اوسی دایرہ محفوظ مین با امن و عافیت تھی ناگاہ اکیروز حکیم جعفر طوس جنی داروغہ طلسم کی طرف سے
ایک رقعہ سر بمہر بایں مضمون ہماری پاس بہونچایا کہ ای سمکون و ابشار وغیرہ تم کیا غافل دلی بیخبر بیٹھی ہو آگاہ ہو کہ تمہارا آقای والا گہر صاحبقران
اکبر بقصد فتح کی طرف تشریف لی گیا ہے چنانچہ چتر یاقوت کہ بہترین متاع طلسم تھا اوسکی قبض و تصرف مین آگیا اب تمہارا یہان بیکار و معطل
رہنا محض فضول ہے تم ہی ہر ایک سردار اپنی فوج و سپاہ متفرق شدہ کو فراہم کرو اور بقدم سرعت و بجناح استعجال صاحبقران کی خدمت
عالی مین جلد تر پہونچو بلکہ اسی کوہستان کی راہ سے جاؤ جلد تر پہونچوگے اور فلان درہ کوہ زاغان سے جا نکلوگے اور فلان روز فلان
ساعت معین وقت نازک پر صاحبقران سے جا ملوگے ای شہریار ہم نے اوسی وقت اپنی مردان فوج کو ہر طرف سے جمع کیا اور بموافق
حکم حکیم وہان سے روانہ ہوئی جب درہ کوہ زاغان سے نکلی چند قدم پیشتر بڑہی تھے کہ ہم نے اس ہنگامہ کی خبر سنی اور اون اشرار و کفار کی
سفاکی بچشم خود دیکھی نقاب انداختہ اون شرارت پیشہ کے سرکوبی کو موجود ہوگئے اور سعادت قدمبوس حاصل کی صاحبقران اکبر
نے فرمایا ای یاران غمخوار حق یہہ ہے کہ تم خوب وقت درماندگی مین پہونچی اور عجب کارنمایان تم سے ظہور مین آئی ہم تمام عمر تمہاری
بار احسان سے سبکسر نہین ہونے کی اور رہین منت رہینگے بہر حال مین جسقدر تمہاری کارگذاری سے خرسند تھا اوس سے
زیادہ تمکو دیکھکر شادمان ہوا **القصہ** جب صاحبقران گیتی ستان مہم جنگ سے مطمئن ہوگیا اور اسی اثنا مین زخمداران لشکر ظفر
پیکر بھی دو تین روز مین چاق و تندرست ہوگئے اور شہریار کشور گیر بھی کسیقدر کسل و تکان حرب و ضرب سے آسودہ ہولیا اوسوقت صاحبقران
اکبر نے لوح کو ملاحظہ فرمایا سطح لوح پر یہہ عبارت نظر سے گذری ای صاحبقران طلسم کشا زوج ملکہ ماہ سیما آگاہ ہو کہ یاقوت معین کی مرکہ ہلاکت
مرحلہ چہارم مین تمہاری دست مبارک پر مقدر ہوئی ہے بہر حال خاطر مبارک جمع رہے کہ لاقوت مردود ازلی وہان ہی معرکہ اول مین
مقابلہ سے گریز کر جائیگا اور بلای سخت مین مبتلا ہوگا ای شہریار بعد جنگ مرحلہ چہارم کے تم پھر لوح سے مشورہ لینا اب تمکو یہہ چاہئی کہ بعد
قلع و قمع کرنے لشکر فوج و سپاہ لاقوت کی تم بھی لاقوت کے تعاقب مین یہان سے کوچ فرماکر اول شہر عسکریہ کی جانب تشریف لیجا

کہ وہ شہر فی الحال اولیائی دولت کے قبض و تصرف مین ہے تم عسکریہ مین پہونچکر جسقدر زر و مال و جواہر بیش بہا وہان امانت رکھا ہوا ہے
اوسے ملاحظہ فرما کر اوسپر اپنی مہر لگا دینا اور بادشاہ طلسم کو بار دگر تخت حکومت عسکریہ پر مستقل فرما کر خود بدولت و اقبال بجانب جنوب کہ راہ مرحلہ
دویم ہے نہضت فرمانا حاکم مرحلہ مذکور باطاعت فرمانبرداری تم سے پیش آئیگا آنگاہ مرحلہ مذکور کو باطل فرما کر جو متاع طلسم کہ سالہا سال سے
اوس طلسم مین امانت رکھی ہے اپنی تصرف مین لانا پھر وہان سے مرحلہ سیوم کیطرف متوجہ ہونا الغرض جو مطالب و مدارج ضروری الاظہار تھی وہ تمام و
کمال لوح نے صاحبقران اکبر کو تلقین کئے چنانچہ ضمن بیان مراحل مین گزارش کئے جاوینگے صاحبقران اکبر نے بعد مطالبہ لوح کو بوسہ دیکر جیب
دستور گلی مین ڈالا اور لوائی عزیمت عسکریہ کی جانب بلند فرمایا اب لاقوت نافرجام کی حقیقت سنو **راوی کہتا ہے** کہ جسوقت وہ بدبخت
راندہ درگاہ کبریائی صاحبقران اکبر کی مقابل سے بیخبر فرار ہو کر افتان و خیزان بدحواس و پریشان صف لشکر نکبت اثر سے سرزدہ نکل گیا
اول اوس ملحد کا یہہ قصد و ارادہ ہوا کہ اپنی دار الملک شہر عسکریہ مین جا کر پناہ گزین ہو اور بار دگر از سر نو ساز و سامان جنگ مع فوج و لشکر جرار
درست و مہیا کرے بعد ازان جو مناسب و مصلحت وقت دیکھی عمل مین لائی **حاصل کلام** جب لاقوت سفر و سراسیمگی و ہیبت و باے
منتشر الحواس ہمین منزل عسکریہ کے قریب پہونچا ایک شخص مرسال جنی نام کفاران شہر سے جو خاص سحر کہ قتل و غارت عسکریہ سے فرار ہوا تھا اور تمام
سحر گشت و خون اپنی آنکھ سے اوسنے دیکھا تھا مع چند سواران بقیۃ السیف کی جمعیت سے اسطرف آتا تھا کہ لاقوت شاہ کو اس واقعہ کی خبر کرے
عین راہ مین لاقوت شاہ سے دوچار ہوا لاقوت نے پوچھا ای مرسال کہان سے آتا ہے اور کسطرف کا قصد رکھتا ہے بیان کر کہ شہر عسکریہ کی
کیا خبر ہے مرسال نے کہا اے شاہ زبون طالع مجھسے شہر کی حقیقت کیا پوچھتا ہے شاید تو شہر کی حال سے واقف نہین ہے جو مجھسے دریافت کرتا ہے
لاقوت نے کہا ای گیدی اگر مین وانکے حال سے آگہی رکھتا تجھسے دریافت کی کیا حاجت ہوتی مین ایک مدت دراز سے لاعلم محض ہون
اب تو بیان کر وہان کا کیا رنگ ہے مرسال نے کہا اے بادشاہ مین اسقدر جانتا ہون کہ عسکریہ تیرا دار الملک اب دار الرگ ہے لاقوت نے
غضبناکی سے کہا اے شخص تو کچھہ دیوانہ ہے کہ ایسی بیسر و پا باتین کرتا ہے ای ننگرام ولد الزنا مفصل بیان کر یہہ معما ہماری فہم مین نہین آتا
اوسوقت مرسال نے اپنی گریبان کو پارہ کیا اور باواز دردناک رویا اور کہا ای لاقوت مرگ نصیب مجھسے کیا پوچھتا ہے ۵ برگشتہ ز ابلیس
پرستان فلک پیر ہ شد بیعت اسلام باقبال جہانگیر ہ شکوہ تو بتمیز در اسلام درآمد ہ وز دست تو در رفت چو از چلہ کمان تیر ہ ای لاقوت تو
شہر کا حال خرابی مال مجھسے نہ پوچھہ میرا سینہ درد و اندوہ سے شق ہوا جاتا ہے لاقوت نے کہا ای مرسال یہہ مختصر کیفیت بھی میری فہم مین نہین
آئے بالتفصیل بیان کر آخر کیا ہوا جو مین سمجھون آنگاہ مرسال نے تمام سرگذشت فرلوت کے بغاوت کی اور یہہ کہ چھپا ملک فرشاد بادشاہ کا اور قید ہونا
فرلوت باغی کا جمال افروز کی تدبیر سے اور قتل ہونا اوس نابکار کا بذلت و خواری جو کچھہ واقعہ گذرا تھا اول سے آخر تک نقل کیا لاقوت نے
بعد استماع اس خبر وحشت اثر کی ایک آہ سوزناک سینہ سے کھینچی اور پشت مرکب سے غش کھا کر زمین پر گرا ہمراہی دلاور دمدم ابلیس کی صورت کو
بغل سے نکال کر غش کاری کرتا تھا اور ابلیس پرستونکو دشنامہائے غلیظ دیتا تھا **الغرض** جب لاقوت کے ہوش و حواس بجا ہوئے کہا
ای مرسال مین شہر کے تاراجی و قتل و غارت سے اسقدر ملول نہین ہوا جسقدر فرلوت ننگرام کی قتل و ہلاکت سے خرسند و شادمان ہوا ہون
حق یہہ ہے کہ جمال افروز نے مجھپر کمال احسان کیا کہ اوس نمک بحرام باغی کو قتل کروایا اور اوس نابکار کی کیفر کردار کے سزا دی یہہ حال آنچہ گذشت گذشت
کچھہ فکر و تشویش کا مقام نہین ہے اگر مین نے بار دگر طلسم کشا پر فتح پائی اور مین اس مہم پر کامیاب ہوا پھر ایکدست از دست رفتہ قبضہ مین آجائیگی کچھ
بڑی بات نہین ہے ورنہ در صورت دیگر مین خوب جانتا ہون کہ اس تباہی و بربادی کے عوض ابلیس خداوند نے درجات عالی اور مناصب رفیع میرے
واسطے مقرر کئی ہونگی وہ ضرور بالضرور بعد مرگ مجھے نصیب ہونگی مین ہر وقت خداوند کے الطاف کا امیدوار ہون ۵ بگردیم نہ ابلیس اگر جان برود
مال و ناموس چہ باشد کہ بینا الان برود ہ یہہ بہاری یہہ کلمات جہالت آمیز لاقوت کے زبان سے سنکر ہزار ہزار لعنت و نفرین اوس شقاوت شعار بیدردین پر

اور دل مین کہان پہونچتا ہے ۵ با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ ۔ نرود میخ آہنی در سنگ ۔ یہہ یعنی سیہ بخت تیرہ روزگار عجیب کور چشم ہے کہ ہرگز نیک و بد
مین تمیز نہین کرتا ابلیس مردود کی صحبت اسکی رگ و پی مین ایسی سرایت کر گئی ہے کہ کسیکی نصیحت و ہدایت اسکے دل سیاہ پر موثر نہین ہونیکی **الغرض**
لاقوت شاہ جب دار الملک عسکریہ سے مایوس مطلق ہو گیا فرسنگ دانا کو گریہ باران دیدہ سی پوچھا ای فرسنگ دانا اب تیری کیا صلاح ہی تیرے نزدیک
اس حال بجز مرحلہ چہارم اور کوئی جا قیام و بہتر پناہ ہماری خیال مین نہین آتی فرسنگ دانا نے کہا ای لاقوت شاہ جو امر کہ شدنی تہا وہ پیش آگیا یاد رکہہ کہ وقت
اندیشہ و کار از دست رفتہ بلد بار ہاتہہ نہین آتا اب مجہی غیر از مرگ کوئی چارہ نظر نہین آتا مین خوب جانتا ہون کہ طلسم کشا کی ہاتہہ سی کسیطرح نجات
پانی ممکن نہین تو کوئی فکر و تدبیر کر اوس آدمزاد ملک الموت جانکی پنجہ سی زندہ رہنا دشوار ہے بہرحال اب مرحلہ چہارم مین چلنا صلاح وقت ہی چلو دیر نکرو
کہ ہر لحظہ اسیر و دستگیر ہونیکا اندیشہ ہی مبادا کوئی آفت ناگہانی نازل ہو جائی لاقوت نی فرسنگ کی رائی کو پسند کیا اور اوسیوقت بعزم مرحلہ چہارم خیمہ و خرگاہ
کو روانہ کیا بعد طی منازل اول مرحلہ سیوم کی سرحد پر خیمہ زن ہوا **واضح** ہو کہ یہہ مرحلات جانب شرق و غرب و جنوب و شمال قلعہ یاقوت نگار کی
متصل واقع ہین از انجملہ عمدہ ترین و بہترین مراحل مرحلہ اول ہی جو جانب شرق یاقوت نگار کی واقع ہے چنانچہ صاحبقران اکبر نی ہنوز اوسی مرحلہ کو مفتوح
کیا ہی اور مرحلات جنوبی و شمالی و غربی بحال و برقرار ہین اب لاقوت شاہ بغرض پناہ مرحلہ چہارم کی جانب جاتا ہی وسط راہ مین سرحد مرحلہ سیوم پر
پہونچا اور ملک متین آہن پوش حاکم مرحلہ سیوم کو پیام دیا ای ملک ہر چند تمہارا طریق و ملت خدا پرستی ہے لیکن بعض امور طلسم مقتضی اسکی ہین کہ ہر ایک
حاکم مرحلہ طلسم بسبب سکونت یکجائی اور اتصال سرحدات و بباعث اتحاد دیرینہ معاملات اہم و دشوار مین باہم ایکدوسری کی شریک حال رہین معہذا تم بہی
خوب جانتی ہو کہ اسوقت کائنات طلسم مین کیسی خرابی پیدا ہوئی ہی جسکی سبب سے اہالیان طلسم کی جان و آبرو معرض خطر مین ہے اور ایک دشمن قوی
اساس طلسم کی درپی تخریب ہوا ہی اس صورت مین میری خوشحالی کہ مین بادشاہ طلسم ہون گویا تمہاری فلاح و عافیت ہی اور میری خستہ حالی و تباہی
تمہاری بربادی کی دلیل واضح ہی اگر اسوقت تمکو میری شریک حال ہونا اور باہم متفق ہو کر کار مرجوعہ کو انصرام دینا منظور ہی میری پاس چلی آؤ مجہی قسم ہی
خداوند ابلیس کی مین تمہاری دین و آئین سی ہرگز متعرض نہین ہونیکا بلکہ ہم اور تم بیکدلی و یکجہتی اوس بلائی بیدرمان و قضائی مبرم کو اپنی سر سے
دفع کر دینگی جسنے تمکو اور تمام اہالیان طلسم کو بی وطن و مسکن کر دیا ہی اور تمام مملکت طلسم مین ایک تہلکہ عظیم ڈال رکہا ہی اور تم نی یہہ بہی سنا ہو گا کہ ملک
زردہنگ جیسی حاکم مرحلہ چہارم مجہسے متفق ہی بلکہ ہر طرح میرا ممد و معاون ہی ای ملک جسوقت تم میری شریک درد ہو گئی مجہی یقین ہے کہ ملک افلاک پیمائی
بلا عذر و حجت متفق ہو جائیگا ہمارے ہین تمکو درنگ و تاخیر کرنی نہین چاہیے کہ لحظہ لحظہ مین کائنات طلسم کی ابتری ہوتی جاتی ہی **الغرض** ملک متین نی
اس پیام کو سنکر کہلا بہیجا ای لاقوت شاہ مین ہر طرح مجبور و معذور ہون مجہی کچہہ بن نہین آتا کہ مین کسطرح تیرا شریک حال رہون کیا معنی کہ مجہی بجز اطاعت طلسم کشا
حسب ہدایت بانیان طلسم کوئی چارہ کار نہین ہی علی الخصوص اوسوقت تک طلسم کشا یہان تشریف لائی اور اس مرحلہ کو مفتوح فرمائی مین ایک قدم بہی
اس سرزمین سی باہر نہین جا سکتا تو خود ہی خیال کر لی کہ مین کسصورت سی تیرا شریک ہو سکتا ہون علاوہ ازین مجہی یقین کامل بلکہ حق الیقین ہی کہ
طلسم کشا عنقریب یہان تشریف لانیوالا ہے اور اس مرحلہ کا فتح ہونا ہی ایک ضروری و لابدی امر ہی کہ وہ طلسم کی لوح بعینہ اوسکی پاس موجود ہی ای لاقوت
شاہ مین بنظر خیر اندیشی و از راہ اتحاد و ارتباط قدیمانہ گزارش کرتا ہون اگر تو بہی اپنی سلامتی جان و عافیت و جہان و حفظ مراتب چاہتا ہی دین خدا
پرستی کو اختیار کر اور طلسم کشا کی حلقہ اطاعت مین داخل ہو جا ورنہ پشیمان ہو گا آئندہ تجہی اپنی ذات و صفات کا اختیار حاصل ہے ۵ منت آنچہ حق
بود گفتم تمام ۔ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ۔ لاقوت شاہ نی جسوقت ملک متین کا جواب خلاف طبع سنا کمال غیض و غضب سی ہر ایک موی بدن
اوسکی تن ناپاک پر راست ہو گیا اور مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کہا کر قصد کیا کہ اوسیوقت ملک متین پر یکبار یورش کر دی حالانکہ لاقوت شاہ ہزیمت یافتہ ہی
بازہم لاقوت کی ہمراہ فوج و لشکر بی شمار ہے اسوقت بہی مردان فوج کا شمار جو نقیب السیف لاقوت کی ساتہ ہین ایک لاکہہ سوار جرار سی کم نہین ہو نگی
لاقوت کا یہہ قصد فاسد دیکہکر مضطر و اندیشہ ناک ہوا کہ مبادا ایسا حرامزادہ سوختہ دل برگشتہ جگر ملک متین سے بہ نیت فاسد پیش آئی ملک متین ہرگز اسکی حملہ کی

تاب ملا سکی گا او رصد ہا مومنان پاکدین ناکردہ گناہ معرض قتل مین آئینگے اوس دلاور عاقبت اندیش نی لاقوت سی کہا ای بادشاہ طلسم افسوس کی
بات ہی کہ تو خداوند ابلیس کی ذات کو ہمیشہ الزام ناحق دیا کرتا ہی کہ خداوند اپنی بندون کی طرف سی غافل ہی حالانکہ تو خود ہی کندہ ناتراش ہے
عقل و فہم سے بہرہ نہین کہتا خداوند کا کیا قصور و گناہ ہی ای لاقوت سچ یہ ہی کہ تو سخت بیوقوف ہی کہ ایسی زمانہ ناساز و وقت نامساعد مین ملک ہتین بیچارہ پر
یورش و حملہ کرنیکا قصد و ارادہ رکہتا ہی اپنی حالت سقیم و نازک کو خیال نہین کرتا او یہ نہین سمجہتا اگر جنگ و حرب کا موقع پیش آیا انجام کیا ہوگا اور یہ سپاہ
بیدل کیا جانفشانی کریگی فرض کردیم اگر تو نی اس حال درماندگی اور سراسیمگی مین ملک ہتین پر یورش کی اور معاملہ جنگ کو طول کہینچ گیا اوس طرف سی
طلسم کشا جو تعاقب کرتا ہوا چلا آتا ہے برسر وقت پہونچا پہر کیا صورت ظہور مین آئیگی اوسوقت بجز غیظ و غضب سب مقصد کی راہ نکل جائیگا نجات کی
مانند نظر آئیگی نپائی گریز مقابل سے ملک ہتین جواب دندان شکن دیگا اور عقب سی طلسم کشا ابلیس پر ستون کی کون مین بیخ ناتراشیدہ کریگا تو خود ہی دل
مین خیال کر کہ جب دو لشکر جرار آتشبار متفق ہوکر پس و پیش سی دست قتال دراز کرینگی کیا ہنگامۂ قیامت برپا ہوگا اوسوقت ایسی معرکہ رستخیز کی معاملہ
سی ابلیس لعین کی ہی کون پارہ ہوجائیگی مین یقین کرتا ہون کہ خداپرستون کی شمشیر سے ایک متنفس بہی تیری لشکر کا جان سلامت نہین لیجائیگا بلکہ
قبل از وقت موعود تمہاری اجل گلوگیر ہوگی ای لاقوت میری ہرگز صلاح نہین ہی کہ اسوقت لی سر دہالی مین تو ہنگامہ جنگ قایم کری میری رائی یہ ہے
کہ جہانتک تیری دست و پا مین قوت ہی بہاگ اور اپنی راہ لی کہ کوئی دن با امن و عافیت زندگی خوش گذرے آیندہ تجہی اپنی قول و فعل کا اختیار ہے

حاصل کلام لاقوت نی ہمارز کی رائی کو تسلیم کیا اور اپنی ارادہ سی باز رہا بلکہ پیشخانہ لشکر بہی مرحلہ چہارم اوسیوقت روانہ کردیا اب صاحبقران کا
حال فیروزی مآل سنو کہ وہ شاہزادہ ناموری شہنشاہ بحر و بر صاحبقران اکبر شاہزادہ معزالدین بعد از فتح و فیروزی مظفر و منصور مقام چنار یعنی دامنہ کوہ سبز سی معہ لشکر
و بنگاہ روانہ ہوا بعد طی منازل و قطع مراحل شہر عسکریہ مین پہونچا اور اوس سرزمین کو خیمہ سرادق و بارگاہ سے زیب و زینت بخشی ملکہ ازفرشاہ
و شیر دیہہ دلاور وغیرہ ارکان دولت و اعیان سلطنت نی تمام شہر کو آئین بند کیا بعد ازان واسطے استقبال سلطان با اقبال شہریار گردون وقار
شہر سے باہر نکلی اور ملازمت عالی مین پہونچکر سعادت قدمبوس حاصل کی صاحبقران اکبر نے علی قدر مراتب و منزلت ہر ایک سے معانقہ کیا اور
سلوک خسروانہ مبذول فرمایا ملک ازفرشاہ سے فرمایا ای بادشاہ طلسم مبارک ہو خدای عزوجل نے بار دگر تمکو تخت سلطنت اور ملک و دولت
عطا فرمایا ملکہ ازفرشاہ نی پای ہمایون کو بوسہ دیا اور عرض کیا ای شہریار کامگار یہ سب ملک و مال اور جاہ و حشم حضور کی بلندی اقبال کی
سبب حاصل ہوا ہے یہ غلام اس تخت و دولت کی سزاوار نہین ہے یہ تاج و دیہیم حضور کو مبارک و مسعود ہو یہ غلام حلقہ غلامان بارگاہ مین
داخل ہونا اپنی سعادت جانتا ہے صاحبقران اکبر نے ازفرشاہ کی حال پر زیادہ از حد و حصر نوازش و مہربانی فرمائی اور دوسرے روز ازفرشاہ کی ہمراہ
شہر عسکریہ مین تشریف لایا شہر کو کمال لطافت و خوبی اور پاکیزگی آب و ہوا مین پسند کیا ہر طرف بنظر اجمالی سیر و تماشا کرتا ہوا براہ راست دیوان عام
مین پہونچا اور تخت رفعت و جہانداری پر جلوس فرمایا ملک ازفرشاہ نیم تخت پر بیٹہا باقی سرداران و دلاوران نامدار حسب مراتب و مناصب
اپنی اپنی صندلی و کرسیون پر قیام گزین ہوئی بعد ازان صاحبقران نامور حرم سرا مین تشریف لیگیا جمال افروز مادر رنگ افروز پری صاحبقران کی
ملازمت مین حاضر ہوئے اور بعد بلا گردانی خوانہای زر سرخ و سفید فرق ہمایون پر نثار کئی صاحبقران گیتی ستان نے ملکہ جمال افروز کے
حال پر الطاف شاہانہ مبذول فرمایا اور کہا ای ملکۂ آفاق خدا تجہی اجر عظیم عطا کرے واقعی تو نی عجب کار مردانہ و رستمانہ کیا ہے اور ہماری
سر و گردن پر ایک بار گران احسان تونے رکہا خاطر جمع رکہہ عنقریب تو اپنی دختر نیک اختر کی ملاقات سے شادکام ہوگی ای ملکہ تیری دختر نیک اختر
بسبب نور اسلام و بعضی اعمال حسنہ و خدمات نیک فرجام کی صاحب مرتبۂ عظیمہ ہوگئی ہے ای ملکہ تجہی معلوم نہین تیری دختر بلند اختر نے
شمرانہ و عاشیہ اور جنگم افسونگر کی معاملہ مین جو خاص ہماری قتل و ہلاکت کا قصد و ارادہ رکہتی تہی ایک کار نمایان کیا ہے اور اپنا حق عظیم
ہم پر ثابت کیا ہم ملکہ رنگ افروز کی گران بار منت و احسان ہین اوسکا حق ارادت و بندگی ہماری صفحۂ دل و گوشۂ خاطر سے محو نہین ہوسکیگا

ای جمال افروز تیری دختر نیک اختر کی بدولت مین قتل ہونی سی بچا ورنہ عفریتہ ملعونہ نی ہمارا کام تمام کر دیا تہا اور ہماری قتل مین کوئی درجہ و دقیقہ باقی نہ رکہا تہا رنگ
افروز نے یہہ کام کیا کہ ان دونون زنان ملعونہ کو سخنان دلفریب مین ایسا محو و مستغرق کیا کہ وہ میرے خیال قتل سے دو ساعت غافل
ہو گئین اس عرصہ مین میرے دماغ سے اثر بیہوشی زائل ہو گیا اور مین جامہ انسانیت مین آگیا ورنہ جان کی ضایع ہونے مین کچہہ باقی نہ رہا
تہا **کوتاہی سخن** صاحبقران اکبر نی مختصر حال اور وہ قصہ گذشتہ با جمال جو مناسب وقت تہا جمال افروز کی روبرو نقل کیا اور جمال
جمال افروز کی تسلی و تشفی فرمائی جمال افروز نی عرض کیا ای شاہ کشورگیر حضور کو ہم کنیزون کی نسبت ایسا فرمانا شایان نہین ہے یہہ کنیز
اور وہ دختر ناشاد دونون کنیزان شہریار مین ہم سے جو بجا آوری خدمات ظہور مین آئی ہمارے سعادت و افتخار کا باعث ہے صاحبقران نی فرمایا
اسے ملکہ فی الحال تم اپنی بادشاہ ملک اذفرشاہ کے پاس عسکر مین براحت و عافیت گذارو انشاء اللہ تعالے مین قریب تر تمکو بلا لونگا اور
تمہاری دختر سے تمکو ملا دونگا ای ملکہ اب تم اپنی شوہر لاقوت راندہ درگاہ کبریائی کے محبت دیرینہ اور سلسلہ ارتباط قدیم کو مطلق قطع کر دو
کس لئے کہ وہ دشمن خدا مردود ازلی ہی عنقریب اپنی کیفر کردار کو پہونچنے والا ہے ملکہ جمال افروز نے کہا ای قبلہ عالم و عالمیان ہرگاہ یہہ کنیز
دین خداپرستی مین داخل ہو گئے اور نور اسلام نے زنگ کفر میری لوح سینہ و دل سے صاف و پاک کر دیا پہر مجہی اوس کافر غدار جہنم نصیب سے
کیا تعلق و سروکار رہا قطع نظر اسکی مین اول ہی اوسکی شیوہ نا مرضیہ اور حرکات شیطانی سے ہمیشہ بیزار و متنفر رہتی تہی صاحبقران اکبر نے
جمال افروز کو تحسین و آفرین کی اور بعد تشفی و دلجوئی محلسرا سے دیوان عام مین رونق افروز ہوا ملک اذفرشاہ نے بتکلف و آرایش تمام
صاحبقران اکبر کی دعوت و ضیافت کی انواع و اقسام اقسام کی اطعمہ لذیذ نادر روزگار پکوائی اور سات دن برابر رقص و سرود
و نغمات دلکش سے شہریار عالی وقار کی خاطر کو محظوظ رکہا روز ہشتم صاحبقران والاتبار نے ملک اذفرشاہ کو تخت حکومت و فرماندہی پر
بدستور سابق متمکن کیا اور اپنی دست مبارک سی ملک اذفرشاہ کی سر پر تاج شاہی رکہا بعد ازان خود بدولت نی سب سے پیشتر سلطنت
و جہانبانی کی مبارکباد دی اسکے بعد جملہ ارکان و اعیان سلطنت نی درجہ بدرجہ نذر گذرانی اور دعا و ثنا ادا کی اوسیوقت صاحبقران نامدار نے
شیر و بیہ دلاور کو زربفت کا خلعت مع اسپ و شمشیر و جیغہ و مالائی مروارید عطا فرمایا کہ ملکہ جمال افروز کے نیابت مین کاروبار سلطنت کو انجام دیتا رہے
اوس طرف ملکہ جمال افروز نے ملکہ مہر افروز خواہر شیرویہ کو جسکے داستان عاشقی جلد ششم مین بشرح و بسط لوگ پڑہ چکے ہونگے ہی اور اسوقت
یہہ ملکہ اپنی برادر شیرویہ کی ہمراہ آئی ہوئی تہی جمال افروز نی اپنی فرزندی مین لیا اور صاحبقران اکبر سی استدعا کی کہ ملکہ مہر افروز سے اوس نوجوان کی کتخدائی
سرانجام تمام و کمال ہیری ذمہ ہی ای شہریار عالی وقار اس دختر ماہ پیکر کا عقد مین کرونگی حضور شیرویہ کو اس امر پر رضامند فرماوین صاحبقران اکبر نے
جمال افروز کی درخواست شیرویہ کی روبرو بیان کی شیرویہ نی عرض کیا یا صاحبقران ہم سب کنیز و غلام کی پرورش و سرپرستی کا حضور کو اختیار ہے آقا کو
غلام سے استفسار کی کیا حاجت ہی جسطرح حضور کی مرضی مبارک ہو ہم بدل و جان حاضر ہین صاحبقران اکبر نی مہر افروز کو جمال افروز کی سپرد کر دیا اس اثنا مین
ملک اذفرشاہ نی تمام مال و متاع طلسمی مع جواہر خانہ بزرگ جو اس شہر مین موجود تہا صاحبقران گردون شکوہ کی نظر انور سی گذرانا جہان پناہ نی سبکو ملاحظہ
فرمایا از انجملہ جو چیز لائق عطا و بخشش کی دیکہی ملک اذفرشاہ اور ملکہ جمال افروز کو عطا فرمائے اور جو اشیا کہ وقت بنائے طلسم سی خاص حق و مال صاحبقران کا
تہا اوسی خود بدولت نی مہر و سپاہ سپہ فر ملکہ سکون دلاور سکے حوالہ کیا اور حکم دیا کہ اس اشیا کو اپنی پاس امانت رکہی بعد ازان صاحبقران اکبر نے لوح
ہادی طریق کو دیکہا اور مشورہ لیا کہ اب مجہی کیا کرنا چاہئے لوح گویا ہوئی ارشاد ہوا کہ تمکو مراحل سہ گانہ فتح کرنی چاہئے تم جانب جنوب مع فوج و لشکر روانہ ہو جاؤ
وقت فتح و نصرت لوح سے مشورہ لینا چنانچہ صاحبقران نامدار حسب ہدایت لوح عسکر سے روانہ ہوا اوسوقت ملک اذفرشاہ نی بہی استدعا کی کہ ہمراہ
رکاب ہمایون رہی صاحبقران نی منظور نفرمایا **راوی کہتا ہی** کہ اسوقت صاحبقران کی ہمراہ رکاب دولت نصاب جوانان صفشکن
و بہادران شمشیرزن قریب ایک لاکہہ بیس ہزار سوار جرار اور اسیقدر سپاہ پیادہ آتشبار خنجر گذار موجود ہین الا صاحبقران نی بدولت بدست کو تبدیل ہیئت

قدرت نہین رکھتی تہی موقوف فرماکر قتل وجدال مین وفتکی سکون کا حکم دیا انانچہ چار دو زیر دست تصور القامت صیقل وصیقل و انجاز وجیجا بنائی کو ہمراہ
رکھ لیا ہے اور ان چارون کو اس خدمت پر مامور فرمایا ہے کہ وہ بروقت سواری ہمایون پوشاکہاے طلائی مرصع بجواہر ہمراہ رکاب جلو مین
حاضر رہین باقی جنیان لشکر کو حکم دیا کہ بروقت بدستور معین بنی آدم کی شکل وصورت سے متشکل رہا کرین وجہ خاص اس انتظام کی یہ تہی کہ جلو
سواری ہمایون ہمیشہ موافق قاعدہ سلاطین بنی آدم آراستہ رہتا تہا اسلیئے یہی دستور مقرر فرمایا کہ فرقہ جن و دیو بہی بصورت انسان ہمراہ سواری
رہین بعد اس انتظام کی شہریار آفاق گیر بتجمل وحشم مرحلہ دویم کیطرف روانہ ہوا اور سمکون جنی کو لشکر کی ہراولی پر ممتاز کیا کیونکہ سمکون تمام
راز و اسرار مقامات طلسم سے واقف و آگاہ تہا بلکہ مرحلہ دویم کی راہ سے زیادہ تر ماہر تہا سمکون نے پیشتر خیمۂ الامرحلہ دویم کی جانب روانہ کیا

پہونچنا صاحبقران اکبر کا مرحلہ دویم مین اور باطاعت پیش آنا ملک افلاک مینائی کا اور باطل ہونا طلسم مرحلہ مذکور کا اور ہاتھ آنا جواہر خانہ زمرد و مرصع آلات وغیرہ کا اوس طلسم سے

نیرنگ سازان جادو زبان
وطلسم بندان سحر بیان ناقل ہین کہ جب صاحبقران نامدار گردن شکن کفار شہریار شاہزادہ معزالدین نصرت قرین مرحلہ دویم کے قریب پہونچا اور اوس
سرزمین کو نزول اجلال سے رشک فردوس بنایا اور ایسے سواد دلکشا و مقام خوش آب وہوا کو پسند کیا جہان سے شہر مینا حصار دس فرسخ
تہا یعنی متصل باغ مینا نگار بارگاہ معلی کو استادہ کروایا اور خود بدولت باغ مینا نگار مین تشریف لیگیا اوس باغ مینو سواد کی عمارات اکثر شیشہ ہاے صاف
کی تعمیر کی ہوئی تہی یعنی جا بجا شیشہ ہاے صاف ومجلا مختلف الالوان بکمال صنعت و دستکاری سرتا سر لگائے گئی تہی اوسکے دیکھنے سے
عجب کیفیت وخوبی نظر آتی تہی اور اون آئینہ ہاے مجلا کی پرتو عکس سے تمام باغ روشن ومنور ہو رہا تہا سمکون دلاور نے عرض کیا
اے شہریار عالی وقار اسیطرح اور اسی آرایش وزیبایش سے قلعہ مینا حصار بہی شیشہ ہاے سبز رنگ سے بنایا گیا ہے جسکے مشاہدہ
سے چشم تماشا بین خیرہ ہوتی ہے القصہ صاحبقران اکبر نے شب کو اوسی باغ مین بعیش وراحت بسر فرمایا دوسری روز ارادہ کیا کہ کسی شخص کو
بہیجکر ملک افلاک مینا سے حاکم مرحلہ دویم کو اپنی تشریف آوری کی اطلاع فرمائی بلکہ اوسی حاضر ہونے کی تکلیف دی اس اثنا مین ملک افلاک مینائی
مع خدم وحشم حلقہ اطاعت وانقیاد بگوش دل آویختہ در بارگاہ پر حاضر ہوا اور کسالار نے عرض کیا کہ حاکم مرحلہ دویم بہر ملازمت بار چاہتا ہے
صاحبقران اکبر نے بکمال انبساط خاطر ملک بصیرون شاہ و ملک افسر شاہ کو ملک مینا سے کے استقبال کے لیئے بہیجا اور اوسی باعزاز
تمام بارگاہ مین بلوایا ملک افلاک نے حاضر ہو کر پایۂ تخت کو بوسہ دیا اور نذر فتح طلسم گذرانی اور بعد دعا وثنا کے شہریار شیرزبان ہوا
ع ای از نوای شاہ جوان بخت فلک قدر ۞ از روز ازل داغ غلامی بجبین است ۞ حکم تو جہان و ہمہ اوقات روان است ۞ مہر تو بدل در ہمہ
احوال قرین است ۞ صاحبقران نے ملک افلاک کے حال پر نوازش والطاف خسروانہ مبذول فرمایا اور اوسکی اعزاز وتوقیر مین کوئی دقیقہ مراعات
سے فروگذاشت نہین کیا بلکہ بصیرون شاہ سے بالا نشستی کا حکم دیا کیونکہ ملک افلاک بہی نوع بنی الجان سے ہے قطع نظر اوسکی منصب
حکومت بہی زیادہ رکہتا ہے القصہ بعد حصول ملازمت ملک افلاک نے رخصت چاہی کہ شہر مین جاکر تمام شہر مینا حصار کو آراستگی
دی چنانچہ ملک افلاک نے شہریار نامدار کی دعوت کا سامان فراہم کیا اور سر نو شہر کو بتکلفات وزیبایش آئین بند کیا بعد ازان صاحبقران
گیتی ستان کو شہر مین لاکر بقدر ہمت و فراخور حوصلہ دعوت و مہمانی بجا لایا صاحبقران اکبر ملک افلاک کی ضیافت و مہمانی اور شہر
کی آرایش سے نہایت محظوظ و دلشاد و کامیاب ہوا اور بکمال فرخندگی و انبساط خاطر چند روز باستماع نغمات دلکش و مشاہدہ رقص وسرود
پریزادان حور وش بہرہ لقا مصروف رہا بعد ازان شہر مینا حصار کو بنظر غور و امتیاز مشاہدہ فرمایا اگرچہ شہر مذکور چندان بزرگ و وسیع نہ تہا مگر عمارات
عالی بتکلف وبنا کار تمام وکمال شیشہ ہاے مختلف الالوان سے آراستہ تہی اس وجہ سے در و دیوار و سقف و بام زیادہ تر باکیفیت و نزہت نظر آتی تہی
صاحبقران اکبر نے شہر و بازار اور کوچہ و برزن کی سیر و تماشا سے حظ وافر اوٹہایا جب شہر کی سیر و تماشہ سے طبیعت سیر ہو گئی ملک افلاک سے فرمایا اے ملک

مہمان نواز الحق تم نے ہماری دعوت و مہمانی مین کوئی درجہ تکلف و مدارات کا باقی نہین رکھا ہم تمہاری خاطر و تواضع سے بہت مسرور ہوے اب ہم
یہہ پوچھتے ہین کہ اس مرحلہ کی طلسم کی راہ کس طرف سے ہے اور اوس کی فتح کا طریق کیا ہے ہمین اوسکا نشان دو کہ ہم جلد تر اس کام سے فرصت پائین
اور دوسری طرف متوجہ ہون کس واسطے کہ ہمین فرصت قلیل ہے اور کار نامہ جو عہدہ بیشمار ملک افلاک نے عرض کیا اے شہریار ذوی الاقتدار غلام نے
سنا ہے کہ اسی شہر کی حوالی مین طلسم ہے جس مین جواہر خانہ و مرصع آلات متاع طلسم حضور کی امانت خاص رکھا ہے لیکن مین نے اپنی مدت العمر مین اوس
طلسم کو کبھی آنکھ سے نہین دیکھا اور نہ کسی اہل شہر سے سنا کہ طلسم مذکور فلان طرف ہے ہان حضور طلسم کشا اور عطا لوح سے جنا مین حضور لوح سے دریافت فرمائین
اور جب ہدایت لوح کار بند ہون سب مطالب حل ہوجائین گے صاحبقران اکبر نے لوح کو دیکھا یہہ عبارت مرقوم پائی کہ اے صاحبقران اکبر واے روح ملکہ شہ والا گہر
جب تم شہر مینا حصار مین پہونچو اور ملک افلاک بینا حاکم مرحلہ دوم باطاعت و فرمانبرداری پیش آوے اور اوسکی دعوت و تواضع سے مسرت دل حاصل کرو جب
وہان کے سیر و تماشے اور رقص و نغمہ سے سیر ہو جاؤ اوس وقت بذات واحد دم صبح جب ایک ساعت شب کو باقی رہے شہر مینا حصار سے باہر نکلو اور جانب
جنوب روانہ ہو جاؤ قریب شام ایسے مقام پر پہونچو گے جہان ایک میدان وسیع و مربع سبزہ زار پر از گل و ریاحین لب جو گلمولع چشمہ ہاے آب روان نظر آویگا اوس میدان کے
چارون گوشون پر چار میل کہ مرتفع قائم و استوار دیکھو گے یعنی ہر ایک میل مذکور بقدر پانزدہ درع کے مرتفع ہوگا جسوقت تم اوس سبزہ زار مین پہونچو گے ذات ہمایون
پر بسبب اثر طلسم غلبہ تشنگی اس درجہ عارض ہوگا کہ تم بیتاب و بیقرار ہو جاؤ گے مگر خبردار و ہشیار اوس مرغزار بلا اور میدان آفت مین قدم نہ رکھنا اور نہ کسی
چشمہ و سیلاب کا پانی پینا ورنہ سراپا مین آتش مشتعل ہو جاویگی ہر طرح ضبط و احتیاط کرنا بلکہ ایک ظرف پر از آب شیرین بقدر ضرورت اسقدر اپنے ہمراہ رکھ لینا کہ
تمکو چار روز تک مکتفی ہوجاے اسی طرح کوئی غذا بھی سواے میوہ تر و خشک مثل بادام و خرما وغیرہ کچھ نہ کھانا اور جسوقت تم پر تشنگی غلبہ کرے وہی آب شیرین
جو تمہارے پاس ہے بقدر رفع تشنگی پی لینا القصہ لوح ہادی طریق نے چند مراتب مراحل ارشاد کیے وہ بھی بتقریب ضمن بیان مین آوکے زیب قلم
شکیبین قلم ہونگے صاحبقران اکبر نے ہدایت لوح کو آئینہ دل پر نقش کر لیا اور حسب دستور لوح کو بوسہ دیکر گلے مین ڈال دیا بعد ازان یاران مجلس سے کر و درو
تمامی احوال نقل کیا اور فرمایا اے یاران غمگسار اب ہم رخصت ہوتے ہین ہمکو دعاے خیر سے فراموش نکرنا سبھون نے عرض کیا اے شہریار کامگار جملہ کار و بار
صاحبقرانی و جمیع امورات طلسم کشائی مین ہم گنہگارون کی دعا کو ہرگز دخل نہین ہے ع ہر چہ حفاظت پروردگار بود کہ لطف نمایان کند وقت کار ہے القصہ
صاحبقران گیتی ستان وقت چہارم وقت معین حسب ہدایت لوح روانہ ہوا اور بتعجیل عصر مین اون میل ہاے مذکورہ کے پاس پہونچا واقعی ایک میدان
وسیع بھی مرغزار پر از گل و سبزہ پایا دیکھا کہ چشم و دل کو فرحت حاصل ہوتی تھی جس طرف نظر جاتی تھی فرسخ بہ فرسخ تک بجز سبزہ زار کے دوسری چیز
نظر نہ آتی تھی وسط میدان مین ایک تختہ زمین ایسا سرسبز و شاداب تھا کہ انواع اقسام کے گل و ریاحین شگفتہ تھے کہ اون کی نکہت عنبرین سے
دماغ معطر ہو جاتا تھا اوس گلزار سے جو نسیم روح افزا آتی تھی دل و جان کو انبساط و بالیدگی حاصل ہوتی تھی صاحبقران اکبر نے جسوقت اوس مقام
پہونچ کر ادین قدم رکھا فضاے دشت اعتدال ہوا قلب کو عجیب فرحت حاصل ہوئی کہ بیان سے باہر ہے مگر بسبب اثر طلسم صاحبقران پر تشنگی کا اسقدر غلبہ
ہوا کہ خاطر نازک گھبرانے لگی شربار ناموے اوس صراحی سے جو ہمراہ لایا تھا ایک گھونٹ آب لیکر حلق کو تر کیا ایک لمحہ کے بعد پھر وہی تشنگی
عارض ہوئی صاحبقران اکبر بار بار بدستور مذکور تشنہ لبی کو رفع کرتا تھا مگر وہ تشنگی اصلاً کم نہوتی تھی اس اثنا مین صاحبقران اکبر نے ایک مار عجیب الخلقت
و مہیب صورت کو دیکھا کہ حلقہ زدہ مثل طوق گلو ایک میل پر لپٹا ہوا ہے اگر گنبد کی سطبری مین مثل سنگ آسیا نظر آتا تھا جسوقت اوس مار نے صاحبقران کو
دیکھا اکبر تیز پرواز کی اور اوس میل سے دوسرے میل پر اوسی طرح جالپٹا ایک لمحہ کے بعد پھر پرواز کی اور تیسرے میل پر جا پہونچا غرض وہ مار عجیب
اسی صورت سے ہر لحظہ میل بمیل جاتا تھا اور ہر دم صاحبقران کو چشمہاے آتشین جو کہ مثل شعلہ تنور روشن تھین اس طرح خیرہ خیرہ دیکھتا تھا کہ اوسکو
مشاہدہ سے زہرہ آب ہوتا تھا صاحبقران اکبر بھی باوجود منصب طلسم کشائی اوس افعی کو دیکھکر خوفناک ہوا اور بموجب ہدایت لوح ہادی
طریق میل چہارم کے نیچے بیٹھ گیا اور جو اسم لوح نے تعلیم کیا تھا اوس اسم کو پڑھنا شروع کیا اور اپنے گرد و پیش دائرہ حصار کھینچ لیا

ہنوز پانچ ساعت بھی اسم خوانی سے نگذری تھی کہ وہ جانور موذی یعنی اژدہا طلسم بہ ہیبت و صلابت زمین پر آیا اور غلغلہ لگانی شروع کی اوسی حالت
غلغلہ ترنی مین اسقدر دراز و کلان ہوگیا کہ ایک اژدہائے طویل الطاعت نظر آتا تھا اور ہر دم صاحبقران اکبر کو بچشم قہر آگین دیکھتا تھا اور
دہان مثل تنور آتش کشادہ شعلہ افشانی کرتا تھا آخرالامر وقت شام خود بخود نظر سے غائب ہوگیا صاحبقران سے وہ تمام شب اوسی حالت تشنگی و
گرسنگی مین زیر پائے بیل اسم خوانی مین بسر کی بجز چند بادام اور قلیل آب جو ہمراہ لیگیا تھا کچھ نکھایا اور اوسی صورت سے دو روز انوشیکرا عداد
اسم کو تمام کیا دوسرے روز حسب ارشاد لوح بیل شمالی کے سایہ مین بدستور روز گذشتہ دوسرے اسم کے ورد مین مشغول ہوا جب آفتاب عالمتاب
نے دریچہ مشرق سے سر نکالا اور تاریکی شب غبار گیتی سے دور ہوئی صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ وہی مار طویل و سطبر بدستور روز گذشتہ بشکل
مہیب فراز بیل سے اوترا اور دو چار غلغلہ لگا کر بصورت اژدہائے دمان ہوگیا اور ہر ساعت وہر لحظہ صاحبقران کی طرف بنگاہ تند و تیز دیکھنا شروع
کیا اور اسقدر آتش فشانی کی کہ تختہ مرغزار آتش زار بنگیا حاصل کلام اوس نہنگ بلا نے صاحبقران کی تخویف و تہدید مین کوئی دقیقہ باقی نرکھا مگر بفضل الہی
اور برکت اسمائے اعظم سے وہ بلائے بیدرمان دایرہ محفوظ مین داخل نہوتی تھی بلکہ کوئی آسیب و وسوسہ صاحبقران اکبر کی خاطر اقدس مین نگذرتا تھا اسی
طرح چار روز متواتر وہ نہنگ آفت باشکال مہیب غیر مکرر صاحبقران کو ڈراتا رہا کہ وہ شہریار خوف و دہشت سے اوراد اسم کو ترک کر دیں مگر شاہزادہ
نامور سیدین الغیب نے بدستور معین زیر پائے ہر چہار بیل اون اسمائے مذکورہ کو موافق ارشاد لوح تمام کیا اور اوس دابۂ بلا کی حرکات تہدید کو خیال نفرمایا
بلا وسواس دایرہ محفوظ مین بیٹھا رہا ہرگز اپنی جگہ سے حرکت نکی روز چہارم صاحبقران نامدار نے حسب ہدایت لوح ایک تیر جانستان چلہ کمان مین جوڑ کر اس
قوت و قادراندازی سے اوس اژدہائے آتش فشان کے کام و زبان مین مارا کہ تا سوفار غرق ہوگیا بمجرد پہنچنے ضرب تیر کے اوس اژدہے کے پیکر سے
آتش سوزان پیدا ہوئی اور اوس شعلہ آتش نے تمام صحن مرغزار کو سر تا سر گھیر لیا لوح طلسم کا حکم تھا کہ جسوقت اژدہے کی پیکر سے آتش سوزان پیدا ہو تم
اوس میدان سے بھاگنا ایک لحظہ وہان نٹھہرنا صاحبقران اکبر بموافق ارشاد لوح وہان سے فرار ہوا اور اسقدر جست و خیز کی کہ اوس دوا دوش مین کف پا
آبلہ دار ہوگئے اور پائے مبارک مین طاقت رفتار نرہی تھی کہ اوس گرم رفتاری مین نفس بند ہوگیا اور صاحبقران اکبر بیہوش ہو کر زمین پر گرا کچھ جان تن کا
ہوش نرہا راوی کہتا ہے کہ اس بیتابانہ فرار کی وجہ خاص یہ تھی کہ اوس آتش سوزان اور شعلہ ہائے زبانہ کش نے اژدہے کے جسم ناپاک کو جلانا شروع
کیا تھا اور ایک بو بد اوسکے جسم کثیف سے ایسی پھیلی تھی کہ تمام دشت مرغزار متعفن ہوگیا تھا معہذا وہ بو کے بد مضرت جان او انسان کی ہلاکت کا باعث
تھی اس لیے صاحبقران کو لوح نے آگاہ کر دیا تھا کہ اوس آسیب مہلک جان سے کنارہ کرنا چاہیئے اور بسرعت و استعجال وہان سے گریز کرنی لازم ہے
مبادا کسی قسم کی گزند شہریار کو پہونچے القصہ ایک لحظہ کے بعد صاحبقران اکبر کے ہوش و حواس بجا ہوئے اور لاحول خوانان بار دگر اوسی میدان آفت
کی طرف مراجعت فرمائی کسواسطے کہ حکم لوح اسیطرح تھا مگر صاحبقران کا یہ حال تھا کہ اوس جست و خیز اور کسل و تکان گریز سے دو قدم چلنا دشوار
ہوگیا تھا حتی کہ راہ روی مین ہنگام مراجعت اوس مرغزار تک شام ہوگئی صاحبقران اکبر بچشمہ زیر درخت بیٹھ گیا اور تمام شب لب چشمہ بسر کی
جو میوہ و آب ہمراہ تھا بقدر خواہش تناول فرمایا دوسرے روز وقت صباح دیکھا کہ وسط مرغزار مین ایک قلعہ مختصر نمایان ہے اور بجائے ہر چہار
بیل چار طرف قلعہ کے چار برج نظر آتے ہین اور ہر ایک برج پر ایک ایک مرغ طائر القدر مشرقہ و قامت مین کلان بیٹھا ہوا ہے ازانجملہ دو مرغ سبز رنگ ہین
اور دو سیاہ رنگ ہر ایک مرغ لحظہ لحظہ کے بعد اپنے برج سے پرواز کرتا ہے اور دوسرے مرغ کی جگہ جا بیٹھتا ہے جب وہ دونون مرغ باہم ملتے ہین ایک دوسرے کو
شانہ و پر مارتا ہے اور بے انتہا آواز و احسنتا نکالتے ہین یعنی مرغ برج مین برج لیا پر بیٹھتا تھا اور مرغ لیا برج مین پر جاتا تھا اور بدستور
باہمدگر سینہ و بازو مارکر فریاد و بکا کرتے تھے الا مرغان سبز و سیاہ مین یہ فرق تھا کہ مرغان سیاہ رنگ سمدآ و احسنتا کرتے تھے اور مرغان سبز رنگ آواز و انشو
نکالتے تھے صاحبقران نامدار دیر تک ان مرغان عجیب الخلقت کا تماشا دیکھتا رہا اور اونکی اوضاع و حرکات سے نہایت متحیر ہوا بالآخر لوح کو ملاحظہ فرمایا اور
مشورہ لیا لوح سے یہ ارشاد ہوا اے شہریار طلسم کشا واضح باد لوح مضا آگاہ ہو جسوقت وہ اژدہا سے وہان سے ارا الشمی شعلہ آتش سے جلکر خاکستر ہوچکا تم یاد کرو

اوسی مرغزار مین جا ورود کرنا اور جب شب کو باہمہ راحت بسر فرمانا کہ وہ شب قربانی سے کوفت قدم کان رفع ہو جاے صبحکو اوس جنگل مین ایک قلعہ نظر
آئیگا اور بجاے ہر چہار برج کے چار برج اوس قلعہ کے گرد ہونگے اور ہر برج پر ایک ایک مرغ طویل القامت بیٹھا ہوگا اور وہ چارون مرغ دو رنگ ہونگے یعنی
دو سبز رنگ اور دو سیاہ مطلق مرغان سیاہ رنگ فریاد و شور کرینگے اور سبز رنگ فریاد و شور قاہ کہینگے تم یہہ کام کرنا کہ دونون مرغان سیاہ رنگ کے
درمیان زانو ہو پایے راست پر بانداز کر اونکی نظر سے مخفی استادہ ہو جانا اور تیر دو سر ترکش سے نکالکر چلہ کمان مین تیار رکھنا اور منتظر رہنا جسوقت
وہ مرغان سیاہ حسب قاعدہ باہم گرسینہ و بازو مارین تم بسرعت تمام ایک تیر دو سر اس چلا لاکی اور قادر اندازی سے مارنا کہ دونون مرغان
سیاہ کے سینے صاف گذر جاے اور اگر احیانًا وہ تیر خطا ہو گیا ایک ہی مرغ کے سینہ پر پہونچا لا محالہ دوسرا مرغ زندہ رہا سخت قباحت پیدا ہوگے
بلکہ ایک قیامت عظیم برپا ہو جائیگی مبادا اوسوقت دونون مرغ تیر خوردہ کے منقار سے شعلہ آتش عالم سوز نکلی اور اوس مرغ مجروح کے عوض تمہاری
جسم مبارک کو گزند پہونچی اگر احیانًا ایسا معاملہ پیش آیا پھر اوسکا تدارک و علاج مشکل ہوگا اور اگر تمہارے اقبال جہانگشائی یاوری کی اور تیر
اول ہی مین دونون مرغ شکار ہو گئے اوسوقت دونون مرغان مجروح کے سینے سے شعلہ آتش سوزان نکلیگا اور اون جانورونکے پیکر کو صاف و پاک جلا کر خاکستر کر دیگا بعد ازان
ایک دود ظلمت متصاعد ہوگا اور تمام عالم مین تاریکی محیط ہو جائیگی بعد برطرف ہونے طوفان کے دروازہ قلعہ کا نمایان اور طلسم مرحلہ باطل ہو جائیگا بعد اوسکی
ایک دیو سیاہ بلند قامت مہیب سخت گردن نام کہ زبردست ترین دیوان طلسم سے ہے باعمود سیاہ کہ بجاے خود ایک پارہ کوہ ہے قلعہ سے باہر آئیگا
اور غرش کنان تم پر حملہ آور ہوگا تم بعد رد حملات بزور و قوت صاحبقرانی اوس عفریت خونخوار کو قتل کرنا بعد ہلاک ہونے دیو کی منیجم حبشی و ترصیع جبنی و زمرد جبنی
تینون بادشاہ و وزیر و داروغہ طلسم حاضر ہو کر ملازمت بجا لائینگے اور فتح مرحلہ دویم کی مبارکباد دینگی اور جواہر جاس و ہر صنع آلات اس قلعہ مین امانت
رکہا ہوا ہے اونکو اوسکا نشان بتائینگی اوسوقت تم تمام اشیا کو اپنے قبض و تصرف مین لانا کسواسطے کہ وہ تمہارا حق و مال ہی اور سالہاے دراز سے خاص
تمہاری واسطی امانت رکہا گیا ہے مہ انکو اختیار ہے خواہ اوس اشیا کو اپنے ہمراہ لیجاو خواہ یہین سپاہ فرما کر ترصیع جبنی کی تفویض کردو کہ عندالطلب
تمہارے پاس حاضر کردے اے شہریار ترصیع جبنی اوس قلعہ طلسم کا حاکم بمنزلہ بادشاہ کی ہے اسیطرح زمرد جبنی اوسکا وزیر ہی اور منیجم جبنی داروغہ اشیاء طلسم
اصل نام ترصیع جبنی کا زمرد ذر ہے یہین وجہہ کہ یہہ قلعہ زمرد رنگ سنگ سبز و مجلا سی تعمیر کیا گیا ہے اسی رعایت سے حاکم قلعہ کا نام بہی زمرد ذر مقرر ہوا تہا
القصہ صاحبقران اکبر نے سب اسب و مداح لوح سے دریافت فرماکر لوح کو بوسہ دیا اور بانیان طلسم کے عقل و دانش پر ہزار
ہزار تحسین و آفرین کے اور چکاے بانیان طلسم کے ارواح مطہر کو ثواب فاتحہ بخشا بعد ازان موافق ہدایت دونون برج قلعہ کے درمیان یعنی
مرغان مذکور سے نظر دزدیدہ تیر و کمان ہاتھ مین لیکر منتظر وقت استادہ ہو گیا جسوقت مرغان مذکور باہم پر و بازو مارنے لگی صاحبقران نے بسرعت تمام ایک تیر
دو سر کو چلہ کمان مین رکہکر شست سے راست کیا اور اس قادر اندازی سے مارا کہ بفضل قادر توانا تیر دو سر حسب مراد ہدف مقصود پر پہونچا یعنی مرغان سیاہ
کے سینے سے صاف گذر گیا پھر دگر دینے تیر کے ایک شعلہ آتش سوزان مرغان مجروح کے سینے سے نکلا اور دونون مرغان واجسر تا گویان کو صاف
و پاک جلا دیا بعد ازان وہی طوفان تیرہ و تار عارض ہوا اور تاریکی عالم مین پہیل گئی جب ہوا صاف ہوئی دروازہ قلعہ کا نمایان ہوا اور اندرون
قلعہ سے ایک دیو کوہ پیکر طویل القامت سیاہ رو کریہہ منظر آدم تن فیل کلہ با عمود گران غرش کنان دروازہ سے نکلا اور فریاد کی باش باش آئی
آئی خیرہ سر تیرہ روزگار معلوم ہوتا ہے کہ تیری اجل تجہکو کشان کشان یہان لائی ہے کہ تو نے دانستہ مجھے خواب راحت سے بیدار کیا اسے
آئی ادمشت استخوان فولاد جگر سچ بتا تو نے کس گروہ ابلیس سے کہ تو نے اس مرحلہ کی طلسم کو باسانی باطل کر دیا اب ممکن نہین کہ میرے ہاتھ
سے زندہ و سلامت نکل جاے اسے نادان شاید اون دو جانوران مشت پر کے شکار سے مغرور ہوا ہے کیا معنی کہ اس قامت
و ساحت پر زور صاحبقرانی معلوم یہہ نہین جانتا کہ مثل میرے ایک فیل مست اس قلعہ کا نگہبان ہے اوسکے روبرو کسطرح تاب مقاومت
لائیگا خاطر جمع کہ قریب ہے تو دو وخت طلسم کشاے نا کرے کی راہ نکالا چاہتا ہے صاحبقران رستم توان معین من اللہ نے فرمایا اے حرامزادہ نابکار تو

خواب مذلت کا مزہ وافسوس کہ مین کبھی بار دگر خواب مرگ مین آسودہ کئی دیتا ہون کہ تمام عمر بیدار ہین یہ کہکر دیو سیاہ غیظ و غضب مین آزردہ
ہو گیا اور ارہ پشت نہنگ اس زور و قوت سی صاحبقران کی سر و گردن پر مارا کہ اگر بجای صاحبقران موبین انیب کوئی سنگ پارہ ہوتا
یقین ہی کہ اوس ضرب لی پناہ سی پارہ پارہ ہو جاتا مگر بتوفیق یزدانی و ہم بمدد اقبال صاحبقرانی شہریار نامور نی اوس دیو کی ضرب سخت کو
رد کیا یعنی صاحبقران نی بچستی عیارانہ اپنی جگہہ کو خالی کر دیا وہ پارہ کوہ ارہ پشت نہنگ اس زور سی زمین پر گرا کہ زمین شق ہو گئی صاحبقران
اکبر نی قابو پا کر ایک ہی ضرب تیغ خارا شگاف سی اوس ناکام کا کام تمام کر دیا وہ دیو شل دیوار کہنہ زمین پر گرا اور جہنم واصل ہو گیا بعد ہلاک
ہونی اوس دیو کی پھر وہی طوفان تیرہ و تار محیط ہو گیا جب ایک ساعت کی بعد وہ طوفان ظلمت برطرف ہوا مردمان فوج جوق جوق
لباس سبز قریب دہ دوازدہ ہزار کس مع اثاثہ شاہی قلعہ سی باہر نکلی پیش پیش اوس فوج کی تین سردار تھی یعنی ایک بادشاہ امانت دار
خیمہ و خرگاہ اور دوسرا وزیر تحویلدار مع آلات تیسرا داروغہ اجناس و اشیا الغرض سرداران مذکور با اثاثہ شاہی صاحبقران اکبر کی
خدمت مین حاضر ہوئی اور نوبت بنوبت اوس عالی منزلت کی شرف قدمبوسی سی بہرہ اندوز ہوئی اور فتح طلسم رحلہ دویم کی مبارکبادی بادشاہ
فوج ترصیع جبنی نی عرض کیا ای شہریار فلک اقتدار جسوقت جناب عالی نی اس طلسم عالی بنا مین قدم رکھا تھا ہم سب غلامان حلقہ بگوش سعادت
ملازمت کی امیدوار تھی الحمد للہ والمنۃ آج ہم امیدوارونکی آرزو بر آئی اور ہم نی اپنی بار امانت سی سبکدوشی حاصل کی صاحبقران اکبر نی ہر ایک کو
حسب قدر مراتب نوازش و الطاف خسروانہ سی سرفراز و ممتاز فرمایا بعد ازان ترصیع جبنی صاحبقران اکبر کو بجلوس و احتشام شہر مین لیگیا صاحبقران نی
بنظر اجمالی شہر کو دیکھا اگرچہ شہر مختصر تھا مگر از حد مرتبہ بہ نہایت قطع دار و خوشنوضع بنا ہوا تھا ہر قسم کی عمارات تعمیر کی ہوئی تھی صاحبقران اکبر بعد سیر و
تماشا دو روز و شب ترصیع جبنی کا مہمان رہا بعد ازان فرمایا ای ترصیع ہمارا قصد و ارادہ ہی کہ اول ہم اپنا حصار کو جائین اور وہان سی جلد چہارم
کی طرف روانہ ہون اسلئی تم سی رخصت چاہتے ہین ترصیع جبنی نی زمرد وزیر کی طرف اشارہ کیا کہ اب اوس امانت طلسم کو صاحب امانت کی حوالہ کیا جائے
زمرد وزیر نی عرض کیا ای شہریار گردون وقار حضور ایک دو ساعت کی واسطی تکلیف گوارا فرما کر میری ہمراہ تشریف لی چلین اور تمام اموال
و اجناس طلسم جو اسوقت تک امانت رکھا ہے اوسی ملاحظہ فرمالین بعد اوسکی جس طرح مناسب و صلاح وقت ہو ارشاد فرمایا جائی کہ ہم تابعدار
موافق حکم شہریار کی کاربند ہین صاحبقران اکبر نی زمرد وزیر کا التماس قبول فرمایا اور اوسیوقت اوسکی ہمراہ ہو لیا زمرد وزیر صاحبقران کو اپنی ہمراہ
برج اول قلعہ مین لیگیا اوس برج مین جسقدر مال و اجناس دھرا تھا نظر اشرف سی گذرانا صاحبقران نی دیکھا کہ اس برج مین تین ہزار سلاح و یراق
بیش بہا مختلف الالوان مرصع آلات مثل زرہ و جوشن و شمشیر و خود و خنجر وغیرہ ہا نہایت قرینہ و شکل سی دہری ہوئی ہین بعد ملاحظہ یہی معلوم
ہوا کہ وہ آلات حرب تین قسم کی ہین یعنی درجہ اعلی و اوسط و ادنی اور ہر ایک درجہ مین ایک ایک ہزار سلاح و یراق بتفاوت درجہ بنی ہوئی ہین
صاحبقران اکبر اس سامان کو ملاحظہ فرما کر دوسری برج مین تشریف لایا دیکھا کہ اس برج مین تمام و کمال سامان آرایش بزم و مجلس یعنی ظروف
طلائی و نقرہ قریب دوازدہ ہزار ظروف نفیسہ و عجیبہ مرصع بجواہر گرانبہا مثل خوان و رکابی و آفتابہ و مشعلدان و گلابدان و عطردان وغیرہ
بتکلف و زینت رکہی ہوئی تہی صاحبقران اکبر اس متاع خداداد کی معاینہ سی نہایت شادمان ہوا اور سجدات شکر درگاہ باری مین بجا لایا بعد
ازان برج سیوم کی طرف متوجہ ہوا اس برج سیوم مین چار ہزار قومات زیور زنان مرصع نگار الانواع و اقسام کی بیش بہا اور ایکہزار [illegible] جیغہ مینا
کار مرصع بجواہر گوناگون موجود تھی اوس اشیا کی ملاحظہ سی صاحبقران اکبر نہایت محظوظ ہوا پھر برج چہارم مین تشریف لیگیا اس برج مین صندوقچہ ہای
الماس ترایش خورد و کلان الانواع و اقسام کی جواہر نفیسہ و عجیبہ سی مالامال دہری تہی صاحبقران اکبر نی اوس جواہرات گرانبہا کو بچشم غور ملاحظہ فرمایا
اور صانع حقیقی کارساز بی نیاز کا شکر ادا کیا الغرض شاہزادہ گردون مکان کو تمام دن اسی معاینہ و ملاحظہ اشیا طلسمی مین گذرا اور شب [illegible]
[illegible] رقص و نشاط [illegible] مین بسر ہوئی دوسری روز [illegible] شاہزادہ [illegible] بحفظ [illegible] کو

سپاہ فرمایا کہ ترمیح جی اور خواجہ سرور کی تحویل میں سپرد کیا کہ وہ یہ دونوں بحفاظت تمام اپنے پاس رکھے اور یہ حکم دیا کہ جس وقت
ہم طلب فرمائیں تم حاضر کر دینا کس لیے کہ بالفعل ہمارا یہ قصد و ارادہ ہے کہ جس طرح سے ہم تن تنہا طلسم میں آئے تھے اوسی وضع و ترکیب سے
بیرون طلسم مراجعت فرمائیں اے یاران طلسم آج مجھکو عالم منام میں عجب سا ماجرا حیرت افزا پیش آیا ہے گویا میں عالم رویا میں اس امر کی ہدایت
ہوئی ہے یقین ہے کوئی کہتا ہے اے سعد الدین اگر تو اسباب عالم کی گوناگون نعمتوں کی لذت و حلاوت چاہتا ہے اور تجھے ساحلات کائنات کا
مذاق حاصل کرنا منظور خاطر ہے اس صورت میں تو جس طرح سر زمین طلسم میں پاپیادہ وم اتفاقا آیا تھا اوسی شکل و شان سے بلا شرکت غیری مراجعت فرما
اے ترمیح و زمرد قسم ہے رب العزت کی عالم واقعہ میں اس ہدایت و بشارت غیبی کا میرے دل پر ایسا اثر ہوا ہے کہ اسوقت تمام دنیا اور
کارہائے دنیوی ہیچ و پوچ نظر آتے ہیں اور یہ کارخانہ بوقلمون سرتاسر بے ثبات دکھائی دیتا ہے اب میں یہی چاہتا ہوں کہ کائنات طلسم سے بلکہ
فی الحال اس مقام خاص سے یکہ و تنہا جاؤں کسی متنفس کو اپنی ہمراہ نلوں ترمیح جی نے عرض کیا اے شہر ذوی الاقتدار قسم ہے خدائے آفریدگار عالم کی اسوقت
حضور کے ارشاد سے مجھے کمال درجہ حیرت ہوئی یعنی حضور کا یہ مقولہ بمنزلہ کرامت تصور کیا جاتا کیا یہی کہ غلام نے بھی بروایت بزرگان پیشین سے
اسی طرح سنی ہے جیسا اس وقت حضور نے ارشاد فرمایا البتہ جناب عالی کو اوس ہدایت پر عمل فرمانا چاہیے صاحبقران اکبر نے کہا اے ترمیح
ہمین بسبب افکار و آلام کے اس وقت طرح طرح کے لاحق حال ہو رہے ہیں مطلق یاد نہیں آتا کہ ہم اس مقام میں کس طرف سے آئے تھے اور اب آگے کی راہ
کونسی مقرر ہے اگر تجھے معلوم ہو عنداللہ تو مجھے نشان دے کہ میں اوسی راہ جاؤں ترمیح نے عرض کیا اے شہریار عالم حضور اس قلعہ
کے دروازہ راست کی جانب تشریف لیجائیں ہم بھی حضور کے ہمراہ رکاب تھوڑی دور مشایعت میں تا سرحد قلعہ چلیں گے آیندہ حضور مختار ہیں
صاحبقران گیتی ستان حسب نشاندہی ترمیح جی کی اوسی سمت قلعہ کے روانہ ہوا وہ تینوں سردار یعنی ترمیح جی و زمرد و نیز سرداور تھوڑی دور ہمرکاب
پاپیادہ شاہزادہ والا قدر کے ہمراہ چلے جب قریب ایک فرسخ راہ کے طے کر لی اس مقام پر پہونچے جہان چند درخت مثل غنچہ کے کھنچان تھے
ترمیح نے عرض کیا اے شہریار کرم اب اس غلام کو پیشتر قدم رکھنے کی مجال و طاقت نہیں ہے اور غلام کی سرحد بھی اسی مقام تک معین ہے آیندہ آپ ہی
سعد ورجون جس طرح حضور کا حکم ہو بجا لاؤں صاحبقران نے بکمال شفقت و مہربانی اون سرداروں کو رخصت فرمایا اور پاپیادہ پیشتر روانہ ہوا تا
دوپہر روز کامل قطع مسافت کرتا رہا مگر کسی سمت کو آثار نظر نہ آتے تھے اور بیابان گردی و صحرا نوردی سے صاحبقران اکبر کے پائے مبارک آبلہ دار
ہو گئے چلنا کیا پاؤں پر اس کی صورت پیدا ہو گئی اور تکان بادیہ پیمائی سے اوس شہریار والا گہر پر تشنگی نے اسقدر غلبہ کیا کہ صاحبقران بیتاب و بیقرار
ہو گیا اوس وقت صاحبقران اکبر دل میں کہتا تھا الٰہی اس مقام پر کوئی طلسم بھی نہیں ہے پھر اس شدت تشنگی اور نایابی آب کا کیا باعث ہے بار الہا
غلبہ تشنگی دمبدم زیادہ ہوتا جاتا ہے اور صورت آب بجز ذرات ریگ روان نظر نہیں آتی یا وہ راہ کا نشان معلوم ہے کہ اوس طرف جاؤں سخت مشکل پیش
آئی ہے اگر چند ساعت یہی صورت قائم رہی اللہ اکبر اوس وقت کیا انجام ہوگا القصہ صاحبقران اکبر اسی حیص بیص میں قطع مسافت کرتا ہوا جاتا تھا لیکن
حرارت آفتاب کے سبب سے ہر ذرہ ریگ مثل اخگر کے ہو رہا تھا نہایت مضطر و پریشان خاطر ہو کے ایک بار دل میں کہا اور یہ غلبہ تشنگی کس طرح رفع ہو
آب مثل عنقا نایاب ہو رہا ہے کہ چشمہ میں قطرہ آب نہیں ظاہری اسباب بجز ریگ کوئی صورت رفع تشنگی کی نظر نہیں آتی اسی تشویش و فکر میں شہریار نامدار
بحالت کرب و اضطراب تجسس و تلاش میں پھرتا تھا اسی طرف کوئی چشمہ و تالاب نظر آئے کہ ایک لمحہ وہاں ٹھہر کر آرام لوں اور اس غلبہ تشنگی کو رفع
کروں مگر سب سعی و جہد رائگان بلا سے حاصل ہوئی تھی اور ساعت بساعت تشنگی میں ترقی ہوتی تھی یہ سے کہ شدت تشنگی او ضعف گرسنگی سے
شاہزادہ عالی قدر کا حال متغیر ہونے لگا صاحبقران نے دل میں کہا اے سعد الدین سبحان اللہ وبحمدہ بانیان طلسم نے تجھے عجب صحرائے کرب و بلا اور زمین قحط میں
ڈالا مگر میں پہونچایا او عجب طلسم ہو کہ ہم نے طلسم کو باطل کر کے دیکھا کہ یہاں ہر ایک قطعہ دشت صحیح کا حکم رکھتا ہے اے سعد الدین طرفہ تر یہ ہے کہ کسی
طلسم میں شدت تشنگی کی لاحق نہیں ہوا تھا مگر اس مقام آفت انجام میں ہر لمحہ و ہر ساعت تشنگی کو ترقی ہوتی آیا بلا شدت تشنگی کی نوبت ہلاکت تک پہنچی

دو امر سے خالی نہیں ہے یا تو بیابان طلسم کو اس صورت سے تیرا ہلاک کرنا منظور تھا کہ اس بیابان خطرناک بے آب و علف میں تجھ کو ڈالا یا پھر یہ
کہ تیر صبح جنی وغیرہ نے دیدہ و دانستہ تجھے دغا دی اور راہ غیر متعارف تجھ کو اس وحشت خیز میں بھیجا بہر الدین بلا شک و شبہ تو نے دھوکا کھایا اور اہل
طلسم کے دام مکر میں گرفتار ہو گیا اب تمام عمر اس صحرا سے رہائی ہو نجات ہونی دشوار ہے دوسری غلطی تجھ سے یہ ہوئی کہ عالم منام میں اوس
آواز بے بنیاد و بیہودہ کو سنکر تو نے اعتبار کر لیا اور ایک عالم جذب میں پایا و طریق ناشناسا میں قدم رکھا کوئی دلیل راہ و رہبر طریق بھی اپنے ہمراہ
نہ لیا طرفہ تماشا یہ ہے کہ جس طرف نگاہ جاتی ہے بجز ذرات ریگ بیکراں کے کچھ نظر نہیں آتا درخت سایہ دار کا ذکر کیا ہے کہ اوس کے سایہ میں ایک لمحہ بیٹھکر
آرام لیا جاے بہر حال بجز صبر و شکیب کوئی چارہ نہیں تو نے اپنی جان کو دیدہ و دانستہ معرض ہلاکت میں ڈالا ہے اب افسوس سے کیا حاصل ہے
مصرع کردنی خویش آمدنی ہست کہ آید پیش ؎ خیر آنچہ گذشت گذشت اب لوح ہادی طریق سے مشورہ لینا چاہیے دیکھیں
کیا ارشاد ہوتا ہے **الغرض** اوسی شدت کرب و اضطرار اور تمازت آفتاب میں صاحبقران اکبر نے ایک جا پر استادہ ہو کر لوح
کو بغل سے نکالا اور مطالعہ کیا اتفاق سے لوح میں ایک حرف تک نظر نہ آیا اوس وقت صاحبقران اکبر زیادہ مکدر و آشفتہ خاطر ہوا نا چار اوسی حالت غیظ
و غضب اور کرب و بیقراری میں لوح کو پھر گلے میں ڈال لیا اور بادل ناخواستہ بحالت اضطرار اوسی صحراے آفت و وحشت مصیبت میں پیشتر
روانہ ہوا بار بار یہی کہتا تھا بار خدایا یہ کیا ہنگامہ قیامت اور سامان محشر ہے کہ بادیہ پیمائی سے طاقت رفتار نہیں رہی مگر منزل کسی طرح
ختم نہیں ہوتی اور نہ کوئی امن و مقام راحت نظر آتا ہے جہان ایک لمحہ بیٹھکر آرام لوں قطع نظر اس کے تشنگی کی وہ شدت گرمی کی وہ حدت کہ یہ
قطعہ وحشت نمونہ جہنم بن رہا ہے پانی کی ایسی قلت کہ قطرہ اشک تک دیدہ تر میں نہیں باقی ہے لوح کو دیکھتا ہوں اوس میں حرف تک نظر نہیں آتا جواب صاف
پاتا ہوں حیران ہوں سوچتا ہوں کس طرح گذاروں بالفرض اگر دن بھی گذر گیا شب بدتر از شب فراق میں عالم تشنگی و گرسنگی اور حالت کرب و بیقراری
میں کیونکر بسر ہوگی کوئی ہم جنس و ناجنس اس وحشت قبچاق میں نظر نہیں آتا جو میرا ہمسر و دلیل طریق ہو حیران ہوں اس عالم سرگردانی و پریشانی
میں کس طرف جاؤں کس سے پوچھوں کیا کروں عجب یاس و غم میں مبتلا ہوں **قصہ** کوتاہ اسی فکر و تشویش میں صاحبقران نامدار
قطع مسافت کرتا تھا بالآخر اسی تردد و تفکر میں دو پہر دن گذر گیا وقت زوال شمس دور سے ایک باغ نظر آیا اس کے دیکھنے سے جان میں جان تازہ آئی
شاہزادہ کامگار صاحبقران گردون وقار نے قدم بڑھایا اور در باغ تک پہونچا ؎ بچشم آمدہ باغچہ باغ ؎ کہ در دل ارم را بود داغ ؎
ہواے روح بخش و جانفزا داشت ؎ سواد دیدہ در نور و ضیا داشت ؎ شاہزادہ نامور صاحبقران اکبر کو فرط پیادہ روی سے از حد
درماندہ ہو گیا تھا اوس باغ مینو سواد کے دیکھنے سے عجب طرح کی فرحت دل و مسرت قلب حاصل ہوئی کہ تحریر و تقریر سے باہر یک لخت وہ
کسل و تکان رفع ہو گئی خالق کون و مکان کی درگاہ میں شکر ادا کیا اور قدم بڑھا کر نزدیک باغ کے قریب آیا دیکھا کہ در باغ کشادہ ہے
شکر گویان باغ کے اندر داخل ہو گیا اور اوس جگہ پہونچا کہ دروازہ باغ کے متصل ایک حوض خوش قطع پر از آب شیرین و خوشگوار بالا رفت باگر کے
واقع تھا کنارہ ہاے حوض سرتاسر سنگ رخام سفید و براق سے نہایت خوش وضع بنائے گئے تھے اور وسط حوض میں ایک فوارہ پارچہ زمرد و شجری
بکمال نزاکت و خوبصورتی لگا ہوا تھا اور اوس فوارہ سے ہر دم آب حوض بتکلف و صنعت انواع و اقسام صورت میں نکلتا تھا کہ اوس کے
مشاہدہ سے عقل تماشا بین حیران ہوتی تھی اوس حوض و فوارہ کے دیکھنے سے تمام و کمال کلفت راہ و کلفت دل صاحبقران اکبر کی
آئینہ خاطر سے دور ہو گئی شاہزادہ بالقصد اوس حوض زرنگار کے سبیل پر بیٹھ گیا اور بے اختیار دونوں ہاتھ پانی میں ڈال دیے چونکہ
تشنہ لبی سے تمام روز تکلیف و اذیت پائی تھی کہ نوبت ہلاکت پہونچی تھی عنان صبر و شکیب ہاتھ سے جاتی رہی اوس آب شیریں سے چند گھونٹ
بھر کر نوش فرمایا اور برگ غنچہ دل کو سیراب کیا اوس آب خوشگوار سے ایسی بوے فرحت بخش و نگہت جانفزا اوٹھی کہ مشک و گلاب آتی تھی کہ بھر دو
نوش فرمانے آب حوض کے صاحبقران اکبر کا دل و دماغ معنبر و معطر ہو گیا اور عجیب طرح کی آمادگی و انشراح خاطر سے اون بات پیدا ہوئی کہ خواہ مخواہ

کی طرح جاتی ہی ہنوز ایک حوض کنارے حوض پر موم لیا تہا ایک چشم مبارک خمار آگین ہوئی لگی اور ایک نشہ مسرت بخش و سرور نشاط افزا لاحق
محسوس ہوئی صاحبقران اکبر اوسی وقت وہ انبساط و سرور بہ خوشی بین وہان سی اوٹہا دل مین کہا اسی معزالدین الحق آدمی کو راحت
اقدر پہنچ حضور میسر آتی ہی سبحان اللہ اس باغ مینو سواد کی ہوا ہی جان بخش و نسیم دلکش اور حوض کی آب خوشگوار مفرح دل و دماغ کی کسقدر
طبیعت کو بالیدگی و تر و تازگی بخشتی ہی کہ وہ کلفت و ماندگی راہ ایک لحظ دفع ہوگئی یعنی جسقدر تکلیف و ایذا اوس دشت پر آفت و بیابان وحشت
مین بہی پائی تہی اوس سے زیادہ تر اس باغ کی دلکشی اور آب حوض کی پینی سے تمام و کمال کسل راہ و خستگی خاطر دور ہوگئی بلکہ ایک طرح
کی نشاط و قوت اور سرور و مسرت اپنی دل و دماغ مین پاتا ہوں معلوم نہین یہہ کیا مقام برکت انجام ہی اور اس باغ کا مالک کون شخص
والا دودمان ہی اور اس جنس و لوچہ سی ہی بہمہ حال خدای کریم اس باغ کو ہمیشہ سرسبز و شاداب اور صاحب باغ نیک نہاد کو کامیاب جی دل
شاد رکہی **راوی کہتا ہی** کہ جسوقت سی صاحبقران اکبر نی اوس حوض کا پانی پیا ہی خود بخود صاحبقران کی مزاج مین ایک طرح کا تغیر
واقع ہوگیا ہی بلکہ قلب ماہیت ہوگئی ہی یعنی ہر لحظہ صاحبقران کی دل مین یہہ ولولہ جوش زن ہوتا ہی کہ اگر اس باغ رشک فردوس مین
اسوقت شراب ارغوانی اور کوئی محبوبہ جانی پری تمثال میسر آتی البتہ حظ زندگی حاصل ہوا اور دم چند بعیش و کامرانی بسر کرون کس لیے کہ زمانہ دراز
گذر گیا ہی کہ صحبت عیش و نشاط سی مطلق محروم ہون ایک لحظہ بہی نظارہ جمال جہان آرا محبوبان راحت جان سی دل شاد نہین کیا **الغرض**
صاحبقران اکبر اسی فکر و اندیشہ مین دل ہی دل مین کلمہ و کلام کرتا ہوا چلا جاتا تہا جس طرف اوس باغ رشک بہشت اور گلستان جنت نشان کی نظر جاتی تہی
دو تختہ ہائی گل و ریاحین و خیابان نشاط آگین اور قصر و ایوان عالی شان سر تا سر نظر انور مین آشنا معلوم ہوتی تہی حیران تہا کہ الہی مینی اس باغ پر
بہار کو اول کہان دیکہا ہی کہ یہہ عمارات و چمن مجہی آشنا معلوم ہوتی ہین بالآخر صاحبقران اکبر کو یاد آیا کہ شاید طلسم حکیم ارسطو یعنی اجرام و اجسام
مین ملکہ ناطقہ روشن بیان کی باغ کو جسکی ایک گوشہ مین صبح دلکشا ہی تہی جیسے دیکہا تہا واقعی اوسی باغ کی یہہ باغ خلد آئین مشابہت
کلی رکہتا ہی گویا باغبان قدرت نی اوسی باغ فردوس نشان کو اس جگہہ لا کر قایم کردیا ہی یا ایک ہی معمار صناع روزگار نی دونون کو یکسان
وضع و قطع تعمیر کیا ہی کہ سر مو کسی چیز مین فرق نہین ہی مقارن حال صاحبقران اکبر کی دل محبت منزل پر اسوقت ملکہ ناطقہ روشن بیان کا تصور
و خیال بیطرح غالب ہوگیا بی اختیار زبان سی نکلا اسی معزالدین افسوس ہی کہ تو نی طلسم ارسطو مین ملکہ نوبہار کی غلبہ محبت و شورش عشق مین
اوس نونہال چمنستان خوبی و سرو گلستان محبوبی یعنی ملکہ ناطقہ روشن بیان سر حلقہ خوبان جہان کی کچہہ قدر و منزلت نہ کی باوجود اسکی کہ بانیان
طلسم حکمای پیشین نی ملکہ ناطقہ کو اول ہی سی خاص تیری سوا مصلحت اور زوجیت کیواسطے مقرر کیا تہا علاوہ اسکی وہ یگانہ آفاق سیری
نوع قوس سی تہی اور حسن و شمایل مین بہی پایہ کمی اوس بلای روزگار ملکہ نوبہار سی نہین رکہتی بلکہ میری گمان مین یہہ ہی کہ نوع پریزاد مین وہ
یہ تمکین و وقار اور ادعیانہ روش گفتار کہان ہی ملکہ ناطقہ اپنا عالم حسن و ادا جدا رکہتی ہی یہہ حسن و خوبی اور کرشمہ محبوبی پریزادون مین ہرگز نہین
ہی واقعی حسن طبع قابل پسند یہی حسن بشری کا ہی مردان عاشق پیشہ اسی حسن دلفریب اور ناز دلربا کو پسند کرتی ہین اگرچہ حسن شعلہ زا ہی بعض اوقات
دلکش و دلفریب ہوتا ہی اور بادی النظر مین خوش نما و اسلوب دکہائی دیتا ہی لیکن جس حسن مین بجز از تمکین و وقار کرشمہ گری و ادائی شوخی نہین
وہ حسن دلفریب و دلربا نہین یہہ شمع روی و ماہ رخساری مین دلکشی و دلبستگی معلوم حالانکہ شمع بزم بظاہر حسین و گل اندام ضرور ہی الا بجز از لاحت
حسن شعلہ کہ جلوہ بزم افروز و پروانہ سوز ہی شاید شمع بیکار و نعش فرش ہوتا ہی جب تک حسن شعلہ کی جلوہ زا ہی نہوگی کوئی پروانہ سفتون شمع نہین
ہوسکتا یہی ہی حسن آفرین نی ملکہ ناطقہ کو عجب حسن ملیح و جمال جہانسوز عطا فرمایا ہی کہ اوسکی مرتبہ حسن و صورت کو کوئی جن و بشر نہین پہونچ سکتا
حاصل کلام صاحبقران [illegible] اسی تصور و گفتگو مین باغ کا سیر و تماشا دیکہتا ہوا خرامان خرامان چلا جاتا تہا کہ ایک ایوان
عالی شان [illegible] وحوض بجمال با لباس [illegible]

چلی آتی ہین جب وہ زنان پری تمثال قریب تر پہونچین سب نے بہیئت مجموعی باادب تمام صاحبقران اکبر کو سلام کیا صاحبقران اکبر نے سلام کا جواب
دیا اور ایک نازنین شوخ و شنگ سے پوچھا صاحب تم کون ہو اور یہہ باغ کس نیک نہاد خجستہ ذات سے متعلق رکہتا ہے اور اوس صاحب باغ کا نام
کیا ہے اوس نازنین نے کہا اے شہریار عالی وقار صاحب باغ ہے حضور کی ایک کنیزان خاص سے شمار کیجاتی ہے صاحبقران نے فرمایا حاشا ہم
اس سے مطلب غیر مفہوم کو نہین سمجہے تم بالتفصیل بیان کرو کہ ہماری فہم مین آئے آیا وہ کنیز خاص ہماری کس اعتبار سے ہے اوس نازنین نے کہا شہریار
اوسی اس اعتبار سے کنیز خاص سمجہو کہ صاحب باغ بلکہ کل کائنات طلسم کی مالک ملکہ شمسہ تاجدار عذب البیان ہے اور حضور اوس ملکہ آفاق کی
زوج ہین بس اس صورت مین ہر ایک کنیز ملکہ عالم کنیز شوہر ملکہ کی ہوئی صاحبقران نے فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس طلسم مین بہی ملکہ شمسہ تاجدار کی
کنیزین موجود مین سبحان اللہ ملکہ شمسہ عجب قدر و منزلت رکہتی ہے کہ ہر مقام طلسم مین اونکا ذکر خیر سنتا ہون کوئی مقام اوس کی ذکر و اذکار سے خالی نہین ہے
القصہ شاہزادہ آفاق گیر اوس نازنین سے کلمہ و کلام کرتا ہوا قصر کی اندر گیا دیکہا کہ اوس قصر رفعت مین مجلس جشن آراستہ ہے اور ایک تخت جواہر نگار
پر ایک نازنین ماہ جبین بصد تمکین و وقار سر تا پا جواہر مین غرق بیٹھی ہے جسوقت صاحبقران اکبر اوس مجلس کی قریب پہونچا وہ نازنین تخت نشین
بہزار کرشمہ و ناز مثل طاوس طناز تخت سے اوٹھی اور بانداز دلربائی صاحبقران کا استقبال بجالائی صاحبقران اکبر نے اوس نازنین شعلہ رخسار کی
سراپا کو بنظر غور و امتیاز دیکہا بعینہ ملکہ ناطقہ کی شکل و شباہت سے مشابہ پایا کہ یا سر مو فرق نتہا نہایت متحیر ہوا لیکن اوس جوش محبت اور غلبہ
شوق وصل سے کہ اول ہی صاحبقران کی دل محبت منزل مین پیدا ہو گیا تہا بے اختیار عنان صبر و شکیب ہاتہہ سے نکل گئی مستانہ وار مثل کشادہ
قدم بڑہایا اور اوس ماہ پیکر کو تنگ تر آغوش مین لیکر مثل جان عزیز سینہ سے لگا لیا اوسوقت صاحبقران اکبر ایسا نشہ طلسم مین سرمست و لایعقل
ہو رہا تہا کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہ تہی اوس آب حوض کا پینا کیا تہا کہ وہ آب مثل شراب کی رگ و پے مین سرایت کر گیا اور دل و دماغ کو اسقدر سرور
افزا کیا کہ صاحبقران اکبر کو نیک و بد مین تمیز کرنیکی قدرت باقی نہ رہی صاحبقران اوسی عالم بیہوشی اور حالت بیخودی مین اوس نازنین سے بہزار
خوشی سے ہم آغوش ہو گیا اور سرشاری نشہ مین چند شگفتہ گوئی ابدار اوس ماہ رخسار کی لب و عارض سے لئی اور کہا اے مایہ حیات عاشقان
تفتہ دلان و اے آرام جان دردمندان اے ملکہ روشن بیان مین اسوقت عجب حیرت و خلجان مین ہون کہ تم اس مقام مین کس طرح سے
آئی ہو یا یہہ امر ہے کہ مین کسی صورت سے تمہارے پاس طلسم ارسطو مین پہونچ گیا ہون یا شاید اس طلسم بیضا مین کوئی ایسی راہ مخفی آمد و رفت کی
رکہی ہے کہ انسان بآسانی اس طلسم سے اوس عجائبات مین جا سکتا ہے کیا تعجب ہے کہ مین بہی تمہارے باغ و قصر مین سیر کرتا ہوا پہونچ گیا ہون
کیونکہ مین اس باغ کو بعینہ تمہارے باغ کا نمونہ پاتا ہون اے ملکہ آفاق اگر میرا گمان غلط نہین ہے بیشک مین طلسم اجرام و اجسام و عجائبات حکیم
ارسطو مین پہونچا ہون تم طلسم بیضا مین نہین آئین بہرحال ہزار ہزار تحسین و آفرین ہے حکیم ارسطو کی علم و دانش پر کیا عجیب عجیب شعبدہ طلسمی ایجاد کئی
کہ عقل بشری اونکی دریافت مین حیران ہے اے ملکہ خوبان روزگار جسوقت سے مین اس باغ فردوس منزل مین داخل ہوا ہون تمہاری شوق
ملاقات اور آرزوی مواصلت نے مجہے ایسا بیحال و بیقرار کر رکہا ہے کہ ایک لحظہ آرام نہین پاتا اے ملکہ آرام جان برای خدا اگر [illegible] گذشتہ
مین کوئی امر بے اعتنائی و ناقدر شناسی خلاف طبع نازک مجہسے وقوع مین آیا ہو عفو اللہ معاف فرماؤ کیونکہ اوسوقت ایک بلائے ناگہان اور
آفت بیدرمان ملکہ نوبہار کی ولولہ عشق مین ایسا بیخود و سرشار ہو رہا تہا کہ مجہے جنون کی نوبت پہونچ گئی تہی ہرگز اپنی نیک و بد حال سے واقف نتہا
علاوہ ازین ایک مصیبت سخت یہہ تہی کہ ادہر اوس پرکالہ آفت کی تندی مزاج سے ہر وقت خوفناک و بدحواس اودہر کیفیت طلسم مین مبہوت و گرفتار تہا
علاوہ دوسری کا خیال و تصور دل مین سماتا تہا اے ملکہ آفاق تم بہی از راہ کرم و مروت اپنی آئینہ دل مین کسی طرح کی کدورت و غبار کو [illegible]
اسی مین بارہا تمہاری صحبت ہای مخفی بالطبع مین شریک رہا ہون حالانکہ وہ صحبت بلا شرکت غیر تہی اور یہان ایسا اتفاق پیش آیا ہے کہ اس
صحبت مین کوئی دوسرا مخل و شریک نہین ہے اے ملکہ عالم تم بہی میری ہر کان گذشتہ [illegible]

کوتاہی سخن شاہزادہ والاقدر یہہ کلمات کہتا تہا اور اوس نازنین زہرہ جبین تخت نشین کو ہم آغوش دل کی ہتواتر اوسکی لب لعل فام سے
بوسی لی رہا تہا اور اوس نازنین کی یہہ کیفیت تہی کہ بپاس شرم و حیا تجنبہ لبی سرنگون خاموش استادہ شاہزادہ کی گفتگو سن رہی تہی بعد ازان
صاحبقران اکبر مست بادہ بیخودی اوس نازنین قمر طلعت کو دست گرفتہ تخت پر لایا اور اپنی پہلو بہ پہلو بٹہا لیا اوس نازنین نے کنیزان آتشین رخسار کو
اشارہ کیا کہ سامان میخواری و آلات بادہ کشی جلد تر حاضر کرو کنیزان چابکدست نے شیشہ ہای بادہ ارغوانی و ساغر بلورین مع جملہ سامان بادہ نوشی طرفۃ
العین مین مہیا کر دیا جب تمام آرایش بزم موجود ہوگیا اوس نازنین ماہ جبین نے کہا یا صاحبقران یہہ شہر ایسا شغل شراب ای متعارف نہین ہی یہہ وہی شغل
زبانی ہی جو اکثر مقامات طلسم مین تم نے نوش فرمائی ہی اس باغ مین ہر وقت موجود رہتی ہی صاحبقران اکبر نے فرمایا ای جان جہان سچ ہے کہ جس جگہہ
تمہاری ذات گرامی جلوہ فگن ہوگی وہان سب چیز کی تکلف میسر آئیگی لیکن مجہی اس بات کی حیرت ہی کہ مین نے اسقدر سخنان گرم گرم تمہاری سامنی بیان کیے
مگر تم نے میری بات پر مطلق التفات نکیا اور میری کسی بات کا جواب نہ دیا اوس نازنین نے کہا ای عالیجناب جو بات کہ فہم سی باہر ہو اوسکا کیا جواب دیا جاے
صاحبقران نے فرمایا ای ملکہ اسمین کیا معنی آیا ہی کونسی سمجہ می غیر مفہوم باتین بائکی ہی جنکی جواب مین تم عاجز رہین اور تم نے سکوت اختیار کیا اوس
نازنین نے کہا ای شہریار نامدار ہر ایک سخن غیر مفہوم معلوم ہوتا ہی اور شہریار والاتبار کی جو بات ہی وہ معنی سے خالی نہین ہی جناب عالی کا ایک لفظ بہی میری
فہم و ادراک مین نہین آیا کہ مضمون کیا [illegible] صاحبقران نے کہا ای جان جہان وای بابہ آرام جان مینے تم سی ایک امر کا عذر کیا تہا تم نے کچہ جواب ندیا
اوس نازنین نے پوچہا یا صاحبقران عذر کیا [illegible] ہوتا ہی مین ہرگز اوسکی صورت سی واقف نہین صاحبقران نے فرمایا ای ملکہ یہی وہ عذر کم التفاتی و بی
اعتنائی اپنا جو بحالت آشفتہ سری و دیوانگی عالم طلسم مین تمہاری نسبت مجہسی سرزد ہوا تہا بیان کیا ہی اور اسوقت اوسکی معافی کا تم سی خواستگار ہون
ملکہ نے کہا شہریار حاشا ثم حاشا مجہی یاد نہین آتا کہ مین پیشتر کبہی خدمت عالی مین حاضر ہوئی تہی اور حضور نے مجہسے کیا بی اعتنائی کی تہی مین
نہین جانتی کہ ناطقہ کون [illegible] ہزار داستان اور طلسم اجرام و اجسام کس بیابان و گلستان کا نام ہے اور کس طرف ہے
[illegible] یہہ نام ہی نہین سنے [illegible] حضور خود ہی انصاف فرمالین کہ ایک غیر مفہوم بے معنی بات کا مین کیا جواب دیتی صاحبقران اکبر نے دل
مین کہا سبحان اللہ [illegible] لطیفہ ہی کہ یہہ نازنین اپنے ناطقہ ہی مگر صاف و صریح انکار کرتی ہی کہ مین ناطقہ نہین ہون اس تجاہل کا کیا علاج کیا جاے
بالآخر صاحبقران نے پوچہا ای ملکہ تغافل شعار تمہاری بیان سی پایا جاتا ہی کہ تم ناطقہ روشن بیان نہین ہو اوس نازنین نے کہا شہریار کیسی ناطقہ
کیسا طلسم [illegible] نام سون ہی میری کان تک آشنا نہین ہین بلکہ خود متحیر ہون کہ حضور اسوقت کیا داستان فرماتی ہین اور یہہ کیا راز و اسرار ہی
صاحبقران نے پوچہا ای ملکہ عالم اچہا یہہ بتاؤ کہ تم ناطقہ نہین ہو پہر کس ملک کی شاہزادی اور کس بادشاہ کی دختر بلند اختر ہو اور تمہارا اسم گرامی
کیا ہی اوس نازنین نے بلب تبسم ریز کہا ای شہریار اصل حال یہہ ہی کہ مین ملکہ شمشہ تاجدار کی کنیزون مین شمار کیجاتی ہون نام میرا قصیدہ روشن سخن ہے
اور میری پدر عالی قدر کو ملک افلاک مینای کہتی ہین جو ہر جلد دوم طلسم کا حاکم ہی ای شہریار ذوی الاقتدار مین عمر پنج سال کی سی اسی باغ دل کشا فرحت
افزا مین شب و روز اپنی اوقات گذارتی ہون ہان کبہی کبہی اپنی والدین کی دیکہنی کو شہر مین ہی چلی جاتی ہون اور بعض اوقات میری والدین اس باغ مین
میری ملنی کو آجاتی ہین ای شہریار بلند اقبال مین اپنی معلم اور والدین کی زبانی اپنی نسبت یہہ سنا ہی کہ تو ملکہ شمشہ تاجدار عندلیب البیان کی کنیز ہی جو اس کا نیتا
طلسم کی مالک و بادشاہ ہی بس اسکی سوا مین کچہہ نہین جانتی اور نکسی حال و مقال سی واقف ہون اس تقریر کو سنکر صاحبقران متردد اور اندیشناک ہوے
اسلئے کہ یہہ نازنین ہمرنگ طلسم کی کوئی ساحرہ ہو اور مجہسی مکر و دغا پیش آئی حالانکہ اول شہر [illegible] روشن گہر کی شکل و صورت سی متشکل
ہوگئی تہین اور مجہی طرح طرح کی ایذا پہونچائی تہی جنکی لوح و غیرہ اشیا مکر و فریب لے لی تہی اسی طرح یہہ نازنین ہی ناطقہ عملی نکلی اور میری آزار رسانی
کے درپی ہو جاتی صاحبقران نے اوسیوقت اعمال باطل السحر پڑہکر اوس نازنین پر دم کیے اور لوح طلسم کو بغل سی نکالکر دیکہا مگر سطح لوح صاف و مصفا
مثل بلور نظر آیا ایک حرف تک مرقوم نتہا اور نہ عمل باطل السحر کا کوئی اثر ظاہر ہوا صاحبقران اکبر کمال متحیر ہوا بار دگر اوس نازنین سی مخاطب ہوکر کہا

ای ملکہ خوبان جہان والسلام بالالہام تم بھی صاف و صریح دہوکا دیتی ہو بلا شک و شبہ تم ناطقہ روشن بیان ہو اسمین سرمو فرق نہین ہی اوس نازنین کی کہا
شہریار حضور جو کچھہ تصور فرمائین وہی درست و بجا ہی مین حضور کی ارشاد کو رد نہین کرسکتی میری کیا تاب و طاقت ہی کہ مین خلاف مرضی ہمایون کوئی
حرف بہی زبان سے نکالون ؎ خلاف رای سلطان رای جستن ٭ بخون خویش باید دست شستن ٭ ورنہ اصل و واقعی وہی تہا جو اس کنیز کی
حضور کی گوش گذار کر دیا اب باور کرنا نکرنا حضور کی اختیار مین ہی صاحبقران اکبر اوسوقت اسقدر نشہ طلسم مین بیہوش و لایعقل ہو رہا تہا کہ فہم و ادراک
اور قوت ممیزہ مطلق نہین رہی تہی اوس نازنین کی بیان کو ہر رنگ و ہر روش دروغ و بی اصل سمجہا بار دگر یہی کہا ای ملکہ مجہی ہر طرح ثابت ہو گیا کہ تم
واقعی ناطقہ ہو مگر مجہی حق و ناحق دہوکا دیتی ہو یا مجہسے ہنسی کرتی ہو ای جان جہان تم ہی کہو مین کسطرح تمہاری قول کو باور کرلون کہ تم ملکہ ناطقہ نہین ہو
کیا معنی کہ عالم اسباب مین دو شخص باین مشابہت اصلی کہ حسن و جمال اور نشان خط و خال مین ایک صورت و شکل کی ہون سرمو فرق نپایا جاوی
اس قسم کی انسان پردہ عالم پر پیدا نہین ہوئی خیر کچہہ مضائقہ نہین تم نہ کہو چار ناچار واقعی ہی قریب تر دریافت ہو جائیگا یہہ کہکر صاحبقران کی بار دگر اوس
نازنین کو آغوش مین لیا اور عالم مستی مین اوسکی لب و رخسارہ گلرنگ سی اسقدر بوسی لئی کہ اوسکی عارض رنگین نیلگون ہوگئی بعد ازان چند جام بادہ ریحانی
نوش جان فرمائی اوس نازنین کی کنیزونکو حکم دیا کہ جلد تر دسترخوان بچہاو اور کہانا کہلاو ہی تہا اوسیوقت تمام کنیزان چابکدست سلیقہ شعار نی دسترخوان بچہایا
اور اقسام اقسام طعام ہای لذیذ و رنگارنگ میوہ و شیرینی پر تکلف تیار و حاضر دسترخوان پر چنا صاحبقران اکبر نی وہ نعمتہای الوان اوس نازنین
زہرہ جبین کی ساتہہ نوش فرمائی بعد ازان مجلس رقص و نغمہ شروع ہوئی صاحبقران تمام شب رقص و نغمات دلکش سنتا رہا اور اوس نازنین سے
اختلاط و بوس و کنار مین مصروف رہا قصہ مختصر شہریار نامور صاحبقران اکبر کی وہ تمام شب بادہ نوشی اور صحبت بوس و کنار مین بہ نشاط
و انبساط بسر کی علی الصباح جب لیلی شب نے مقنع زرنگار سے عارض و زلف عنبرین کو چہپایا اور لیلی شاہ روز با تاج زرین تخت فیروزہ
فام پر جلوہ گر ہوا صاحبقران والاتبار ہی اوس صحبت عیش و نشاط سے اوٹہا اول وضو کیا اور نماز بامداد ادا کی بعد ازان بستر راحت پر
آرام فرمایا وقت ظہر صاحبقران اکبر کی آنکہہ کہلی دیکہا کہ وہ قصر و باغ مثل بیابان بی چمن حسن و زیبائی سے مطلق خالی ہے یعنی اون نازنینان
ماہ سیما زہرہ لقا کا اوس قصر و ایوان مین نشان تک نہین ہے اور نہ صحبت شبینہ کی کچہہ آثار پائی جاتی ہین شاہزادہ والاقدر نہایت
ملول و بیدماغ ہوا اور ایک عالم تحیر و استعجاب مین چند ساعت کامل اوس قصر مین گلگشت کرتا رہا دل مین کہتا تہا ای معزالدین
عجب حیرت خیز معاملہ ہی کہ ہر وقت ایک اتفاق تازہ پیش آتا ہے مصرع ہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست ٭ مین آجتک یہی سمجہی
ہوا تہا کہ ملکہ نوبہار سے تند خو اور تغافل شعار واقع ہوئی ہے اور ملکہ ناطقہ تمکین مزاج و سلیم الطبع ہے مگر یہان خلاف اوس کے ظہور
مین آیا دیکہتا ہون کہ تمام نازنینان طلسم آتشی نژاد کا ایک سا طریق و آئین کی مروتی ہی واقعی کسی مین جزو مروت نہین پایا جاتا
معاذ اللہ عجب سفاک و تغافل پیشہ عورتین ہین کہ انکو ہرگز کسی کا پاس و لحاظ نہین ہی آج ملکہ ناطقہ کی بہی وہی کج ادائی اور سلوک بی اعتنائی
میری ساتہہ روا رکہا اور کس بیمروتی سی پیش آئی مجہی اس قصر مین تنہا چہوڑ کر بی خبر چلی گئی اس نازنین نی بہی مثل نوبہار کی بیوفائی کا طریقہ
اختیار کر لیا الحق عجب ناآشنا طوطا چشم و بداخلاق عورتین ہی اوس کی میری تنہائی کا مطلق خیال نہوا صاف و بیباک یہان سی چلی گئی بالآخر صاحبقران اکبر
اسی رنج و غصہ مین باغ سی باہر نکلا ہنوز نیم فرسخ راہ بہی طی نکی تہی خاطر مبارک مین یہہ خیال گذرا ای معزالدین واقعی میرا گمان و خیال غلط تہا کیا
معنی کہ ناطقہ کا اس طلسم مین کیا کام تہا کہ وہ نازنین یہان آئی کوئی سبب اوسکی آنیکا معلوم نہین ہوتا بالفرض اگر یہان آئی بہی اسطرح کی کہ
سنتے اوس کا چلا جانا خلاف آدمیت تہا البتہ اس امر کو نیرنگی طلسم حکمائی پیشین سے ایک شعبدہ تصور کرنا چاہیے الغرض صاحبقران
اکبر اسی حیص و بیص اور کلمہ و کلام مین غلطان و پیچان باہستہ خرامی چلا جاتا تہا کہ یکبار اوس عالی وقار کی خاطر اقدس پر غلبہ عشق ملکہ صبح روشن کا
مستولی ہوا جب قریب دو فرسخ راہ کی طی کی اوسوقت راہ روی کی تکان سے پای مبارک مین کسل و ماندگی عارض ہوئی صاحبقران اکبر

ایک درخت سایہ دار کی نیچی لب چشمہ بیٹھ گیا ایک لحہ آرام لیا تہا کیا دیکھتا ہی کہ ناگاہ گوشہ بیابان سی ایک تختہ گرد بلند ہوئی جب وہ گرد چاک
ہوا چند اعلام لشکر جن سی علامت اسلام ظاہر ہوتی تہی نمودار ہوئی جب وہ اعلام قریب تر پہونچی صاحبقران اکبر نی دیکہا کہ سکون وسیفان
اور ابشار و خلان یاران وفادار مع ملک افلاک مینائی وغیرہ سرداران طلسم مع فوج و لشکر بہر استقبال مبارک و احتشام با دبدبہ خسروانی و مرکب
پری نژاد و تخت روان چلی آتی ہیں سرداران مذکورہ صاحبقران گردون وقار کو دیکہکر اپنی اپنی مرکب سی اوتری اور ہر ایک نی پائی مبارک
کو بوسہ دیا صاحبقران اکبر بہی اون سرداروں کو دیکہکر خوشنود ہوا اور ہر ایک کی حال پر نوازش و مکرمت مبذول رکہا بعد ازان تخت روان پر
سوار ہوا ایک طرف تخت کی سکون دلاور جلو میں تہا اور دوسری طرف پایہ تخت کو تہامی ابشار دلاور سواری کی ہمراہ ہوا صاحبقران اکبر نے
تمام احوال گذشتہ سرداران مذکور کی روبرو نقل کیا اور سکون سی پوچہا اے دلاور ہم تجہسی ایک بات دریافت کرتی ہیں کسواسطیکہ تو نسبت
اوروں کی رازہای طلسم سی زیادہ تر واقف و آگاہ ہی سچ بتا یہہ کیا اسرار و تماشا تہا کہ ہم نی اس باغ و قصر میں دیکہا اور ہم عالم تحیر میں مبتلا ہیں بلکہ
اسوقت تک ہماری فہم میں نہیں آیا اور ہمارا تحیر و استعجاب مطلق رفع نہیں ہوا اے سکون میں نی ملکہ ناطقہ روشن بیان بنت سلطان روح الملک کو
اس باغ میں دیکہا اور ایک شب اوسکی ساتہہ صحبت پاکبازانہ گرم رکہی اور ہر طرح اختلاط سی مسرور و شاد کام ہوا مگر حیرت یہہ ہی کہ وہ نازنین
اس مقام غیر میں کیونکر آئی ہر چند میں اوس نازنین سی مکرر سکرر پوچہا لیکن اوسنے بجز اسکی کچہہ نکہا کہ میں ملکہ شمسہ تاجدار کی کنیز خاص اور ملک
افلاک مینائی کی دختر ہوں اے سکون زیادہ تعجب یہہ ہی کہ وہ نازنین تمام طلعت ملکہ ناطقہ کی شکل و صورت سی ایسی مشابہت تام رکہتی تہی
کہ خط و خال وغیرہ میں سر مو فرق نتہا بعینہ ناطقہ معلوم ہوتی تہی میں نہایت حیرت میں ہوں کہ یہہ کیا معاملہ تعجب خیز تہا میں عجیب تردد میں
مبتلا ہو رہا ہوں آیا تین شق سی کسکا باور کروں اول یہہ کہ شاید وہ نازنین ناطقہ اصلی ہوگی اور اوسنے جو روایت مجہسی بیان کی وہ سب
فضول و دروغ بلکہ بی اصل تہی دوسری یہہ ہی کہ وہ عورت کوئی ساحرہ تہی کہ میری آزار دہی کی لئی ناطقہ کی شکل سی متشکل ہوگئی تہی شق
ثالث یہہ معلوم ہوتی ہی کہ پیرزادان طلسم سی کوئی پیرزاد تہی کہ بتبدیل صورت کسی مصلحت خاص سی ناطقہ کی ہم صورت ہوگئی اسصورت میں جا ہم
سوچتا ہی کہ شق اول قرینی ہی کس لئی کہ ناطقہ اس باغ و قصر میں کس کام کی واسطی آتی اور مجہسی دروغ و لایعنی بلا سبب میری روبرو کیون بیان
کرتی میں خوب جانتا ہوں اور اوسکی عادت سی بخوبی واقف ہوں کہ وہ نازنین ایک بادشاہ عالی جاہ کی دختر نیک اختر ہی اور حد سی زیادہ
تمکین و وقار رکہتی ہی بلکہ اس باب میں وہ اپنا نظیر نہیں رکہتی مجہی کامل یقین ہی کہ اوسکی وضع و ترکیب کسیطرح تغافل و بیمروتی کی نہیں ہے
اور نہ اوس کا شیوہ تمسخر و استہزا کا ہی اس صورت میں البتہ گمان و شک قوی ہوتا ہی کہ وہ ناطقہ اصلی تہی قطع نظر اسکی میں دیکہتا تہا کہ ہر رنگ اوسکی انداز
کلام و طرز گفتگو سی بی تکلف ناطقہ ہونا پایا جاتا تہا لیکن حال یہہ سب امور آج مجہکو عارض ہوتی ہیں کہ میں اسقدر اپنی ہوش و عقل سی تمیز کرتا ہوں مگر
اوسمین جسقدر تامل کرتا تہا مگر میری وہم و خیال میں بہی یہہ فرق و تفاوت نگذرتا تہا اور نیز اسوقت شق ثانی بہی صحیح و درست معلوم نہیں ہوتی
کیا معنی اگر کوئی ساحرہ یا پری ستارہ ہوتی ضرور تہا کہ بمجرد دم کرنی باطل السحر کی نیست و نابود ہوجاتی اور یا اپنی جادو قایم نرہتا بلکہ تبدیل صورت صاف
آشکارا ہوجاتی حالانکہ میں نی باطل السحر کرکہ اوسپر دم کیا مگر کچہہ اثر ظاہر نہوا اب رہی شق ثالثہ وہ البتہ قرین قیاس ہی کہ شاید وہ نازنین کوئی دختر پیرزاد
ہوگی اور کسی مصلحت خاص سی ناطقہ کی ہم صورت ہوگئی ہو اور اوسنے تبدیل ہیئت سی مجہی فریفتہ کیا ہو اے سکون ہر حال میں مجہی حیرت ہی کہ
اوس نازنین نی ناطقہ کو کہاں دیکہا ہی اور کسطرح اوسکی ہم شکل و صورت ہوگئی کہ ہرگز فرق و تمیز نہوتا تہا اور طرفہ تر یہہ امر ہی کہ وہ نازنین خود بیان
کرتی تہی کہ میں ناطقہ نہیں ہوں ملک افلاک مینائی کی دختر ہوں اور میں نی کبہی ناطقہ کا نام بہی نہیں سنا دیکہنا تو دیگر ہی باوجود مجہی یقین نہوتا تہا کہ وہ نازنین
اوسی ناطقہ ہی تہا سکون نی عرض کیا اے شہریار فلک مقدار غلام بہی اس معاملہ میں ناواقف محض ہی کہ یہہ کیا اسرار ہی البتہ ملک افلاک ضرور اس
رازسی آگاہ ہوگا میں اوس سی تحقیق کروںگا بالیقین وہ میری روبرو بیان کریگا اخفا نہیں کریگا کسواسطیکہ فی الحال میں میری اور اوسکی قدیم الایام سی محبت

دوستی واتحاد قایم ہی مگر ای شہریار حضور واقف نہین کہ راز و اسرار طلسم سرتاسر نیرنگ و شعبدات ہوتی ہین کیا تعجب ہی کہ یہہ بھی نیرنجات طلسم سی کوئی
شعبدہ ہو کیا معنی کہ نیرنگ طلسم فہم و عقل مین نہین آتی سرتا پا حیرت خیز ہوتی ہین بہرحال خاطر مبارک مطمئن رہی جو کچھ ہی ظہور مین آجائیگا مخفی نہین
رہیگی کا صاحبقران اکبر نی فرمایا ای سکون درحالیکہ وہ نازنین اپنی کو ملک فلاک کی دختر بیان کرتی ہی اس صورت مین ملک فلاک سی تحقیق کرانی
لطف ہی کس لیئی کہ ملک فلاک کی انفعال کا باعث ہوگا سکون نی عرض کیا ای شہریار کامگار اسوقت غلام کی خیال مین ایک و بہہ گذری ہی یعنی
اسی حوالی مین گنبد ہیکل حکیم محفوص موجود ہی جو اس طلسم عالی کا داروغہ تہا اوس حکیم کی وفات کی بعد منصب خلافت و داروغگی موقوف ہوگیا اور وجہہ
تسمیہ اسکی یہہ ہی کہ حکیم محفوص لاولد تہا اور وقت وفات حکیم محفوص پر جملہ راز و اسرار طلسم ظاہر و باطن منکشف و ہویدا ہوگئی تہی یعنی حکیم محفوص کو یہہ معلوم
ہوا کہ فتح طلسم کا زمانہ قریب آ پہونچا ہی اسلیئی حکیم موصوف نی منصب داروغگی کسیکو عطا نہین کیا ای شہریار اول یہہ گنبد بہی اہل طلسم کی نظر سی مثل
اور مقامات کی مخفی تہا بلکہ باطن طلسم مین محسوب ہوتا تہا لیکن ہمنی اسطرح سنا ہی کہ جسوقت طلسم مرحلہ دویم باطل ہوگا گنبد مذکور بہی ظاہر ہوجائیگا
اگر اوسوقت طلسم کشا صاحب لوح بیضا کو کوئی امر حیرت و استعجاب کا قرین حال ہو اور طلسم کشا اوسکی انکشاف مین درماندہ کار رہی اوسوقت طلسم کشا کو
چاہیی کہ اوس ہیکل حکیم سی سوال کری اور حل مشکل کا خواستگار ہو صاحبقران اکبر اس روایت مسرت بخش کو سنکر نہایت شادمان ہوا اور اوسی تجمل و
شان سی بینا حصار مین تشریف لایا ایک روز ملک فلاک کی ان مہمان رہا شب بعیش و کامرانی تخت دولت و جہانبانی پر بسر فرمائی دوسری روز
سکون دلاور سی فرمایا ای سکون اب مجہی اوس گنبد ہیکل کی راہ کا نشان دی کہ مین وہان چلون اور اس عقدۂ جان خراش کو حل کرون
سکون نی عرض کیا کہ حضور مرکب پر سوار ہون اور اس دشت لالہ زار و مرغزار پر بہار مین بصید و شکار مشغول ہون عجب نہین کہ وہ گنبد بزرگ
بہی اسی صحرائی نزہت افزا مین کسی طرف نظر آجاوی صاحبقران اکبر مرکب پری نژاد پر سوار ہوا اور یاران دمساز سکون و سیقان و ابشار و
محلان کو ہمراہ لیکر بعزم شکار بینا حصار سی نکلا اور دست راست قلعہ کی اہوان رسیدہ کا شکار کرتا ہوا اوس فرسخ دور نکل آیا وقت زوال شمس
اوس گنبد متبرک ہیکل حکیم کا قبہ نمایان ہوا صاحبقران اکبر نصرت قرین شاہزادہ معز الدین قرین خوشی و خرمی گنبد کی قریب پہونچا اور شکر الہی بجالایا
اور بصد انبساط دل قدم بہ داشتہ گنبد مین داخل ہوگیا چارون رفقا بہی ہمراہی ہی گنبد کی اندر پہونچی صاحبقران اکبر نی اول حکیم سقلینوس
الہی اور اوس کی شاگرد خاص حکیم محفوص کی ارواح مطہر کو ثواب فاتحہ بخشا بعد ازان اوراد اسم خوانی مین جو حصول مراد و کشود کار کی لئی
معین تہا مشغول ہوا بعد ختم ہونی اوراد اسم کی اوس ہیکل سنگی سی آواز آئی السلام و علیک ای خلاصہ دودمان آل پیغمبر و ای زبدۂ سلاطین
جن و بشر ای صاحبقران اکبر تمکو فتح طلسم بیضا و عقد ملکہ شمسہ ماہ سیما اور حصول جمیع مقاصد و مطالب مبارک و مسعود ہو صاحبقران اکبر نی فرمایا ای
برگزیدہ درگاہ رب العزت و ای حضرت سراپا حکمت مجہی حضور کی ارشاد سی کمال تعجب و استکراہ حال ہوتا ہی کہ ہنوز دوم مرحلہ طلسم مفتوح ہوئی باقی ہین
جسوقت یہہ مقامات تمام و کمال فیصل ہولین پہر کہین مشکل مدعا جلوہ گر ہو اور عقد و نکاح کی نوبت آئی حضرت اول ہی سی مجہی نوید دمبارکباد
جمیع مقاصد کی دیتی ہین معلوم نہین یہہ کیا راز و اسرار ہین اوس ہیکل سنگی سی بار دگر آواز آئی یا صاحبقران طلسم کشا یہہ حال خاطر مبارک شاد
و خرم رکہو کہ تمام امورات متعلقہ طی ہوچکی کسواسطی کہ جب تم مرتبہ اول اس عالی بنا مین داخل ہوئی اور تم نی ظاہر و باطن طلسم کی تمام و کمال سیر
فرمائی دیوان زبردست اور اشرار و کفار وغیرہ طلسم طبقہ تمام زمان کو قتل و غارت کردیا اور طلسم مرحلہ اول کو مع قلعہ قباد و شہداد کذاب باطل و مسمار
فرمایا اور مرحلہ دویم طلسم کو بہی بزور دولت مفتوح کیا اب کیا باقی رہا البتہ ان دونون مرحلون مین ایک جنگ سہل اور قلیل مقامات طلسم باقی ہین وہ
بفضل الہی اور بمدد دست و بازوی جہان کشائی فتح ہونگی اب تم یہان سی مرحلہ سیوم کی طرف تشریف لیجاؤ حاکم مرحلہ مذکور بہر حال مطیع و فرمان بردار
ہوگا اگرچہ خود بعذر معقول ملازمت عالی مین حاضر ہونا مصلحت نہین سمجہی گا بلکہ اپنی ملازمت اپنی مرحلہ کی فتح طلسم پر منحصر و موقوف رکہی گا چونکہ حاکم مرحلہ مذکور
ایک مرد نیک نہاد خدا پرست ہی تم بہی اوس سی تعرض روا نرکہنا اور اوسکی عذر کو مقبول فرمانا بعد ازان وہان سی مرحلہ چہارم کی طرف تشریف لیجانا آئندہ

تمہاری پاس لوح سیفا داری طرق طلسم موجود ہی اوس سی مشورہ لینا جو کچہہ وہ ارشاد کری عمل مین لانا لیکن اسوقت ایک کار ضروری یہہ ہی کہ تم میری
پیکر سنگی کو بضرب عمود کوہ شکن جلد تر منہدم کر دو کہ آیندہ یہہ طریقہ صورت پرستی موقوف و معدوم ہوجاوی کیسواسطی کہ زمانہ طلسم آخر ہوا اب تمام علامات طلسمی بہی
معدوم و برطرف ہونی چاہئی قطع نظر اسکی صورت پرستی تمہاری جد امجد رسول خدا کی دین مبین مین جایز نہین ہی معہذا اس ہیکل سنگی کو کہ ایک علامات
طلسمی ہی پامال کر دو **والسلام** صاحبقران اکبر نی فرمایا ای پیکر حکیم اول میری ایک حیرت جان خراش رفع کرنی چاہئی یعنی مجہی اس طلسم مین ایک
عجیب معاملہ حیرت افزا درکار ہوا ہی اور مین سخت تشویش و تردد مین مبتلا ہون بلکہ خاص اوسی حیرت کی رفع کرنیکو یہانتک پہونچا ہون بعد ازان صاحبقران
نی وہ تمام سرگذشت باغ و قصر کی یعنی دیکہنا صورت ملکہ ناطقہ کا اور جواب و سوال کرنا اوس نازنین زہرہ جبین سی از اول تا آخر نقل کیا پیکر حکیم سی آواز
آئی ای صاحبقران گیتی ستان والا سلالہ دودمان پیغمبر آخر الزمان ایک حیرت کیا بلکہ جو معاملات حیرت خیز و تعجب انگیز آیندہ تمکو پیش آئین تم حکیم عیقرطوس جنی سی
جو حاکم طبقہ اعلی باطن طلسم کا ہی دریافت کرنا وہ تمہاری حیرت و استعجاب کو رفع کردیگا اب تم بفراغ دل و اطمینان خاطر یہان سی تشریف لیجاؤ مگر اول اس پیکر
سنگی کو مسمار و منہدم کر دو کہ ایجاد خلایق مین نقص عاید نہو **القصہ** صاحبقران اکبر نی سکون جنی سی پوچہا ای دلاور اب مجہی کیا کرنا چاہئی سخت مشکل پیش
آئی ہی اگر مین حکم کی تعمیل نہین کرتا البتہ معتوب ہونیکا خیال ہی اور پیکر کی جو ارشاد ہوا تم نی بہی سن لیا نہایت متشوش ہون کیا کرون سکون نی عرض کیا ای عالیجناب حضور کو اس امر مین لوح سیفا رہنمائی طلسم سی اجازت حاصل کرنی چاہئی جو ارشاد و ہدایت لوح مین مرقوم دیکہو عمل مین لاؤ صاحبقران اکبر نی
اوسیوقت وضو کیا اور بعد ادای فریضہ نماز لوح کو بغل سی نکالکر ملاحظہ فرمایا یہہ عبارت نظر سی گذری ای صاحبقران طلسم کشا جسوقت تم فتح طلسم مرحلہ
دویم سی فارغ ہوجاؤگی اور اپنی اشیای امانت یعنی مرصع آلات وغیرہ کو تصرف مین لاؤگی اوسکی بعد تم ایک باغ دلکشا مین پہونچوگی وہان اپنی محبوبہ ہای
عاشقہ سی ایک محبوبہ کی صورت کو دیکہوگی اور سرشاری نشہ طلسم کی سبب اوسکی شکل و صورت کو دیکہکر تمکو حیرت دامنگیر ہوگی بلکہ تم اوسی حیرت کی رفع کرنیکی
ہیکل حکیم طمطوس جنی سی درخواست کروگی اور پیکر حکیم طمطوس تمکو حکیم امین یعنی عیقرطوس کا حوالہ دیگی یا صاحبقران واقعی پیکر کا ارشاد درست اور صحیح ہی تمکو
چاہئی کہ جو کچہہ پیکر نی تمکو ارشاد کری اوس امر کی مستعد ہو جاؤ جلد تر عمل مین لاؤ صاحبقران اکبر نی بعد مطالعہ لوح کو بوسہ دیکر بغل مین رکہہ لیا اور اوسیوقت
ضربات عمود کوہ شکن سی اوس پیکر سنگی کی ہر ایک عضو کو درہم و برہم کر دیا جب وہ پیکر پارہ پارہ ہوگئی ایک دود تیرہ و تار متصاعد ہوا اور ایسقدر ظلمت پہیلی کہ زمین و آسمان نظر نہ آتا تہا بعد ایک ساعت کی وہ طوفان عظیم برطرف ہوگیا اور ہوا صاف ہوئی ایک شخص صاحب جمال بزرگ صورت فرشتہ
خصال ظاہر ہوا اور صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نی سلام کا جواب دیا اوس بزرگ نی رخصت کی استدعا کی صاحبقران اکبر نی فرمایا ای گرامی قدر عجیب حیرت
کی بات ہی ہنوز مینی حضرت کو اچہی طرح دیکہا ہی نہین اور نہ حضرت نی مجہسی بات کی پہر انصاف شرط ہی کہ مین بغیر دریافت حال آپکو کسطرح رخصت دیدون
اور کس زبان سی کہون کہ آپ تشریف لیجائین یہہ امر آئین مروت و اخلاق سی بہت بعید ہی اوس بزرگ نی کہا ای شہریار والاتبار اس بندہ ضعیف کا نام
جیحان جنی ہی اور میری عمر قریب ہشتصد سال کی پہونچی ہی یہہ پیر غلام طبقہ اعلی اجنہ سی ہی وقت بنائی طلسم بانیان طلسم نی مجہی بتعلیم دعوت مسخر کیا تہا اور اس
طلسم عالی بنا کی جملہ راز و اسرار سی آگاہی دی تہی بعد ازان مجہی اس پیکر سنگی کی متعین کر دیا کہ ہمیشہ اسی مقام مین موجود رہون اور کارہای متعلقہ کو انجام دیتا
رہون بانیان طلسم نی مجہسی یہہ وعدہ کیا تہا کہ جسوقت عمر طلسم آخر ہو اور طلسم کشا صاحب لوح سیفا طلسم مین بقصد فتح کائنات طلسم تشریف لاوی اور
بعد فتوحات مراحل طلسم جب مرتبہ سیوم اس گنبد مین قدم رنجہ فرماوی اوسوقت تو طلسم کشا سی درخواست کرنا کہ اس پیکر سنگی کو مسمار فرماؤ کس لیی کہ عمر طلسم ختم
ہوگئی اب اس پیکر کا قایم رہنا مصلحت نہین ہی اور تو بہی اوسیوقت حضرت کی درخواست کرنا کہ تیری مخلصی کا زمانہ بہی ختم ہوجائیگا ای شہریار مین موافق
عہد و پیمان کی ایک مدت دراز اور زمانہ بعید تک اس پیکر کی متعین رہا اب وہ وقت آپہونچا یعنی عمر کائنات طلسم تمام ہوچکی اور مینی باقبال شہریاری قید دوامی
سی نجات و مخلصی پائی اور پہر تو جمال آفتاب مثال سی میری دیدہای مشتاق نور آگین ہوئی معہذا مین حضور سی رخصت کا خواستگار ہون کہ یہانسی جاکر کسی
گوشہ کوہ وجبال مین تنہا بیٹھ کر اپنی باقیماندہ عمر بعبادت آمرزگار بسر کرون انتہائی راہ مین حکیم عیقرطوس جنی کی زیارت جمال سی بہی شرف ہوجاؤنگا

اور صاحبقران کی جان و مال اور دولت و جاہ و اقبال کی دعا کرتا رہونگا کسواسطے کہ بطفیل قدم ہمایون مجھی بند قید دوامی سی نجات حاصل ہوئی ہی
قصہ کوتاہ صاحبقران اکبر اوس بزرگ خجستہ صفات کی تقریر دلپذیر کو سنکر خاموش ہورہا اور بانیان طلسم کی علم و عمل اور حکماء ی عالی منزلت
کی دانش و فرہنگ پر ہزار ہزار تحسین و آفرین کی بعد ازان چاروناچار با دل ناخواستہ اوس بزرگ برگزیدہ الہی سبحان جنی کو رخصت کردیا اور فرمایا ای عارف
باللہ جسوقت تم حکیم عیقرطوس جنی کی خدمت باسعادت مین پہونچو موافق اس بیت حافظ شیرازی کی اوس حمیدہ صفات برگزیدہ حق کو ہمارا اسلام نیاز
پہونچا دینا **بیت** ما بدان منزل عالی نتوانیم رسید * ہان مگر لطف شما پیش نہد گامی چند * سبحان جنی نی قبول کیا اور صاحبقران گیتی ستان سے
رخصت ہوکر روانہ ہوگیا صاحبقران اکبر نی بعد رفع ہونی طوفان ظلمت کی دیکھا کہ وہ گنبد رفیع بنیان اور باغ فردوس نشان بدستور با تکلف بحال
برقرار ہی مگر اوس ہیکل سنگی کا نام و نشان تک باقی نہین رہا تھی کہ پارہ ہای سنگ بہی نیست و نابود ہوگئی تہی اس حال کو دیکھکر صاحبقران کی دل پر
ایک نوع کا استعجاب محیط ہوگیا سمجہا کہ یہہ دار فانی بالکل بی ثبات اور دنیا سراسر نمونہ طلسم ہی صاحبقران اکبر کمال درجہ مکدر و افسردہ خاطر ہوا اور اوسی
حالت ملال و تکدر مین بافسردہ دلی باغ کی سیر و تماشا فرماکر بارد گر شکارگاہ مین تشریف لی آیا ہنگام صید افگنی ایک آہو کو کمند سی گرفتار کیا مگر رحم فرماکر اوسیوقت
کمند سی رہا کردیا اور ایک حالت بیدماغی و پریشان حالی مین براہ راست شہر مینا حصار مین داخل ہوا ملک افلاک کی روبرو تمام واقعہ بیان کیا اور اوسیوقت
پیشخانہ والا کو کوچ کا حکم دیا کہ بطرف مرحلہ سیوم شہرستان نگار ریجائین **روانہ ہونا صاحبقران گیتی ستان کا بجانب مرحلہ سیوم**
اور غائبانہ اطاعت کرنا ملک متین آہن پوش کا اور کوچ کرنا مرحلہ چہارم کیطرف اور بار دگر جنگ کرنا اقوت
شاہ و ملک زرد ہنگ حاکم مرحلہ وغیرہ کفار و اشرار مکار کا لشکر اسلام سی اور مفتوح ہونا دونون مرحلہ
باقیماندہ کا اور ہاتھ آنا سامع طلسم کا بحکم قادر مختار نغمہ پردازان شیرین سخن و زمزمہ سنجان افسانہ کہن اس داستان
رنگین بیان کو سطح لوک پر خامہ مشکین شمامہ کرتی ہین کہ جسوقت خسرو دادگر شہنشاہ بحر و بر صاحبقران اکبر شاہزادہ معز الدین والاگہر نی گنبد ہیکل حکیم
مخصوص سی خاطر اقدس مین بہمہ وجوہ جمع کرلی اور حسب درخواست اوس ہیکل سنگی کو منہدم و مسمار کردیا اول شہر مینا حصار مین تشریف لایا اور پیش خیمہ کو مرحلہ
سیوم کی طرف روانہ فرمایا دوسری روز خود بدولت و اقبال مع سرداران یکتاز شہر سی سوار ہوا اور طی منازل و قطع مراحل سرحد مرحلہ سیوم
مین پہونچا جسوقت کہ بارہ فرسخ شہرستان نگار کی تشریف لایا بارگاہ فلک جاہ کو اوس مقام نزہت انجام مین استادہ کروایا اور بسبب خوبی آب و ہوا
و کثرت شکار کی دو روز اوس دشت نمونہ بہشت مین خیمہ زن رہا تیسری روز عروج دلاور نام ایک معتمد خاص ملک متین آہن پوش حاکم
مرحلہ سیوم کی طرف سی مع ایک عرضداشت اور مال و جنس تحایف شہر و دیار بطور پیشکش دربارگاہ پر حاضر ہوا صاحبقران اکبر نی عروج دلاور
کو بارگاہ مین طلب کیا عروج دلاور نی اول آداب گاہ سی دعا و ثنای شہریاری ادا کی بعد ازان ملک متین کی طرف سی آداب و کورنش
بجالایا اور وہ عریضہ مع تحایف و ہدایا نظر ہمایون سی گذرانا صاحبقران اکبر نی عریضہ مذکور کو ملک افلاک کی حوالہ کیا ملک افلاک نی باواز
بلند پڑہا اوس عریضہ مین لکہا تہا ای شہریار فلک اقتدار و ای بادشاہ گردون وقار و ای خسرو نامور و ای صاحبقران اکبر طلسم کشا ای برج خمسہ
مادلقا یہہ غلام شہریار کا بجان و دل مطیع و فرمان بردار ہی کسواسطے کہ اس غلام نی غائبانہ حلقہ اطاعت حضور کا بگوش انقیاد پہنا ہی لیکن
معذور ہون کہ اپنی بزرگون سے یہہ امر تحقیق سنا ہے بلکہ مجہی ہدایت ہی کہ جب طلسم کشا اس سرزمین پر سایہ گستر ہو اوسوقت تو باطاعت
و فرمانبرداری پیش آنا مگر جب تک کہ طلسم اس مرحلہ کا فتح و باطل نہولی اوس کی سعادت ملازمت سی بہرہ مند نہونا لہذا التماس گذار ہون
کہ صاحبقران اس غلام خانہ زاد کی حال پر الطاف خسروانہ مبذول فرمائی اور غلام کی ملازمت فتح طلسم پر مشروط و منحصر رکہی انشاء اللہ تعالی
جسوقت اس مرحلہ کا طلسم باطل ہوگیا اوسیوقت خدمت والا درجت مین حاضر ہوکر شرف قدمبوسی حاصل کرونگا اگر یہہ امر خاطر والا پر
ناگوار گذری غلام کو جسطرح ارشاد ہو بسر و چشم بجالائی آبا و بزرگون کی ہدایت و تلقین پر کاربند رہی یا بلا عذر و حجت ملازمت عالی مین حاضر ہو جائی

تابع حکم آن جہان دارم و ہرچہ فرمان شود بجا آرم ؛ صاحبقران اکبر نے اوس عریضہ عجز آمیز کو دستخط خاص سے مزین فرما کر ملک متین کے
پاس بھیجا اور زبانی بھی ارشاد فرمایا کہ ماہدولت نے تیری درخواست کو قبول و منظور فرما لیا بعد ازان صاحبقران اکبر نے دوگانہ شکر ادا کیا کہ الحمد للہ
ہمارا منشاء دلی اور مقصود اصلی جو خاص ترویج دین اسلام سے عبارت ہے بخیر و خوبی حاصل ہوا ہمکون نے عرض کیا خدا ہی رب العزت حضور کی جمیع
مطالب و مقاصد کو بوجہ احسن انجام فرمائی کہ ہم مراد مند ہیں اپنی مراتب پر ہمتا رہیں صاحبقران اکبر نے کہا ہے سکون اب اس مرحلہ کی طرف سے بہمہ وجوہ ہماری
خاطر مطمئن ہوگئی تم پیش خیمہ کو مرحلہ چہارم کیجانب روانہ کردو ہمکون دلاور اوسیوقت پیش خیمہ کو روانہ کیا صاحبقران اکبر نے عروج دلاور کو ایک خلعت حسب قدر
و لیاقت عطا فرما کر رخصت کیا اور ارشاد فرمایا اے عروج ملک متین کو ہماری طرف سے کہدینا کہ تمہاری نذر مقبول بندگان عالی ہوگئی ماہدولت تمہاری ارادت
و عقیدت سے نہایت خرسند ہوئی تم بہر نوع اپنی بزرگونکی ہدایت و تلقین پر عمل کرو اور ہماری ملازمت کا حاصل کرنا بعد فتح طلسم مرحلہ موقوف و منحصر رکھو
انشاء اللہ تعالیٰ فتح طلسم دونون مراحل بھی عنقریب حسب ارشاد لوح ظہور مین آئیگی بالفعل رایات عالیات موافق حکم لوح مرحلہ چہارم کیجانب روانہ ہوتی ہین
بعد انفصال مقدمہ جنگ مرحلہ چہارم بفراغ خاطر ہم تم سے ملینگے عروج دلاور یہہ پیام لیکر صاحبقران گیتی ستان سے رخصت ہوا بعد رخصت کرنے عروج
دلاور کے صاحبقران اکبر بھی بجاہ و حشم سوار ہوکر روانہ ہوگیا **راوی خیال آفرین صاحبقران اکبر کو اثناے راہ مین چھوڑکر**
دو کلمہ لاقوت مخذول پرکرش کی گزارش کرتا ہے واضح ہو کہ جسوقت لاقوت شاہ راندہ درگاہ نے دامنہ کوہ سبز مین معرکہ جنگ کو دگرگون
دیکھا اور اوس مردود نے صاحبقران اکبر کے مقابل سے گریز کی اول لاقوت شاہ شہر سکرپا کی طرف پریشان حال پریشان روزگار آیا جب وہان اپنا امن و مقر نہ دیکھا
چار و ناچار مرحلہ سیوم مین گیا اور حاکم مرحلہ کو سخنان تہدید آمیز و فریب اغوا کیا لیکن ملک متین آہن پوش حاکم مرحلہ نے نہایت متانت کو کام فرمایا اور
لاقوت شاہ کو جواب سخت دندان شکن دیا آخر کار لاقوت حرامزادہ وہان سے بے نیل مرام اور خائب و خاسر مرحلہ چہارم مین پہونچا وہان زاوان
بے ایمان ملک زردسنگ حاکم مرحلہ چہارم کا وزیر و مدار المہام ہے لیکن شرارت و بدذاتی مین اپنا نظیر نہین رکہتا گویا شیطان ثانی ہے اوس نا درجہ نے
ملک زردسنگ کو بھی جادہ ملت خداپرستی سے منحرف کردیا جسوقت زاوان نطفہ شیطان نے لاقوت شاہ کی آمد کی خبر سنی ملک زردسنگ کے پاس گیا اور
کہا اے ملک یہی یاوری بخت و بلندی طالع تیری ہے کہ حاکم مرحلہ اول بادشاہ جمیع سلاطین طلسم یعنی لاقوت شاہ نظر کردہ ابلیس تیرے پاس پناہ لیکر آیا ہے یہہ وقت بے فکر
بیٹھنے کا نہین ہے جلد تر اوسکے استقبال کو جا اور بلوازمہ احترام اوسکو اپنے ہمراہ لے آ اے ملک وہ بادشاہ بزرگ ہے اوسکی مراعات و دلجوئی مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نکرنا
ملک زردسنگ اس گفتگو کو سنکر خاموش ہورہا کچھ جواب نہ دیا اصل حال یہہ ہے کہ ملک زردسنگ اول خداپرست تہا مگر فی الحال اس زاوان کے بہکانے سے گمراہ ہوگیا ہے
اور نہایت تردد و خلجان مین مبتلا ہے اور اکثر اوسکے دل مین یہہ خیال گذرتا ہے کہ جس شخص نے دو مرحلہ ضعیف البنیاد کی تن تنہا و بذات واحد ایک طلسم عالی منازل مین بقصد
فتح اور ابطال طلسم قدم رکھا مرحلہ اول طلسم کو کہ سخت ترین مراحل تہا جسمین عقبات دشوار گذار مانند کوہ زعفران و چشمہ مائیل و طلسم صندوق وغیرہ تہے
کو باسانی باطل کردیا اور دیوان زبردست طلسم کو بقوت دست و بازو خاک و خون مین ملا دیا بعد ازان مرحلہ دوم کو مع حکیم منحوس باطل
و منہدم کیا فقط یہہ دو مرحلے یعنی سیوم و چہارم باقی رہے ہین وہ چندان صعب و دشوار نہین ہین قریب تر باسانی فتح ہوجائینگے اے زردسنگ
ابہی موقع ہے اللہ نظر کردہ بزرگان دین سے تو کس طرح عہدہ برآ ہوگا علاوہ ازین اوسکے پاس فوج و سپاہ بے حد و بیرون از قیاس ہے اگر ایک ہی حملہ مین
سرزمین کو پامال کردیگا قطع نظر اسکی مقدمات طلسم مین لوح بیضا ہادی طریق طلسم اوسکی معاون و مددگار ہے ماسوا اسکی وہ خود یکہ تاز میدان شجاعت
و دہر بیشہ تہور ہے و جلادت ہے باوجود خلقت خاکی کسقدر بہادر زمان و دلاور دوران بلند طالع صاحب اقبال ہے کہ سلاطین عالم حلقہ غلامی اوسکا آویزہ
گوش کرتے ہین اور وقت گم ہوجانے لوح طلسم کی وہ مرد میدان یکہ و تنہا معرکہ کارزار مین داد شجاعت و تہور دیتا ہے کسی طرح اسکا یاس و ہراس
اوس دلیر دوران کے دل مین نہ آیا آخر کار بمدد اقبال و میمون بخت ساز گار لوح طلسم ہی باسانی اوس کے ہاتھ آگئی اور جنگجم افسونگر کو اوس گردن کش
سپہسالار طلسم نے بزور دست و بازوے جہانگشا سر میدان کس ذلت و خواری سے قتل کیا کہ وحوش و طیور اوسکے حال بد مآل پر افسوس کرتے تہے

اسیطرح ملک افرشاد بادشاہ طلسم کو قید سخت سے نجات دی اور اوس مرحلۂ دشوار کو کس کشائی سے فتح کیا اور تمام یورش عدیدہ مراحل تقشغک
شمشیر ہوگئی اے زردہنگ ایسا شخص قوی طالع جوان بخت بلند اقبال فیروزی مآل تائید یافتہ مولا ان عجیب صفر و لایق اطاعت و قابل ستایش
ہے قصہ مختصر ملک زردہنگ صاحبقران اکبر کی کارنامے ہے تمامہ گویا دکرتا تھا اور اپنے دل مین معتقد ہوکر کہتا تھا اگر مین زادان وزیر کے
قول کو عمل مین لاؤن اور طلسم کشا سے بساط محاربہ و مجادلہ آراستہ کرون بجز رسوائی و مذلت کے کوئی نتیجہ نیک حاصل نہین ہوگا مگر زادان
وزیر مجبور باصرار یہی کہتا ہے کہ دین ابلیس پرستی قدیم ہے اور ملت خداپرستی چند روز سے شائع ہوا ہے لاجرم اوسی دین قدیم کو اختیار کرنا چاہیے چنانچہ
مینے زادان کی اغواسے ابلیس کو سجدہ کیا اور ہر روز اوسکی پرستش کرتا ہون لیکن آجتک ابلیس پرستی مین کوئی کام میری حسب دلخواہ
ظہور مین نہین آیا اور نہ کسی قسم کی مدد و اعانت ابلیس نے کی جس سے اس دین کی خوبی ظاہر ہوتی بلکہ خلاف ماضی تمام کاروبار طلسم کو یوماً فیوماً
خراب و ابتر دیکھتا ہون راوی یہی لکھتا ہے کہ ملک زردہنگ کا ایک مصاحب قدیم رفیق دمساز زاد بخت نام ہو ملک زردہنگ اوسپر کمال درجہ اعتماد
و اعتبار رکہتا ہے ایکروز ملک زردہنگ نے اوس رفیق سے پوچھا بلکہ تمام اپنے شکوک و اندیشہ ہاے دل کا اظہار کیا اور مشورت کا طالب ہوا زاد بخت نے کہا اے
ملک تیری راے اس باب مین قرین صواب معلوم ہوتی ہے مگر خطا نہین ہے اور میرا مشورہ بھی تیری راے کی موافق ہے آیندہ تو جان اور تیرا کام تجھکو اپنے
قول و فعل کا اختیار حاصل ہے جو کچھ تیری راے اقتضا کرے اوسپر عمل کر اے ملک اگر تجھے دین ابلیس پرستی کا کامل عقیدہ ہے تو چند روز تک شب و روز ابلیس
کی پرستش کر اور اپنی روائی حاجت کا خواستگار ہو دیکھ کیا نتیجہ ظہور مین آتا ہے ابلیس لعین تیری دستگیری کرتا ہے یا نہین بعد ازان جو مآل کار نیک و بد تجھے نظر آ
اور جو امر مصلحت وقت دیکھے اوسپر کاربند رہ ملک زردہنگ کو اوس ندیم کی راے پسند آئی اور حسب صلاح و مشورہ زاد بخت کے ابلیس کی پرستش زیادہ کرنے
لگا یعنی روز و شب پانچ پانچ چار چار مرتبہ صورت ابلیس کو سجدہ کرتا اور اپنی دلی مراد کا خواستگار ہوتا تھا اب وہ زمانہ قریب آگیا کہ صاحبقران اکبر نے ملک افرشاد کو
نجات دی اور چنیر یاقوت کو حاصل کر لیا اور لاقوت شاہ کو ہزیمت فاش دیکر پراگندہ کر دیا فرنوت و زبرعسکر مین قتل ہوا شہر عسکریہ از سر نو اسلام آباد ہوگیا
یہ سب اخبار موحش ملک زردہنگ نے بگوش ہوش سنکر زاد بخت سے کہا اے یار غمگسار آگاہ ہو مینے اس عرصہ مین حد و نہایت ابلیس کی پرستش کی مگر
کوئی آثار کشود کار کے نظر نہ آئے بلکہ نتیجہ بالعکس ظہور مین آیا تو نے بھی سنا ہوگا کہ سرزمین طلسم مین کیا ہنگامہ قیامت برپا ہوا اب فقط یہ امر باقی ہے کہ فوج سپاہ
دشمن اس سرحد مین پہونچی اور تمام ساکنان و جملہ بندگان ابلیس کو تہ تیغ کر دے حتی کہ مجھے اوسوقت کوئی مامن و مفر بھی باقی نہ رہی زاد بخت نے کہا اے ملک اصلاح
وقت یہ ہے کہ تمکو مقدم ہمایون طلسم کشا کا منتظر رہنا چاہیے مین اسقدر جانتا ہون کہ طلسم کشا کا تشریف لانا اس سرحد مین قبل قضا کے سر ہم مقرر اور فتح جمیع
مراحل اوسکی دست حق پرست پر مقدر ہوچکا ہے خواہ وہ بمرضی ابلیس ہو یا بحکم خداے مسلمانان اس راے کو زادان وزیر واقف و ماہر ہوگا ملک زردہنگ اس گفتگو کو
سنکر خاموش ہو رہا مگر ہمیشہ اسی خیال و اندیشہ مین متردد و مشوش رہتا تھا اور انھی وجوہات کی باعث اول لاقوت شاہ کو لکھ چکا کہ مین اپنی سرحد سے
ایک قدم باہر نہین رکھ سکتا اور بجز اس سرزمین کے تیری کمک و مدد نہین کر سکتا ہان اگر تو خود یہان چلا آئیگا البتہ مین تیرا شریک حال رہونگا اور جو کچھ
مجھ سے ہوسکیگا تیری مدد و اعانت مین دریغ نہین کرونگا اب ملک زردہنگ ان وجوہات کو سمجھکر اپنی اوس تحریر سابقہ سے بہت نادم و پشیمان
ہو کر کیا اور یہ عقب گذارش کی سخت خلجان کشمکش مین مبتلا ہوا ادہر سخن پروری کا پاس و لحاظ آتا ہے اودہر صاحبقران اکبر کی تیغ عدو کش کا بیم و ہراس
ہر وقت اوسکی گلوگیر ہوتا ہے جسوقت خرابی تباہی طلسم کی خبر زیادہ تر شائع ہوگئی ہے کہ صاحبقران طلسم کشا نے مرحلۂ ہفتم کو بھی فتح کر لیا اور خداپرستان ظاہر و باطن
طلسم نے اوسکی اطاعت قبول کر لی اور طلسم مشکل حکیم بھی برطرف ہوگیا اب ملک زردہنگ کو زیادہ تر تشویش و فکر رہتا مگر بسبب تمکین سخن پروری کے کوئی حرف خلاف
زبان سے نہین نکالتا اکثر اوقات مجبور و مایوس ہوکر اپنا درد دل زاد بخت کی روبرو ظاہر کرتا ہے زاد بخت کبھی کبھی خاموش اور گاہی کلمہ مصلحت آمیز کہدیتا اب کہ لاقوت شاہ
شکست فاش اور ہزیمت بیحد پاکر گریزان گریزان ملک زردہنگ کے ملک مین پہونچا اور زادان لعین ایمان شیطانی زردہنگ کو اوسکی استقبال کی ترغیب دی
اوسوقت ملک زردہنگ سنکر خاموش ہو رہا کچھ جواب نہین دیا آمدیم بر سر مطلب جسوقت زادان نے زردہنگ کو لاقوت شاہ کی آمد سے مطلع کیا اور استقبال کے لیے کہا اول

زرد ہنگ نے ایک ٹھنڈا سانس لیا بعد ازان کہا ای نادان کاہو مین تیری اغوا سی ملت خداپرستی کو ترک کر دیا اور ابلیس پرستی اختیار کر لی
تو جانتا ہی کہ دس بارہ سال عرصہ اسی دین جدید پر قایم ہون اور موافق تیری ہدایت و تلقین کی ابلیس کو سجدہ کرتا ہون بلکہ میری پرستش کی یہہ نوبت
پہونچی ہی کہ کوئی ساعت سوای پرستش کی بیکار نہین گذرتی ہر وقت بندگی اور تضرع و زاری مین مصروف رہتا ہون حتی کہ ایک بتخانہ
خاص جو اپنے خوابگاہ کی متصل منزل خاص مین مقرر کر لیا ہی میری اوقات شبانہ روز عبادت ہی مین صرف ہوتی ہین کسوقت ابلیس کی
بندگی سے غافل نہین رہتا ہون نصف شب کو اوٹھکر بتخانہ مین جاتا ہون اور سر برہنہ عجز و زاری اور جبین فرسائی کرتا ہون ای نادان
نوبت یہانتک پہونچی تکلیف شاقہ اپنی اوپر گوارا کی ہی کہ خواب و خور بھی مجھپر حرام مطلق ہو گیا ہی اور حتی المقدور ابلیس سے یہی استدعا کرتا رہتا ہون
کہ یا خداوند ابلیس یہہ وقت تیری دستگیری کا ہی اپنی بندگان درماندہ کی مدد و اعانت کر اور اس بلائی بیدرمان کو ہمارے سر سے دفع فرما کہ ہمارے
جان و آبرو اور مال و ناموس خداپرستون کی دست برد سے بچے اور بنیاد طلسم بحال و برقرار رہی مگر افسوس ہے کہ اسوقت تک کوئی آثار اجابت دعا کے
ظاہر نہین ہوئی بلکہ برعکس اوسکی تمام اطوار خرابی و بربادی کی ہویدا ہوتی ہین نوبت بجائی رسید کہ جملہ طلسم باطل و خراب ہو گیا الا لیسان طلسم ابلیس پر
سر عرض قتل مین آ گیا اب فقط یہہ دو مرحلہ بنیاد باقی رہی ہین وہ شکنندہ طلسم کے روبرو کیا وجود رکھتی ہین باسانی باطل ہو جاینگی ای نادان
انصاف کر اگر دنیا مین ابلیس ہماری کام نا آیا پہر بقول خداپرستان ابلیس آخرت مین مردود اور ملعون ضرور ہے وہان کیا دستگیری کریگا ای نادان
تو نی مجھکو ایسا مذہب و طریق باطل تعلیم کیا کہ دین و دنیا کی کام سے ناکام رہ گیا نادان بی ایمان ملک زرد ہنگ کی یہہ گفتگوی خلاف طبع سنکر
از حد پریشان ہوا لیکن اوس مردود کو یہہ خوف و اندیشہ پیدا ہو گیا کہ مبادا ملک زرد ہنگ بار دگر دین اسلام کیطرف رجوع کرے کیونکہ اوسکی طرز کلام
سے ترسا سر بوی اسلام آتی ہی اوسوقت وہ لعین کہ شرارت و حرامزدگی مین اپنا مثل نہین رکہتا گویا ابلیس کے مقعد سے نکلا ہی بمصلحت وقت
ملک زرد ہنگ کی خوشامد چاپلوسی کرنی لگا اور ہر طرح اوسکا ہم زبان ہوا اور یہی کہتا ہی کہ اس سرزمین طلسم مین تین شخص شیطنت
و شرارت مین افتخار شیاطین جہان ہین حتی کہ ابلیس لعین بھی ان شیاطین سہ گانہ کو سر بسر حساب ہی واقعی انکی حرامزدگی و بدبختی کی روبرو
ابلیس کو بھی نہین ہی ایک مادر قحبہ بجای خود ابلیس مجسم ہی یعنی اول فرتوت وزیر کہ جہنم واصل ہو گیا ان سب مین افضل تر تہا دوم نادان
کہ تو اب مین فرتوت کا خواہرزادہ ہوتا ہی سیوم لاقوت شاہ بخت سیاہ پر کش جو سراپا شرارت ہی اور کسوقت شیطنت و بد ذاتی سے
باز نہین آتا ہر ساعت فتنہ پردازی مین مصروف رہتا ہی بمقتضای اینکہ نیش عقرب نہ از پی کین است مقتضای طبیعتش
اینست القصہ برسر قصہ چال نادان بی ایمان نے جب وہ کلمات خلاف طبع ملک زرد ہنگ کی بیالسوسی لحظہ اوسکی خوشامد کرتا رہا بعد ازان کہا
ای ملک آگاہ ہو کہ عطایا خداوند ابلیس جو وقتا فوقتا بندگان خاص اور معتقدان با اختصاص کو شامل حال ہوتی ہین وہ ظاہری و باطنی ہر قسم کی ہین
یعنی بعض اوقات خداوند ابلیس اپنی بندونکو ظاہر زینت دیتا ہی اور بنخوت و استغنا پیش آتا ہی مگر بندہ کو خداوند کی استغنا کا کسی حالت مین خیال کرنا نہین
چاہیی کیا معنی کہ وہ خداوند کا استغنا ایک طرح کا امتحان ہوتا ہی کہ خداوند ظاہر مین اپنی بندونسی بد سلوکی پیش آیا کرتا ہی الا باطن مین خداوند ہر صورت اپنی
بندون پر سلوک و مراعات ملحوظ رکہتا ہی ای ملک یاد رکہہ خداوند ابلیس ہر وقت اپنی بندگان راسخ العقیدہ پر عطایا گونا گون اور نوازش گسترانہ نازل فرماتا ہی بندہ
کو کسی حال مین خداوند کی ذات سے ناامید و مایوس ہونا نہین چاہیی بلکہ کسی طرح کا گمان فاسد دل مین لانا روا نہین ہی ملک زرد ہنگ نے پوچھا اچھا یہہ بتا
کہ وہ مراعات خداوندی بندہ کی حیات مین نازل ہوتی ہین یا عالم ممات مین کام آتی ہین نادان کہا دونون حالت مین بندونکو نصیب ہوتی ہین یعنی
بعض بندی ایسے ہین جو ظاہر ناکام و نامراد مرجاتی ہین اونکو دوسری عالم مین درجات عظمی ملتی ہین اور خداوند اون بندونکو بار دگر مناصب اعلی پیدا کرتا ہی
اور اپنی درگاہ کا مقرب خاص بناتا ہی ملک زرد ہنگ کہا بس اب خاموش ہو مین ایسے کلمات بی سروپا واہی تباہی ہیچ و پوچ دور از کار نہین سنتا مین
اسقدر جانتا ہون کہ اگر میری مراد دلی اور مقصود اصلی جو طلسم کشائی کا قتل و ہلاکت سے عبارت ہی بر آئی اور اس معاملہ جنگ مین فتح و نصرت مجہکو نصیب ہوے

اور ہمارا مہمان ہے مہمان بھی کیسا یعنی ملوک کہ خستہ حال تمہارا مطلوب اِس صورت میں تمکو بہر نوع اوسکی دلجوئی و مراعات کرنی شایان ہے بلکہ حتی المقدور اوسکی نازبرداری
میں مصروف رہے اور ایک خاطر جمع رکھیں آپ شائستہ تمہاری حال کو رفع کر دونگا القصہ بعد ملاقات و معانقہ ملک زردہنگ کے روبرو لاقوت نے جو فلک
قمار اپنی تاج و تخت و بربادی ملک و سلطنت کا گلا آغاز کیا بلکہ تمام احوال اپنا اول سے آخر تک مع داستان جنگلم جادو مفصل و مشرح بیان کیا ملک زردہنگ نے
کہا ای لاقوت شاہ میں خوب جانتا ہوں کہ جنگلم افسونگر عجب حرامزادہ مکار و بدخصلت تھا خوب ہوا کہ اوسنے اپنے افعال و کردار کی سزا پائی اور جہنم واصل ہوگیا ورنہ
اِس طلسم میں طرح طرح کی فتنہ و فتور برپا کرتا اور ساراکن طلسم تمام تر پامال ہو جاتے اور ملوک و سلاطین کے مملکت کا نام و نشان تک باقی نہ رہتا لاقوت نے کہا
ای ملک تو ایسے کلمات گستاخی آمیز اوسکی شان میں زبان سے نکال مجھکو اوسکی خدمت میں ایک نوع کا رسوخ عقیدت ہے بلکہ اسوقت تک میں اپنی ارادت مندی پر قائم ہوں
میں اب بھی جنگلم کو مردہ تصور نہیں کرتا مجھکو یقین کامل ہے کہ وہ نظر یافتہ خداوند ضرور مقربان خاص درگاہ ابلیس کا ہوا ہوگا چنانچہ جنگلم خداوند ابلیس کے مانند اسوقت مجھکو مدد
باطنی پہونچاتا ہے ملک زردہنگ نے کہا واقعی اسیطرح تمکو اوسکی مدد باطنی یہانتک پہونچا یا ہے آیندہ اس سے زیادہ مدد کی امیدوار ہو یہ غلطی کی کہ اوس لعین کی
نسبت کلمہ حق کہا مجھے معلوم نہ تھا کہ تم اس حماقت میں گرفتار ہو الحاصل ملک زردہنگ دل میں سمجھا کہ بے شبہ و شک یہہ کیہدی عقل و فراست سے عاری
ورنہ ایسے کلمات اپنی تباہی نہ بکتا بعد ازان ملک زردہنگ نے زادان کی طرف دیکھا زادان انفعال سے سرنگون ہوگیا بارد گر زردہنگ نے پوچھا ای بادشاہ
تم نے یہہ فرمایا کہ جنگلم جادو مقرب درگاہ ابلیس ہوگیا ہے لیکن یہہ حال معلوم ہوا کہ فرتوت حرامزادہ تمہارا او زہر پرند و برکس طبقہ جہنم میں پہونچا اور جنگلم مقرب خاص
کی وسیلہ ہی ابلیس کی خدمت میں اوسنے کیا رسوخ حاصل کیا اور کس منصب اعلی پر ممتاز ہی تم اس کیفیت سے بھی واقف ہو گے سو اسطے کہ تم بھی پشتیبان ابلیس کے ایک قوی
رہا ہے لاقوت شاہ ملک زردہنگ کی گفتگو سے کمال ناخوش ہوا اور فرط غصہ سے مثل مار پیچ و تاب کہایا مگر بمصلحت وقت خاموش ہو رہا کہ مبادا وہ داستان
ناگفتنی او ہنگامہ دست درازی ملکہ جمال افروز کی ساتھہ جو شہر عسکریہ میں واقع ہوئی طشت از بام افتادہ ہو جائے اور ملک زردہنگ بھی اوس راز سے آگاہی پائے
اسی پاس و لحاظ سے لاقوت نے سکوت اختیار کیا اگرچہ غم و غصہ سے پیچ و تاب کھایا کیا مگر دم نمار افروطع نظر اسکی وقت درماندگی کو بہی خیال کیا کہ زردہنگ کے
پاس ایک غرض لیکر آیا ہوں کیا کروں ہر طرح مجبور ہوں اسوقت اپنی کائنات میں اسقدر زور و قوت بھی نہیں پاتا کہ زردہنگ کی سخت گوئی کا جواب دے سکون
اور یہہ بھی اندیشہ ہے کہ ملک زردہنگ اسوقت تک جمال افروز فرتوت کے معاملہ سے کسقدر آگاہ ہوگا آیندہ زیادہ تر واقف ہو جائے اور مجھے سوء اعمال کی سزا دے شاید اوسی
سبب کلمہ سخت شہزادہ شاد کی ہین کوتاہ اندیشی زبان سے نکلا ہو یہہ حال اس معما کی بخیر مشہور ہو اور راز سربستہ کو مخفی رہنے دے کچھ جواب نہ دو ورنہ پردہ
دری ہوگی اور تمام کارہائے مرتبہ خراب وابتر ہو جائینگے اس مصلحت سے لاقوت شاہ ایک لمحہ خاموش رہا بعد ازان جواب دیا ای ملک مجھے فرتوت کا
حال معلوم نہیں کہ وہ کونسی درگاہ خداوندی سے مردود ہوا یا مقبول اسوقت تک مجھے کسی قسم کی بشارت خداوند سے نہیں ہوئے جو میں اوسکا
حال واقعی بیان کروں ہان یہہ جانتا ہوں کہ فرتوت مجھے رخصت لیکر تمہارے پاس آیا تھا اثنائے راہ میں کوئی معاملہ ایسا پیش آیا کہ
اوسکی نیت برگشتہ ہو گئی اور وہ مردک مجھسے باغی ہو گیا چنانچہ شہر عسکریہ میں پہونچکر اوسنے کوس نمک حرامی بلند کیا اور تخت حکومت
پر بیٹھ گیا خداوند اس حرکت ناروا سے ناخوش ہوا اور بقہر و غضب خداوندے اوسی سزائے اعمال کو پہونچا دیا اور اوس بغاوت کا
ایسا انتقام دیا کہ دشمنان دین کے ہاتھہ سے بعذاب سخت قتل و ہلاک کروایا وہ سرگذشت تم نے سنی ہو گی
ملک زردہنگ نے کہا البتہ میں نے مع حال زاید یہہ وقائع سنا ہے جسے تم بیان کرنا مصلحت نہیں سمجھتے **القصہ**
ملک زردہنگ اس گفت و شنود کے بعد لاقوت کو ہمراہ لیکر شہر زرنگار میں داخل ہوا اور باعزاز و احترام ایک ایوان عالی میں اوتارا
بعد ازان کمال تکلف و سعدگی سے لاقوت شاہ کی دعوت و مہمانی میں بزم رقص و سرود آراستہ کی اوس صحبت بزم میں وہ نطفہ شیطان یعنی
زادان بے ایمان بھی شریک تھا اثنائے کلمہ و کلام میں ہر دم فرتوت پر لعن و نفرین کرتا تھا اور کہتا تھا ای لاقوت شاہ میں ہرگز فرتوت کی اوس
شرارت و نمک حرامی سے واقف نہیں ہوا اب تمہاری زبان سے اوسکا حال سنا ہے کہ اوس مردک نے ایسی نمک حرامی اختیار کی تو اچھا ہوا خداوند نے اوسپر قہر و غضب نازل کیا آیندہ

ایسکو لیاقت کی جرات ہوگی لاقوت شاہزادان کی اس گفتگو موافق طبع سے بہت خوش ہوا اور کہا ای زادان آفرین ہے تیری فطرت و دانش پر تو کریگا حلال
الیسی ہی ہوتی ہین اب تو وزارت سلاطین کیجا کی لائق ہے بالآخر لاقوت و زادان کا ربط و ضبط اسقدر بڑہا کہ زادان رفتہ رفتہ لاقوت کا مشیر و محرم راز ہوگیا اور
اور نوبت یہانتک پہونچی کہ ایکروز لاقوت نے ملک زردہنگ سے زادان کے استدعا کے لیکہا اے ملک مین تمہاری مہربانی کا بدل مشکور ہون چونکہ میرا ایہ
مہمان عزیز کی خاطر واضح غرض ہوتی ہے مین تم سے اسوقت اس امر کی خواہش رکہتا ہون کہ تم پاس خاطر میری اپنی وزیر زادان کو مجھے بخشدو مین اس
شخص پر فطرت کی صحبت سے نہایت درجہ محظوظ ہون ایک لحظہ اپنے پاس سے اسکا جدا ہونا گوارا نہین کرتا ملک زردہنگ نے لاقوت کی استدعا کو منظور
کرلیا بلکہ غنیمت سمجہا کسلیے کہ وہ زادان کی صحبت سے ہمیشہ ناخوش رہتا تہا اور جو فعل کہ زادان کی اغوا سے اوس نے اختیار کیا تہا نہایت پشیمان و منفعل تہا
بالجملہ زادان کو لاقوت کے سپرد کردیا لاقوت نے اوسیوقت اپنا عہدہ وزارت زادان کو تفویض کیا اور ایک خلعت گران ارزاں اوسی بخشا
راوی کہتا ہے کہ فی الحال ملک زردہنگ نے یہ قصد و عزم کیا ہے کہ اول اوس طلسم کشا ضعیف الاعضا سے تنہا جنگ کرے ایکبارگی مردانہ
کرون دیکہون کہ اوسکا زور و قوت اصل و مرتبہ صاحبقرانی کس درجہ ہے اور زور آزمائی مین کیا صورت پیش آتی ہے بعد اسکے جو مناسب وقت ہوگا عمل مین
لاؤنگا **الغرض** لاقوت نے کہا اے بادشاہ آگاہ ہو مجھے یقین ہے کہ وہ مجرب بنائی طلسم اور دشمن جان ابلیس پرستان تمہارا تعاقب کرتا ہوا انہوت
دو سواس بکمال دلاوری و مردانگی اسطرح چلا آتا ہے کہ اوسکی آتش سوزان جلاتی ہین نہ آب دریا غرق کرتا ہی اور نہ اوس روئین تن پر کوئی فولاد و آہن کارگر
ہوتا ہے اے لاقوت ایسے شخص یکتا سے روزگار ہو دین اتفاق ہے جنگ و جدل کرنا بجز ندامت و پشیمانی کوئی نتیجہ نیک نظر نہین آتا لیکن مجبور
ہین مینے یہہ قصد کیا ہے کہ اوس ملا در فولاد جگر سے ایکبار زور آزمائی ضرور کرونگا فتح و شکست مقدر کے ہاتھ ہے اے لاقوت شاہ بعض اشخاص
یاوہ گو کا یہہ دستور و قاعدہ ہے کہ زبان سے بیہودہ لاف و گزاف کیا کرتے ہین انجام پر خیال نہین کرتے اور وقت کار اون سے کچہہ بن نہین آتا اگرچہ مین ایکمرد
سپاہی پیشہ کم عقل ہون مگر کسیوقت اپنی حد اعتدال سے قدم باہر نہین رکہتا اور حتی الامکان سخن فہمیدہ و کار سنجیدہ کیا کرتا ہون اور ہمیشہ انجام کار پر نظر
نظر رہتی ہی بزرگان پیشین کا قول ہے ؎ مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ؛ اسی قول پر ہمیشہ میرا دستور العمل رہا علاوہ ازین اوس آمزاد کے زور و قوت
اور قدر شجاعت و منزلت کو خوب جانتا ہون کہ کس مرتبہ و شان کا وہ انسان ہے بارہا تم پاس سخن اوس مرد میدان بہادری و شجاعت سے ایک جنگ ضرور کرونگا
دیکہی مآل کار کیا ظہور مین آتا ہی لاقوت نے کہا ایملک آفرین ہے تمہاری شجاعت و بہادری پر مردان دلاور تہوڑی ہمیشہ ایسی ہوتی ہین خداوند ابلیس تمکو فتح و نصرت
اور جزائے نیک عطا کرے ہر نوع خاطر جمع رکہو تم اپنی جمیع مقاصد پر کامیاب ہوگی خداوند ابلیس تمہارا الملک و مال و تاج و تخت قائم و برقرار رکہیگا اور کیا عجب ہے تمہارا
عقیدت بندگی کی صلہ مین مناصب اعلی عطا کرے زردہنگ نے کہا اے لاقوت خارج العقل مجہکو ابلیس کی خاطر و تواضع کی کچہہ پروا نہین ہے مین زیادہ تر اپنی اوس سخن کا
پاس و لحاظ کرتا ہون کہ میں مجہی اپنی حمایت پر یہان بلایا ہے اب بغیر تیری شرکت درد کچہہ بن نہین آتا اس صورت مین اگر تیری مدد سے کنارہ کرتا ہون البتہ جوہر
شجاعت و مردانگی مین نقص آتا ہو تیری شریک الحال ہوئے مین سرتاپا اسباب تباہی و بربادی ملک و مال آشکار ا ہین بہرحال جو کچہہ تیری پالیسی کہا ہی اوسپر محکم ہون
اوس سے زیادہ کسی طرح کی مجہسے امید و توقع نہ رکہنا تجہکو کچہہ اپنی حق مین بہتر و مناسب معلوم ہو اوسی عمل مین لاؤ مین بعد ایک جنگ کی جو مصلحت وقت دیکہونگا اوسپر
کاربند ہونگا لاقوت نے کہا مین یہہ پوچہتا ہون کہ زادان نے تمہاری پیشوا ابلیس کی کیا ستایش کی تہی زردہنگ نے کہا زادان ہمیشہ مجہسے یہہ کہتا تہا کہ دنیا مین
دشمنان ابلیس بندگان ابلیس کے کون مین ہیچ ناری ہین مگر ابلیس ان امورات کی کچہہ پروا نہین کرتا البتہ بعد مرنے کی اپنے بندونکو درجات بلندہ و مراتب اعلی عطا کرتا ہے
ملک اپنا مقرب درگاہ کرتا ہے جیسا تیرا بیان سراسر بہتان ہے لاقوت نے کہا اے ملک واقعی زادان نے درست کہا خداوند ابلیس کی جناب البتہ مستغنی ہے کسی فعل نا روا
کی پروا نہین کرتا ایملک بجز خداوند ابلیس کے ایسا صاحب قدرت و کرامت کون ہے کہ حیات و ممات دونون حالت مین دستگیر و عقدہ کشا ہو زردہنگ نے
کہا ہان صاحب تم درست فرماتی ہو تم اپنی اسی عقیدہ سست پر قائم رہو مگر میرا عقیدہ یہہ ہے کہ مین ہمیشہ احمق خارج العقل پر لعنت کرتا ہون اور ابلیس ایک امر فرضی کو
مردود جہان و مورد لعن و نفرین سمجہتا ہون اوسوقت اس صحبت گلہ و کلام مین جو ازجنس عیار پر جو حاضر تہا اور یہہ گفتگو گوش حق نیوش سے سن رہا تہا زردہنگ کی اس بات کو سنکر فتح و ظفر کی

پالرس ملک میں ہوا کہ سوقت ملک زر دہنگ کی صحبت میں جاکر اپنی باقی الضمیر سے اوسی آگاہ کیجئے اور اگر ممکن ہو صاحبقران کی سرکی اطاعت و ملازمت کی
ترغیب دے راوی کہتا ہی کہ ملک زر دہنگ اگرچہ التفتی نژاد سپاہی منش ہے مگر نہایت دانشور و صاحب شعور ہے اسکو علاوہ زور و قوت و فنون
مبارزت میں ہی یکتائے زمانہ و بی مثل روزگار ہے اوسکی شجاعت و پہلوانی کی وہ روان عرصۂ حال جارکا یہہ طلسم میں کوئی پہلوان ہمپلہ نہیں ہو سکتا او فنون
سپاہگری و پہلوانی میں مثل کشتی و نیزہ وری و تیغبازی وغیرہ کو حد کمال تک پہونچایا ہی بلکہ سالہا سال کے ورزش و محنت سے اوسنے ایسا زور و قوت حاصل کیا ہے
کہ ایک پہلوان جہان رستم توان بن گیا ہی یعنی بعض دیوان زبردست جیسے سیرت کو تن و توش میں اوس سے بدرجہا زیادہ تھی ملک زر دہنگ نے زیر کشتی
میں پست کیا ہے مگر عنفوان جوانی اور عالم مستی شراب میں زادان و زیبر انواع انواع قسم کی سخنان مکر و فریب سے زر دہنگ کو لغوا کیا حتی کہ مرتد ہو گیا
اور باوجود جوہر فہم و فراست کی اوس مکار کی فریب میں آگیا لیکن اب بسبب بیدار مغزی اپنی فعل خود کردہ سے پشیمان و نادم ہے لاجرم ایک وقت خاص کا
منتظر ہی کہ بعد دلیل و برہان قوی اس دین باطل کو ترک کر دی مگر اول بمقتضای پسند دلاوری صاحبقران اکبر سے ایکبار جنگ مردانہ پیش آئے چنانچہ اتبک
ملک زر دہنگ اسی نیت و قصد سے ہر روز ورزش و محنت میں مشغول رہتا ہی اور وقت فرصت ایکمرتبہ لاقوت کی پاس بھی چلا جاتا ہی الغرض
لاقوت شاہ مع زادان و زیبر او غیلان ندیم خاص کی یہہ حرامزادہ بھی شرارت و فطرت میں ابلیس ثانی ہے شب و روز صحبت تخلیہ میں رہتا اور واضح ہو کہ یہہ
غیلان حرامزادہ نطفہ شیطان بھی ایک امیر نامی لاقوت شاہ سے ہے اور اکثر اوقات زادان کی صحبت تنہائی میں بھی شریک رہتا بلکہ یہہ دونون
شریر النفس چند بدمعاش اوباش بازاری بادرپدر آزار کو کہ ہر ایک فتنہ پردازی میں اونکا ہمپایہ ہے اپنی صحبت تنہائی میں جمع رکھتے ہیں او باہم بھی
صلاح و مشورت کیا کرتے ہیں کوئی تدبیر ایسی کرنی چاہئی کہ یہہ بلائے بیدرمان دشمن جان ابلیس پرستان ہمارے سر سے دفع ہو اور ہر وقت ایسی معاملہ میں
طرح طرح کی حیلے بنایا کرتے ہیں او ہر ایک اپنی عقل و فہم کی موافق تدبیر رطب و یابس پیدا کرتا ہی کہ کسی صورت سے طلسم کشا پر غالب آئیں او دلاوران
اسلام مع پیروان ابلیس کا ایسا قلع قمع کریں کہ نام و نشان صفحۂ ہستی سے مٹ جائے چنانچہ وہ شرارت پیشہ بانی فتنہ و فساد مع لاقوت بدنہاد
شب و روز اسی فکر و تدبیر میں مصروف رہتے ہیں اور گاہ گاہ یہہ ارباب ثلاثہ فطرت پیشہ لاقوت شاہ کی صحبت و مشورت میں بھی شریک ہو جاتے
ہیں قصہ مختصر یہہ چارون بخبث فیلسوفی و فتنہ پردازی میں شیطان ثانی ہیں یعنی اول درجہ لاقوت شاہ دوم زادان نطفہ شیطان سوم
غیلان چہارم قحفان حرامزدگی و بدبختائی میں شہرۂ آفاق ہیں سوائی لاقوت کے یہہ تینون سیہ درون باہم متفق ہو کر تمام شب فکر و تدبیر میں بسر
کرتے ہیں جب اپنی اپنی رائے قائم کر لیتی ہیں پھر صبح کو باہم بحث و تکرار کی اوس رائے کو پسند و مستحکم کر لیتی ہیں اور اکثر اوقات ہر ایک جدا جدا
اپنے گھر میں تنہا فکر کرتا رہتا ہی اور صبح کو یکجا ہی ایکدوسری کی رائیں رد و قدح کرتی ہیں چنانچہ ایکروز لاقوت شاہ صحبت خلوت میں بیٹھا تھا
کہ یہہ ارباب ثلاثہ بھی پہونچے او اپنی آنیکی خبر کی لاقوت نے تینون کو بلا لیا جب یہہ ملاعین بہیئت مجموعی محلسرا کی اندر گئی لاقوت کو سلام کیا لاقوت
نے دیکھا کہ آج غیلان عجب شکل و شان سے آیا ہی یعنی اوسکے سر پر دو جیغہ مرصع نگار اور دو سرپیچ زرکار ہیں اسطرح دو جامہ ہائی زرین اور کمر بند
و خنجر و عقد مروارید تن پر آراستہ ہیں لاقوت یہہ تماشائے نادر دیکھکر نہایت متحیر ہوا کہ یہہ اشیائے بیش بہا و اثاث البیت خسروی اس مفلوک کے پاس
کہاں سے آئی آخر کار بنظر غور و امتیاز دیکھکر پہچانا کہ یہہ تمام سامان وہ ہے جو میں نے زادان کو خلعت و انعام میں بخشا تھا نہایت آشفتہ ہوا مگر غیلان
کی صورت مسخرگی اور شکل مضحک کو دیکھکر بلب تبسم زیر لب پوچھا ای زادان یہہ لباس و سامان شاہانہ غیلان مفلوک الحال کے پاس کسطرح پہونچا
زادان نے کہا ای لاقوت شاہ عمرت دراز و اقبال کوتاہ باد حال یہہ ہے کہ آج غیلان فطرت مجسم نے بذات خاص ایسی مشورت مسرت بہا
اور تدبیر نشاط افزا پیدا کی ہے کہ ہر طرح لائق ستایش اور قابل تحسین و آفرین ہی میں اوس تدبیر کو سنکر بکمال خوشی خاطر اوسکی صلہ میں یہہ تمام
ملبوس اوسیوقت دیدیا ای لاقوت شاہ اگر یہ مثل تیری زیادہ تر قدرت و طاقت رکھتی ہیں او سوقت سلطنت ہائی عالم بخشدیتا مجبور ہون عصمت الہی
ازہی چادری کہ کچھ پاس تھا غیلان کے حوالہ کر دیا ای بادشاہ طلسم ایمین کچھ شبہ نہین کہ غیلان کو وہ تدبیر جدہ خاص خداوند ابلیس کی درگاہ سے القا ہوئی ورنہ

غیلان کی کیا قدرت و مجال تھی کہ ایسی تدبیر جیسا چاہیے پیدا کرتا لاقوت بھی اس روایت کو سنکر خوش ہوا اور پوچھا تم ہی بتلاؤ کیا مشورت و تدبیر مفید
کارہی زادان نے کہا ای بادشاہ آگاہ ہو کہ یہہ سامان جو غیلان کے پاس دیکھتے ہو ایک وہ ہی کہ تونے مجھے بخشا تھا اور دوسرا قحفان نے اپنی ذات خاص سے
غیلان کو دیا ہی تم اول یہہ وعدہ کرو کہ بعد استماع اوس تدبیر کی غیلان کو اوسکے صلہ مین کوئی خلعت و انعام خسروانہ عطا کرونگا بعد اوسکے وہ تدبیر مین
ظاہر کرون ورنہ تم سنو لاقوت شاہ اول ہی اس مژدہ خوش کو سنکر مثل جزمرده پھول گیا تھا زادان کی سفارش سے اوسیوقت ایک خلعت گران بہا مع
زر نقد و کمر بند و خنجر مرصع بیاقوت والماس غیلان کو عنایت کیا غیلان نابکار مسخرہ عالم نے وہ سامان سب اوسی وقت اپنے تن پر آراستہ کر لیا اور جیسا چاہیے ہو کر
بغرور تمامتر ایکطرف دو زانو بیٹھ گیا بعد ازان زادان نے لاقوت کے کان مین بات آہستگی کچھہ کہا لاقوت شاہ بمجرد استماع اوس مژده جان بخش کے مسند سے
اوٹھا اور فرط شادمانی سے مثل بوزنہ ناچنے لگا اور بے اختیار غیلان کو سینہ سے لگا کر کہا الحق مصرع نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول ؛ زادان نے پوچھا
ای بادشاہ اس مصرع کے کیا معنی ہین لاقوت نے کہا اس سے میری یہہ مراد ہی کہ اسوقت مینے تمکو یاران سہ گانہ فرزانہ خطاب دیا ہی یعنی زادان وزیر میرا یار
اول اور غیلان یار ثانی قحفان یار سیوم اور مین تمہارا یار چہارم گویا تم تینون میری بمنزلہ النفس کے ہوا اور مین تمہارا النفس ناطق ہون جس حال مین غیلان
یار دویم نے ایسی تدبیر مفید اور مصلحت سود مند نکالی لا محالہ زادان یار اول سے بہتر و عمدہ ہی اور غیلان فطرت مین گو کہ سبقت لیگیا اس سبب سے میں نے وہ مصرع
پڑہا تھا بہرحال اگر موافق آرزو وہ تدبیر کارگر ہو جاے نہایت عمدہ ہی ورنہ زر وہ بہانہ تک پہلوان جہان لقوت دست شہباز واوس آہو زاد صعلوک کے دماغ سی
وہ نخوت طلسم کشائی ایکدم مین نکالدیگا ای زادان تم اپنی تدبیر کے سر انجام مین مصروف رہو دیکھو کہ خداوند ابلیس پردہ غیب سے کیا ظاہر کرتا ہی راوی
خیال بند سخن آفرین بیان کرتا ہی کہ اس اثنا مین مہتر نامدار عیار طرار بہار جنی بھی اوس صحبت مین بعد معاملہ قیل و قال کے پہونچا اور اون سیاہ کو
ایک عالم خوشی و انبساط مین دیکھکر متحیر و متفکر ہوا اول مین سمجھا کہ آج ضرور کوئی معاملہ تازہ ظہور مین آیا جو یہہ بدبخت اسقدر خرم و خندان بیٹھے ہین
غیلان کو دیکھکر زیادہ تر متحیر ہوا کہ عجب شان مضحک اور ہیئت مسخرگی سے بیٹھا ریش و بروت کو تاب دے رہا تھا گویا وہ فرنگ ایک پیکر جوہر سیاہ ہوا تھا
بہار اوس مال لقد وجنس بے شمار کو دیکھکر سخت تحیر مین مبتلا ہوا اور اوس متاع گران ارزکی طمع مین رگ عیاری نے حرکت کی اوسیوقت از راہ فطرت عیاری
ایک مضمون پسندیدہ دل سے تراشا اور قصد کیا کہ آج بفن عیاری اس متاع خداداد کو لینا چاہیے البتہ وقت عسرت و درماندگی مین کام آئیگا اور خاص
جشن عروسی صاحبقران اکبر مین ضرور درکار ہوگا قطع نظر اسکے ان شیاطین رانده درگاه کا مال جسقدر غازیان اسلام کی تصرف مین آئے بہتر ہے
الغرض جب وہ صحبت ختم ہوئی اور بعد گفتگوی زادان و غیلان او قحفان تینون لاقوت شاہ سے رخصت ہو کر اپنی نکبت سرا کو گئے لاقوت نے
وقت رخصت ایک خلعت زرین کار مع سرپیچ مرصع و مالا مروارید وغیرہ زادان کو بھی عطا کیا اور ایک خلعت حسب قدر قحفان کو بخشا یہہ
تینون ملحد بکمال خوشدلی و فرحناکی زادان کے مکان پر پہونچے اور وقت شب ایک بزم عیش و عشرت آراستہ کی بعد ازان تینون شریر النفس اوسی شان جلوہ
و ہیئت مسخرگی سے باہم میکشی مین مشغول ہوے جب نشہ شراب مرد افگن سے دماغ گرم ہو گیا چند زنان بازاری لغمہ سرا کو بلالیا اور رقص و نغمہ سنتے رہے
اسطرف بعد گذرنے دو پہر شب کے مہتر بہار عیار طرار نے یہہ کام کیا کہ کیسہ عیاری سے روغن ہفت رنگ نکالا اور اپنے صورت کو زشت ترین
صور و بدترین اشکال سے آراستہ کیا یعنی تمام چہرہ کو سیاہ مطلق کیا اور خط و خال سفید و سرخ و زرد و مختلف الالوان عارض و رخسار پر جابجا
درست کی اور ریش و بروت سفید و براق اسقدر طویل و دراز لگائی کہ اوسکی درازی ساق پا تک پہونچی حتی کہ حجاب ہو گئے ریش مین
تمام جسم پوسیدہ ہو گیا اسیطرح ایک پیراہن پوسیدہ و دریدہ کو ہر ایک پارچہ اوسکا مثل دلق دریوزہ گران بالوان و اقسام رنگ سے دوختہ تہا
پہنا اور چار شیشہ ہاے شراب دوآتشہ بیہوشی آمیز بغل مین رکھی بعد آرائش ہیئت اوس عیار طرار نے اپنی شان و صورت کو
آئینہ مین دیکھا سرتاپا پیکر ابلیس سے مشابہ پایا اوسوقت بہار کی ایسی تبدیل ہیئت ہو گئے تہی کہ ہرگز کوئی شخص
تمیز نکر سکتا تہا بعد ازان بعض ساز و یراق عیاری ہمراہ لیکر اوسی شکل مہیب و صورت بوالعجب سے زادان وغیرہ کی صحبت مین گیا اور دیوار پر بیٹھکر پشت

مکان سے بذریعہ کمند عیاران اوس مکان کی ایک حجرہ مین پہونچا حسن اتفاق سے اوس حجرہ مین ایک غرفہ تہا مہتر نے اوس غرفہ سے نظر کی دیکہا کہ زادان وغیرہ تمامی
اشرار سے چہ یاران و باش کی مجلس بادہ خواری مین مصروف ہین اور نشۂ شراب مین ہر ایک ناپاک اسقدر بدمست ہو رہا ہے کہ کسیکو سر و پا کا ہوش نہین ہے وہ عیار
طرار موقع وقت پاکر اوسی غرفہ کی راہ سے نکلا اور مکان مجلس مین پہونچکر زیر پلنگ پس پشت زادان کے جا چہپا اس اثنا مین زادان عالم بیخودی
و سرشاری نشۂ شراب مین سرنگون ہوگیا اور اوسوقت زادان کی مقعد سے بزور و خروش ایسا گوز ہوا کہ اوس مکان مین سرتاسر آواز گوز پہیل گئے
اوسوقت مہتر عیار نے بھی یکبار زادان کی پس پشت سے بصورت مولناک ظاہر ہوا اور ایک دہول زادان کے سر پر اس زور و قوت سے
لگائے کہ تمام نشہ کافور ہوگیا بعد ازان بدست گرفتہ اوس نابکار کو مسند سے جدا کر دیا اور کہا اوبی ادب حق ناشناس مدہوش مغرور تجہے خبر نہین
کہ عرصہ دراز سے خداوند ابلیس یہان نازل ہے اور تو ہمہ تن عیش و عشرت مین مصروف ہو رہا ہے یہہ کہکر وہ عیار طرار بجای زادان اوپر مسند پر جا بیٹہا
اس واقعہ کے معاینہ سے تمام اہل صحبت مبہوت ہوگئے یعنی اوس صورت بوالعجب و ہیکل مہیب کو دیکہکر بعض کو غش کی نوبت پہونچی اور بعض مثل پیکر تصویر
عالم سکتہ مین بے حس و حرکت رہگئی زبان بے قاصد کی یہہ کیفیت ہوئے کہ خوف دہشت سے ہر ایک نے پاجامہ کو نجس کر دیا اس عرصہ مین مہتر نے با آواز
بلند کہا اے بندگان خداوند ابلیس تم ہرگز خوف نکرو خداوند ابلیس کسی بندہ ضعیف کی آزار و تکلیف کا روادار نہین ہے بلکہ یہہ وقت تمہاری خوشی
و شادمانی کا ہے زہی قسمت تمہاری کہ آج خداوند بذات خاص تمہاری بزم طرب مین نازل ہوا ہے اور اپنے جمال بوالعجب سے تمکو مشرف کیا ہے
بلکہ یہہ امر خاص زادان کی حسن عقیدت و جبین فرسائی کا باعث ہے کہ خداوند نے از راہ کرم و بندہ نوازی یہہ تکلیف خلاف شان گوارا کی ورنہ
خداوند کو ان امورات سے کیا تعلق بعد ازان زادان سے مخاطب ہوکر کہا او زادان بے ادب ہمارے قریب آ اور خداوند کی جمال
بیمثل کی زیارت کر زادان نے اول ہی خداوند کی حسن نگارین اور پیکر بوالعجب کو دیکہکر قالب تہی کر رکہا تہا اور طایر ہوش و حواس
قفس عنصری سے پرواز کر گئی تہی بے اختیار سجدہ مین جہک گیا بعد ازان تمام اہل جلسہ نے سجدہ کیا مہتر نے آواز دی اے بندگان
حاضرین بزم پس استادہ ہو جاؤ خداوند کو کسیکی سجود کی پروا نہین ہے یہہ سنکر وہ اہل جلسہ اوٹہے اور دست بستہ روبرو استادہ ہوگئے زادان لرزان و
ترسان مہتر کی قریب گیا مہتر نے کہا اے زادان آگاہ ہو کہ خداوند نے اپنے قدرت سے از راہ بندہ نوازی تیری اور اپنے بندگان خاص راسخ الاعتقاد
زرد ہنگ و لاقوت کی آرزو و دعا قبول کی اور تمہاری واسطے مراتب اعلی تقدیر کی ہین اے زادان تو ہماری طرف سے اون بندگان با اختصاص کو
مژدہ دینا کہ خداوند تمہارے حال پر مہربان ہے اور خداوند نے تمہاری قسمت مین فتح و نصرت مقدر کی ہے تم ہر نوع خاطر جمع رکہو اوس بندہ
منحرف آدمزاد پر تم ضرور غالب آؤگے اور خداوند بہی تمہاری استعانت و دستگیری مین ہر وقت شریک رہیگا علاوہ ازین خداوند نے اوس بندہ آدمزاد کا جوہر
شجاعت و سپاہگری و منصب و قوت طلسم کشائی تمام و کمال سلب کر لیا اب تم بہر صورت اوسپر غالب آؤگے اور خداوند بہی تمہارا نگران حال رہیگا
زادان اس مژدہ خوش کو سنکر دوسرا سجدہ بجا لایا اور دست بستہ عرض کیا یا خداوندا اسوقت دو امر کی مجہے حیرت ہے اوسے خداوند رفع کر دے
اول یہہ کہ اس مکان گوشۂ تنہائی مین اسوقت خداوند کا نزول اجلال کس طرح واقع ہوا آیا خداوند نے آسمان سے نزول فرمایا یا زمین سے
او ناگاہ اس صحبت مین کس صورت سے ظہور خداوندی ہوا مہتر نے کہا اے حرامزادہ معلوم ہوتا ہے کہ تو راز و اسرار خداوندی سے
آگاہ ہونا چاہتا ہے یہہ نہین سمجہتا کہ مظہر خداوندی کو سمت و غیر سمت درکار نہین ہے خداوند کا جوہر ذات ایسا ہے جسکو کوئی
پردہ و حجاب مانع نہین آتا اے نابکار خداوند ہر ایک شے مین حلول کر سکتا ہے اور ہر مقام مین پہونچ سکتا ہے خداوند کے نزول فرمانیکا
حاجب و مانع کون ہے اے بد یاد رکہہ آگاہ ہو کہ جسوقت تو نشۂ شراب سے بدمست ہوکر سرنگون ہوا اور تیری مقعد ناپاک سے وہ گوز پرخروش صادر ہوا تہا
بس وہی کرشمہ خداوند کی نزول کا وقت سمجہہ یعنی وہ گوز نہ تہا گویا خداوند خود تیری مقعد سے باہر نکلا اور تجہپر ظاہر ہوا تہا زادان نے کہا اچہا اب
دوسری حیرت رفع کرنی چاہتے ہین کہ خداوند کو مین عجب صورت بوالعجب اور حالت مظلوک مین دیکہتا ہون یعنی خداوند کی وہ علو شان

کہ بندگان عالم سجدہ کرین اور عطا مانگے سے بزرگ کے خواستگار ہون مگر با اسباب ظاہر اسوقت یہہ لباس و پیراہن دریدہ زیب تن خداوندی دکھا جاتا ہے اسکی علت
غلط کیا ہے اوسوقت مہترعمار نے اپنے ریش دراز پر ہاتھ پھیر کر بلند قہقہا مارا اور کہا اے زادان اسکی حقیقت نہ پوچھ خداوند نہایت مجبور ہے یعنی
اب خداوندی لباس و کائنات مین کچھ باقی نہین فقط یہہ چند موی ریش اور یہہ لباس کہنہ قدیمی رہگیا ہے دیکھئے یہہ بھی عیاران خدا پرست بلاے جان کی
دست برد سے سلامت رہتے یا نہین ہر وقت اس ترک کی رپٹے تاراجی رہتی ہین اگر کسیوقت خداوند کو بھی رحم و خیال آگیا بیشک اون بندگان غیور کو
بخشدیا جائیگا اے زادان تجھے یاد ہے ایک زمانہ ایسا تھا کہ خداوند نے اپنی کائنات اور قدرت خداوندی نمرود و فرعون اور شداد و جمشید و ضحاک
شاہان اولو العزم کو کیا کیا جاہ و حشمت و شان قدرت عطا کی نفس الامر یہہ ہے کہ خزانہ خداوندی اول ہی خالی ہوچکا تھا اوسکے بعد جو سرمایہ بچ رہا تھا وہ اب
خداوند نے اپنے بندہ جہان پہلوان جمشید خودپرست کو دیدیا جو خداوند کا معشوق اور مقرب خاص ہے بلکہ جمشید خودپرست کو ایسا اقتدار بخشا ہے
کہ آجتک کسیکو نصیب نہوا تھا حتی کہ خداوند نے بجاے خود اوس بندہ عزیز کو خداوند بنا دیا اور در دولت اپنا مرتبہ خداوندی دیدیا اگر تجھے باور نہ ہو تو
خود زیر جبل اعلی بیرون طلسم جا کر بچشم خود دیکھ لے کہ جمشید کس شان و شوکت سے خداوندی کر رہا ہے اور شاہان عالم اوسکے مطیع فرمان ہین اب
جمشید کا علوی مرتبہ یہانتک پہونچا ہے کہ ابلیس کو اپنا سوے لشکر سمجھتا ہے اسکے علاوہ جو سرمایہ قدرت خاص خداوند کا مخفی و پنہان تھا
وہ تمام و کمال اہل اسلام نے بزور علم دعوت و تسخیر خداوند سے بزور پاپوش چھین لیا اب تو خود ہی انصاف کر لے کہ خداوند کی جیب و گریبان مین تار تک
باقی نرہا ہوگا واقعی اب خداوند کی کائنات مین اتنا بھی کہانے کو باقی نہین ہے کہ خداوند اپنی قدرت خداوندی کی قسم کہائی ہان فقط یہی سامان
ظاہری جو تو دیکھتا ہی باقی ہے دیکھئے یہ بھی یا نہین اسپر بھی اہل اسلام کی نظر ہی ابھی زادان یہہ قصہ تو نے سن لیا اب زنان مطربہ کو اجازت دے
کہ ایک لحظہ نغمات دلکش اور آہنگ راحت افزا سے خداوند کی طبیعت کو شاد و محظوظ کرین اور بندگان حاضرین مجلس سے کہدے کہ بے تکلف
میخواری اور عیش و طرب مین مصروف رہین اسوقت خداوند کا پاس و لحاظ بالاے طاق رکہین الغرض زادان نے پھر وہی ہنگامہ طرب
و بازار میخواری گرم کیا اور بدستور جام شراب گردش مین آیا جسوقت نشۂ بادۂ مردافگن سے وہ سیہ بخت بدمست ہوگئی اوسوقت مہترعمار نے
بغل سے وہ چارون شیشہاے شراب ہوش ربا نکالے اور زادان سے کہا اے بندۂ حق ناشناس آگاہ ہو کہ یہہ شراب خداوند نے خاص اپنے
قدرت سے اسیوقت تقدیر کی ہے اس شراب کو پی اور نعمت خداوندی کا ذائقہ چکھ بلکہ تمام حاضرین جلسہ بندگان اندرون و بیرون کو پلا
کہ کوئی شخص خاص و عام اس نعمت خداوندی کی ذائقہ سے محروم نرہے کسواسطے کہ یہہ عطیہ خاص کل بندگان خداوند پر قسمت ہونا
چاہیے زادان نے بہزار حرمت و اعزاز اون مینائے شراب کو اوٹھا لیا اور آنکھون سے لگایا اول خود دو جام لبریز زہر مار کئے
بعد ازان ایک ایک دو دو جام تمام حاضرین مجلس کو پلائے اور ایک شیشہ باقی ماندہ اپنے ملازم کو دیا کہ بیرون مکان جسقدر ملازم و پاسبان
موجود ہون سبکو ایک ایک جرعہ پلا دے اوس ملازم نے سب نگہبان وغیرہ کو وہ شراب بیہوش زن زہر قاتل پلا دی جسوقت وہ
شراب تند و تیز اون لعینونکی معدہ مین اوتری کسیکو اپنی حال و بال کا ہوش نرہا سب غافل ہوگئی مہترعمار نے اوسوقت تمام مردان مجلس کا روسیاہ کیا
اور مال و متاع وغیرہ لباس تن مع زیور وغیرہ بعض زنان رقاصہ کا بفراغ خاطر لیا اور زادان و عیلان و قحفان کی تن سے اول خلعت تا تار مع رقم جواہر
مروارید اوتار لیا بعد ازان تینونکا نصف روسیاہ اور نصف روزرد کیا اور ریش و بروت بیک لخت تراش ڈالا اور ہر ایک کو زنان رقاصہ کی طرح بے
پردہ دار کیا بعد ازان تمام مال و متاع زنبیل عیاری مین داخل کیا اور سامان و لباس ایک بقچہ مین باندھکر دوش پر رکھا اور برق لامع کی مانند وہان سے
چلتا پھرتا دکھائی دیا اور چشم زدن مین اپنی بستر خوابگاہ پر آرام تمام دراز ہوگیا جب صبح طالع ہوا اور اون مردان مدہوش کی دماغ سے اثر بیہوشی کم
ہوا اور خواب غفلت سے آنکھ کھلی ہر ایک نے اپنی کو عجب عالم برہنگی و حال مضحک مین مبتلا پایا ایکطرف زنان مطربہ اپنی عریانی تن کو دیکھکر دریائی شرم مین
غرق ہوگئین ایکطرف مردان جلسہ اپنی حالت برہنگی و روسیاہی پر خندہ زن ہوئے علی الخصوص زادان و عیلان وغیرہ کی وضع و ترکیب کی مشاہدہ سے

اوس دلاور کی نظر ہمایون سے گذار دیگا اور جسقدر میری زبان و بیان مین طاقت و وسعت ہوگی اس پیام کو ادا کرونگا یقین واثق ہی کہ وہ دلاور
مروت و اخلاق مجسم خواہی نخواہی قبول فرمائیگا ملک زرد ہنگ نے کہا اے شخص اب مجھے اختیار ہی جسطرح مناسب سمجھی عمل مین لا القصہ
صاحبقران اکبر شاہزادہ والا گہر جب بدولت و اقبال چار فرسخ شہر زرنگار کی قریب پہونچا ایک میدان وسیع و پرفضا مین بارگاہ معلی کو استادہ کروایا
اور شوکت و جلال تخت رفعت و جہانبانی پر متمکن ہوا چونکہ وہ دشت لالہ زار و صحرائے سبزہ زار نہایت خیز و فرح بخش تھا صاحبقران اکبر دوسرے روز
بتفریح طبع مع امرائے نامدار سیر و شکار کیواسطے تشریف لے گیا اور اوس دشت پر بہار مین سیر و شکار فرماکر تفرج کنان شہر سے بالا بالا مراجعت
فرماکر بارگاہ معلی مین داخل ہوا یہہ خبر لاقوت و زرد ہنگ کو پہونچی کہ طلسم کشا با فوج و لشکر جرار اس سرزمین مین داخل ہوا اور خیام والا فلاک مقام مین
نصب ہوئی ہین اس خبر کو سنکر لاقوت زرد ہنگ مع رفقائے اشرار بجمعیت سپاہ آتش بار شہر سے باہر نکلا اور لب دریائے شیرین خیام لشکر برپا کروائے
دیکھا کہ لشکر اسلام کی خیمہ و خرگاہ بھی اوسی دریائے شیرین کی متصل سر تا سر استادہ ہین الغرض صاحبقران گیتی ستان نے دیوان عام فرمایا جملہ
دلاوران نامدار و بہادران خنجر گذار مثل ہمگون و سیفان و البتارہ و مخلان و حیطان و ملک افلاک و ملک بصیرون و ملک افسر وغیرہ سرداران شمشیرزن دربار
مین حاضر ہوئی اور آداب و کورنش بجالائی صاحبقران اکبر نے فرمایا اے یاران وفا کیش چونکہ یہہ ممالک طلسم ہی اس جگہہ نامہ نگاری اور رسل
و رسایل تحریر وغیرہ کی چنداں ضرورت و احتیاج نہین ہی صرف پیام زبانی کفایت کرتا ہی پس ہم چاہتی ہین کہ کوئی دلاور تم مین سے اس خدمت
پر کمر باندھے اور ملک زرد ہنگ کی لشکر مین جاکر لاقوت وغیرہ کو ہماری طرف سے یہہ پیام دی اے لاقوت آگاہ ہو کہ تیری زن و دختر شرف اسلام سے
بہرہ اندوز ہو چکی ہین صرف اونکی پاس خاطر اونکی ہمین ہر نوع تیری رعایت ہی ملحوظ ہی بایں خیال تجھے کہا جاتا ہی کہ تو بھی اپنی عقیدہ باطل کو ترک کر
اور دین اسلام مین داخل ہو ہم وعدہ کرتی ہین کہ تیرے سلطنت و حکومت پھر تجھے بخشدینگی اور ملک اذفرشاہ کو کہ ایک مرد پیر ضعیف الاعضا ہے
بجز خورد و نوش کی اور کسی شے کی حاجت نہین ہی نظم و نسق سلطنت تمام و کمال تیری اختیار مین رہیگا ملک اذفرشاہ صرف تیری اطاعت و اسلام پر
راضی و شاکر رہیگا اور بالفرض اگر اذفرشاہ اس بات پر راضی نہوا ہم اذفرشاہ کو اپنی سلطنت و مملکت سے کوئی ملک جداگانہ ممالک قاف
مین دیدینگی لیکن تجھسے جو وعدہ کرتی ہین ہر صورت اوسی وفا کرینگی اے بیوقوف یاد کر آخر تیرا پدر متوفی بھی خداپرست تھا بہرحال تجھی بھی
اوسی ملت و آئین کی پیروی کرنی چاہئیے ای لاقوت اگر تو نی ہماری پند و ہدایت پر عمل نکیا یاد رکھ اس مرتبہ تیری جان و آبرو خاک مذلت مین
ملجائیگی آئندہ تو دانی و کار تو بعد اوسکی پیام لاقوت کی ملک زرد ہنگ سے کہنا چاہئی کہ ای جوانمرد دلاور تو ایک عاقل و فرزانہ ہی تیری دانشمندی سے
ایسا بعید ہے کہ تو با وجود اسکی کہ مدت تک اپنا دین اسلام اور ذائقہ خداپرستی سے آشنا رہا مگر ہزار افسوس ہے کہ بسبب اغوائی سفدان لعین کی تو نی اوس
دین کو یک لخت ترک کردیا اور شیوہ ابلیس پرستی اختیار کرلیا ای ملک یاد رکھ کہ اسوقت تک بھی کوئی قصور واقع نہین ہوا ہی بار دگر اوسی دین
و ملت قدیم کو قبول کرلے ورنہ بجز پشیمانی کچھ حاصل نہوگا اے زرد ہنگ آگاہ ہو کہ ع درگاہ ما درگہ نومیدی نیست * صد بار اگر توبہ شکستی
باز آ القصہ سیفان سیف زبان دلاوری اس خدمت پیام رسانی پر کمر ہمت چست باندھی صاحبقران اکبر نی اوس شجاع دوران
کو لاقوت و ملک زرد ہنگ کے پاس پیام زبانی دیکر بھیجا دوسری روز سیفان دلاور ساز و یراق سے آراستہ ہوکر زرد ہنگ کی بارگاہ مین
پہونچا لاقوت وغیرہ اشرار کو خبر ہوئی کہ سیفان دلاور صاحبقران کی طرف سے پیام لیکر آیا ہی غیلان نے کہا ای لاقوت یہہ موقع و وقت انتقام کا بہت
اچھا ہے سیفان نمک حرام کو بارگاہ سے زندہ و سلامت جانی نہ دو لاقوت نے کہا ای غیلان اگرچہ میرا بھی قصد و ارادہ ہی کہ مین سیفان کو
نمک حرامی کی سزا دون مگر اس بابمین اول ملک زرد ہنگ سی صلاح لینی چاہئی اگر زرد ہنگ راضی ہوجائیگا مضائقہ نہین ہی بالآخر لاقوت نے زرد ہنگ سے
پوچھا کہ ہمارا یہہ منشا ہی تیری ہمین کیا صلاح ہے ملک زرد ہنگ نے کمال غضب و غصہ سے کہا ای لاقوت خبردار اگر بار دگر میری روبرو ایسا ذکر زبان پر لایا اور
ایسی بات کا سبب ہوا بہ انتقام و پرخاش کا قصد کیا مین بدترین سلوک پیش آونگا اور ہرگز تیری رعایت ملحوظ نہین رکھونگا ای مردک بیحیا جہان تجھی شرم نہین آتی

کہ سفان ایک بادشاہ عالیجاہ کا پیام لیکر ہمارے پاس آیا ہی ورنہ تو اوسکی اذیت کا مین ہوتا ہی انہا انصاف سخن شناس یہہ امر مین مروت و طریق
معدلت سے بعید ہی بلکہ کمال نامردی ہی کہ ایک بادشاہ بزرگ کی پیامبر کی ساتہہ ایذا رسانی پیش آئین زرادان نے بہی ملک زردہنگ کی سخن کی تائید کی
اور کہا اے بادشاہ اب محل سخن گفتن نہین ہی جمیع امورات مرجوعہ صاحبقران طلسم کشا کی مرضی پر موقوف و منحصر کیونکر کوئی کام خلاف مرضی پہلوان جہان کی جبر
کرنا نہین چاہیئی **الغرض** ملک زردہنگ نے سفان دلاور کو بارگاہ مین بلوایا سفان مثل شیر ژیان اس جرات و مہابت سے بارگاہ مین پہونچا کہ اس بارگاہ
کی ہوش و حواس پراگندہ ہو گئی اول اوس دلاور روزگار نے باآواز بلند بنام خدا سلام ادا کیا لاقوت شاہ سفان کی اس آواز مردانہ سے ناخوش ہوا بلکہ دماغ
ہو گیا زرادان نے کہا اے سفان یہہ طریقہ سلام تو نے کب سے اختیار کیا کہ شاہ اولو العزم کو باین ترکیب و روش سلام کرتا ہی انسان کو اسقدر اپنی حد لیاقت سے قدم
باہر رکہنا نہین چاہیئی ای شخص آخر تو بہی مدت تک اس بادشاہ کا نمک کہایا ہی اوس خیال سے اگر کسیقدر خم ہو کر بگردن تسلیم بادشاہ کو سلام کرتا کیا قباحت
لازم آتی بلکہ تیری شان و منزلت مین ترقی ہوتی سفان دلاور نے کہا ای وزارت مآب **مصرع** بربین عقل و دانش بباید گریست ؛ ای کوتہ عقل تو اسی
شعور و لیاقت پر لاقوت کے وزارت کرتا ہی اور اوسکا مشیر تدبیر ہوا ہی اف ہی تیری عقل طفلانہ پر اگر تیری آگاہ ہو کہ سلام دو قسم سے ہوا کرتا
ایک یہہ کہ ہاتہہ سر پر کہنا اسکی یہہ معنی ہین کہ ہمارا دست بلند دوسری کی سر تک بی تکلف پہونچ سکتا ہی مگر یہہ طریقہ فقط واسطی نظایر و امثال کی ہی دوسر
قسم کا سلام موافق تیری قول کی اوس شہنشاہ ذیجاہ عالم پناہ کا حق ہی اور اوسکو سزاوار ہی جسکا لقب صاحبقران طلسم کشا شکستہ گردن اعدا ہے
ای وزارت پناہ تم خود دل مین انصاف کر لو کہ مین ایسی بادشاہ فلک بارگاہ کا غلام ہون جسکے قبضہ قدرت مین ہفت اقلیم ہی پہر مین کس طرح
اوسکی شان و منزلت مین دوسریکو شریک کرون یہہ گردن تسلیم و نیاز اوسکی آستان پر خم ہوتی ہی دوسرا کون گیدی ہے کہ اوسی بدست حق پرست
سلام کرون اب رہا شیوہ نمک حرامی اوسکا حال مجہسے نہ پوچہہ اس امر کو لاقوت شاہ خوب جانتا ہی تو لاقوت سے دریافت کر لے تو قرار
واقعی تیرا اطمینان ہو جاویگا لاقوت شاہ سفان کی زبان درازی سے نہایت بیدماغ ہوا اگرچہ سفان دلاور کی کلمات طعن و تشنیع سے دل مین پیچ و تاب
کہایا مگر بخوف زردہنگ خاموش لب بستہ بیٹہا رہا بعد ازان سفان دلاور نے باآواز بلند کہا ای حاضرین بارگاہ مین صاحبقران طلسم کشا کا مرسلہ
آیا ہون اور ملک زردہنگ و لاقوت کی پاس پیام لایا ہون آگاہ ہو کہ اوس شہنشاہ والاجاہ اورنگ آرای جہان کا پیام ہی کہ شاہان عالم اوسکی بارگاہ
مین کمربستہ حاضر رہتی ہین اور سلاطین اولوالعزم اوسکی آستان پناہ پر جبہہ فرسا ہوتی ہین زرادان نے کہا پہر کسواسطی ادای پیام نہین کرتا بیان کر ہم سنین
سفان نے کہا ای وزارت پناہ اول تم ایک لمحہ میری پاس تشریف لاؤ مجہکو تم سے کچہہ کہنا ہی بعد اوسکی ادای پیام کرونگا زرادان
گیدی یہہ سمجہا کہ شاید سفان اپنی کلام گستاخی و بی ادبی سے نادم ہو کر اوسکی معافی چاہتا ہے بی تکلف کرسی وزارت سے اوٹہا اور سفان
دلاور کی پاس گیا **واضح** ہو کہ اسوقت تک ان اشرار نے سفان دلاور کو نشست کی جگہہ نہین دی تہی چار و ناچار سفان دلاور شیوہ عیاری کو
کام مین لایا بحکمت عملی اوس حیلہ و بہانہ سے زرادان کو کرسی سے اوٹہایا اور خود قدم بر داشتہ صندلی وزارت کو روبروی تخت لاقوت
و زردہنگ کہینچکر اوسپر استادہ ہو گیا اور کہا ای لاقوت و زردہنگ آگاہ ہو کہ ایسی بادشاہ عالیجاہ کا پیام عالی ہی موافق مرتبہ
ایک جا بلند و مرتفع پر استادہ ہو کر ادا کرنا سزاوار ہے حالانکہ یہہ صندلی ادای پیام کے شایان نہین ہے مگر بمجبوری و ناچاری
ادا کیا جاتا ہے بعد ازان سفان نے بفصاحت زبان و بلاغت بیان پیام صاحبقرانی کو بے کم و زیاد لاقوت و زردہنگ کو
سنایا اور ملک زردہنگ کو باین ہیبت و صلابت پیام دیا کہ حاضرین بارگاہ کے طایر ہوش پرواز کر گئی مردان شجاعت
پیشہ نے سفان کی جرات و دلاوری پر تحسین و آفرین کی اور نامرد و بزدل بیم و ہراس سے مثل بید لرزنی لگی لاقوت
بدبخت نے بشدت قہر و غضب سے سفان کی ایذا رسانی کا قصد کیا مگر ملک زردہنگ مانع آیا اور کہا ای لاقوت اسوقت
کسیکی مجال و طاقت نہین کہ سفان کیطرف نگاہ کج سے بہی دیکہی اوسکی دست درازی و ایذا رسانی کیلئی مگر می الحق مردان ابر شجاعت منش نمک حلال ایسی ہی ہین

آفرین ہو سفیان کی ہمت مردانہ و جرأت بہادرانہ پر اوسنے باین شائستہ پیام گوارا کیا بعد ازان سفیان سے کہا ای دلاور میری طرف سے صاحبقران
علم کشا کی خدمت مین بعد سلام دست بستہ گذارش کرنا ای جوان رستم توان تو نے جو کچھ ارشاد فرمایا مین نے بگوش جان سنا لیکن میرا قصد یہ ہے
کہ اول بساط محاربہ آراستہ کرون بعد ازان گویم و شنوم ای شہریار جمجاہ تم سے ایک جنگ مردانہ کی واجبات سے ہے اگر مین شہریار پر غالب آیا تمام معاملات فتنہ و فسا
د ہوجائینگے اور اگر شہریار نے مجھے مغلوب کر لیا اوس صورت مین جو حکم عالی ہوگا بجان و دل قبول و منظور کرونگا شہریار بچشم خود ملاحظہ فرمائینگے سفیان نے کہا
ای ملک تیرا جواب البتہ معقول ہے شہریار کشورگیر صاحبقران اکبر ضرور تیرے التماس کو منظور کرینگے ہان ای لاقوت اب تو کہہ تیرا کیا منشا ہے صاف صاف
ظاہر کر دے لاقوت نے کہا ای نمک حرام تو اپنے آقا سے مغرور ہے کہدینا ای جوان آدمزاد اگر تو بزور قوت آسمان نہین کو زمین پر گرا دے اور زمین کو آسمان سے ملادے
اور آفتاب کو ماہ و ماہ کو آفتاب بنا دے اور تمام عالم کی ثروت و سلطنت مجھے بخشدے ممکن نہین کہ مین ابلیس پرستی کو ترک کردون اور خدائے نادیدہ کو اپنا خالق
و معبود سمجھون یہ امید و توقع میری ذات سے رکھنے نہین چاہئین بجز خداوند ابلیس کے کسیکو خیال مین نہین لاتا ہے ترک ابلیس پرستی نکنم ؛ تا بود جان بہ
تن و ہوش بسر ؛ زانکہ ابلیس زراہ شفقت ؛ بہر لاقوت بود بہ زپدر ؛ سفیان نے کہا واقعی عجب سیہ دل تیرہ درون ہے یہ حرامزادہ کسیطرح راہ راست پر نہین آنیکا
بعد ازان سفیان اوس بارگاہ نکبت آثار سے باہر نکلا اور صاحبقران والا تبار کی خدمت مین حاضر ہو کر تمام سرگذشت نقل کی صاحبقران اکبر نے بعد استماع جواب
صاف کے بکر جنگ کی تیاری کا حکم دیا القصہ جب طرفین سے تصفیہ معاملہ کا حرب و جنگ پر قرار پایا دوسرے روز لشکر زر و ہنگ سے صدائے نقارہ حربی
بلند ہوئی اسطرف صاحبقران اکبر نے کوس رزمی بجنے کا حکم فرمایا ؎ درآمد بغریدن آواز کوس ؛ فلک پر دمان دہل داد بوس ؛
تمام شب دلاوران جنگ جو و بہادران کینہ خوار آراستگی سلاح و یراق مین مصروف و سرگرم رہے ؎ روز دیگر کین جہان انقلاب ؛
گشت روشن از طلوع آفتاب ؛ ہر دو لشکر شد بسوے رزمگاہ ؛ ہر یکی از دیگر آمد کینہ خواہ ؛ الغرض وہ تمام شب طرفین سے
آراستگی ساز و سامان مین گذری علی الصباح ایک طرف لاقوت شاہ اور ملک زر و ہنگ و زراوان و غیلان و قحطان وغیرہ
خونخوار نابکار مرکبون پر سوار بکمال نخوت و غرور مع فوج جنگ گذار میدان مصاف مین صف بستہ استادہ ہوئے دوسری جانب
شہریار نامور گردن شکن پہلوان روئین تن صاحبقران اکبر نے لشکر ظفر پیکر کو باین شائستہ آراستہ فرمایا اور دلیران رزمجو کو حسب
مثل و قرینہ سے صف لشکر مین استادہ کیا اور خود بدولت بجاہ و جلال توسن برق وش پر سوار ہو کر پیش لشکر معرکہ کارزار
مین صف آرا ہوا ؎ رسیدند لشکر بجائے مصاف ؛ دو پرکالہ استند چون کوہ قاف ؛ ز بسیاری لشکر مرد و جاے ؛
فرو بستہ گردندہ را دست و پاے ؛ خشک برگذرگاہ کین ریختند ؛ نقیبان خروشیدن انگیختند ؛ نرک بر نرک سو بسو در شتاب ؛
فرو دل سکونت ندرد بین خواب القصہ بعد آرائش میدان کارزار و صف آرائے لشکر جنگ گذار اول لشکر لاقوت سے بیلاق گرہ گردن
سپہ سالار لشکر لاقوت کہ مردانہ و بہادر زمانہ شجاع روزگار تھا معرکہ نبرد مین آیا اور اوس گبر خونخوار نے مرکب کو جولان دیکر بعد خود ستائی و لاف
زنی حریف ہمنبرد طلب کیا لشکر اسلام سے ملک افلاک مینائے اوس دلیر جنگجو کی مقابلہ مین گیا دونون دلاور تمام روز تک بکلہ دشت
ہشت حرب و ضرب مین داد شجاعت و تہوری دیتی رہے آخر ملک افلاک نے اوس گبر دیو سیرت کی بند کمر مین ہاتھ ڈالکر پشت مرکب سے
اوٹھا لیا اور اوسے طرح معلق ہاتھ پر علم کی لشکر مین لے آیا صاحبقران اکبر نے طبل بازگشت بجوا دیا اور بارگاہ معلی مین تشریف لے آیا پہلوان
لشکر حیرت مین تھے کہ ملک افلاک نے اوس پہلوان سلیقین کو عجب مردانگی سے دستگیر کیا بعد ازان صاحبقران اکبر نے بیلاق اسیر کو
بارگاہ مین بلایا اور بند قید اوسکے تن سے علیحدہ کروا دی بعد ازان بیلاق کی روبرو چند فقرہ وحدانیت الہی مین بیان فرمائی اور
اوس فصاحت و بلاغت سے ہدایت کی کہ زنگ کفر و ضلالت بیلاق کی آئینہ دل سے دور ہوگیا اور اوس دلاور نے بطیب خاطر
بطوع و رغبت صدق دل سے اسلام قبول کیا صاحبقران اکبر نے اوسیوقت بیلاق کو ایک خلعت گران بہا مع شمشیر و خنجر و جیغہ

درگاہ عنایت فرمایا یہہ خبر وحشت اثر لاقوت کو پہونچی کہ بیلاق مسلمان ہوگیا ایک آہ حسرت ناک جگر پر درد سے کھینچی اور زار زار رویا ملک دہنگ
نے کہا ای لاقوت شاہ مین نہایت متحیر ہون کہ تو اپنی غم مرگ مین روتا ہے یا خرابی حال پہ گریہ کرتا ہے یا یہہ اشک ہیں تیری حسد و رشک کی
کہ بیلاق و نجوشندی دین اسلام قبول کرلیا ہی کہ یدی یہہ کیا مقام و محل گریہ و زاری کا ہے جو تونی اختیار کیا ہی یاد کر اول تو بھی اسی دین و آئین کا مقلد
و پیرو تھا اگر اوس سپہ سالار نے بھیم ذاتی اوس طریق نیک کو قبول کیا تو کیا قباحت ہوئی لاقوت نے کہا ای ملک حال یہہ ہے کہ مین عہد طفلی مین ہی ابلیس کا
غلام تھا مگر مجبوری اپنی پدر کی ترس سے اوسکا اظہار نکر سکتا تھا جسوقت بفضلہ اپنی پدر کا کام تمام کردیا اور اوسکا قدم درمیان نہ رہا مین بہہ وجوہ مختار
و مطلق العنان ہوگیا زردہنگ نے کہا انگیتی چشم کور دیکھ یہہ اوسیکا نتیجہ ہے کہ تو اس ورنہ کو پہونچا اور بیدآزاری کی تجویز یہہ سزا ملی کہ تو بحالت فلاکت
ایک ایک کی خانہ ہاں کرتا پھرتا ہے اور طرح طرح کی آفات اور بلائے آسمانی مین مبتلا ہے بلکہ تعجب نہین کہ آئندہ کسی مصیبت سخت مین گرفتار ہوجا لاقوت
نے کہا ای زردہنگ اوس فعل کا نتیجہ وبال مین پہہ دیکھا کہ مین ابلیس کی برکت اور اپنی عقل کی رہنمائی سے جلد تر مناصب اعلی پر پہونچ گیا یعنی عسکرہ کی
سلطنت میرے ہاتھ آگئی اور تمام جادوان مراحل طلسم پر اسوقت تک حکمرانی کرتا ہون اور آئندہ خداوند ابلیس کی الطاف و مہربانی کا امیدوار ہون
الغرض جسوقت بیلاق سپہ سالار کی ملازم و رفقائی اپنی آقا کا حال سنا وہ سب سوار و پیادہ کہ قریب تین ہزار کی تھی شباشب لشکر اسلام سے
ملحق ہوگئی اور بصدق دل دین اسلام قبول کرلیا دوسری روز پھر ہنگامہ کارزار شروع ہوا اور طرفین سے کوس رزمی کی صدا بلند ہوئی دم صباح
بعد صف آرائی عساکر فیقول زردہند نے کہ ایک پہلوان ہنرور آزمودہ شجاع و دلیر ہے لشکر کفار سے رزم کا عزم کیا اور مردانہ دلیرانہ میدان کین پہونچا اسطرف
لشکر اسلام سے ملک بصیرون نے مرکب کو جولان دیا اور اوس گبر کی مقابل پہونچکر بضرب یا شندہ مرکب حریف کو چند قدم پس پا کردیا فیقول شمشیر خونخوار
آشام غلاف سے کھینچی اور بصیرون پر حملہ آور ہوا بعد رد حملات ملک بصیرون دلاور نے تیغ عدوکش نیام انتقام سے نکالی اور اس ضرب سے تمامتر سے
فیقول کے سر پر لگائی کہ وہ شمشیر برق کردار خود کو قلم کرتی ہوئی سر و گردن مین اوتری اور زرہ آہنی کو کاٹ کر سینہ مین درآئی وہان ہی دم نکلا جان و دل سے
ہمکنار ہوتی ہوئی سرین گاہ سے نکل گئی خرمن حیات اوس گبر کا دم مین پامال کردیا فیقول کے بعد جینول ایک پہلوان دیو سیرت میدان
مین آیا وہ بھی اسیطرح جہنم واصل ہوا یعنی ملک افسر دلاور نے ضرب اول ہی مین اوسکا سر تن سے جدا کردیا بعد اوسکی بیکاس لاقوت کا
پہلوان بعزم قصاص معرکہ کارزار مین پہونچا سکون دلاور نے اوس گبر کو درہ جہنم کی رہنمائی کی ملکہ آتش زار دشت دوزخ تک
باسانی پہونچا دیا اسیطرح سفیان دلاور نے حلاج غول پیکر کو راہی عدم کردیا لاقوت نے اس واقعہ جانکاہ کو دیکھکر دونوں ہاتھ سر پر
مارے اور کہا واحسرتا فلک کینہ ور ستم شعار ہر بار شعبدہ ہائے تازہ اور نیرنگ بوقلمون دکھاتا ہے معلوم نہیں اس فتنہ پرداز کو مجھسے
کیا پرخاش پیدا ہوئی ہے کہ بندگان ابلیس کے درپے آزار و تخریب ہوا ہے اور ہر روز پہلوانان ابلیس کو خدا پرستون کے ہاتھ سے بایں قدر ذلت
و خواری ہلاک کرواتا ہے ای ناانصاف خداوند ابلیس کے آبرو کا پاس و لحاظ کر اور اس سفاکی و بیرحمی سے باز آ مسترعیار نے کہا
ای بادشاہ حرگاہ ابلیس خداوند فرضی سے ہوشیم کند ہانہیں ہوسکتا ہے بیچارے فلک کو حق و ناحق کیون بدنام کرتا ہے یہہ دشنام ہیچ
اوسی خداوند باطل و مہمل کی حق مین شایان ہے کہ باوجود خداوندی تمہارا دستگیر نہیں ہوتا ای ملک خاطر جمع رکھ مین انشاء اللہ العزیز
روز فردا میدان کارزار مین پیکر خداوند کو لاکر نصب کرونگا اور اسقدر پاپوش ماروں کہ یہہ خداوند کی سر درد ہوجائیگا کہ خداوند تمام عمر یاد رکھی
اور تعجب نہیں کہ اسی ترکیب سے خداوند ابلیس کو شرم دامنگیر ہو اور از راہ غیرت تمہاری عقدہ کشائی کا خیال کرے لاقوت نے کہا
ای عیار یاد رکھ اگر تو نے یہہ حرکت ناشایستہ اختیار کی مین تجھے اوسیوقت بعذاب سخت قتل کرونگا اوسطرف زادان ہمارا کی
حق مین کلمات ناسزا لکھو لگا زردہنگ نے پوچھا ای یار اسوقت تم نوکر داقانی کا حال کیا معاملہ ہے آیا ہم ہی نہین جانتی کہا ای
ملک اصل حال یہہ ہے کہ مجھے ایک عمل السیا یاد ہے اگر مین چند روز ہم اوس عمل کو کرتا ہون امید ہے کہ جو چاہون کروں گا

پہلوان اس لشکر کی جو تمہاری پاس مقید ہین اون سبکو میری حوالہ کردو اور اپنی بیٹی پہلوان ہمارے بیت جو منظر جالیس لمبیس ہر بریت سے بین مجھ سے
مین اس امر پر بخوشی دل راضی ہون وریہ معاوضہ گویا حسب خاطر عاطر عالی ظہور مین آتا ہی آئندہ تمکو اختیار ہی میری نزدیک یہہ معاوضہ کسیطرح بیجا نہین
ہے صاحبقران اکبر نی اس امر کو قبول فرمایا اوسیوقت معاوضہ ہوگیا اول صاحبقران گیتی ستان نی اسیران زردہنگ کو رہا کر دیا بعد ازان زردہنگ
نے مقیدان اسلام کو صاحبقران اکبر کی پاس پہونچا دیا جب یہہ پہلوان لشکر مین پہونچ گئی صاحبقران سجدہ شکر بجا لایا کسواسطے کہ اب لشکر مین
غیر از سکون کوئی دلاور جنگ آزما باقی نہ تھا کہ زردہنگ کی حرب وضرب کا جواب دیسکی تمام دلاوران نامی شمشیرزن خستہ و مجروح ہو رہی تھے
الغرض جسوقت یہہ معاوضہ باہم وقوع مین آگیا بار دیگر لشکر کفار سی طبل جنگی کی صدا بلند ہوئی پہلوانان لشکر صدای جنگ سے نہایت مضطرب الحواس
ہوئی بلکہ ہر ایک اپنی مرگ پر آمادہ ہوگیا کیا معنی کہ کسی فرد بشر مین میدان داری کی تاب وتوان باقی نہتی اور کوئی صاحب جرات ایسا نہتا کہ زردہنگ کا ہم
پلہ ہوتا اور اوسکی ضرب دست کا جواب دیتا بالآخر اوس روز معرکہ کارزار و ہنگامہ دار و گیر کی نوبت نہ آئی بلکہ یہہ امر باہمی قرار پایا کہ بندگان خدا کی گناہ کا حق و
ناحق خون کرنا اور بار مظلمہ کو اپنی گردن پر لینی سی کیا حاصل ہی قطع نظر اسکی معاملہ جنگ مین بہی بلا سبب طول ہوتا ہے بہتر یہہ ہی کہ علی الصباح ملک زردہنگ
اور صاحبقران اکبر میدان رزم و پیکار مین جاکر باہم زور آزمائی کرین کہ یہہ مقدمہ جلد تر فیصل ہو جاے گی صاحبقران گیتی ستان نے بہی بخوشی خاطر اس تجویز کو قبول
فرمالیا **اب راوی اہل لشکر کو کارسازی آلات حرب مین مشغول رکھتا ہے اور دو کلمہ مکر و فریب**
ان مفسدان جنید یعنی زادان و غیلان وغیرہ سے بیان کرتا ہے واضح ہو کہ ان لاعین لطف شیطان
نے جو صلاح و مشورہ باہم کیا تہا اور جسکے صلہ مین غیلان نے دو خلعت و الغام پایا تہا یہہ ہی کہ ایکروز غیلان نی زادان سے کہا اے وزارت پناہ میری
یہہ تدبیر سوجہی ہی کہ جسوقت طلسم کشا اور زردہنگ دونون پہلوان سرگرم مصاف ہون اوسوقت تو طلسم کشا کی پاس جا کر ملک زردہنگ کیطرف سے
باین مثالیہ یہہ پیام دینا کہ اے شہریار عالمپناہ زردہنگ اگرچہ حضور سے مردانہ و دلیرانہ زور آزمائی کریگا مگر اوسکی آرزوی دلی یہہ ہی کہ حضور کی
زور و قوت اصلی کا امتحان کرون اور دیکھون کس درجہ ہی ورنہ غلبہ ہر صورت مین ایک کو دوسری پر ضرور ہوگا کیا معنی کہ جنگ دو سردار ولیکن میری
آرزو و ارمان دلاوری دل مین رہجائیگا اور زور و قوت صاحبقرانی اوسی صورت مین معلوم ہوسکتا ہی کہ طلسم کشا تمام و کمال ساز و سامان طلسمی
مع لوح طلسم وغیرہ جو طلسم سی دستیاب ہوئی ہین جسم سے علیحدہ فرما کر کسی معتمد خاص کے سپرد کرے و بعد اوسکی صاحبقران مجھسے فنون پہلوانی مین زور آز
ما ہوے البتہ اوسوقت ہنروری ذاتی اور قوت خداداد کا اقرار واقعی امتحان ہوگا اور میری حسرت بہی دل مین نہین رہی گی بلکہ مین بلا عذر حسب الحکم فرمان
ہوجاؤنگا علاوہ ازین آئین شجاعت و دلاوری کے بہی یہہ امر بعید ہے کہ حریف کے پاس سلاح و یراق سامان جنگ متعارف ہو اور حضور اشیاے
طلسمی زیب تن فرماکر حریف کا مقابلہ کرین اس صورت مین حضور کا حریف پر غالب آنا کچھ تعجب کی بات نہین ہی اسطرح ہر شخص غالب آسکتا ہی
اور بدون اشیاء طلسم صاحبقران بن سکتا ہی ہان اگر شہریار مثل میری زرہ و سلاح متعارف بغیر طلسمی تن پر آراستہ فرماکر مقابلہ کرین اوسوقت البتہ مرتبہ طلسم
کشائی کی حقیقت کہل جاے اے زادان مین یقین کرتا ہون کہ وہ آدمزاد طلسم کشا اخلاق مجسم بسبب غیرت صاحبقرانی اور حمیت شجاعت بلا
عذر منظور کریگا اور اوسیوقت تمام سامان طلسمی جسم سی اوتار کر اپنی کسی معتمد الیہ کی سپرد کر دیگا جسوقت یہہ تدبیر و منصوبہ درست آگیا پھر دیکھا جائیگا
اے زادان اس مشورہ کو ہنگام معرکہ آرائی خواہ ملک زردہنگ بطور خود بیان کر دے یا بذریعہ تحریر و ساطت سے ظاہر کرے جس صورت کار برآری
کی امید ہے نتیجہ نیک ضرور ظہور مین آئیگا علاوہ اسکی فی الحال سکون جنی اوسکا معتمد خاص بہیج و سلاست سے وقت معارضہ ضرور صاحبقران کی پہلو
بپہلو موجود ہوگا صاحبقران اشیاء طلسم تمام و کمال سکون کے حوالہ فرمائیگا اور سکون اوس اشیاء کو بغل مین لئے ہوے ایک طرف
میدان مین استادہ ہو جائیگا اے زادان جسوقت طلسم کشا ملک زردہنگ سے سرگرم مصاف ہوا اوسوقت ہم تینون باتفاق بحیلہ
وبہانہ تماشاے جنگ قریب پہونچکر یکبارگی خنجرون کو تیغ رکہہ لینگے اور بعد ہلاک سکون کے وہ سلاح و یراق طلسمی لیکر ہوا لینے کا فور ہونگے

اس صورت مین وہ اسباب بہل طرح ہماری ہاتھہ آجائیگا ہی زادان جسوقت وہ اسباب ہاتھہ آجائیگا ایک شخص ہم مین سی اوس اسباب کو لیکر باہر ہو جاوے
بسرعت و استعجال گذر کر جاوے اور اوس مقام پر جا پہونچی جو وہان سے چار فرسخ کنارہ دریای شور واقع ہی اور اس کنارہ دریا کے دوسری کنارہ تک نقب جاری
کی ہوئی ہی اوسکنارہ اول عیار بر سر دہنہ نقب مین سو سپاہی مسلح استادہ ہین وہ شخص بزبدہ اسباب بسرعت تمام وہان پہونچکر اوس نقب مین داخل
ہو جائے اور اوس اشیا کو دوسری شخص کی حوالہ کردے اسیطرح وہ شخص تیسری کو دیدی اور تیسرا چوتھی کو سپرد کرے آلاخر دست بدست اوس اسباب
کو دوسری کنارہ تک پہونچایا جائے اور شخص آخری جو دوسری دہنہ نقب پر بر سر کنارہ دویم دریا استادہ ہوگا پرسمن و استفسار اشیاء مذکور کو دریا
مین غرق کردی کہ وہ اسباب تمام و کمال عیار برد ہو جائے پھر صاحبقران طلسمکشا کا قرار واقعی تدارک کر لیا جائیگا بالفرض اگر طلسم کشا زردہنگ پر غالب
آیا اس بی پر و بال و تہیدستی مین کیا کر سکتا ہی چار و ناچار خستہ حال سراسیمہ و پریشان ہو کر طلسم سی باہر نکل جائیگا یا لقمہ نہنگ اجل ہوگا
قصہ مختصر ان ملاعین ناعاقبت اندیش فتنہ پرداز عالم نی یہہ فکر و تدبیر نکالی ہی اور منشاء اصلی ان بدباطنونکا یہہ ہی کہ صاحبقران اکبر
کا بنات طلسم مین مثل مرغ بی پر و بال معطل و بیکار رہجائے یا معنی کہ جس حال مین لوح طلسم وغیرہ آشیاء معین اسرار طلسم اوسکی پاس نہونگی پھر ان دونون
مرحلات طلسم باقیماندہ کا باطل ہونا غیر ممکن ہی اوسوقت طلسم کشا سرزمین طلسم مین حیران و سرگردان رہیگا اور کوئی چارہ کار بن نہین آئیگا قطع
نظر اسکی طلسم کشا بسبب شرم و انفعال بیرون طلسم بہی جانی سے باز رہیگا یقین ہی کہ اس صورت مین اوسکی رفقای طلسم جو فی الحال اوسکی مطیع
و منقاد ہین یکبارہ اوس سے منحرف بلکہ دشمن جان طلسم کشا ہو جائینگی اور بآسانی طلسم کشا کا کام تمام کر دینگے اے زادان بعد درست ہو جانی
اس کام کے ہم سب اوسوقت کی منتظر ہین کہ ملک زردہنگ اور طلسم کشا کی باہم جنگ و حرب کا کیا انفصال ہوتا ہے بہمہ حال خواہ زردہنگ طلسم کشا
پر غالب آئے خواہ مغلوب ہو ہم دونون حالت مین کامیاب رہینگے مگر امید یہی ہے کہ پہلوان جہان زردہنگ ہر طرح طلسم کشا پر غالب آئیگا کیسلیے کہ وہ آوارہ
فقط بسبب لوح و سلاح وغیرہ اشیاء معاون کی طلسم کشائی کرتا ہے ورنہ قوت صاحبقرانی با این ہمہ شست استخوانی معلوم ہی تن و توش جا کی ہیچ ہی رہیگا
التشی مراد ان قوی ہیکل دیو پیکر سے کسطرح سر برا ہیگا اور کس بنیاد پر اوس سی مقابلہ کریگا اگر بالفرض محال زردہنگ پر غالب آگیا کچہ مضائقہ نہین
ہم ہر صورت اوسکا تدارک و علاج کر لینگے اور جہان تک ممکن ہوگا اوسکا قلع و قمع کر دینگے اور ایک ہی مغلوبہ جنگ مین کا بنات طلسم کشائی کی
اساس برباد کر دینگی علاوہ ازین جب آلات طلسم کشائی اوسکی پاس نہی اہالیان طلسم سے کوئی اوسکی اطاعت نہین کریگا فقط طلسم کشا ایک
ہی دو گوش رہجائیگا پھر اوسکا ہلاک کرنا چندان دشوار نہین ہی غرضکہ ان ملاعین نی باہم یہہ مشورہ کیا اور زادان نطفہ شیطان اوسوقت کا منتظر تھا
اوسطرف لشکر اشرار مین بہی بجز لاقوت و زردہنگ اور اون اشرار سے گانہ کی کوئی پہلوان جنگجو اور دلاور زبردست ایسا نہین ہے کہ میدان کین مین
لپا قدم رکھے اور داد شجاعت دے البتہ وہ چہل نفر تازہ رہائی یافتہ موجود ہین مگر اونکی ہمت و جرات اسقدر پست ہوتی ہے کہ نام جنگ سے
مثل بید لرز جاتی ہین چار و ناچار ملک زردہنگ نے میداناری کا قصد کیا اور چند جنگ سہل مین اکثر دلاوران اسلام کو اسیر و دستگیر کر لیا
حتی کہ لشکر صاحبقرانی مین یہہ نوبت پہونچی کہ فقط ذات صاحبقران اکبر و بعضون دلاور اور اکثر عہدہ داران اہل قلم وغیرہ کوئی متنفس صحیح و تندرست
باقی نہین رہا کہ میدان کارزار مین جائے بالآخر منجانب اللہ یہہ صورت پیش آئے کہ ملک زردہنگ نی خود درخواست کی کہ باہم بزور آزمائے
معاملہ جنگ کو جلد تر انفصال کرلین چنانچہ بعد اس قرار داد و عہد و پیمان کی ملک زردہنگ نی اوس شب اپنی نام طبل جنگ بجوایا دوسرے
روز طرفین سے لشکر ونکی صف آرائی ہوئی صاحبقران نامدار نی خود میدان جنگ مین جانیکا عزم فرمایا اور ملک بصیرون مجروح کو قلب
لشکر مین تخت روان پر سوار کیا اوسطرف لاقوت و زادان اور غیلان وغیرہ اشرار اپنی شرارت و مکاری مین خوشوقت و مصروف تہی
اور اون ملاعین و غابیشر نی یہہ تمام کارستانی مخفی و پوشیدہ کی تہی حتی کہ زردہنگ بہی اس حال سے واقف و آگاہ تہا البتہ چند اشرار عیار
پیشہ ابلیس پرست مردمان معتمد برادرانسے جو زادان و غیلان نے دہنہ نقب پر متعین کیے تہی اس راز سی ماہر تہی از انجملہ ایک خضران جنی اور دو سو کفران

جنکی کہ مردانگی اور اوج طالعی میں اپنا نظیر نہیں رکہتے سب زادان نے اون سارے مجیہ کو بخوبی سمجہا دیا تہا کہ خضران دہنہ اول لقب پر استادہ رہے
اور لعفران بخت اسانی دہنہ دویم پیچود دریاے شور کی دوسرے کنارہ واقع تہا وقت موعود کا منتظر رہے اور اکثر مردان تحریر دو مکار دہنا مصلحتہ
قدم وسط لقب میں استادہ رہیں کہ اشیاء مذکور کو دست بدست دوش بدوش دوسرے کنارہ لقب تک پہونچا دین اور ایک لمحہ درنگ و تاخیر
نکرین چنانچہ وہ سب ملاعین اوس وقت سے منتظر مقام مذکور میں موجود ہیں کہ جسوقت اشیاء مذکور وہان پہونچی بلا توقف و استفسار قعر
دریا میں غرق کر دین ناظرین کو اس سامعہ خراش ہرزہ سرائی گفتار پریشان ناگوار خاطر نگذرے کہ اس آشفتہ بیان نے اس مضمون بے لطف و عبارت
بے نمک کو مکرر اعادہ کیا اور طول بیجا دیکر طبع نازک دلان کو مکدر کیا مگر صرف اس خیال سے یہہ مضمون مکرر ضبط بیان میں آیا ہی کہ کوئی عقدہ
سربستہ اور دقیقہ مبہم انکشاف سے فرو گذاشت نہو لاجرم اس طول فضول کو گوارا کیا **آمدیم بر سر مطلب** کجا بودم افسون فتادم کجا
عنان سخن شد ز چنگم رہا ؛ دم صبح کین لوس خوش خرام ؛ بر آمد بجولان گہ نیلفام ؛ دو لشکر بہم بر زدند از کمین ؛ تو گفتی زد آسمان بر زمین ؛ پے سلام
وکافرودان سوی ہم ؛ بصد کین روان بود بر روی ہم ؛ دلیران دویدند در رزمگاہ ؛ پی رزم جو و دگر کینہ خواہ ؛ وزین سو شہنشاہ صاحبقران ؛ شہریار
عالم گران تا کران ؛ کمر تنگ بستہ برای مصاف ؛ روان شد بسان سلیمان قاف **الحاصل** بعد تسویہ صفوف قتال و جدال ملک زرد ہنگ
جنکی گشتہ دلاوری میں مست و خمار شجاعت میں سرشار الغرور و استکبار تمام مرکب تازان میدان حرب میں آیا اور ایک نعرہ جگر شگاف مارا
کہ منم پہلوان جہان زرد ہنگ ؛ قضائے دلیران بمیدان جنگ ؛ بدشمن چو شمشیر کین بر کشم ؛ ز خونش بہر لحظہ ساغر کشم ؛ او سطوت شہ جلال
لشکرگیر صاحبقران گردون سریر نے سلاح حرب تن پر آراستہ فرما کر اول تنگ مرکب کو ملاحظہ کیا اور خنگ جہان پیما پر سوار ہوکر جولانگاہ
معرکہ میں پہونچا ہنوز دونون دلاور مقابل ہوئے تھے کہ زادان لطفہ شیطان نے مرکب کو مہمیز کیا اور صاحبقران اکبر کی برابر پہونچکر
پشت مرکب سے جدا ہوا اول اوس مکار نے رکاب ہمایون کو بوسہ دیا اور بعد بجا آوری آداب کورنش صاحبقران اکبر کی مروت
وفتوت اور شجاعت و تہوری کی بزبان نرم خوشامد آمیز تعریف کی صاحبقران اکبر اوس بد فطرت کی طرز تقریر سے نہایت محظوظ ہوا
پوچہا اے وزارت پناہ اس گفتگو سے تمہارے غرض اصلی کیا ہے صاف صاف بیان کرو اوسوقت زادان نے وہ وہ تمام
مصنوعی و اختراعی بالتفصیل بیان کی اور وہ رقعہ بہی نظر ہمایون سے گذرانا اوس رقعہ مین زرد ہنگ نے لکہا تہا اے شہریار
کرم پرور یہہ بندہ زرد ہنگ التماس گذار ہے کہ اسوقت تک میری گمان اور علم الیقین مین تمام کارنامے طلسم کشائی اور جملہ امور
فتوحات صاحبقرانی بسبب اعانت و امداد لوح طلسم او سلاح و اسباب وغیرہ سامان طلسمی کی ظہور مین آئی ہین ورنہ زور قوت
اصلی ہر شخص کا لقدر تن و توش ہوا کرتا ہے چونکہ اس معرکہ مین پاے سحر و ساحری درمیان نہین ہے اسمعرکہ مین ایمن
شجاعت و مروت صاحبقرانی سے بسا بعید ہے کہ شہریار والا مقدار بمدد اشیاء طلسم مجہہ بندہ ناچیز سے حرب و ضرب فرمائین
البتہ جہان مقدمات سحر و جادو کا دخل ہو مضائقہ نہین ہے بلکہ ضرور ہے کہ اشیاء باطل السحر اور لوح مہر اسرار نہفتہ موجود رہین اے شہریار
جس حال مین کہ حریف مردانہ و دلیرانہ مثل سائر الناس تمہاری مقابل مستعد و آمادہ ہے اور خاص اس نیت و ارادہ سے کہ طلسم کشا کی
زور و قوت اصلی کا امتحان کرے پہر کیا ضرور ہے کہ شہریار باعانت اشیاء طلسم مجہسے جنگ و پیکار فرمائین اگر طلسم کشا کا شیوہ جوانمردی
اور شعار مردانگی ہے اسوقت طلسم کشا بہی جملہ اشیاء طلسم جسم سے علیحدہ فرما کر کسی اپنے معتمد خاص کے حوالہ کر دے اور مثل میری خود بدستور
بہی سلاح و یراق متعارف یعنی زرہ و شمشیر و سپر و نیزہ وغیرہ زیب تن فرمائین اور میری مقابل ہون البتہ زور و قوت صاحبقرانی و جوہر شجاعت و
پہلوانی کا بخوبی اندازہ ہو جائیگا اور میری دل مین بہی ولولہ پہلوانی کا غرور و ارمان باقی نہین رہیگا اب رہی فتح و نصرت وہ خداوند بے نیاز
کی دست قدرت مین ہے **کہ** بہ تیغم باقبال بختی کرامت ؛ بلندی کرا ارجمندی کرامت ؛ صاحبقران اکبر نے اس مضمون کو

ارادن تمام ملاحظہ فرمایا اور زادوں کی تقریر کلامی بھی گوش ہوش سے سنی ملک زردہنگ سے پوچھا ایملک یہہ نعرہ واقعی تونے لکھا ہے یا کسی اور
شخص نے زردہنگ نے کہا شہریارا فی الحقیقت یہہ التماس میرا ہی اور میں امیدوار ہوں کہ شہریار میری آرزو کو منظور فرمائیں ورنہ میں بہر صورت حاضر
ہوں صاحبقران اکبر اوسوقت بمقتضائے جوہر شجاعت اسقدر شرم و امنگیر حال ہوئے کہ شہریار باوقار دریائے حیرت میں غرق ہوگیا اور آتش شجاعت
و ہمت صاحبقران کا نون سینہ میں شعلہ زن ہوگئے اوسیوقت تمام آسیلائے طلسم مع لوح و سلاح و خنجر خارا شگاف و زرہ صد مثقالی و نیزہ و دو سر
و تیر و کمان وغیرہ اسباب جسم مبارک سے لوتار کر ایک چادر میں باندھا اور سکون دلاور کے حوالہ کردیا اور سکون سے فرمایا کہ نیزہ و دوسر کو ہاتھ میں
رکھو اور اسی جگہہ میدان میں استادہ رہ جب تک ہم معاملہ جنگ کو یکسو کریں یہاں سے حرکت نکرنا اور اس اسباب سے بہت ہوشیار و خبردار رہنا
بعد ازان خود بدولت نے ایک قبائے پشمینہ زیب تن فرمائے اور اسی بیکسری و تہیدستی سے حریف کی مقابل ہوگیا زردہنگ سے کہا ایملک
ہمیں کسی آلات حرب کی حاجت نہیں ہے فقط فضل و کرم ربانی اور تائید یزدانی درکار ہے **ع** بیخدا کار چو افتاد خدا ساز شود **؎** کرہ
قطرہ بدریا چو رسد بار شود **؎** اے دلاور اب حالت منتظرہ کیا ہے بیا تا بگردیم **ع** بہ پیچ چہ داری ز مردی نشان **؎** کمان کیانی و گرز گران **؎**
الغرض صاحبقران اکبر کی اس شجاعت و دلاوری کو دیکھکر اون اشرار ملاعین کے ہوش و حواس پراگندہ ہوگئے دل میں کہا اللہ اکبر
باوجود اس قد و قامت اور لاغر اندامی کے یہہ آدمزاد فولاد جگر کسقدر جرأت و شجاعت خداداد رکھتا ہے کہ اس پہلوان دیو پیکر کی مقابلہ میں بے
آلات حرب مستعد پیکار ہوگیا واقعی پردہ عالم پر مثل اسکی کوئی انسان آہن دل خلق نہوا ہوگا آفرین ہے اوس شیر پر کہ اس آدمزاد نے پیایا ہے
ع ہم جنگجویان درین گفتگو **؎** کہ اللہ اکبر چہ قدر و علو **؎** باین شاہ گیتی ستان دادہ اند **؎** باین شہریار جہان دادہ اند **؎** چہ جرأت کہ دارد شہنشاہ دین **؎**
کہ گیتی ندیدہ آسمان بہ زمین **؎** کہ ہرگز نمیترسد از ہیچکس **؎** خدا را نگہدار داند و بس **؎** نباشد چو او در جہان ہیچ مرد **؎** کہ از یک سخن سر چنین قیم کرد **؎** ملک
زردہنگ صاحبقران کی شجاعت مردانہ اور جرأت رستمانہ کو دیکھکر متحیر ہوا مگر دل میں ایک نوع کا خوش بھی تھا کہ حریف بحالت بیدست و پا
بے سر و سامانی استادہ ہے اے زردہنگ تری قسمت کہ ایک لقمہ تر اور شکار مفت تیری ہاتھ آیا بلکہ اوسوقت زردہنگ کے دل میں ایک
خطرہ شیطانی بھی گذرا کہ شاید یہہ معاملہ تیار کہ موافق آرزو ظہور میں آیا ہے اوسی عبادت و ریاضت کا نتیجہ ہو جو تونے سالہا سال درگاہ
لعین میں شب و روز ادا کی ہے اب بعد مدت دراز اوس نے پرستش و چلہ فرسائی نے یہہ ثمرہ مجھی بخشا اور وہ عبادت و محنت تیری رائیگان
ہوئے کسوا سطے کہ اسوقت تمام و کمال سامان ایسی ہی مہیا پاتا ہوں **القصہ** ملک زردہنگ مثل فیل مست صاحبقران کی
مقابل ہوا اول اوس گبر مغرور نے ایک نیزہ جانستان صاحبقران اکبر کی سینہ کی کینہ میں مارا صاحبقران اکبر نے بچکے و چالاکی دست
دراز کیا اور اوس گبر مغرور کے ہاتھ سے نیزہ چھین کر میدان معرکہ میں پہینکدیا ملک زردہنگ کی نظر میں عالم تیرہ و تار ہوگیا اوسوقت اوس
خلان و قفان تیموں لطف شیطان بھی بہ بہانہ تماشائے جنگ ستایش کنان میدان معرکہ میں پہونچے اور صاحبقران اکبر کی عقب
میں بطرف استادہ ہوگئے جہاں سکون استادہ اسباب صاحبقران کی حفاظت کر رہا تھا یہہ تینوں ملاعین سکون سے مخاطب
ہوکر صاحبقران اکبر کی شجاعت و بہادری کی تعریف کرتی رہے بلکہ دین اسلام کی ثناخوان ہوئے مگر منشاء دلی اون بیدینوں کا
یہی تھا کہ سکون دلاور کو ہلاک کریں اور اوس اسباب کو لیکر فرار ہو جائیں **حاصل کلام** جسوقت صاحبقران اکبر نے زردہنگ کے ہاتھ سے
نیزہ چھین لیا زردہنگ اس نوقت کو دیکھکر بہوت ہوگیا اور شدت غم و غصہ سے شمشیر آبدار غلاف سے نکالی اور صاحبقران سے کہا ابدادہ ہوشیار ہو جا اس
ہتھیار ملکی سے جان سلامت بہی دشوار ہے نیزہ چھوٹ جانا کچھ نہیں کہ آسانی ہاتھ آجائیگی صاحبقران نے کہا ای گبر مغرور خدای کریم قادر و توانا ہے انشاء اللہ
اس حربہ کو بھی باسانی رد کرونگا زردہنگ نے وہ شمشیر بقوت تمام صاحبقران اکبر کی سر گردون پر کا شہریار کشور گیر مؤید من الغیب نے جلکہ کو خالی دیکر قبضہ شمشیر کو
تھام لیا اور اس قوت سے پیچ و تاب دیا کہ وہ شمشیر زردہنگ کے ہاتھ سے دور جا گری ملک زردہنگ جسقدر اپنی بھلائی و سبکسری پر مغرور و نازان تھا زیادہ تر

تاں وفاداروں لاعین کو وہیب سے ملک زرد ہینگ تک آگاہ میں ہوا اور نہ اس غلام کو آگہی ہوئی ورنہ یہانتک نوبت نہ پہونچتی اول ہی اسکا تدارک
وسد باب قرار واقعی ہو جاتا صاحبقران اکبر نے فرمایا ای نقابدار مشفق و محسن خدائی کریم تجھی جزائی خیر عطا فرمائے کہ تو نے عجب احسان مجھپر کیا اور طرفہ سلوک
میری ساتھ خرچ کیا ہی تا قیامت میں یاد رکھونگا بارے ایک نظر اپنی جمال سے مجھی خرسند و نور آگین کر و نقابدار نے اوسوقت اپنی چہرہ سے پردہ نقاب کو دور کیا
صاحبقران نے دیکھا کہ ہمارز لاور عیار طرار ہی بمجرد نگاہ ہمارز کو سینہ سی لگایا اور پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا ای ہمارز اب تو لشکر کفار میں جانیکا قصد نکرنا
ہمارز اوسوقت ہنسا اور عرض کیا ای شہریار خاطر مبارک ہمہ وجوہ مطمئن رہی یہہ معاملہ اشرار و کفار قریب ترکیسو ہوا جاتا ہی پہر نہ کفار سلامت رہینگی نہ لشکر
کفار جسمین کو دو جانی آتی کا قصد کری صاحبقران نے کہا اب یہہ بتا کہ تجھی اس حال سی کسطرح اطلاع ہوئی ہمارز نے کہا اصل حال یہہ ہے کہ یہانسی چار فرسخ
کوہستان میں ایک مغارہ کوہ خوش آب و ہوا واقع ہی وہان ایک درویش خداشناس فرقہ بی الحجاب سے سکونت رکہتا ہی اور نام ہی اوس عارف
باالله کا اسم باسمی حق شناس ہے مگر کسی وجہہ خاص اور مصلحت سے وضع و شعار ظاہری اپنا اوسنی ابلیس پرستی اختیار کیا ہی ایکروز بسبب اتفاق میں
بالا دہی کی لئی شہر سی نکلا اور سیر کنان اوس مقام پر پہونچا وہ مکان خوش آب و ہوا مجھی پسند آیا میں ایک لمحہ وہان بیٹھ گیا اور دو گہڑی تک اوس درویش
سے ہم کلام رہا اور اوسکی تقریر دلاویز کو سنکر بہت خوش ہوا بلکہ اوسکی صحبت سے ایک نوع کا حظ طبعیت حاصل ہوا اوس روز سے میں اکثر اوقات
اوس درویش کی پاس چلا جاتا تہا اسیطرح ایکروز بسبیل خوش طبعی اوس بزرگ سی مینی پوچہا ای مرشد تمہارا نام حق شناس ہی اور صفائی باطنی بہی
تمہاری محاوری کلام سی ظاہر ہوتی ہی مگر تعجب یہہ ہی کہ تمنی طریق ابلیس پرستی کو کسی وجہ سی اختیار کیا ہی مگر تمنی اس طریقہ باطل مین کیا خوبی دیکہی ہے
راست راست ارشاد فرمائی اور مجہی اس راز و اسرار سے آگاہ کیجی اوس درویش نی میری پیشانی کو بوسہ دیکر کہا ای شخص آگاہ ہو کہ طریق و ملت
خداپرستی حق ہی اور ابلیس راندہ درگاہ کبریا ہے اور مردود ازلی ہے لیکن یہہ طریقہ باطل میںنے صرف اشرار و کفار کی ترس سے باسباب ظاہر اختیار کیا ہی
مگر اب وہ زمانہ فتنہ و شر ختم ہوا چاہتا ہے اور قریب تر دور خداپرستی و آئین دین اسلام اس سرزمین میں اشاعت پائیگا یعنی ملک زرد ہینگ حاکم ملک
جسکے زیر سایہ عاطفت میں رہتا ہون بار دگر بصفائی قلب ایکروز اسلام میں داخل ہوگا اے شہریار اوس درویش سے میں یہہ روایت سنکر بہت
خرسند ہوا اور اوس روشن ضمیر خدا آگاہ کی ہاتہ کو میںنی بوسہ دیا اور ہمیشہ اوسکی خدمت میں جاکر فیض صحبت سے بہرہ مند ہوتا تہا اسی سبب سے تجہ حضرت
عالی میں بہی حاضر ہونیکا اتفاق ہوا چنانچہ آج بہی حسب دستور وہم صبح میں اوس واقف اسرار کی پاس گیا اور میںنی پوچہا کہ ای مرشد برحق میںنی سنا ہی
آج ملک زرد ہینگ اور طلسم کشائی باہم جنگ ہوگی دیکہا چاہئی کیا صورت ظہور میں آتی ہی اوس درویش عارف نی کہا ای ہمارز آگاہ ہو کل
شبکو میںنی عالم واقعہ میں ایک معاملہ اندوہناک دیکہا ہی میں اوسوقت سی نہایت افسردہ خاطر تہا خوب ہوا کہ اسوقت تو یہان آگیا اب تو اوس واقعہ
کی حقیقت مجہسے سن میںنی عالم خواب میں دیکہا کہ چند کفار نابکار طلسم کشا سی ہنگام جنگ مکر و فریب پیش آئیں گے اور مکر و دغا کا وقت یہی خاص معرکہ
جنگ مقرر کئے ہیں اوسوقت سے کمال درجہ پریشان ہوں مبادا وہ اشرار اپنا کام کر جائیں اور طلسم کشا درماندہ کار رہجائے ای ہمارز تو جلد تر یہانسی جا اور
براہ راست دریای شور کی کنارہ پر پہونچ وہان ایک شخص کو بر سر دریا استادہ پائیگا تو اول بحیلہ عیاری اوس شخص سی احوال دریافت کرنا اور جو
خبر تجہسے بن آئی اوس میں سعی و کوشش بلیغ کرنا کسواسطی کہ درنگ و تاخیر کا وقت نہیں ہے ای شہریار عالی وقار میں اس خبر کو سنکر نہایت پریشان خاطر
ہو گیا اور اوسیوقت بقدم سرعت و استعجال کنارہ دریا پر پہونچا وہان دیکہا واقعی کفران حبشی مسلح و مکمل دریا کی آہن میں غرق استادہ ہی اور اوس
لعین کی متصل ایک صندوق کشادہ دیکہا اوسوقت زیادہ تر اندیشناک ہوا میںنی سمجہا کہ ضرور کوئی معاملہ فریب و دغا کا پیش آنیوالا ہی اوسوقت
مینی ایک تمہید بلا اصل اپنی دل سے تراشی اور کفران سے کہا اے بندہ خاص برگزیدہ خداوند شاد باش میں تیری واسطے ایک مژدہ
خوش خداوند کا لایا ہوں اے کفران سجدہ کر کہ خداوند ابلیس تجہپر نہایت مہربان ہوا اور خداوند نے بصد شوق و الطاف میری معرفت
تجہی سلام کہلا بہیجا ہے اور یہہ پیام دیا ہے کہ تو کفران کے کان میں آہستہ کہدینا اے کفران بندہ خداوند جس کام پر تو متعین و مامور ہوا ہے

اوسکو بہت ہوشیاری و مردانگی سے انجام دیا بعد انصرام اس کام کے خداوند تیرا مراتب اور تیری رفقا کی بدولت جو اشخاص طلسم کشا ہیں عداوت علمی
رکھتی ہین اپنی جناب مین اسقدر رفیع و بلند کریگا کہ اوس سی بالاتر رتبہ متصور نہین ہی کفران اس مژدہ مسرت افزا کو سنکر ایسا خوش ہوا کہ مثل سنگ
مردہ پھول گیا مجھسے پوچھا ای شخص تو اس چندروز مین کہان رہا کہ ہماری پاس نہ پہنچ سکا اگر تو کسیوقت یہان آتا البتہ ہماری چابکدستی کو بچشم
خود دیکھ لیتا کہ ہم نے دس روز کے عرصہ مین کس محنت و جانفشانی سے اس نقب کو کندہ کیا اور دوسری کنارہ دریا تک پہونچا دیا مین کہا ای
کفران مین چند روز سے فلان مغارہ کوہ مین بعبادت خداوند ابلیس مشغول تھا مگر آج مجھے درگاہ خداوندی سے یہ بشارت و ہدایت ہوئی کہ تو کنارہ دریا
پر جلد جا وہان کفران ایک خاص کام خداوند مین مصروف ہے بلکہ اوس بندہ مقبول نی اپنی کام کو بوجہ احسن انجام دے لیا ہی تو اوّل کفران کے
ہمارا سلام کہنا اور اوسی رحمت خداوندی کا مژدہ دینا ای کفران مین اسوقت بموجب بشارت خداوندی قدم برداشتہ یہان آیا ہون اب تو
بیان کر تونی کیا کام انجام دیا اور ہنوز کسقدر باقی رہا ہی اوسے بہی تمام کرنا چاہی کسواسطے کہ اب وقت درنگ و تاخیر کا نہین ہے اوسوقت
کفران نے تمام و کمال احوال زادان و غیلان کی مکاری کا ابتدا سے انتہا تک تا الیوم بیان کر دیا مین وہ حقیقت بموجب سنکر وہانسی چلا آیا اور بجز اسکے
کوئی فکر و تدبیر میری خیال مین نہ آئی کہ مین نقاب انداختہ مرکب پر سوار ہوکر لب چاہ یعنی دہنہ نقب پر بطریقہ غیبی کا منتظر استادہ رہون جسوقت اون
ملاعین مکار زادان وغیرہ سے کسیکو اسطرف آتا دیکہون اوسکا سدراہ ہوکر احوال دریافت کرون اس باعث سی کفران کی پاس ٹہرنا مناسب
نسمجھا کہ کفران تنہا نہین ہے بلکہ ایک انبوہ کثیر اوسکی ساتھ موجود ہے ای شہریار اگرچہ دہنہ نقب تک میرے پہونچنی مین کسیقدر تاخیر واقع ہوئے
زمین مرکب کے تلاش مین مصروف رہا لیکن الحمد للہ تیر مراد نشانہ مقصود پر پہونچا اور میری سعی بے حاصل نہوئی مطلب دلی پر کامیاب
ہوگیا حضور نے بچشم خود ملاحظہ فرمایا اللہ جل شانہ نی اپنی فضل و کرم سے اوس اشیاء متبرک کو دست برد سے محفوظ و سلامت رکھا ورنہ
سخت مشکل پیش آئی تہی ؎ رسیدہ بود بلائی ولی بخیر گذشت ؛ صاحبقران اکبر نے کہا اے ہمراز واقعی اگر تو ایک لمحہ بہی دیر سے پہونچتا الحق
ان دیوان مکار نی اپنا کام انجام کو پہونچا دیا تہا قریب تہا کہ زادان دہنہ نقب مین داخل ہوجائے تونی عجب احسان بزرگ ہم پر ثابت کیا ہی
کہ تا قیامت ہم یاد رکھینگے بعد ازان زادان کو گردن و گلو بستہ مردان لشکر کے حوالہ کر دیا کہ اس مادر قحبہ کو زندان مین پہونچا دو ملک زرہنگ
اوّل ہی فیض اسلام سے بہرہ اندوز ہوچکا ہی اور اب بکمال سعادت انتساب مین حاضر ہے قصہ کوتاہ بعد گرفتاری زرہنگ کے لشکر
لاقوت کا حال دگرگون ہوگیا اور لاقوت شاہ اس معاینہ سے مع غیلان و شیخان اپنی رفیق کی زار زار رویا اور اوسی حالت گریہ و زاری مین لشکر کو
جنگ مغلوبہ کا حکم دیا مردان لشکر مثل مور و ملخ با شمشیر و نیزہ لشکر اسلام پر تاخت لائے چار و ناچار دلاوران اسلام بہی کفن بر سر بستہ مستعد جنگ
ہوئے اس اثنا مین صاحبقران اکبر بہی مع ملک زرہنگ وہان پہونچا اور اس ہنگامہ کو دیکھکر با نیزہ و دسر و شمشیر عدو کش نعرہ زنان شیر ژیان کی
مانند اون بد اندیشون کی انبوہ مین در آیا و دلاوران جراحت خوردہ بہی اللہ اللہ گویان ہیچو جوان لشکر شیاطین پر تاخت لائے اور مثل برق لامع
خرمن حیات اون لعینون کو پامال کرنا شروع کیا اوسوقت مغلوبہ جنگ نتھا بلکہ ایک ہنگامہ محشر برپا ہو رہا تھا کہ سوائی بزن و بکش کے دوسری
صدا نا آتی تہی ؎ دو بیند بر جانب یکدگر ؛ بگرز و سنان و بہ تیغ و تبر ؛ دو لشکر بیکدیگر آمیختند ؛ قیامت بگیتی برانگیختند ؛ برون شد ز اندازہ
بیدادہا ؛ بپیچید فریادہا ؛ غبار زمین بر ہوا راہ بست ؛ عنان سلامت برون شد ز دست ؛ ز سم ستوران دران پہن دشت ؛ زمین شش شد
و آسمان گشت ہشت ؛ ز بس گرد و تاریک و تنگ و زمین ؛ زمین آسمان آسمان شد زمین ؛ فرو رفت و بر رفت ... ؛ ز خون بماہی و برماہ
گرد ؛ جگر تاب شد نعرہ ہائے بلند ؛ گلو گیر شد حلقہ ہائے کمند ؛ چقا چاق خنجر بگردون رسید ؛ بکی جوی خون تا بجیحون رسید ؛ بیکی دم تیغ گردن برید
دگر باسنان چشم جوشن درید ؛ اوسطرف لازمان ملک زرہنگ نے دیکھا کہ ہماری آقائے نامدار نی صاحبقران کی رفاقت اختیار کی اور داخل
اسلام مین داخل ہوگیا بمقتضائے الناس علی دین ملوکہم جملہ سردار و ملازم بہیئت مجموعی ملک زرہنگ کے پاس فراہم ہوئی اور لشکر لاقوت

پہونچے جہان چند درخت سبز و خرم ہی تے وہان ایک ساعت آرام لیکر پہر سے ہو کر پیادہ روانہ ہوئے اور شہر مردانہ ہو گئی اور پہر شام گرسنہ و تشنہ حیران و سرگردان
بخت بد سے نالان ابلیس پر لعن و نفرین کرتے ہوئے ایسے مقام پر پہونچے کہ روبرو ایک کوہ عالی شان سر بفلک کشیدہ و بازمین دو زیدہ نظر آیا جسکا طول
و عرض عالم الغیوب پر روشن ہوگا اور چار سمت اوس کوہ عالی کی معادن طلا و نقرہ لمعان صاف دکہائی دیتی تہین اور ہزار مزدور و النفار اون معادن کے
کام پر سرگرم کار معلوم ہوتے تہے یعنی طلا و نقرہ اوس معادن سے نکالکر ایکطرف کو لیجاتے تہے اور ایک شخص کرسی حکومت و کار فرمائے پر بیٹھا ہوا اون
النفار پر حکمرانی کر رہا تہا اور اکثر ملازم و خدمتی اوس شخص کی گرد و پیش استادہ تہے جسوقت یہہ تینون نابکار زیر دامنہ کوہ مذکور پہونچے ان تینون کی ترکیب سے اون
اون ہی ملازمون کی تہی یہہ سیاہ بخت پیادہ پا ریگ رہے تہے ناگاہ اون ملازمون نے دیکھا کہ تین سیہ بخت روسیاہ بحال خراب دور تر استادہ ہین و ملازم
حسب قاعدہ معینہ بہیئت اجتماعی انکی پاس آئی اور تینون ملاحدہ کو بلا استفسار حال دست بدست گردن گرفتہ اوس شخص کرسی نشین کی روبرو لیگئے مرد کرسی
نشین نے پوچہا اے قرمساقان بدنہاد تم کون ہو اور یہان کسطرح پہونچے ہو ان ملحدون نے متفق الکلام کہا اے شخص ہم برگشتہ بخت ستم رسیدہ آزار کشیدہ
جفائی روزگار سے نالان ہو ئی قسمت سے آئی اور خداوند ابلیس ہے جسنے ہمین یہانتک پہونچایا ہے اوس مرد کار فرمانے پوچہا معلوم ہوتا ہے
تم سب ابلیس پرست ہو لاقوت نے کہا اے شخص ابلیس پرست کیا معنی ہماری جان تک ابلیس پر فدا ہے اے شخص ہر چند ہم آفات زمانہ مین گرفتار
ہین اور اپنی تخت و دولت سے جدا ہو کر خاک مذلت مین مل گئے ہین یعنی ایک عدو ہی جانے ابلیس کے ہاتہ سے جو اپنی کو طلسم کشا لقب کرتا ہی
شکست پاکر سراسیمہ و پریشان اس سرزمین طلسم مین پناہ لائی ہین لیکن بہرحال ابلیس کے عنایت و مہربانی کی امیدوار ہین اور ہمین ہر طرح ابلیس کی
ذات پاک سے عطا و مکرمت کی توقع ہے کسواسطے کہ ہم خوب جانتی ہین کہ جسقدر ہمکو ایام حیات اور دنیائے بے ثبات مین فضیحت و ذلت
حاصل ہوگی بعد مرگ خداوند ابلیس اوس سے زیادہ تر مراتب بلند و درجات ارجمند ہمین بخشیگا یعنی جب ہم بار دگر خلق ہونگے ضرور بالضرور عالم کائنات
مین خدا بنکر حکمرانی کرتے رہینگے اوس شخص کرسی نشین نے یہہ تقریر مضحک سنکر کہا اے کور چشمان سیہ درون بس اپنی زبانکو لگام دے زیادہ
بک بک اور سامعہ خراشی نکر ہمکو معلوم ہوگیا کہ تم سب ابلیس و بندہ ابلیس راندہ درگاہ حق ہو بہر صورت مستوجب تعذیر ہو گئے بعد ازان اوس
مرد نے اپنی ملازمونکو حکم دیا الفلان اے وہان ان ملحدونکو لیجاؤ اور مردمان مزدوری پیشہ النفار کی غول مین داخل کردو مگر اس مردک کو
کہ بوضع و ترکیب ظاہری بلند درجہ نظر آتا ہے بخدمت کار فرمائے اسکے رفقا پر مسلط کردو یعنی وہ دونون نابکار اسکے رفیق طریق مثل اور مزدورونکی
سبد ہائے پر از طلا و نقرہ سر پر اوٹہا کر لیجائین اور یہہ گیدی اون دونون پر بتاکید تمام کار فرمائے کرتا رہے اور ہر روز موافق دستور اونسی کام لیتا رہے
اگر یہہ مردود ولدی کسیوقت تمہارے حکم سے انحراف کرین تم بضرب پاپوش و چوب و چماق خوب درست کرو کہ اسکا غرور و نخوت سرداری جو ہے دگی
ناک کی راہ نکل جائے اسیطرح یہہ نابکار یعنی لاقوت گیدی اون دونون اپنی رفیق طریق پر یہی آئین جاری رکہے اور ہنگام کاہلی چوب کاری
پیش آئی اور ہر روز تا شام موافق ضابطہ دونونسی کام لیا کرے جب یہہ تینون اپنا کام انجام کو پہونچا دین اوسوقت ایک ایک نان جو سے اور
ایک ایک کوزہ آب اون دونون مزدورونکو دیا کرو اور ایک رکابی طعام وغیرہ اس گیدی سر بر آوردہ کو دیتے رہو کہ یہہ بندہ خاص ابلیس با اعزاز
نار کرلے مگر یہہ شرط ضرور ہے کہ وہ دونون گیدی ہر روز تا شام شش سبد پر از طلا و نقرہ کو معادن سے لیجاکر دار الضرب مین پہونچا دیا کرین
الغرض جب اون نابکار سہ گانہ نے مرد کرسی نشین کی احکامات گوش ہوش سے سنے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ معادن یہانسے دو فرسخ
کامل راہ ہے اس مشقت سخت اور بار برادری کے استماع سے تینون کی کون پارہ ہوگئی مگر بجز خاموشی کیا کرسکتے تہے لاعلاج ہوکر ہموجب
گوارا کی کسلئے کہ چارہ بجز از اطاعت نہ دیکہتے تہے لاقوت نے کسقدر عذر و انکار پیش کیا تہا کہ یکبارگی ملازمون نے چند کفش کہنہ اوسکی
سر پاک پر لگائین لاقوت خاموش ہو رہا اور بار دگر کچہہ پاسخ نکہا لیکن اپنے برگشتگی بخت اور مآل بد پر زار زار رویا اور ہزار نفرین
اپنی عقل کوتاہ اندیش پر کرتا رہا کہ دیدہ و دانستہ بلائے طلسم مین اپنے کو مبتلا کیا اور بپائے خود زندہ درگور ہوگیا اے لاقوت لعنتی ابلیس

برہم ہوا ہے بمجرد عقیدت مند کو اس بلائے بیدرمان سے ہلاک جانین مبتلا مین کیا لاجرم بجز صبر و شکیب کوئی چارہ کار نہین ہے القصہ وہ دونون لعین یعنی غیلان
و قحطان بہر دو شخص بدطلا و لقوہ کہ ہر ایک ہندو زن مین طاق ایک من بچتہ ہندوستان کا نہایت کڑوے معادن سے اوٹھا کر دارالضرب مین بھیجا تی تہی
اور وہان اوس طلا و لقوے دینار سرخ و سفید سکہ ہو کر ایک جاے انبار کی جاتی تہی اس اثنا مین دو تین مرتبہ غیلان و قحطان نے کام مین سستی
و کاہلی کی لاقوت نے بخیال اپنی سرکشی کی و ونکو دہمکایا اور کہا یارو کاسہ بار بعینہ مین کاہلی کرو ورنہ مین معذور ہون اگر پھر اس جرم مین کفش کاری ہو
البتہ مین تم دونونکو زیر کفش و پاپوش رکھ لونگا او مطلق لحاظ و مروت نہین کرونگا وہ ملعون لاقوت کے تہدید و مطلق خیال مین نلاتے یا لا آخر سو کلان
بالادست بگران حال ز اوس لاقوت کار فرما کا بکفش و لگد خوب گوشمالی کی اور قرار واقعی نصیحت دی لاقوت بیچارہ مجبور ہو کر اون دونون سفلہ
لنترانیات پاپوش خاطر خواہ سمجھایا اور اوسی آزردگی خاطر و بیدماغی مین ہزار در ہزار دشنامہاے مغلظ ابلیس کے حق مین سنائین جسوقت وہ بیدماغی و غصہ
لاقوت کے دماغ سے فرو ہوا بکمال عجز و زاری اور خوشامد و چاپلوسی درگاہ ابلیس مین توبہ و استغفار پیش آیا اصل حال یہہ ہے کہ ان ملاعین بے پیر کا
یہی و طریق مثل اعتقاد اہل تناسخ کی ہے یعنی بعض اوقات انکو یقین کامل ہو جاتا ہے کہ خداوند ابلیس ہم سے غافل ہو گیا اور اوسکی قدرت خداوندی
سلب ہو گئی بعض وقت یہہ خیال کرتے ہین کہ ابلیس اس تغافل کی عوض ہمین رتبہ عظیم و منصب اعلی بیہار و گر خلق کریگا چنانچہ لاقوت کبھی اسی امید موہوم
پر توبہ و استغفار کرتا ہے **بالفعل ان ملاعین کو چشمونکو آفات طلسم یعنی محنت و مشقت باربرداری مین**
رکھا جاتا ہے اور دو کلمہ احوال فیروزی مآل صاحبقران بلند اقبال کی گذارش ہوتی ہین راوی
گلدستہ بند چمنستان داستانہاے رنگین بیان کرتا ہی کہ جسوقت لاقوت وغیرہ اشرار اوس سرگرمی دار و گیر افواج قہار ہنگامہ سنجہ شباشب
ہی سرو پا فرار ہو کر بیابان طلسم کیطرف گئی اور اہل لشکر جنگ آزماے انکے حال سے آگاہی پائی بلکہ قلب لشکر کو انکے وجود ناپاک سے خالی دیکھا تمام کمال دلیران
لشکر بیدل و مایوس ہو کر ہر طرف منتشر و پراگندہ ہو گئے اور لشکری ہزیمت فاش کہا گئے اکثر دلاوران لشکر معرض قتل مین آئے اور بقیۃ السیف نے فریاد
الامان بلند کی صاحبقران اکبر نے حکم دیا کہ امان بشرط ایمان ہے جو شخص بخوشدلی اشد رضا اسلام قبول کریگا سایہ عاطفت و ظل سبحانی مین با امن و فراغت
رہیگا اور نہ لقمہ نہنگ شمشیر غازیان اسلام ہوگا چنانچہ مردمان بقیۃ السیف زیر سایہ علم صاحبقرانی فراہم ہو گئے اور بصدق و صفائے دلی دین اسلام
قبول کر لیا ملک زرد سنگ ز بعد انفراغ جنگ اور مہم پیکار شہر زرنگار اور قلعہ سنگ کو از سر نو آئین بند کیا اور تمام بازار و دکاکین شہر کو سرتاسر
آلات روشنی و سامان چراغان سے بتکلف تمام آراستہ کیا اور شہریار گیتی ستان شاہزادہ کشور گیر صاحبقران اکبر کی ضیافت و مہمانی کی ساز
و سامان مین ہمہ تن مصروف ہوا بعد انفراغ آرایش و تزئین شہریار کامگار نصرت آثار کو بتجمل و شکوہ شہر مین لیگیا صاحبقران اکبر شہر کی آئین
بندی اور آرایش و روشنی چراغانی بکمال تجمل و فرحناک ہوا کیا معنی کہ شہر زرنگار اول ہی اسم با مسمی تہا اس تکلف آرایش و زینت و قندیل
سے کیا صاحبقران اکبر کو شہر کی سیر و تماشے سے انبساط لاانتہا حاصل ہوئے سیر گلستان و تماشا بنا محل خاص مین تشریف لیگیا ملک
زرد سنگ نے ذخیرہاے زر و جواہر فرق ہمایون پر نثار کئی اور ہر سمت ابواب عیش و عشرت کھولدئی اور بتکلف شاہانہ صاحبقران اکبر کی
دعوت و مہمانی بجا لایا اور سجدات شکر درگاہ خدا مین ادا کی بعد ازان ملک زرد سنگ نے از سر نو شہر کو اسلام آباد کیا تمام بتخانہاے شہر اور
ہیکل ابلیس کو مسمار و منہدم کر دیا اور بجاے اونکے معابد و مساجد بنوادی جسوقت صاحبقران اکبر [illegible] ہنگامہ دعوت و
عشرت سے انفراغ حاصل فرمایا اور تخت رفعت نشان پر جلوہ افروز ہوا ناگاہ عیار لے زادان [illegible]
[illegible] کی بارگاہ مین حاضر کیا صاحبقران اکبر نے [illegible] دین اسلام کی ہدایت و تلقین کی مگر کسیکی [illegible]
[illegible] کمبخت کسی [illegible] ہدایت اونکی دل شقاوت منزل پر جلوہ گر ہوا
[illegible]

ہین مگر جو معاملہ کہ فی الحال ظہور مین آیا خاص خداوند البیس کے مرضی کی موافق ہوا ہے جہان ہم شاگرد راضی ہین بلکہ خداوند البیس کو
الطاف جلیل کی ہر دم امیدوار رہتی ہین کہ خداوند بعد مرگ ہمین ضرور مراتب بلند عطا کریگا ہم موقت کی مرگ و ہلاک ظاہر سے ملول نہین ہوتے
صاحبقران اکبر زادان تیرہ درون کی تقریر سے نہایت برہم ہوا اور اون نابکاران ابدی کو تہ تیغ کرنے کا حکم دیا بعد ازان حکمون وغیرہ سے
صاحبقران اکبر نے پوچھا یارو اب یہہ بتاؤ کہ ہمکو کیا فکر و تدبیر عمل مین لانی چاہیے حکمون اگرچہ مجروح تہا اور ہنوز اوسکی زخم بخوبی مندمل ہوئی
تہی مگر فتح و نصرت شہریاری سے ایسا خوشنود تہا کہ ہرگز اپنی جراحت کی تکلیف و ایذا کو خیال مین نہ لاتا تہا عرض کیا اے شہریار کامگار
مین اسقدر جانتا ہون کہ اب صرف دو طلسم مختصر یعنی مرحلہ سیوم و چہارم کی متعلق باقی ہین اب حضور اون دونون طلسم کی فتح کا عزم فرمائین
مین ایسا جانتا ہون کہ دونون طلسم متصل و یکجا ہے باطل ہونگے کیونکہ طلسم مذکور باہم متصل واقع ہوئی ہین یعنی ایک طلسم سے
دوسرا طلسم پیوستہ ہے اور ایک ہی طلسم سے دوسری کی راہ ہے آیندہ حضور صاحب لوح کاشف اسرار ہین اوس ہادی طریق و [illegible] کے
طلسم سے تحقیق فرمائین جسطرح لوح کا ارشاد ہو اوسپر کاربند رہنا چاہیئے **الغرض** صاحبقران اکبر نے لوح متبرک کو بغل سے
نکالا اور ملاحظہ فرمایا سطح لوح پر یہہ عبارت مرقوم پائی اے شہریار کامگار اے صاحبقران روزگار جسوقت تم مرحلہ چہارم مین پہونچو گے
وہان ایک جنگ عظیم بادشاہ متغلب لاقوت شاہ سے پیش آئیگی اور اوسی ہنگامہ جنگ مین اشرار و شیاطین تم سے مکر و دغا پیش آینگی
لیکن بفضل الہی مآل کار بخیر و خوبی ہے اور فتح و نصرت نصیب اولیائے دولت اسلام ہوگی بعد ازان بادشاہ متغلب ہزیمت پاکر تمہاری شمشیر
جہانگیر کی بیم و ہراس سے مع اپنی وزیر و رفیق بدبخت و بدنہاد فرار ہوکر بیابان طلسم مین داخل ہوگا اور آفات طلسم مین مدت تک گرفتار رہیگا
اور حاکم مرحلہ چہارم ملک زر درہنگ جنکی بتوفیق یزدانی بار دگر شرف اسلام سے مشرف ہوکر زمرہ غلامان حلقہ بگوش مین بسلک مخلصان
صادق العقیدت داخل ہوگا اے شہریار گردون وقار جسوقت ہنگامہ جنگ اور قضیہ ظاہری سے بالکل خاطر شریف مطمئن ہو جائیگی
پہر تم طلسم مین جانیکا قصد کرو اور دونون مرحلات طلسم کہ باہمدگر ایک جا اور پیوستہ واقع ہوئی ہین باطل فرماکر اپنی اشیا امانت یعنی
خزانہ و توشہ خانہ وغیرہ سامان قبض و تصرف مین لاؤ کہ سالہائے دراز سے خاص تمہارے واسطے امانت رکہا ہے اے شہریار ذوی الاقتدار
طریق باطل کرنے طلسم کا یہہ ہے کہ تم بمجرد ہدایات واحد شہر زرنگار سے نکلکر براہ راست دریائے شور تک جانا پہر وہان سے کنارہ کنارہ
دریا کی روانہ ہونا بعد طی مسافت کی ایک مختصر آبادی مین پہونچو گی اوس موضع مین ایک چاہ بیرون آبادی دیکھو گے جسکا پانی
نہایت شیرین و خوشگوار ہے اور اوس آبادی کے اکثر عورتین ہر روز وقت صبح سبو [illegible] سر پر رکہے چاہ مذکور پر پانی لینے آیا
کرتی ہین تم چاہ مذکور پر اون عورتون کی مجمع مین جانا اور دیکہنا ایک عورت اوسمین خورد سال شکیلہ و حسینہ خوش جمال لاغر اندام سرتاپا
حسن محبوبی مین غرق موجود ہوگی اور اوسکی سر پر ایک سبوئے برنجی سرتاسر منقوش و خطوط سے منقوش ہوگا تم اوس نازنین سے کہنا
اے نازنین تو اس سبو کو ہمارے ہاتہ فروخت کردے وہ تمکو جواب دیگی اے شخص اگرچہ مین اسقدر جانتی ہون کہ یہہ سبو فروختنی ہے
الا اسکی قیمت سے مجھے آگاہی نہین البتہ میری مادر ضعیفہ کو معلوم ہے تو اوس سے دریافت کر اگر وہ راضی ہو جائے بعد ادائے
قیمت لے لیجیو اے شہریار جب وہ نازنین پانی لیکر اپنی گہر کو جائے تم بہی اوسکے ساتہہ جانا وہان ایک پیرزال کو دیکہو گی
وہ زن معمر اوس نازنین کی مادر ہے تم اوس پیرزال سے سبو کی قیمت پوچہنا اور جس قیمت پر وہ رضامند ہو اوس سبو کو خرید
لینا بعد ازان سبوئے مذکور کو لیکر اوسمین تمام سلاح و رخت اپنا رکہدینا اوس سبو مین اسقدر وسعت و گنجایش ہوگی کہ تمام مال
و اسباب تمہارا سما جائیگا مگر [illegible] دوسرا کو اپنی ہاتہہ مین رکہنا بار دیگر لوٹ کے دریا پر آجانا اور سبوئے مذکور کو پانی مین
ڈال دینا اور اوس سبو پر سوار ہوکر [illegible] طلسمی [illegible] کی مانند وہان

ہوگا بنابرانے دریا میں ایک نہنگ بحری یعنی ابدالصلابت وبہاست شورش کنان تمہارا سد راہ ہوگا تم نیزہ دو سہ سے اوس موذی کا کام تمام کرنا
اور پھیلے بدنکا خوف و ہراس دل میں نلانا کہ وہ جانور بہ نجات طلسم سے ایک شعبدہ ہے جسوقت تم جزیرہ قصیبہ میں پہونچو اور جواہر دستیاب ہو اور اسم ہونکا
ہو لوح میں لکھا ہوا اسلام القصہ صاحبقران اکبر موافق حکم کے عمل میں لایا یعنی دریاے شور کے کنارہ کنارہ چاہ مذکور پر پہونچا اور اوس
نازنین کے ہمراہ روانہ ہوا اور اوسکی مادر ہیزال سے سبوے مذکور کی قیمت پوچھی اوس ہیزال نے کہا اے شخص آگاہ ہو کہ اس سبو کی
قیمت شہر زنگار کا عہدہ محلداری مقرر ہے تحفہ اوہ عہدہ میری دختر کے نام بحال فرماوے اور سبو کو لیجاے کیونکہ اسلئے کہ تو صاحب لوح معما اور فاتح
طلسم ہو تیرا حکم ناطق ہر تو خورشید جہانتاب کی مانند کائنات طلسم میں ہر ایک جا جاری ہے دوسرے یہہ شرط ہے کہ میری دختر کا تجدید کا کسی
جوان عمدہ زادہ کے ساتھ عقد کر دے صاحبقران اکبر نے ہیزال کی شرایط کو منظور فرمایا بلکہ ایک نوشتہ مہری بخط خاص مزین فرماکر ہیزال کا حوالہ کیا
اور ہر طرح اوسکا اطمینان فرمادیا کہ ہر نوع تو خاطر جمع رکھ انشاءاللہ العزیز بعد فتح مراحل طلسم تیری دختر کی کارخیر کو بخیر و خوبی انجام دونگا اوس ہیزال
نے سبوے مذکور کو شاہزادہ کے حوالہ کر دیا صاحبقران اکبر اوس سبو کو لیکر دریا پر تشریف لایا دیکھا کہ اوسوقت دریا بمرتبہ جوش و خروش میں ہے
کہ ہر ایک موج آب متوجہ ہوا سے آسمان پر جاتی ہے اور ہزار در ہزار نہنگان آدمخوار آب دریا سے سر نکالکر صاحبقران کیجانب قہر و غضب سے
دیکھتے تھے بحر حال صاحبقران اکبر نے موافق ارشاد لوح سبو میں اپنا رخت و اسباب ڈالکر سبو کو دریا میں رہا کر دیا اور خود سوار سبو ہو کر روانہ
ہوا وہ سبو مثل کشتی تیز جاتا تھا اور شاہزادہ والاقدر اون جانوران آبی کی صورت و اشکال مہیب کو دیکھکر خوفناک ہوتا تھا اور
ہر وقت دل میں کہتا تھا سبحان اللہ بانیان طلسم نے عجب طرح سے راہ طلسم مقرر کی ہے حالانکہ میں نے پیشتر مراحل طلسم فتح کی ہیں
لیکن کبھی ایسا طریق تازہ سفر کا پیش نہیں آیا کہ میں بالتحقیق ہجران ایسی دریاے ناپیداکنار و بحر موج زن میں شناوری کرتا ہو اسکی طلسم میں گیا ہوں
و نہنگ وغیرہ جانوران آبی سے سرگرم مصاف رہا ہوں یہہ طرفہ راہ طلسم ہے کہ ہر وقت نہنگان بلا سے مقابلہ کرنا ہوتا ہے بہر حال بدلیں طرح
اسطرح سے کیا کیا جاے مجبور و ناچار توکل بخدا پہلے چلے چلو دیکھو کیا کیا واقعات پیش آتی ہیں اور انجام کار کیا ہوتا ہے بالآخر صاحبقران اکبر
توکلت علی اللہ سطح آب پر بحالت بیم و امید نہنگان بحری کا تماشا دیکھتا ہوا چلا جاتا تھا اگرچہ وہ جانوران موذی چار طرف سے سر نکالکر بحیف
و تہدید اور صاحبقران اکبر کی آزار رسانی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھتے تھے مگر اوس سبوے حکمت کی برکت سے دور دور رہتے تھے چار ساعت
کے بعد ایک واقعۃ القصہ یعنی نہنگ سرخ رنگ طویل القامت دہن مثل غار کشادہ بہیبت و صلابت سبو کی قریب تر پہونچا چاہتا تھا کہ ایکبار
صاحبقران کو مع مرکب سبو صاف و پاک نگل جاے صاحبقران اکبر نے بسرعت و چالاکدستی بسم اللہ واللہ اکبر کہکر ایک نیزہ جانستان اس زور و قوت
اوس موذی کے کام و دہان میں مارا کہ وہ جانور تڑپ کر زد ہوگیا اور بزور و بازوی صاحبقرانی اوس نہنگ خونخوار کو نوک نیزہ پر اوٹھا کر دور پھینکدیا
اور نیزہ کو اوسکے حلق سے کھینچ لیا وہ نہنگ غرق آب ہوگیا ایک لمحہ کی بعد طوفان عظیم تیرہ و تار محیط عالم ہوگیا صاحبقران اکبر نے ایک
اسم اعظم حسب ارشاد لوح ورد زبان کیا وہ سبوی طلسم باد صرصر سے تندتر روانہ ہوگیا اوسوقت عالم ظلمت و تیرگی میں چار طرف سے آوازہای مہیب
و صدای ہولناک عجیب و غریب صاحبقران کے کان میں آتی تہین کہ اون آوازہای سہمگین سے زہرآب ہوتا تھا اور بعض وقت یہہ آواز آتی تھی الفغان
واویلا ہاے آگاہ ہو اس آدمزاد بلاسے جہان جائی نژاد نے تمساح جادو کو ہلاک کیا ہے اب یہہ سفاک چاہتا ہے کہ یہاں سے صاف و پاک زندہ و سلامت
نکل جاے تم جلد پہونچو اور اس مخلوک خانہ بر انداز عالم کو زندہ نجانے دو اگرچہ ہیبت سی یہہ آوازہا سہمناک تو آتی تہین مگر کوئی اشکال و
صورت نظر نہ آتی تھی جب بعد ایکساعت کے وہ طوفان ظلمت برطرف ہوا اور تاریکی مبدل بروشنی ہوئی سبوی حکمت جزیرہ قصیبہ میں پہونچکر ایک جا
قایم و ساکن ہوگیا صاحبقران اکبر سبو سے اوترا اور اوس سبو کو گویا مرکب سواری شاہزادہ کا تھا کنارہ دریا پر مستحکم کر دیا بعد ازان خود اوس جزیرہ میں آیا
ہر طرف سیر کنان و تماشا بینا جاتا تھا دیکھا کہ وہ جزیرہ بسبب خوبی آب و ہوا و سرسبزی و شادابی کی نمونہ فردوس ہی یعنی وہ سرزمین انواع و اقسام میوہ اکے

اوگل و ریاحین شگفتہ سے سرتا سر معمور ہی صاحبقران اکبر کسیقدر گرسنہ تہا بقدر اشتہا میوہ و فواکہ صحرائی درختان ثمردار سے لیا اور بقدر خواہش تناول
فرمایا اور لب چشمہ ایک لحہ دم لیکر آب سرد و شیرین سے تسکین خاطر حاصل کی بعد ازان وضو کیا اور نماز و عبادت سے فارغ ہوکر لوح کو ملاحظہ فرمایا
لوح سے ہدایت ہوئی اے شہریار نامدار تم اس مقام مین درخت بدرخت اور شاخ بشاخ نظر کرو جب ایسا درخت تمہاری نظر سے گذرے جسکے
تمام شاخین سرخ ہر رنگ طلا ہون ایک اژدہا اوس شاخ پیچیدہ ہوگا تم اوس اژدہی کو ضرب تیر سے ہلاک کرنا اور اوس شاخ کو جو اندازے شکل
نی کی بقدر ایک گز مجوف ہی اوس درخت سے لینا اور پہر اوسی دریا پر چلے جانا بعد ازان اس اسم بزرگ کو پڑہکر سبو کو دریا مین رہا کردینا سبوی
مذکور برق کردار نظر سے غائب ہوجاویگا اور بعد ایک ساعت کے ملاح کو مع کشتی اپنی ہمراہ لیکر آجاویگا وہ ملاح بنظر قہر و غضب خیرہ خیرہ تمہاری طرف
دیکھیگا تم کچھ خیال نکرنا اور خاموش و لب بند ہوکر سبو کو لیکر اوس کشتی مین سوار ہوجانا وہ ملاح کشتی کو روانہ کردیگا بعد ازان تم یہ کام کرنا کہ ہر ساعت کی
بعد سبو مذکور کو آب دریا سے بہر کر پہر اوسی جا پہ دریا مین ڈالدینا اور خیال کرنا جس مقام پر آب دریا برنگ طلائی نظر آئی اوس وقت تم اوسی
شاخ مذکورہ بالا سے جو مثل نی کی مجوف ہے قعر دریا اور تہ آب مین نظر کرنا عجیب و غریب تماشائی حیرت افزا نظر آئیگا لیکن اوس ملاح کی کسیوقت
بی خبر و غافل نہونا کسواسطے کہ وہ ملاح دیو خونخوار قوی ہیکل ابلیس پرست ہے اور ہر وقت تمہاری ایذا رسانی بلکہ ہلاکت کا قصد رکہتا ہی کسیوقت
اپنا موقع پاکر بہ تبدیل ہیئت ضرور درپی آزار ہوگا تم بہت ہوشیار رہنا جسوقت وہ ملاح تمہاری طرف بہ نیت فساد دست دراز کری اور تمہارا
گریبان گیر ہو تم بہی مردانہ و دلیرانہ بزور و قوت پہلوانی پیش آنا اوسوقت تم دونو کی مار لنگاور بسبب کشش و کوشش کشتی کے تختہ ہای کشتی پارہ پارہ
او ریاش پاش ہوجاینگے اور تم دونون اوسی حالت زور آزمائی مین غرق آب ہوگے جب تمہارا پانون سطح زمین پر پہونچے بقوت صاحبقرانی
اوس دیو کو زمین پر پٹکنا اور خنجر آبدار سے اوس ملاح کا سینہ چاک کرنا اور اوسکی جگر کو نکال لینا باحتیاط تمام اپنی پاس رکھنا بعد ازان جو امر پیش آئی
لوح مین نظر کرنا اور حسب ہدایت عمل مین لانا صاحبقران اکبر نی دل مین کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ طرفہ صعوبات اور سخت مصائب ہر دم
رو بکار ہوتی ہین الحق کہ مال و زر بی محنت و صعوبت انسان کے ہاتہ نہین آتا چونکہ یہ طلسم زر خیز دولت و مال سی معمور و مالامال ہی اسیقدر
اوس دولت بیقیاس کے حصول مین صعوبات ہی بدرجہ غایت روبکار ہوتی ہین مگر زیادہ تر حیرت یہہ ہے کہ متاع دولت او طلسم مین ہی
میری ہاتہ آیا ہے لیکن کسی بابت حصول متاع مین اسقدر تکلیف شاقہ مجہکو پیش نہین آئین حالانکہ متاع جواہرات وغیرہ گران بہا تہا یہان
فقط زر نقد ہی ہے وہ کسقدر ہوگا بہر صورت جواہرات کی گرانی قیمت کو نہین پہونچ سکتا یا شاید یہہ امر ہو کہ زر نقد صعوبات و تکلیف کا زیادہ
محتاج الیہ ہے بہر حال حکمائی پیشین کے حکم کی تعمیل کرنی واجبات سے ہے حاصل کلام صاحبقران اکبر بموجب ارشاد لوح عمل مین لایا
یعنی اوس جزیرہ مین اژدہی کو مارا اور وہ شاخ درخت وہانسی لیکر دریا پر آیا پہر سبو کو دریا مین رہا کردیا ایک ساعت کی بعد وہ کشتی مع ملاح
کی ہمراہ لیکر حاضر ہوگیا صاحبقران اکبر کشتی پر سوار ہوا اوس ملاح نی کشتی کو روان کیا صاحبقران جابجا آب دریا سبوی مذکور سی بہر کر بعد ہر ساعت
بساعت دریا مین ڈالتا رہا جس مقام پر کہ آب دریا طلائی محسوس ہوا صاحبقران اکبر نی وہی اسم بزرگ تعلیم یافتہ لوح باعداد معین پڑہا وہ کشتی ایکبار
روانی سے ساکن ہوگئی ملاح نی بچشم قہر آگین صاحبقران اکبر کیطرف دیکہا اور کہا او آوارہ دخانی بنیاد خیرہ سر ہیچ تیا اسوقت کشتی خود بخود روانی
سے کسواسطے باز رہی ہے اور ساکن ہی ایسی کہ مطلق حرکت و جنبش نہین کرتی اسکا کیا سبب ہے صاحبقران اکبر نی اوسکی بات کا کچہہ جواب نہ دیا
اور اوس شاخ درخت سے جو مثل نے کی تہی تہہ آب مین بغور دیکہتا رہا وہ اک تماشائی عجوبہ نظر آیا صاحبقران نی دیکہا کہ تہہ آب
مین ایک مختصر قلعہ ہے اور اوس قلعہ کا ارتفاع و بلندی اسدرجہ پر ہے کہ کنگرہ و برج فلک سے ہمسری کرتی ہین اور ہر ایک کنگرہ و فصیل
قلعہ کا لعل و جواہر سے صاف و مجلا بنایا گیا ہی اسیطرح ہر ایک برج و بارہ قلعہ کا طلائی احمر سے تعمیر ہوا ہی اور درمیان قلعہ بعض عمارات مینا کار
مرصع بجواہر مثل آسیا گردش کرتی نظر آتی تہی اوسکی گردش سے عجیب تماشا معلوم ہوتا تہا صاحبقران اکبر بیک چشم تماشائی قلعہ دیکہہ رہا تہا اور

ایک چشم اوس ملاح کو نظر مین رکہتا تہا جب اوس ملاح نی دیکہا کہ صاحبقران اوسکی بات کا جواب نہین دیتا بلکہ التفات ہی نہین کرتا غضبناک ہو کر کہا اے
آدمی خیرہ سر تیرہ روزگار معلوم ہوتا ہی کہ یہہ تیری سحر و افسون خوانی کا سبب ہی کہ دفعتاً کشتی ساکن ہو گئی ہی اب تو ایک لحظہ سحر خوانی کو موقوف کر کہ کشتی روان
ہو اور منزل مقصود پر پہونچی صاحبقران اکبر نی اسقدر جب ہی کچہہ التفات نفرمایا ملاح نی دیکہا کہ یہہ آدمزاد صم بکم کچہہ خیال نہین کرتا یکبار دست بر دستار زنان
اوس نے چرخ لگایا اور طرفۃ العین مین ایک دیو دراز قامت مہیب شکل بنگیا اور غرش کنان کمال شرارت و بدذاتی سے مخاطب ہو کر کہا اے آدمی برگشتہ
بخت تو نے بھی اسقدر حیران و پریشان کیا معلوم ہوتا ہو کہ تو شاید فاتح طلسم ہی کہ بغیر احکم آب دریا اور کشتی پر یہی جاری ہی صاحبقران نی کہا بانش اے
حرامزادہ بد بخت مکار تو نی اسوقت تک بھی کیا سمجہہ رکہا تہا دیو نی کہا مین اب تک بھی ایک بندہ ادنیٰ بندگان ابلیس کی درگاہ کا گمان کرتا تہا
اتفاق روزگار سے تو فاتح طلسم نکلا اب بھی ضرور ہوا کہ قرار واقعی تجھے گوشمالی دون اے برگشتہ بخت تیرہ روزگار اب میری ہاتہہ سے
تیرا زندہ و سلامت رہنا دشوار ہی اسی خیرہ سری مین تمساح جادو نہین ہون کہ تو بآسانی ہلاک کر دے گا یاد رکہہ قریب تر تیری طلسم کشائی کا
غرور نکالی دیتا ہون کوئی دم جاتا ہے اس دریای ناپیدا کنار مین اس طرح غرق کرونگا کہ قیامت تک نکل نسکے بالآخر اوس دیو خونخوار
نے صاحبقرن کی طرف ہاتہہ دراز کیا شہریار جہان گیر نے اپنی جگہہ سے حرکت نکی اوسی طرح پنجہ بہ پنجہ زور کرتا رہا جب اوس خونخوار کی زیادہ
تر شورشس کی صاحبقران بہی جا پر استادہ ہوا اور خانہ زورین در آیا اور ایک ساعت جنگ کشتی مین مشغول رہا آخر کار کشش و کوشش کے
یہان تک نوبت پہونچی کہ ضربات لگد سے تختہ ای کشتی پاش پاش ہو گئی اور صاحبقران اکبر مع اوس دیو کی غلطک زنان آب دریا مین گرا جسوقت
صاحبقران کا پاؤن سطح زمین پر پہونچا اور کسیقدر ہوش و حواس درست ہوے آنکہہ کہولکر دیکہا کہ بدستور بدکو سطح زمین پر دیو کی مقابلہ مین
استادہ ہے بار دگر شہریار نامور اوس فیل مست یعنی دیو خونخوار سے جنگ کشتی مین مشغول ہو گیا اور دو ساعت کی بعد صاحبقران گیتی ستان نی اوس
دیو کے قد و قامت کو اوٹہا کر ہاتہہ پر علم کر لیا اور دو سہ چرخ دیکر سطح زمین پر اسطرح مارا کہ چارون شانہ چت گرا صاحبقران اکبر اوس کی سینہ پر سوار ہو گیا
اور خنجر کمر سے نکالکر اوس دیو سی کہا اے سیہ رو چالانکہ مجہی لوح کا حکم ہو کہ ہے کہ تیری سینہ کو شگاف دیکر تیرا جگر نکال لون مگر مین تجہی ہدایت کرتا ہون
کہ اسوقت بہی اگر تو ابلیس پر لعنت کری اور خداپرست ہو جاے البتہ مین تیری جان بخشی کر دونگا دیو نی یہہ سنکر بلند قہقہا مارا اور کہا اے آدمزاد اگر مین
خداپرست ہو جاتا پہر لوح کو میری جگر سے کیا سروکار رہتا اے شخص تو یہہ خیال اپنے دل سی نکالدے مین بندہ ابلیس ہون مجہی دوسری دین
و ملت سے کیا غرض مین ابلیس کو اپنا معبود جانتا ہون صاحبقران سمجہا کہ یہہ مردود واقعی سچ کہتا ہے اگر لوح کو اسکی ہلاکت منظور نہوتی پہر
اسکی جگر نکالنے کا حکم کسواسطے دیتے صاحبقران اکبر نی اوسیوقت خنجر آبدار سے دیو کی شکم کو چاک کیا اور اوس کا جگر نکال لیا بعد ازان اوس جگر کو
دہو کر آفتاب کی مقابل رکہدیا چونکہ صاحبقران اکبر اوسوقت شدت گرسنگی سے بیتاب تہا چار طرف متلاشی ہوا کہ کہین کوئی چیز ایسی ملی جس سے
گرسنگی رفع کرون مگر اوس بیابان بی آب و علف اور صحرای لق و دق مین کہ بسبب تمازت آفتاب کے زمین سے شعلہ ہائی سوزان نکلتی
تہی اور ہر ذرہ ریگ اخگر کا حکم رکہتا تہا کوئی شے میوہ و فواکہ سے نظر نآئی کمال پریشان ہوا چار و ناچار لوح کی طرف رجوع کی لوح سے یہہ ارشاد
ہوا اے صاحبقران اکبر مضطرب نہو دیکہو تمہاری پیش نظر کوہ معادن ہے وہان پہونچو لاقوت ہی مع دونون رفقا غیلان و قحفان ہزیمت پا کر
از راہ بیابان طلسم وہان پہونچا ہے تم اوس نابکار کو بہی زمرہ مزدوردان فقار مین گرفتار دیکہو گی تم اوسکی متعرض حال نہونا اپنے کام سے غرض رکہنا
جسوقت تم کوہ معادن کی قریب پہونچو گے ملازمان محلہ و فعلہ معادن موافق داروان طلسم تمکو بہی خیال کرینگے اور چوب و رسن لیکر حسب عادت رذیل
اور موافق دستور دائمی معینہ تمہاری گرفتاری کی قصد و ارادہ سے ضرور آئینگے تم اون افغار کو بسطوت جہانبانی سرزنش کرنا اور خود داروغہ معادن
سے کہنا کہ مین طلسم کشا ہون داروغہ معادن بااطاعت پیش آئیگا **والسلام** صاحبقران اکبر حسب ارشاد لوح عمل مین لایا یعنی صاحبقران گیتی
ستان تنہا بہ ارادہ کامران اوس حالت گرسنگی مین روانہ ہوا اور قریب زوال شمس کوہ معادن کی دامنہ مین پہونچا صاحبقران نی طرفہ کوہ سربلند

اور تقیع دیکھا جسکے بلندی ہرگز خیال مین نہ آتی تہی ہنوز ایک ساعت وہان دم نلیا تہا کہ ملازمان معاون جوق جوق شورش کنان صاحبقران کی گرد
پیش جمع ہوگئی اور اونکا یہہ قصد ہوا کہ حسب دستور مقررہ صاحبقران کو بہی گرفتہ و بستہ لیجاوین صاحبقران تیغ بیشہ شجاعت نی اکثر کو پشت و لکد چوابیدہ
اور بعضی گوشمالی کی کہ ضرب تپانچہ سی اکثر کی دندان مبارک شہید ہوگئے اون ملازمون نی یہہ حال دیکہکی بے اختیار شور و غوغا بلند کیا دارو غہ معاون
قدم بردشت صاحبقران اکبر کی پاس آیا اور اپنی ملازمونکو تہدید کی کہ ای کور چشمون تم نی اس جوان عالیشان کو بہی مثل اور واردان طلسم کے تصور
کیا تہا کہ اوسکی ساتہہ ایسا سلوک و تواضع پیش آئی ای حقا میری گمان مین یہی شخص طلسم کشا صاحب لوح بیضا ہی ورنہ دوسری کے کیا جرأت و طاقت
تہی کہ تم سی بہشت و لکد پیش آتا بعد ازان دارو غہ معاون صاحبقران اکبر کی پاس آکر تملق و چاپلوسی پیش آیا اور پوچہا ای شہریار عالی مقدار
حضور کس راہ سی اس مقام تک پہونچی صاحبقران اکبر نی فرمایا دارو غہ صاحب تم نہین جانتی کہ مین فاتح طلسم بیضا اور مالک خزانہ معاون ہون
علاوہ اسکی جو راہ و طریق لوح بیضا نی مجہی نشان دیا مین اوسی راہ سی یہان آیا اگر تمکو بصراحت دریافت کرنا ہی وہ بہی مجہسی سن لو یعنی اول مین نی
تمساح جادو کو دریا مین ہلاک کیا اوسکی بعد ثعبان جادو کو قصبہ المنظر درخت پر جہنم واصل کیا اور اوس درخت سی ایک شاخ طلائی رنگ حاصل کی پہر لاج
جادو کو اوسی سرزمین مین قتل کیا اور موافق ہدایت لوح اوسکا سینہ چاک کیا اور جگر نکالکر اپنے ساتہہ لایا دارو غہ معاون یہہ حال سنکر صاحبقران اکبر سی بعجز
پیش آیا اور پائی مبارک کو بوسہ دیا بعد ازان باواز بلند کہا ای ملازمان معاون الحمد للہ کہ گمان صحیح و درست نکلا یہہ جوان عالیشان وہی شہریار جہانگیر ہی
جسکی تشریف آوری کا مجہی انتظار تہا تم سب آگاہ ہو کہ فاتح طلسم صاحب لوح بیضا زوج ملکہ شمسہ لقا تشریف لایا ہی اوس شہریار گردون سریر کی خدمت باسعادت
مین حاضر ہو اور شرف قدمبوسی حاصل کرو تمام مردمان عجائب معاون دارو غہ کی حکم سی جسکا نام عدلون تہا چار طرف سی فراہم ہوگئی اور صاحبقران کی ملازمت بجالائی
ازانجملہ چند ملازم دندان شکستہ بہی تہی وہ بکمال عجز و معذرت ترسان و لرزان عفو قصور کی خواستگار ہوئی شہریار کرم گستر رعیت پرور نی ازراہ الطاف خسروانہ اونکا قصور
معاف فرمایا عدلون جنی دارو غہ معاون صاحبقران اکبر کو ہمراہ لی آیا اور ایک ایسی مکان پرفضا مین فروکش کیا جہان شجر در ہاکر تہا یعنی وہ مکان ہم دو حجرہ ہائی نفیس
وسیع و لطیف کی کوہ جاوون مین تراش کر بنایا تہا اور دربرو اون حجرونکی ایک صحن باوسعت بہی مع خیابان سبزہ زار اور چمن پر فضا نہایت افزا
بلطافت و پاکیزگی موجود تہا بلکہ ہر قسم کی گل نامی نکہت انگین بہی اوس چمن مین شگفتہ تہی صاحبقران اکبر کو اوسی مکان پر تکلف مین اوتارا اتفاقات
حسنہ سی اوس چمن مین ایک درخت انار کا تہا اور بار و ثمر پختہ اوسمین موجود تہا عدلون نی اوسی انار شیرین کا افسردہ لیکر شراب تیار کی اور صاحبقران کی
پاس لایا صاحبقران نامدار نی حکیم اسقلیبوس الہی کو بدعائی خیر یاد کیا اور فرمایا ہزار ہزار آفرین ہے اوس حکیم والا مقدار مخزن رازو اسرار کی دانش
و فرہنگ پر کہ ہر ایک جا مقامات طلسم مین سامان عیش و طرب مہیا کئی ہین کوئی مقام ایسا نہین جہان اسباب مائحتاج میسر نہ ہو بعد اسکی صاحبقران اکبر
نی بسرور دل و مسرت خاطر اوس شراب صافی کی چند جام نوش فرمائی اس اثنا مین عدلون نی خوان طعام حاضر کیا صاحبقران اکبر نی پوچہا
ای عدلون مین اسوقت حیرت مین ہون کہ یہہ طعام کہانسی لی آیا اور تو نی کس مقام مین تیار کی اور یہان چولہا کسنی تیار کرایا اسکا حال بیان کر عدلون
نی عرض کیا ای شہریار کامگار اصل کیفیت یہہ ہی کہ یہانسی دس فرسخ غلام کا اصلی مسکن اور قریہ ہی بعض متعلق بہی اس غلام کی اوس قریہ مین بود و باش
رکہتی ہین یہہ طعام و نان جو ہی وہان تیار ہوئی ہی حضور اس نان جوی کو نوش فرمائین ای شہریار مکرم غلام یہہ بہی استدعا و آرزو رکہتا ہی کہ ایک مرتبہ
دولت حضور کا اون زنان پرستار اور غلام زادونکی سر پر سایہ گستر ہو کہ وہ سب کنیز و غلام بہی فیض قدم سی مشرف و بہرہ مند ہو جاوین صاحبقران اکبر نی عدلونکی
التماس کو قبول فرمایا بعد ازان عدلون نی شغیلان و لاقوت و قحطان اسیران طلسم کو صاحبقران کی خدمت مین حاضر کیا اور پوچہا ان تینو کی باب مین
کیا حکم ہی صاحبقران اکبر نی لاقوت سی کہا ای پوچہا ای شاہ مستغلب باری تو نی بہی کیفر کردار کا تماشا دیکہا اور قرار واقعی سزای اعمال کو پہونچا ای لاقوت
ہلکو ملکہ رنگ افروز تیری دختر کی استدعا خاطر عزیز ہے کہ ہم تجکو بہی دوستانہ نصیحت کرتی ہین کہ تو اسوقت بہی اگر پرستش باطل کو ترک کر دے
اور ابلیس پر لعنت کرے ہم ہر طرح تیری معاون و مددگار رہینگے اور جو کچہہ تیری خواہش و تمنائی دلی ہوگی ہم روا کرینگے غرض صاحبقران

اخلاق سے پایا ہر صورت سے ہر طرح سے سمجھایا لیکن اوس شقاوت مآب تیرہ روزگار پر مطلق اثر نہوا حالانکہ یہہ ہی کہ لاقوت سے مین بسبب ناقص عقلی و حماقت ذاتی
کی قول ہی سیدہ بلیس نا ہو لیکن دو پہر طرح سے ہی کہ ابلیس لعین ہر شب عالم خواب مین اوس احمق کو بصد اثر گمراہی تسلی دیتا ہی اور یہہ کہتا ہی کہ اے لاقوت بندہ برگزیدہ
خداوندیا دیکھ اگر تو اطاعت مین مین ہلاک ہی ہوجائیگا کچہہ مضائقہ نہین ہی اور جسقدر مصایب و شداید خداوندی کی بندگی مین تیری سر پر گذرین ہرگز مایوس ہونا
بلکہ ہر ایک تکلیف کو عین راحت سمجھنا اے بندہ خاص ہمارا الف لغمار خدائی ما دیدہ پر ایمان لانا مین تجھ سے وعدہ واثق کرتا ہون کہ روز آخرت تجھی اپنی منصب
خداوندی پر ممتاز کر دونگا چنانچہ اس لعین و آزار دیدہ لاقوت کیدی خوش و نازان ہو اور اپنی اعتقاد باطل سے منحرف نہین ہوتا بالآخر لاقوت نے صاحبقران سے کہا
اے معز الدین ہمین کسیطرح کا شک و شبہ نہین ہی کہ تو فاتح طلسم ہی اور دراصل طلسم کو تو نی تمام و کمال فتح کیا ہی اب جسقدر باقی رہین بہ ماہ ہی قریب تر فتح
ہوا چاہتی ہین اور یہہ بھی مجھی یقین ہی کہ بعد انفصال مقامات طلسم مین بہی تیری ہاتھ سے زندہ و سلامت نہین بچ سکتا لیکن بہرصورت مین امیدوار ہون کہ بعد
خداوند ابلیس مجھی اپنی قدرت خداوندی سے مراتب اعلی و مناصب بلند خلق کریگا اور بار دیگر عالم کائنات مین بھیجیگا مین خوب جانتا ہون کہ خداوند ابلیس
تجھی بعد مرگ میری غلامی کی ذیل مین پیدا کریگا اے معز الدین یاد رکھ کہ مین اوسوقت اقبال مندی مین تجھی بدترین عذاب و ہزاران ہزار ذلت و خواری
ہلاک کرونگا صاحبقران اکبر کو لاقوت کی گفتگوئی بازاری سخت ناگوار گذری چاہتا تھا کہ اوس مردک کو سزا زشت کرے مگر لوح کا ارشاد یاد آگیا چار و ناچار خون
جگر پی کر خاموش ہو رہا عدہ نون سے فرمایا اس کیدی کو پھانسی لٹکا دو اور بدستور معین اوسی کلہ حالی پر مامور رکھو بعد ازان شہریار نامور صاحبقران اکبر دوسری
دن عدہ نون کی قصبہ مین تشریف لیگیا عدہ نون کی زن و دختر و پسر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئی اور مراسم ملازمت بجا لائی اتفاقات روزگار سے
اوسوقت صاحبقران کے پاس وہ سبوی منقوش موجود تھا جسوقت عادون پسر عدہ نون کہ ایک جوان نوخاستہ ہی صاحبقران اکبر کی ملازمت سے مستفیض ہوا
عادون کی نظر اوس سبوی منقوش پر گئی بمجرد نگاہ بی اختیار ہائی کا نعرہ مارا اور سیل اشک انکھون سے جاری ہو گئی بلکہ لمحہ لمحہ عادون کا رنگ رخسار متغیر
ہونی لگا اگرچہ اول ہی اوسکا رنگ رخ زرد تھا لیکن اوسوقت زیادہ تر تغیر واقع ہوا صاحبقران اکبر یہہ حالت عدہ نون کی دیکھکر متحیر ہو گیا عادون نوجوان سے
اس گریہ بی محل کا سبب پوچھا عادون نے پاس لحاظ ادب کچہہ جواب نہ دیا آخر صاحبقران کی سماجت سے لب بسخن کھولا اور اوس عاشق صادق نے اول سے
تمام حال گذشتہ بیان کیا کہ اے شہریار فلک مقدار اصل حقیقت یہہ ہی کہ چند روز سے یہہ غلام زار اوس آلام روحانی اور درد مفارقت مین مبتلا ہو رہا ہی ایک روز
اس غلام نے عالم واقعہ مین ایک نازنین آفت دل و جان فتنہ برانداز دین و ایمان کو دیکھا کہ ایک مقام پر لب چاہ کھڑا ہوا اپنی رعنائی و ناز و دلربائی سے ایستادہ ہے
اور یہی سبوی منقوش اوس سراپا آفت کی سر پر دہری ہین ایک نگاہ اوس شعلہ رخسار کی شکل و شمایل پر پروانہ وار والہ و شیدا ہو گیا جسوقت وہ لائی چاہ
سے پھرین ہنگامہ عاشقان آب چاہ سے سبوی کو بہر کر روانہ ہوئی مین بہی پیچھی اوسکی گہر تک ہمراہ گیا وہان جاکر مین نی اوس نازنین کی مادر ضعیفہ سے اپنا حال
زار بیان کیا اور اوس نازنین کا خواستگار ہوا اور حتی المقدور اوس پیرزال کی منت و خوشامد کی لیکن کچھ باقی نرکہا آخرکار میری گریہ و زاری اور کرب
و بیقراری پر اوس پیرزال کو ترس آیا اور اوس مشفقہ نی بنرم زبانی کہا الغرض اس دختر کی کار خیر کا اختیار اوس شخص کے قبضہ قدرت مین ہی جسکا
ملک سبوی کسیوقت خاص مین یہہ سبوی منقوش ہوگا بجز اوسکی کسی شخص کو اس دختر کا اختیار حاصل نہین ہی القصہ جب مین حد سے زیادہ منت و سماجت
اور تضرع و زاری کی وہ پیرزال تھپیر الیسی برہم و آشفتہ ہوئی کہ اوسکی خوف و دہشت سے میری انکہہ کھل گئی اور مین بیدار ہو گیا اے صاحبقران اوسی روز سے
اس حال مین مبتلا ہون اور اوس نازنین کی نام و نشان کا سراسر لذت خانہ صبر و شکیب کی عشق مین بیتاب و بیقرار رہتا ہون صاحبقران اکبر نے عادون
کی خواہش [illegible] غلام و تغیر رنگ رخسار سے جان لیا کہ بی شک و شبہ وفا نہین اوسی پیرزال ضعیفہ کی دختر ہی جس سے مین بوجہ عہدہ عملداری یہہ قول لیا ہی اور اوسوقت اوس
پیرزال نی مجھی یہہ کہا تھا کہ کسی جانی مناسب سے اس دختر کا عقد بہی کر دینا علاوہ اوسکی اوس ضعیفہ نی ان شرائط کا مجہسی نوشتہ بہی لیلیا ہی معز الدین اسوقت
اس جانب الہ یہہ [illegible] ثابت ہو گیا کہ عادون اوسی دختر پر عاشق ہی میری نزدیک بہی یہہ نسبت نہایت مناسب معلوم ہوتی ہی صاحبقران اکبر
نے عادون بن عدہ نون کو کمال تشفی و دلاسا تسلی و تشفی فرمائی اور عادون سے کہا الغرض خاطر جمع رکھہ تیری محبوبہ کا وصل ہمارے ذمہ ہی انشاء اللہ تعالی قریب [illegible]

وصل ہو کامیاب کیونکہ بعد اسکے صاحبقران اکبر نے تمام سرگذشت مذکورہ عادون کی وہ بدولقل کی ہے دولیسر نے اس حقیقت کو سنکر پانی عیاری کو دیا
دیا اور شکر و سپاس کارساز حقیقی بجالائے دوسرے روز عادلون نے صاحبقران اکبر کو ایک مرکب جرمی نژاد پر سوار کیا اور شہر زرنگار کی قریب لگیا اور عرض
کیا الشہریار کشور گیر اس قلعہ کا نام زرنگار ہے جو روبرو نظر آتا ہے اندرون قلعہ مذکور دوسرا قلعہ وہ بھی ہے اوسکو مسکو کہتے ہین اوس قلعہ کی ہر چہار طرف
چار دیواری بطور حصار مع برج و بارہ بنی ہوئی ہے لیکن کسی قسم کی عمارت وغیرہ نہین ہے ہان وسط قلعہ مین سربتا سر ایک دیوار حایل ہے جس سے قلعہ کی دو حصے
مساوی ہوگئی ہین اور تمام قلعہ مسکوکیہ زر سرخ و سفید مسکوک سے مالا مال ہے الشہریار ذوالاقتدار اس ظاہر طلسم کو شہر زرنگار کہتی ہین جو حضور نی
بچشم خود ملاحظہ فرمالیا اور اوسکے قلعہ کو بنام مسکوکیہ باطن طلسم مشہور کرتی ہین جسطرح حضور از راہ باطن یہان تشریف لائی ہین لیکن اصل مین
شہر زرنگار و مسکوکیہ ایک ہین جداگانہ نہین ہین بسبب آثار طلسمی فرق اسقدر معلوم ہوتا ہے صاحبقران اکبر نے اسوقت قلعہ مسکوکیہ کو بنظر غور ملاحظہ
فرمایا سرتا سر اوسی ہیئت و نشان سے پایا جیسا اول قصر دریا مین دیکھا تھا یعنی اوسیطرح قلعہ کو مثل آسیا گردان دیکھا کہ بکمال سرعت گردش کر رہا ہے
صاحبقران نے پوچھا اے عادلون ہمین یہہ حیرت ہے کہ اس قلعہ کا کسیطرف دروازہ نظر نہین آتا اور یہہ قلعہ ایک لمحہ دوران سے باز رہتا ہے پھر یہہ بتا
کہ کوئی شخص اگر قلعہ کو دیکھنا چاہے کسطرح ممکن ہے اور وہ شخص قلعہ مین کس صورت سے جا سکتا ہے اور نہ یہہ ممکن ہے کہ دور سے استادہ ہو کر تمام حالت قلعہ
کی معلوم کرلے عادلون نے عرض کیا الشہریار خجستہ صفات ابتک ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ہنوز مراحل طلسم تمام و کمال مفتوح نہین ہوے کیونکہ آثار طلسم باقی ہین اب
حضور لوح راز دار طلسم کو ملاحظہ فرمائین اور اوس ہادی طریق و واقف اسرار سے مشورہ لین جو کچھ ارشاد ہوتا ہے جو کچھ حکم اور ہدایت ہو اوسپر حضور عمل فرمائی
یقین ہے کہ اسرار قلعہ بخوبی منکشف ہوجائینگی صاحبقران اکبر نے بار دگر بالای قلعہ نظر کی دیکھا کہ ایک دایرہ طلائی رنگ وسیع تر ہوا پر مثل دایرہ قوس قزح جو آسمان
مین بالائے دایرہ قلعہ محیط ہے اور یہہ لطف ہے کہ وہ دایرہ برنگ مختلف محیط ہین یعنی دایرہ اندرونی زرین اور دایرہ بیرونی سیمین بکمال تابندگی و درخشندگی
ہین حتی کہ اونکی لمعات براقی چشم بینا کو خیرہ و تیرہ کرتی ہین اور وہ دونون دایرہ مختلف الالوان متواتر گردش مین ہین اور وسط دوایر مین وہ قلعہ گردش
کر رہا ہے صاحبقران اکبر اس تماشائے عجیب کو دیکھکر نہایت متحیر ہوا دل مین کہا معزالدین واقعی یہہ تماشا کسی مقامات طلسم مین نظر سے نہین گذرا عجیب حیرت
افزا تماشا ہے کہ ہر لمحہ ایک حیرت تازہ پیدا ہوتی ہے بالاخر عادلون سے پوچھا اچھا یہہ بتا کہ یہہ دوایر کس سبب سے بالای قلعہ محیط ہین عادلون نے عرض کیا یا صاحبقران
مین اس حال سے مطلق واقف نہین ہون اس راز و اسرار سے علام الغیوب آگاہ ہوگا یا حضور کہ صاحب لوح بیضا ہین واقف ہونگی صاحبقران نے کہا
خیر کچھ مضایقہ نہین یہہ اسرار طلسم لوح سے دریافت ہوجائینگے اب تو یہہ بتا کہ قلعہ مسکوکیہ خالی ہے یا کوئی جن و انس وغیرہ اوسمین سکونت بھی رکھتی ہین عادلون نے
کہا الشہریار عالم پناہ اس قلعہ مین بادشاہ و وزیر وغیرہ سب موجود ہین صاحبقران نے کہا اب ہمین زیادہ تر حیرت ہوئی کہ اس صورت مین ساکنان
قلعہ کی معاش کی کیا تدبیر ہوتی ہوگی اور اونکا گذارہ اوقات کسطرح ہوتا ہوگا کسواسطی کہ یہہ قلعہ مثل گردون گردان ہر وقت گردش و حرکت مین رہتا ہے
اور کوئی در و دروازہ قلعہ کا معلوم ہوتا ہے اس صورت مین اہل قلعہ کی آمد و برآمد اور اسباب معاش کا فراہم ہونا ایک تعجبات سے ہے عادلون نے کہا
شہریار ساکنان قلعہ کی وجہ معاش کو یہی ایک راہ دوسری طرف قلعہ سے مقرر ہے اہل قلعہ اوسی جانب سے جاتی اور آتی ہین الشہریار اصل حال یہہ ہے کہ حضور
فاتح طلسم مین اسلئے حضور کی نظر مین تمام معاملات و کرشمہ ہای طلسم حیرت خیز معلوم ہوتی ہین ورنہ قلعہ مذکور ہمیشہ اس صورت و ترکیب سے نہین رہتا الغرض
بعد افہام و تفہیم کے صاحبقران اکبر نے زیر قلعہ لب چشمہ وضو کیا اور لوح کی مطالعہ مین مشغول ہوگیا لوح مین یہہ لکھا تھا کہ الشہریار کشور کشا و ای کشایندہ طلسم
بیضا جسوقت تم داروغہ معادن عادلون جنی کی معرفت قلعہ زرنگار کی قریب پہونچو اور قلعہ کو مثل چرخ دوار حرکت و گردش مین رجوع پاؤ اوسوقت
تم دست چپ قلعہ مذکور کی چلے جانا جب بقدر ایک تیر کی پہونچو ایک درخت سر بفلک کشیدہ بلند و بالا تمکو نظر آئیگا اول تم ایک منقل آتش یعنی
آتشدان اپنی ہمراہ رکھ لینا اور اوس منقل پر از آتش کو لیکر بالای درخت مذکور چلا جانا اور شاخ مسطبر وسطی پر اوس درخت کی با آرام تمام بیٹھ جانا اور
اس اسم بزرگ کو با عداد معین پڑھنا مگر اوسوقت تمہارے غذا سوائی مغز بادام کی کچھ نہو جب تم روز و شب متواتر اسم مذکور کو با عداد معین پڑھ لوگی

ہوناک و آواز طراق و طروق آتی تہی آخرکار دوسری روز وقت صباح وہ طوفان نمونہ قیامت برطرف ہوا صاحبقران اکبر سب جار سے طرح
اوس برج سے اوترا دیکہا کہ وہ قلعہ اوسی طرح وگرد اوس کی ساکن ہے اور دروازہ قلعہ بہی صاف و پاک نظر آتا ہی و ایک جانور کنجشک سے
چہوٹا دروازہ پر بیٹہا ہوا ہی صاحبقران اکبر نی ایک تیر چلہ کمان میں رکہکر اوس پر اوس جانور دروازہ نشین کو مارا کہ وہ جانور ضرب
تیر سے مارا گیا بعد ازان وہ مرغ تیر خوردہ خندق قلعہ مین گرا ایک لمحہ نگذرا تہا کہ ایک دیو قوی ہیکل عریض کنان اشتلم گویان مانند پہلوان کشتی
گیر خندق سی نکلا اور قدم بردا شتہ صاحبقران اکبر کے پاس آیا اور آتی کی اول کلمہ کلام کری شہریار افلاک قدر نجہہ سجدہ ہو گیا صاحبقران اکبر
بہی اوس کے عمل بجا لانی سے حاضر زمین دیا یا بعد کشش و کوشش چار ساعت کی تلاش میں اوس دیو کو پہکر لی بند کرین بات اللہ صاحبقر
نشم تو ان بی زمین سے او ٹہا لیا جاتا تہا کہ جس طرح ویکہ سطح زمین پر بارہی اوس دیو نی فریاد الامان بلند کی اور کہا اے شہریار نصرت شعار میں
مسلمان ہوں فتاح حبشی میرا نام ہے میں عجسیمہ طلسم کشا کا خادم ہوں ہمیشہ حلقہ غلامی او میرد گوش رکہتا ہوں آج فقط اس قصد و ارادہ سے آیا تہا کہ شہریار
کی زور و قوت اصلی کا امتحان کروں الحمد للہ کہ امتحان کامل ہو گیا اب شہریار آفاق گیر میرا قصور و گناہ معاف فرمایں صاحبقران نی
شان یہ جس وقت اوس دیو کو رہا کیا او سیدہ قلعہ کا دروازہ کشادہ ہو گیا اور ملک دینار و خواجہ ورہم بادشاہ و وزیر ساسانہ خسروی مع فوج و سپاہ
اکبر ایک ترسیم پوش سلاح دیراق سی آراستہ تہا قلعہ سے باہر نکلا اور ایک تخت شاہانہ مرصع بجواہر بہی ہمراہ لائی تہی بعد ملازمت
تو قدموس صاحبقران اکبر کو فتح طلسم کی مبارکباد دی اور اوس تخت پر شہریار آفاق گیر کو سوار کیا اور خود مع فوج و سپاہ ہمراہ رکاب ظفر انتساب
جلو میں رہی شہریار مہربان مہر و مروت نی فرمایا اور پیادہ روی کی معذرت کی کہ ہم حق و ناحق پیادہ روی کا تکلیف کسواسطی گوارا فرمانی ہو
اسقدر محبت و مہربانی سے کیا حاصل ہی بارہی بہت خوشی ہی کہ تم بہی سوار ہو لو ملک دینار نی عرض کیا اے شہریار عالی وقار ہمارا حصول یہی
جلو میں چلنا ہمیں سعادت ہے کیا معنی کہ ہم کمترین غلامان بارگاہ ہے ہیں اس اثنا میں عدلون وارو غہ معادن بہی مع پسر معادن نوجوان کی
حاضر ہو گیا اور آستانہ بوسی مرحلہ طلسم کی مبارکباد دی بعد ازان ملک دینار صاحبقران والا مقام کو منزل عالی قصر سلطانی میں لے گیا صاحبقران
اکبر بجاہ و جلال تخت رفعت و اقبال پر متمکن ہوا ملک دینار و خواجہ درہم شاہ وزیر نی خدمت گذاری میں کر چست باندہی اور ہر قسم کا سامان
عیش و عشرت موجود کیا صاحبقران کر وہان شگوفہ وہاں کی مکانات و عمارات کو ملاحظہ فرمایا ہر ایک عمارات باشان و رفعت سلطانی تہی
بنا کاری ہوئی تہی شاہد ... کی مشاہدہ سی نہایت خرسند و محظوظ ہوا اور عدلون وغیرہ سی حرف و حکایات میں مصروف تہا کہ اس
اثنا میں چند نازنینان ماہ پیکر ... رقاصہ و خوانندہ ... صاحبقران نی دیکہا کہ ہر ایک ماہ جبین شعلہ رخسار پاکان ملاحت اسمان
اپنی گونا گون زیب ... ہزاران ہزار ادا و ناز دلربائی و عشوہ رعنائی مجلس میں حاضر ہوئیں صاحبقران اکبر کو نی
اون نازنینان ... تمکین وادا کی آنکہیں پسند خاطر ہوا لیکن فی الحال عالم طلسم میں شہریار کشور گیر کی دل محبت منزل میں
عشق ... ہوا ہی کہ اون نازنینان ... کسی کی طرف مخاطب نہیں ہوا اور ہر گہر التفات نفرمایا بالآخر
صاحبقران اکبر ... ملک دینار سی خزانہ طلسم کا حال پوچہا
ملک دینار نی عرض کیا اے شہریار ... تمام مال و خزانہ مع متاع طلسم حاضر ہی حضور ملاحظہ فرمائیں صاحبقران نامدار اوسی وقت ملک دینار
کی ہمراہ قلعہ سلوک کی کی دروازہ پر گیا دیکہا کہ قلعہ کی دیوار ارتفاع و بلندی میں بیس گز سے کم نہیں ہے اور سراسر نقرہ خالص سی بنی ہوئی ہے
اور چہار برج قلعہ طلائی احمر سے نہایت خوش قطع تعمیر کی گئی ہیں صاحبقران اکبر نی ملک دینار سی پوچہا کیا یہ برج و دیوار قلعہ جو طلا و نقرہ کی نظر آتی
ہیں واقعی یہہ تمام و کمال نقرہ و طلا خالص ہیں یا فقط باعث طلسم اونکا رنگ طلائی و نقرئی ہماری نظر میں محسوس ہوتا ہی ملک دینار نے کہا اے شہریار
اصل حقیقت یہہ ہی کہ تمام دیوار و برج قلعہ اندر سی سنگ سرخ کی ہی لیکن بالائی دیوار طلا و نقرہ سی پوشش کی گئی ہے صاحبقران اکبر نی دروازہ قلعہ کو

واسطے امانت ہوا اے شہریار یہ دونوں چیزیں بہترین متاع طلسم ہوشربا کی جاتی ہیں بعد فتح طلسم دونوں اشیاے نادر زمانہ پر قابض و متصرف
ہونا صاحبقران اکبر لوح کے مضمون مسرت خیز کو دیکھ کر اسقدر شادکام ہوا کہ وہ تمام بستگی خاطر و بیدماغی رفع ہو گئی لوح کو بوسہ دیکر گلے میں ڈالا
اور اوس مرکب پری نژاد عجوبہ روزگار کا نام شبرنگ ایسا فرخنال ہوا کہ فرط خوشی و خرمی سے پیرہن میں نہیں سمایا القصہ دروازہ قلعہ سے بانیل مرام
چلا آیا اور دوسرے روز ملک دینار وغیرہ سے رخصت ہو کر اول دارالضرب میں تشریف لایا وہاں دیکھا کہ ایک جماعت کثیر مردمان مزدوری پیشہ طلا و
نقرہ خالص کو بنام ہمایون صاحبقران اکبر سکہ دے رہی ہیں چنانچہ دینار سرخ بوزن ایک اشرفی کے تھا اور دینار سفید کا وزن دس مثقال
تھا صاحبقران نے دیکھا کہ اوسی گروہ مزدور و انفار میں لاقوت وغیرہ اشرار بھی بحال ستقیم مثل سکان بازاری کار و بار حمالی میں گرفتار ہیں صاحبقران
اخلاق مجسم نے پھر اوس لاقوت راندہ درگاہ کبریائی کو از راہ مروت نصیحت کی مگر وہ ہی سخنان ناروا ہیے جواب میں سنے نہایت بیدماغ و افروختہ
عدنوں سے پوچھا کہ یہ لوگ اس زر مسکوک کو یہاں سے لیجا کر کہاں رکھتے ہیں عدنوں نے کہا اے شہریار جس وقت کہ زر سکہ شدہ یہاں زیادہ
جمع ہو جاتا ہے یہاں سے لیجا کر قلعہ سکوکیہ میں ڈالدیتے ہیں صاحبقران نے پوچھا کس قسم سے لیجاتے ہیں اور کس طرح قلعہ میں ڈالتے ہیں
عدنوں نے کہا یا صاحبقران صورت حال یہ ہے کہ اجنہ شعینہ معاون لاقوت پرواز زر مسکوک کو اوٹھا لیجاتے ہیں اور اوسی طرح حالت پرواز
میں بالائی ہوا سے قلعہ کے اندر ڈال دیتے ہیں صاحبقران اکبر نے پوچھا کہ اجنہ مذکور اسقدر مجال و طاقت رکھتے ہیں کہ زر مسکوک کو بار دگر قلعہ کے
اندر سے نکال لیں عدنوں نے کہا اے شہریار زر مسکوک کا نکالنا شئی دیگر ہے معاذاللہ اگر بہ نیت فساد بھی ایسا قصد کریں یا نگاہ بد سے اوس
زر کی طرف دیکھیں تمام پیکر میں اون کے آتش غضب پیدا ہو جاوے اور جلکر خاک سیاہ ہو جائیں صرف اون اجنہ کا یہ کام ہے کہ بہ نیروی بال پرواز
سبدہاے پر از زر مسکوک اوٹھا کر بالاے ہوا جاتے ہیں اور بلندی وسط قلعہ سے اندرون قلعہ ڈال دیتے ہیں اے شہریار وسط قلعہ میں ایک دیوار نہایت
بلند و بالا کشیدہ ہے اس سبب سے قلعہ کے دو حصے مساوی ہو گئے ہیں ایک طرف اوس دیوار کے زر سرخ اور دوسری طرف زر سفید اسطرح ڈالا جاتا ہے
کہ زر سرخ و سفید بآسانی علیحدہ علیحدہ دونوں طرف جاتا ہے باہم مخلوط نہیں ہوتا جب صاحبقران اکبر نے یہ تمامی حالات دریافت فرمائے دوسرے روز
ایک تخت روان پر سوار ہوا اور بتجمل تمام کوہ سعادت تک تشریف لایا وہاں پہونچکر سب مردمان ہمراہی کو رخصت کیا اور خود پیادہ پا صبح تاریک میں کوہ سعادت
سے جانب شمال روانہ ہو گیا **روانہ ہونا صاحبقران اکبر کا جانب آہن حصار القصہ فتح طلسم جلد سوم اور حاصل کرنا متاع طلسمی**
یعنی مرکب طاؤس فرس وغیرہ سلاح کار راوی طلسم بند جادو زبان اس داستان مسرت بیان کو اس طرح گزارش کرتا ہے حقیقت شہریار نامور صاحبقران
اکبر بادشاہ واجب التعظیم شاہزادہ سعدالدین ابوالتمیم کوہ سعادت سے یکہ و تنہا جانب شمال روانہ ہوا پیادہ پا طے مسافت کرتا رہا چنانچہ حسب الحکم لوح وہ تمام روز صاحبقران
کو بادیہ پیمائی میں گذرا اور وقت شام ایک چشمہ پر پہونچا لب چشمہ ایک درخت سایہ دار بھی تھا صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ درخت مذکور کی ایک شاخ میں دستارخوان طعام
آویزان ہے شہریار عالم ستان نے اوس دستارخوان کو کھولا اوس میں نان و پارچہ گوشت پختہ موجود پایا چونکہ اوس وقت گرسنگی کا غلبہ زیادہ تھا طعام مذکور کو شکم سیر
نوش فرمایا اور شب کو اوسی چشمہ پر بعبادت الہی بسر کیا دوسرے روز پھر بدستور روز اول صحرا نوردی میں گذرا اور شب لب چشمہ بسر کی دستارخوان طعام بھی شاخ
درخت پر آویزان تھا طعام ماحضر بقدر خواہش نوش فرمایا روز سوم بھی اسی طرح دشت گردی میں تمام ہوا روز چہارم قریب شام لب چشمہ پہونچا اول آب چشمہ
سے دست و رو کو پاک کیا اور ایک ساعت آرام لیکر طعام نوش جان فرمایا بعد ازان سپر فولادی زیر سر رکھکر دراز ہو گیا اوس عالم تنہائی میں شاہزادہ کے
دل پر طرح طرح کے افکار و خیالات محیط ہو رہے تھے یعنی صاحبقران گیتی ستان اوس وقت اپنے محبوبان دلنواز کی تصور و خیال میں اسقدر
محو و مستغرق تھا کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہتی گاہے ملکہ نوبہار گلشن افروز کی بے اعتنائی اور آزردگی کو یاد فرما کر مذاق دل حاصل کرتا تھا اور کبھی [illegible]
کی صحبتہاے عیش کو تصور میں خوشدل ہوتا تھا اور گاہے ملکہ صبح دلکشا کی یاد و ہم آغوشی کا نشتر ہجران رگ جان میں خلش کرتا تھا اور گاہے ملکہ آفاق [illegible]
تاجدار کے بوس و کنار کا ذائقہ زبان پر آجاتا تھا اور دل شوق منزل اوس کا بیقرار ہوتا تھا اوس وقت صاحبقران عجب حالت حسرت میں محو و مدہوش رہا تھا

که ہرگز سراپا کا ہوش نه تھا اوسوقت صاحبقران اکبر سرشار بیخودی یہی چاہتا تھا که جسقدر یه خیال و تصور رنگین پیش دل ہو بیشتر ذائقه حیات کا باعث ہو
بلکه خدا سے دعا مانگتا تھا که الٰہی یه شب تمام اسی تصور شیرین میں گذر جائے اور میں تا وصل لیل و نہار اسی خیال تسکین بخش جان حزین میں مستغرق رہوں
اور اس حالت تصور میں اون محبوبان آرام جان کی ہم آغوشی سے صحبت عیش اور بزم لذت بخش دل گرم رکھوں ۔ ز چشم و دل به تماشا تمتع اندوزیم
ز جان و تن بسما از بان بگردانیم ۔ گل افگنیم و گلابی به رهگذر پاشیم ۔ مے آوریم و قدح در میان بگردانیم ۔ ندیم و مطرب و ساقی ز انجمن رانیم ۔ بکار و
بار زندگی کاروان بگردانیم ۔ گہے بلابه سخن با ادا بیامیزیم ۔ گہے بوسه زبان در دہان بگردانیم ۔ نهیم شرم به یکسو و باہم آویزیم ۔ بشوخیی که روی
اختران بگردانیم ۔ قصه کوتاه صاحبقران ایک حالت مسرت و نشاط میں مست و سرشار آلوده تھا ناگاه کیا دیکھتا ہے که بالائے شاخ درخت
ایک جانور پرواز کنان روبروے نظر بیٹھا اور ذکر الٰہی میں بزبان انسانی مترنم ہوا چونکه شب ماه تھی صاحبقران اکبر نے بنظر غور اوس طائر زمزمه سنج
کو دیکھا وه طائر اسقدر بدشکل و کریه منظر تھا که صاحبقران اوس کو دیکھنے سے نہایت مکدر و بیدماغ ہوگیا اور وه خیال رنگین و تصور شیرین
لذت فزائے دل و جان یک لخت خاطر سے رفع ہوگیا بے اختیار صاحبقران نے لاحول پڑھی اور کہا یا الٰہی میں اوسوقت کس تصور و خیال لذت بخش
دل و جان میں مستغرق تھا اور دفعتاً یه کیسی صورت زشت و مکروه میری نظر کے سامنے موجود ہوگئی کاش کوئی مرغ خوش رنگ نغمه سرا
خوش آہنگ بھی جلوه گر ہوکر میرا ہمزبان ہوکر کوئی زمزمه سنجی و ترانه ریزی کرتا البته اوسوقت خوشی میں لطف دوبالا ہوجاتا اور یه شب تنہائی
بعیش و نشاط بسر ہوتی اور میں اوس مرغ کی جلوه گری کو اپنے حق میں ایک فال نیک و مسعود سمجھتا بالآخر صاحبقران اکبر نے اوسی عالم
تکدر و لستگی خاطر میں اوس طائر کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا اے مرغ مکروه صورت میں حیران ہوں که تیری پیدایش سے آفریدگار عالم کی کیا
حکمت اور خالق کون و مکان کی کیا غرض اور کیا منشاء خاص تھا که تیرے خلق کرنے میں خداے عز و جل نے ناحق اپنی قدرت خالقی کو بیکار
صرف فرمایا اگر تیری عوض کوئی دوسرا طائر خوش آہنگ رنگین بال و پر خلق کرتا اوسکی قدرت و صنعت خالقی میں کتنا فروغ ہوتا یا شاید علم
الٰہی میں یه امر منظور ہوگا تیرے شغل و اذکار سے ساکنان ملا اعلے کو حظ پہونچے اس باعث سے تجھے خلق کیا ہے وه مرغ صاحبقران کے
عتاب و خطاب کو سنکر بفصاحت زبانی گویا ہوا اے شہزاده مغرور تو اوسوقت کس خیال خام میں مبتلا ہے تو نے کلام الٰہی یعنی وه کتاب
آسمانی جو تیرے جد امجد پر نازل ہوئی ہے نہیں دیکھی اور شاید اوس کتاب کی یه آیه وافی ہدایه تیری نظر سے نہیں گذری افحسبتم انما خلقناکم
عبثا اے شاہزاده مست باده نخوت بیخودی سے آگاه ہو که حکیم بے بدیل آفریدگار عالم نے کوئی شے اس کائنات نشات میں بے حکمت خلق نہیں کی ہے اور اپنی
مخلوقیت و صنعت کامله کا جلوه ہر ایک شے میں رکھا ہے ۔ اے شاہزاده غافل و مغرور ۔ خاکساران جہان را بحقارت منگر ۔ تو چه دانی که درین گرد سوارے
باشد ۔ وه طائر اس شعر کو بفصاحت و بلاغت زبانی پڑھکر درخت سے پرواز کرگیا اوسوقت صاحبقران اکبر کے دل پر اوس طائر کا قول الہام ثمر ہوا
که صاحبقران اپنے کلمات لعن و طعن سے کمال درجه نادم و پشیمان ہوا بلکه دریائے انفعال میں غرق ہوگیا اور اسی پیچ و تاب میں وه شب تنہائی بسر کی
صبح ہوتے ہی افتان و خیزان وہاں سے روانه ہوا مگر آج بخلاف روز ہائے گذشته صاحبقران پر حالت بادیه پیمائی میں تشنگی نے ایسا غلبه کیا که صاحبقران کا
شدت تشنگی سے حال دگرگون ہونے لگا اور ہر طرف تلاش آب میں مصروف ہوا مگر اوس صحرائے لق و دق و بیابان بے آب میں پانی کا نشان تک نظر نه آیا جسقدر
تجسس کیا آب نایاب پایا اور صرف لوح و قلمی مانند تھی که غیر چشمه منزل دوسری جگه کہیں پانی نه پہنچا اس سر زمین کی صعوبت و ہلاکت کا اندیشه ہوا صاحبقران
اکبر زیاده مضطرب و بیقرار ہوا که اب کیا کروں پیاس تشنگی کی شدت پانی کی وه قلت دل میں کہتا تھا بار خدایا اب کیا کروں کدہر جاؤں یہاں آب نایاب مفقود ہے
اور منزل بہت دور ہے شاید شام تک بدیں ختم ہوگی اور تشنگی کو لمحه بلمحه فروغ و اشتداد ہوا جاتا ہے تا شام کسطرح زندگی ہوگی اگر یہی صورت رہی البته زنده رہنا مشکل ہے
الغرض صاحبقران اکبر … بیابان … وحشت … که سرتا سر صحرا قیامت کا نمونه ہو اس غلبه تشنگی کو کسطرح رفع کیا جا
[illegible] … شدت تشنگی … دل خسته حالی

لی نوبت پہونچی تھی کہ چشم مبارک مین بسبب ضعف کے تاریکی پیدا ہوگئی یعنی کہ وقت چاشت سے اوس عالی مقدار پر تشنگی کا غلبہ شروع ہوا تھا اور ایک قطرہ
آب تک حلق مین نگیا تھا آخر کار اوسی بدحالی و خستہ جانی مین قریب زوال شمس وہ شہریار بلند اقبال ایک چشمہ پر پہونچا دیکھا کہ اوس چشمہ کا پانی سر تا سر سبز رنگ
ہے مگر اوس غلبہ تشنگی اور بیطاقتی مین کچھ خیال نکیا کہ آب چشمہ کیسا ہے کیسا نہین تہا اوس بیخودی و سراسیمگی مین لوح کا امتناع یاد رہا بے اختیار اپنے دونون
ہاتھ آب چشمہ مین ڈالدیے کہ قدرے پانی لیکہ حلق و گلو کو تر کرے کہ وہ تشنگی فرو ہوجاے پانی مین ہاتھ کا تر ہونا تھا کہ دونون کفدست مین سوزش پیدا ہوگئی یعنی
یہ معلوم ہوا گویا آتش سوزان مین ہاتھ ڈالدیا او سیدم کفدست مین آبلے پیدا ہوگئے اور ہر ایک آبلہ مین اسقدر سوزش ہوئی کہ صاحبقران اکبر کے دل سے
بے اختیار فریاد و فغان نکلی اوس شدت کرب و بیتابی مین وہ ناسور شکل ماہی بے آب زمین صحرا مین تڑپنے لگا اور وہ سوزش مخلل روح لحظہ بلحظہ ترقی کرتی تھی
شاہزادہ کو اندیشہ ہوا اور دل مین کہا اے معز الدین اگر یہی حالت سوزش و درد کی تمام روز رہی البتہ جان نازک کالبد تن سے ضرور مفارقت کر جائیگی
صاحبقران اکبر کو اوسوقت کوئی چارہ گری بجز اسکے نظر نآئی کہ اسماء الٰہی کو پڑھکر اون آبلہ ہاے پر سوز پر دم کرے شاید اسماے متبرک کی تاثیر سے سوزش
مین کمی ہوجاے چار و ناچار چند اسماء اعظم پڑھکر دم کیے اگرچہ کسیقدر اوسوقت اسم اعظم کی برکت سے تسکین و افاقہ ہوجاتا تھا مگر لمحہ کے بعد پھر وہی درد اور
سوزش ترقی کرتی تھی معاذ اللہ سوزش بھی وہ سوزش کہ الامان والحفیظ شدت درد سے ہر دم صاحبقران کا حال ابتر اور رنگ رخ متغیر ہوجاتا تھا شاہزادہ
نالان بسبب تکلیف درد اور شدت سوزش سے زیادہ تر بیتاب و بیقرار ہوگیا اوسوقت بکمال تضرع و زاری درگاہ کارساز حقیقی مین دعا و مناجات کی اور چارہ ساز
بندہ نواز سے شفا کا ملتجی ہوا بالآخر تیر مراد ہدف اجابت پر پہونچا بالفضل آفریدگار و بمدد طالع سازگار حضرت خضر علیہ السلام رہنماے گم گشتگان بادیہ غفلت
و بمیمنت برسر شہزادے پہنچے اور ازراہ تفقد و مہربانی فرمایا اے شاہزادہ معز الدین آگاہ ہو کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے تجھے تنبیہ کی ہے کہ تو آیندہ کارخانہ قدرت و حکمت
ربانی مین غفلت نکرے اے شاہزادہ یاد کر تو نے کسی روز ایک طایر کریہ منظر پر کلمات طعن زبان سے نکالے تھے اور نظر حقارت اوس طایر کو تو نے دیکھا اور
آفرینش الٰہی پر تو ہنسا تھا اب تو اوسی مسئلہ مین گرفتار آلام ہوا ہے علاوہ ازین تو نے لوح کی ہدایت بھی فراموش خاطر سے سہو و محو کردی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تو اس
حال سقیم کو پہونچا اے معز الدین اللہ جل شانہ نے اوسی طایر مقبول درگاہ سے تیری صحت و شفا وابستہ کی ہے اب تجھکو طایر مذکور سے رجوع فرمانی چاہیئے
کہ تو جلد تر اس بلاے درد و سوزان روح سے خلاصی پائے او شاہزادہ آگاہ ہو کہ یہ آب چشمہ تمام زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے اصلی کیفیت یہ ہے کہ اس چشمہ سے ایک عقرب اور ایک
تحتا چسے اہل ہند گہرا کہتے ہین ہمیشہ پانی پیا کرتے ہین اون دونون جانوران موذی کا سم قاتل اس چشمہ مین ملتا رہتا ہے اور وہ ایسا زہر سریع الاثر
ہے کہ اگر ایک قطرہ بھی آب چشمہ سے حلق مین اوترجائے انسان اوسیوقت مرجائیگا خیر گذری کہ تمنے اوس چشمہ کا پانی نہ پیا ورنہ زندہ رہنا محال تھا القصہ حضرت خضر نے صاحبقران
اکبر کو ایک درخت کا نشان دیا اور چند کلمہ مناسب وقت سمجھا دیے صاحبقران اکبر اوسی حالت کرب و بیقراری مین حسب الارشاد ذیشان ہادی خضر پھر ایک چشمہ پر آیا اول
آب شیرین لطیف جسکا ہشش نوش فرمایا دیکھا کہ ایک درخت سبز و خرم نشان دادہ حضرت خضر اوس چشمہ پر سایہ گستر ہے اور وہی طایر کریہ منظر شاخ درخت پر بیٹھا ہوا بزبان
عربی نہایت فصاحت و بلاغت سے اذکار الٰہی مین رطب اللسان ہے صاحبقران اکبر نے بعجز و انکسار اپنے قصور کی معذرت چاہی اور اوس خیال باطل سے توبہ و استغفار کی
بعد ازان اوس مرغ والا خصال کو خضر علیہ السلام کا پیام و سلام پہونچایا اوس طایر قدسی سرشت نے ازراہ رحم صاحبقران اکبر کے حال پر افسوس کیا اور اپنے بازو سے چار
بال توڑکر زیر درخت ڈالدیے صاحبقران اکبر نے حسب ہدایت خضر پر ہاے مذکورہ اوٹھالیے اور آبلہ ہاے کفدست پر لیکر مالش کی وہ تمام سوزش و درد یک لخت رفع و دفع
ہوگیا شاہزادہ نے اوس طایر مقبول درگاہ صمدیت و برگزیدہ حق سے پوچھا اے طایر خوش باطن یہ ارشاد فرماو کہ تم کس جنس پاک سے ہو تمھاری جنس کا کیا نام ہے اوس طایر پاک
سرشت نے بزبان انسانی کہا اے شاہزادہ میری جنس کا نام ہما ہے ہم ہمیشہ اسی صورت و شکل ہمائی مین بقوت پر و بال پرواز کرتے رہتے ہین اللہ جل شانہ نے ہمارے
سایہ بال مین یہ خاصیت بخشی ہے کہ مین جس فرد بشر کے سر پر سایہ گستر ہوجاؤن وہ شخص ضرور کسی بادشاہ کا وزیر ہوجائیگا جسطرح ہما کے سایہ مین اللہ نے تاثیر
بخشی ہے کہ انسان بادشاہ ہوجاتا ہے اے جوان مین نے ہمیشہ کو اپنا یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ مین سال مین چند مرتبہ اس درخت سے اوترا کرتا ہون اور بقدر قوت لایموت
سنگریزہ وغیرہ کھالیتا ہون پھر بدستور معین اسی درخت پر بصورت طایری شب و روز یاد الٰہی مین مشغول رہتا ہون تمام عمر مین نے اپنی جنس کی صورت مین ایسا کریہ شکل

نہ تھا القصہ جب سے میری ہئیت مادہ کو ایک شہباز ظالم خدا ناترس نے بسبب حمق کی یا بال و صورت گرفت کر لیا اور مین تنہا رہ گیا مین نے خداوند کریم سے دعا
کی اور اپنی نئی صورت کا ملتجی ہوا کہ بار دگر کوئی صیاد مجھے بھی صید نہ کرے اور مبادا میری صورت جمیل و رنگینی بال و پر پر فریفتہ ہو جائے اس سبب سے میری
یہ کہ میری صورت ایسی کریہہ ہے کہ کوئی شخص مجھے پسند نہ کرے بلکہ مجھے دیکھکر متنفر ہو صاحبقران نے پوچھا اب یہ فرماؤ کہ تمہارا زبان انسانی مین کلام
کرنا اور لفصاحت گویا ہونا اسکا کیا باعث ہے اوس طائر نے کہا جس روز تم نے میری شکل زشت کو دیکھکر یہ طعن و طنز خندہ کیا اوسوقت مین نہایت درد دل
سے رویا اور مین نے دعا کی یا الہا تو اسوقت مجھے زبان انسانی اور طاقت لسانی بموافق فہم بشری کرامت فرما کہ مین اس انسان غفلت نیوش
اور اس شاہزادہ مدہوش کو جواب دون بلکہ بکلمات نصیحت اوسے خواب غفلت سے بیدار کر دون کہ آیندہ وہ متنبہ ہو کر مخلوقات الٰہی کو بنظر حقارت
نہ دیکھے چنانچہ اوسیوقت میری دعا و التجا مستجاب ہو گئی اور مجھے اسقدر طاقت ملی کہ مین نے وہ کلمات تیرے روبرو بیان کیے الحمد للہ کہ میری نصیحت
پر تو نے خیال کیا اور خواب غفلت سے جلد تر بیدار ہو گیا اسی طرح میری وہ التجا بھی مقبول ہوئی تھی اور حسب درخواست میری صورت بدترین اشکال
سے مبدل ہوئے جیسے تیری نظر مین جلوہ گر ہوئی اور تو نے نفرت کی تھی حاصل کلام صاحبقران اکبر نے اوس طائر قدسی آشیانی سے معذرت کی
اور اوس کی عنایت و احسان کا شکر ادا کیا کہ مین نے تیری توجہ سے اوس تکلیف سوہان روح و مخل جان سے نجات پائی بعد اوس کے موافق
ارشاد حضرت خضر علیہ السلام قدرے آب شیرین اوس چشمہ سے لیا اور دو روز متواتر ایک اسم اعظم تعلیم کردہ خضر راہ نما آب پر دم کرتا رہا اول قدرے
آب خود نوش فرمایا اور اوسی آب سے غسل بھی کیا تاکہ اون جانوران موذیہ یعنی عقرب و رتیلا کا زہر جسم پر اثر نہ کرے بعد ازان صاحبقران اکبر
حسب نشاندہی خضر اوس جگہ آیا جہان وہ جانوران موذی رہتے تھے صاحبقران نے دیکھا واقعی وہ تختہ زمین اون جانورون کے اثر سمیت سے
سر تا سر بے علف و گیاہ نظر آتا ہے اس اثنا مین وہ دونون جانور مہلک جان بلائے بیدرمان بوئے انسانی پا کے تازیانہ وہان پہونچے
صاحبقران اکبر نے بنظر غور دیکھا کہ وہ حشرات الارض قد و قامت مین مثل شتر کلان کے دراز ہین اور چشمہائے شعلہ آگین مثل تنور آتش کے
روشن ہو رہی ہین علاوہ اس کے اون کے زہر و سمیت کی یہ تاثیر دیکھی کہ جسوقت وہ عقرب نیش مارتا تھا پارہ ہائے سنگ سخت اور سنگلاخ
آب ہو کر بہہ جاتا تھا صاحبقران اس کیفیت کو دیکھکر نہایت خائف ہوا مبادا اون کے زہر سے کسی طرح کا نقصان پہونچے مگر ببرکت اسم اعظم
اور تاثیر آب چشمہ سے کہ وہ چشمہ محل و مصدر پاک تھا اور صاف باطن تھا شاہزادہ ہر طرح محفوظ و مامون رہا ورنہ یقین ہوتا تھا کہ وہ زہر
قاتل ایک تیر کے فاصلہ سے جسم انسان کو آب کر دیتا صاحبقران نے اوس وقت جرأت و چالاکدستی کو کام فرمایا کہ بچند تیر جان ستان اون
جانوران موذیہ کے جسم کو مثل غربال مشبک کر دیا مگر یہ حال تھا کہ جو تیر اون کے جسم مین غرق ہوتا تھا پیکان فولادی آب ہو جاتی تھی جب وہ دونون
حیوان ہلاک و معدوم ہو گئے صاحبقران اکبر نے زمین کو خنجر سے کندہ کیا اور دونون کی لاشہ ہائے ناپاک دفن کر دیے کہ اثر زہر ہوا مین ملکر اوس سرزمین کی ہوا کو خراب
نکرے بعد ازان وہان سے شکر گویان پیشتر روانہ ہوا دو روز کامل قطع مسافت کرتا رہا تیسرے دن دور سے ایک قصر عالیشان نمودار ہوا جسکی شوکت و رفعت کو روبرو ارم
ذات العماد بھی ایک ایوان کمتر معلوم ہوتی تھی یعنی ستارہ بانا قصر طلائی مرصع بجواہر اسقدر جلا و صفا دور سے نظر آتی تھی کہ اوسکے مشاہدہ سے چشم خیرہ ہوتی تھی اور ہر ایک قبہ اوس قصر کا
قبہ آفتاب کی مانند نور افزائے عالم ہو رہا تھا حتی کہ قبہ ہائے مذکور کی تابندگی اور پرتو جلا سے نہم فرسنگ تک مین صحرا روشن و منور تھی سبحان اللہ تعالیٰ الذان قصر عالی بناکہ بلسان
بہشت برین دلکشا عجب طرحکا قصر عالی نظر آیا جسکی شان و شوکت کو دیکھکر چشم کو نور و دل کو سرور حاصل ہوتا تھا اور جسوقت نسیم روح بخش صبح ہوا چلاتی اوس قصر کی جانب سے آتی تھی
تو بوئے خوش سے دل و دماغ کو تازگی اور جان کو بالیدگی ہوتی تھی اور اوسکی نکہت عنبر بار سے دل و دماغ معنبر و معطر ہو جاتا تھا صاحبقران اکبر بیشائبہ وسواس آوارہ روی اور صعوبات
بادیہ پیمائی اوس قصر فردوس نشان کو مشاہدہ کرکے اسقدر خرسند و خوشناک ہوا کہ اپنی تمام تکلیف و پریشانی بھول گیا اور جان تازہ قالب بیجان مین آگئی قدم سرداشتہ اوس قصر خوش
خلد برین کیطرف روانہ ہوا چونکہ وہ قصر عالی منزل ایک باغ رشک فردوس مین واقع تھا صاحبقران اکبر اوس باغ کے اندر داخل ہوا عجیب باغ مینو سواد جنت نشان باکیفیت
و نزہت دیکھا جسکی صنعت مین راوی شیرین مقال کی کلک زبان قاصر بلکہ نفس الامر وہ باغ رشک خلد برین تعریف و توصیف سے مستغنی ہے ع فضائے دلکشا الفت جان فزائے

ہوا سے جان تو تازیش دل کی شود سے پردہ بیسہ سبزہ لولو لب جو یہ جو خط گرد لب خوبان دلجو وہ مختصر کیفیت یہ ہے حالانکہ قلعہ یاقوت نگار منزل خاص ملکہ مہر نگار
اور اوسکا باغ مینو سواد لطافت و آرایش مین اپنا نظیر نہین رکھتا لیکن اس باغ کی زینت و خوبی اور آرایش چمن بندی کے پاسنگ بھی نہین ہو سکتا
بلکہ راویان صادق بیان کا یہ قول ہے کہ اس طلسم عالی منازل کے تمام مقامات و طبقات مین کوئی باغ بھی اس باغ بے مثل و نظیر کا مقابل
صاحبقران اکبر کی نظر انور سے ابتک نہین گذرا تھا الغرض صاحبقران اکبر باغ مین داخل ہوا ہر طرف سیر کنان بطور گلگشت جاتا تھا اور جس میوہ دار
باغ کی طرف صاحبقران کا میلان خاطر ہوتا تھا بے تکلف وہ شاخ ثمردار شہریار کی قریب آجاتی تھی اور صاحبقران اکبر بلا زحمت اوس ثمر کو شاخ
سے لیکر نوش فرماتا تھا اور ایک عالم تحیر مین جاتا تھا بالآخر خرامان خرامان اوس قصر عالی بنا مین پہونچا عجب شان و شوکت اور رفعت و زینت کا قصر دیکھا کہ
تمام عمر ایسا قصر بلند پایہ دیکھا نہ سنا تھا صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ اوس قصر باشکوہ کے متعلق چالیس ایوان عالیشان ایسے ہین کہ کوئی ثانی کسی قصر سے
نہین رکھتا اور سرتاسر مرصع بزمرد و جواہر ترتیب دیئے گئے ہین یعنی ایوانہائے مذکورہ مین انواع و اقسام رنگ کا جواہر نصب کیا ہوا تھا ازانجملہ ایک ایوان کمال زینت
و زینت اور تکلف و آرایش سے آراستہ ہو رہا تھا و صناعان روزگار نے نقش و نگار اس صنعت سے بنائے تھے کہ چشم نظارگی اوسکے تماشے سے متحیر ہوتی تھی یعنی ایک
در و دیوار اور طاق و محراب پر انواع انواع قسم کے نقش و نگار اور گلہائے بوقلمون ریزہ ہائے زمرد و یاقوت اور ہر رنگ کے جواہر بیش بہا سے آراستہ کیا تھا اور وسط
ایوان مین ایک حوض نہایت صنعت و عمدگی سے تعمیر کیا تھا کہ چار دور اوس حوض کے یعنی کنارہ ہائے حوض سنگ بلور شفاف سے مرصع بیاقوت و زمرد ترتیب دیئے تھے
کہ اوسکی شعاع جلائے تمام صحن باغ کو روشن و منور کر رکھا تھا اسیطرح وسط حوض مین ایک فوارہ نہایت خوشنما ایک پارچہ زمرد سبز سے تراش کر بنایا تھا علاوہ
ازین لب حوض ایک تخت جواہر نگار پر فرش ملوکانہ بچھا ہوا اور روبرو تخت صندلی پر چند آلات میکشی یعنی جام زمردین بلورین اور شیشہ ہائے رنگین پر از بادۂ
ریحانی مع اقسام گزک بتکلف تمام دھرے تھے صاحبقران اکبر کسل و تکان راہ سے ماندہ ہو رہا تھا بعد سیر و تماشا اوس تخت بارفعت پر متمکن ہوا اور ہر طرف نگاہ
کی دیکھا کہ اوس ایوان عالیشان کی چار سمت چار حجرے ہین اور ہر ایک حجرہ کے در پر پردہ ہائے زربفتی و مخملی مرصع کار آویزان ہین بعد ازان شاہزادہ
کامگار سامان بادہ نوشی کی طرف متوجہ ہوا اول ایک پیمانے پر از بادۂ لالہ فام کو اوٹھاکر سونگھا وہی افشردہ انار طلسم پایا اور وہی خوشبو انار
کی نکہت و بو دماغ مین آئی جو ہر ایک مقامات طلسم مین صاحبقران کے واسطے موجود ہوتی تھی شاہزادہ نہایت خوش ہوا اور حکیم اسقلیبوس
الٰہی وغیرہ حکمائے بانیان طلسم کی ارواح مطہرہ کو دعائے خیر سے یاد کیا بعد ازان بخوشی دل بطیب خاطر چند جام بادۂ گلفام کے لاجرعہ نوش
فرمائے اور گزک اور پستہ و بادام وغیرہ سے کام و زبان کو لذت بخشی بعد ازان باطمینان خاطر و فرحت دلی تخت رفعت پر آسودہ ہو گیا ایک لمحہ نگذرا
تھا کہ شہریار عالی وقار پر اسقدر غلبہ خواب پیدا ہوا کہ بے اختیار چشم خمارین بند ہو گئین صاحبقران اکبر نے عالم واقعہ مین دیکھا کہ اون حجرہ ہائے ایوان
سے یکبار ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار گلشن افروز و ملکہ ناطقہ روشن بیان و ملکہ صبح روشن گہر ہر ایک خاتون خورشید طلعت سراپا زیور و جواہر مین غرق
با ہزاران ہزار کرشمہ و ناز و دلربائی و ادا ہائے رعنائی شعلہ جوالہ کی مانند باہر نکلین اور بہیئت مجموعی چارون خاتونان عالی قدر مثل [illegible] اوس
خورشید سپہر تاجداری کے گرد و پیش تخت پر بیٹھ گئین اوسوقت صاحبقران اکبر کی نظر مین چارون انجم فلک محبوبی اسقدر خوش معلوم ہوئین
کہ گاہے عالم ظاہر مین بھی ایسی مناسب مزاج نہوئی تھین صاحبقران نے دل مین کہا ای سبحان اللہ عجب اتفاق ہے کہ ان ملکاؤن کے [illegible]
ملکہ صبح روشن گہر بھی آئی ہے اس اتفاق کو حسن اتفاق کہنا چاہئے کہ روشن گہر تنہا آگئی ملکہ صبح دلکشا نہین آئی اگر وہ صبح صادق بھی یہان آجاتی البتہ ایک
نوع کا خلجان پیدا ہوتا اور خواہ مخواہ ایک خفیہ تامر خفیہ دلکار ہو جاتا اسواسطے کہ مین بہر صورت بسبب غلبہ محبت و سوزش عشق صبح روشن گہر کی جانبداری کرتا
اور زیادہ تر اوسی کی صحبت اختلاط مین مصروف رہتا یہ امر صبح دلکشا کی خلاف طبع ہوتا چنانچہ اسوقت مین اپنی محبت کا اندازہ کرتا ہون تو ایسا پایا جاتا کہ صبح روشن گہر
مثل جان شیرین مجھکو عزیز ہے اوسوقت بھی یہی صورت پیش آتی کہ صبح روشن گہر سے مین زیادہ تر مانوس و مالوف ہوتا اس صورت مین باعث رشک و حسد رنج و
ملال کو طول کھینچتا یہ خوب اتفاق ہوا کہ صبح دلکشا یہان نہین آئی القصہ صاحبقران نامدار چارون شاہزادیون کی صحبت عیش مین مصروف ہوا اور بشوق دل ایک

کے ہاتھ سے جام شراب نوش فرمایا اور ایک حالت شوق مین نوبت بنوبت بہلا کے گزک ہر ایک کوکب شکرپارہ سے لبوں سے لیلی شوخ یہ صحبت ایوان
ان گرم تھی کہ ناگاہ ایک تخت سونے کا آسمان سے اوس شگفتہ صحبت عیش مین پہونچا صاحبقران نے دیکھا کہ اوس تخت پر ملکہ شمسہ تاجدار بلند اقبال
وملکہ نوبہار و ناطقہ وصبح دلکشا چارون ہوا مین صاحبقران اکبر اون خاتونان اربع کو دیکھکر متحیر ہوا اور نازنینان اول کو بغور دیکھکر بار دیگر
خاتونان تخت سوار کی شکل وصورت کو ملاحظہ فرمایا سر مو فرق وتفاوت نہ دیکھا حیرت بالائے حیرت واقع ہوئی دل مین کہا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے
ان نازنینان ہفت گانہ کو کیا تصور کیا جائے کسکو اصلی سمجھون کسکو نقلی تصور کرون ہر ایک کی شکل وصورت کو دیکھتا ہون سر مو فرق نہین پاتا
یہ نازنینان توام بیک وضع وشکل کسطرح پیدا ہوگئین بالآخر اسی حیرت واستعجاب مین صاحبقران اکبر کی آنکھ خواب راحت سے وا ہوگئی جس وقت
شہریار نامدار بیدار ہوا اوس صحبت اور نازنینان ماہ طلعت سے آثار تک نپائے دل مین کہا اسے معز الدین طرفہ صحبت اور نادر معاملہ حیرت افزا
پیش آیا ہے کہ آجتک کبھی وہم وخیال مین بھی نگذرا تھا الٰہی یہ کیا تماشائے حیرت انگیز وتعجب خیز تھا کہ دو ملکہ شمسہ اور دو نوبہار و دو ناطقہ و دو صبح
بیک شکل وصورت ووضع ولباس یکجا جمع ہوگئین ہین بلکہ زیادہ تر استعجاب کا یہ مقام ہے کہ ہر ایک نازنین جن صورت وترکیب اعضا مین سر مو
فرق نرکھتی تھی حالانکہ صبح مکرر کا ہونا چندان تعجب نہین ہے کس لیے کہ دونون صبح افق خاوری یعنی صبح دلکشا وصبح روشن گہر عالم اسباب مین موجود
ہین لیکن شمسہ اور نوبہار و ناطقہ مکرر بیک ہیئت ووضع کسطرح پیدا ہوگئین الغرض صاحبقران گیتی ستان دیر تک دریائے حیرت واستعجاب
مین غوطہ زن رہا آخرکار اسی فکر وتشویش مین اپنے تخت سے اوٹھا اور اون حجرہائے ایوان کی طرف اس قصد وارادہ سے گیا کہ شاید یہ واقعہ بھی کوئی
شعبدہ ونیرنگ طلسمی سے ہو اور وہ نازنینان ہمشکل انہی حجرون سے نکلین ہون بہرحال ایک نظر دیکھنا ضرور ہے غالب کہ یہ گمان وقیاس درست
نکلے اسی عزم سے شاہزادہ کامگار نے حجرہائے مذکور کو تمام وکمال دیکھا اون حجرون مین کیا دھرا تھا جو نظر آتا وہان بوے انسان تک نہ آتی تھی شکل انسانی تو
دیکھے اوسوقت صاحبقران اکبر کو زیادہ تر تحیر لاحق حال ہوا لوح سینہ گلو سے اوتار کر اوس مین نظر کی لوح مین یہ مرقوم پایا اے شہریار بلند اقبال تم بعد ہلاک کرنے
عقرب و بیتیار دونون جادوان سوذی کو قصر الزین مین پہونچو گے وہان عالم منام مین ایسا تماشائے حیرت افزا تمکو لاحق ہوگا کہ دریائے حیرت مین غرق ہوجاؤ گے اور وہ
استعجاب کسیطرح تمھارے دل سے دفع نہین ہوئیگا مگر تم بالفعل اوس قصر سے جلد آنا اور اول متوجہ آہن حصار ہو کر اوس طلسم کو فتح کرنا اوس طلسم مین مرکب طاؤس
فرین تمھارے ہاتھ آئیگا جسوقت وہ توسن نادر روزگار ہاتھ آجائے تم اوس فرس پر سوار ہو کر بار دیگر قصر الزین مین تشریف لانا اور جو عالم منام مین تماشا کے
حیرت افزا دیکھا ہے بچشم ظاہر ملاحظہ فرمانا البتہ اوسوقت تمام حیرت وتعجب تمھارا برطرف ہوجائیگا قصہ مختصر صاحبقران گیتی ستان شکنندۂ طلسم سیمینا ایک
شب اوس قصر مین رہا اور دوسرے روز حسب ہدایت لوح بقصد فتح طلسم آہن حصار روانہ ہوا تین روز قطع مسافت کرتا رہا روز چہارم ہنگام راہ روی مین دیکھا
کہ ایک دیوار آہنی سر بفلک کشیدہ سد راہ ہے اوس دیوار کی ابتدا وانتہا معلوم نہوتی تھی اور جابجا دیوار پر برج بنے ہوئے تھے یعنی ایک برج سے دوسرے برج تک پانسو قدم
شماری فاصلہ تھا اور زیر دیوار ایک خندق عریض وعمیق پر از آتش سوزان کندہ تھی اور آتش خندق کی تابش سے وہ دیوار اسقدر گرم ہوئی تھی کہ رنگ دیوار سیماب ہوگیا
تھا بلکہ تابش آتش سے دور تک کے فاصلہ تک ساری زمین صحرا نمونہ جہنم معلوم ہوتی تھی کسی ذی روح کا مقدور نتھا کہ اوس سطح زمین تابہ آہن پر قدم رکھ سکے صاحبقران اکبر
نے اوس دیوار نمونہ آفت کو دیکھکر لاحول پڑھی اور زیر دیوار دور تک ایک طرف کو روانہ ہوگیا وقت ظہر ایک دروازہ پر پہونچا دیکھا کہ وہ دروازہ اندر سے بند ہے اور اوس دروازہ کے
دونون طرف دو فیل سنگ کی ہیکل مہیب وخوفناک بنی ہوئی ہین اور اون فیلون کی خرطوم باہم اسطرح پیچیدہ ہین کہ احیانا اگر دروازہ بھی کھل جائے پھر بھی پیچیدگی
خرطوم سے آمد ورفت کی راہ آمد ورفت سے مسدود ہے صاحبقران اکبر دل مین سمجھا کہ بیشبہ وشک آہن حصار یہی قلعہ سے عبارت ہے چار وناچار صاحبقران اکبر ایک درخت
چنار کے سایہ مین جو مقابل دروازہ اوس دروازہ کے تھا بسبب گرمی وتکان بادیہ پیمائی کے بیٹھ گیا مگر اوسوقت صاحبقران اکبر پر اسقدر تشنگی غالب ہوئی کہ بیتاب
وبیقرار ہونے لگا ہر چند تلاش آب کی مگر کہین پانی کا نشان نپایا صاحبقران نے لوح مین نظر کی اور مشورہ لیا کہ اب کیا کرنا چاہیے لوح سے یہ ارشاد ہوا کہ صاحبقران اکبر
واسطے زبدہ سلاطین اولاد پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ جسوقت تم قریب آہن حصار کے پہونچو گے ایک دروازہ بند نظر آئیگا اور اوس دروازہ پر دو فیل آہنی کی ہیکل

بہیبت وصلابت دیکھو گے اور ہر ایک ہیکل فیل پر ایک ایک زنگی قوی ہیکل دیو صورت سوار ہوگا یا صاحبقران آگاہ ہو یہاں تمکو سات جنگ مختلف الاوضاع درپیکار ہونگی اسواسطے کہ تم ہر ایک قلیم کے طرز جنگ سے واقف ہو جاؤ اور تمکو اب ہنگامہ ہے وہ پہونچے بلا نظر کردہ ہو کمان سے تیار ہو جاؤ تمکو چاہیئے کہ طریق جنگ مردان ہر اقلیم خاطر مبارک مین مرتسم رکھو کہ عنقریب معاملہ جنگ پیش آنیوالا ہے اے شہریار اس طلسم مین سات قسم کی فوج ہے ہر ایک سردار فوج نبرد جنگ و مقابلہ پیش آئیگا لیکن بعض اون مین مغلوب ہو کر تمھاری اطاعت قبول کرینگے اور بعض از راہ شرارت نفس و خبث باطن قتل و ہلاک ہونگے یعنی مسلمان و خداپرست مطیع ہو کر حلقۂ غلامی مین داخل ہونگے اور کافران ابلیس پرست معرض قتل مین آئینگے غالب ہے کہ ہنگام معاملہ جنگ تک یہی درخت چنار جو روبروئے دروازہ حصار واقع ہے اور تم اوس کے سایہ مین قیام گزین ہو تمھارا مسکن و مامن رہیگا اب تم یہ کام کرو کہ اس اسم بزرگ کو جو سطح لوح پر مرقوم ہے بآواز بلند پڑھکر نوک خنجر پر دم کرو اور زمین پر تین گز سے تین گز تک چار خط اوسی خنجر سے کھینچو بعد ازان زمین مذکور کو تین گز عمیق کندہ کرو اوسوقت ایک چشمہ آب شیرین نکلیگا اول اوس چشمہ سے تم غسل کرنا اور بقدر خواہش آب نوش فرمانا غلبہ تشنگی برفع ہو جائیگا بعد اس کے وہ سبوئے حکمت جو تمھارے پاس ہے اوسی آب چشمہ سے بھر کر لیجاؤ اور ہر ایک فیل دروازہ کے خرطوم مین تین تین سبو کا آب ڈالو اور قدرت خدا کا تماشا دیکھو الغرض صاحبقران اکبر نے لوح کے ارشاد کو حافظہ مین رکھا بعد احکام اور بھی لوح سے ارشاد ہوئے تھے وہ بھی شاہزادہ نامدار نے استماع فرمائے عنقریب بموقع تحریر مین آئینگے صاحبقران اکبر نے دل مین کہا سبحان اللہ وبحمدہ اس دفعہ لوح نے ہمین عجب حمالی کی خدمت اور مشقت کی ہدایت کی ہے اور طرفہ تر محنت کا کام ارشاد کیا ہے جو تمام عمر ہمنے نہین کیا تھا یعنی اول مین ایک چاہ عمیق کندہ کرون اور آب شیرین نکالون جس سے غلبہ تشنگی فرو ہو پھر سبو کو پانی سے بھر کر بار بار لیجاؤن اور خرطوم فیلان دروازہ مین ڈالون انجام کار اس محنت شاقہ کا نتیجہ یہ نکلے کہ میرے دست و پا کار و بار طلسم کشائی اور جہانستانی سے بیکار و معطل ہو جائین مگر عالم مجبوری ہے کچھ بن نہین آتا اور چارہ بجز اطاعت نہین دیکھتا ہو گا وگر نا لوح کا حکم بجالانا فرض ہے چار و ناچار صاحبقران اکبر نے موافق ہدایت لوح اوس زمین کو کندہ کیا وہ چشمہ آب نمایان ہوا اول صاحبقران نے بقدر تشنگی آب نوش فرمایا اور غسل کیا بعد اس کے سلاح ورخت زیب تن فرما کر سبوئے حکمت کو آب سے بھرا اور تختہ پل سے خندق کو عبور فرما کر سبوے آب خرطوم فیلان مذکور مین ڈالدیا اسی طرح تین تین سبوے آب خرطوم مین ڈالے جب اس کام سے فرصت حاصل کرلی اوسوقت یہ تماشا نظر آیا یعنی صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ ایک فیل پر ایک شخص دیو سیرت بصورت زنگیان سیہ رو مسلح و مکمل سوار ہے اور دوسرے فیل پر ایک شخص قوی ہیکل ہیکل و صورت ہندیان سپاہی پیشہ آلات حرب سے آراستہ بیٹھا ہے اسیطرح جب وہ آب سبو اون فیلان مصنوعی کی خرطوم مین پہونچا جو کج و واکج پیچیدہ ہو رہی تھین بعد ایک لحظہ کے وہ آب مثل فوارہ دونون فیل سوارون کے سر پر جوش و خروش اکلا ہائین گرنا شروع ہوا صاحبقران اکبر ایک طرف استادہ تماشا دیکھ رہا تھا اور دل مین کہتا تھا واقعی عجب تماشائے نادر ہے بالآخر ... یہ ہیبری وتندی آتش خندق مین جاتا تھا اور آتش خندق کو منطفی کرتا تھا اوس وقت صاحبقران اکبر زیر درخت چنار استادہ ہو کر اس تماشائے نعزکو ملاحظہ فرما تا رہا کہ ہر بار آب مذکور سے آتش خندق خاموش ہوتی تھی اور ہر وقت منطفی ہونے آتش کے ایک دود مختلف الالوان نکل کر سوئے آسمان جانا شروع ہوا اوس وقت عجیب و غریب آوازا اور صدائے ہولناک کان مین آنے لگی اوس طرف ہیکل ہائے فیل و فیل سوار خود بخود گھل گھل کر نیست و نابود ہو گئین تمام روز یہی ہنگامہ برپا رہا وقت شام صاحبقران اکبر کو گرسنگی معلوم ہوئی شاخ درخت کی طرف دیکھا کہ حسب قاعدہ طلسم کوئی شے غذا سے میسر آئی چنانچہ ایک دستارخوان پر از نان و نخچی شاخ درخت مین آویزان پایا اوس دستارخوان کو شاخ درخت سے اوتار کر طعام ماحضر نوش فرمایا اور وہ شب اوسی درخت کے سایہ مین بآرام و عافیت تمام استراحت مین بسر کی جب ایک ساعت شب سے باقی رہی صاحبقران اکبر بیدار ہوا اور نماز صبح ادا کی اس اثنا مین سفیدہ صبح نمودار ہوگیا تھا صاحبقران نے دیکھا کہ ہیکل ہائے فیل مع دونون سوارون کے بالکل مفقود مین نشان تک نظر نہین آتا اور دروازہ حصار بھی کشادہ ہے ایک لحظہ نگذرا تھا کہ اندرون دروازہ سے جوق جوق و دستہ دستہ فوج زنگیان

سپہ رعنا نظر آئی اوس فوج کے پس و پیش ایک شخص فیل پر سوار بعینہٖ اوسی شکل و صورت اور ترکیب و وضع سے تھا جو پیکر فیلان مصنوعی دروازہ پر بیٹھا تھا
اسی طرح اس فوج کے بعد دوسری فوج باہر آئی اس فوج مین تمام مردان سپاہ بوضع و لباس اہل ہند کے آراستہ تھی اور ایک شخص بوضع و ترکیب
سرداران ہند فیل پر سوار پیش پیش فوج کے آیا بعد ازان دونون مردان فوج نے خندق سے عبور کیا اور دروازہ کے دونون طرف صف بستہ
استادہ ہوگئے اس عرصہ مین وہ آتش خندق خاموش اور آب خندق مطلق خشک ہوگیا تھا بلکہ تمام خندق خس و خاشاک سے لبریز نظر آتی تھی صاحبقران
گردون سریر بحکم لوح اول ہی مسلح و مکمل آلات حرب سے آراستہ زیر سایہ درخت استادہ تماشا دیکھہ رہا تھا صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ بعد آراستگی
صفوف سپاہ اوس زنگی فیل سوار نے اپنی فیل سواری کو میدان مین بڑھایا اور بآواز مہیب فریاد کی سنم دلیران زنگی بہادر دوران و یکتائے زمان
شجاع روزگار ہیرو ہیبت شمشیر اور ہیم عمود سے رستم و اسفندیار پردہ زمین مین مخفی ہوگئی مین دیکھون وہ کون جوان آہن دل و فولاد جگر ہے جسنے
میری پیکر قدیم اور ہیکل فیل سواری کو باطل کر دیا اگر وہ جوان نشہ مردی اور جوش بہادری رکھتا ہے اسوقت میرے مقابل میدان مین آئے اور
اپنا جوہر مردانگی مجھے دکھائے ؎ حریفش منم در صف کارزار ٭ برآرم من از روزگارش دمار ٭ جسوقت صاحبقران اکبر نے اوس غول سرشت
کی زبان سے یہ لاف و گزاف سنی رگ شجاعت و تہوری نے حرکت کی شہریار کشورگیر سایۂ درخت سے جدا ہوکر دلیرانہ شیر غران کی مانند اوس دیو
پیکر کے مقابلہ مین گیا اور ایک نعرہ گوش در جگر شگاف ایسا مارا کہ میدان صحرا مین لرزہ پیدا ہوگیا بعد ازان کہا او بدبخت سیہ درون تیرہ روزگار اپنی
چشمان کو ہے اسطرف دیکھ کہ وہ جوان رستم توان گردون شکن دیوان عزرائیل جان زنگیان تیرے مقابلہ مین استادہ ہے جس نے تیری پیکر زشت و مکروہ
کو خراب و باطل کیا تھا اور اب تیری اصل و بنیاد کے پامال کرنیکا قصد و ارادہ رکھتا ہے اے کور چشم تو نہین جانتا کہ مین صاحبقران روزگار فاتح طلسم
ہیفتا ابیلہ یافتہ موکلان عالم بالا ادب و بندہ و حبشیان بدنہاد ہون اے غفلت کار آگاہ ہو کہ میرا مطیع فرمان ہونا تجھے سعادت دارین ہے اور
میرا عدو سے مخالفت مستحق دار البوار ہے ای نابکار ست و مغرور جلد تر اپنے ولی نعمت کو پہچان او حلقہ غلامی آویزہ گوش کر ورنہ تو جان قریب تر
نار جہنم سے ملحق ہوا چاہتا ہے وہ زنگی خونخوار استقدر تنومندی و درازی قد و قامت پر کہ مثل لا اقل درخت چنار قریب ساٹھ گز کے طویل ہوگا مغرور تھا
صاحبقران اکبر کے کلام کو مطلق خیال مین نلایا بلکہ سنکر اوس وحشی خصایل نے بلند قہقہا مارا اور کہا اے جوان مجھے افسوس آتا ہے کہ تجہے خلق کرنے کے
وقت ابلیس تمرسا ق کو شرم نہ آئی کہ تجھے کسقدر کوتاہ قد ضعیف الاعضا نحیف الجثہ پیدا کیا کہ میرے ایک لقمہ و نان کو بھی کافی نہین ہوگا علاوہ
ازین تیری نادانی اور حماقت پر مین افسوس کرتا ہون کہ تو باین مفلوکی کہ مشت استخوان سے زیادہ نظر نہین آتا مجھہ دیو پیکر غول سیرت کے مقابلہ
مین موجود ہوا ہے آفرین ہے تیری ہمت و دلیری پر کہ تو نے اپنی جان کا خوف و اندیشہ نہین کیا اور آمادہ جنگ ہوگیا عجب فولاد جگر انسان ہے
کہ باین جرات و جسارت دلیرانہ و مردانہ کلمہ و کلام کرتا ہے صاحبقران اکبر اوس غول ست کی گفتگو پر ہنسا مگر کچھ جواب نہ دیا بعد ازان شہریار نے دست بلا انقلاب
کو دست یلی دراز فرما کر اول خرطوم فیل کو ایسا پیچ و تاب دیا کہ اوس فیل کی خرطوم بن دماغ سے نکل آئی وہ فیل یکبارگی مثل دیوار کہنہ زمین پر گرا اور ہلاک ہوگیا زنگی نے دیکھا
کہ میرا فیل سواری ہلاک ہوگیا اور مین پیادہ پا رہا بشدت غضب سے اوس سیہ رو کی نظر مین عالم تیرہ و تار ہوگیا اوسی حالت غم و غصہ مین کہا او آدمی بلا کہ بیدیان
فتنہ جہان اساس اندازہ عالم تو نے ظلم کیا کہ میری فیل سواری کو ہلاک کر دیا صاحبقران اکبر نے فرمایا ای کور چشم مین نے تیری فیل سواری کو اسواسطے ہلاک کیا ہے کہ تو بھی
مثل میری پیادہ پا ہو چہرہ پیچو قرار واقعی کو شمالی دون زنگی سے کہا اے جوان آہن دل مین یہ پوچھتا ہون شاید اس صورت مین مجھکو گمان قوی ہے کہ تو میرے ہاتھ سے
زندہ و سلامت رہجائیگا ای تیرہ سر اب تو ہوشیار ہوجا اور دیکھ کہ مین کس آسانی سے تجھے لقمہ و نان کرتا ہون یہ کہکر اوس بد سرشت نے ہاتھ بڑھایا کہ صاحبقران اکبر کو
اپنی طرف کھینچے صاحبقران اکبر نے ایک طپانچہ اس زور و قوت سے اوس زنگی کے دست ناپاک پر ماری کہ وہ روسیاہ بیتاب ہوگیا بعد ازان اوس زنگی نے عمود سنگین
کی چند ضربات متواتر صاحبقران کے سر و گردن پر لگائین صاحبقران والا تبار نے ضربات عمود کو بھی بآسانی رد کر دیا اوسوقت زنگی کے طایر ہوش پرواز
کر گئے عمود کو زمین پر پھینکدیا اور شمشیر کشیدہ حملہ آور ہوا صاحبقران اکبر نے اوس غول پیکر کے پنجہ کو تاب دیکر وہ شمشیر چھین لی وہ زنگی بشدت تہور و غضب سے صاحبقران اکبر کا

گلوگیر ہوگیا صاحبقران بھی خانہ زور میں در آیا وقت شام اوس کوہ پیکر کو زبون کیا اور سطح زمین پر مارا بعد ازان حسب ہدایت لوح اوس زنگی کا
سر تلہ بدن سے جدا کر دیا جسوقت زنگیان فوج نے اپنے سردار کو خاک و خون مین غلطان دیکھا چاہا کہ یکبارہ چہار طرف سے یورش کر دین
مگر اوس سپہ سالار ہندی صورت نے مردمان فوج زنگیان سیہ رو کو تہدید کی اور حملہ سے باز رکھا بلکہ ہر ایک شرارت پیشہ کو سمجھایا اے
مردمان فوج خاطر جمع رکھو اگرچہ تمھارا سردار دیلمان زنگی معرض قتل مین آیا مگر ہنوز تمھاری پشت پناہی مین مین موجود ہون روز فردا اس جوان سے
دیلمان کا قصاص و انتقام لونگا تم دیکھوگے کہ اس آدمزاد ضعیف البنیان کو کس عذاب سخت سے ہلاک کرتا ہون بالفرض اگر وہ جوان مجھ پر
بھی غالب آگیا اوس وقت ہر شخص کو اپنے فعل کا اختیار حاصل ہے جیسا مناسب سمجھو عمل مین لانا اس اثنا مین وقت شام بھی قریب آگیا
تھا تمام مردمان فوج اوس سردار ہندی وضع کی ہمراہ دروازہ حصار مین داخل ہوگئی اس طرف صاحبقران اکبر بھی لقیح و فیروزی بدستور سعین
درخت مذکور کے سایہ مین تشریف لی آیا اول نماز ادا کی بعد عبادت آمرزگار شاخ درخت کی طرف خیال کیا کہ آج بھی دستار خوان طعام
حسب معمول شاخ درخت پر آویزان ہوگا مگر اوس روز کوئی شئے طعام وغیرہ سے نظر نہ آئی جس سے رفع گرسنگی کی جاتی صاحبقران نے
دل مین کہا سبحان اللہ اس فتح و نصرت کا مآل اور نتیجہ کار خوب ظہور مین آیا کہ آج رزق معمولی بھی مفقود ہوگیا بلکہ اس کارنمایان کو صلہ مین
یہ حاصل ہوا کہ مین تمام شب حالت گرسنگی مین پہلو بدلتا ہون اور اختر شماری مین صبح کر دون بعد ازان صبح کو پھر وہی گو ہے اور وہی میدان
اوہی حالت ضعف و نقاہت مین اون غولان صحرائی سے زور آزمائی کرون بانیان طلسم نے مجھ سے خوب عوض لیا اور اس مقام طلسم مین
میرے ساتھ عجب سلوک و مدارا سے پیش آئے اے معز الدین بزرگان پیشین کی اس بے اعتنائی کو کیا تصور کرنا چاہیئے کہ اول وہ اسباب
عیش و کامرانی میرے واسطے ہر ایک مقام طلسم مین مہیا ہوں اور اب بالعکس اوس کے یہ خاطر و تواضع فاقہ کشی کی میرے ساتھ خرچ کیجاتی ہے
اس عنایت بی نمک کا شکریہ بھی زبان خشک سے ادا کرنا واجب کیا معنی کہ صاف معلوم ہوتا ہے بانیان ظرافت منش نے مجھ سے استہزا فرمایا ہے کہ مین تمام
شب بی دانہ و آب کرب و اضطراب گرسنگی مین حق اللہ پاک ذات اللہ کرتا ہون الحاصل شہریار خجستہ صفات اسی تشویش و پیچ و پیچ مین تھا
کہ ناگاہ ایک شخص چند خوان طعام و شراب اور اسباب فرش و روشنی وغیرہ لیکر حاضر ہوا چند مشعلہائے روشن اون خوانہائے طعام کے پیش پیش تھین
جب وہ شخص نزدیک پہونچا اوس نے کمال ادب سے تسلیم و کورنش ادا کی بعد ازان عرض کیا الشہریار عالی وقار میرے آقائے نامدار نے حضور کی خدمت عالی
مین بعد آداب و کورنش یہ التماس کیا ہے چونکہ شہریار کشور گیر ہماری سرزمین مین تشریف فرما ہین سعد ابہر صورت ہمارے مہمان عزیز ہین اور ہم پر حضور کی مہمانداری
و تواضع جملہ واجبات سے ہے یہ ماحضر سب یہ آب و نمک حضور کی اوش فرمائی کیواسطے بھیجا ہے یہ قبول و منظور فرمایا جائے اب رہا معاملہ جنگ و حرب وہ
ایک امر علیحدہ ہے وہ بھی ایک وقت و محل پر ہو رہیگا حضور اس نان جوی کو نوش فرما کر سر عزت و افتخار اس کمترین بندہ درگاہ کا آسمان پر پہونچا دین -
صاحبقران اکبر نے دل مین خیال کیا کہ شاید اسی سبب سے آج ہمارا رزق درخت سے معدوم و مفقود ہوگیا کہ ایک شخص غیر نے ہماری دعوت و مہمانی کا انتظام
کیا تھا بہمہ حال بمقتضائے احتیاط اول لوح سے مشورہ لینا چاہیا مبادا کوئی دغا واقع ہو آخرکار صاحبقران نے لوح کو دیکھا اور بہمہ وجوہ خاطر جمع فرمائی بعد ازان وہ
مہمانی قبول فرمائی اوسوقت اوس شخص پیام آور نے زیر درخت فرش وغیرہ بآئین شائستہ بچھایا اور ایک شامیانہ اوس فرش پر استادہ کر دیا بعد ازان دستارخوان
پر کمال تکلف و سلیقہ سے انواع و اقسام طعام کو آراستہ کیا صاحبقران اکبر نے بطیب خاطر شکم سیر طعام کو نوش فرمایا اس اثنا مین جب طعام تمام ہوا شراب ارغوانی حاضر کی
اور عرض کیا الشہریار کامگار یہ شراب وہی شراب ارغوانی ہے جو حضور نے اس طلسم کے اکثر مقامات مین نوش فرمائی ہے حضور اس شراب کو نوش فرمائین بعد اسکے
وہ شیشہ ہائے بادۂ ارغوانی سربمہر صاحبقران اکبر کے روبرو رکھدئے شہریار آفاق گیر نے حسب اجازت لوح مینائے شراب سے مہر کو جدا کیا اور چند جام شراب
لبریز نوش فرمائے جب صاحبقران کا دماغ سرور و انبساط سے تر ہوگیا اوس شخص پیام آور نے عرض کیا اگر حکم عالی ہو اسوقت غلام زنان رقاصہ و
نازنینان نغمہ سرا کو حاضر کرے کہ وہ لعبتان سیمتن ایک دو ساعت صحبت رقص و سرود سے خاطر ہمایون کو محظوظ رکھین صاحبقران اکبر نے فرمایا

اس شخص مین اسقدر قوت نہین ہے کہ ہم خوشدلی رقص و نغمہ مین اپنی اوقات کو بسر کرین اس شغل بیکار سے ہمکو معاف رکھو اور یہ بتا کہ تیرا آقا
کس قماش کا انسان ہے اور کیا نام رکھتا ہے اوس شخص نے عرض کیا میرے آقا کا نام سمراج دلاور ہے اور کل معرکہ میدان مین حضور کی چشم
سے اوسکی وضع و ترکیب کو واسطے فرمانا ہوگا میرے التماس کی کیا حاجت ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا اب یہ بیان کر تیرا آقا اگر اسی قلعہ بستہ مین کو
رہتا ہے پھر اوسکی وجہ معاش کی کیا شکل ہے اوس شخص نے عرض کیا اے شہریار اصل حال یہ ہے کہ میرا آقا سمراج دلاور بلکہ جملہ اہل قلعہ اسی
قلعہ مین بود و باش رکھتے ہین لیکن خاص ساکنان قلعہ کے واسطے آمد و برآمد کی دوسری راہ معین ہے صاحبقران نے پوچھا تو شخص اسکا کیا سبب ہے
کہ تیرا آقا ہم سے اسقدر خلوص عقیدت کا اظہار کرتا ہے اور اس خاطر و تواضع کی علت غائی کیا ہے اوس شخص نے کہا قربانت شوم پردہ عالم پر ایسا
کوئی شخص نہین ہوگا کہ باوجود اعزاز غلامی اپنے آقا سے نامدار سے محبت مفرط اور عقیدت خاص نرکھتا ہو آج میرے آقا نے دیکھا کہ میرا ولی نعمت
اس سرزمین مین تشریف لایا ہے سعید ہزار آرزو خدمت و مہمانی بجالایا مگر بعض سبب ایسے تھے کہ سمراج دلاور سعادت ملازمت سے محروم و قاصر
رہا ورنہ بسر و چشم حاضر ہوکر شرف ملازمت حاصل کرتا صاحبقران اکبر نے پوچھا اب یہ بتا ایسا کیا سبب اہم و دشوار لاحق تھا کہ وہ ہماری ملازمت
مین حاضر نہو سکا اوس شخص نے عرض کیا حضور خاطر اقدس بہمہ وجوہ جمع فرمائین کچھ مضائقہ نہین ہے اگر میرا آقا آج حاضر نہوا کل ضرور سعادت قدمبوس
حاصل کریگا الغرض اسی گفتگو و شنود مین صاحبقران گیتی ستان پر غلبہ خواب مستولی ہوا اور بے اختیار چشم ہمایون بند ہوگئی اوسی درخت چنار
کے سایہ مین تا صبح بآرام و آسایش تمام سویا صبحدم حسب معمول خواب راحت سے بیدار ہوا اور نماز صبح اداکی ۔ دگر روز کین آتشین آفتاب چہ
بر انگیخت آتش ز دریاے آب چہ دلیران میدان نہادند روے چہ ہمہ لشکر از مرکب کینہ جوے چہ صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ علے الصباح بدستور
روز اول دروازہ حصار سے وہی فوج و سپاہ جوق جوق باہر نکلی اور روبرو دروازہ کے صف بستہ استادہ ہوگئی بعد صف آرائی فوج سمراج دلاور
میدان معرکہ مین آیا اور باواز بلند کہا اے دلاور سرزمین طلسم آہن حصار و اے برہم زن اساس پہلوانان روزگار کل معرکہ میدان مین تونے دیکھا تھا کہ کو
کہ ایک پہلوان دیو پیکر تھا شکل سگ و شغال خاک و خون مین ملا دیا آج پھر وہی معرکہ کارزار اور ہنگامہ پیکار ہے بدولت اقبال تشریف لا کہ ایک دو
ساعت زور آزمائی کرین دیکھون کسقدر زور صاحبقرانی رکھتا ہے مین بہی جنگ رستمانہ کا بدل مشتاق ہون یاد رکھ اگر اس معرکہ مین تو مجھپر غالب آیا
اوسوقت جو کچھ تو کہیگا بجان و دل تیرا فرمان بجالاؤنگا صاحبقران اکبر نے دل مین کہا عجب حیرت کا مقام ہے کہ ہر دم ایک امر تازہ وقوع مین آتا ہے
یعنی یہ سمراج دلاور [illegible] جنگ و حرب کا قصد رکھتا ہے اور کل شب کو اوس خاطر و مدارات سے پیش آیا تھا معلوم نہین کہ وہ تکریم و تواضع
کس سبب سے تھی اور یہ ارادہ [illegible] کس مصلحت سے ہے بہر کیف دو حال سے خالی نہین یا اس شخص کو میری اطاعت و فرمانبرداری منظور ہے یا اوسکی نیت بر سر دغا ہے
بالآخر صاحبقران اکبری جبلت طبیعت مین دلیرانہ و مردانہ قدم بڑھا کر جنگ گاہ مین گیا سمراج دلاور سامنے برق سے مسلح و مکمل میدان جنگ مین ایستادہ
تھا بعد مبارز طلبی صاحبقران سے حرب و ضرب مین مشغول ہوگیا اور تمام اسلحہ جنگی مثل بانڈہ و پٹہ و بانک وغیرہ جو آلات اپنے ہمراہ لایا تھا وقت محاربہ کام مین
لایا اور چار ساعت تک تقسیم ہنر و فنون سپاہگری مین داد شجاعت دیتا رہا مگر بفضل الہی ہے صاحبقران اکبر اول ہی آئین حرب اور طریقہ جنگ ہفت اقلیم
سے ماہر و واقف تھا سمراج کے حملات اور ضرب دست کو بآسانی روکتا رہا بعد ازان سمراج دلاور نے تمام آلات حرب میدان معرکہ پر ڈالدیے اور خانہ زین مین
دیا صاحبقران کشورستان بہی بالفن پہلوانی دست و گریبان ہوگیا اور قلیل عرصہ مین یعنی محض لحظہ تک سمراج کے بند کمر مین ہاتھ ڈالکر قد و قامت سمراج
کا سر سے بلند کر لیا چاہتا تھا کہ پیچ دیکر زمین پر مارے سمراج نے دیکھا اگر اس جوان فولاد بازو نے بقوت صاحبقرانی سطح زمین پر مارا ہے شیشہ و شک پوست و
استخوان سرمہ سا ہو جائینگے اب بجز اطاعت کسی طرح مخلصی ممکن نہین آخرکار سمراج دلاور نے فریاد کی کہ اے دلاور زمین سے بیجان و دل تیرا حلقہ غلامی آویزہ
گوش کیا صاحبقران اکبر نے سمراج کو آہستہ زمین پر رکھدیا سمراج دلاور نے کف پا ہمایون کو بوسہ دیا اور دائرہ اطاعت مین داخل ہوگیا ہر طرف وہ گروہ شرارت پیشہ
زنگیان سیہ رو شور و غوغا نعاتان ہر طرف شغل غولان صحرائی اوس شہریار پر حملہ آور ہوے اور سمراج سے کہا او نامرد جہان آگاہ ہو اگر تو نے اس جوان

سنیعت البنیان کی اطاعت قبول کری بخشم تجھے اپنے قول و فعل اور ذات و صفات کا اختیار حاصل ہے مگر ہم جب تک اس جوان بلیہ فتنہ و فساد ہو
اپنے آقا دیلمان زنگی کا قصاص کر رہا تھی نہ لینگے ہرگز ہم دست بردار نہ ہونگے اول اس فتنہ پرداز کا پارچہ پارچہ لقمہ دہان کرلیں بعد اوس کو تجھے
گوشمالی دینگے یہ کہکر وہ سیہ رو تیرہ درون باتیغ و شمشیر چہار سمت سے حملہ آور ہوئے شہریار نامور صاحبقران اکبر بھی شمشیر عدو کش
خار اشگاف نیام انتقام سے کھینچ کر اون تیرہ درونان کوتہ اندیش کے انبوہ مین در آیا او برق وار طرفۃ العین مین خرمن ہستی زنگیان سیاہ باطن کو
پامال کر دیا اس طرف سمراج دلاور مع مردمان ہمراہی مثل شمشیر بُران اوس گلہ گوسفندان مین در آیا اور قتل و غارت مین مصروف تھا بالآخر اکثر
زنگیان سیہ کار معرض قتل مین آئے اور اکثر منتشر ہوکر تلال و جبال مین فرار ہوگئے بقیۃ السیف نے امان چاہی اور دائرۂ اسلام مین داخل ہوگئے
بعد تصفیہ مقدمہ جنگ سمراج دلاور نے صاحبقران گیتی ستان کو اپنے فیل پر سوار کیا اور خود مع فوج و لشکر ہمراہ رکاب سعادت انصاب
ہولیا او بتجمل و احتشام شہریار کشورگیر کو قلعہ مین لیجا کر اپنے خانۂ مختصر مین فروکش کیا جسوقت صاحبقران اکبر قلعہ کے اندر داخل ہوا شہر کی آبادی کو
بنظر سرسری ملاحظہ فرمایا کہ مختلف صورت سے شہر آبادی لیکن ہر طرف عمارت دوکانین وغیرہ بازار معمور و آباد پائے اسی طرح سمراج دلاور کا
خانہ سکونت بھی اگرچہ مختصر تھا مگر آرایش و نزہت سے خالی نتھا یعنی اوس عمارت مین ایک باغیچہ مختصر بھی مثل خانہ باغ کی بتکلف تمام آراستہ تھا
علاوہ اسکی فی الحال دیلمان زنگی مقتول کا مکان سکونت بھی سمراج دلاور کے شامل خانہ ہوگیا تھا اس سبب سے سمراج کے گھر مین زیادہ تر
رونق و وسعت ہوگئی تھی القصہ صاحبقران اکبر دو روز سمراج کے ہان مہمان رہا صاحبقران اکبر نے سمراج سے اس قلعہ و شہر کی حقیقت
دریافت کی سمراج نے عرض کیا ایشہریار فلک مقدار اصل حال یہ ہے کہ اس شہر و قلعہ کے اطراف مین سات میدان وسیع الفضا ہین ازانجملہ ایک
میدان بیرون قلعہ کو حضور نے فتح کیا اب میدان شش گانہ اور باقی ہین یعنی پانچ میدان اندرون قلعہ ہین او میدان ششم بیرون دروازہ قلعہ کے ہے
جسوقت حضور ان میدان شش گانہ کو فتح کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ یہ طلسم بھی ہنگام مغلوبہ جنگ حاصل ہوجائیگا بالآخر صاحبقران اکبر اس حقیقت کو سنکر لوح ہادی طلسم
سے مشورہ کا طالب ہوا لوح مین یہ عبارت نظر آئی ایشہریار نامدار وقت صبح تم بازار ہائے شہر سے گذر کر بیرون قلعہ جاؤ پھر وہی دیوار اثناء راہ روی مین
تمھاری سد راہ ہوگی اوس دیوار پر دو برج متصل دیکھوگے اون دونون برجون پر ایک کمان اس طرح آویزان ہوگی کہ دونون گوشہ ہائے کمان دونون
بروج پر دھری ہونگے اور اوسکے وسط مین ایک مرغ بیٹھا ہوگا تم اوس مرغ کو ضرب تیر سے ہلاک کرنا جسوقت وہ مرغ ہلاک ہوگا دونون برج اپنی اپنی جگہ اور دیوار منہدم
و مسمار ہوجائینگی بعد اوس کے ایک پیکر عجیب صورت جسکا تن مثل انسان کا اور چہرہ مانند گوزن کی ہوگا ایکبارگی دیوار سے نکلیگی اور تم پر حملہ کریگی تم اوسکے حملہ کو دفع
فرماکر شمشیر عدوکش سے اوس پیکر سیہ کو قتل کرنا بعد نابود ہونے پیکر کے ایک طوفان عظیم تیرہ و تار واقع ہوگا بعد برطرف ہونا طوفان ظلمت کے وہ دیوار سر تا سر
باطل و ناپدید ہوجائیگی اور ایک میدان وسیع و طویل نمایان ہوگا تم اوس میدان مین پہونچکر بدستور اول درخت سیب کے سایہ مین کہ لب چشمہ واقع
ہوگا بامن و عافیت استادہ ہوجانا ایک عشرہ کی بعد بدستور مذکور فوج کثیر بوضع و لباس اہل روم مسلح و مکمل گوشہ بیابان سے نمودار ہوگی اور فوج
کا سردار ہزبر سطبر گردن نام پیش پیش فوج کے میدان مین پہونچکر ایکطرف صف بستہ استادہ ہوجائیگا اور تمکو اپنے مقابلہ مین طلب کریگا تم مردانہ و دلیرانہ
اوس کے مقابلہ مین جانا اور بطور اہل روم اوس پہلوان طلسمی سے جنگ و حرب کرنا بعد ردو قدح و مجادلات بقوت صاحبقرانی ہزبر سطبر گردن کو پست و زبون
فرمانا ہزبر مغلوب ہوکر تمھاری اطاعت و فرمانبرداری قبول کریگا بلکہ ضیافت و مہمانی پیش آئیگا بعد ازان تم میدان سوم کی طرف نہضت فرمانا
اور لوح سے مشورہ لینا القصہ صاحبقران اکبر موافق ارشاد لوح عمل مین لایا تا آنکہ ہزبر سطبر گردن کو مغلوب کیا ہزبر نے بسبب خدا پرستی اطاعت
قبول کی اور دو روز برابر صاحبقران کی دعوت و مہمانی بجالایا تیسرے روز صاحبقران اکبر نے پھر لوح کو دیکھا او اجازت چاہی لوح رہنمائی طریق طلسم نے
جواب مناسب وقت تلقین کیا صاحبقران اکبر موافق ہدایت میدان سوم کی طرف روانہ ہوا بدستور مذکور اوس دن بھی ایک دیوار کو حائل پایا اس دیوار
پر تین برج دیکھے اور ہر ایک برج پر ایک طائر سبز و برنگ سرخ بیٹھا ہوا تھا صاحبقران اکبر نے دیکھا جبھی وہ تینون مرغ ایک جا برج وسطی پر جمع

ہوجاتے ہیں اور کبھی بدل جاتے ہیں صاحبقران کو لوح سے یہ ارشاد ہوا کہ جس وقت مرغان ثلاثہ ایک جا برج وسطی پر بیٹھیں اوس وقت
تم چلہ کمان سے تیر کو رہا کرنا اور اس قادر اندازی سے تیر مارنا کہ تینوں مرغ ایکبارگی سنان تیر سے جان بحق ہو جائیں بعد ہلاک ہونے مرغان مذکورہ
کے دیوار ایک آن واحد میں معدوم ہوجائیگی بالفرض اگر ایک یا دو مرغ کشتہ و ہلاک ہوگا یاد رکھو کہ اس صورت میں تمکو دو پیکر مہیب و
ہولناک سے جنگ و حرب کا اتفاق ہوگا اور اسیر تو مرغ باقیماندہ کی ہلاک میں تکلیف اوٹھانی ہوگی اور بصورت خطا ہوجانے تیر کا درست
شدہ تمام اثر خراب ہوجائیگا صاحبقران اکبر نے دل میں کہا سبحان اللہ عجب مشکل سخت پیش آئی ہے اول لوح نے یہ ارشاد کیا تھا کہ اس طلسم
کی فتح میں محنت و تکلیف کمتر ہے اور حصول مال و دولت افزون تر یعنی متاع نادر روزگار طلسم کا دستیاب ہونا مثل توسن طاؤس الفرس اوس محنت و
جانکاہی پر تفوق رکھتا ہے مگر میں بادی النظر میں خیال کرتا ہوں کہ مال و متاع طلسم کو مقابل یہ محنت و تکلیف جانفرسا ہرگز کم نہیں ہے بلکہ بدرجہا
افزون تر پاتا ہوں بہرکیف لوح کا ارشاد گویا نوشتہ تقدیری ہے طوعاً و کرہاً بجالانا واجب ہے اوسی کے موافق کاربند رہنا چاہیئے بالآخر صاحبقران نے
حسب ہدایت لوح تیر کو چلہ کمان میں رکھکر اس قادر اندازی سے مارا کہ مرغان برج نشین سے دو مرغ ہلاک ہوگئے اور ایک مرغ تیر خوردہ غلطاں
غلطان زمین پر گرا اور اساس دیوار میں غائب ہوگیا ایک لمحہ نگذرا تھا کہ اوس دیوار سے دو پیکر مہیب و مخوف خونخوار خوک چہرہ آدم تن عمود گران بدست گرفتہ
غرش کنان باہر نکلیں اور میں دیوار سے صاحبقران اکبر پر حملہ زن ہوئیں شہریار فاتح طلسم نے عمود ہائے پیکر کو بہر دو دست حق پرست الیا پیچ و
تاب دیا کہ وہ عمود اون پیکر و مہیب کے ہاتھ سے نکل گیا صاحبقران اکبر نے بچستی و چالاکی اوسی عمود گران سے اون عفریتان طلسم کو ہلاک فرمایا بعد ہلاک
و نابود ہونے پیکرہائے طلسمی کے حسب قاعدہ ایک طوفان تیرہ و تار محیط آسمان ہوگیا جب ایکدو ساعت کے بعد ہوا صاف ہوئی صاحبقران اکبر نے
دیکھا کہ دیوار کے آثار تک مفقود ہیں اور بدستور روز گذشتہ ایک میدان لق و دق نظر آتا ہے صاحبقران اکبر بموافق معمول درخت بادام کے سایہ میں
استادہ ہوگیا اس اثنا میں گوشہ میدان سے ایک فوج کثیر بوضع و لباس ترکان پیدا ہوئی اور وسط میدان میں پہونچکر صف بستہ استادہ ہوگئی
سردار فوج کہ طوفان سرخ پوش نام رکھتا تھا سر تا پا آلات حرب سے آراستہ قلب سپاہ سے بڑھا اور صاحبقران اکبر کے مقابل استادہ ہوکر طوفان بے تمیز نے
صاحبقران اکبر پر تیر باران کیا کہ ایک طوفان برپا ہوگیا یہانتک کہ شہریار نامدار کو دم لینے کی فرصت نہ دی مگر فضل الٰہی سے شہریار کشور گیر نے ضربات تیر کو
دفع و خرج رد کردیا بعد اس کے طوفان شمشیر کشیدہ صاحبقران پر حملہ آور ہوا صاحبقران اکبر نے طوفان کے ہاتھ سے شمشیر بھی چھین لی اول طوفان کو بزبان نرم
دین اسلام کی تلقین کی جب طوفان سے انکار سنا اوسی شمشیر جوہر آشام کی ضرب سے طوفان کو قلم کردیا بعد ہلاک ہونے طوفان کے مردان فوج نے چہار طرف
سے صاحبقران پر یورش کردی اور باجہ ہائے جنگ بکار شکل غولان صحرائی حملہ آور ہوئے شہریار فلک قدر بھی شمشیر کشیدہ اون روباہ خصایل کو انبوہ میں گیا
اوسی ہنگامہ رستخیز میں ہرج و مرج دلاورانہ ہر رنگ سے فوج و لشکر پہونچے اور برکالہ آتش کی مانند چار طرف سے تاخت لائے طرفۃ العین میں اوس گروہ شقاوت
آثار کو مستاصل کردیا بقیۃ السیف نے امان چاہی اور دین اسلام میں داخل ہوگئے بعد قتل بقیۃ السیف کے جولان برادر طوفان تھا کہ بخلوص نیت دین اسلام اختیار
کرلیا تھا اور لیا تصفیہ معاملہ جنگ شہریار گردون سریر کو اپنے مکان سکونت یعنی قصر احمر میں بجلوس و شوکت تمام لے گیا اور بتکلف ما لا یطاق دعوت و
مہمانی بجالایا صاحبقران اکبر دو روز جولان کا مہمان رہا تیسرے دن بحکم لوح وہاں سے روانہ ہوا پھر وہی دیوار سد راہ ہوئی صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ بخلاف
روز ہائے گذشتہ ایک دیوار سر تا سر طلائے احمر کی بنی ہوئی ہے اور اوس دیوار کا طول و عرض وہم و قیاس میں نہیں آتا کہ ابتدائے دیوار کہاں سے شروع ہوئی
اور انتہا کہاں ختم ہوگی صاحبقران نے دیکھا کہ اس دیوار کے چار برج طلائے احمر کے نہایت خوش وضع بنے ہیں اور ہر ایک قبہ برج پر ایک ایک مرغ زریں بال
بیٹھا ہوا ہے صاحبقران اکبر کو اول ہی لوح سے ہدایت ہوچکی تھی کہ اون مرغان زریں بال برج نشین سے جسکا سر و خال سیاہ دیکھو اوس مرغ کو پیکان تیر سے
ہلاک کرنا بعد ہلاک ہونے اوس مرغ کی ایک شخص شیر سر انسان پیکر با عمود گران مقابلہ میں آئیگا بقوت صاحبقرانی اوسکو بھی ہلاک کرنا چنانچہ صاحبقران اکبر
نے اول اوس مرغ سیاہ خال کو مارا بعد اوسکے وہ پیکر شیر سر نمایان ہوئی اوس پیکر کو بھی ضرب عمود سے ہلاک کیا بعد ہلاک ہونے پیکر مذکور کے وہ دیوار ناپدید ہوگئی اور حسب قاعدہ سر طلسم

جنگ رہے حال یہ ہوا ہر دو پہلوان صاحبقران اکبر سے مردانگی و دلیری حرب و ضرب میں سرگرم رہے آخرکار مغلوب ہوکر دونوں حلقۂ اطاعت آویزۂ گوش
کیا بعد ازان صاحبقران اکبر کو اپنے مکان میں لیجا کر دعوت مہمانی کیا او باہم جو خدمت بجالایا او تمام شب زنان صاحب جمال و مغنیان بربط نواز
کے رقص و نغمہ سے صاحبقران کی خاطر ہمایوں کو خوش رکھا دوسرے روز صاحبقران گیتی ستان شہریار آفاق گیر ان ہر دو سے رخصت ہوکر دیو آتش چشم
کے قریب پہونچا جس کا چہرہ برج مانند تھے دیکھا کہ ایک افعی ہے و رنگ اسقدر طویل و دراز ہے کہ اوسکی درازی وہم و قیاس میں نہیں آتی یعنی وہ افعی
مانند بہت پر مثل ہیسمان پیچیدہ ہو رہا ہے صاحبقران اکبر نے بحکم لوح اوس افعی کو ضرب تیر سے ہلاک کیا جسوقت پیکان تیر اوس افعی کے جسم
میں غرق ہوئی ایک شعلہ آتش اوس افعی کے پیٹ سے نکلا اور طرفۃ العین میں اوس آتش سوزان نے جسد افعی کو جلا کر خاک سترکر دیا بعد ہلاک ہونے
اوس افعی کے ایک شخص جوکہ چہرہ پائے دیوار سے ظاہر ہوا اور صاحبقران سے بجنگ و حرب پیش آیا اوس شہریار سعید من اللہ نے اوسکو بھی بضرب شمشیر
خارا شگاف سے قتل کیا اوس وقت طوفان عظیم محیط عالم ہوگیا بعد برطرف ہونے طوفان و ظلمت کے وہ دیوار نابود ہوگئی تھی اور ایک میدان وسیع الفضا نظر
آتا تھا صاحبقران اکبر اپنی جائے معینہ پر یعنی زیر سایہ درخت استادہ ہوگیا بعد ایک لحظہ کے تیران تیر انداز مع فوج و لشکر اوس میدان میں آیا اور بقصد
جنگ وسط میدان میں استادہ ہوا صاحبقران اکبر نے تیران تیر انداز کو بھی قلیل تلاش میں زبون کر لیا تیران بھی مثل پہلوانان دیگر حلقۂ غلامی میں داخل
ہوگیا اور دو روز حسب دستور صاحبقران اکبر کی خدمت و مہمانی بجالایا روز سیوم شہریار نامور دروازہ دویم آہن حصار پر پہونچا دیکھا کہ یہ دروازہ بھی
مثل دروازہ اول بند ہے اور ایک پیکر سنگ آبی سرطان کلان کی برابر روبرو دروازہ ایک کرسی پر نصب ہے اور پایہ ہائے کرسی اسقدر زیر زمین غرق
ہیں کہ کرسی کو ہرگز جنبش و حرکت نہیں ہوتی صاحبقران اکبر نے بحکم لوح ہادی طریق طلسم اوس پیکر سنگ آبی کو مع کرسی بقوت صاحبقرانی زمین سے
اکھاڑ کر دور پھینک دیا وہاں ایک وسیع نقب نمایان ہوا اور اوس نقب سے ایک شخص کریہ منظر مہیب شکل جسکا چہرہ سگ آبی کی مانند اور تن سرطان بحری
سے مشابہ تھا نقب سے نکلا اور بیکبار صاحبقران پر حملہ آور ہوگیا صاحبقران روزگار نے اوس جانور عجیب ہیئت کو مثل سگ و شغال پارہ پارہ کر دیا ایک طوفان
عظیم اوس وقت برپا ہوا اور ایسی تیرگی عالم میں محیط ہوئی کہ کوئی شے نظر نہ آتی تھی بعد رفع ہونے اوس ظلمت کے دروازہ بستہ کشادہ ہوگیا صاحبقران اکبر
نے دیکھا کہ ایک خندق ستارہ سے لبریز ہے شہریار عالم پناہ از راہ تختہ پل عبور فرما کر اندرون دروازہ تشریف لیگیا دیکھا کہ بخلاف روز ہائے گذشتہ
بجائے میدان ایک صحرائے سبز و خرم پر تکلف اور مرغزار با فضا نظر آتا ہے اور جا بجا چشمۂ آب شیرین جاری ہیں صاحبقران اکبر حسب معمول اپنی جائے معینہ یعنی زیر سایہ
درخت [illegible] کہ سرسبز و بارآور تھا استادہ ہوگیا ایک ساعت کے بعد گوشہ صحرا سے ایک سردار مع فوج و لشکر جسکا نام [illegible] تھا بکر و فر تمام وہاں پہونچا اور اوسنے
اپنی خیمہ و خرگاہ میدان میں استادہ کروا کر بعد ازان انواع و اقسام طعام ہائے لذیذ مع سامان روشنی و فروش وغیرہ صاحبقران کیواسطے بھیجا
اور بعد تسلیم و ادائے نیاز عرض کیا اے شہریار انشاء اللہ تعالی آپ بھی کل صبح کو میدان میں جنگ کے مقابلہ پر حاضر ہونگا صاحبقران اکبر نے موافق احکام لوح وہ طعام وغیرہ
نہایت خوشی تمام نوش فرمایا شراب ارغوانی جو ساتھ تھی چند جام لبریز اوس شراب تیز دل و دماغ کی نوش کیے بعد ازان خوابگاہ میں آرام فرمایا آسودہ ہوگیا [illegible] کہتے ہیں
[illegible] تمام وقت شب [illegible] صاحبقران اکبر کو خواب راحت میں غافل پا کر [illegible] گرفتہ و بستہ اپنے لشکر میں لے آئے کہ بعد
جنگ بآسانی [illegible] صاحبقران اکبر کی آنکھ اوس وقت [illegible] شہریار عالم خواب سے بیدار ہوا [illegible] لوح [illegible] اور لوح میں یہ
عبارت [illegible] لکھی [illegible] کوئی شخص آگاہ [illegible] ہوشیار ہو کہ ایک عیار طرار [illegible] نام [illegible]
[illegible] چاہتا ہے کہ تمکو بیہوش کر کے لیجائے [illegible] عیار [illegible] اپنی عیاری میں مصروف ہے اگر ایک لمحہ غفلت ہوگی البتہ وہ عیار قابو پاکر [illegible] تمکو اوٹھا لیجائیگا جلد
تم ہوشیار ہوجاؤ [illegible] صاحبقران اکبر [illegible] معائنہ [illegible] بیدار ہوگیا اور زیر چشم نگاہ کی فی الحقیقت دیکھا کہ ایک عیار [illegible]
بالین پر استادہ [illegible] صاحبقران نے اس حال کو دیکھ کر [illegible] اختیار کیا [illegible]
اوس عیار نے صاحبقران کی طرف دست [illegible] صاحبقران اکبر نے [illegible] عیار کو دست گرفتہ اپنی طرف کھینچ لیا اور [illegible] سے دست و پا بستہ ڈالدیا

اتنے عرصہ میں صبح صادق بھی طالع ہو گئی تھی یہ خبر مایار کے کان تک پہونچی کہ ماہان کو طلسم کشا نے اسیر کر لیا مایار نے کہا بھیجا الیشہریار ماہان وفادار ہمیں بالکل
بصفائی عقیدت و صدق نیت امتحان او منصوبے اپنے دل میں مصمم کئے تھے اول یہ کہ وقت شب یہ عیار کو بھیجوں کہ وہ عیاری عیاری شہریار کو دے آئے
اگر شہریار واقعی طلسم کشا ہیں تو اوس عیار کا مکر و فریب فاتح طلسم پر بے سود ہوگا ورنہ عیار مذکور ضرور اپنے مقصود پر کامیاب ہوگا اور میرا مقصد اصلی بر آئیگا
الحمد للہ میرا یہ عزم باطل ہوا اور حضور کے طلسم کشا ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہا دوسرا منصوبہ یہ تھا کہ میں شہریار سے بجنگ و حرب پیش
آؤں اور زور و قوت صاحبقرانی کا واقعی امتحان کروں یہ ہنوز باقی ہے بسم اللہ حضور میدان میں تشریف لائیں یہ غلام مقابلہ میں حاضر ہے صاحبقران
اکبر نے ماہان عیار کو رہا کر دیا اور خود بدولت حسب الطلب مایار کے قدم برداشتہ میدان میں تشریف لیگیا مایار نے باجرہ یا مگیر ملکر بوضع مردان اقلیم ہفتم
جنگ شروع کی صاحبقران نامدار نے عرصہ قلیل میں مایار کو بدستور پہلوانان دیگر اسیر و دستگیر کر لیا مایار بھی مطیع فرمان ہو گیا اور حسب طریقہ طلسم
صاحبقران کو تخت پر سوار کیا اور خود مع فوج و سپاہ پیادہ پا جلو میں ہمراہ ہو کر شہریار کشورگیر کو بجاہ و حشم قلعہ میں لیگیا اور اپنی منزل خاص میں لیجا کر
مقیم کیا بعد ازاں بتکلف تمام صاحبقران اکبر کی دعوت کی اور ادائے خدمت و چاکری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا صاحبقران اکبر دو روز مایار
کے گھر مہمان رہا تیسرے روز مایار سے رخصت ہو کر نیران تیر انداز کی منزل و مسکن میں تشریف لایا نیران سعادت قدم بوس سے بہرہ اندوز ہو کر ہمراہ
رکاب دولت انتساب جلو میں ہو لیا صاحبقران اکبر بدولت و اقبال وہاں سے مراجعت فرماکر ازہر دلاور کے مقام میں آیا ازہر دلاور بھی بعد حصول ملازمت
مع فوج و سپاہ ہمراہ رکاب ہوا بعد ازاں شہریار آفاق گیر خسرو شاہ بادشاہ کی منزل خاص میں تشریف لایا یہاں سمراج و سہزرومی اور جولان
برادر طوفان مقتول کو موجود پایا سرداران مذکور صاحبقران کا استقبال بجالائے اور شرف ملازمت سے فیضیاب ہوئے صاحبقران اکبر موافق ارشاد لوح
سات روز اس منزل میں قیام پذیر ہوا روزانہ تخت حکمرانی پر جلوس فرماتا تھا اور شبانہ رقص و نغمات پریزادان زہرہ جبین سے انبساط حاصل کرتا تھا
بعد ازاں حسب ہدایت لوح ایک احاطہ میں تشریف لیگیا وہاں دیکھا کہ اوس محوطہ میں چالیس حجرہ ہائے وسیع و رفیع ہیں اور ہر ایک حجرہ سلاح و
یراق آہنی و فولادی مثل زرہ و جوشن و خود و شمشیر و سپر و نیزہ و کمان و خنجر و کٹار و بانک وغیرہ آلات حرب ہفت اقلیم سے مالا مال ہے یعنی جس قسم کا
حربہ اقالیم مشہورہ میں ہوتا ہے اون حجرہ ہائے مذکور میں موجود تھا اور ایک حجرہ میں زین اسپ باختیار تمامتر دھرا تھا اور ایک پارچہ یاقوت بیش بہا سوا تھا
ملک خسرو شاہ نے عرض کیا الیشہریار کامگار حضور جانتے ہیں کہ یہ زین عجائبات عالم سے ہے کس مرکب فرخ نژاد کی آرائش پشت کیلئے ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا
واللہ مجھے اس حال سے آگاہی نہیں ہے تم بیان کرو خسرو شاہ نے کہا قبلہ عالم میں نے سنا ہے کہ اوس مرکب بے بدیل زمانہ کی زیب پشت ہوگا جو سمند اسپ ارگل کو صاحبقران
اصغر کی نسل سے ہو اور اوس مرکب خجستہ نژاد کا نام طاؤس الفرس مشہور ہے صاحبقران اکبر نے پوچھا اے خسرو شاہ معلوم نہیں وہ توسن پری نژاد کس مقام میں ہے
خسرو شاہ نے کہا مجھے اسقدر معلوم ہے کہ وہ مرکب خوش خرام اسی صحرا کے بیابان میں کسی جگہ ہوگا لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ تیز رو عجیب الخلقت کا مقام اصلی کونسا ہے
اوسوقت صاحبقران اکبر نے دل میں خیال کیا کہ لوح واقف اسرار سے دریافت کرنا چاہئے البتہ کچھ سراغ ہاتھ آئیگا اوسیوقت لوح پڑھا کھولا تو اوسمیں لکھا پایا
میں یہ عبارت مرقوم پائی الیشہریار والا قدر اس بیابان میں ایک قطعہ صحرا ہے بر لب دریا ہے جسکو مرغزار صدبرگ مشہور کرتے ہیں اوس میں سبزہ تر کا سوا نمود
اسقدر شگفتہ ہیں کہ جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے سبزہ گلہائے تر و تازہ کوئی دوسری شے نظر نہیں آتی تم بدولت و اقبال اوس صحرائے صدبرگ میں تشریف لیجاؤ اور یہ
زین یاقوتی اپنے ہمراہ رکھو وہ اسپ عجائب کبھی تو سیر کے واسطے اوس چمن کی ہوا گوشہ مرغزار میں آئیگا اوس مرکب کو تم لوح پڑھنا اسکا بعد ازاں پتا تمہارا لائے
مع نسب و حسب مفصل اوس اسپ کے روبرو بیان کرنا اوسوقت وہ مرکب نادر روزگار تمہارا رام ہو جائیگا تم اوس پر سوار ہو کر دیکھنا
اپنا پیچھا اور مرکب مذکور کو اسیر کر لینا صاحبقران اکبر لوح کی عبارت کو دیکھکر بے اختیار ہنسا اور دل میں کہا سبحان اللہ یہ عجیب خوش مذاق ہے کہ
ہوا اول اپنے سوار کا مزاج اور اوس کے باپ دادا کا نام پوچھتا ہے یعنی جب تک مرکب مذکور کو روبرو ایک تاریخ کتاب طلسم کے نسب کی واقعات
مشرح بیان نکیا جائے وہ ہرگز قابو میں نہیں آئیگا معلوم ہوتا ہے عجیب خود ہوا کہ میں اول اوس خوشطبع کو روبرو اپنے خاندان کی داستان شروع کروں

اس کسب سعادت کا آرزومند ہون کہ حضور تخت دولت و جہانبانی پر جلوہ افروز ہون اور مین صف غلامان حلقہ بگوش مین کمر بستہ استادہ ہون
صاحبقران نے فرمایا نہایت بہتر و مناسب ہے ہم بہی تمہاری دعوت و جہانی پر مستعد و آمادہ بیٹہی ہین القصہ صاحبقران گردون سریر واقع جنگ
لوح شمشیر افعی اخضر زیب کمر فرما کر اسپ طاؤس الفرس پر سوار ہوا اور منزل خاص خسرو شاہ سے جو قلعہ آہن حصار سے عبارت ہے روانہ ہوا
جملہ سرداران طلسم ہمراہ رکاب سعادت نصاب جلو مین حاضر تہی شہریار فلک رخش نی سب سردارونکو بعزت سوار کر لیا اور بجلوس و تجمل شہر متانت
حصار مین داخل ہوا انتہائی سیر مین عمارات و بازار شہر کو خوبی و پاکیزگی سے معمور و آراستہ پایا اور ساکنان شہر کو دیکہا کہ یکمی بہی نوع انسان سے
ہین یہہ جملہ اول بہی گزارش ہوا ہی کہ تمام و کمال مردمان مراحل یعنی ساکنان مرحلہ دویم و سیوم بنی آدم ہین صاحبقران اکبر شہر کو ملاحظہ فرما کر ایوان
شاہی مین تشریف لایا اور بفرحی و فیروزی چار روز متانت حصار مین تخت جہانبانی پر جلوس فرمایا بعد ازان ملکہ متین آہن پوش سے ارشاد فرمایا ہی
ملک ہماری یہہ صلاح ہی کہ تم سلاح خانہ طلسم کو ہمراہ لیکر مع سرداران طلسم شہر عسکریہ کو جلد تر روانہ ہو جاؤ اور تا آنی ہماری اوسی شہر یعنی دار الملک طلسم مین
قیام رکہو ملکہ متین نی قبول کیا اور بجمعیت سرداران مذکور شہر عسکریہ کی طرف روانہ ہو گیا صاحبقران اکبر بعد روانہ ہونی ملکہ متین کی بارگاہ آہن حصار
مین تشریف لیگیا اور بموجب ارشاد لوح اکبر و خسرو شاہ کی گہر مہمان رہا دوسری روز توسن طاؤس الفرس پر سوار ہو کر یکہ و تنہا دروازہ دویم قلعہ آہن حصار
سے نکلا او سوقت بجز ماہان عیار کی کوئی دوسرا شخص جلو مین تہا شہریار نامور صاحبقران اکبر جس راہ سی کہ اول تشریف لایا تہا اوسی راستہ سے
[illegible] آمد بلکہ بخلاف سابق وقت شام ایک آبادی مختصر منزل گاہ معین ہوتی تہی اور جگہہ
اب و شام [illegible] بشادو استعجاب [illegible] فرمانا ہوا اور چار ہوا و بسہ قد میشہ سوار ہوا اور
باغ فردوس آئین مین پہونچا **واضح ہو** کہ سرزمین طلسم بیضا مین
ساختہ و پرداختہ اور بانیان طلسم با دانش و فرہنگ کی حکمت و صنعت کا نمونہ ہی پہاسی [illegible] ہم بہدی اس سفری سیر جائی ہوا مین
بیابان مرحلہ دویم و مرحلہ سیوم یعنی بیابان کے وسط مین بزور علم حکمت تعمیر کیا ہی اسیواسطے اس قصر رفعت اساس کا نام قصر البرین رکہا گیا کہ مابین
دو بیابان طلسم واقع ہوا ہی اور منشاء اصلی حکمائی پیشین کا اس قصر کی تعمیر سی یہہ تہا کہ صاحبقران اکبر فاتح طلسم کا عقد صغرا اسی قصر رفیع البنیان
مین مقرر ہو چنانچہ ضمن بیان مین یہہ حال بہی ضبط تحریر مین آئیگا- **اب راوی شیرین مقال داخل ہونا صاحبقران اکبر شہنشاہ بحر و بر کا قصر البرین مین اور مشغول ہونا عیش و عشرت مین بسرشاری نشۂ شراب طلسم اور پہونچنا خاتونان عالیقدر کابل خراوس قصر مین اور ملاقات ہونی صاحبقران اکبر سے مع تمامی واقعات گزارش کرتا ہی**- سخن سنج داناے شیرین کلام چنین داد این داستانرا نظام سخن سرایان
سرور بخش خاطر و عقدہ کشایان طلسم باطن و ظاہر اس داستان فرحت عنوان سراپا سرت و نشاط کو اس طرح بیان کرتی ہین جسوقت صاحبقران
نامدار شاہزادہ آفاق گیر بار دگر باغ قصر البرین مین پہونچا اس مرتبہ باغ مذکور کو عجیب شان و رونق سے دیکہا کہ صد مرتبہ اول سے بہتر
معلوم ہوتا تہا یعنی اول باغ و قصر جنس ذکور و اناس سے مطلق خالی تہا اب دیکہا کہ تمام باغ جوش پریزادان ماہرو اور کثرت نازنینان
سنبل مو آتشین رخسار سی جلوہ زار ہو رہا ہی ہنوز صاحبقران اکبر نی دروازہ باغ مین قدم رکہا تہا کہ طرفہ ہنگامہ نظر آیا یعنی اندرون دروازہ
باغ روش چمن پر کنیزان ترکیہ و حبشیہ و خواجہ سرایان نیک صورت خوشجمال بشکل حور و غلمان دو رویہ صف بستہ استادہ ہین اونکی وضع و ترکیب کے
دیکہکر صاف ظاہر ہوتا تہا کہ یہہ گروہ بیشتر سی خاص صاحبقران اکبر کی تشریف کی انتظار مین استادہ ہین اسی طرح بیرون دروازہ باغ جلوس
و سامان سواری مثل تخت و اسپ وغیرہ بآئین شایستہ موجود تہا جب شاہزادہ فلک قدر نی باغ بہشت آئین مین قدم رکہا ہر طرفسی صدائی
مبارک و نوید فتح طلسم بلند ہوئی بلکہ ہر شاخسار نہال چمن سی گلبانگ تہنیت و شادمانی آتی تہی بمجرد داخل ہونی صاحبقران اکبر کی وہ تمام

پریزادان باغ بہاران ہزار فرخندگی وانبساط یکبار بدو دست ادب آداب و کورنش بجالائین اور ہر ایک زن و مرد نی حسب قاعدہ
رکاب ہمایون کو بوسہ دیا اور مبارکباد گویان ہمراہ رکاب ظفر انتساب جلو مین ہو لیا اگرچہ شہریار کشورگیر صاحبقران گردون سریر ان نازنینان حور
شمائل کی احوال سی مطلق واقف و ماہر نتہا بازہم ہر ایک زن و مرد کی حال پر الطاف خسروانہ مبذول فرمایا اور باہستہ خرامی باغ کا سیر و تماشا
کرتا ہوا پریزادان شوخ و شنگ سی کلمہ و کلام مین مصروف صفحہ قصر تک تشریف لایا بعد ازان پشت مرکب سی اوترا و طاوس الفرس کو ماہان کی حوالہ
کیا ماہان نی اوس توسن پری نژاد کو گوشہ باغ مین لیجا کر باندہ دیا صاحبقران اکبر نی صفحہ قصر کی قریب گوشہ چمن مین استادہ ہو کر اول لوح تمثالی
طلسم کو دیکہا خاص اس نیت سی کہ اس ہنگامہ تازہ حیرت افزا کی کیفیت دریافت فرمائی لوح مین یہہ عبارت مرقوم دیکہی کہ ای شہریار کامگار و ای
صاحبقران نامدار بہر صورت و بہر نوع خاطر مبارک جمع رکہو اس مقام جنت آئین اور قصر نمونہ فردوس برین مین ہرگز کسی طرح کی سحر و جادو اور مکر و فریب کو
دخل نہین ہی تم بلا وسواس و باطمینان خاطر بخوشدلی اس باغ و قصر خلد نشان مین سیر و تماشا فرماؤ بلکہ چند روز بمسرت دل بعیش و کامرانی بسر کرو اور
صانع حقیقی کی قدرت کو دیکہو کہ کیا تماشای قدرت حیرت افزا وقوع مین آتا ہی ای شہریار نامدار تمہاری محبوبہ ہای یمین غدار بہی اسی باغ مین موجود
ہین تم اون خاتونان آفاق کی جلوہ جمال جہان آرا سی بہرہ اندوز ہوگی **والسلام** جسوقت صاحبقران اکبر نی یہہ مژدہ مسرت بخش لوح سے
سنا کہ چارون خواتین نامدار یعنی ملکہ صبح دلکشا و ملکہ ناحفہ و ملکہ نوبہار و ملکہ شمسہ تاجدار وغیرہ محبوبہ ہای صادق الوفا سی ملاقات میسر ہوگی
اس نوید جان فزا سی صاحبقران اکبر اسقدر شادمان ہوا کہ فرط خوشی سی پیرہن مین نسمایا بعد مطالعہ لوح کو بوسہ دیکر گلی مین ڈالا اور سجدہ شکر درگاہ
بی نیاز مین بجالایا اور بزبان شکر بانیان طلسم کی حق مین نغمہ سنج ہوا **قصہ مختصر** صاحبقران اکبر نی صفحہ ایوان پر قدم رکہا اوسوقت شہریار گردون جاہ
کی گرد و پیش وہ نازنینان زہرہ اندام اسطرح حلقہ زدہ آئی تہین جسطرح شیر و اختر سلطان فلک کی گرد ہجوم کرتی ہین صاحبقران اکبر بکر و فر تمام خرامان
خرامان اول اوسی ایوان عالی شان مین آیا جہان پیشتر تشریف لایا تہا اور تخت رفعت پر عالم خواب مین وہ معاملہ حیرت خیز دیکہا تہا اب صاحبقران
اکبر نی اوس ایوان عالی کو بنظر غور ملاحظہ فرمایا دیکہا کہ ہزار در ہزار پریزادان ماہرو و گلعذار و نازنینان سنبل مو شعلہ رخسار ہر طرف ایوان کی منتظر قدم ہمایون
بہر استقبال استادہ ہین جسوقت اون زنان ماہ پیکر زہرہ تمثال نی شہریار کریم معدن اشفاق و کرم کو دیکہا یکبار فتح طلسم کی مبارکی مین تر زبان ہوئین اور شہریار
کشورگیر کی تشریف آوری مین یہہ شعر پڑہا ﴿ ای آمدنت باعث آبادی ما ذکر تو بود زمزمہ شادی ما ﴾ صاحبقران اکبر ان پریزادان حور شمائل کی ادا سی نہایت
محظوظ ہوا اور ایک نازنین شوخ و شنگ سی پوچہا ای عورت اول ہمین اس حال سی آگاہ کر کہ تم کون ہو اور اس باغ و قصر مین کس تقریب سی آئی ہو اور یہہ باغ و قصر
اصل مین کس شخص سی تعلق رکہتا ہی اوس نازنین نی جواب دیا ای شہریار نامور آگاہ ہو کہ یہہ باغ جناب حکمت مآب حکیم سقلینوس الہی اور حکیم بزرگ دانش کا
ساختہ و پرداختہ ہی اور اس باغ کی مالکہ روز اول سی ہماری ملکہ طلسم اور اوسکا مہمان عزیز گرامی قدر والا منزلت ہی اور یہہ تمام زنان حاضرین اپنی اپنی
خاتون کی کنیز و پرستار ہین اسوقت ہم سب اپنی خواتین کی حکم سی حضور کی استقبال کی لئی یہان آئی ہین کہ حضور کو باعزاز و احترام ایوان عالی مین لیجائین
الحمد للہ ہماری مراد دلی حاصل ہوئی اور حضور بدولت و اقبال اس قصر مین تشریف لائی صاحبقران نی فرمایا تمہاری بیان سی ایسا ثابت ہوتا ہی کہ مالکہ باغ
کوئی نازنین جدا ہی اور خاتون جملی اور ہی یہہ حال سب یہہ بتاؤ کہ اون خواتین کی نام کیا ہین اور ملکہ باغ کون ہی جسکو تم اپنی خواتین سی جدا شمار کرتی ہو اوس
نازنین نی عرض کیا یا صاحبقران اس امر کی استفسار مین حضور تعجیل نفرمائین انشاء اللہ تعالی جو کچہہ حال ہی قریب ہی ظہور مین آجائیگا صاحبقران اکبر اس جواب کو
سنکر زیادہ تر متحیر ہوا اور خاموش و لب بستہ ایوان عالی مین اوسی مقام حیرت افزا پر پہنچا جہان اول مرتبہ تشریف لایا تہا اور عالم خواب مین اپنی معشوقان گل اندام
کو دیکہکر متحیر ہوا تہا جسطرح اول معرض تحریر مین آیا اور ناظرین والا تمکین کی نظر سی گذرا ہی **قصہ کوتاہ** شہریار عالی مقدار صاحبقران نامدار اوس ایوان عالی شان
مین تشریف لایا اور تخت دولت و شمشیر پر متمکن ہوا اوسوقت چند نازنینان خدمتگار و سامان و ظروف مثل سیلابچی و آفتابہ و رومال لیکر ہر ایک کار خدمت مین
مستعد و سرگرم ہوئین لیکن اگرچہ صاحبقران والا تبار کا دست و رو ہلایا کسی نی اپنی دست حنائی سی پائی مبارک کو صاف کیا جب شہریار آفاق گیر دست و رو کو

الابش گرد غبار یک وصاف کر لیا اوسوقت ایک نازنین نازک اندام جسکا نام اسم با مسمے نزاکت پری تہا اور وہ نازنین حسن صورت اور شیرین گفتاری میں بہی
بعض نازنینوں پر تفوق رکہتی تہی صاحبقران اکبر سے دست بستہ عرض کیا ای شہریار فلک مقدار یہاں ہر طرح کا سامان میکشی یعنی مئی ارغوانی و بادہ ریحانی وغیرہ سب
موجود و مہیا ہے اگر حکم ہو تو یہ کنیز آلات مئی نوشی حاضر کرے صاحبقران اکبر نے فرمایا ای عورت زبان دراز تیری تکریم و تواضع سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس قصر میں تجہکو کسی
اور کوئی ساقی مجلس شراب کا توضع کرنیوالا نہیں ہے کہ تو اپنی شیرین زبانی سے میری مدارات کرتی ہی اس صورت میں مجہے بہی لازم ہی کہ میں تم چند کنیزان مقبول
لی نام و قلتبان کی صحبت میں بطریق خاطر جام شراب نوش کرون اور تمہاری سینہ و پستان پر دست شفقت پہیرون سبحان اللہ اس طلسم میں ایک یہی امر ریک
دور از کار باقی تہا وہ بہی اس مقام پر صحبت میں پیش آیا معلوم نہیں بانیان طلسم کو اس مسخرگی و استہزا سے کیا حاصل تہا نزاکت لی کہا ای شہریار ہم بیچاری کنیز
و پرستار کس شمار و قطار میں ہیں کہ ساقی مجلس بنیں اور اپنی ہاتہ سے حضور کو شراب پلائیں معاذ اللہ اگر ہم میں سے کوئی کنیز فساد پیشہ ایسے فعل کا قصد کرے عذاب
سخت میں مبتلا ہو جائے حضور ایسا خیال بہی دل میں نلائیں ہان حضور کو تہوڑی دیر صبر فرمانا ضرور ہے انشاء اللہ تعالی حسب منشاء عالی ظہور میں آئیگا یا صاحبقران
حضور خاطر جمع رکہیں قریب ہے ساقیان ماہوش سیمین عذار آتشین رخسار یعنی ہماری خاتونان عالیقدر مجلس میں حاضر ہوا چاہتی ہیں وہ ملکہ ہای آفاق نوبت بنوبت
حضور کو جام شراب دینگی اس کنیز لی صرف بپاس خاطر حضور کی عرض کیا تہا کہ جبتک وہ خاتونان سیہ پارہ پیکر مجلس میں حاضر ہوں حضور مکدر دلی دماغ تشریف
رکہیں یہہ کنیز شراب ریحانی حاضر کرے اور جناب عالی اپنی دست حق پرست سے اوس کی راحت افزا اور بادہ غم زدا کا شغل فرمائیں یا اس پرستار کو حکم ہو کہ جبتک
خاتونان عالیقدر آئیں اونکی طرفسے خدمت ساقی گری مثل کنیز و پرستار بجالاے یا صاحبقران حاشا ثم حاشا ہم کنیزو نکا یہہ رتبہ نہیں ہے کہ بمنزلہ محبوبان شہریاری حضور
کی صحبت میں حاضر ہیں صاحبقران اکبر نزاکت کی خوش بیانی سے بہت محظوظ ہوا اور فرمایا ای عورت ہم نے تیری عذر معقول کو تسلیم کیا مگر ہم یہہ چاہتی ہیں بالفعل شغل
میکشی کو شروع کر دیں اور تیری خاتونان تغافل شعار نہ آئیں اوسوقت ہماری طبیعت کسقدر منغص ہوگی علاوہ اسکی جب ہم نشہ شراب میں سرشار و بیخود ہو گئے او
اوسوقت وہ خاتون ہماری صحبت میں شریک ہوئیں پہر کیا لطف صحبت آئیگا مصرع پس از انکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد نزاکت لی عرض کیا حضور بہر نوع اطمینان
خاطر فرمائیں ہماری خاتونان عالیقدر عنقریب حاضر ہونیوالی ہیں حضور بادہ مسرت افزا کا شغل فرمائیں صاحبقران اکبر لی فرمایا اچہا ہم لی تیری خاطر سے تیری التماس کو
بخوشی دل منظور کیا اب تو جلد جا اور آلات میخواری لی آ ہم نی خدمت ساقی گری تجہے تفویض کی جبتک تیری خاتون غارت گر دین و ایمان یہاں آئیں ہم تیرے ہاتہ سے
دو چار جام شراب پیتی رہینگے **الغرض** نزاکت لی چند شیشہ ہای شراب ریحانی و خوانہای گزک وغیرہ اقسام اقسام کی میوہ تر و خشک مع نقل زاید حاضر کئی اور اپنی
دست رنگین سراپا نزاکت سے جام ہای بلورین بادہ ارغوانی کی بہر کر صاحبقران اکبر کو پلائی صاحبقران اوس شغل میکشی میں نزاکت سے حرف و حکایت میں مصروف ہوا

اب راوی خیال بند صاحبقران اکبر کو یہان مشغول بادہ نوشی رکہکر دو کلمہ اس قصر کی حقیقت سے گزارش کرتا ہے

راوی سخن آفرین ہرزہ سرا سامعہ خراش کو یہہ جملہ بہی گزارش کرنا ضروری تہا کہ ناظرین بلند فطرت و الاتمکین بنای قصر کی اصل و حقیقت سے بخوبی
واقف و آگاہ ہو جائیں اور کوئی دقیقہ لاینحل و عقدہ سربستہ مہمل نرہے معہذا نوک ریز خامہ مشکین شمامہ کیا جاتا ہے واضح ہو کہ جسوقت حکیم سقلینوس
الہی و حکیم بزرگ دانش بانیان قصر کو وقت بنای طلسمات از روی استخراج احکام علم نجوم و مکاشفہ یہہ حال جزی و کلی دریافت ہو گیا کہ شکنندہ طلسمات
یعنی شاہزادہ خجستہ صفات شاہزادہ معز الدین صاحبقران اکبر اول طلسم اجرام و اجسام عجائبات حکیم ارسطو میں داخل ہوگا اور بمعرفت داروغہ عجائبات حکیم
قسطاس الحکمت اوس طلسم عالی بنا کا سیر و تماشا فرمائیگا اور اوس طلسم عالی منازل میں تین شاہزادیان شعلہ رخسار آتشین عذار عالی نسب والا حسب کہ
ہر ایک ان میں سے عالم حسن و جمال میں پایہ کمی ملکہ شمسہ تاجدار سے نہیں رکہتی اوسکی حبالہ عقد و نکاح میں آئینگی از انجملہ دو شاہزادیان نوع پریزاد سے اور ایک بنی نوع انسان
سے ہوگی یعنی ملکہ نوبہار گلشن افروز و ملکہ صبح دل کشا و ملکہ ناطقہ روشن بیان روز ازل سے اوسکی پیوند زوجیت میں مقرر ہوئی ہیں شاہزادہ
کامگار اون خواتین کی سوز عشق و سودای محبت میں مبتلا ہوگا اور صحبت ہای عیش و عشرت گرم کریگا بعد ازان ہماری طلسمات اور منزل
خاص ملکہ شمسہ تاجدار کی طرف نہضت فرمائیگا حالانکہ اوس شاہزادہ عالیقدر کی نہضت فرمائی اور تخت و دولت کو چہوڑ کر ملک و دیار سے نکلنا او

پدر و مادر سی مفارقت گوارا کرنیکا باعث خاص غلبہ شوق و ولولہ عشق ملکہ شمسہ تاجدار عذب البیان ہوگا لیکن بحسب مقدرات امور مذکورہ بالا
ضرور پیش آئینگی اور کسی طرح ممکن نہین کہ وہ امور مبدل ہوسکین حکمای مذکور اس حال کو دیکھکر مجبور و مایوس ہوگئی الحاصل جسوقت بانیان طلسم کو
وقت استخراج احکام نجوم یہہ حال منکشف ہوا اور امورات مذکورہ کما حقہ دریافت ہوگئی اوسوقت دونون حکمای عالیمنزلت کی خاطر پر مقتضای طبع
انسانی و وجوہ بشریت نہایت شاق گذرا بلکہ ایک نوع کا خیال حسد و ملال رشک دل مین پیدا ہوا کہ ہمارا ابجان عزیز اول طلسم ارسطو مین جائی اور بعد ہو
وہانسی مراجعت فرماکر منزل اصلی و مقصود دلی کیطرف متوجہ ہو یہہ امر سراسر خلاف آئین ہی پس کوئی تدبیر ایسی کرنی چاہی کہ شاہزادہ معز الدین کہ در
اصل ہمارا ابجان عزیز ہی اوس سیر و تماشی سی باز رہی اور اوسطرف کا قصد و ارادہ نکری لاجرم دونون حکیم ارسطوی ثانی اس کام کیطرف ہمہ تن
مصروف ہوئی اور رونق بنای طلسم کوئی درجہ و دقیقہ علم حکمت و تسخیر سی فرو گذاشت نکیا اور شب و روز اسی تلاش و جستجو مین ہمت کو کام فرما رہے
چنانچہ جلدہای سابقہ مین یہہ حال بضمن واقعات طلسم بیضا مفصل و مشرح ذکر کیا گیا ہی الغرض دونون حکمای موصوف الصدر نی چار نازنینان پریزاد
و بنی آدم کو بزور علم حکمت و اعمال طلسم ابتدای عمر سی بصورت و شکل اون چارون خاتونان اصلی بابت طلسم اجرام و اجسام کی اس طلسم عالی بنا یعنی طلسم
بیضا مین پرورش کیا اور واقعی وہ نازنینان جعلی خاتونان اصلی یعنی نوبہار و ناطقہ و صبح دلکشا و شمسہ سی ایسی مشابہہ ہوگئین کہ سر مو فرق باقی نرہا
اس عمل سی حکمای بافرہنگ حکیم اسقلینوس الہی و حکیم بزرگدانش کا منشا یہہ تہا کہ جسوقت شاہزادہ معز الدین بقصد سیر و فتح طلسم اس سرزمین مین قدم
رکھی نازنینان جعلی کی اشکال پر ایسا مفتون و فریفتہ ہوجای کہ محبوبہ ہای اصلی کی شکل و صورت اوسکی صفحہ دل سی مطلق نسیاً منسیا ہوجای حکمای
موصوف نی اعمال طلسم و حکمت سی چار دختران پریزاد خوبصورت یعنی دو آدمزاد اور دو بنی الجان کو ساکنان طلسم بیضا سی انتخاب کیا از انجملہ ایک دختر
ملک اذفرشاہ بادشاہ طلسم تہی جو قیافہ صورت مین قریب قریب اوضاع و شکل ملکہ صبح دلکشا کی ہی اور نام بہی اوس کا صبح روشن گہر تہا تجویز کیا
دوسری ملک افلاک پیمائی کی دختر کو جو ہمشکل ملکہ ناطقہ کی تہی پسند فرمایا اسی طرح دو دختران بنی الجان یعنی ایک ملک زرہنگ کی دختر جو ملکہ نوبہار کی
اعضا و صورت سی مناسبت رکہتی تہی قرار دیا اب رہا معاملہ ملکہ شمسہ تاجدار وہ ادر واحدہی کسواسطیکہ ملکہ شمسہ تاجدار بذات خاص کائنات طلسم کی
مالک و ساکنان طلسم کی بادشاہ ہے بلکہ بہمہ وجوہ مبدا و مقاصد اور فرزند حکمای عالیقدر شمار کیجاتی ہی اس صورت مین بانیان طلسم کو
چندان ضرورت نہی کہ کسی کو ملکہ شمسہ کے شکل سے متشکل کرتی بازہم رفع اعتراض کی لیئے نازنین چہارمی کو بہی انتخاب کیا کہ مبادا کوئی
شخص حکما کی علم و دانش اور نقص عمل پر معترض ہو اس لحاظ سی حکمای موصوف نے دختر ملک مستین آہن پوش کو ملکہ شمسہ کی شکل و صورت
سے مشابہہ کیا اور ابتدای بنای طلسم سے اس عمل کی بنیاد ڈالی کہ یہہ دختران اربعہ خاتونان اصلی کی ہمشکل و صورت پیدا ہون
اور روز ولادت سی تا روز موعود ایکہی وضع و ترکیب سی پرورش پاتی رہین اگرچہ حکما کی نزدیک یہی ترتیب اس عمل کی بیش از بیش رنگ
و شبہہ تہی کیا معنی کہ جو ادا ہای دلربای و ناز و غمزہ ہای اور رنگ گفتار شیرین و طرز دلفریبی و تمکین غمزہ اون نازنینان و خاتونان اصلی کی نہاد و خمیر
مین ہین گو یا ہر ایک خاتون اوصاف معشوقی مین یگانہ عصر ہی یہہ اسباب شاہی و انداز محبوبی ان بیچاری نازنینان مصنوعی کو کسطرح نصیب ہوتی بہمہ
حال عمل بانیان طلسم نسبت صبح دلکشا بہت صحیح و درست ہوا بایں معنی کہ حکیم مطلق صورت گر ازل نی صبح روشن گہر بنت اذفرشاہ کو بہمہ وجوہ از سرتاپا ہم
شکل و شمایل ملکہ نازو انداز اور حرکات و سکنات محبوبیت مین صبح دلکشا کی ایسا ہم پلہ پیدا کیا تہا کہ دونون مین سر مو فرق نہ تہا اس سبب سی عمل
حکما نسبت صبح روشن گہر کامل ہوگیا باقی وہ نازنینان سہ گانہ خاتونان اصلی کی جلوہ شاہدانہ سی زمین و آسمان کا تفاوت رکہتی تہین البتہ تاثیر
اعمال طلسمی سی صورت و صفای رنگ مین ایسی ہمشکل ہوگئی تہین گویا یہہ نازنینان فروع اور خواتین اصلی توام پیدا ہوئی ہین علاوہ اس عمل
کی بانیان طلسم نی ایک نسخہ مرکب شراب ربانی کا باعمال حکمت مخصوص اسی کام کیواسطے سرزمین طلسم مین ترتیب دیا تہا کہ وقت موعود وہ شراب
بہی فاتح طلسم کی کام آئی اور وہی نتیجہ بخشی کسواسطیکہ حکمای بانیان طلسم اس حال سے بخوبی واقف ہوچکی تہی کہ طلسم کشا

طلسم اسطو کی سیر سے بھی فارغ ہوکر مع بالنصرور اسطرف تشریف لائیگا اور بقصد فتح طلسم بیضا سرزمین طلسم مین داخل ہوگا اور بعد فتح مراحل طلسم خواہی نخواہی
اس قصر عالی بنا مین پہونچیگا اور چند روز اس قصر مین بعیش و عشرت بسر فرمائیگا اسلئے وہ نسخہ شراب ایجاد کیا اور اوس شراب متبرک مین یہہ خاصیت
و تاثیر رکھی تہی کہ جسوقت طلسم کشا ان نازنینان چارگانہ طلسم سے کسی نازنین کے دست حنائی سے تین جام شراب متواتر نوش فرمالینگے تو وہ طلسم سے
اسقدر سرمست و لا یعقل رہی کہ نازنینان فروغ کا فروغ حسن شمع جلوہ جمال خاتونان اصلی پر تطرالنور مین بہتر و خوشتر ممیز ہو بلکہ یہہ محبت عارضی
عشق اصلی پر بدرجہا غالب آجای اور بالعرض اگر طلسم کشا علاوہ تین جام کی احیاناً بار دیگر اور تین جام متواتر کسی نازنین کے ہاتھ سے نوش فرمالے
کہ مجموع چہہ جام ہوجائین اس صورت مین طلسم کشا پر بالیقین نوروز کامل حالت محویت و بیخودی طاری رہیگی اور سے و نہ روز غلبہ عشق عارضی
طلسم کشا کی دل محبت منزل مین جای گیر ہوگا اور اگر بارہ جام پی ہم اوس شراب طلسمی کے کسی نازنین فروغی کے ہاتھ سے پی لیگا ضرور بالضرور
نو برس اور نو ماہ اثر طلسم زایل نہین ہونیکا وہ محبت عارضی طلسم کشا کی دل پر محبت اصلی سے زیادہ قایم رہینگے اور طلسم کشا اوس نازنین
فروغ پر اسقدر مفتون و فریفتہ ہوجائیگا کہ کسی خاتون و فا کیش محبوبہ اصلی کا خیال تک دل مین قسم نہین ہونیکا ہمہ تن نازنینان طلسم کے
جلوہ جمال عالم افروز مین محو و مدہوش رہیگا الغرض دونون حکیم عالیقدر ذوفنون بمقتضای رشک و حسد اس عمل و تدبیر کی تیاری مین بدل متعدی
و سرگرم ہوگئی جب حسب دلخواہ عمل مذکور انجام کو پہونچگیا اوسوقت چارون دختران مذکورہ کو اطلسیان طلسم سے انتخاب فرمایا اور ابتدای ولادت
سے ایک ایک باغ اور قصر علحدہ علحدہ سرزمین طلسم مین اونکی پرورش اور بود و باش کیواسطی ایسا ترتیب دیا کہ وہ باغ بہی بجاے
خود طلسم رکھتا ہی اور اون نازنینان مذکورہ کے پدران بزرگوار کو یہہ حکم دیا کہ تم اپنی دختر ونکو روز ولادت سے باغہاے مقررہ مین
رکھو کہ ہر ایک دختر شب و روز اپنے اپنی باغ مین پرورش پائی اور تا وقت موعود حسب وصیت باغہای معینہ مین اونکی دختر نشو و نما پائیں
جسطرح کہ قصر اخضر مین ملکہ شمسہ تاجدار کا نشو و نما ہوا ہی اسی صورت سے دختران مذکور بہی پرورش پاتی رہین اور اسطرح مخفی رہین کہ
کوئی فرد بشر اونکی حال سے آگاہ نہو چنانچہ حسب الارشاد وصیت حکمای پیشین روز مولود سے اسوقت تک چارون دختران طلسم نے باغہای
مذکورہ مین پرورش پائی ہی اور ہر ایک اپنے باغ سکونت و منزل مقررہ مین شب و روز بسر اوقات کرتی ہی لیکن چند روز سے حسب اتفاق
روزگار ایک خرابی پیش آئی ہے یعنی ملکہ صبح روشنگہر کہ رکن اول نازنینان سہ گانہ سے ہے اوسکے احوال مین بعض بعض فتور واقع ہوئی
ہین جسکا حال جلد ششم مصباح النہار کی عنوان مین نوکر برز قلم اعجاز رقم ہوا ہے یعنی یہہ جلد اول بیان ہوچکا ہی کہ جسوقت ملک اذفرشاہ
بادشاہ طلسم پدر ملکہ روشنگہر پر لاقوت وزیر نے دست تظلم دراز کیا اور اذفرشاہ کا تخت و تاج چہین کر خود مسند حکومت شہر عسکریہ پر متمکن
کیا اور بلا وسواس حکمرانی کرنے لگا اس سبب سے ملکہ صبح روشنگہر بخوف عصمت و آبروریزی موافق حکم و بشارت بزرگان دین قلعہ یاقوت کیطرف
چلے گئے اور اوس قلعہ طلسم مین پناہ گزین ہوئی ہے اپنی باغ مقررہ یعنی منزل سکونت مین نہین ہی علاوہ ازین ملکہ صبح روشنگہر کا مرتبہ بھی
بہی نسبت نازنینان سہ گانہ کی بلند و بالا ہوا ہے کیا معنی کہ روشنگہر ارکان دولت مسند صاحبقرانی یعنی شاہزادہ معزالدین کی زمرہ خواتین
خاص سے شمار کیجاتی ہے یہہ نازنینان سہ گانہ حلقہ کنیزان شہریاری مین داخل ہین ہوا اسکی ملکہ صبح روشنگہر باسباب ظاہری بہی مرتبہ
سروری مین افضل تر اور قایم مقام ملکہ صبح دلکشا کی ہے کسواسطی کہ ایک بادشاہ عالیجاہ کی دختر بلند اختر ہے اگرچہ نازنینان سہ گانہ یعنی درۃ البیضا
دختر ملک متین ہم قبا و شمسہ تاجدار اور رشک بہار دختر ملک زرد ہنگ جنی ہم شکل نوبہار اور فیضہ روشن تن دختر ملک افلاک ہم صورت ناطقہ دختر ان
حکام مراحل طلسم ہین مگر صبح روشنگہر کے مرتبہ کو نہین پہونچتین بچند وجوہ ملکہ روشنگہر کو بلندی مرتبہ مین تینون نازنینون پر ترجیح حاصل ہے
القصہ واقفان حقایق و معارف بانیان طلسم نے وقت بنای طلسم چارون نازنینان فروغی کیواسطی ایک ایک لوح اور وصیت نامہ
لکھکر جدا جدا صندوقچہ مین رکھا اور اونکی والدین کے سپرد کردیا اور ہر ایک کو تاکید کی کہ موافق احکام و نوشتہ وصیت نامہ ہمیشہ کاربند رہین

دلکشا مین مصروف تہا اور ہر ایک نازنین و خاتون اپنے دست حنائی سے جام ہای شراب پلا رہی تہین . و شاہزادہ و ملکہ صدف نشین آغوش اختلاط مین بیحد
بیخود و مدہوش ہو کے دنیا و ما فیہا کی خبر نہین رکہتے اور دوران صحبت اختلاط اور رنگ عشرت میں ملکہ بہت آشفتہ خاطر ہوئی بلکہ رشک و حسد سے اوسکی نظرون مین عالم تیرہ
و تار ہو گیا اور بہ ارشد خونی روشنگہر کے حال پر روئی بالآخر بفن عیاری و حکمت عملی اوس صحبت عیش و نشاط مین بے تکلف داخل ہو گئی اور خدمت ساقیگری
خود اختیار کے اور چند شیشہ ہای شراب ترکیبی جو اپنے ہمراہ لائی تہی چند جام لبریز اور شراب ترکیبی سے بہر کر شاہزادہ کو متواتر پلائے اور اپنا کام کو بسلیقہ تمام انجام
دیا بعد ازان مقضی المرام قصر اخضر سے چلی آئی اور تمام کیفیت اوس صحبت عیش کی ملکہ صبح روشنگہر کے روبرو بیان کی جسطرح جلد ششم مصباح اخبار کے
اول مین بشرح و بسط ضبط تحریر مین آیا ہی ناظرین افسانہ نے دیکہا ہو گا مکرر بیان کرنیکی حاجت نہین **الغرض** ملکہ صبح روشنگہر نے چند روز کے بعد یہ
سنی کہ صاحبقران اکبر بدولت و اقبال طلسم مین داخل ہوا اور بعد فتح کرنے طلسم خندق و جبر وغیرہ کے ملکہ فرشاد کو قید طلسم سے نجات دی اور تخت
حکومت عسکریہ پر فرشاد کو بٹہایا اب قریب ہے کہ بعد فتح طلسم و مراحل باقیماندہ مظفر و منصور یہان تشریف لانیوالا ہے یا جس مقام طلسم مین قیام فرمائیگا اوسکے
عیش و عشرت گرم کریگا مجہی بہی اوس صحبت مین ضرور بالضرور یاد فرمائیگا چنانچہ ملکہ صبح روشنگہر اس مژدہ جانبخش کو سنکر بطرح فراط مثل گل
خندان و شادمان ہوئے اور باطمینان خاطر باامید ملاقات منتظر تشریف آوری صاحبقران اکبر چشم براہ رہی **راوی لکہتے ہے** کہ ملکہ فرشاد بادشاہ
طلسم ملکہ روشنگہر کے پدر والا قدر نے حسب الحکم بانیان طلسم وہ لوح وصیت مذکورہ بالا روز ولادت ملکہ روشنگہر کی گردن مین ڈالدی تہی اور
زنان خادمہ ملکہ کو تاکید کی تہی کہ دایہ وغیرہ ہر روز اوس لوح کو ایک لمحہ ملکہ کی گردن مین ڈالکر اوتار لیا کرین اور بہ احتیاط تمام لوح کو صندوقچہ مین رکہدین
اسی قاعدہ کے موافق لوح کو بنظر غور دیکہہ لیا کرین اگر کوئی عبارت تازہ سطح لوح پر نظر سے گذری اوسکے موافق عمل کرین چنانچہ یہی دستور آج تک
جاری رہا کہ سال بسال روز جشن سالگرہ نرگس خاتون دایہ لوح کو صندوقچہ سے نکالتی ہے اور تماشا بزرگ جو سطح لوح پر مرقوم ہین پڑہکر ملکہ کی سر پر
دم کیا کرتی ہے ہمسال کہ فاتح طلسم شہریار اعظم صاحبقران اکبر شہر عسکریہ مین پہونچا اور وہانسے مرحلہ دیگر کی جانب عازم ہوا یہی سال ملکہ صبح روشنگہر کے
جشن سالگرہ کا تہا اور یہی سال سعید ملکہ کی گرہ ہای سال سے شانزدہم ختم ہو کے سال ہفدہم شروع ہوا تہا اتفاقات حسنہ سے اس مرتبہ نرگس
خاتون دایہ نے جسوقت لوح کو دیکہا یہ عبارت تازہ سطح لوح پر نظر آئی **بسم اللہ مفتح الابواب** جبکہ سن و سال ہفدہم ملکہ
صبح روشنگہر کا شروع ہو ملکہ کو چاہئے کہ فلان تاریخ حسب احکام وصیت مع چند شیشہ ہای شراب رمانی قصر البحرین مین جای کہ اسطرح کا دوسرا باغ
فردوس اور قصر عالی منازل مین شاہزادہ فاتح طلسم تشریف لائیگا اور ملکہ روشنگہر اوس والا قدر کی صحبت وصل سے بہرہ مند ہوگی **الغرض** اس عبارت
کو دیکہکر دایہ وغیرہ زنان خادمہ متحیر ہوئین کیونکہ آجتک سطح لوح پر کبہی ایسی عبارت نظر نہین آئی تہی اسقدر صاف و پاک عبارت مرقوم دیکہی چنانچہ ملکہ صبح روشنگہر
بہی اوس عبارت کو پڑہکر اول متحیر ہوئی لیکن نوید ملاقات اور مژدہ وصل سے اسقدر شادمان ہوئی کہ رنگ سرخ و لال سینہ و دل سے جاتا رہا ملکہ روشنگہر
نے اس مژدہ جان افزا کو سنکر اوسیوقت یاقوت جنی واقف اسرار طلسم کو بلوایا اور اوس مرد بزرگ کو وہ عبارت لوح دکہائی یاقوت جنی نے بعد دیکہنے
عبارت مذکور کی کہا کہ ملکہ آفاق البتہ بانیان طلسم بزرگان پیشین کا حکم اسیطرح ہے کہ تمکو ضرور قصر البحرین مین جانا اور صحبت عیش مین شریک ہونا چاہئے زیادہ کچہ
اخفا رہے مین اسقدر جانتا ہون کہ جب طلسم کشا قلعہ یاقوت سے مراجعت فرمائیگا اور پہر داخل مراحل طلسم ہوگا اوسوقت قصر البحرین مین طلسم کشا سے تمہاری
ملاقات واقع ہوگی اور چند روز عیش و عشرت مین بسر ہونگی ملکہ روشنگہر نے پوچہا اے عم بزرگوار یہ بتاؤ کہ طلسم کشا کے آنے مین چند روز باقی ہین یاقوت
جنی نے کہا میرے گمان مین آج سے ایک ماہ اور چند روز باقی رہے ہین ملکہ نے کہا اے گنجینہ اسرار ہای نہانی تمہارا ارشاد مجہی بجان و دل قبول و منظور ہے
اور اوس صحبت مین شریک ہونگی ہے مین کسیطرح عذر و انکار نہین کرتی معاذاللہ کافر ہون اگر بانیان طلسم کے احکام وصیت سے خلاف ورزی کرون
لیکن ایک امر مین نہایت حیران و پریشان ہون کیا تدبیر کرون کچہ سمجہ مین نہین آتا اور وہ امر ایسا مشکل ہے جان و دل ہمان روح ہے کسیطرح دل سے دفع نہین
ہو سکتا اے عم بزرگوار تم بہی میرے حال سے بخوبی واقف ہو کہ میرا مزاج کس قسم کا واقع ہوا ہے اور تم یہی جانتے ہو کہ وہ امر دشوار اسقدر لاینحل ہو

حصل نہین ہوا اور کوئی معاملہ یکسوئی قرار پایا ہی کہ مین طلسم کشا کی خاتونی مین داخل ہونگی یا زمرہ کنیز و پرستارین شمار کیجاونگی اسی غم مین مبتلا ہون و ہر لحظہ
آتش رشک سے جلی بھنتی ہون ابھی کوئی تدبیر نہین آتی کوئی صورت نظر نہین آتی حیران ہون بد انجام و مآل کار کیا ہوگا اوی ہادی طریق درماندگان یا ہم
اگر شش زمان کی مشکل کشا تو نجہار ملکہ شمسہ تاجدار و بحیرہ میا خصہ شرعی بھی طلسم کشا کی ساتھہ واقع ہوا اور مین نالائق فقط خاتونی سے نامزد ہوئی البتہ میری
زندگی خوش گذریگی ورنہ بصورت دیگر حیات مستعار بدتر از مرگ ہوجائیگی تم ہی غور فرماؤ اگر مین بھی اور کنیزان مملوک کے مانند حلقہ پرستاری مین داخل رہی پھر جینے
کا کیا لطف ہوگا اے بزرگوار اب مین اپنے حق مین یہی تدبیر بہتر و مناسب سمجھتی ہون کہ اس جان شیرین کو اول ہی ضائع کردون اور اوس عذاب الیم
و غم جانکاہ سے سہل نجات پاؤن اور وہ روز بد مجھے نصیب نہو بس یہی خدشہ غم افزا جانفرسا ہر وقت ہر ساعت میرے دل مین خلش کرتا رہتا ہے اور اوسی سے
میری جان حزین تحلیل ہوئی جاتی ہے حالانکہ مین ہمیشہ چاہتی ہون کہ اس خلش جان خراش کو دل ناکام سے نکالون مگر کسیطرح نہین نکلتا مثل ہے
غم رگ و پے مین اوتر گیا ہے چارونا چار غم و اندوہ سے تنگ آکر تمھاری روبرو اپنے درد دل کا اظہار کیا ہے برای خدا تم کوئی فکر و تدبیر میرے حق مین
ایسی کرو کہ مین اس کاہش روزانہ سے مخلصی پاؤن یاقوت جنی ملکہ روشنگہر کی تقریر سوز و گداز سنکر خاموش ہوگیا اوسوقت کچھہ جواب نہ دیا اور اپنی
منزل سکونت مین چلا آیا **قصہ کوتاہ** اوسوقت سے ملکہ روشنگہر کی خاطر نازک پر ملال و غم اسقدر مستولی ہوا کہ صبر و قرار ایکبارگی جاتا رہا ملکہ
مثل ماہی بی آب بیتاب و بیقرار رہنے لگی کسی پہلو آرام نآتا تھا اور شبانہ روز بجز گریہ و زاری کوئی دوسرا کام نتھا ہر وقت بستر اندوہ و ملال پر
سرنگون رنجور و محزون پڑی رہتی تھی اور فلک سے مخاطب ہوکر یہہ شعر پڑھتی تھی ؎ چہ پرسی ز من حال دل غم دیدہ ام چون شد ٭ دلم شد خون و خون
شد آب و آبی از دیدہ بیرون شد ٭ البیت ٭ آتشی دارم کہ گر نفس مرا بینید ٭ طبیب ہر بار از دست حکمت ریش میگردد ٭ الغرض ملکہ صبح روشنگہر
تین شبانہ روز اسی رنج و ملال اور کرب و اضطراب مین مبتلا رہی روز چہارم حکیم عیقرطوس جنی یاقوت جنی کے گھر مین تشریف لائے یاقوت جنی حکیم عیقرطوس کی تعظیم و تکریم
بجالایا اور حکیم موصوف کی کف دست کو بوسہ دیا اور بصد اعزاز و احترام ایکجای لائق پر بٹھایا بعد ازان ملکہ صبح روشنگہر کو عیقرطوس کے تشریف لانیکی
خبر کی کہ آج بحسب اتفاق زمانہ حکیم الجن داروغہ طلسم اور رہنمائی ابرار طلسم میری غریب خانہ مین تشریف لائے ہین ملکہ روشنگہر اس مژدہ جانبخش کو
سنکر کمال شادمان ہوئی اور اوسی وقت یاقوت جنی کی معرفت حکیم الجن کو تسلیم و کورنش کہلا بھیجا اور اشتیاق قدمبوسی و نیازمندی کا اظہار کیا حکیم
عیقرطوس نے فرمایا ملکہ سے کہدو اے فرزند بہرحال تو خاطر جمع رکھہ مین خاص تیرے ملنے کے لیئے یہان آیا ہون کل انشاء اللہ ضرور ملونگا چنانچہ حکیم موصوف
اوس روز یاقوت جنی کے ہان مہمان رہا شب بخلوہ و کلام بسر کی دوسری روز حکیم الجن ایک ناقہ تیز رفتار پر سوار ہوکر روانہ ہوا یاقوت جنی بھی جلو مین لیا
مردمان شہر یاقوت نگار حکیم عالیمنزلت کی خبر مقدم سنکر ناقہ کے گرد و پیش جمع ہوگئی اور اوس بزرگوار خجستہ کردار ہادی ابرار کا شرف قدمبوس
حاصل کیا حکیم الجن نے ہر ایک کے حال پر نوازش فرمائی بعد ازان وہ بزرگ ملایک صفات روشنگہر کے حرم سرا مین پہونچا ملکہ روشنگہر مع
دردانہ بنت یاقوت جنی و ملکہ رنگ افروز دختر لاقوت شاہ گلفام و کریا یہ خاتون و شیرین ملک و غمزہ ملک وغیرہ مصاحبان و مسازو کنیزان محرم راز
بیرون محلسرا در باغ تک گئی اور حکیم الجن کا استقبال بجالائی اور باعزاز و حرمت اوس معدن قدر و جلال کو حرم سرا مین لاکر بتکلف تمامتر مسند
عزت و وقار پر متمکن کیا اور خود دست بستہ روبرو استادہ ہوئی حکیم عالیقدر موافق مرتبہ و شان ہر ایک نازنین سے بعنایت و مہربانی پیش آیا الا حکیم
الجن نے ملکہ صبح روشنگہر کے چین جبین اور نیز طرز گفتار و انداز کلام سے آثار ملال ظاہر پای اگرچہ وہ گنجینہ اسرار حکمت از روی مکاشفہ تمام
حال و مقال سے بخوبی واقف تھا تاہم ملکہ روشنگہر سے اس ملال کا باعث پوچھا کہ اے فرزند دلبند مین اسوقت تیری بشرہ حسن سے سرتاسر
آثار رنج و ملال ظاہر پاتا ہون سچ بتا کہ تیری مزاج و محزونی طبع کا سبب اصلی کیا ہے ملکہ نے بمقتضای شرم و حیا کہ زنان عفت مآب کا شیوہ ہے
سر جھکالیا اور لب بتبسم رہی یاقوت جنی نے مخاطب ہوکر حقیقت حال کو مشرح بیان کیا اور پوچھا کہ حضرت سے یہہ سوال کرتی ہون کہ مرد کو موافق
احکام شریعت چار زنان سے زیادہ عقد و نکاح مین جایز و مباح نہین ہین چنانچہ ملت اسلام و طریقہ نبوی کی موافق فاتح طلسم یعنی صاحبقران اکبر

شاہزادہ معز الدین کیواسطی اول ہی چاروں صلار خاتون عالی نسب منفرد ہو گئی ہین حضرت بھی اس حال سی واقف ہو چکے کہ شمسہ و ذہیبا و نالطف
درج و ملکہ شاداونی جماتوتان عالیہ سلطنت عبارت سے انہین دو خاتون فاتح طلسم کے عقد طلسمی مین ہی داخل ہو چکی ہین اب یہہ امر کیسطرح زیبا اور مناسب نہین
ہے کہ سوای اون زنہای چارگانہ کی کوئی عورت نصیب جو معز الدین سے کسی نوع کا سروکار و واسطہ رکھتی ہو ضعیفہ محل مین داخل ہو جائے بلکہ وہ خود
لامحالہ زمرۂ کنیز و پرستارہ مین شمار کیجائیگی چنانچہ طلاحت پری اور زنان مشکوی حیرت بانوے طلسم اعرام و جابلسا ملکہ نوبہار بادشاہ طلسم کے کنیز و پرستار ہین
اور گوہر بزم افروز وغیرہ نازنینان طلسم سبع سیارہ طلسم بضابطہ موافق ضابطہ کنیزان ملکہ شمسہ تاجدار شہود ہین جس حال مین کہ لا آفاق یعنی ملکہ شمسہ تاجدار
اس طلسم کے مالک بادشاہ ہی پھر تمام اہل طلسم زن و مرد بادشاہ کی کنیز و غلام ہو گئی اس صورت مین مجھ بے نصیب پر بھی لفظ کنیزی عاید ہوتا ہے
کسیلئے کہ مین بھی ساکنان طلسم سے ہون لاجرم اب مین معز الدین کی کنیزی مین حسب قاعدہ آگئی ہون گیا مانی کہ معز الدین ملکہ شمسہ تاجدار کا زوجہ ہے
پس یہہ امر بھی بالطبع ناگوار اور شاق گذرتا ہے کہ مین اپنے حق مین لفظ کنیزی سنون کسواسطے کہ مین بھی بجائے خود قدر و منزلت رکھتی ہون اور
بادشاہ طلسم کی دختر ہون خاتونان طلسم سے کسیطرح مراتب مین پایہ کمی نہین رکھتی علاوہ ازین مثل نازنینان طلسم کی شاہزادہ معز الدین ایک نوع کا مجھ
عاشق و محبوب مجھی بھی حاصل ہے پھر یہہ عار و ننگ پرستاری کسطرح مجھے گوارا ہو قطع نظر اسکی حضرت اس حال سے بھی آگاہ ہین کہ ابتدای عمر سے میری طبیعت
کسقدر تند و نازک واقع ہوئے کہ کوئی امر خلاف طبع مجھے گوارا نہین ہوتا ان وجوہات پسند و ضد سے مین شبانہ روز بکدر و طول رنجیدہ ہون اور ہر دم
یہی فکر و اندیشہ پیرامون خاطر رہتا ہے کہ الہی میرا مآل کار کیا ہوگا تو فرضا اگر میری سرنوشت و نامۂ اعمال کاتب قضا و قدر نے یہی احراز لکھدیا ہے
کہ مین معز الدین کی کنیز و پرستار کہلاؤن البتہ عالم مجبوری ہے کہ نوشتۂ ازلی مٹ نہین سکتا بہرحال یہہ داغ بدنامی آپ پر جبین پرتا قیامت رہیگا اور سوگند
قسم ہے مجھے پروردگار عالم کی مین اپنی نسبت یہہ ننگ و عار ہرگز قبول نہین کرینگی مبادا مین جیم جان برگان نیک نہاد کی تفضلات و کرم کی امیدوار
اور نیز حضرت سے بھی یہی التجا کرتی ہون کہ آپ اس بدنصیب خانمان آوارہ کے حق مین کوئی تدبیر و فکر ایسی فرمائین کہ مین تفتہ دل سوختہ جان اپنے
مقصود اصلی پر کامیاب ہو جاؤن اور مجھی کاوش شبانہ روز و الم جانفرسا سی نجات ملی حکیم سقراطوس نے ملکہ روشنگہر کی زبان سے یہہ عبارت درد آگین
بگوش ہوش سنکر سر زانوی فکر رکھا اور بعد عرصہ دراز سر اوٹھا کر فرمایا ای فرزند بلند اختر ملکہ روشنگہر تو نے جو کچھ بیان واقعہ پر سوز و گداز بیان کیا ہے
سرتاسر سنا مگر عالم مجبوری و بیچارگی مین کچھ علاج و درمان نہین ہو سکتا اے ملکہ آگاہ ہو کہ وقت بنای طلسم حکیم اقلیدوس الہی و حکمای دیگر طلسم نے
مدت تک اس مقدمہ مین غور و فکر کو کام فرمایا اور ہر طرح محنت و سعی مین دست و پا ماری تھی یہانتک کہ علم و عمل مین کوئی دقیقہ باقی نرکھا مگر نوشتۂ ازلی و
مقدرات ربانی سے مجبور و مایوس ہو گئی اور اپنے علم و عمل کو سعی بے حاصل سمجھا چنانچہ اعمال طلسم و حکمت و نجوم وغیرہ کو سرشتہ و بازیچہ خیال کیا
چار ناچار ارادہ دلی اور منشاء اصلی تیرہ و باز رہے صرف عمل حکمت کو کام مین لای الغرض حکیم لجن نے تمام و کمال وقایع آیندہ انتہا تک بانیان طلسم
فکر تدبیر اور منشاء دلی کا مع حال پرورش اون نازنینان سہ گانہ یعنی قرۃ البیضا و بہار افروز و شمسہ روشن سخن جسطرح سے کہ اوپر شطر بہ تفصیل بیان ہو چکا مفصل
و مشرح بیان کیا ملکہ روشنگہر اور یاقوت جبین نے بگوش ہوش تمام سرگذشت کو سنا اور عالم حیرت مین غرق ہو گئی راوی کہتا ہے
کہ اسوقت تک یہہ چاروں نازنینان طلسم ایکدوسری کی حقیقت حال سے مطلق آگاہ نتھین کہ حکماء خاص اس کام کیواسطی پرورش کیا ہے لیکن آپ سب
ہدایت لوح وصیت نازنینان مذکور جسوقت قصر البرین مین باہم ملین ایکدوسرے کے احوال سے واقف ہوئی ہے چنانچہ ملکہ صبح روشنگہر کی
لوح وصیت مین بھی مثل اون نازنینان سہ گانہ کی وہی عبارت مذکورہ مرقوم تھی لیکن جبتک وہ چاہی صاحبقران اکبر کو متواتر جاہای شراب پلای ملکہ
روشنگہر نے بھی حسب وصیت شراب پلائی تیاری کین قصر البرین مین جانے سے بوجہ خاص تعویق و تاخیر کی تھی اسی باعث سے روشنگہر ابتک قصر البرین
مین نہین آئی اور شریک صحبت نہین ہوئی حاصل کلام جب ملکہ صبح روشنگہر اور یاقوت جبین نے اوس واقعہ کو حکیم لجن کی زبانی سنا اور
معاملہ پر اطلاع پائی ملکہ روشنگہر اسقدر متحیر ہوئی کہ اوسی بے اختیار نازنینان سہ گانہ سے ملنے اور جلسہ صحبت کی دیکھنی کا اشتیاق پیدا ہوا اول اون نے کہا

ہر طرح چہرہ زرد جناب رکیعنہ ملکہ کے انجام مطلوب کی اعشیگی میں پہونچ جائیگی اگر تو نے اس نصیحت پر خیال نکیا اور خیال کیا مجھے طلبی واقع ہوئی پہر تو
اپنی طلب سے ناکام و ناشاد رہیگی اور تیرے کام خراب و ابتر ہوجائینگے تو اس حال پر ہو کہ جسوقت صبح دلکشا کا ماہ قمر چہرہ نکالیگا اور ماہ لب شب تاریک خالی ہو جاویگا
اوسوقت شاہزادہ معزالدین تجھے نکاح دیگی اور عقد سہروردی کریگا اور تو بہار صبح وصلت سلک خاتونی میں داخل ہوگی لیکن اوس کی شرط ہے کہ باحیات صبح دلکشا تو
شاہزادہ کی صحبت میں رہے لیکن … مگر … اس تدبیر ہدایت کے تو عمل میں لاوی یاد رکھ تمام پشیمانی کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہونیکا
یہہ خیال رکھ کہ جو روز موعود قصر البحرین میں جا کے اور شریک صحبت ہو کے کل تدبیر بے ثمر ہوجاوے تو اوس روز ہرگز قصر البحرین میں جانیکا قصد نکیجیو بلکہ تین روز
اسی مقام پر صبر و شکیب بیٹھی رہیو اور دیکھیو کہ پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے جسوقت کوئی شخص بزرگان دین سے تجھے طلب کرے اوسوقت تیرا جانا کچھ
مضایقہ نہیں ہے اب ایک بات میری یاد رکھ کہ جسوقت تو قصر البحرین میں حسب ارشاد جا پہونچیگی اور شاہزادہ معزالدین سے تیری ملاقات ہو میری طرف سے شاہزادہ
والا قدر کو بعد سلام یہہ پیام دینا کہ اے شاہزادہ نامدار خاتون بزرگ یعنی زاہدہ خاتون نے یہہ استدعا کی ہے کہ کسی روز قدم رنجہ فرما کر اس کمینی کی روح
مزار کو بھی پرتو جمال سے مشرف فرمانا اور ثواب فاتحہ یاد کرنا یہہ امر آئین خسروی سے بعید ہے کہ میں عاجز ثواب فاتحہ سے بھی محروم رہوں قصہ کوتاہ
ملکہ روشن گہر نے خاتون بزرگ کی ہدایت و تلقین تمام و کمال بگوش ہوش سنی مگر اوسوقت روشنگہر کے دل پر خاتون کی سی ہیبت کا اسقدر رعب
و داب غالب ہوا کہ ملکہ گردن تسلیم خم کیے استادہ رہی جواب دینے کی جرات نپائی ایک عالم حیرت میں خاموش و ایسی سرنگوں کھڑی رہی زاہدہ خاتون نے
بار دیگر ملکہ کو سینہ سے لگایا اور فرمایا اے فرزند تو کسیطرح آزردہ دل اور شکستہ خاطر نہو بہر نوع خاطر جمع رکھ مسبب الاسباب تیرے مدعای دلی پر
کامیاب کریگا بلکہ اب میں رخصت ہوتی ہوں تو بھی جا اور بخاطر جمعی تمام بسر اوقات کر اگر تجھے کوئی بات اور پوچھنی ہو اسوقت مجھسے پوچھ لے ملکہ روشنگہر
نے خاتون بزرگ کو اپنے حال پر اسقدر مہربان پاکر عرض کیا اے مخزن اسرار الٰہی میں اس امر کی استدعا کرتی ہوں اگر تم اجازت دو میں ایک گنبد عالی
بطور نشان و یادگار تمہاری مزار پر بنوا دوں کہ تا قیامت تمہارا نام صفحہ گیتی پر قایم رہے خاتون بزرگ نے پاس خاطر روشنگہر کے اس التماس کو
قبول کیا اور اجازت دی ملکہ روشنگہر کچھہ اور پوچھا چاہتی تھی کہ یکبار خواب سے بیدار ہوگئی مگر وہ واقعہ تمام و کمال یاد رہا وقت صبح خرم و خنداں
راحت سے اوٹھی اور واقعہ شبکو دروازہ کے روبرو نقل کیا اور زرد دانہ نے اپنے پدر یاقوت حبشی سے کہا آج ملکہ نے عالم رویا میں یہہ تماشا دیکھا اور خاتون بزرگ
نے ملکہ کو یہہ ہدایت کی یاقوت یہہ حال سنکر بہت خوش ہوا اور تمام سرگذشت شنیدہ حکیم بہت کے روبرو بیان کی حکیم عیفر طوس نے فرمایا ای یاقوت خواب
کو مثل خوابہای متعارف تصور کرنا نہیں چاہیے بلکہ ایسی خوابہای صادق ہوتی ہیں اور جو کچھہ ملکہ روشنگہر سے خاتون عالیمنزلت نے ارشاد فرمایا وہ اسکی
و واقعی ہے البتہ اوسپر عمل کرنا چاہیے اے یاقوت خاتون بزرگ کے ارشاد کو فقط ہدایت نسمجھو بلکہ الہام ربانی تصور کرو یہہ حال روشنگہر کے حق میں
نہایت بہتر و مفید ہوگا میری رای بھی اس معاملہ میں یہی ہے کہ ملکہ روز موعود میں ہرگز قصر البحرین میں جانے سے قبل اسکے جانیکا عزم نکرے تا
سے ملکہ کی محبت طلسم کشا کے دل میں زیادہ جاگزیں ہوگی اور ملکہ منزلت و مراتب میں بھی اون نازنینان سے گانہ سے صد اشتہار کیجاویگی بعد اس گفت و شنود کے حکیم
عیفر طوس سے یاقوت حبشی نے رخصت پائی اور فرمایا اب میں رخصت ہوتا ہوں انشاء اللہ الغرض جسوقت شاہزادہ معزالدین والا قدر ظاہر یا تو تیری لقب
جشن عروسی تشریف لائیگا اوسوقت ہم بھی ضرور آئینگے اور تم سے ملینگے فی الحال ملکہ صبح روشنگہر کو چاہیے کہ بخاطر جمعی تمام انتظار …
غیبی کی منتظر رہی اور کسیطرح کی فکر و تشویش کو دل میں راہ نہ دی کارساز حقیقی چارہ ساز بیکسان … مطالب و مقاصد دلی بخیر و خوبی انجام فرماویگا

اب راوی خیال آفرین بار دگر عنان توسن قلم کو باحوال فیروزی مآل شہریار عالی مکان صاحبقران
گیتی ستان سلطان واجب التعظیم شاہزادہ معزالدین التقیم معطوف کرتا ہے اور ملکہ روشنگہر کو
حالت بیم و امید میں رکھکر دو کلمہ قصر کی الفت سے بیان کرتا ہے راوی … کہ جسوقت شہنشاہ … بہار
فلک خرمی صاحبقران اکبر نے نزاکت پری کے ہاتھہ سے چند جام لبریز بادہ ارغوانی صہبای ربانی کی نقل التفات نوش فرمایا اور سرور و نشہ شراب روح افزا

سنور کیا صاحبقران اکبر اوسوقت عجب ایک حالت اندوہ وملال یاد معشوقان گلعذار مین گرفتار اور نشہ طلسم مین مست و سرشار بیٹہا ہوا نزاکت پری کے تصور
اندکار کر رہا تہا کہ ناگاہ صاحبقران اکبر کے کان مین خلخال پا کی آواز آئی صاحبقران نے بیتابانہ حجرہ یاقوتی کی طرف دیکہا یکبارہ وہ پردہ طلائی زرکار
بلند ہوئی اور ہر ایک حجرہ سے ایک نازنین خورشید جبین بجلوہ ریزی حسن آتشین سراپا زیور و جواہر مین غرق مثل بلائی بیدرمان ہمہ تن غارتگر
دلربائی و کرشمہ و انداز رعنائی باہر آئی اور صحن قصر مین بصد جلوہ گری نمایان ہوئی جسوقت صاحبقران اکبر نے ہر ایک آفت جان اور غارتگر دین و
ایمان کو دیکہا بجز دنگاہ یہہ شعر زبان سے نکلا اور ہوش سے بیگانہ ہوگیا ۵ نظیری یار می آید بآئینہ کہ می دانی + ترا دیدار از دل کردن تحیر
رفتم + جسوقت شہریار شاہد بازان کے ہوش و حواس بجا ہوئے اور بار دگر اون نازنینان شعلہ رخسار سیمین عذار کو دیکہا کہ مثل طاؤس طنّاز
با ادا ہائے دلفریبی چلی آتی ہین اون نے نظر حیرت و استعجاب ملاحظہ کیا ہر ایک نازنین کو ہم شکل اپنی محبوبہ ہای عالی وقار کی پایا یہہ معلوم ہوا گویا وہی
پیکر قیامت خیز ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ کا جلوہ گری مین ہین شاہزادہ والا گہر آرزومند وصال پرتو جمال رفتار فتنہ ریز کو دیکہکر بیتاب و
بیقرار ہوگیا اسواسطے کہ مدت دراز سے مشتاق جمال اور آرزومند وصال اون نونہالان چمن محبوبی کا تہا فرط شادی و شادمانی سے بیتابانہ
تخت رفعت سے اوٹہا اور بزبان حال گویا ہوا ۵ ای دل بجوی بال کہ از اوج طالعت + خورشید و ماہ و زہرہ بہم برسر آمدند
این ہرسہ سرو ہرسہ گل و ہرسہ ماہرو + یکجا ببزم دیدہ عاشق قدم زدند + **الغرض** شمع خوبان بخود مضطرب پروانہ وار اون شمع رویان
سیمین اندام کے پاس پہونچا ملکہ درۃ البیضا ہم شکل شمسہ تاجدار چند قدم آگے تہی صاحبقران اکبر نے بحالت محویت صاف ملکہ شمسہ تاجدار کا گمان کیا
اور غلبہ شوق سے بی اختیار تنگ تر آغوش مین لیا اور بیحالتگا چند بوسے بہی اوسکے لب شکر بار سے لیے بعد ازان ملکہ رشک بہار کو بخیال ملکہ نوبہار
گلشن افروز بغل مین لیا اور اسیطرح ملکہ فصیحہ کو باشتباہ ملکہ ناطقہ سینہ سے لگایا اور ان گلعذاران گلستان رعنائی کے لب و رخسار کی
پیہم بوسے لئے اور اوسی ترکیب ہم کنار سے تینون نیّران سپہر محبوبی کو لا کر تخت عشرت و کامرانی پر بٹہایا اور خود بدولت و سعادت
نازنینان زہرہ تمثال کی پہلو بہ پہلو متمکن ہوا بعد ازان نزاکت پری کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا العورت تغافل کار خدا نا ترس اے کیس عالم
تحیر و بیخبری مین استادہ ہے حیف ہے کہ بزم فراق مین وہ تواضع باختلاط و گرمجوشی مبذول ہوا اور اس ہنگامہ وصل مین یہہ تکریم و تغافل و تجاہل
ظاہر ہوا العورت تو نے اسواسطے باصرار ہم سے خدمت ساقیگری لی تہی کہ ہنگام نشاط طرح دیجای اور طوطا چشمی اختیار کری اب ہم پوچہتے ہین کہان
ہے وہ بادہ رمانی اور کہان ہے وہ پیمانہ نشاط جاودانی جلد تر لا اور اوس صہبای خوشگوار سے ایک جام لبریز مجہے پلا ۵ ساقی خبر
نیست کہ ایام بہار است + این بیخبری مژدہ صد بوس و کنار است + نزاکت نے کہا یا صاحبقران مین اسوقت بحیرت و استعجاب یہہ دیکہتی ہون
کہ ماشاء اللہ چشم بد دور خاکم بدہان باد اسوقت حضور کو جوش بہار حسن مین وہ نشاط حاصل ہے گویا نیّر اعظم کو عقد انجم مین شرف حاصل ہوا ہے
صاحبقران اکبر نے فرمایا یہہ حال جو کچہ ہے تمہاری مہربانی کا جلوہ ہے بس اب دیر نکرو شیشہ و ساغر اوٹہاؤ اور اپنے دست حنائی سے
مجہ تشنہ کام کو پلاؤ کہ مسرت بالائے مسرت حاصل ہو نزاکت پری نے بمجرد ایمائے عالی ایک ساغر بلورین بادہ لالہ فام سے بہر کر صاحبقران کو دیا شاہزادہ
کامگار وہ جام شراب راحت افزا کا لاجرعہ پی گیا اور وفور شوق و غلبہ مستی مین اول درۃ البیضا کو آغوش مین لیکر بوسہ بازی مین مشغول ہوگیا
بعد ایک لمحہ کے نزاکت پری نے دوسرا جام اوسی شراب ہوش ربا کا صاحبقران اکبر کو پلایا صاحبقران نے وہ جام بہی بے تکلف نوش فرمالیا اور علیان
شہوت مین فصیحہ روشن سخن و رشک بہار کو بے اختیار کنار شوق مین لیا اور سینہ سے لگا کر لب و رخسار سے اسقدر بوسے لئے کہ عارض
گلفام نیلگون ہوگئی آخر کار وہ دونون نازنین پہلو سے جدا ہو گئین بعد ازان صاحبقران اکبر نے ایک ایک جام لبریز پیکر نازنین کو اپنے
ہاتہ سے پلایا اور بار دگر گرم اختلاط ہوا گاہی درۃ البیضا کو سینہ سے لگا کر لذت زبان حاصل کرتا تہا اور گاہی فصیحہ و رشک بہار سے ہم آغوش ہو کر یا شعر
رنگین تر زبان ہوتا تہا ۵ خوش وقتی و خرم روزگاری + کہ یاری برخورد از وصل یاری + اور کبہی فرط نشاط و انبساط سے یہہ کہتا تہا

نازک پر یہہ امر گران گذرا کہ ہم نے ان نازنینون سے چند سوال کیے مگر کسینے ہماری بات کا جواب نہ دیا اور جواب کے عوض پھر ایک نے
ایک شعر سنا دیا اور وہی جام شراب جواب مین حوالہ کیا معلوم نہین اس تجاہل عارفانہ کا کیا سبب ہے اور ان نازنینان عاشق کش نے خلاف
عادت یہہ غمزہ بے نمک و شیوہ بے حلاوت کب سے اختیار کیا ہے حاشا ثم حاشا ان ملکہ ہای عالیقدر مین اس مرتبہ نخوت و غرور اور ہمسے
بی اعتنائی مین نے کبھی نہین دیکھا خدا جانے اب کیا بلا نازل ہوئی کہ خود بخود ان سب کے قلب ماہیت ہو گئی اور یہہ خاتون جامہ آدمیت سے
باہر ہو گئیں مین بجز اسکے اور کچھہ نہین نظر آتا کہ انکو ہر طرح میری دل آزاری مد نظر ہے اسیلیے ان سب نے شیوہ تغافل اختیار کر لیا ہے القصہ
صاحبقران اکبر نے اوسی حالت ملال اور عالم تکدر مین ملکہ فصیحہ روشن سخن کیجانب بگمان ناطقہ روشن بیان دست دراز کیا اور بعد بوس و کنار چین
بجبین ہو کر فرمایا اے ملکہ ناطقہ تعجب ہے کہ تم ہر دم مجھے جام شراب پلاؤ اور خود مثل پیکر تصویر بے حس و حرکت لب بند بیٹھی رہو اپنی کہو نہ دوسرکی
سنو اے ملکہ عالم یہہ کیا قیامت ہے کہ تم اصلا میری بات کا جواب نہین دیتین مجھے زیادہ تر اسی بات کا رنج و افسوس ہے کہ تم بکج نگاہی و آزردہ
خاطری بہی میرے سوال کا جواب نہ دو اے ملکہ طلسم سچ بتاؤ کہ تمہاری خاموشی کا مانع کون ہے برای خدا جلد تر میری خلجان طبیعت کو رفع کرو
ورنہ اس رنج و ملال مین قریب المرگ ہو جاؤنگا اول تم یہہ بتاؤ کہ تمہاری محلدار امارہ خاتون کس حال مین ہے اور غمزہ شیرین کار بلای روزگار
تمہارے رفیق و محرم راز جو ایکدم تم سے جدا نہوتی تہی اور سایہ وار ہر وقت تمہارے پہلو بہ پہلو رہا کرتی تہی آج وہ غمگسار کہان ہے اور کس
کام مین مشغول ہے کہ اسوقت اس صحبت عشرت مین نظر نہین آتی فصیحہ روشن سخن بہی مثل درۃ البیضا و رشک بہار ساکت ہو گئی اور ایک حالت
تحیر مین دیر تک صاحبقران کا مونہہ دیکھتی رہی اور زبان تک نہ ہلائی جواب دینا درکنار بلکہ وہی طریقہ اختیار کیا یعنی ایک جام شراب ہوش ربا بکف
صاحبقران اکبر کو پلایا اور مقتضای حال یہہ شعر سنا دیا ؎ اے پادشاہ بخت جوان بادہ نوش کن + پیر فلک مطیع تو اقبال شد غلام +
لیکن زحال مجلس از ما مکن سوال + این بزم خاص بادہ لبو دنہ بذکر عام + مجبور صاحبقران اکبر نے اوسکے ہاتھ سے بہی جام پی لیا اور
دل مین کہا بار الہا یہہ کیا معاملہ ہے کہ ہر دم ایک حیرت تازہ روبکار ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے یہہ خواتین مطلق گونگی بہری ہوئی ہین کہ
زبان تک حرکت نہین کرتی لا حول و لا قوت الا باللہ مین عجب صورت خانہ مین آپہنسا ہون اور طرفہ صحبت گونگون کی مجھے میسر آئی ہے
اس حرکت ناروا سے ظاہر ہے کہ یہہ خواتین باہم ہمزبان ہو کر یہان آئی ہین کہ ایک حرف زبان سے نہ نکالین اور بے حس و حرکت آئینہ
وار میرے سامنے بیٹھی رہین بے شک و شبہہ ان خواتین نے باہم صلاح و مشورہ کر لیا ہے یہہ خاموشی خالی از علت نہین ہے
القصہ شاہزادہ والا قدر اسی فکر و تشویش مین بار دگر درۃ البیضا کیطرف متوجہ ہوا اسمرتبہ اول ہی جام شراب درۃ البیضا کے ہاتھ سے
لیکر نوش فرمایا اور بجائے گزک چند بوسے بلذت زبان لیے اور اوسی حالت بوس و کنار مین باہستگی درۃ البیضا کے کان مین
کہا اے ملکہ وفا کیش تمہاری ذات خجستہ صفات اور وفای عاشق نوازی سے بعید ہے کہ تم میری بات کا جواب نہ دو اور اس بزم تنہائی اور
مجلس گرم جوشی مین مجہسے باستغنا پیش آؤ اگر تم بشیرین زبانی کچھہ نہین کہتین تلخ کامی جواب دو مجھے وہ بہی لذت جان و دل ہوگا یہہ کیا غضب ہے
کہ مجلس عشرت سراسر صورت خانہ حیرت اور بزم خاموشی معلوم ہوتی ہے اور یہہ شعر حسب حال صادق آتا ہے ؎ تو از نگین من از حیرت
نہ ایجا می نہ تقریری + چنان ماندیم ہم بزم است نقش پیری تصویری + اے ملکہ یہہ تغافل کس شیوہ مروت و دلداری اور طریق محبت و رعنای مین
روا ہے کہ اپنے فریفتہ حسن و شیدای صورت سے بات تک نکری ایجان جہان بزم عشرت محل سکوت نہین ہوتی والہہ مجھے تمہارا اسطرح
لب بند بیٹھنا نہایت شاق گذرتا ہے برائے خدا اب نقاب شرم و حیا کو روی حجاب سے اوٹھاؤ اور میری وحشت دل کو دور کرو قسم
ہے تمہاری سرعزیز کی اگر صحبت کا یہی رنگ اور تمہارا یہی انداز رہا شور وحشت اور سودای جنون سے میرا یہہ حال ہوگا کہ کپڑے پہاڑ
باغ سے نکل جاونگا درۃ البیضا نے دیکھا کہ اب معاملہ دگرگون ہو گیا اور سخت مشکل پیش آئی ہے اگر مین حال واقعی کہتی ہون مبادا

کوئی قباحت عارض ہو اور لوح وصیت کا حکم بھی اسیطرح ہے کہ طلسم کشا کی صحبت میں حتی الامکان سکوت کرنا بہتر ہے
اگر کوئی ایسی مجبوری واقع ہو کہ بے جواب دیئے نہ بنے اوسوقت البتہ اپنا احوال برسبیل راستی بیان کرنا بازہم عہد پالنے میں جائز ہے کیونکہ
ہر ایک مذہب میں کو بحالت مجبوری صاحبقران سے بات کرنیکا اختیار حاصل ہے اوسوقت اگر چند کلام کرے مضایقہ نہیں ہے بلا اوسکے حق کی
کیفیت بہتر ہوگا اور درۃ البیضا سخت مشکل میں آئی ہو کہ ہنوز صاحبقران اکبر نے صرف دو جام شراب اپنی ہاتھ سے نوش فرمائی ہین تیسرے
جام کی نوبت نہین آئی اب کیا علاج کیا جائے ادہر صاحبقران کی آزردگی وملال خاطر کا خیال اودہر خلاف ورزی احکام لوح کا
اندیشہ حیران ہوں ان اجتماع ضدین کو کسطرح رفع کروں بالآخر جس جس میں یہہ نوبت پہونچی کہ ملکہ درۃ البیضا کو اپنی اخفاء حال
کی مجال نرہی بچارہ ناچار درۃ البیضا نے بطریق سرگوشی صاحبقران کے کان میں کہا اے شہریار بلند اقبال اصل حال یہہ ہے کہ میں ملک
متین آہن پوش کی دختر ہوں اور درۃ البیضا میرا نام ہے حسن اتفاق سے میری ولادت اسی طلسم میں بسبب علم وحکمت حکمای
والا منزلت بانیان طلسم کی ہوئی ہے اور میری صورت ملکہ شمسہ تاجدار سے مشکل کی گئی ہے ورنہ قسم ہے خدای پاک کی میں ہرگز شمسہ
اصلی نہین ہوں اور نہ مین یہہ قدرت و مجال بھی نہین رکہتی کہ مین بجائی ملکۂ آفاق سرحلقۂ نسوان عالم بمنزلت خاتونی داخل ہو جاؤں اور شہریار
کی سلک ازواج میں شمار ہوں اے شہریار عالی وقار مین اوس ملکہ تاجدار کی کنیزوں اور لونڈیوں میں وہ کنیز ہوں جو بمنزلۂ خانہ زادی ہو علاوہ اسکے
بانیان طلسم نے روز ولادت سے زائچہ طالع میں میرا نام ملکہ شمسہ تاجدار کی کنیز و پرستار میں لکھدیا ہے پھر میں کسطرح خاتون اصلی بن
سکتی ہوں الغرض جسوقت صاحبقران اکبر نے درۃ البیضا کی زبان سے یہہ تقریر راستی آمیز سنی بار دگر بشوق تمام خریداری درۃ البیضا کو
دیکھا چونکہ شہریار نامدار اوسکے ہاتھ سے دو جام شراب پی چکا تھا اور بادۂ اعمال طلسمی نے کامل دماغ میں اثر کیا تھا مطلق اصل فرع
میں تمیز نکرسکا بلکہ سرشاری نشہ طلسم میں بالعکس درۃ البیضا کی شکل شمسہ تاجدار کی صورت وشمایل سے زیادہ تر خوشنما معلوم ہوئی بالآخر غلبہ
مستی اور فرط شوق میں درۃ البیضا کیطرف صاحبقران نے دست خواہش دراز کیا اور بلا اختیار اپنی طرف کہینچکر سینہ بسینہ
وپہلو بہ پہلو ہوگیا اور بلذت تمام تر اوسکے رخسار سے بوسہ ہای شیرین لئے اور فرمایا اے جان جہان فدای آرام جان مستمندان
میں یہہ پوچھتا ہوں کہ ملکہ شمسہ تاجدار میں کونسی شاخ زعفران تازہ ہے اور تم میں نہین ہے والله باسباب ظاہر پھر ایک ہدا [illegible]
رعنائی میں تم بھی شمسہ تاجدار سے کسیطرح کم نہیں ہو شمسہ تاجدار اگر بادشاہ بزرگ کی دختر اور طلسم کی مالک ہے پھر کیا تم بھی
ایک بادشاہ مراحل طلسم کی دختر رشک خورشید و قمر اور اپنی مشکوی دولت کی خاتون ہو ہان یہہ فرق ضرور ہے کہ وہ صاحبقران اعظم
سلطان خورشید تاج بخش کی اولاد خاص ہے اور ان طلسمات کی تمام متاع و دولت اوسکی ہے جسکو اسلئے امانت رکہی ہے
البتہ یہہ عز و امتیاز شمسہ تاجدار کا زیادہ ہے لیکن اس اعزاز و وقار عارضی میں بھی ایک نیت شرعی لگی ہوئی ہے یعنی بحسب تقدیر
ازلی اوس دولت وحشمت طلسمی کا فاتح طلسم شریک غالب ہے جسنے ہزار جانکاہی اور جانفشانی وسربازی سے اپنے سینہ کو سپر بلا سے
برہم بناکر ان طلسمات پرخطر کو مفتوح کیا اور اوس متاع ودولت کا سراغ پاکر اپنے تصرف میں لایا قطع نظر اسکے ملکہ شمسہ تاجدار باعتبار
منزلت وعالی نسبی تم سے بالاتر ہے لیکن بمرتبہ صفای حسن وجلوہ جمال اور ادا ہاے دلربائی تم ہر طرح شمسہ پر ترجیح رکہتی ہو بہرحال
بانداز محبوبیت اسوقت میری نظر میں ہزار درجہ شمسہ سے بہتر معلوم ہوتی ہو اب خواہ تم ملکہ اصلی ہو یا نقلی مجہے کیا میں تو [illegible] رنگ
اوسی نظر سے تمکو دیکھتا ہوں حق یہہ ہے کہ [illegible] صفائی عارض دلدار و [illegible] مشکین سنبل نو بہار ہے قصہ مختصر درۃ البیضا
صاحبقران کے التفات دیوانگی اور از خود رفتگی ومراعات گرمجوشی سے خوفناک ہوئی بلکہ بند بند اوسکا لرز گیا کیسلئے کہ وہ بخوبی ملکہ
شمسہ تاجدار کی مزاج اور مناصب سے واقف ہے دل میں سمجھی کہ مبادا یہہ خبر ملکہ کے گوش زد ہوجائے اور ملکہ کی برہمی

طبیعت و ملال خاطر سے انجام کار مجھے ندامت و انفعال حاصل ہو بالآخر صاحبقران اکبر سے کہا اے شہریار حضور کی طبع عالی مین جو
امر قرین صواب ہے حضور ارشاد فرماتی ہین کسیکو عقل و ہنی کی قدرت و مجال نہین ہے شہریار جو ارشاد کرین وہ درست و بجا ہے ورنہ
یہہ کنیز کسیطرح قابل تعریف نہین ہے اور نہ اپنے خاتون والا منزلت کے ہمسری کی لیاقت رکھتی ہے علاوہ ازین جس حال
مین کہ کاتبان تقدیر نے میری نامہ اعمال مین لفظ کنیزی لکھا۔ یا بہر حال مین کنیز ہون اور وہ ملکہ خاتون الغرض صاحبقران اکبر نے
اوسی عالم اختلاط و گرمجوشی اور حالت بیخودی و محویت مین فرمایا اسے راحت بخش دل بیقرار آفاق ہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری۔ اے ملکہ آفاق و اے تسکین دہ جان مشتاق بخدای پاک تو کشور حسن اور اقلیم محبوبی کی خاتون ہے
استغفر اللہ شمسہ بیچاری کو تیری حسن صورت سے کیا نسبت ہے اے ملکہ اب تم ان دونون خاتون خموشی شعار تغافل کیش کا حال بیان کرو
کہ یہہ دونون اصل مین کون ہین درۃ البیضا نے کہا سبحان اللہ یک نشد دو شد اول تم نے باصرار تمام میرا احوال استفسار فرمایا
اب اونکی حقیقت مجھسے پوچھا چاہتے ہو صاحب مین کسیکی محرم راز نہین ہین اونکی دلالہ نہین جو ایک ایک کی داستان اور شرح کیفیت
بیان کرون خود بدولت بذات خاص اونہی سے دریافت فرمالین وہ خود اپنی زبان سے اپنا قصہ سناوینگی کیلئے کہ اپنا قصہ اپنی زبانی سے
لطف اسلوبی بیان ہوتا ہے مصرع تصنیف را مصنف نیکو کند بیان۔ یہہ کہکر درۃ البیضا بہانہ روای حاجت
صاحبقران کے پہلو سے اوٹھہ گئی راوی کہتا ہے کہ درۃ البیضا کا جواب نہ دینا اور صاحبقران کے ساتھہ اسقدر
استغنا روا رکھنا موافق احکام کے تہا یعنی اوسکی لوح وصیت مین بتاکید لکھا تہا اور ممانعت کلی تہی کہ حتی الامکان سکوت اختیار
کری اور اس لوح وصیت کی پشت کا غذ اور بہی تہی جنمین بالتصریح مرقوم تہا کہ تم نازنینان طلسم شمسہ تاجدار بنت ابو عامر فردوسی کی کنیز و
پرستار ہو صاحبقران اکبر کے حبالۂ نکاح مین کسیطرح نہین آسکتین اور نہ صاحبقران کی ہم بستری کا رتبہ رکھتی ہو لیکن بشرط اجازت
ملکۂ آفاق کی البتہ شاہزادہ کے تصرف مین آسکتی ہو چنانچہ یہہ شراب عجیب الفعل نادر الخاصیت اسیواسطے ایجاد و اختراع ہوئی اور تمکو
دیگئی ہے کہ شاہزادہ والا گہر صاحبقران اکبر زوج ملکہ شمسہ تاجدار کو قصر البیرین مین اسقدر پلاو اور بیان ترکیب اپنے ہاتہ سے جام
شراب دو کہ شاہزادہ تمہارا مفتون ہو جائے اگر تمہارا بخت یاور اور طالع ارجمند ہے صاحبقران تمہارے حسن و صورت
پر فریفتہ ہو جائیگا اور بمجرد نوش نفس ہر ایک نازنین کے ہاتہہ سے جام شراب پے لیتا اور نوش فرمائیگا ورنہ بسبب قسمت جو امر مقدر ہے
پیش آئیگا لیکن بہر نوع خاطر جمع رکہو بہر صورت تمہاری محبت کا غلبہ خواتین اصلی کی محبت سے زیادہ تر صاحبقران اکبر کے دل پر
مستولی ہو جائیگا باقی لفظ کنیزی یہہ ایک نوشتہ تقدیری ہے کسیطرح مبدل نہین ہو سکتا تم اور جملہ ساکنان ادنی و اعلی ارژنگ کل
بیضا کی کنیز و غلام ہو قصہ کوتاہ درۃ البیضا نے اوس کاغذ مرقومہ کو بچشم خود دیکہا اور عبارات مذکورہ حرف بحرف ذہن نشین کر لی
تہی اسلئے یہہ سب مراتب سمجہکر بخیال ملال ملکہ شمسہ تاجدار صاحبقران اکبر کے پہلو سے کنارہ کر گئی لیکن جاتے ہی درۃ البیضا کی صاحبقران
اکبر نے بحالت نشہ اور جوش سرور بار دگر رشک بہار کو جو ہم صورت نو بہار کی تہی سینہ سے لگایا اور لب و دہان سے بوسے
لیے رشک بہار نے بہلا لاکر دستی ایک جام شراب بہر کر صاحبقران اکبر کو دیا شہریار آفاق گیر با نبساط خاطر پی گیا ہر گاہ یہہ دوسرا
جام بہی صاحبقران نے رشک بہار کے ہاتہہ سے نوش فرمالیا بدستور مذکور اوسکی محبت بہی صاحبقران کے دل پر غالب
ہو گئی بمجرد نوش فرمانے جام کے توسن شہوانی نے بدعنانی شروع کی صاحبقران نے حالت مستی و بیخودی مین رشک بہار کو اسطرح
بغل مین دبایا کہ وہ نازنین بے اختیار الفت پروانہ ہو گئی اوسوقت صاحبقران اکبر کو فرط نشہ سے دنیا و مافیہا کی خبر نہ تہی ہمہ تن بوس و
کنار مین مصروف تہا یعنی شاہزادہ کی یہہ کیفیت تہی کہ گاہی لب بر لب و گاہی دست بہ پستان ہر ایک عضو سے مذاق دل حاصل کرتا

تھا بالآخر سینہ بسینہ ہو کر چاہتا تھا کہ کام دل نکالے لالہ رشک بہار بمقتضائے اعتبار و خودداری مثل ماہی بغل و پہلو سے نکل جاتی
تھی اور صاحبقران پیوست و گریبان ہوجاتا تھا الغرض اوسی سینہ سائی اور پستان مالی مین صاحبقران اکبر نے رشک بہار
کے کان مین وہی گلہ آغاز کیا اور کہا اے نازنین باتمکین یہہ ستم شعاری اور دل آزاری تا کے آخر ہر ایک بات کی انتہا
ہوتی ہے تمہارا تغافل و استغنا بھی کبھی موقوف ہوگا یا نہین ہر چند مین تمہاری تند خوئی اور شوخی مزاج سے آگاہ ہون اور قدیم
الایام سے تمہاری نازک مزاجی دیکھتا رہا ہون لیکن یہہ نخوت و غرور جو تم نے اب تازہ اختیار کیا ہے کبھی دیکھا نہ سنا اس کافر کشی
کا کیا علاج بات کو سننا اور کانون پر ہاتھ رکھ لینا اس انداز سے یہہ مراد ہے گویا ہم آشنا نہین اجی بلکہ یہہ کیا ناانصافی ہے کہ
مین بات کہون اور تم جواب نہ دو اور سپطرہ یہہ ہے کہ ایک شعر حسب حال پڑھکر سنا دیتی ہو تم ہی کہو اس بے لطف دل آزاری
سے کیا فایدہ لذت عشق و محبت یہہ ہے کہ مین بشیرین زبانی کچھ کہون اور تم تلخ کامی جواب دو کچھ مہری و وفا و محبت کا امتحان لو
کچھ اپنی ناز و ادا کا اندازہ کرو نہ یہہ غضب کہ پیکر تصویر بنی بیٹھی رہو بالآخر رشک بہار کو بھی کچھ بن نہ آیا اس تقریر کو سنکر کہا اے شہریار
عالی مقدار قسم ہے آفریدگار عالم کی یہہ بحر طویل ہرگز میری فہم مین نہین آئی کہ حضور نے کیا ارشاد فرمایا مین مطلق نوبہار کو نہین
جانتی کہان رہتی ہے اور کس باغ کی قمری ہے ہان اسقدر میری کان ضرور آشنا ہین اور مین خوب جانتی ہون کہ حضور فاتح
طلسم زوج ملکہ شمسہ تاجدار ہین اور مین اوس ملکہ آفاق کی کنیز ہون جو سلطان البیضا صاحبقران اعظم کے فرزند دلبند اور طلسم بیضا
کی مالک ہے اسکے علاوہ مین کسی امر سے واقف نہین ہون میری اصل و نژاد اسی طلسم کی ہے کسو اسطیکہ میرا پدر عالیقدر مالک [illegible]
جنتی ہو جو تازہ حضور کی حلقہ غلامی مین داخل ہوا ہے شاید حضور کو سہو ہوا ہے میرا نام رشک بہار ہے نوبہار کو حضور نے کسی اور شبستان
پر خار مین دیکھا ہوگا مین اس گلستان پربہار کی رہنے والی ہون مین کیا جانون نوبہار کون اور دل آزاری کیسی معلوم نہین حضور عالم
خواب مین ہین یا بیداری مین جو ایسے سخنان لاتعقل کہتے ہین صاحبقران اکبر نے فرمایا اے ملکہ الحمدللہ تمنے زبان گہربار سے گل افشانی
کی اسیقدر غنیمت ہے بہر کیف تم کوئی ہو اس صحبت عشرت مین جس وقت مین تمکو منظر خریداری دیکھتا ہون بکرشمہ حسن صد مرتبہ نوبہار
گلشن افروزی بہتر و خوشتر نظر آتی ہو اور مین بہر جلوہ رعنائی نوبہار ثانی جانتا ہون واقعی اگر اس مجلس عیش و بزم عشرت مین نوبہار
اصلی بھی موجود ہوتی تیری پرتو حسن عالم افروز کے روبرو ہم رتبہ کنیزون کے خیال کیجاتی ہزار آفرین حکمای والا منزلت کے علم و دانش پر
کہ بزور اعمال طلسم تیری ولادت اس شکل سے فرمائی گویا نوبہار ثانی پیدا کردی اور اصل پر فرع کو اسقدر فروغ ہو کہ تمیز کرنا دشوار ہے اے ملکہ
مین اب حقیقت حال سے مطلع ہوا ہون ورنہ یہی جانتا تھا کہ تم نوبہار اصلی ہو القصہ رشک بہار بھی صاحبقران اکبر کے پہلو سے
علحدہ ہوگئی شاہزادہ نامدار ملول و محزون فصیحہ روشن سخن سے ہمکنار ہوا اور بہ لوس و کنار ایک ساغر لبریز اوسکے ہاتھ سے نوش
فرمایا اور باہستگی فصیحہ کے کان مین کہا اے ملکہ کشور حسن و خوبی مجھے یاد ہے شاید تمکو مرحلہ دیگر مین بھی دیکھا ہے فصیحہ نے کہا اے شہنشاہ
گردون وقار مین اول ہی عرض کر چکی ہون کہ مین ملکہ شمسہ تاجدار اور اوسکی شوہر والاگہر کی کنیز ہون اور مجھے فصیحہ روشن سخن جنت ملک
افلاک مینائی کہتے ہین شاید بحسب اتفاق میری ولادت اسیطرح واقع ہوئی ہو کہ مین کسی دوسرے کے ہم صورت پیدا ہوئی ہون
کسلئے کہ ایسے معاملات بیشتر عالم کائنات و ممکنات مین واقع ہوجاتی ہین ورنہ در اصل مین ناطقہ نہین ہون اور نہ اس نام سے موسوم
ہون کہ یہہ نام کس اقلیم کے باشندہ کا ہے مجھے اسی معنی کی حیرت ہے کہ ناطقہ کسی ذی روح کا نام یا غیر ذی روح کوئی شکل مفہوم ہو الغرض
صاحبقران اکبر نے فصیحہ کی گفتگو کو بگوش ہوش سنا اگرچہ شاہزادہ اسوقت تک اوسی حالت بیخودی مین محو و لاتعقل ہے لیکن فصیحہ کے بیان کو
راستی پر محمول کرلیا اور سمجھا کہ یہہ زنان ثلاثہ اصلی نہین ہین بلکہ نیرنگ طلسم سے ایک شعبدہ ہے جو حکمائی طلسم نے باہستہ اپنے اعمال طلسمی

اور سیر نجات کا کرشمہ دکھایا ہے وہ بھی بابیان طلسم کامل انہی کی صنعت قابل ستایش ہے علی الخصوص جناب فضیلت مآب حکیم سقلینوس
ابھی ہم دو انش پر ہزار تحسین و آفرین جسنے بقدرت اعمال طلسم الانسان آفرینے کا کرشمہ ظاہر کیا حالانکہ یہ شعبدہ جیش انتہا شاہمین ہے
لیکن جہان اسقدر شعبدہ ہی وہ شعبدہ علی سے کہ فرع کو اصل پر فروغ دیدیا بلکہ فرع کے مقابل اصل کے کچھہ زیادہ نہین ہی معز الدین خواہ
زنان نامہ پیکر اصلی ہون یا نقلی مجہ اس معاملہ سے کیا بحث البتہ میری نظارہ و خیال کے لیے خوشنما اور عشرت چند روزہ کے واسطی غنیمت ہین
بالغرض والتقدیر اگر وہ خواتین اصلی موجود ہوتین اونکو نسبت شاخ زعفران تازہ ہوتی بہر صورت میری چشم شوق انگیز مین یہ نازنین اونسے بہتر و خوشتر نظر
اتی ہین کوتاہ سخن صاحبقران مست مئی طلسم رہی بگوشہ مین ہر ایک نازنین زہرہ جبین کی صحبت اختلاط و بوس و کنار مین سرگرم
مشغول ہوا اور بار دگر جام شراب ہر ایک نازنین کے دست رنگین سے نوش فرمایا او سا سدفعہ ہر ایک نازنین سے ملکہ صبح روشنگہر کا
احوال پوچھا کسواسطیکہ مدت دراز سے صاحبقران کا دل روشنگہر کی دام گیسو سے مسلسل اور پیچ و خم کاکل عنبرین مین گرفتار ہی اسوقت سرشاری
نشہ مین روشنگہر کی محبت کا لو دل مین شعلہ زن ہوئی بے اختیار انہ ان ملائمہ سے دریافت کیا اون سب نے متفق اللفظ عرض کیا
اینشہریار نامدار ہم اسقدر جانتے ہین کہ روشنگہر بہی ضرور یہان آئیگی لیکن تاخیر کا باعث ہمین اصلا معلوم نہین کہ وہ کس سبب سے اب تک نہین آئی شاید کسی
کار ضروری مین مشغول ہوگی **اب راوی صاحبقران کو اس صحبت عشرت مین مشغول رکھکر دو کلمہ حکیم عالی مقدار**
اشرف الناس حکیم قطاس دام ظلہ کی گزارش کرتا ہے واضح ہو کہ اوس حکیم عالیمنزلت یعنی قطاس الحکمت نے قبل سکے
کہ صاحبقران اکبر مراحل ثلاثہ طلسم بیضا کیطرف متوجہ ہوا ایک شب بعد فراغ عبادت امرزگار عالم رویا مین حکیم ارسطو کو دیکھا کہ مضطربانہ تشریف لائی
اور فرمایا ای فرزند قطاس تو کسقدر بیخبر اور پنبہ در گوش بیٹھا ہے کہ تجہکو حال و مال زمانہ کی مطلق خبر نہین اب خواب غفلت سے بیدار ہو اور ابتری کا رکی جلد
خبر لے ؎ حریفان بادہ ہا خوردند و رفتند ✲ تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند یعنی حکیم اسقلینوس اور حکیم بزرگدانش دونون فیلسوف یگانہ آفاق
اپنے مطلب پر کامیاب ہوئی اور جبہ و بازی کی بعد ازان اوس مخزن اسرار الہی نے حکیم قطاس کو تمام حقایق و معارف طلسم بیضا اور حکمای بادانش
و فرہنگ کی تدبیر و نیرنگ سے مفصل مشرح آگاہ کیا اور یہہ بہی فرمایا اگرچہ اون حکمائی پرفطرت کا عمل حکمت بیخ ر دست سنگہر کو معاملہ مین پیش
ز بازیچہ نہین ہے باینہم اگر اوسکا فکر و تدارک جلد تر نکیا جائیگا البتہ عالم غفلت و تساہل مین بازیچہ بہی حد کمال کو پہونچکر قرار واقعی استحکام
پا جائیگا اوسوقت سخت مشکل پیش آئیگی اور کار درست شدہ بالکل ابتر ہو جائیگا بلکہ یہہ خواتین عالیمنزلت یعنی ملکہ نوبہار و ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ تا طلعہ
… تیغ و ملکشا اپنے حقوق سے محروم رہینگی پہر کوئی چارہ کار تجہسے بن نہین آئیگا اے قطاس اب تیرا اسطرح پنبہ در گوش بیخبر رہنا اس
مقام مین قرین مصلحت نہین ہے تو بنہاج سرعت و استعجال قریہ فردوس و جبل اعلیٰ مین پہونچ کہ قریب تر شاہنامہ خورشیدی کا
اختتام ہوا چاہتا ہے اور شاہزادہ معز الدین نے طلسم بیضا کو تمام و کمال مفتوح کر لیا ہے فقط ہنگامہ جشن کتخدائی معز الدین اور اوسکی رفقا کا
باقی ہے تمہارا اوس ہنگامہ جشن مین بہی موجود رہنا واجبات سے ہے علاوہ اسکے بعض امور ضروری مناسب وقت اور بہی تمہارا گرد رشید حکیم قطاس
الحکمت کو سمجہا دی چنانچہ حکیم عالیمنزلت حسب ہدایت استاد والا نژاد امورات مذکورہ کی انصرام مین ہمہ تن مصروف ہوا اور کمال محنت و ریاضت
با کمال حکمت ایک نسخہ شراب ایسا ترتیب دیا جو مزیل اثر طلسم و نشہ شراب ربانی ساختہ حکیم اسقلینوس ہو جائے بلکہ اس نسخہ شراب تازہ کے پینے
سے شاہزادہ مبتلائی نشہ طلسم کے بیخودی و مدہوشی رفع و دفع ہو اور مزاج شہریاری حالت اصلی پر آجای بالآخر حکیم قطاس نے
بعد تیار کرنے نسخہ شراب کے ملکہ نوبہار گلشن افروز کو شہر جمشید سے طلب کیا اور ناطقہ روشن بیان کو بہی کہلا بہیجا کہ جلد تر ہماری پاس چلی آؤ بالآخر
جسوقت یہہ دونون مہمانان عالیقدر پہونچ گئیں حکیم صاحب نے اونکو اپنے ہمراہ تخت پر بٹہا کر لیگئی اور قصر اخضر مین داخل ہوئی بعد ملاقات ملکہ شمسہ تاجدار کو
بہی تمام و کمال سرگذشت اور واقعات سے آگاہ کیا بعد ازان اوس ملکہ کا جہاندار حسن و خوبی یعنی ملکہ شمسہ تاجدار مغرب البیان کو مع خلدانہ و شمن بانو یعنی

کنیزان محرم ہمراہ لیکر طلسم بیضا کیطرف روانہ ہوا بار دگر عنان توسن قلم باحوال شاہزادہ بلند اقبال معطوف ہوتی ہے
یعنی شاہزادہ نامور صاحبقران اکبر وقت چاشت سے تا محل ظہر بطریق مذکور اون نازنینان سہ گانہ کی صحبت اختلاط و بوس و کنار مین بعیش و
کامرانی مشغول رہتا ہے اور جسوقت کسیقدر گرسنگی کا غلبہ ہوتا ہے قدرے قلیل طعام وغیرہ غذا نوش جان فرما کر وقت خواب استراحت
پر دراز ہوجاتا ہے اور بعد آرام فرمانی شاہزادہ کی وہ تینون نازنین بھی اپنی اپنے خوابگاہ مین چلی جاتی ہین چنانچہ اوس روز بھی بعد آرام
کرنے صاحبقران اکبر کے ہر ایک نازنین اپنے بستر خواب پر دراز ہوگئی ہر ایک نازنین نے عالم خواب مین ایک آواز غیب سنی گویا کوئی شخص بہ تاکید
ہدایت کرتا ہے الفلان خبردار آگاہ ہو کہ تیری خاتون عالیمنزلت سر حلقہ نسوان عالم ملکہ شمسہ تاجدار مع خواتین دیگر کہ ہر ایک بہ حسن و منزلت
مین پایہ ملکہ شمسہ سے نہین گھٹتی اس طلسم مین تشریف لائی ہے جلد تر اوسکی استقبال کو جا اور سعادت ملازمت حاصل کر چنانچہ درۃ البیضا
اس بشارت غیبی سے سراسیمہ ہوگئی اور اوسی سراسیمگی مین اوسکی آنکھ کھل گئی درۃ البیضا نے اپنی حواس مین نہایت انتشار پایا اوسی وقت
رشک بہار کے خوابگاہ مین آئی یہان رشک بہار پر بھی وہی کیفیت گذری تھی وہ بھی ندائی غیبی کو سنکر خواب سے بیدار ہوئی تھی اور ایک
عالم فکر و تشویش مین سر بزانوئی اندوہ رکھی بیٹھی تھی ناگاہ ایکطرف سے درۃ البیضا اور دوسری جانب سے قمر روشن تن مضطرب الحواس پریشان
خاطر رشک بہار کے پاس پہونچین اور دونون نازنین نے بالاتفاق اوس آواز غیب کی حقیقت بیان کی رشک بہار نے بھی بقسم کہا
ایخواہران گرامی میرے کان مین بھی وہی آواز غیب آئی اور مین اوسکی ہیبت سے بیدار ہوگئی اوسوقت سے مین ایسی پریشان ہون کہ
میرا دل اختیار سے باہر ہوا جاتا ہے دل مین کہتی ہون الہی یہہ کیا ماجرا ہے اس خواب کی تعبیر کس سے پوچھون درۃ البیضا جو ان نازنینان
سہ گانہ مین زیادہ تر فہیم و عقیل ہے اوسنے کہا ایخواہران قسم ہے خداے پاک کی تم اس آواز کو محض سرسری و سحر نہ سمجھو مجھے یقین کامل
ہے کہ ہماری خاتون عالیقدر ملکہ عالم ضرور طلسم مین تشریف لائنگی کسواسطیکہ صاحبقران اکبر کا مربی مثل حکیم فسطاس الحکمت زندہ و سلامت
ہے اور ہر وقت شاہزادہ کی پشت پناہی مین مصروف رہتا ہے اوس بزرگ نے تمام سرگذشت طلسم پر آگہی پاکر ملکہ کے روبرو تمام
وقایع نقل کیا ہوگا اور ملکہ آفاق نے اس حال سراپا ملال کو سنکر از راہ حسد ضرور بالضرور اسطرف کا قصد فرمایا ہوگا کسواسطیکہ صاحبقران
اکبر نے چندبار میرے روبرو حکیم عالیمنزلت کی تعریف بطریق اجمال کی ہے حکیم موصوف کسی حال مین شاہزادہ کی طرف سے غافل نہین ہے
ایخواہر عزیز القدر اسمین ہرگز شک و شبہ نسمجھو وہ حکیم عالیجناب ضرور ملکہ آفاق کو ہمراہ لیکر شاہزادہ کے اصلاح مزاج کے واسطے یہان آئیگا
علاوہ ازین یہہ بھی سنا گیا ہے کہ وہی حکیم ملکہ نوبہار گلشن افروز کا بھی حامی و مددگار ہے اور وہ ملکہ اوسی بیچارے پدر بزرگوار کی بھتیجی ہے
مگر یہہ معلوم نہین کہ نوبہار کس ملک کی شاہزادی ہے اور صاحبقران سے کیا واسطہ رکھتی ہے ایخواہر درۃ البیضا تمہین یاد ہوگا اوس صحبت
اختلاط مین اسی خوف و اندیشہ سے مین شاہزادہ کی پہلو سے علیحدہ ہوگئی تھی کہ مبادا شاہزادہ نامدار ہیجان مستی مین کسی فعل پر مصر ہو اور مجھکو مجبور
کردے پھر بجز امتثال امر کچھ بن نہین آئیگا اور انجام کار ندامت و پشیمانی حاصل ہوگی کسواسطیکہ شاہزادہ کی ہم بستری کا منصب مجھے حاصل نہین ہے
مین خوب جانتی ہون کہ اسی سبب سے ملکہ روشنگہر بھی یہان نہین آئی اور صاف طرح دیگئی روشنگہر کی سرپرست یاقوت جنی نے بہہ وجوہ صاحبقران
کے حال اور اس صحبت عیش کی نشیب و فراز سے ملکہ روشنگہر کو آگاہ کر دیا ہوگا بلکہ قصر مین جانے اور اس صحبت مین شریک ہونے سے
باز رکھا ہوگا اسلئی ملکہ روشنگہر بغیر اجازت یاقوت جنی کے یہان نہین آئی ایخواہران گرامی بہر صورت اب ہمکو حسب بشارت خواب اپنی خاتون
عالی منزلت کا استقبال بجالانا چاہئے لیکن مشکل یہہ ہے کہ ملکہ آفاق کے مقام تشریف آوری اور فرودگاہ کی اچھی طرح صحت نہین ہے
اب ہم کسطرف جائین اور کہان استقبال ادا کرین میری رائی ناقص مین یہہ امر بہتر و مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب دریا نہر پر چلین اور اپنی
خاتون باوقار کی تشریف آوری کا انتظار کرین دیکھین پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے القصہ تینون نازنین متفق ہوکر مع کنیزان خواص

باغچی دروازہ پر ابھی ہنوز ایک لمحہ گذرا تھا کہ دیکھتی ہین کہ ایکطرف بیابان سے ایک سواری نمایان ہوا جب وہ سواری قریب پہونچی دروازہ
و بیرون سے دیکھا کہ چار نازنینان زرنگار مرصع کار پریزادہ کی دوش پر آہستگی چلی آتی ہین اور اون محافون کی پیش پیش ایک تخت روان بتکلف تمام
آتا ہے اور اوس تخت پر تین شخص معمر محاسن سفید سوار ہین **راوی لکہتا ہے** کہ جسوقت حکیم قسطاس الحکمت دارو غہ عجائبات حکیم ارسطو
قصر ذہب میں پہونچی اور چارون خواتین عالیقدر یعنی ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ و ملکہ صبح و ملکشا کو مع اکثر کنیز و خادمہ محافون میں بٹھا کر
اپنے ہمراہ لیا پریزادان تیزبال کو حکم فرمایا کہ بمزاج سرعت و استعجال قصر البرین میں پہونچاوین اور خود اپنے تخت سواری پر بیٹھکر ہمراہ سواری
زنانہ طلسم بیضا کیطرف روانہ ہوا جسوقت یہہ تخت و محافہ ہای سواری دہنہ طلسم پر پہونچی حکیم موصوف نے دہان قیام کیا اور ایک پریزاد تیز رفتار
کو ازدوی محلی میں بہیجا کہ جلد تر سلطان ابوالحسن اور حکیم ابوالمحاسن و حکیم آخشیجان کو اپنے ہمراہ لی آئی چنانچہ تینون شخص حسب الطلب دہنہ طلسم
پہونچی اور حکیم موصوف کے قدمبوس سے بہرہ اندوز ہوئی **الغرض** جب ابوالحسن جوہر اور حکمائے مذکور وہان پہونچگئی حکیم صاحب نے
جوہر سے فرمایا ای فرزند تم سواری زنانہ کی ساتھ رہو اور ہم سواری سے علیحدہ جاینگے بعد ازان حکیم موصوف مع اپنے شاگردان خاص کے
تخت پر سوار ہوکر پیش پیش محافونکی از روی ہوا روانہ ہوا اسیطرح جوہر ابوالحسن ایک تخت پر ہمراہ سواری زنانہ پرواز کنان روانہ ہوا قلیل عرصہ
میں پریزادان تیز پرواز نے سرحد قصر البرین مین پہونچادیا وہان سے قصر البرین ایک فرسخ راہ تہا حکیم صاحب نے اوس مقام پر پہونچکر نزول فرمایا
اور سواری کا اہتمام بوضع و ترکیب سواری بنی آدم بتکلف و احتشام مقرر کیا یعنی ابوالحسن جوہر کو ہمراہ سواری جلو مین معین کیا اور خود مع دونون
شاگردان رشید کی پیشتر روانہ ہوا چنانچہ اسی تجمل و شان سے سواری زنانہ قصر البرین کے دروازہ پر پہونچی مگر حکیم صاحب پیشتر ہی
مدت سواری سے پہونچ گئی تہی جسوقت درۃ البیضا وغیرہ نازنینان قصر نے سواری کو اس ترتیب شان سے آتے دیکھا اونکو یقین
کامل ہوگیا کہ یہہ سواری ضرور ملکہ عالم کی ہے قبل ازان زنان شاہانہ کا یہہ حال تہا کہ سواری کے انتظار مین گاہی سوی آسمان و گاہی
سوی صحرا بار بار دیکھتی تہین کہ شاید ملکہ آفاق بالائے ہوا تشریف لاتی ہون کیونکہ نازنینان نجم کو یہہ خیال تہا کہ اکثر پریزاد ملکہ عالم
کی تابع فرمان ہین عجب نہین کہ ملکہ آفاق بدوش پریزادان تشریف لائی مگر اس سواری کی شان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری خاتون
عالیقدر بوضع بنی آدم تشریف لائی ہے رشک بہار نے کہا ای خواہر یہہ سب کچھہ مسلم لیکن اسوقت میرے دل مین ایک خدشہ اور گذرتا ہے
اوسکا کیا علاج کیا جائے تم جانتی ہو کہ ہم طلسم کشا کو حالت خواب مین تنہا چھوڑ کر بے خبر یہان چلی آئی ہین مجھے اسوقت یہہ خیال ہے
کہ مبادا شاہزادہ والاقدر بیدار ہوا ہو اور ہمین وہان موجود نپائی پھر کسقدر رنجیدہ خاطر ہوگا بلکہ مجھے یقین ہے کہ اوس عالم سرشاری مین ہماری
طرف سے شاہزادہ کے دل مین ایکنوع کی سوء مزاجی پیدا ہوگی درۃ البیضا نے کہا ای خواہر رشک بہار یہہ بات سچ ہے کہ شاہزادہ مکدر ہوگا
لیکن ہمین فی الحال شاہزادہ کی آزردگی کا چندان خیال نہین ہو سکتی کہ صاحبقران نے تین تین جام شراب ہمارے ہاتہہ سے پی لیے ہین
اور ہمارا تیر مراد بھی ہدف مقصود پر پہونچ گیا ہے کچھہ فکر و اندیشہ کا مقام نہین ہے ہان زیادہ تر اندیشہ خاتون عالیقدر کا ہی اوسی مقدم
سمجہنا چاہی کیا معنی کہ ہم کنیز ونکو اپنی خاتون کا پاس و لحاظ واجب ہے حتی الامکان خاتون کو رضامند کرنا ضرور ہے شاہزادہ کا رنج
ملال ہم ہر طرح رفع کرسکتی ہین اور ملکہ عالم کے آزردگی ہمارے حق مین گویا دونون جہان کی روسیاہی کا باعث ہوگی بہر نوع ملکہ عالم
کی خوشنودی مدنظر رکہنی چاہیے **اصل حال یہہ ہے** کہ ان نازنینان سہ گانہ کو ملکہ عالم کا اسقدر اعزاز و احترام کرنا فقط اس
باعث سے ہے کہ بانیان طلسم نے لوح وصیت مین تاکید احکم کیا کہ لوح کو پانی مین دہوکر ہر ایک کو پلاتی رہین چنانچہ اوسی اعمال طلسم کے
تاثیر سے نازنینان مذکور بصدق دل اپنے کو ملکہ شمسہ تاجدار کی کنیز و پرستار سمجہتی ہین اور مثل روشنگہر کیطرح اپنے منصب شاہزادگی
کا غرور و نخوت نہین کرتین اور بخوشی و دل و جان سے رضامند ہین تینون نازنین ملکہ شمسہ تاجدار کی فرمانبردار ہین اور ہر ایک نازنین اپنے حق مین لفظ کنیزی

کوئی اپنا محرم راز جانتی ہے اور اگر اپنی شاہزادگی و خاتونی کے وقار پر نازان ہین ہوسکے الغرض تینون نازنین ملکہ آفاق کی آمد آمد
تشریف آوری کے انتظار مین باہم چپکی چپکی حرف و حکایات کرتی تھین کہ ناگاہ پردہ ہایان سے اعلام شوکت انجام سواری کے نمایان ہوئی
اور ایک تخت روان سواری کے پیش پیش آتا ہوا نظر آیا چنانچہ درۃ البیضا وغیرہ نے دیکھا کہ اوس تخت پر تین شخص باجمال نورانی بیٹھے ہین اور
تخت کے عقب مین محافہ ہای زنانہ بجاہ و احتشام چلی آتی ہین جسوقت سواری ہمایون قریب دروازہ باغ پہونچی درۃ البیضا نے کہا ہمشیرہ
عزیزہ یہہ مرد بزرگ ملک صورت جو اس شان و شوکت اور جاہ و جلال سے تخت پر بیٹھا ہوا نظر آتا ہے میری گمان مین یہہ وہی بزرگوار جامع کمالات
ظاہری و باطنی صاحبقران اکبر کا مربی و رہنما ہے جسکا نور پیشانی مثل پرتو آفتاب جلوہ افروز ہے اس نشان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ محافہ
ہاے زنانہ ہماری خاتون عالیمنزلت کی ہین جسکے جز ہو کلان نجیبے ہمکو دی تھی بالاخر حکیم قسطاس الحکمت سواری زنانہ سے پیشتر باغ مین
تشریف لایا اور صحن چمن مین ایک صفحہ پر قیام فرمایا اور اپنی شاگردان خاص حکیم ابو المحاسن و حکیم الخشیجان کو ایک گوشہ باغ مین علیحدہ ٹھہرادیا اور
بذات خاص اوسی صفحہ پر تکیہ دیکے بیٹھا درۃ البیضا نے کہا اے خواہر رشک بہار اسوقت خود بخود میرا دل چاہتا ہے کہ مین اول اس بزرگ فرشتہ
خصال کی خدمت مین جاؤن اور سعادت قدمبوسی حاصل کرون مجھی ایسا معلوم ہوتا ہے بلکہ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ یہہ بزرگ صفات
اسی سبب سے یکہ و تنہا صفحہ پر بیٹھ گیا ہے اور ہماری آنے کا منتظر ہے کہ قبل آنے ملکہ عالم کی ہمین کچھ ہدایت کرے ایخواہر الحق کہ مردان خدا
خدا نباشند لیکن ز خدا جدا نباشند درآنمین کچھ شک نہین کہ خاصان خدا رازہای دلی سے ضرور آگہی رکھتی ہین چنانچہ اس بزرگ عارف
باللہ کا اسطرح انتظار مین بیٹھنا صاف معلوم ہوتا ہے گویا وہ ہماری ارادہ دلی سے واقف ہے رشک بہار نے کہا ایخواہر درۃ البیضا ہمارے
نزدیک بھی یہی تدبیر مناسب ہے بسم اللہ چلو ہم بھی تمہارے ساتھ چلتی ہین الغرض درۃ البیضا نے اول اپنی ایک کنیز خاص کو حکم دیا کہ اس
بزرگ کے پاس جا اور بعد سلام ہماری حاضر ہونیکی اطلاع دے چنانچہ وہ کنیز حکیم صاحب کے پاس گئی اور پیغام کو پہونچایا حکیم صاحب نے بلب تبسم یہہ
فرمایا کہ ملکہ سے کہو صاحب جلد تر تشریف لاؤ ہم اسی سبب سے گوشہ باغ مین تمہاری آنیکی منتظر بیٹھی ہین بسم اللہ قدم رنجہ فرماؤ اوس کنیز نے یہی
پیغام ملکہ کو سنا دیا ملکہ درۃ البیضا و رشک بہار و فصیحہ روشن سخن حکیم صاحب کی خدمت مین گئین اور شرف قدمبوسی سے بہرہ اندوز ہوئین حکیم صاحب نے
بدرجہ مساوی ہر ایک کے حال پر نوازش فرمائی اور حقیقت حال دریافت کی یعنی بزم عشرت اور شاہزادہ کی مدہوشی کا تمام وقایع
اول سے آخر تک پوچھا درۃ البیضا وغیرہ ہر ایک نازنین نے بتفصیل راستی اپنی سرگذشت مع احکام لوح و وصیت نامہ اور تدبیر حکماے طلسم جسطرح
اول تک رقم خامہ ہو چکا ہے حکیم صاحب کے روبرو نقل کی حکیم عالیمنزلت نے فرمایا اے نازنینان طلسم تم ہر نوع خاطر جمع رکھو کہ
ہر ایک نازنین علی قدر حال اپنے اپنے مرتبہ پر ممتاز ہوگی یعنی تم جس جس نازنین کی شکل و شمایل ہم صورت پیدا ہوئی ہو بعینہ مراتب اوس
نازنین کی تمہارا مرتبہ خاتونی مقرر ہو جائیگا اور یہہ فقط کنیزی محض باعث طلسم تمہارے حق مین بانیان طلسم نے مجبور و ناچار ہو کر تجویز کیا تھا اور
تم ہر ایک اپنے اپنے ملک و دیار کی شاہزادی و خاتون ذی رتبہ ہو ہان یہہ امر ضرور ہے کہ کائنات طلسم ملکہ شمسہ تاجدار کی ملکیت خاص ہے اس صورت مین تمام
اشیاے طلسم منقولہ و غیر منقولہ تمام و کمال ملکہ شمسہ تاجدار کی ملک سے ہی اور ساکنان طلسم ادنی و اعلی اوس ملکہ عالی وقار کی کنیز و غلام شمار کیے جاتی ہین
قصہ کوتاہ حکیم صاحب نے یہہ گفتگو ختم کی تھی کہ محافہاے سواری باغ کی اندر داخل ہوئی تینون نازنین سواری کو دیکھکر حکیم صاحب سے رخصت ہوئین
اور قدم برداشتہ محافونکی پاس پہونچین اور باین شایستہ بکمال ادب اپنی خاتون والا گہر کا ادب مجرا بجا لائین جسوقت ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نور
و ملکہ ناطقہ نے درۃ البیضا و رشک بہار و فصیحہ کو اپنے ہم شکل و صورت دیکھا دریای حیرت و استعجاب مین غرق ہو گئین دل مین کہا یا الہی یہہ ہمارا
ہمزاد کہان سے پیدا ہو گئی کہ سر تا پا کسی اعضا مین فرق نہین ہے ہر ایک ملکہ عالی قدر نے بار دیگر بچشم غور و امتیاز دیکھا اور بے اختیار خندہ
زن ہوئین آخر کار یہانتک ہنسین کہ شدت خندہ سے بیتاب و بیقرار ہو گئین چونکہ درۃ البیضا وغیرہ تینون نازنین لباس ہای فاخرہ پہنے ہوئے

تہین ملکہاے عالیقدر نے خیال کیا کہ یہہ نازنین ضرور کسی خاندان شاہی کے شاہزادیان مین انکی بشرہ و قیافہ سے آثار نجابت و شائستگی
ظاہر ہوتی ہین ملکہ نوبہار نے کہا اے خواہر شمسہ تاجدار تمنے دیکہا کہ ان بزرگوار بانی طلسم نے ہماری تضحیک مین کیسا شعبدہ اختراع کیا ہے کہ ہمارے ہم
صورت کو دیکہین اور آتش رشک و حسد مین جلین معلوم ہوتا ہے کہ ہماری قبلہ و کعبہ اہی غور تو نکا تماشا دکہانی ہمین یہان لائی ہین کہ یہہ پریزاد
ہماری نقل بنکر ہمارا مضحکہ کرین اور مثل ہمزاد کی ہماری اردلی مین چلین اور ہم ہربار بدشنام و ملامت پیش آئین الغرض ملکہ نوبہار علما کی طرح
یہہ عتاب و خطاب کرتی تہی اور اون ذیشان ہم شکل کو دیکہکر فرط خندہ سے غش ہوئی جاتی تہی لیکن ملکہ آفاق سرگل خاتونان بنی آدم ملکہ شمسہ تاجدار
سراپا خلق اور کرم مجسم نے جسوقت یہہ دیکہا کہ وہ نازنینان طلسم مثل کنیز و پرستار ہماری جلو مین چلی آتی ہین اوس معدن مروت و احسان کو یہہ وضع
اونکی ناخوش آئی کہ باوجود شاہزادگی مثل کنیز و پرستار ہماری ملازمت مین رہین چنانچہ ملکہ شمسہ تاجدار اس وضع سے بجای خود شرمسار و منفعل ہوئے
بالآخر بمقتضاے عادت جبلی و لیاقت ذاتی اونسے پوچہا اے نیک بخت تم کون ہو اور ہماری جلو مین رہنے سے تمکو کیا حاصل ہے برای خدا اپنے یاد
تو ہمین محجوب و شرمسار نکرو بس اسیقدر خدمت و ارادت کفایت کرتی ہے آیندہ ایسی تواضع سے ہمین معاف رکہو درۃ البیضا اور رشک فصیح نے
اپنی خاتون کی نوازش اپنے حال پر بیحد دل دیکہکر کہا اے ملکہ عالم و ای سرتاج نسوان بنی آدم ہرگاہ تم اس طلسم کے مالک و بادشاہ ہوا
صورت مین جملہ ساکنان طلسم ادنی و اعلی اپنے بادشاہ اور ولیعمت کی کنیز و غلام ہین از انجا ہم بہی اپنی خاتون عالیمنزلت کی ادنی کنیزون مین داخل ہین
بہرحال اپنی خاتون اور بادشاہ کی خدمت مین حاضر رہنا اور ہمرکاب چلنا ہمارے اعزاز و افتخار کا باعث ہے کسواسطے کہ ہم کنیز بے زرخرید ہین اور
ملکہ عالم ہماری خاتون عالیمنزلت ہے ملکہ شمسہ تاجدار نے فرمایا اے خواہران عزیز بخدای عز و جل مین تمکو ہرگز کنیز و پرستار نہین سمجہتی تم سب بمنزلہ
میری خواہر کے ہو البتہ یہہ خطاب و القاب کنیزی بانیان طلسم کا تمکو دیا ہوا ہے اس معاملہ مین تمہارا گلہ و شکوہ بانیان طلسم پر شایان ہے مجہے ہرگز گلہ مند نہ بنا
مین تمکو بجاے خواہر سمجہتی ہون بالآخر وہ تینون نازنین ملکہ عالم کا اخلاق و مروت بے قیاس دیکہکر کمال خرسند ہوئین اور دست بستہ عرض
کیا اے ملکہ آفاق ہم کنیزونکی عین آرزو اور یہی تمنائے دلی ہے کہ ہم ہروقت دست بستہ اپنی خاتون عالی وقار کی خدمت مین بمنزلہ کنیز و پرستار استادہ
رہین اور اپنا سر عزت و افتخار آسمان پر پہونچائین القصہ تینون ملکہاے عالیقدر یعنی ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار گلشن افروز و ملکہ ناطقہ روشن
بیان محافون سے اوترین اور ایک ایوان عالی مین متمکن ہوئین بعد ایک ساعت کے حکیم صاحب بہی تشریف لائے اوسوقت ملکہ نوبہار کی ابتدائے مجہے
نازک طبع واقع ہوئی ہے حکیم صاحب کے روبرو آنے کے بعد ادای مراسم سلام حالت افروختگی مین گلہ آغاز کیا اول صاحبقران اکبر کی حق مین کلمات
سخت و سست کہتی رہی بعد ازان حکمائے طلسم بند کی نسبت سخنان نرم و گرم بیان کئے اور حکیم صاحب کیطرف مخاطب ہوکر کہا یا قبلہ عالم و عالمیان
معلوم ہوتا ہے ہمارے یہان لانی سے حضرت کی یہہ غرض تہی کہ پریزادان طلسم نقال ہماری نقل کرین اور ہمکو خاطر خواہ مسخرہ بنائین اور نقل بہی وہ رشک خیز و حسد
انگیز نقل کہ سراسر دلسوز و جانگداز ہے آفرین بانیان طلسم کی مراعات اور حضرت کے تفضلات پر خوب تکریم و تواضع ہماری ساتھ خرچ کی مہمان نوازی بہی
ختمی ہین ملکہ شمسہ تاجدار نے کہا اے خواہر نوبہار اس گفتگو بیہودہ سے کیا حاصل بہر نوع خاموشی بہتر ہے علاوہ اسکے مقتضاے آدمیت بہی نہین
ہے کہ حکماے بزرگ صفات خاصان خدا کی شان مین کلمات ناروا اور سخنان شکایت آمیز زبان سے نکالو اے خواہر عزیز یہہ سمجہنا چاہیے اگر کارخانہ
طلسمات اور معاملہ علم و حکمت کا دخل نہوتا اور حکمای پادانش و فرہنگ ہماری ممد و معاون نہوتی ہم سب اس رتبہ اعلی کو کسطرح پہونچتی نوبہار نے
کہا اے خواہر گرامی ہم نے مانا کہ وہ رتبہ ہمین ملا یعنی ہم شاہزادہ کی زوجیت سے ممتاز ہوئی ہین لیکن یاد رکہو کہ یہہ شاہزادہ ہیچ ہر دیگ بہی نصیب
صاحبقران اور عرش طلسم کشائی نپاتا اور اوسکی کج ادائی و بیوفائی کی بدولت ہمین یہہ روز بد نصیب نہوتا کہ پریزادان طلسم اور زنان نقال ہماری
تضحیک کرین اور ہم اپنے ہمزاد کی اشکال مضحکہ بچشم خود دیکہکر آتش حسد مین جلین الغرض ملکہ نوبہار اس جملہ کو کہکر بار دگر درۃ البیضا اور رشک
بہار و فصیح روشن تن کیطرف بنگاہ غور دیکہتی رہی ہرچند ملکہ نوبہار نے ضبط کیا اور خود داری کو کام فرمایا مگر کسیطرح ہنسی کے روکنے کی بہی اختیار

خندہ زن ہوئے ملکہ نوبہار کی خندہ زنی سے ملکہ شمشاد جادار و ناطقہ روشن بیان اور جملہ کنیز و خواص اسقدر ہنسین کہ فرط خندہ سے
بیتاب ہو کر فرش ہو گئین آخر کار اوس خندہ بے اختیاری کی یہانتک نوبت پہونچی کہ بعض بعض نازنین غش کہا کر زمین پر گری اور ہوش سے
بیگانہ ہو گئی بعد اس خندہ زنی کی ملکہ نوبہار نے وہی کلمات شکوہ آمیز شروع کئے ملکہ شمشاد جادار نے کہا ای خواہر نوبہار برائی خدا بس کرو زیادہ تندخوئی
و زبان درازی اچھی نہین ہے ای خواہر عزیز ہمکو ہر حال مین شاہزادہ کامگار کا حفظ مراتب ملحوظ رکہنا واجب ہے کیونکہ وہ بلند قدر حضرت رسالت مآب
سرور کائنات خاتم المرسلین کی اولاد مین سے انصاف کرو کہ اوس خجستہ نہاد والا نژاد کا مرتبہ روز ازل سے کسقدر اعلیٰ ترمقرر ہوا ہے ای خواہر عزیز
اس صورت مین ہمکو ہر وقت خداوند حقیقی کا شکر و سپاس ادا کرنا چاہئے کہ اوس کارساز بندہ نواز نے ہمین ایسے عالی نسب والا حسب کے زوجیت کا شرف
عنایت فرمایا اور دارین مین ہمکو سعادت و افتخار حاصل ہوا اے نوبہار اس شرف و اعزاز کا الحمد للہ کہ شکر درگاہ جناب باری مین ادا کر کہ باوجود نوع
آتشی تو ایسی انسان پاک نہاد کی سلک ازدواج مین داخل ہوئی کہ جسکے مرتبہ سے بالاتر بدیدۂ عالم پر کوئی فرد بشر خلق نہین ہوگا دل مین سمجھہ کسقدر
فضیلت و امتیازات تجہے حاصل ہے کہ شاہزادہ معز الدین کی زوجیت سے تو سرفراز ہوئی ہے قصہ کوتاہ حکیم قسطاس الحکمت نے ملکہ شمشاد جادار
کی فہم و فراست اور عقل و دانش پر ہزار ہزار تحسین و آفرین کی اور ملکہ نوبہار کو اوس گلہ و تکرار سے منع کیا سلطان ابوالحسن جوہر نے
کہا اے ملکہ آتشی نژاد افسوس ہے کہ باوجود اوس پشیمانی و درماندگی کی جو تمکو سرستان حیرانی مین نصیب ہوئی ہے پہر بہی تم اپنے حسب عادت شوخی طبع اور
تندخوئی سے باز نہین آتین درحالیکہ تم نوع آتشی فرقہ پریزاد سے ہو اور شاہزادہ والا تبار عالی نژاد بنی نوع انسان سے ہے جو قوم اشرف
مخلوقات شمار کیجاتی ہے اور یہہ بہی تم جانتے ہو کہ آدم زاد کو قوم آتشی سے ہرگز مناسبت نہین بلکہ مغایرت کلی ہے اس صورت مین تمکو شاہزادہ
والا قدر کی صحبت و وصل سے جسقدر دولت عیش و شرف عشرت نصیب ہوا اوسے غنیمت جانو اور شکر خدا بجا لاؤ اپنی خاطر نازک و طبع سرکش کو
گران بار نکرو ملکہ نوبہار ابوالحسن جوہر سے یہہ نمک پاش جراحت سنکر بے اختیار ہنسنے لگی اور کہا ای ابوالحسن آفرین ہے مردان وفا شعار ایسی
ہی ہوتی ہین جسطرح تم نے اسوقت خیر اندیشی کو کام فرمایا اور شاہزادہ کی رعایت ملحوظ رکہی مجہہ بہی تمہاری ذات بابرکات سے امید ہو گئی کہ قیامت
اسیطرح میری ساتھہ مدارات فرماؤ گی اے برادر والا قدر تم میری تقریر مذاق و خوشطبعی آمیز سے ناخوش ہو گئی قسم ہے مجہہ تمہاری سر عزیز کی مینے کوئی
کلمہ طنز و تشنیع نہین کہا بلکہ بطریق بذلہ سنجی میری زبان سے نکل گیا تہا مین خود اوسکے اظہار سے پشیمان ہون ای برادر مین ان امورات کو خوب
جانتی ہون اور اپنے نوشتہ تقدیر پر بہر صورت راضی و شاکر ہون **الحاصل** یہہ شاہزادیان بخوشی و خوشدلی شریک الحال اوس ایوان
عالی مین سرگرم صحبت ہوئین اور بانبساط خاطر باہم کلمہ و کلام مین شکر ریزی کرتی رہین جسوقت ان خواتین نامدار زرۃ البیضا وغیرہ نازنینان طلسمی کی گرمجوشی
پراگہی پائی تینون شاہزادیان با لطاف و مہربانی اونسے پیش آئین بعد ازان حکیم فضیلت آب حکیم قسطاس الحکمت نے فرمایا ای نازنینان طلسم اگرچہ کیفیت
تم نے تین تین جام اوس شراب طلسم ساختہ و پرداختہ حکیم استقلیوس الہی کی صاحبزادی اکبر کو پلائے ہین مگر تم اوس شراب ہوش زن کی
سے اصلا واقف نہین ہو معہذا مین تمکو اوس شراب کی حقیقت اصلی سے آگاہ کرتا ہون تم بگوش ہوش سنو اور میری بیان کے موافق عمل کرو
اسے درۃ البیضا وغیرہ سنو اوس شراب طلسمی ہوش ربا کا یہہ خواص ہے کہ جسوقت وہ شراب شاہزادہ کے معدہ مین اوتر جاتی شاہزادہ حالت سرشاری و
دیوانگی مین ایسا مبتلا ہو کہ جامہ انسانیت سے گذر جائے اور اپنی سر پا کی خبر نرکہے اور اس غلبہ بیہوشیت سے شاہزادہ کے دل پر تمہاری محبت و
سودائی عشق کا غلبہ کلی پیدا ہوا اور شاہزادہ تمہاری صورت فریفتہ پر ایسا مفتون ہوگا کہ خواتین اصلی کی محبت تمام دل سے مطلق محو و فراموش ہوجائیگی
اور تمہاری اشکال کو صورت محبوبہ ہای اصلی خیال کریگا لیکن وہ محبت عارضی صرف نوروز تک باقی رہیگی بعد ازان جسوقت
وہ اثر شراب معدہ سے زائل ہو جائیگا ہر ایک نازنین کو مع خاتون کا منصب علی قدر مراتب خیال کریگا اوسوقت تمہارا رتبہ کمتر اور خواتین اصلی کا منصب
بلند تر ہوگا معہذا تمہاری حق مین یہہ امر نہایت بہتر و مناسب ہے کہ تم میری ہدایت پر کاربند ہو مناسب تمکو یہہ کام کرنا چاہئے کہ تم ہر ایک نازنین بدستور

اور تین جام شراب شاہزادہ مدہوش کو بار دگر اس شراب کے پلاؤ جو خاص میری ترکیب سے بنی ہوئی ہے اس شراب بیخمار افگن کے پینے سے یہہ ہوگا کہ اوس شاہزا
ہوش زائل عقل کا اثر مطلق دل و دماغ سے زائل ہوجائیگا اور اس شراب تازہ نادر الکیفیت کا اثر طبع ہمایون پر غالب آئیگا مین یہہ چاہتا ہون
کہ شاہزادہ سرمست بادہ بیخودی کیفیت حال و مآل سے باخبر ہو اور ہر ایک حقدار اپنے حقوق اصلی پر کامیاب ہوجاے ای نازنینان طلسم
البتہ اس خدمتگذاری اور کارسازی سے تمہاری خاتون عالیقدر ملکہ شمسہ تاجدار بدرجہ غایت خوشنود ہوگی اور اوسکی خوشنودی مزاج ہر طرح
ازدیاد مراتب کی بنیاد ہے بلکہ اس خیر اندیشی سے ہم بھی زیادہ تر مسرور ہونگی علاوہ اسکو تمہارا مقصود اصلی جو بعد فیروزی حاصل ہوتا وہ اب بآسانی
ظہور مین آجائیگا ورنہ یاد رکھو بعد اس ہنگامہ صحبت کے تم پشیمان ہوگی اور مآل کار خراب و ابتر ہوگا آیندہ تمکو اپنی ذات و صفات کا اختیار ہے القصہ
اون نازنینان گلفام نے اس حکایت مصلحت آمیز کو بگوش ہوش سنا اور بعد غور و تامل انجام کار کو تینون نے متفق اللفظ عرض کیا العالی جناب
ہمین تابعداری و اتباع حکم کرنا ضرور ہے کیونکہ ہم کنیزونکو چارہ غیر از اطاعت نہین ہے بہرحال جو خدمت و چاکری خاتون عالیمنزلت ارشاد فرمائے
یا حضور حکم دین ہم بجان و دل قبول کرین اور بسر و چشم بجا لاوین کنیزونکو کیا یارا ہے کہ خاتون کے حکم سے نافرمانی کرین بالآخر حکیم صاحب نے
بعد اطمینان خاطر ایک ایک شیشہ کو چار وس شراب کا جو اعمال طلسم و حکمت سے خود بنا کر اپنے ہمراہ لائی تہی ہر ایک نازنین کے حوالہ کیا
اور فرمایا اب تم صاحبقران اکبر کی صحبت مین جاؤ ہم بھی تمہارے عقب مین آتی ہین وہ تینون نازنین شیشہ ہای شراب مذکور لیکر بمسرت دل صاحبقران
اکبر کی خدمت مین گئین ابوالحسن جو ہنوز یہین اونکے تعاقب مین گیا حکیم صاحب نے جوہر سے فرمایا ای فرزند خبردار تو ان نازنینان طلسم کے ساتہہ صاحبقران
اکبر کی صحبت مین پہنچکر کسی گوشہ مین مخفی استادہ ہوکر تماشای صحبت اختلاط دیکہنا جب تک کہ ہر ایک نازنین تین تین جام شراب صاحبقران اکبر کو نہ پلالے تو مگر
ظاہر نہونا بعد اوسکے اگر ظاہر ہوجائے مضایقہ نہین ہے آیندہ جسطرح تیری رای اقتضا کرے عمل مین لانا ای ابوالحسن جسوقت تو صاحبقران کے
صحبت مین پہونچے ہمین بھی اطلاع کرنا کہ ہم بھی اوس صحبت کی کیفیت دیکہین جوہر نے قبول کیا اور اون نازنینون کے قدم بقدم عقب مین ہولیا
آخر کار وہ نازنینان نازک اندام بعد جلوہ گری صاحبقران کی خوابگاہ مین گئین لیکن اس عرصہ مین شہریار کشورگیر بھی خواب راحت سے بیدار ہوگیا تہا اور دست و رو شستہ
عبادت الہی مین مصروف ہوا بعد ادای نماز و وظایف تخت عشرت پر متمکن ہوا نزاکت پری خدمت مین حاضر ہوی صاحبقران اکبر نے نزاکت سے
پوچھا بالصورت اس صحبت عیش کو مین پریشان دیکہتا ہون ہمکا کیا سبب ہے وہ تینون ملکہ ماہ رخسار تیری خاتون تغافل شعار کہان گم ہوگئین شاید سرزمین طلسم مین
یہہ قاعدہ جاری ہے کہ مہمان کو تنہا چھوڑ کر چلی جاتے ہین اس حرکت خلاف وضع سے ظاہر ہوتا ہے مصرع طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت
اے نزاکت یہہ کیا شرط انصاف ہے کہ اپنے مہمان کو نیم جان بحالت یاس و پریشانی چھوڑ کر چلی گئین مطلق رحم نآیا صاحب ہم نے الفت مین
ان کی الفت دنیا دیکہی ہے لیکن نہ اسقدر کہ ان نازنینان طوطا چشم سے وقوع مین آئے نزاکت نے عرض کیا اے شہریار بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ ہماری خاتون اپنے حجرون مین آرایش و تزئین لباس وغیرہ مین مصروف ہونگی یقین ہے کہ قریب تر خدمت مین حاضر ہون حضور کی بیدار
ہونے سے ایک ساعت قبل تفریح طبع باغ کی گلگشت کو لیے گئی تہین وہانسے آکر اپنے حجرون مین لباس بدلتے ہونگے حضور خاطر جمع رکہین
اب آیا چاہتی ہین صاحبقران نے فرمایا اے نزاکت تیرا احسان ہوگا تو اپنی خاتون رونق بزم اور تسکین بخش دل مضطر کو جلد از جلد بلا لا کہ اسوقت وہ
نگار پری شمایل دست لطف اپنے ہاتھ سے ایک ایک جام شراب خمار افگن راحت افزا مجھے پلائین ورنہ اس خمار اعضا شکن مضمحل روح سے مین ہلاک ہوجاونگا برای خدا
جا جلد اور اون مایہ جان حزین کو اپنے ساتھ لے آ کہ ایکدم اونکی صحبت اختلاط سے دل آرزومند کو تسلی دون ای نزاکت اب زیادہ تغافل و تساہل کا
کام نہین فرمایا میرا حال بغیر جلوہ دلدار مجھے دیگرگون ہوا جاتا ہے ہنوز صاحبقران اسی گفتگوی بیخودی مین مصروف تہا کہ ناگاہ وہ تینون نازنینان ماہ لقا
خورشید سیما لیقی رشک بہار قصہ گلزار و ورق البیضا سرتاپا جواہر مین غرق اور بہت سرور بادہ جوانی مین مست و مخمور مثل طاؤس طنازانہ اپنے اپنے
حجرہائے سکونت سے ہزاران ہزار کرشمہ و ناز و دلربائی مینا و ساغر بدست گرفتہ برق لامع اور شعلہ جوالہ کی مانند باہر نکلین جسوقت پرتو عارض و رخسار

اشتیاق شاہ پر خیال قامت جانان کی نظر مین جلوہ افگن ہوا ایکبار وہ سر مست نشۂ می طلسم اور مبتلائے دام الفت دلبر عیار بتحریک محبت فرط
وشادمانی سے بیقرار ہو کے اوٹہا اور بغل کشادہ اون ماہ رخون کی پاس آیا اور ایک حالت بیخودی مین ایک ایک نازنین عشوہ گر کو سینہ سے لگایا اور
غلبۂ شوق مین بے تکلف لب ہای شیرین و رخسار آتشین سے بوسے لینے شروع کئے اور اسقدر متواتر بوسے لیے کہ ملکۂ نوبہار وغیرہ خواتین پری پیکر کے
الوان انوار ہنگار رشک سے آب آب ہو گئین شاہزادہ بلند اقبال اوسی صورت گدائی سے نازنینان مذکور کو اپنی بغل و کنار مین لئے ہو
تخت پر آبیٹہا او سطرف ابو الحسن جوہری ایک حجرہ مین پس پردہ استادہ تہا اور بچشم غور سوراخ پردہ سے یہہ تماشای حیرت دیکہکر شاہزادہ
کے افعال دیوانگی اور حرکات مستی پر خندہ زن ہوتا تہا اور شاہزادہ نامدار بدستور مذکور اون مہوشان نازک اندام سے گرم اختلاط تہا گو حضرت
صاحبقران بیباکانہ اختلاط کرتا تہا وہ نازنینان آئینہ رخسار بپاس شرم وحیا شاہزادہ کی گرمجوشی اور بیموقع و محل بوس و کنار سے منفعل ہو کر طرح
دیتی تہین کسواسطیکہ نازنینان مذکور ابو الحسن جوہر کے حال سے واقف تہین کہ ذات بابرکات پس پردہ استادہ تماشا فرما رہی ہین مہذا صاحبقران
کو اون حرکات بیباکانہ سے مانع آتی تہین مگر وہ مخمور بادہ طلسم ایسا بیخود و مدہوش تہا کہ اپنے افعال دیوانگی سے ہرگز دست کش ہوتا تہا
کبہی درۃ البیضا کو بتصور ملکۂ شمسہ تاجدار سینہ سے لگا کر دل ناکام کو تسلی دیتا تہا اور کبہی رشک بہار کی نہال قامت سے ہم آغوش ہو کر
جان حزین کو تازگی بخشتا تہا اور گاہی فصیحہ کے لب و رخسار سے شفتالو کی ابر لیتا تہا اور وہ شاہزادیان ہر بار بناز و ادا استغنا کرتی تہین مگر
شہریار کشورگیر اختلاط و بوس و کنار مین اسقدر محو و سرگرم تہا کہ ہرگز دنیا و مافیہا کی خبر نہ ہمہ تن اپنے شغل مین مصروف تہا اور جوہر ان حرکات کے
مشاہدہ سے ہر بار خندہ ہائے بلند کرتا تہا **الحاصل** پہر وہی صحبت میکشی اور بادہ نوشی شروع ہوئی اول درۃ البیضا نے ایک جام شراب
لبریز بہرا اور اپنے دست حنائی سے صاحبقران کو پلایا شہریار نامدار کہ عرصہ دراز سے تشنہ لب تہا لاجرعہ پی گیا اور عالم مستی مین اوس زہرہ
طلعت کو تنگ تر آغوش مین لیکر بوسے لینے شروع کئے اور اسقدر بوسے لئے کہ وہ غنچہ دہن گہبرا گئی آخرکار اوسنے کہا ایشہریار بس اب اس
دیوانگی کو کم کرو مجہے یہہ وضع و ترکیب بیحیایانہ تمہاری پسند نہین آتی کہ ہر دم بیباکانہ محل و بیمحل تم بلا تکلف میری بغلگیر ہو جاتے ہو مین اس
اختلاط و گرمجوشی کو بارہا آپ یہہ سلوک کسی دوسرے کے حال پر مبذول فرماوین اپنے اخلاص و محبت سے سرشار ہوتی ہون علاوہ اسکی مجہے ا
امور سے ہمیشہ سے نفرت کلی رہی ہے مین اسطرحکی اختلاط و بیجا لگاؤ گرمجوشی کو پسند نہین کرتی اختلاط کو موقع اور محل درکار ہی
شراب میرے ہاتہہ سے نوش فرمائین بعد اوسکے دیکہا جائیگا ہنوز ہم آغوشی اور بوس و کنار کے لیے بہت وقت ہی دوسری سامان بہ
ساز بزم عیش مہیا ہے در پہلو ساغر و مینا روبرو حاضر ہے پہر اسقدر اضطراب و اضطرار کے کیا معنی ہان اگر حضور کو کسیقدر عذوبت تکلیف دیتی ہے
مضائقہ نہین شہریار بے تکلف ارشاد فرمائین مین اپنے کسی کنیز و خواص سے کسی نازک اندام خوش رو اور نوخواستہ کو حاضر کردون حضور بلا تامل اوسی
دست گرفتہ بستر خاص پر لیجائین اور دفع وقتی فرمائین بلکہ جب تک توسن سرکش نفس بدلگامی کرتا رہے حضور اوس خواص کنیز سے الگ نہین اور
اپنے ہم بستری کے شرف و اعزاز سے سرفراز فرمائین **الغرض** صاحبقران اکبر درۃ البیضا کی آزردہ خاطری اور رنجش طبع سے متنبہ و شرمسار ہوا
مگر درۃ البیضا نے بچالاک دستی متعدد جام شراب اقبانہ پی صاحبقران اکبر کو پلادئی اور خود بمقتضائے احتیاط تہین بار بزور دہ بہانہ نوش
صاحبقران کے پہلو سے علیحدہ ہو گئی بعد اوسکے شہریار سر مست ہوستانی ملکہ رشک بہار و فصیحہ روشن سخن سے مخاطب ہوا اور غلبۂ شوق و جوش مستی
مین دونونکو سینہ سے لگا کر دل آرزومند کی حسرت نکالی وہ دونون نازنین بہی بعشوہ ہای دلفریب اختلاط سے پہلو تہی کرتی رہین اور دونون
نگارین دست نے تین تین جام لبریز اوسی شراب رنگین کے درجہ بدرجہ پلائے اور بادہ ہائے رعنا کی صاحبقران کے پہلو سے صاف
پاک نکل گئین اس اثنا مین سلطان ابو الحسن جوہر یکبار پردہ اوٹہا کر باہر نکلا اور بادب تمام تسلیم و کورنش بجالایا اور بلند آواز سے یہ عرض کیا
۵ السلام ای بادشاہ تخت شوکت السلام + السلام ای آفتاب اوج دولت السلام + السلام ای بادہ نوش محفل عیش و نشاط +

السلام اے خسرو اقلیم عزت السلام ۔ السلام اے انکہ مہر و مہ در ظل گیری کے ۔ زین نگاران از سر جوش محبت السلام ۔ السلام اے
حق فراموش قدیم اے بیوفا ۔ السلام اے بچھ مہر و بیگ وصلت السلام ۔ جسوقت صاحبقران گیتی ستان نے اپنے برادر بجان برابر ابوالحسن
کو دیکھا انشاط و شادمانی سے مثل برگ گل شگفتہ ہوگیا اور فرط محبت سے بیتابانہ اوٹھکر چہرہ کو تنگ تر سینہ سے لگایا اور پیشانی کو بوسہ دیا جوہر بھی
اوسوقت بلحاظ و آداب شہریاری گردن تسلیم خم کئے استادہ رہا بلکہ فرق ارادت قدم ہمایون پر رکھدیا صاحبقران اکبر نے پوچھا اے برادر ابوالحسن
اسوقت مین تجھے دیکھکر دریائے حیرت و استعجاب مین غرق ہوگیا ہون برائے خدا سچ بتا تو کس تقریب سے یہان پہونچا اور خاص اس عالم
مین کسطرح آیا جوہر نے عرض کیا اے شہریار فراموش کار بس یہہ سمجھو کہ آفریدگار عالم نے مجھے یہانتک پہونچا دیا اور بحسب قسمت و اتفاقات زمانہ مین یہان
بہی آگیا ہون میرے آنے کا سبب اصلی حضور سے پوشیدہ نہین رہنے کا لیکن مین حضور سے یہہ پوچھتا ہون کہ حضور کس عالم بیخودی مین
مبتلا ہین اور یہہ وضع و ترکیب دور از عقل جو حضور نے اختیار کی ہے اسکے کیا معنی ہر چند یہہ نازنینان طلسم اپنے اپنے حسن صورت مین کمالہ
آفت بر ہمزن ہنگامہ عشق و عاشقی ہین مگر نہ اسقدر کہ خاتونان اصلی ملکہ نوبہار و ملکہ شمستاجدار رشک خورشید و قمر کے ہم پلہ و ہم رتبہ ہو سکین ان نازنینان
طلسم کا رنگ و روپ ایک شعبدہ طلسمی خیال کیا جاتا ہے استغفر اللہ یہہ بیچاریان ون حضرات کی پاپوش کی برابری بہی نہین کر سکتین صاحبقران اکبر
نے جوہر کی گفتگو خلاف طبع کو سنا اور بسبب طغیانی نشہ شراب دل مین پیچ و تاب کہایا بے اختیار برہم ہوکر کہا اے شخص گستاخ عیاری پیشہ
زبان دراز یہہ کیا سخن تلخ تو نے زبان سے نکالا اور اون نازنینان گل اندام آئینہ رخسار کے حق مین ایسے کلمات ناانصافی بکتا ہے اے
ناانصاف تیرے فحوائے کلام سے صاف پایا جاتا ہے کہ تو خواتین اصلی کا جانبدار ہی جو اس پیرایہ مین اونکی سفارش کرتا ہی ہم پوچھتے ہین
کہ ملکہ شمستاجدار وغیرہ خواتین اصلی کونسی شاخ زعفران تازہ رکھتی ہین جو یہہ زہرہ لقا نہین رکھتین اری یاوہ گو تو یہہ بتا کہ اونمین کونسی چیز زیادہ ہے اور
ان نازنینان عنبرین کاکل مین کیا شی کم ہے اے بیوقوف خدائے عزوجل نے عالم اسباب مین ہر فرد بشر کو اوسکی قدر کے موافق خلعت حسن
جمال سے آراستہ فرمایا ہے اور ایک کو دوسرے پر تفوق و ترجیح دی ہے اس صورت مین نوبہار و شمسہ ناطقہ اصلی بہی اپنے اپنے مرتبہ حسن
سے موصوف ہین اور یہہ نازنین مہ جبین بجائے خود صفات خوبروی و ادائی محبوبی مین بے مثل و مانند اور کشور حسن و خوبی کی خاتون ہین اور
ہر ایک نازنین رشک قمر جلوہ حسن مین اپنا عالم جدا رکھتی ہے اے ابوالحسن تو بچشم انصاف قدرت صانع حقیقی کو دیکھ کہ یہہ تینون شاہزادیان کسقدر
صفائی حسن عالم افروز رکھتی ہین اور شکل و شمایل مین نوبہار و شمسہ وغیرہ سے کسقدر ہمصورت ہین کہ یکسر مو تفاوت نہین پایا جاتا گویا اصل پر
فرع کو ترجیح ہے حق یہہ ہے کہ ایسی حسین و خوشجمال پردہ عالم پر کوئی نازنین خلق ہوئی ہونگی ۵ رخی چو ماہ بخوبی گذشتہ از خورشید
نقاب رفتہ و سر کلہ باسحاب زدہ + ہزار برق ستم پایمال توسن او + ہزار سیل بلا بوسہ بر رکاب زدہ + تعجب ہے کہ تو ایسی نیرات سپہر حسن و خوبی
کی مذمت کرتا ہے اور عنان انصاف کو ہاتھ سے دیتا ہے ابوالحسن نے کہا اے شاہزادہ بیرحم خدا نا ترس شرط انصاف یہی ہے جو حضور نے
ارشاد فرمایا یعنی سخن حق اور کلمہ انصاف کو صاف نوش فرمانا اور دوسرے کو ناانصاف بتانا واقعی انصاف اسیکو کہتے ہین اے شہریار باوقار او
نوبہار و شمسہ وغیرہ خواتین عالیقدر کو بچشم حق بین ملاحظہ فرماو اور بوجہ یکدگر ہر ایک کے حسن و جمال اور ادا و قامت و ناز محبوبی کو میزان نظر مین
ہم پلہ کر دیکھو کسطرف کا پلہ گران ہوتا ہے اوسوقت انصاف و غیر انصاف آپکو صاف نظر آجائیگا اور تم خود فرق و تفاوت دیکھ لوگے مگر یہہ بات دور
کہ حق و ناحق شیوہ عدل و آئین مروت کو ترک کر دینا اور سارے جہان کو برا کہنا اسکا کوئی کیا جواب دے ورنہ نفس الامر اور واقعی یہہ ہے
کہ علاوہ حسن و جمال کی وہ ناز و ادا اور تمکین و وقار جو ملکہائے کشور محبوبی مین ہے ان زنان طلسم کو نصیب نہین ہے بلکہ یہہ بیچاریان خواتین عالیقدر
کی اون کنیزون پرستارون کے مرتبہ حسن کو بہی نہین پہونچ سکتین چہ جائیکہ اونکے ہمسری کے لائق سمجھی جائین اے شہریار یہہ کمال نادانی ہے
کہ تم نے اپنے دل مین ایک خیال خام اور تصور باطل نقش کر لیا ہے القصہ اس قسم کی بحث مین صاحبقران اکبر کے مد سے وہ شراب بی

اور اوسنے اپنا کامل اثر کیا تہی کہ وہ کیفیت مدہوشی ہی کیقدر زایل ہوگئی تہی اور شاہزادہ نامدار جامہ انسانیت مین آگیا ہے اسوقت اون زنان طلسم
کا وہ خیال جو عالم سرشاری و بیخودی مین صاحبقران کے دل پر نقش کالحجر ہوجاتا تہا اوسمین کمی ہوگئی ہے چنانچہ جوہر کی گفتگوی آخری کو سنکر خاموش و ساکت
ہوگیا بلکہ اپنے دل مین معقول ہوا کہ ابوالحسن سچ کہتا ہے بالآخر بنظر انصاف پسند اون نازنینان طلسم کو بار دگر دیکہا اور دل مین کہا اے معزالدین
واقعی اصل و فرع مین زمین و آسمان کا تفاوت ہے مین اسوقت نوبہار و شمسہ وغیرہ کے حسن و جمال کا خیال و تصور کرتا ہون تو فی الحقیقت ونکا
عالم حسن و جلوہ جمال اور کرشمہ تمکین و وقار جدا پاتا ہون اور ہر ایک انداز رعنائی و عشوہ دلربائی پر اپنی مفتونی طبع کا صاف و صریح غلبہ دیکہتا ہون
بلا اشتباہ اوسوقت میرے سخنان ناانصافی سراسر بیہودہ سری تہی اور مین ہرگز راہ راست پر نتہا اے معزالدین تجہے بڑی غلطی ہوئی کہ تونے اون
خواتین وفاشعار کو یک لخت دل سے سہو و محو کر دیا بلکہ اونکی نسبت کلمات ناسزا زبان سے نکالی الغرض شاہزادہ والا قدر کو وہ تمام حرکات قبیح یاد آئین
اور دل مین منفعل ہوا اور بزبان خجلت جوہر سے فرمایا اے برادر بجان برابر تجہے قسم ہے میرے سر کی تو نے جو افعال و حرکات دیوانگی و دور از کار حالت
بیخودی مین دیکہی مین برای خدا ملکہ شمسہ اور نوبہار وغیرہ خواتین شوخ طبع کی روبرو بیان نکیجو ورنہ مجہکو کمال درجہ ندامت و انفعال حاصل ہوگا
اے برادر مین خود حیرت و استعجاب مین ہون کہ مجہپر کیا بلا نازل ہوئی اور مین کس آفت دیوانگی مین مبتلا ہوگیا تہا کہ مینے یک لخت شیوہ مروت
و انصاف کو ترک کر دیا اور جامہ آدمیت سے باہر ہوگیا اوس شراب طلسم کا پینا کیا تہا کہ دفعتاً تغیر قلب بابت ہوگئی اور ایسا بیخود و زائل عقل ہوا کہ عنان اختیار
ہاتہہ سے جاتے رہے ابوالحسن جوہر شاہزادہ کی گفتگو کو سنکر بے اختیار ہنسا اور کہا قبلہ و کعبہ فقط زبانی جمع خرچ سے کام نہین نکلتا جو کچہ حضور
نے ارشاد فرمایا مینے سنا مجہے ایسی فرمایش بے معنی سے معاف رکہو مین کسیکا صندوقچہ راز داری نہین ہون کہ متاع بے سود کو مخفی رکہون اور
بے حصول شئے تمہاری قرمساقی کرون مجہسے حضور ہرگز یہہ توقع نرکہین تم خوب جانتے ہو کہ مین اکثر عیاری پیشہ ظرافت طبع ہون بزم عشرت
مین اگر کلمات مذاق و خوشطبعی زبان پر آجاتے ہین تعجب نہین اور علی الخصوص ایسے امورات سودمند کا اظہار کرنا خالی از فایدہ نہین ہوتا ضرور
مین تمام و کمال واقعہ ضرور بالضرور بیان کرونگا بلکہ اون خواتین عالیقدر کو منع کر دونگا کہ ایسی مرد بیہودہ نا آشنا چمچہ ہر دیگ کے گرم جوشی اور
صحبت اختلاط سے ہمیشہ احتیاط و اجتناب رکہین صاحبقران اکبر نے بار دگر جوہر کو سینہ سے لگایا اور منت و سماجت مین کوئی دقیقہ باقی
نرکہا مگر ابوالحسن جوہر بدستور شاہزادہ کو سخنان تہدید آمیز سے خجل و شرمسار کرتا تہا اور شاہزادہ ہر دم ندامت و انفعال سے عرق عرق ہو جاتا
تہا اور طرح طرح سے ابوالحسن جوہر کے خوشامد و چاپلوسی کرتا تہا اوسوقت فیما بین آقا و نوکر عجب طرحکا معاملہ در پیکار ہو رہا تہا کہ بیان سے
باہر ہے یعنی ایکطرف سے اصرار مزید اور دوسری جانب سے انکار و تہدید دیر تک یہی مکالمہ و مجادلہ ہوتا رہا بالآخر نوبت بجای رسید کہ صاحبقران
اکبر فرط انفعال و ندامت سے سرنگون ہوگیا اور ابوالحسن کو دس ہزار تومان دینے کا وعدہ فرما کر اپنے عقب گذاری کی ہنوز یہہ بحث و تکرار
ختم نہوئی تہی ناگاہ اندرون حجرہ ایوان سے ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ روشن بیان تینون سرو جوی بار رعنائی بسم اللہ گویان آکر ایوان
عشرت گاہ مین بر سر وقت پہونچین صاحبقران اکبر خجل و شرمسار سر بزانوی اندوہ رکہی بیٹہا تہا کہ یہہ شاہزادیان اوس حالت نگونساری مین صاحبقران کی
قریب تر جا پہونچین جسوقت صاحبقران اکبر نے سر اوٹہایا دیکہا کہ دوسرا ہنگامہ قیامت برپا ہے بجز دیکہنے کے صاحبقران پر ایسا عالم تحیر طاری ہوا کہ ایک
ساعت کامل صورت دیوار چشم حیرت نگران رہا اوسوقت شاہزادہ پر اون خواتین ہوش ربا عالم کا اسقدر خوف و بیم پیدا ہوا کہ صاحبقران کی اندام
پر رعشہ آگیا اور طایر ہوش و حواس قفس عنصری سے پرواز کر گیا نزدیک تہا کہ دریای بحر خجالت و انفعال مین غرق ہوجاے ہر طرح چارہ کار
کو خیال کیا کہ رفع ندامت کی کیا تدبیر کرنی چاہیے مگر کوئی صورت نظر نآتی تہی آخر کار اوس منبع مہر و مروت نے بار دگر ابوالحسن جوہر کیطرف دیکہا اور آثار
عجز و فروتنی و مایوسی سے دیکہا کہ ابوالحسن کو بے اختیار شاہزادہ کے حال پر رحم آگیا بایما و اشارہ کہا حضور خاطر جمع فرمائین مین کوئی حرف خلاف منشاء
طبیعت زبان سے نہین نکالونگا میری طرف سے بہر نوع اطمینان فرمایے اور کسیطرحکا اندیشہ خاطر نازک مین نہ لایے الحاصل صاحبقران

مبتلاے آلام چار و ناچار اوسی حالت شرمساری بچشم شرمگین با دل ناخواستہ شاہزادیونکی تعظیم کے لیے اوٹھا اور چند قدم پیشتر جا کر استقبال
ادا کیا ہر ایک ملکہ عالی گہر علی قدر مرتبت بلب خندہ ریز بادب تمام سلام و مجرا بجا لائی صاحبقران اکبر نے باعزاز و احترام ہر ایک کا سلام لیا مگر صاحبقران
کو ہر ایک خاتون کے انداز سلام سے ایکنوع کی شوخی ظاہر ہوئی جو بہر رنگ خفت و ندامت کا باعث تہی صاحبقران اکبر دل مین سمجہا یہہ سلام نہین گویا یہہ
ندامت ہے کہ یہہ خاتونین پیشکش کرتے ہین یعنی خود سبکسار شکایت ہوتی ہین اور مجہی گران بار ندامت فرماتی ہین ایمعز الدین عجب کشمکش بیچ مین
جان پہنسے ہے حیران ہون کہ کس تقریب سے شرمندگی کو رفع دفع کرون بالاخر فرط شرمندگی سے شاہزادہ چشم دوچار نکر سکا اور یہہ حالت انفعال
اس سبب سے زیادہ تر اوس سراپای تمکین و وقار پر طاری ہوتی ہے کہ اب وہ سردرد مدہوشی دماغ سے کم ہوتا جاتا ہے بمقتضاے ہوشیاری
آثار انفعال کو بہی ترقی ہوتی ہے القرض صاحبقران اکبر نے اوسی شرمندہ حالی مین ایک مسند زرنگار زیر تخت بچہوائی اور اون خواتین
نامدار کو دست گرفتہ باعزاز و احترام مسند پر بٹھایا اور خود بدولت و اقبال اونکے درمیان مثل سلطان سپہر کہ حلقہ انجم مین شرف پاتا ہے جلوہ افروز
ہوا درۃ البیضا اور رشک بہار و فصیحہ روشن سخن مانند کنیز و پرستار ہر ایک چاکری و خدمت گذاری مین استادہ ہو گئی یعنی درۃ البیضا ایک پر طاؤس
جسے اہل ہند مورچہل کہتی ہین ہاتہہ مین لیکر شمسہ تاجدار کے عقب مین استادہ ہوئی اور اپنی خاتون والا منزلت ملکہ آفاق کے سر پر مگس رانی کرنے
لگی اور رشک بہار و فصیحہ ہر دو جانب پہلو مین یعنی خاتون جہان کے یمین و یسار رومال ہاتہہ مین لئے دست بستہ استادہ ہو گئین اب صاحبقران
اکبر نے نظر بالا کی اور بچشم انصاف اصل و فرع کو ملاحظہ فرمایا دل مین قبول ہوا کہ واقعی وہ رنگ عارضی اور یہہ حسن جہان افروز اور ہے
مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک فی الحقیقت ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ روشن بیان کے حسن دلاویز اور جمال جلوہ ریز کی برو
وہ حسن عارضی ماہ روزانہ کا حکم رکہتا ہے اور ایسا بے فروغ ہی جسطرح پر تو آفتاب عالمتاب سے حسن مہ کامل اور جلوہ نیر و اختر تیرہ و خیرہ نظر
آتا ہے حق یہہ ہے کہ ملکہ دوران خاتون جہان ملکہ شمسہ تاجدار کے پرتو عالم افروز اور شعاع انوار رخسار کے مقابل ان نازنینان فرع کا حسن ملیح ذرا
سے بہی کمتر ہی سبحان اللہ خالق ازل نے اون پیکرہای نور کو خاص اپنی ید قدرت سے بنایا ہے **قصہ مختصر** صاحبقران اکبر خاموش زیر لب
بند عالم سکوت مین بیٹہا تہا ہنوز کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالا تہا کہ ملکہ نوبہار گلشن افروز نے موافق اپنی شوخی طبیعت کے اول کلام مین سبقت کی
اور یہین بایہ و رزدہ پوچہا ایشہریار خیر ہے بفضل خدا آج مزاج ہمایون کسطرح ہے اور طبع عالی کی تکدر کا باعث کیا ہے کہ حضور اسوقت
ایک عالم سکوت مین سر بزانوی انفعال رکہی بیٹہے ہین اگر ہمارا یہان آنا حضور کے تکدر خاطر کا باعث ہوا ہے اور ہم مخل صحبت ہین ہمکو حکم ہو یہان سے
چلی جائین بجز اسکے کوئی سبب معلوم نہین ہوتا کہ یہہ رنگ شرمساری جبین انور سے کسواسطے تراوش کرتا ہے بظاہر ایسا ثابت ہوتا ہے کہ خدانخواستہ
دشمنان حضور ان نازنینان چند نوخاستہ کی انجام کار و مہم عقدہ کشائی سے عہدہ برا ہو سکی جہی ملال نصیب اعدا محزونی طبع اور انفعال
خاطر کا باعث ہوا ہے ورنہ کوئی امر پریشان خاطری کا خیال مین نہین آتا میری نزدیک حضور کا اسقدر مکدر و پریشان حواس ہونا بیجا ہے کیا معنی اگر
کوئی مقصود دلی بسبب طغیانی نشہ اور بیستگی خاطر حاصل نہوا بار دگر صحبت عیش مین بانبساط طبع کشود کار ممکن ہے حضور ہرگز منغص نہون اور
بدستور سابق بزم عشرت و صحبت خلوت گرم فرمائین ہمارا پاس و لحاظ بالاے طاق رکہین **القصہ** ملکہ نوبہار طرح طرح سے صاحبقران اکبر کو
سخنان طعن و تشنیع خفیہ کرتی تہی اور شاہزادہ کامگار ہر دم دریای ندامت مین غرق ہوتا تہا ابوالحسن جو ہمرہ تہا بایجاد اشارہ ملکہ نوبہار سے
کہا ایملکہ دوران و ایخاتون پریزادان طلسم یہہ وقت شوخ طبعی کا نہین ہے کسواسطے کہ صاحبقران جابتعقل و فہم سے خارج ہے تم ایکدم ساعت
صبر کرو اور شہریار کشور گیر کے تنغص احوال نہ چاہا کہ تم دیکہتی ہو کہ شاہزادہ کی بشرہ و قیافہ سے سراسر آثار ملال اور چین جبین سے قطرات انفعال
آشکارا ہین ہنوز تغیر مزاج رفع نہین ہوا طبع ملال آگین کو اصلاح پر آنے دو پہر کچہ کہنا اور سننا اوسوقت تمہاری شکوہ و شکایت کا مضائقہ
نہین ہے بالآخر یہہ خبر شدہ شدہ حکیم فسطاس کے کان تک بہی پہونچی حکیم صاحب بمجرد استماع خبر اس مجلس قیل و قال مین تشریف لائے

صاحبقران اکبر نے جو بعد ایک زمانہ دراز کے حکیم صاحب کو دیکھا باوجود بستگی زلف پریشانی خاطر نہایت شادمان ہوا گویا جان تازہ قالب مین آگئی
اور وہ تمام کلفت و بستگی دل یک لخت صفحۂ خاطر سے دور ہو گئی بشوق تمام متراد تہا اور اپنی اوستاد والا نژاد کے کف پا کو بوسہ دیا حکیم صاحب نے
صاحبقران کو سینہ سے لگایا اور خود قدم ہمایون کو بوسہ دیکر ارشاد فرمایا اے زبدۂ خواقین والی سید السلاطین ایسی تعظیم و تکریم سے مجھے
شرمسار و گنہگار نفرماؤ کہ روز باز پرس مین تمہارے جد امجد کے روبرو بار ندامت و شرمندگی سے گرانبار رہون صاحبقران نے کہا
قبلہ و کعبہ جس حال مین کہ مین آپکا شاگرد بجاے فرزند کے شمار کیا جاتا ہون و جناب عالی میری ہادی و رہنما ہین پہر اگر شاگرد اپنے اُستاد کا قدمبوس
بجا لاے ہرگز استاد کی ذات خجستہ صفات پر گناہ لازم نہین آتا خیر اب حضرت یہہ ارشاد فرمائین کہ جناب عالی یہان کس تقریب سے تشریف لاے
ہین اور یہہ تینون خواتین عالیقدر کس قصد و ارادہ سے آے ہین ایک عرصہ سے مین طرح طرح کی تشویش ناگفتہ بہ مین مبتلا تہا اب آپکو دیکھکر زیادہ
متحیر ہوا ہون با ینمعنی کہ یہا طلسم ارسطو کیجا طلسم بیضا ایک بعد مشرقین ہے اس عرصہ دور و دراز سے جناب عالی کا یہان تک تشریف لانا خالی از علت
و حکمت نہین ہے حالانکہ مین آپ کے پرتو جمال سے شرف اندوز ہو کر اسقدر شاد و خرم ہوا ہون کہ میری کلفت دل تمام و کمال دور ہو گئی بازہم
وہ حیرت و استعجاب دل سے دور نہین ہوا عند اللہ حضرت میری تحیر کو رفع فرمائین حکیم صاحب نے فرمایا اے شہریار نامور آگاہ ہو کہ مین خاص
تمہاری ملاقات اور انصرام کار ضروری کیواسطے اپنے اوستاد حکیم ارسطو کا مرسلہ آیا ہون بعد ازان حکیم موصوف نے صاحبقران اکبر کو ایک گوشہ
علیحدہ مین لیجا کر تمامی سرگذشت سے آگاہ کیا اور اوس شراب ربانی کی کیفیت بہی ظاہر کی جسوقت صاحبقران اکبر نے اس حقیقت کو سنا وہ
انفعال و شرمندگی تمام و کمال خاطر اقدس سے رفع دفع ہوے اوسوقت سمجہا کہ یہہ سب امور و عوارضات بسبب نیرنگ طلسم اور تاثیر شراب
طلسمی سے لاحق حال ہوئی تہی **قصہ کوتاہ** حکیم صاحب بعد بیان کرنے اس سرگذشت کے اپنے حجرۂ سکونت مین تشریف لیگئی اور
صاحبقران اکبر بار دگر مجہولان دلنواز خاتون عالیقدار کی صحبت مین تشریف لایا اور بشگفتگی دل و انبساط خاطر فرمایا اے خاتون جہان والی ملکہا
کشور دین و ایمان مین جانتا ہون کہ تمہارے آئینہ دل پر ضرور میری طرف سے زنگ ملال بیٹہا ہو گا براے خدا تم اپنی خاطر نازک سے طرح طرح کی رنج و ملال
اور آشفتگی طبع کو نکال دو اور میری طرف سے کوئی گمان بد و خیال فاسد دل مین نلاؤ کیا معنی کہ مین نشۂ طلسم مین ایسا بیخود و سرشار تہا کہ مجہے
اپنے سراپا کا تمیز نہ تہا اوس حالت مین جو افعال و حرکات مذموم ظہور مین آئے وہ سب تم نے سنی ہونگی اونپر ہرگز اعتماد کرنا لایق نہین ہے
کسلیے کہ کارخانۂ طلسم سب بے اصل ہوتی ہین حالانکہ تم سے کوئی دقیقہ میری سرگذشت دیوانگی کے سننے مین باقی نہین رہا بازہم مین بسبیل
راستی بیان کرتا ہون اے ملکہا سے مہربان علاوہ ان افعال و حرکات خلاف شان کے بعض سخنان رکیک و کلمات نا ملایم بہی تمہاری نسبت میری زبان سے
نکلے ہین مگر بقسم شرعی کہتا ہون کہ میرا ہر ایک فعل بے اختیاری تہا اور مین ایسا اثر طلسم و نشۂ شراب طلسم مین مخمور ہو رہا تہا کہ نیک و بد مین تمیز نکر سکتا
تہا تم بہی دل مین غور کرو کہ مقدمات طلسم مین انسان ضعیف البنیان کسقدر مجبور و بے اختیار ہے کسیطرح ممکن نہین کہ کوئی فرد بشر عالم طلسم مین پہونچکر
جامۂ آدمیت سے باہر نہو جاے اور اپنی حالت اصلی پر قایم رہے کیا معنی کہ کائنات طلسم مین طرح طرح کی معاملات نادر اور تماشاے عجیب و غریب
رونما ہوتی ہین جنکو انسان دیکھکر مجبور و بے اختیار ہو جاتا ہے اور وہ معاملات بہر رنگ اختیار و قدرت سے باہر ہوتی ہین واسطے بحال اوسکے کہ
بانیان طلسم اور حکماے سرپرست کسی شخص احمد و محمود کو دیدہ و دانستہ نشۂ طلسم مین بیخود بہر وہ شخص کسیطرح اپنا پاے ثبات
قایم نہین رکہ سکتا مثلاً اگر مین بعالم بے اختیاری اون زنان طلسم کے دام محبت مین گرفتار ہو گیا یہہ قطع نظر اسکے میرا اثر طلسم
مین مبتلا ہونا ایک وجہ خاص رکہتا تہا ہر بانیان طلسم نے اپنی نیرنگی حکمت اور اعمال طلسم سے چند زنان حور پیکر ہی ایسا متشکل کیا کہ معروف
زمانہ اون اشکال و پیکر کا دیکہتا تہا گویا افسون مین سحر مین مبتلا ہو گیا ہر گز اصل و فرع مین تمیز نکر سکا اگرچہ مین ہی ہی سودائی عشق
مین از خود رفتہ ہوا تہا مین سمجہتا تہا کہ یہہ کارخانۂ نیرنجات طلسم سے بے اصل محض ہے ورنہ مین ہرگز ایسے امور انجام انصاف

سے دیکھنا چاہیے کہ وہ محبت فرع ہی گویا تمہاری محبت اصلی تھی کہ یک نظارہ چشم تمہارے حسن عالم آرا کو دیکھ کر مین پامال ہوگیا اور ایسی
فریفتگی کی نوبت پہونچی کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہی اب تم ہی خیال کرو کہ میرا قول کسیقدر پایہ اعتبار کو پہونچتا ہے یا نہین ملکہ نوبہار نے کہا اے شہریار
حسن پرست شاہد باز تم نے جو کچھ ارشاد فرمایا سب صحیح و درست ہو مگر تم قوم اون محبوبان دلنواز راحت بخش دل و جان کے جنکے ساتھ تم چند روز
گرم بغل رہے ہو اسوقت گوشہ چشم سے انکی طرف بھی دیکھو تو حضور کے سامنے کون استادہ ہے پھر جو کچھ تم ارشاد کروگے ہم تسلیم کرینگے ایسے یار
یہ کس ایسی بیمہر و وفا مین داخل ہر کہ اول جس جوش و خروش سے گلوگیر ہوئی تھی اور اب یہ بے اعتنائی پیش آتی ہو یا وکرد آخر کبھی کسی سے ہم بغل اور گرم نشاط
رہی تھی اور کسیکے دست حنائی سے ساغر شراب پیا تھا اور بجاے گزک کسیکے لب و دہن کا نمک چکھا تھا اب اوسکا شرم و لحاظ بھی رکھنا چاہیے
شرط مروت سے بعید ہے کہ کسیکے ناموس مین رخنہ ڈالو اور یکلخت اوسی گوشہ خاطر فراموش کردو اور لطف یہہ ہے کہ باوجود دیوانہ
سری ہم سے ہمیں معذرت اور بیکار عذر فرماو اس عذر بدتر از گناہ کا کیا جواب دیا جاے سواے اسکے جو کچھ حضور نے کیا اچھا کیا ہم سے عذر و
معذرت کی ضرورت کیا ہے اور ہم کس شمار و قطار مین ہین جو کسیکی متعرض حال ہون علاوہ اسکے شاہان عالیجاہ اور سلاطین فی اختیار کو ہر طرح کے
افعال جایز و ناجایز سزاوار ہوتی ہین جو چاہین فعل اختیار کرین کوئی تعرض نہین کرتا لیکن حضور کی ذات بابرکات کو عین خوب جانتی ہون مصرع
اینکہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب۔ حکماے سابق یعنی بانیان طلسم نے بھی خود بدولت کو بخوبی پہچان لیا تھا کہ ہر ایک عمل و نیرنگ اور اسباب عیش و
عشرت موافق مزاج و طبیعت حضور کی مہیا کیے صاحبقران نے فرمایا اے ملکہ آفاق اینچہ گذشت گذشت میری تقصیر و خطا معاف فرماو واقعی مجھ سے
قصور واقع ہوا حالانکہ وہ امر بے اختیاری تھا مگر مین بہرصورت اپنے قصور سے نادم و شرمسار ہون ناطقہ نے کہا اے شہریار محبت شعار
اول تم نے کوئی فعل ہم سے پوچھکر کیا تھا جسکی معافی چاہتے ہو یہ تمہارے کسیکے افعال سے کیا سروکار تم جانو اور تمہارا کام مصرع ہر کسے
مصلحت خویش نکو میداند۔ بہرحال تمکو اپنے قول و فعل کا اختیار حاصل ہے مردان عاشق پیشہ عشرت دوست کو خدا نے یہی جوہر مردانگی عطا
فرمایا ہے جہان کسی عورت ماہ رخسار کو دیکھیں بے اختیار گلوگیر ہو جاوین ننگ و ناموس کو بالاے طاق رکھین پھر کسیکو کیا ضرور ہے کوئی کسیکی
تقصیر و خطا کو معاف کرے ملکہ نوبہار نے ناطقہ کی پشت پر ہاتھ رکھا اور بلب تبسم یہ کہا اے خواہر گرامی قدر آفرین صد ہزار آفرین تو نے اسوقت
خوب میری حمایت و دلداری کی ہے اور میری ہمدرد و ہمزبان ہوئی ملکہ شمس تاجدار نے کہا اے خواہران وفاکیش بس کرو اس شکوہ بے لطف
اور گلہ بیکار سے کیا حاصل ہے بہرحال اپنے نوشتہ تقدیر پر راضی و شاکر رہنا چاہیے کسیکے اطوار و کردار سے کیا غرض ہے تم جانتے ہو دنیا
اور مطلب ہے کوئی کسیکا رفیق و غمخوار نہین ہوتا اس یہہ سمجھو اگر دنیا مین سب باوفا ہوتے لا بد لفظ بیوفا صفحہ ہستی سے نیست و نابود
ہو جاتا اس صورت مین کسیکی شکایت کرنی سراسر نادانی ہے یہہ تم نے سن ہی لیا کہ صاحبقران نامدار نے جو فعل کیا وہ عالم بے اختیاری اور
سرشاری نشہ شراب مین کیا تھا اختیار طبیعت سے کوئی امر وقوع مین نہین آیا بہر کیف اوسکا گناہ بھی بزرگان طلسم چند پر عاید ہوتا ہے
نہ شہریار وفا شعار کی ذات ہمایون پر قطع نظر اسکے شاہزادہ کامگار بمراتب و درجات شہنشاہ ذوی الاقتدار صاحبقران روزگار
ہے اس منصب پر ما بدولت جو افعال و کردار بخواہش نفس و انبساط خاطر اختیار کرین شایان ہے کسواسطے کہ بادشاہون کو جملہ منہیات
بری کردیا گیا ہے اب رہا دوسرا معاملہ بندگی و چاکری کی اوسمین ہم سب داخل ہین کیا معنی کہ ہم شہریار کشورگیر کی کنیز و خادمہ ہین ہمکو بجز صبر و شکر
کوئی چارہ کار نہین کہ سواے اطاعت و فرمانبرداری کوئی کام خلاف مرضی کرسکین کسواسطے کہ خلاف راے سلطان راے جستن
بخون خویش باید دست شستن۔ اے خواہران عزیز القدر ہمکو کیا ضرور ہے کہ کسی امر کا گلہ و شکوہ زبان پر لائین سلطان ابوالحسن جوہر نے کہا
اے ملکہ آفاق میرے نزدیک تم اس دنیا اور اسباب دنیا سے مطلق آگاہ نہین ہو ہان دنیا کو ہماری خواہر گرامی ملکہ نوبہار گلشن افروز نے
بانواع ناز و نعمت اور عز و بخت دیکھا اور ایسا دیکھا ہے کہ کسی فرد بشر اہل دنیا نے نہ دیکھا ہوگا یعنی ملکہ دنیا مین سے اپنے عاشق صادق

کہ کس کس درد فراق اور آلام مہاجرت مین مبتلا رہا اور سرگردان عالم کیا کہ بادو شاید حق کہ کائنات طلسم مین سناک شہو برگئین اور اسقدر ظلم و
ستم ادا رکہی کہ انجام کار اوسکی مظلمہ کے سبب خود بہی آلام دنیا مین گرفتار ہوگئین اوسوقت دنیا کا حال انپر روشن ہوگیا ایسا تون جہان اب
غور کرد کہ ایسی زمانہ سازی اور دنیا طلبی کسنے کی ہوگی واقعی شاہان عالم مین کسیئے اسکی عشر عشیر بہی دنیا کو دیکہا ہوگا قصہ کوتاہ وہ روز و شب
اسی حیص و بیص اور شکوہ و شکایت مین گذرتا صاحبقران اکبر کا یہہ حال تہا کبہی ایک لمحہ خواتین عالیقدر کی صحبت مین رہتا تہا اور کبہی ایکدو ساعت کیلئے
لئے حکماے عالیمنزلت کی خدمت مین چلا جاتا تہا دوسری روز حکیم عیقرطوس جنی بہی مجمع حکما مین بیٹہا تہا راوی لکہتا ہی
کہ عیقرطوس کے آنیکی وجہ خاص یہہ ہے کہ حکیم قسطاس الحکمت کو اپنے مافی الضمیر اور تمام سرگذشت طلسمی سے آگاہ کردے اور بعض حقایق
و معارف ضروری سمجہا دے حالانکہ حکیم عالیمنزلت واقف رازہای طلسم اول ہی از روے علم نجوم و مکاشفہ بجمیع وجوہ باخبر تہا اور یہہ بہی جانتا تہا کہ طلسم بیضا
مین ایک بزرگ طبقہ اعلی اجنہ سے عیقرطوس نام سکونت و اقامت رکہتا ہے اور وہ بزرگوار مدت درازی بمنزلہ دارو غہ و واقف رموز و اسرار طلسم
ہے باینہمہ عیقرطوس جنی نے جو عہدہ دارو غگی طلسم بیضا پر ممتاز ہے ایک رقعہ مشتمل اشتیاق ملاقات حکیم قسطاس کی خدمت مین بہیجا تہا اور
اپنے آنے سے اول اطلاع دی تہی چنانچہ حکیم موصوف بعد مطالعہ رقعہ مع حکیم ابو المحاسن و حکیم اخشیجان عیقرطوس کے استقبال
و ملاقات کیواسطے تشریف لیگیا تہا اور صاحبقران کو مطلق اس حال کی خبر نہین کی بفور معاینہ رقعہ مذکور بلا اجازت ولی عہد اصدی قصر سے
تشریف لیگیا چونکہ عیقرطوس نے حکیم موصوف کو اپنے پتہ و نشان سے آگاہ کردیا تہا کہ مین فلان کوہ کی دامنہ مین لب چشمہ قیام گزین
ہون اور صرف آپ کی ملاقات کیواسطے میرا یہان تک آنیکا اتفاق ہوا ہے اور نیز اس ضمن مین چند مطالب ضروری بہی گوش گذار کرنے ہین
عند الملاقات بیان کیئے جائینگے آرزومند ہون کہ اس فقیر کو سعادت و قدمبوس سے مشرف فرمایا جاے چنانچہ حکیم قسطاس الحکمت بمعاینہ
مضمون رقعہ مع اپنی دونون شاگردان خاص حکیم الجن یعنی عیقرطوس کے پاس دامنہ کوہ مذکور مین تشریف لیگیا الغرض اوسطرف مقام
مذکور مین حکیم الجن منتظر تشریف آوری حکیم عالیجناب کا بیٹہا تہا کہ اس اثنا مین حکیم موصوف تشریف لیگیا حکیم الجن نے چند قدم پیشتر جاکر حکیم صاحب کا
استقبال ادا کیا اور باعزاز و احترام اپنے قیام گاہ پر لایا بعد معانقہ چارون حکیم عالیقدر نے ایک قالیچہ بچہا کر باہم بیٹہے اول کلمات شوق آمیز
کرلیتے رہے بالآخر سلسلہ ذکر و سخن مقصود اصلی کیطرف آیا حکیم قسطاس الحکمت نے حکیم بزرگ یعنی حکیم اسقلیوس الہی کی ستایش کی
اور قلیل شکوہ بہی زبان پر لاے اور فرمایا اے پیشواے بنی الجان تم اپنی فرزند ملکہ صبح روشن گہر کے حالات سے بخوبی آگاہ ہو پہر ارشاد
کرو کہ اس معاملہ کا انجام کیا ہوگا اور اب کیا فکر و تدبیر کرنی چاہئے کیونکہ مجہکو زردی بشارت معلوم ہوئے اور میرے پیر و مرشد حکیم ارسطو نے ارشاد فرمایا تہا کہ کل طلسم
حکیم اسقلیوس الہی کا نسبت صبح روشن گہر کارگر ہوگیا جلد تر اس معاملہ مین تدبیر کرنی چاہے معہذا تم بہی اس بات کو جانتے ہو کہ صبح روشن گہر
کو اون خواتین عالیقدر یعنی ملکہ حشمت تاجدار و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ کے مراتب و درجات سے کچہ نسبت نہین ہے اور یہہ امر بہی تم پر خوب روشن
ہو گیا ہے کہ شاہزادہ معز الدین والا گہر بالنوع و اقسام کیفیات طلسم اور تاثیر سحر طلسمی کے سبب صبح روشن گہر کے عشق و محبت
مین ایسا محو و مستغرق ہے کہ دیوانگی کی نوبت پہونچی ہے یہانتک کہ نیک و بد مین تمیز نہین کرسکتا مین حیران ہون کہ اس باب مین کیا فکر
کرون حکیم الجن نے عرض کیا اے معدن حکمت و مروت حال یہہ ہے کہ اس معاملہ مین ہرگز دوسری کو دخل نہین اس کام کی درستی تمہارا
تمہارے دست قدرت پر منحصر ہے اور فقط تمہاری ذات خجستہ صفات سے اس معاملہ کو وابستہ کیا ہے حضرت کوئی ایسی تدبیر نیک فرمائین
کہ فیما بین دونون صبح کی کسیطرح کا مناقشہ اور مباحثہ رشک و حسد پیدا نہو اور [illegible] الال کو طول نکہچے بلکہ باسانی ہر ایک مقدار اپنے
حقوق پر کامیاب ہو جاے حکیم بزرگ نے فرمایا مین بہی ایسا ہی چاہتا ہون [illegible] ق چارہ کار سود مند جلد تر اس باب مین نکالنا
چاہیئے کیواسطیکہ اسوقت دونون صبح مطلع مجہ ہی سے کوئی صبح اس قصہ [illegible] حکیم الجن نے کہا قبلہ و کعبہ حقیقت اول ہی

روشن گہر کو منع کر دیا ہے کہ جب تک مین تجھی طلب نکرون تو ہرگز وقفہ مین آنیکا قصد نکیجو مین حکیم بزرگ کی خدمت مین جاتا ہون تمام سرگذشت
بیان کرونگا اگر مصلحت دیکھونگا تجھی بلالونگا حکیم قسطاس نے فرمایا اے رازدار طلسم مین بہی اسے مصلحت جسے ملکہ صبح دلکشا کو اپنی ہمراہ نہین لایا
کہ اول اس باب مین باہم صلاح و مشورہ کرلین پہر بعد یکسوئی معاملہ بلانی کا مضایقہ نہین ہے **الحاصل** بعد اس قیل وقال کی حکمای والا منزلت
بادانش و فرہنگ کے رای اسطرح قرار پائی کہ ایک شربت باعمال طلسم وحکمت تیار کرنا چاہیے جب وہ شربت تیار ہوجائے ایک ایک پیالہ شربت مذکور کا دونون
صبح کو پلادو کہ اوس شربت عملی کی تاثیر سے فیمابین اخلاص واتحاد قایم ہوجاے اور زنگ رشک وحسد آئینہ دل سے دور ہوجاے اور تا دم مرگ
کسیطرحکا غبار ملال باقی نرہی آخر کار حکماے پرفنون فیلسوف زمانہ اوس عمل کی تیاری مین آمادہ ہوئی او بتعجیل تمام تر تین روز کی عرصہ مین وہ شربت
اعمال حکمت سے حسب مدعا تیار کرلیا حکیم قسطاس نے فرمایا اے حکیم ابجن اب بہر صورت میری خاطر جمع ہوگئی اور تیر مراد ہدف اجابت پر پہونچگیا اب تم بلاوسواس ملکہ صبح روشنگہر
کو بلا بہیجو اور مین ملکہ صبح دلکشا کو بلواتا ہون فضل الٰہی سے اب کوئی فکر وتردد نہین رہا حکیم عیقرطوس نے حسب الارشاد حکیم بزرگ کے صبح روشنگہر کو بلایا اور حکیم قسطاس نے صبح دلکشا کو
طلب کیا بعد ازان بفراغ خاطر صحبت مین بیٹہی اور کلمہ کلام کرتی رہی اب شاہزادہ بلند مکان کا حال سنو کہ آئینہ ہین شبانہ روز کے صحبت مین صاحبقران کے اوقات شریف کس مسرت وشادمانی سو گذرتی کہ کاہی مجمع
خواتین عالیقدر مین بزم میکشی آراستہ فرماتا ہی اور کبہی فرداً فرداً ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ کی صحبت مین سرگرم ہم آغوشی رہتا لیکن وہ تینون نازنین طلسمی یعنی درۃ البیضا او فصیحہ و رشک
بہار بیچاریان ناشاد و نامراد ملول ومحزون بدستور مذکور اپنی خاتون نامدار ملکہ شمسہ تاجدار کے خدمت مین مثل کنیز و پرستار استادہ رہتی ہین اور بدل حسرت زدہ زیر چشم اوس صحبت بوس و
کنار رشک غیر کا تماشا دیکھتی ہین اور غم وغصہ سے اپنا خون جگر پیتی ہین آخر کار ملکہ شمسہ تاجدار نے بمقتضاے اخلاق ومروت جبلی خود اوٹھکر تینون
نازنین کو سینے سے لگالیا اور ہر ایک کی پیشانی کو بوسہ دیکر فرمایا اے خواہران عزیز بس اب زیادہ تکلف کو موقوف رکہو بزرگان پیشین کا حکم اور فنون
طلسم کا اثر اسیقدر تہا جو تم بجان ودل بجالائین برائے خدا اب زیادہ تر مجھے شرمندہ ومنفعل نکرو میری خوشی یہہ ہے کہ تم بہی ذیل خواتین مین
بیٹھ جاؤ یہہ کہکر ملکہ کشورمہر وفا نے ہر ایک نازنین کو دست گرفتہ خلد اللہ ماہرو اور نادرہ رازدار کے پہلو مین بٹہا دیا اگرچہ اوس مجلس مین نادرہ وخلد اللہ
سے مراتب مین زیادہ تر کوئی بالانشین نتہا الا بپاس خاطر صاحبقران والا قدر اور بخیال اسکے کہ ہر ایک نازنین بجای خود خاتون شاہزادی ہے
اونکا اعزاز ملحوظ رکہا بعد ازان فرمایا اے خواہران عزیز تمہین قسم ہے میرے سر کی تم بہی نوبت بنوبت صاحبقران اکبر کو اپنے دست حنائی سے شراب
پلاؤ جسطرح کل تم نے بزم عشرت مین بطیب خاطر شاہزادہ کامگار کو قوانرحیا ہات کے شراب دے ہین اب ہماری خاطر سے اوسیطرح بے تکلف
شراب پلاؤ اور کسیطرحکا رنج وملال دل مین نلاؤ واللہ مین ہرگز تم سے ناخوش نہین ہونیکی تم بانبساط خاطر شریک صحبت رہو ہرچند ملکہ شمسہ تاجدار
اس باب مین اصرار کرتی تہی مگر وہ تینون نازنین شرم وحجاب سے سرنگون بیٹہی رہین شاہزادہ نامدار نے جسوقت یہہ خلق ومدارا ملکہ شمسہ تاجدار کا
دیکہا مسرت وشادمانی سے مثل غنچہ شگفتہ خندان ہوا اور ملکہ آفاق کے اخلاق ومروت پر ہزار ہزار تحسین وآفرین کی اور فرمایا
اے ملکہ اقلیم اخلاق تاکرم آفرین ہے تمہارے حسن وفا پر اسوقت مین تمہارے مراعات اور عمیم الاحسانی سے اسقدر خرسند
ہوا ہون کہ مدت العمر مین ایسی مسرت مجھے حاصل نہوئی ہوگی حق یہہ ہے کہ تم مین جسقدر جوہر مہر ومروت ہو کم ہے۔
کہیا معنی کہ تم کس سپہر وفا کی اختر درخشان ہو اور کس شہریار وفا شعار کی اولاد خاص ہو اور اوس ملکہ خوبان جہان سر حلقہ خاتونان زمان کی نسل سے
ہو جو سرتاج نسوان بنی آدم تہی بیشک اوس ملکہ روزگار کے اوصاف حمیدہ وخصایل پسندیدہ ایسی تہی ہین کہ تقریر وتحریر سے باہر ہین
الغرض شہریار نامور صاحبقران اکبر اس گلدستہ چمنستان محبوبی کی صحبت مین ہمہ تن محو عشرت تہا کبہی ملکہ شمسہ تاجدار
کی نکہت کاکل عنبرین سے مشام جان کو تازگی دیتا رہتا اور کبہی نوبہار کی نہال قامت سراپا آفت سے ہم آغوش ہوتا تہا اور کاہی
بشوق دل ناطقہ روشن بیان کی سانولب ودہان سے می عشرت نوش فرماتا تہا اور لمحہ اون نازنینان ماہ پیکر یعنی درۃ البیضا
وفصیحہ ورشک بہار وملاحت پری وغیرہ کے دست نگین سے جام بادہ شراب بیکر عارض ورخسار کے بوسہ لیتا تہا اسیطرح

ذات بابرکات سلطان ابوالحسن جوہر الکطرف بزم صحبت مین نادرہ رازدار و خلابانہ ماہر و وغیرہ محبوبہا سے آرام جان سے سرگرم اختلاط اور بوس وکنار مین مصروف تہا غرض یہہ بزم عشرت و صحبت عیش ہر رنگ رشک جشن جمشیدی و خجالت دہ بزم پرویزی کہ ہر ایک اہل انجمن عیش و نشاط مین محو و بیخود ہو رہا تہا تین شبانہ روز یہی ہنگامہ عیش و طرب گرم رہا روز چہارم صاحبقران گیتی ستان صحبت عشرت سے فرصت پاکر باہر آیا اور حکیم صاحب کے منزل خاص مین تشریف لے گیا وہان جاکر دیکہا کہ حکیم صاحب تشریف نہین رکہتی بعد دریافت حال معلوم ہوا کہ حکیم عالیقدر مع شاگردان خاص حکیم عیقرطوس کی ملاقات کیواسطے فلان کوہ کے دامنہ مین گئی ہین اور ابہی تک اوسی جگہہ قیام رکہتی ہین صاحبقران اکبر یہہ حال سنکر بہت ناخوش ہوا اور بزبان افسوس فرمایا تعجب ہے کہ حکیم صاحب نے مجہے مطلق خبر نہین کی اور خود بلا استفسار تشریف لیگئے اگر مجہسے ارشاد فرماتے مین بہی ضرور اونکے ہمراہ چلتا اے ابوالحسن طاؤس الفرس کو جلد تر تیار کرو ہم بہی حکیم صاحب کے پاس جائینگے ابوالحسن نے ماہان جنی کو حکم دیا کہ طاؤس الفرس کو جلد تر لی آ ماہان نے حسب الحکم توسن کو حاضر کیا صاحبقران اکبر مرکب پر سوار ہوا اور ابوالحسن جوہر کو ہمراہ رکاب لیکر اوسی کوہ کے دامنہ کیطرف روانہ ہوا جب حکماے والامنزلت کے قیام گاہ پر پہونچا چاروں حکیم عالیقدر شاہزادہ کامگار کی تعظیم کے لیے اوٹہی اور شاہزادہ کو اوسی قالین پر اپنے پہلو مین بٹہالیا صاحبقران اکبر نے حکیم صاحب سے بے خبر چلی آنے کا گلہ کیا اور فرمایا پیر و مرشد اگر حضرت مجہے اپنے تشریف بری سے مطلع فرماتے مین بہی حضرت کے ہمرکاب آتا اور حکیم اکحن کی زیارت جمال باکمال سے مشرف ہوتا افسوس ہے کہ مجہے مطلق خبر نہوئی حکیم بزرگ نے فرمایا اے فرزند ارجمند تمہارے شکایت سچا و درست ہے لیکن مجہے یہہ امر منظور تہا کہ ایکدم تم محبوبہا سے سیمین اندام کے صحبت عشرت سے کنارہ گزین ہو جاؤ اور تمہارے اندیشہ مین تلخی واقع ہو اسلئے مین بلا استفسار بیخبر چلا آیا تہا **القصہ** شاہزادہ عالیقدر تمام روز حکما کی صحبت مین رہا وقت شام مع حکماے اربعین قصر فردوس منزل مین تشریف لی آیا حکماے عالیمنزلت اپنے منزل خاص مین فروکش ہوئی حکیم بزرگ اور حکیم اکحن یعنی عیقرطوس جنی نے صاحبقران اکبر سے فرمایا اے فرزند ارجمند ہماری صلاح یہہ ہے کہ اب تم اس قصر مین بیکار و معطل بیٹہی نرہو بلکہ جو کار ہاے ضروری پیش نہاد ہمت ہین بالفعل اونکا سرانجام دینا واجبات سے ہے اول کام ضروری یہہ ہے کہ تم مرکب طاؤس الفرس پر سوار ہو اور شمشیر افعی اخضر کمر مین باندہو اور بارگاہ طلسم مرحلہ چہارم مفتوح شدہ مین جاؤ اور اس شمشیر خارا شگاف یعنی شمشیر افعی اخضر سے قفل خزانہ طلسم کہولو جسکے فتح الباب مین تم عاجز و درماندہ رہی تہی وہ مفتوح ہو نی قفل مذکور کے خزانہ طلسم کو نکالو اور اپنے تحت و تصرف مین لاؤ بس کائنات طلسم سے اسیقدر باقی رہا ہے کہ قفل خزانہ کہل جاوے اور متاع طلسم ہاتہ آجاوے اوسوقت بالکل طلسم باطل ہو جائیگا اور ملک زرو ہنگ و ملک فلاک وغیرہ سلاطین طلسم تمہاری ملازمت مین حاضر ہونگی بعد ازان جس شخص پر کہ تمہارا اعتماد ہو اور تم جسے اپنا معتمد سمجہو خزانہ مذکور سپاہیہ فرماکر اوسکی سپرد کر دو اور ملک زرو ہنگ وغیرہ سرداران مراحل کو حکم دو کہ وہ مع فوج و خزانہ شہر سکندریہ کیطرف کوچ کرین اور تمہارے تشریف آوری کے منتظر رہین بلکہ لاقوت وغیرہ اسیران طلسم کو بہی اونکی ہمراہ کر دو کیونکہ لاقوت کے مقدمہ کا انفصال بہی سرزمین عسکریہ مین مقدر ہے بعد ازان خود بدولت و اقبال است باغ و قصر عشرتگاہ میں تشریف فرماؤ پہر جو کچہہ مین کہناہی تم کرینگے صاحبقران اکبر نے حکیم صاحب کی ارشاد کو قبول کیا اور اوسیوقت مرکب طاؤس الفرس پر سوار ہوا ابوالحسن جوہر کو دوسری مرکب پر سوار کیا اور مردان چند ہمراہیان ملک نوبہار سے اپنے جلو مین لیکر روانہ ہو گیا ابوطی مسافت تیسری روز زرین حصار اور قلعہ سکوکیں مین پہونچا ملک دینار و خواجہ رستم وزیر اور عدنون وعادن جنی صاحبقران کی تشریف آوری کی خبر سنکر استقبال بجالائی اور کوہ معادن کی دامنہ مین شاہزادہ فلک رفعت کی ملازمت حاصل کی صاحبقران نے دیکہا کہ فی الحال طلا و نقرہ اوس معادن کوہ سے نکلنا مطلق بند ہو گیا ہے بلکہ تمام معادن کوہ سنگ ریزونکے انبار سے معمور ہین۔ **بالجملہ** شہریار آسمان شوکت مع ملک دینار وغیرہ و ابوالحسن جوہر شہر زرین حصار مین داخل ہوا صاحبقران نے ملک دینار سے فرمایا اے ملک یہہ شخص عیار صورت جو میری ہمراہ آیا ہے میرا برادر عزیز القدر ہے اور اس ذات بابرکات کو سلطان ابوالحسن جوہر مشہور کرتے ہین

مالک دینار وغیرہ نے اوسیوقت جوہر سے معانقہ کیا اور حسب قاعدہ نذر گذرانی اور جوہر کے کفدستکو بوسہ دیکر اپنی عدم شناسائی عذر خواہی کیا بعدہ ازان شہریار آفاق گیر شہر زرین حصار کی سیر کرتا ہوا الوان وحرمسرا مین داخل ہوا اور ایک شب وہان قیام فرما کر مطربان خوش آہنگ کے نغمات دلکش سے تمام شب خاطر ہمایون کو مسرور فرمایا دوسری روز صاحبقران اکبر قلعہ مسکوکیہ مین تشریف لایا اور موافق ارشاد بسم اللہ کہکر شمشیر افعی اخضر غلاف سے نکالی اور اوس قفل طلسمی پر بزور وقوت تمامتر ایک ضرب شمشیر لگائی فضل الہی سے ضرب اول ہی مین قفل مذکور کے ارکان درہم وبرہم ہوگئی اور مع حلقہ در زمین پر گرا اور ہر طلسم قفل مفتوح ہوا اور دہر دروازہ بستہ خود بخود کشادہ ہوگیا صاحبقران نے نظر اجمالی تمام قلعہ کو ملاحظہ فرمایا دیکہا کہ وہ قلعہ نہین ہی بلکہ ایک بیسقف محوطہ ہے اور سرتاسر انبار زر سرخ وسفید سے معمور ہے ایکطرف اوس محوطہ کی گوشہ مین ایک مختصر حجرہ تہا اوس حجرہ مین بعض اشیاے نادر بابت طلسم حیرتکدہ آصفی جو اوس درخت طلا وغیرہ سے عبارت ہے موجود پایا صاحبقران اکبر نے اوس درخت جواہر بار نادر روزگار کو بچشم غور دیکہا بہت محظوظ ہوا ابو الحسن جوہر نے کہا اے شہریار مین حیران ہون کہ یہہ خزانہ اور یہہ اجناس گمان یہہ حضرت بابرکات سر حلقہ سرہنگان جہان بجز توفیق ذات شریف کی دست بردسی کسطرح سلامت رہا جو اس طلسم مین امانت رکہنے کی نوبت آئی عدوئون وغیرہ نے کہا یا سلطان نامدار یہہ اشیاء طلسمی از انجملہ نہین ہین کہ سب در دسترو بلا تکلیف کسیکے ہاتہہ آجائین بجز توفیق کیا قدرت رکہتی تہی کہ نظر بد سے بہی اسطرف دیکہہ سکتی علاوہ ازین ان اشیاء پر اعمال طلسم سے حصار کیا گیا ہے اس سبب سے محفوظ وسلامت رہین ورنہ بجز توفیق کی انبان حکمت مین ضرور داخل ہوجاتین شاہزادہ نامور صاحبقران نصرت قرین اوس متاع لازوال اور دولت بیقیاس کو دیکہکر اسقدر خرسند ہوا کہ پیرہن مین نسمایا جوہر سے کہا اے برادر عزیز القدر مین حیران ہون کہ اوس رزاق مطلق کا کہانتک شکر وسپاس ادا کرون کہ اوسنے مجہہ بندۂ ضعیف ترین عالم پر کسقدر لطف وکرم مبذول فرمایا ہے اور اسقدر زر وجواہر عطا کیا ہے کہ وہم وقیاس سے باہر ہے مین یقین کرتا ہون کہ یہہ دولت وحشمت کسی سلاطین وشاہان عالم کو نصیب نہوگا جو اس احقر العباد وکمترین خلایق کے ہاتہہ آیا حق یہہ ہے کہ اوس واجب الوجوب کی بخشش وکرم کا جسقدر شکر ادا کرے کم ہے

شکر کردن کے توانم وز سر آلائی تو ٭ شکر نعمت ہاے تو چندانکہ نعمت ہاے تو

ہا اے برادر عزیز القدر مین حیران ہون کہ اوس رزاق عالم کی عطاے بیہنایت کو کسطرح صرف کرون اور کس کام مین لاؤن جیسے اپنے دل مین یہہ عہد کیا ہے کہ تا زمانہ سلطنت اور عہد معدلت گستری یہہ قاعدہ مقرر کرونگا کہ ہر روز تا نصف النہار دیوان عام مین جلوس فرماؤن اور ہنگام جلوس بارگاہ مین تخت نعمت کی دو طرف اس دولت خداداد کا انبار لگاکر حکم دون کہ جملہ فقرا ومساکین شہر ودیار کو مشت مشت زر طلا کی بلکہ تا دم واپسین یہی دستور العمل اور فیض علم جاری رہے کہ گدا ومساکین اس خزانہ سے فیضیاب ہوتی رہین علاوہ اسکی وہ فقراے متوکل اور عارفان قناعت گزین کا علوفہ دائمی بہی مقرر رکہون اسیطرح وخترون نا کتخدا کی کار خیر اور بیاکنان کا منطبہ کے مصارف کیواسطے بہی ایک رقم معقول معین کردون کہ وہ اپنے حاجات سے مستغنی رہین اور پروردگار عالم کی بندہ نوازی کا شکر وسپاس ادا کرین اور اس بندۂ کمترین خلایق کو تا قیامت بدعاے خیر یاد رکہین **الغرض** صاحبقران اکبر نے بعد نظم ونسق اوس خزانہ عامرہ کو جوہر کی سپرد کیا کہ اس زر ومال کو بدستور سے حجرے مین بند کرواوے اور خود بدولت دیوان عام مین تشریف لاکر تخت فرماندہی پر رونق افروز ہوا تمام امرا وسلاطین سلام وعجرا بجالاے اور جملہ حاضرین دربار نے شہریار گردون وقار کو فتح طلسم کی مبارکباد دی تکملک زر وہنگ وملک افلاک وسکون وسیفان ومخلان وآلبشار وغیرہ خیر اندیش وغلامان بارگاہ صاحبقرانی بنی آدم وبنی الجان جو اسوقت تک سرزمین ظلمات مرحلہ چہارم مین صاحبقران گیتی ستان کے تشریف آوری کی انتظار مین چشم براہ تہی ایکروز سرداران مذکور نے دیکہا کہ یکبار زمین ظلمات سے ایسی گرد عظیم اور غبار تیرہ وتار بلند ہوا کہ زمین وآسمان نظر نآتا تہا اور یہہ طوفان گرد وباد ایکروز شب کامل اسی صورت سے قائم رہا دوسری روز جب سلطان خاور آفتاب عالمتاب نے دریچہ مشرق سے سر نکالا وہ طوفان ظلمت بہی برطرف ہوا اور ہوا بہی صاف ہو گئی اوسوقت ایک جانب گوشہ بیابان کی کوہ معادن اور برج وبارہ قلعہ زرین حصار صاف دکہائی دینے لگی جملہ سلاطین طلسم پر یہہ حال منکشف ہوا کہ تمام

وکال طلسم مفتوح ہوگیا اب کوئی مقام باقی نہین رہا اوسیوقت ملک زردہنگ مع جملہ سلاطین و امرائے موجودہ بکمال خورشدلی و رضا کے صاحبقران کی
ملازمت مین روانہ ہوا دوسرے روز صاحبقران اکبر کو اطلاع پہونچی کہ بادشاہ طلسم و جملہ طلسم ملک زردہنگ جنی مع چند سلاطین طلسم ملازمت عالی مین حاضر
ہونیکی آرزو رکھتا ہے شہریار کشورگیر نے حکم دیا کہ اون سلاطین کو بارگاہ مین آنے دو ملک زردہنگ مع سلاطین نامدار بارگاہ مین
حاضر ہوا اور حد ادب سے آداب و کورنش بجا لایا اور شہریار گردون سریر کی کف پا کو بوسہ دیکر شرف قدمبوسی حاصل کیا بعد ازان صاحبقران
نصرت قرین کو فتح طلسم کے مبارکباد دی صاحبقران اکبر شہنشاہ بحر و بر نے ہر ایک سلاطین ذیشان کی حال پر علے قدر مراتب الطاف خسروانہ
مبذول فرمایا اسی اثنا مین ابوالحسن جوہری نے وہ بدرہائے زر نقد نظر انور سے گذرانی صاحبقران نامدار نے خزانہ مذکور سکون دلاور کے تفویض کیا اور
ملک دینار کو سکون کے اعانت مین معین فرمایا بعد اس کام کے صاحبقران نے ملک زردہنگ وغیرہ سلاطین کو حکم دیا کہ تم سب سرداران قومی قار
اس خزانہ کے ہمراہ دارالملک شہر عسکریہ کو جاؤ اور وہان پہونچکر اپنے بادشاہ ملک اذفرشاہ کی ملازمت بجا لاؤ اور تا آنے ہمارے بیرون شہر خیمہ زن ہو
پس بانچہ جملہ امرا و سلاطین حسب الحکم شہریاری عسکریہ کو روانہ ہوگئے صاحبقران اکبر نے بفتح و فیروزی پانچ روز شہر زرین حصار مین تخت
جہانبانی پر جلوس فرمایا اور خزانہ وغیرہ متاع طلسم کو سکون دلاور کے سپرد کیا اور یاقوت شاہ وغیرہ اسیران طلسم کو سفیان سنجے کے حوالہ
فرمایا اور حکم دیا کہ ان نابکاران ازلی کو تا آنے ہمارے اپنے حراست مین رکھنا ہم شہر عسکریہ مین پہونچکر ملک اذفرشاہ کے روبرو انکے کردار
کے سزا دینگے بالآخر جب صاحبقران اکبر کی خاطر اقدس اس نظم و نسق سے بہمہ وجوہ جمع ہوگئے شہریار عالم پناہ صاحبقران خجستہ فال بدولت
و اقبال توسن برق رفتار طاؤس الفرس پر سوار ہوا اوسوقت ملک افلاک شاہ کو حکم دیا کہ تم اپنے جواہر خانہ کو لیکر عسکریہ کو جاؤ اور ایک رقعہ بخط خاص
مزین فرماکر ملک افلاک کو دیا کہ یہ رقعہ ترصیح جنی کو دیدینا اور تاکید کرنا کہ تم بھی جواہر خانہ وغیرہ متاع طلسم کو لیکر مع زمرد وزیر کے دارالملک عسکریہ کو
روانہ ہو جاؤ اور تا آنے ہمارے ملک اذفرشاہ بادشاہ طلسم کی سعادت ملازمت سے بہرہ اندوز ہو ملک افلاک زمین خدمت کو بوسہ دیکر اول اپنے
ملک مین پہونچا اور ترصیح جنی کو وہ رقعہ دیکر حکم شاہی سنا دیا بعد ازان تمام جواہر خانہ و اشجار جواہر بابت طلسم اٹھا جو اوس قلعہ مین موجود تھا لیا اسیطرح
ترصیح و زمرد بھی اپنے متعلق جواہر خانہ و مرصع آلات ساتھ لیکر ملک افلاک کے شریک ہوئے بعض راویان صادق القول لکھتے ہین کہ جواہر خانہ
بزرگ شہر عسکریہ مین بھی بہم چال ملک افلاک و ترصیح و زمرد جملہ اشیا وغیرہ لیکر عسکریہ کو روانہ ہوگئے بعد رخصت کرنے سرداران مذکور
کے شاہزادہ گردون شوکت زرین حصار سے سوار ہوا ملک آلشارہ ملک بصیرون مع خادم و حشم رکاب دولت نصاب مین رہے صاحبقران اکبر
بجمعیت قلیل قصر البرین کیطرف روانہ ہوا اب قصر البرین و صحبت سے تانہ کا حال سنو کہ بعد تشریف لیجانے صاحبقران کے ملکہ صبح روشنگہر اور
اور ملکہ صبح دلکشا دونون حسب الطلب حکام سے عالیمنزلت کے بکمال مسرت و استعجال خرم و خندان قصر البرین مین پہونچین یعنی صبح روشنگہر قلعہ
یاقوت نگار سے چلے و صبح دلکشا طلسم اجرام و اجسام سے روانہ ہوتے اور دونون ایکوقت خاص او آن واحد مین داخل ہوگئین اول حکام سے بزرگ
کے سلام و ملازمت سے مشرف ہوکر اوسی حلقہ خواتین مین شامل ہوئین جسوقت دونون صبح مطلع الانوار نے ایکدوسرے کو دیکھا اور چشم دوچار ہوتی پرتو انوار رشک
و حسد سے ہر ایک کے چشم خیرہ ہونے لگے اور کانون سینہ مین آتش رشک شعلہ زن ہوگئے حالانکہ پہلے بھی بعض اوقات دونون بمقتضائے طبیعت
کسی محل و موقع پر ایکدوسرے کو بدی یاد کرتے تھے مگر اب دونون نیرین سعد کا ایک ہی برج مین قران و مقابلہ ہوا ہے اور ایک ہی صحبت مین
باہم جمع ہوئی ہین زیادہ تر رشک نے جلوہ گری کی ہے **الغرض** جب ایک نے دوسرے کو دیکھا ایکبار برہمی طبیعت اور اضطرار قلب سے
بیتاب ہوگئے اور بے اختیار ایک نے دوسرے کو سخنان نا ملائم شکوہ آمیز کہنے شروع کئے آخر کار رفتہ رفتہ کلمہ و کلام کا یہانتک طول
کھینچا کہ نوبت بفساد آتی اور ایک ہنگامہ برپا ہوگیا ہر چند ملکہ شمسہ تاجدارہ ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ نے چاہا کہ بطریق آشتی رنج و ملال رفع
ہو جاوے اور حتی الامکان اس معاملہ مین بھی کوشش کی مگر کچھ فایدہ نہوا البتہ ملکہ نوبہار کی تہدید سے ملکہ صبح دلکشا خاموش ہوگئے بعد ازان ملکہ شمسہ تاجدار نے

صبح روشن‌گہر کو سرزنش کی وہ بہی بپاس خاطر ملکہ کی ساکت ہوگئی اور دونون نازنین پس پشت خواتین کے بیٹھین ملکہ شمسہ تاجدار اور
ملکہ نوبہار دونا ملکہ نے صبح روشن‌گہر کے حسن دلاویز اور صورت دل فریب کو بچشم انصاف دیکہا اور بدل پسند کیا شمسہ تاجدار نے کہا اے خواہران عزیز
کلمۂ حق یہہ ہی کہ روشن‌گہر بہی عجب حسن باصفا اور جمال جہان آرا رکہتی ہی کہ بے اختیار دل مائل ہوجاتا ہے علاوہ ازین ناز و عشوہ و کرشمہ دلربائی
مین بہی حسینان جہان اور خوبرویان عالم سے گوے سبقت لیگئی ہی اے خواہر تم نے یہہ بہی دیکہا کہ اس نازنین کی شکل و شباہت اور صبح دلکشا
کی صورت و شمائل مین سر مو فرق و تفاوت نہین پایا جاتا بلکہ یہہ نازنین اپنے حسن و جمال ماہ مثال مین بے مثل روزگار ہی ملکہ نوبہار نے
کہا اے خواہر گرامی قدر حالانکہ صبح دلکشا میرے خالہ کی دختر ہے مگر مین ہرگز انصاف کو ہاتہہ سے نہین دیتی کلمۂ حق کہتی ہون مجہے قسم ہی تمہارے
سر عزیز کی صبح روشن‌گہر بہی بعض بعض اداے محبوبی مین دلکشا سے بہتر معلوم ہوتی ہے اور حسن و جمال عالم افروز مین اپنا عالم جدا رکہتی ہی
بلکہ انداز محبوبیت و رعنائی مین یکتائی روزگار ہے اے خواہر گرامی افسوس صد افسوس اس رشک و حسد خانہ برانداز عالم نے باہم بسا رنج و
ملال پیدا کردیا ہی کہ کسی طرح رفع نہین ہوسکتا اور کوئی صورت موانست و اتحاد کی نظر نہین آتی دونون نازنین لفظ کنیزی و پرستاری کو
سنکر افروختہ ہوتی ہین کوئی اس ننگ و عار کو اپنی نسبت گوارا نہین کرتی اور دونون اس بات کو نہین سمجہتین کہ ع من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم
بندۂ بارگاہ سلطانیم ، حالانکہ دونون کا عقد عقد و نکاح مین لفظ کنیزی مرقوم ہی حرف زوجیت و خاتونی کا ذکر تک نہین ہی بانہم صبح دلکشا
یہہ کہتی ہی کہ صاحبقران نے اول مرتبہ مجہے دیکہا اور اثناے غلبۂ عشق ملکہ نوبہار مین شاہزادہ والا قدر میری حسن صورت پر عاشق ہوا اور اوس
فریفتگی و مفتونی کی یہانتک نوبت پہونچی کہ شاہزادہ ہر وقت میرا کلمۂ عشق پڑہنے لگا انجام کار اوسی عشق و محبت کے سبب سے ملکہ نوبہار صاحبقران سے
آزردہ ہوگئی اور اوس آزردگی مین شاہزادہ نامدار کو مدت دراز تک آلام مہاجرت مین مبتلا رکہا قطع نظر اسکی بانیان طلسم نے صاحبقران اکبر کی
زن چہارم مجہے مقرر فرمایا اور زوجیت مین داخل کیا تو اس صورت مین دوسری عورت کی کیا قدرت و مجال ہی کہ اس معاملہ مین حوصلہ بلند کرے اور نظر بد سے
میری طرف دیکہے اور نہ یہہ امر ممکن ہی کہ کوئی شخص تقدیر ازلی اور مشیت ایزدی کو تبدیل کردے ملکہ شمسہ تاجدار نے کہا اے خواہر نوبہار اس معاملہ مین ہرگز
جاے دم زدن نہین ہی کیا معنی کہ [illegible] دو سردار معلوم نہین کہ ہر ایک کے نامہ اعمال مین کاتب تقدیر نے کیا لکہا ہی اور انجام کار کیا ہوگا مگر
صبح روشن‌گہر کا قول اور دعوا بہی اسیطرح ہے وہ کہتی ہی کہ مین شاہزادہ معزالدین کی زوجیت کا منصب رکہتی ہون کسواسطے کہ شاہزادہ نامدار
طلسم بیضا مین مجہپر ایسا مفتون و شیدا ہوا کہ ملکہ شمسہ تاجدار کے عشق و محبت کو بہول گیا اس صورت مین بعد ملکہ شمسہ تاجدار کی مرتبہ زوجیت و
خاتونی مجہے پہونچتا ہی کوئی عورت اس منصب کے مستحق نہین ہے صبح روشن‌گہر نے کہا صاحبو تم سب سچی ہو اور تمہاری زبان مین حق بات ہی ولیکن جو کچہہ کہا
سب مسلم لیکن مین اپنے مزاج سے مجبور ہون مجہے کسی حال مین لفظ کنیزی کا ننگ و عار گوارا نہین ہی بلکہ پریزادان طلسم تم جانتی ہو ہر شخص کی طبایع
مختلف ہوتی ہین آفریدگار عالم نے میرا مزاج اور طبیعت اسی قسم کا خلق کیا ہی مجہے اپنا مرنا قبول ہے الا مرتبہ کنیزی و پرستاری اپنے نام دہرنا
منظور نہین خواہ یہہ امر میری حق مین بہتر ہو یا بدتر مین اس لفظ کے سننے سے بالطبع ناخوش ہوتی ہون اب رہا معاملہ سرنوشت ازل اوسکی خبر نہین کہ کاتب
قضا و قدر نے میرے نامہ اعمال مین کیا لکہدیا ہے الحاصل رفتہ رفتہ کار بجاے رسید کہ ملکہ صبح روشن‌گہر درہم و برہم ہوکر اوس صحبت سے
اوٹہہ گئی اور اپنے مکان پر جاکے خود یہہ عزم بالجزم کرلیا کہ ایک نظر صاحبقران اکبر کو دیکہہ لون میری آرزو دلی نکل جاے بعد اوسکے سم قاتل سے اپنی کو
ہلاک کرونگی کہ اس ہر روز کی آلام و رنج اور ہمیشہ کے غم و اندوہ و کشمکش عالم ناسوت سے نجات پاؤن چنانچہ صبح روشن‌گہر نے سودہ الماس اپنے پاس
رکہہ لیا ہے کہ وقت موعود وہ بکام مین لاے اور اس کاہش سوہان روح سے خلاصی پائی بالآخر اسی غم و غصہ مین ایک گوشہ تنہائی اختیار کیا
اور زار زار روتی رہی ہر دم ہر ساعت یہہ کہتی تہی کہ الہی زاہدہ خاتون نے عالم رویا مین مجہے وہ بشارت دی کہ تو ملول و مخزون نہو بلکہ امیدوار کا
میابی کی رہو تیری حق مین خیر و فلاح ہی مگر اب تو معاملہ خلاف طبیعت اور قضیہ برعکس مزاج دیکہتی ہون خدا جانے میرا انجام کار کیا ہونیوالا ہے

بظاہر کوئی صورت بہتری و نیک معلوم نہین ہوتی بلکہ مآل بد نظر آتا ہے آخر کار اسی بحث و تکرار اور قیل و قال مین صاحبقران بلند اقبال شاہزادہ والا درج
قال بہی قصر مین داخل ہوا اول حکماے عالیقدر سے ملاقات کی اور جو واقعات گذری تہی حکیم بزرگ کے روبرو بیان کئے وہان سے فرصت
پاکر خواتین باوقار کی صحبت مین تشریف لیگیا دیکہا کہ ملکہ صبح دلکشا بہی اوس جلسہ خواتین مین ملکہ نوبہار کے پہلو بہ پہلو بیٹہی ہوئی ہے صبح دلکشا نے
صاحبقران کو بخندہ لبی سلام کیا شاہزادہ شیفتہ جمال نے مدت کی بعد اوس کان ملاحت کو دیکہا تہا بیک کرشمہ چشم بیتاب و بیقرار ہوگیا اور بیتابانہ
صبح دلکشا کو آغوش مین لیکر لب و رخسار سے بوسے لئے اوسوقت از سر نو صبح دلکشا کی محبت صاحبقران کے دل مین جاگیر ہوگئی صبح دلکشا نے
صاحبقران اکبر کی روبرو صبح روشنگہر کا گلہ آغاز کیا اور کہا ائے شہریار فلک اقتدار تم نے سنا کہ صبح روشنگہر میرے منصب خاتونی کو مجہسے چہینا چاہتی ہے اور
عزم کنیزی میرے تو اضع کرتی ہے اور اس معاملہ مین ایک دلیل قوی یہہ بیان کرتی ہے کہ صاحبقران اکبر نے مجہسے اقرار کرلیا ہے کہ مین تجہی مرتبہ خاتونی
پر سرفراز کرونگا بلکہ صبح دلکشا کا مرتبہ خاتونی تجہی بخشدونگا چند ساعت کا ذکر ہے کہ شہریار کی غیبت مین یہی بحث اور گفتگو ہو رہی تہی آخر کار اوس تکرار
کی یہانتک نوبت آئی قریب تہا کہ روشنگہر اپنے فرد مطلب پر مجہسے دستخط کرا لیتے مگر بسبب بعض موانعات وہ تکرار ملتوی ہوگئی ائے شہریار نامدار اگر
نفس الامر اوسکا قول صحیح و درست ہے حضور اسیوقت مجہے آزاد فرماوین کہ مین اس قید زندگی سے نجات پاؤن کیا معنی کہ اب ایک ایک لحظہ مجہ
پہی زندگی بدتر از مرگ گذرتی ہے مجہے اسکی خبر تہی کہ جناب فضیلت مآب حکیم سقلیوس مرحوم نے طرف توجہ میری حال پر مبذول فرماے اور عجب شعبدہ
بازی میری ساتہہ خرچ کی ہے شاید حضرت کا یہہ منشا تہا کہ شاہزادہ معزالدین کی چارون منکوحہ اول کی سرچہار زنان طلسم خارج القسمت بہی بزد ظلم
قایم و مسلط کرین باری ملکہ شمسہ و نوبہار و ناطقہ کا طالع اقبال مساعد تہا کہ عمل طلسم اونکی نسبت حضرت قدسی صفات کا باطل ہوا الا بادی عمل حکمت
پناہی جو میرا جام تقدیر لبریز ہوگیا اور میری شامت اعمال سے نیرنگ طلسم میری نسبت قایم رہا کہ وہ یکتائی زمان ملکہ دوران خاتون جہان بلقیس
ثانی صبح روشنگہر میری زندگی مین خاتونی کا دعوا کرنے لگین علاوہ اسکے وہ بزرگ صفات حکیم انجمن عیقطروس بہی روشنگہر کے حامی اور مددگار
ہین اور اس معاملہ مین روشنگہر کی سرپرستی کرتی ہین القصہ صاحبقران نامدار صبح دلکشا کی گفتگوے شکوہ آمیز سنکر متعجب ہوا اور کمال تشویش
مین باہر چلا آیا مگر اوسوقت اپنے دل مین سوچتا ہے اوسکو یاد کیا جو عالم طلسم مین صبح روشنگہر سے واقع ہوئی تہین اوسوقت کسقدر روشنگہر
کا غلبہ عشق تہا کہ بجز روشنگہر کے کسی دوسرے کا خیال بہی نہ آتا تہا اور ایک لحظہ بے اوسکی زندگی تلخ ہوجاتی تہی لیکن اب وہ سورش عشق اور
نشہ طلسم کی سرشاری شاہزادہ والا گہر کی خاطر اقدس سے بدرجہ غایت کم ہوگئی ہے بلکہ صاحبقران گیتی ستان بہہ وجوہ نیک و بد کو سمجہتا ہے اور اوس عشق
اور شورش عشق کو آثار طلسمی سے خیال کرتا ہے مگر باوجود کمی محبت اور رفع ہونی عشق کی روشنگہر کا نقش حسن اور تیر عشق صاحبقران اکبر کے
دل پر ایسا صحیح و درست بیٹہا ہے کہ ملکہ صبح دلکشا کی ہم پلہ عشق و محبت پایا جاتا ہے چنانچہ اسوقت دونون صبح خاوری کے ساتہ عشق و محبت
مین صاحبقران اکبر کی بستگی دل اور فریفتگی طبع کا یہہ رنگ ہے کہ شاہزادہ کامگار نہ اس صبح حسن ملاحت کی نقش محبت کو صفحہ دل سے دہو سکتا ہے
اور نہ اوس صبح افق محبوبی کے رنگ الفت کو لوح سینہ سے مٹا سکتا ہے باہم غلبہ عشق و محبت اور میلان طبیعت دونون جانب درجہ مساوات
اور ہم پلہ پایا جاتا ہے غرضکہ صاحبقران گیتی ستان بعد ایک لحظہ کے اوسی حالت آزردہ خاطری اور مخزونی طبع مین پہر خواتین عالیقدر کی صحبت
مین تشریف لایا اسدفعہ ملکہ نوبہار گلشن افروز نے موافق اپنی شوخی طبع کی شکوہ آغاز کیا یعنی اول عنایت طلسم کی حق مین کلمات طعن و تشنیع بیان
کرنی شروع کئے بعد اوسکی صاحبقران اکبر کو بسخنان نرم و گرم اسقدر ملامت کی کہ شاہزادہ گردون وقار زیادہ تر ملول ہوکر ایک عالم فکر و تحیر مین
خاموش و لب بند محل سراے سے باہر چلا آیا اور دوسرے حجرہ مین ملکہ صبح روشنگہر کے پاس تشریف لیگیا صبح روشنگہر اول ہی سے پریشان خاطر
ہو رہی تہی صاحبقران اکبر کو دیکہکر اوٹہی اور عجب حالت تکدر و ہراس مین صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران اکبر صبح روشنگہر کی اداے
ناخوش سے زیادہ تر پراگندہ خاطر ہوا کہ گاہی ایسی ادائے دل شکن اوس سے ندیکھی تہی ہنوز صبح روشن گہر کوئی لفظ زبان سے نکالنے نپائی تہی

کرب بے انتہا روشنگہر کی چشم میگون سے اسقدر قطرات اشک ٹپکے کہ دامن و آستین تر ہوگیا اور شدت گریہ سے اوس دلِ شیدہ آتش محبت
کی چشم خونبار و فشان آماس کر آئین اور اس درد لیے دے کہ صاحبقران اکبر بھی آبدیدہ ہوگیا آخر کار ملکہ زنگ افروز و دردانہ اور کرمانہ خاتون
وغیرہ نے عرض کیا اے شہریار والا مقدار ہم سنتے ہین کہ مردان عاشق پیشہ و فاکیش سخن پرور ہوا کرتے ہین ہرگز اپنے قول و اقرار سے انحراف نہین کرتے
معہذا حضور کو کچھ یاد ہے کہ شہریار آفاق گیر نے چند مرتبہ اپنی زبان مبارک سے ہمارے روبرو صحبتہائے بے تکلفانہ مین کیا ارشاد فرمایا ہے حضور یاد
کرین کہ اس بیچارے مبتلائے رنج و آلام کے حق مین حضور نے یہہ فرمایا تھا کہ جیسے صبح دلکشا کا منصب خاتونی ملکہ روشنگہر کو بخشدیا اور بجائے صبح
اول صبح دوم کو منصب خاتونی پر ممتاز کیا یا صاحبقران عالم ستان حضور کو اپنے سخن کا پاس و لحاظ کرنا ضرور ہے بلکہ ایفائے عدہ کا بھی وقت اور
موقع ہے جناب العالی نے جو کچھ اول ارشاد فرمایا تھا اوسی انجام کو پہونچانا چاہیے کہ پھر ناکام بھی اپنے کام دلسے بہرہ مند ہوجاتے ؎ یاد کن ان
عہد را اے شہریار ٭ مردمی را زین نشان روشن است ٭ مرد دایم حرف خود می پرورد ٭ از سخن گشتن بنامردان سزد ٭ **قصہ کوتاہ**
نازنینان مذکور نے متفق اللفظ سخنان غیرت خیز ایسی چرب زبانی اور پیرایہ رنگین سے بیان کئے نزدیک تھا کہ صاحبقران اکبر فورا ندامت و انفعال سے بحر
خجالت مین غرق ہوجاتے چونکہ شہریار عالمگیر اول ہی ایکحالت پریشانی مین مبتلا ہورہا تھا اس گفتگو سے سراپا ندامت کو سنکر زیادہ مشوش و متردد ہوا چند
بجائے خود فکر کرتا تھا کہ اس گفتگوے واہی کا کیا جواب دون مگر کوئی پہلو درست نہ آتا تھا با آخر بمقتضائے وقت ملکہ صبح روشنگہر کے تشفی و تسلی فرما کر
کمال اندوہ و غم مین وہانسے بھی تشریف لے آیا اور اپنے استاد والا نژاد حکیم قسطاس الحکمت کی خدمت باسعادت مین حاضر ہوکر تمام سرگذشت تازہ
نقل کی اور کہا اے مخزن اسرار طلسم قسم ہے خدائے پاک کی کہ اس قضیہ نامرضیہ کی سبب سے میری زندگی تلخ ہوگئی ہے اور تمام عیش و آرام
ملال و اندوہ سے مبدل ہوگیا ہے حتی کہ ایک ایک لمحہ زندگی کا مجھپر شاق گذرنے لگا اگر آپ کوئی فکر و تدبیر نکرینگے ایکروز یہہ ہوگا کہ مین گریبان پھاڑ کر سر
بصحرا کیطرف نکل جاونگا قبلہ و کعبہ مین ہر وقت و ہر لحظہ خدا سے التجا کرتا ہون کہ یہہ دونون نازنین سرکش طبع بصلح و آشتی اور بسلوک و اتحاد بسر کرین اور کسیطرح کا
رنج و حسد باہمدگر واقع نہو لیکن یہہ نفاق باہمی رفع نہین ہوتا بلکہ ہر دم نائرہ غضب و آتش رشک زیادہ تر مشتعل ہوتی جاتی ہے اور
وہ ملال باہمی بھی ہر نوع میرے تکدر و پریشانی کا باعث ہوتا ہے ہرچند دل مین فکر کرتا ہون مگر کوئی چارہ کار سمجھ مین نہین آتا
کہ کیا تدبیر کرون نہ مجھسے یہہ ہوسکتا ہے کہ ایک کی جانبداری کرون اور نہ یہہ ہوسکتا ہے کہ دونون سے دست بردار ہوکر قطع تعلق کرون
اور طریق عشق سے قدم اوٹھا کر ترک وفا کی ننگ و عار اپنے اوپر گوارا کرون عجب کشمکش و خلجان مین مبتلا ہوا ہون مجھسے کچھ بن نہین آتا کیا کرون
کیا نکرون حکیم ابو المحاسن نے از راہ مذاق و خوش طبعی کہا اے شہریار نامور اگر تمکو شق اول منظور نہین ہے شق ثانی گوارا فرماؤ یعنی وہ دونو نازنینان تندخو
سرکش طبع سے کنارہ کش ہوجاؤ پھر کوئی از روا زادو مباحثہ درمیان نہین رہنے کا اور تمام ملال و تکدر بآسانی رفع دفع ہوجائیگا علاوہ اسکے تمہاری
صحبت عیش و عشرت کے لئے وہ تینون ملکہ ہائے عالیقدر یعنی ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ و ملکہ شمسہ تاجدار کافی ہین بازہم اگر خواہش نفس باقی رہیگی کنیزان
سنبل موے شمار تصرف کیواسطے موجود ہین صاحبقران اکبر نے کہا اے حکیم عالیقدر حضرت کا ارشاد بجا و درست ہے واقعی مجھے ضعیف و ناتوانکو ایک
ہی نازنین گل اندام کفایت کرتی ہے بلکہ مین ایک نازنین کیخدمت گذاری کی بھی اپنے مین جرأت و ہمت نہین پاتا مشکل ہے کہ ایک کی خدمت گذاری
سے عہدہ برآ ہوسکون قطع نظر اسکے مین اول ایک ہی نازنین کے تعشق مین اپنے وطن مالوف سے سر بصحرا زدہ نکلا تھا اور یہہ شکل ہرگز وہم و گمان
مین بھی نتھی کہ یہہ حلقہ ہائے زنجیر میرے دست و گلو مین ڈالے جاتینگے یہہ تمام عنایت و تفضلات میرے حال پر تم بزرگان کرم پیشہ نے فرمایا ہے
جسنے میرے حوصلہ عیش و عشرت کو اسقدر وسیع کردیا کہ میرا دست حرص و ہوا کسیطرح کوتاہ نہین ہوتا اب انصاف شرط ہے تم ہی فرماؤ کہ مین ان نازنینان
سیمین عذار کو کسطرح اپنے سے جدا کرون غیرت و حمیت کسیطرح مقتضی اسکے نہین ہوتے کہ کسیکے حق کو دانستہ تلف کرون یہہ سنکر حکیم
قسطاس الحکمت نے تبسم ریز فرمایا اے فرزند ارجمند کلمہ حق یہہ ہے کہ روز ازل سے کاتب تقدیر نے تمام عیش و عشرت تمہاری

کا نوشتہ حیات میں لکھدیا ہو ہر نوع تمکو نصیحت بمقیاس کی داعی شکر میں ہم عاجزین بندگان خدا کو بھی نیکی یاد کرنا چاہیئے صاحبقران کبرٰی اسقدر کلمہ
پہ سبب کچھ سلم میں ہزار جان حضرت کی عنایات بے غایت کا منت کش ہوں اور ہزار زبان سے شکر ادا کرتا ہوں لیکن اس آلام سوہان روح کا کیا علاج
کیا جائے کہ ہر دم خلش بیشتر میری رگ دل میں خلش کرتا ہے بالفرض اگر میں احسان کا شکر ادا نکروں سوا صبر و شکر کے اور مجھسے کیا ہو سکتا ہے
بقول شخصی مصرعہ ع درگلوئیم سنت پیغمبرست ہاں بر جائیں حضرت کا دعا گذار رہونگا مگر جب تک قبلہ و کعبہ اس معاملہ میں غور و فکر نفرمائینگے میری زندگی
تلخ گذریگی حضرت کو جلدتر کوئی فکر و تدبیر فرمانی چاہیئے تاکہ آتش رشک و حسد ان نازنینان تند خو کی کانوں ڈلی منطفی ہو جائے اور میں افکار شبانہ روز سے
نجات پاؤں الغرض حکیم قسطاس نے بعد استماع سرگذشت وہ شربت خانہ ساز جو اعمال طلسم سے باتفاق حکیم عبقر طوس حسبی تیار کیا تھا صاحبقران اکبر
کی حوالہ کیا اور فرمایا ایشہریار گردون وقار تم اس شربت کو لیکر ان خواتین کی صحبت میں تشریف لیجاؤ اور ایک ایک جام لبریز اس شربت عملی کا ان
خواتین فتنہ جو کو اپنے ہاتھ سے پلاؤ اور قدرے خود بھی نوش فرماؤ پھر دیکھو کیا صورت ظہور میں آتی ہے علاوہ اسکے حکیم عالیمنزلت نے ایک شراب عملی بھی
صاحبقران کو دے اور دونوں داروی عملی کی تاثیر سے صاحبقران کو آگاہ کردیا شہریار آفاق گیر اوس شراب و شربت کو لیکر خرم و خندان ایوان خلوت
میں تشریف لایا اور ایک کنیز کو حکم دیا کہ ملکہ صبح دلکشا کو جلدتر ہمارے پاس بلالا اور اوس ملکہ آفاق سے یہ کہنا کہ اے خاتون عالیقدر جسقدر جلد ممکن ہو
یہاں تشریف لاؤ دیکھو میں تمہاری روبرو صبح روشنگہر کو کیسا مدلل بدلایل و براہین قایل و معقول کرتا ہوں اور تمہاری حق حرمت اور تقدم منصبیت
قرار واقعی اوسی آگاہی دونگا بعد ازان اسیطرح ایک کنیز کے ہاتھ ملکہ صبح روشنگہر کو پیام بھیجا کہ اے ملکہ دوران تم بھی ایک لحظہ کے واسطے یہاں قدم رنجہ
فرماؤ کہ تمہاری رقیب کے مواجہہ میں اوس عہد کو جو تمسے کیا ہے باتیں شایستہ ظاہر کردوں کہ پھر روز کا قضیہ فیصل ہوجائے اور تمہارے مقصود
اصلی سے صبح دلکشا کو رضامند کردوں غرضکہ دونوں ملکہ عالیقدر بمجرد استماع پیام با انبساط خاطر ایوان خلوت میں آئیں صاحبقران اکبر دونوں خواتین
سے بکمال تملق و خوشامد پیش آیا اور دونوں کو اپنے پہلو میں پہلو بلیسار بٹھالیا اور خود بدولت مسند عزت و وقار پر دونوں کے درمیان رونق افروز ہوا
اوسوقت دونوں خواتین کینہ جو نقش حیرت خاموش و لب بند بیٹھے ہوئے زیرچشم ایکدوسرے کو دیکھتی تہیں اور آتش رشک سے مثل کباب جلی جاتی تہیں
اور شدت غم و غصہ سے دونوں کا رنگ رخسار متغیر تہا مگر پاس و لحاظ صاحبقران اکبر کچھہ دم نہ مارتی تہیں بالآخر صاحبقران اکبر نے وہ شیشہ شربت
عملی ہاتھ میں اوٹہایا اور ایک جام لبریز بہر کر ملکہ صبح دلکشا کو پلایا اور فرمایا اے ملکہ عالیقدر یہ شربت حیات حکیم قسطاس الحکمت نے صفائی دل اور رفع غبار
ملال کیواسطے تیار کیا ہے تم اس شربت کو بذوق طبع نوش کرو اور قدرت الہی کا تماشا دیکھو ملکہ صبح دلکشا نے بطیب خاطر وہ جام شربت لا جرعہ پی لیا
واقعی اوس شربت کے پینے سے ایک نوع کی مسرت و انبساط دل میں پیدا ہوئی بعد ازان صاحبقران اکبر نے ایک جام شربت خود نوش فرمایا اور دوسرا جام
بہر کر ملکہ صبح روشنگہر کو دیا وہ بھی بخوشی دل بے تکلف پی گئے جسوقت شہریار گردون سریر اس کام سے فارغ ہولیا اور خاطر اقدس ہمہ وجوہ مطمئن
ہوگئے وہ شیشہ شراب ترکیبی ہاتھ میں لیا اور دو جام شراب لبریز بہر کر دونوں خواتین کو پلائے اور فرمایا اے خواتین عالیقدر میں چاہتا ہوں
کہ اب تم دونوں باہمدگر صلح کرلو اور ملال و کدورت باہمی کو دل سے نکال دو بلکہ میری خوشی یہہ ہے کہ تم برضا و رغبت گلے ملجاؤ اور آیندہ کسیطرح کا
لفظ شکوہ و شکایت زبان پر نلاؤ اور ہمیشہ خوشی و خرمی سے اوقات بسر کرو حالانکہ مجھے یقین ہے تم دونوں آخر کار برضای دل و سلوک و اتحاد
پیش آوگے مگر اسوقت تمہارا ملنا میری خوشنودی طبیعت کا باعث ہوگا الغرض دونوں خواتین نامدار صاحبقران اکبر کی
فہمایش سے دل میں رضامند ہوگئیں مگر کچھ جواب ندیا اور نہ کسیطرح کے کلمات گلہ آمیز زبان پر لائیں کسواسطے کہ دونوں خواتین چارہ بجز اطاعت
ندیکہتی تہیں جب وہ دو دو تین تین جام شراب لواتر ہر ایک نے پی لیئے اور سرور بادہ عملی سے کسیقدر دماغ گرم ہوا دونوں خواتین
نے کہا اے شہریار عالی وقار اگر حکم ہو اب ہم ساقیگری کی خدمت بجالائیں اور اپنے دست نگارین سے جام شراب بہر کر
شہریار نصرت قرین کو پلائیں صاحبقران نے فرمایا اے خاتون عالیقدر ہنوز وہ وقت نہیں آیا کہ میں تمکو

ساقیگری کی تکلیف دون اور تمہارے ہاتھ سے شراب پیون ان چند ساعت صحبت کو وہ وقت ہی آیا چاہتا ہے اوسوقت مضایقہ نہین ہے تمہی سحر
پلانا فی الحال تم میرے ہاتھ سے شراب پیو اور لذت کام و زبان حاصل کرو **قصہ کوتاہ** جب وہ شراب ناب اور شربت خوشگوار دونون جلیلین کی
معدہ مین پہونچی اور عمال طلسم نے اپنا اثر کامل پیدا کیا یکبارہ دونون کی دل و دماغ مین ایسی مسرت و انبساط پیدا ہوئی کہ وہ رشک و حسد تمام و کمال صفحہ دل
سے نیست و نابود ہو گیا اور اوس عالم سرور و نشاط مین بچشم محبت ایک نے دوسری کی طرف دیکہا اور بے اختیار زیر لب ہنسنا شروع کیا صاحبقران اکبر
نے فرمایا کہ صاحب اسکا وقت ہی کہ تم بہی صحبت خالی سے ساغر شراب پیا اور اپنی صحبت محظوظ کرو صبح دلکشا نے با انبساط خاطر جام
شراب بہرا اور بکمال ناز و ادا صاحبقران کو پلایا بعد ازان دوسرا جام مہر افزا روشن گہر کو دیا اور صاحبقران سے عرض کیا اے شہریار بلند اقبال
کہ بزم عیش و صحبت عشرت مین تنہا می نوشی لطف نہین دیتی جب تک کہ تمام سامان عیش مہیا ہون صاحبقران اکبر اس کلمہ مسرت افزا
کو سنکر نہایت شادمان ہوا اور مسبب الاسباب حقیقی کا شکر بجا لایا بعد ازان ملکہ صبح دلکشا کی زبان سے بار دگر یہ کلمہ محبت آگین نکلا کہ اے شہریار فلک
وقار حالانکہ روز اول سے مین تمہاری صحبت مین ہمیشہ ہم آغوش رہی ہون اور بقدر اعزاز و وقار منصب خاتونی بہی مجہی حاصل ہوا لیکن باوجود
اس مراتب و مدارج کے مجہے کسیطرح کا رشک و عناد نہین ہی یعنی اگر تم میرے روبرو سو زنان حور تمثال کو آغوش مین لو مجہے ہرگز رشک و حسد نہین
ہونیکا بلکہ مین بہ تشدد رضا اوس صحبت مین خدمت و چاکری بجا لاونگی اور اس کارگذاری کو اپنا فخر و اعزاز سمجہونگی چنانچہ اب مینے تمام رنج و ملال
کو صفحہ خاطر سے دور کر دیا ہے مین فقط تمہارے نظارہ جمال ماہ تمثال کے آرزومند ہون اور میرا دل چاہتا ہی کہ مین اپنا منصب و مرتبہ خاتونی
اس خواہر عزیز کو جو تازہ تمہارے دام محبت مین گرفتار ہوئی ہے بخشدون یا صاحبقران گیتی ستان مجہے قسم ہے تمہارے سر عزیز کی مینے اپنے دل مین عہد
کر لیا ہے کہ انشاء اللہ تعالی تا دم واپسین اس قول و اقرار پر قایم و مستقل رہونگی اور کبہی لفظ رشک و حسد میری زبان پر نہین آئیگا غرضکہ جس وقت ملکہ
روشن گہر نے یہ کلمات محبت آگین سنی یکبار شیشہ و جام صبح دلکشا کی روبرو سے اوٹہا لیا اور ایک ساغر شراب لبریز بہر کر اول صاحبقران اکبر کو
پلایا اور دوسرا جام محبت فرجام صبح دلکشا کی تواضع کیا اور بلب تبسم ریز کہا اے خواہر گرامی قدر قسم ہے پروردگار آفرینندہ عالم کی مین تم سے زیادہ تر
اس معاملہ مین قانع ہون اور میری دل مین تمہاری طرف سے کبہی رشک و حسد کا خیال و وہم بہی نہین گذرتا بلکہ مجہے ہر وقت و ہر لحظہ تمہاری اعزاز
و منزلت کا پاس و لحاظ رہتا ہے کیونکہ تم میری مہمان عزیز ہو اور میرے غریب خانہ مین تشریف لائی ہو مجہے ہر طرح تمہاری خاطر و تواضع فرض ہے
اے خواہر والا قدر مین اپنے ایمان و صدق نیت سے کہتی ہون کہ مینے بہی یہی طریقہ اختیار کیا ہے کہ ہرگز رشک و حسد کو اپنے دل مین راہ ندون اور ہمیشہ
شہریار والا گہر کی جلوہ جمال آفتاب تمثال کو تمام جہان کے عیش و آرام سے بہتر و افضل سمجہون مین تمہاری روبرو عہد و پیمان واثق کرتی ہون کہ تا دم
حیات مستعار مین اسقدر بہی وصلت پر اکتفا کرونگی کہ اک نظر رخ حسن شہریاری سے چشم مشتاق کو نور آگین کرون باقی اپنے نوشتہ تقدیر پر راضی و شاکر
رہونگی اے خواہر گرامی قدر تمہارا منصب خاتونی تمکو مبارک رہی مجہے کسیطرح تمہاری تکلیف و مفارقت گوارا نہین ہی خداوند دو عالم تمکو ہمیشہ پیر و برنا
دولت شہریاری سلامت رکہی اے خواہر صبح دلکشا جب تک میری دم مین دم ہے مین مثل کنیز و پرستار تمہاری خدمت و چاکری مین حاضر رہونگی
اور ہر طرح کی خدمت بجا لاونگی اے خواہر مہربان برائے خدا جو کچھ تمہاری نسبت مجہسی تقصیر و خطا سرزد ہوئی ہو عند اللہ تم معاف فرماؤ کہ مین عذاب
آخرت سے نجات پاؤن **قصہ مختصر** بعد گفتگو و شنید دونون خواتین رضامند ہو گئین صاحبقران اکبر نے دونون کو باہمدگر گلے ملا دیا بعد
ازان دونون خواتین کا باہمدگر صفائی سے خوب ہی بڑا اور بار دگر بغلگیر ہوئین جب وہ قضیہ نامرضیہ رفع دفع ہو گیا ملکہ صبح دلکشا نے کہا اے خواہر
روشن گہر مین تمکو مبارکباد دیتی ہون یعنی صاحبقران گردون حشم کی صحبت و وصلت تمکو مبارک ہو ملکہ روشن گہر نے کہا اے خواہر صبح دلکشا مین بہی بصدق دل و صفائی نیت
دعا کرتی ہون کہ تمکو صاحبقران گیتی ستان کی صحبت بعد عیش و عشرت مبارک ہو اور مین اور تم دونون زن و شوہر کی کنیزی مین اوقات گذار رہون بالآخر
اس مکالمہ کی نوبت یہانتک پہونچی کہ دونون خواتین ایکدوسری کی کنیزی و پرستاری پر راضی و آمادہ ہو گئین اور انواع و اقسام قسم و سوگند سے دونون

نے تسلیم بالفظ یہی کہا کہ ہم فقط صاحبقران والاشان کی رضا ہر جان و حال پر قائم رہینگے اور شہریار ذوالاقتدار کسی فضل سے سر و کار نہین رکھتے
صبح دلکشا نے کہا اے خواہر روشنگہر بالفرض اگر صاحبقران اکبر میری صحبت مواصلت پر رضامند ہوا اوس صورت مین تم صاحبقران کی زوجیت
اور صحبت مواصلت مین داخل ہوجانا اور مین مثل کنیز و پرستار رہونگی بلکہ تجھ ایسی خاتون گرامی کی ہمیشہ ممنون رہونگی غرضکہ دونون خواتین عالم سرور مین ایسی
قسم کے کلمات محبت خیز باہم گر کرتی رہین صاحبقران اکبر ان سخنان شیرین و رنگ گفتگو سے لطف آمیز کو سنکر بے اختیار ہنسا اور حکمای کامل فن کی علم و
دانش کی ستایش کی اور ان خواتین کی اتحاد و ارتباط باہمی سے شکر الٰہی بجالایا جب بہمہ وجوہ صاحبقران اکبر کی خاطر ہمایون جمع ہوگئی دونون خواتین
زہرہ جبین کو رخصت فرمایا اور خود بدولت ہزاران ہزار خرمی و انبساط ملکہ نوبہار و ملکہ شمسہ تاجدار وغیرہ خواتین کی صحبت مین تشریف لایا اور تمام سرگذشت
خواتین عالیقدر کے روبرو نقل فرمائے ملکہ شمسہ تاجدار نے کہا الحمد للہ والمنۃ شہریار عالی مقدار کی تمنا بر آئی اور آرزوی اصلی حسب خواہش بر آئی ملکہ
نوبہار نے کہا اے خواہر گرامی قدر مجھے اس معاملہ مین یہہ حیرت ہے کہ حکمائے بزرگوار کو اس شاہزادہ حسن پرست کا کیا پاس و لحاظ منظور ہے کہ ایسی
کاروبار نامعقول و معاملات ناروا اوسکی واسطے درست کئے جاتے ہین اور وہ بزرگوار ہمہ تن شاہزادہ کے کام مین مشغول رہتی ہین ہنوز ملکہ نوبہار
کچھہ اور کہا چاہتی ہین کہ ناگاہ ملکہ صبح دلکشا اوس صحبت مین پہونچی نوبہار نے پوچھا اے خواہر دلکشا سنا ہے کہ تمہاری حسب دلخواہ مدعا ظہور مین آیا
اگر واقعی یہہ امر صحیح ہی بیان کرو ہم بھی سنین صبح دلکشا نے کہا ایک طلسم مین ہوا اسکی کیا کہون کہ یکایک روشن گہر کی محبت و الفت میری لیے
ایسی غالب ہوئی کہ بے اختیار میری زبان سے وہ کلمات نکلے جس سے مجھے ہمیشہ انکار رہتا نوبہار نے کہا خیر اوسوقت عالم بے اختیاری مین
جو کچھہ ہوا سو ہوا اب یہہ کہو کہ وہ قول و اقرار محض بپاس خاطر صاحبقران اکبر کے تہا یا اب بھی تم اپنے قول پر قایم ہو صبح دلکشا نے کہا کہ یہ بزرگواران طلسم مجھے
لا یزال حالانکہ اوسوقت عالم سرور اور طغیانی نشہ شراب طلسم کی سبب سے بے اختیار وہ کلمات میری زبان سے نکل گئے ہین کہ ہرگز مین اس حال
مین نہ تہی لیکن مین بقسم کہتی ہون کہ وہ قول و اقرار میرا صحیح و درست ہے اور مین اسوقت تک اپنے قول پر قایم ہون کہ اسواسطے کہ مجھے ہر صورت سے لازمہ
وفاشعاری صاحبقران گیتی ستان کی بدل و جان رضا منظور ہے انشاء اللہ تعالی مین اپنے عہد و پیمان سے تادم مرگ نہین پہرونگی
اور مجھے یہہ امر کسیطرح گوارا نہین ہے کہ صاحبقران اکبر نے جو عہد و پیمان ملکہ صبح روشنگہر سے کر لیا ہے صاحبقران اکبر اوسکی ایفا مین مداہنت
و انفعال حاصل ہو اور میری طرف سے شہریار والاگہر کی آئینہ خاطر پر زنگ ملال و تکدر آجائے کہ دین و دنیا مین میری روسیاہی کا باعث ہو اور داغ بدنامی
میری پیشانی پر نمایان رہے اب ملکہ آفاق مین جان و دل سے رضامند ہون اگر صاحبقران اکبر ہزار زن اپنے حبالہ نکاح مین داخل کریگا مین ہرگز رشک
و حسد نہین کرونگی اور کسیطرح کا اپنا ہرج و نقصان نہین سمجھونگی بلکہ مین صاحبقران کی کنیزی و پرستاری مین اپنی اوقات حیات گذار دونگی اور صرف ایک
نظارہ جمال کے آرزومند رہونگی بالفرض اگر صاحبقران اکبر اس امر کو بھی منظور و قبول نفرمایگا مین تمہاری خدمت و چاکری مین کنیزونکی مانند رہونگی یعنی
تمہاری کنیزی مین بھی کسیطرح کا ننگ و عار نہین ہے ملکہ نوبہار نے یہہ کلمات وفا آگین ملکہ صبح دلکشا کی زبانی سنکر تعجب کیا اور حکمای کامل الفن کی علم
و حکمت کی تعریف کی دل مین کہتی تہی سبحان اللہ اعمال حکمت کا اسقدر صبح دلکشا پر اثر ہوا ہے کہ دفعتاً اوسکی قلب ماہیت ہو گئی ہے کہ ہرگز رشک و بغض کا تمیز نہین کرتی
بلکہ اوسکی فحوای کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ رنج و ملال باطنی یکلخت اوسکی دلسے محو و محو ہو گیا رشک و حسد کا نام تک نہین کرتی اب صاحبقران اکبر کا
حال سنو کہ شہریار نامدار بعد تصفیہ کرنی اوس معاملہ رنج و نفاق کی صحبت خواتین سے اوٹھکر ایوان اوستاد عالیمنزلت کی خدمت مین آیا اور بعد اظہار شکر تمام ماجرا بیان
کیا حکیم قسطاس نے فرمایا اے صاحبقران گیتی ستان اگر تم شکر مسبب الاسباب حقیقی کی درگاہ مین ادا کرنا چاہتی کہ اوسنے اپنی فضل و کرم سے ایسا معاملہ نخوت دشوار
باسانی حل فرمادیا اور کسیطرح امید تہی کہ دونون خواتین سرکش طبیعت کی فہمایش صلح و آشتی ہو جاتی الحمد للہ کہ دونون نازنین کی دل مین محبت بیحد پیدا ہو گئی
اور محبت بھی ایسی کہ دونون اپنا اپنا حق اور منصب خاتونی برضا و رغبت ایکدوسری کو تفویض کرتی ہین اب فقط ایک امر باقی رہا ہے کہ تم مجھے اوسکا جواب باصواب
عنایت فرماؤ کہ تمکو کیا منظور ہے اے صاحبقران مین یہہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ اول شہریار جہانگیر کا منشاء طبیعت دریافت خاطر خطیر ظاہر ہو جائے کہ تم دونون

صبح کی نسبت زیادہ تر کسطرف التفات رکھتی ہو یعنی دونون صبح فق خاوری سے کس صبیح کو سلک کنیزین مین دخل فرماوینگی اور کسکو مہ خاتونی
بخشونگی مین از رو اطاعت مجکو آگاہ فرماو کہ اوسکی کوئی تدبیر مقبول کیجاے اور آیندہ کسطرح کا نفاق و حسد درمیان نا آئے صاحبقران اکبر اس کلمہ کو سنکر ساکت
ہوگیا اور حیران تہا کہ کیا جواب دون اور اس عقدہ دشوار کی کشود کسطرح بیان کرون سخت معاملہ روبکار ہوا ہے اور زیادہ تر مشکل یہہ ہے کہ جناب
حکیم صاحب نے اس کار دشوار کا انفصال مجہپر منحصر کیا ہے حال یہہ ہے کہ مین اول ہی اس کشمکش و خلجان مین مبتلا ہو رہا ہون کہ کسکا حق و منصب
تلف کرون اور کسکا مرتبہ قایم رکہون عجب مخمصہ مین جان اوپر آبنی ہے کچہہ بن نہین آتا ہر گاہ دل مین تصور کرتا ہون دونون خاتون بجان و دل مجہے
عزیز معلوم ہوتی ہین اور گوشہ دل مین دونونکا مرتبہ مساوی پاتا ہون سخت حیرت اور تشویش ہے کہ کس نازنین کو پہلوی دل سے جدا کرون اور کسی عزیز کہون
بالفرض اگر روشنگہر کو گوشہ خاطر سے علیحدہ کرون تو کہتا ہون کہ کس دل سے جدا کرون جسوقت اوسکی حسن دلفروز پر نظر جاتی ہے بے اختیار وہی ولولہ عشق
پیدا ہو جاتا ہے اور مین عالم بیخودی مین محو ہو جاتا ہون اور اگر صبیح دلکشا کیطرف خیال کرتا ہون اسیطرح اوسکا خلق حسن عالم آرا اور ادا ہای دلربا بیتاب
و بیقرار کرتی ہین اور مین محو تماشا ہوجاتا ہون اسصورت مین کوئی چارہ کار میری خیال مین نہین آتا کیا کیا جاے غرضکہ شاہزادہ کامگار دیر تک اسی تحیر
و تفکر و خلجان طبیعت مین مبتلا رہا اس اثنا مین حکیم عقیقطوس حبشی نے حکیم بزرگ کی کان مین تمام سرگذشت اوس واقعہ کی جو زاہدہ خاتون نے
ملکہ روشنگہر سے بطریق ہدایت ارشاد فرمائی تہی مفصل و مشرح بیان کی اور یہہ کہا کہ میری نگاہ ناقص مین بجز اس تدبیر کے کوئی اور مناسب و صلاح وقت
نہین ہے کہ ملکہ صبیح دلکشا کو شاہزادہ والاگہر کی سلک نکاح مین داخل فرماو اور ملکہ روشنگہر کا صیغہ متعہ عمل مین آنا چاہیئے اس سے بہتر کوئی چارہ کار
نظر نہین آتا کسواسطے کہ طریقہ متعہ بہی شریعت مین داخل ہے اور عہد نبوت جناب رسالت مآب پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے تا زمان خلافت خلیفہ اول
رضی اللہ عنہ جاری تہا لیکن خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے اس طریقہ کو موقوف و حرام فرمایا ہے بہرحال اگر اس شاہزادہ والانژاد کیواسطے بضرورت جایز
و مباح کردیا جاے کچہہ قباحت لازم نہین آتی کیا معنی کہ شاہزادہ والاقدر اسوقت ایک حالت یاس و ہراس مین مبتلا ہے قطع نظر اسکی شاہزادہ آسمان
رفعت و دودمان نبوی سے ہے اور اسکے واسطے اس طریقہ کا جاری کرنا کچہہ مضایقہ نہین ہے حالانکہ حدیث متعہ کی نسبت جایز نہین ہے الا ایسی صورت
سخت و دشوار مین اگر نص حدیث کو بمصلحت خاص دخل ندیا جاے کوئی گناہ لازم نہین آئیگا اور خاص اسصورت مین کہ شاہزادہ معزالدین
سید عالی نسب ہے اور روشنگہر وغیرہ کی ولادت تخم بزرگان با علم و دانش بانیان طلسم کی سبب سے واقع ہوئی ہو اور بانیان طلسم نے اون نازنینان طلسم کا
پیوند شاہزادہ والاگہر کی ذات سے خاص باعمال طلسم مقدر کیا ہو پہر کیا اندیشہ ہے لاجرم اگر صیغہ متعہ بمصلحت وقت جایز کیا جاے البتہ کوئی فتور و قصور
عاید نہین ہوئیگا حکیم بزرگ نے ارشاد فرمایا اے حکیم دانشور و اے رازدار طلسم جو کچہہ تمنی کہا یہہ سب مسلم مگر چشم غور و انصاف سے نظر کرو کہ دیدہ و دانستہ نص حدیث سے
ہم کسطرح مخالفت کرسکتے ہین کیا معنی کہ تمام اہل اسلام علی الخصوص اہل سنت ہم پر صد لعن و نفرین کرینگی اور اسوقت مجہی جان بچانی مشکل ہوجائیگی چاہتا ہون
مگر اس معاملہ مین اجازت نہین دے سکتا ہون خواہ مخواہ ملامت ہوگی ہان اگر شاہزادہ معزالدین خود ہی خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ سے التجا کرے اور خلیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کی ارواح مطہرہ جاہتے رہے مطالبہ کی استدعا فرماویگا احتمال ہے کہ خلیفہ رضی اللہ عنہ بپاس خاطر معزالدین اپنی کرم جبلی و اخلاق عمیم کی سبب شاہزادہ کی
استدعا قبول فرماکر اجازت متعہ دین کسواسطے کہ خلیفہ ثانی کی ذات والا صفات مظہر انصاف پرور و رحم گستر ہے تعجب نہین کہ وہ اس معاملہ مین اجازت
مرحمت فرماوین البتہ بعد حصول اجازت کوئی عقدہ لاینحل باقی نہین رہیگا اور بہمہ وجہ خوبی اس کار اہم کا انصرام ہوجائیگا حکیم عقیقطوس نے حکیم بزرگ کی راے با صواب کو پسند
کیا الغرض حکیم بزرگ نے ایک اسم جلیل شاہزادہ معزالدین کو تعلیم فرمایا تا کہ اول صفائی قلب حاصل ہو جاے بعد ازان شاہزادہ نامور خلیفہ ثانی کی جناب مین متوجہ ہوکر انہی کا مرجوع
کی استدعا کرے **الغرض** صاحبقران اکبر حسب الارشاد حکیم بزرگ عالمین لا یعلی اوس نقش جلیل کو حکیم بزرگ سے یاد فرماکر تمام شب عبادت آمرزگار مین مشغول ہوا اور بعد دوست
التجا جناب باریتعالی مین و مناجات و رایتیمہ دعا کا مستدعی ہوا وہی تہ حالت بیخودی شاہزادہ پر غلبہ خواب طاری ہوگیا اور عالم رویا مین خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کمال رحم و شفقت سے
فرمایا اے شاہزادہ عالی نسب والا حسب آگاہ ہو کہ درگاہ قاضی الحاجات مین تیری دعا و التجا قبول ہوئی اور یہی تیری اس کار اہم و عقدہ سخت کو آسان کردیا اور تجہی کشمکش سے نجات دی الشہر یار

والانہاد حالانکہ صیغۂ متعہ مطلق ناجائز و متروک ہے لیکن ہم نے بپاس خاطر صرف تیری ذات خجستہ صفات کے لئے اجازت دی تھی مگر کسی دوسرے پر وطریقت
اس امر ممنوع کو روا نہیں کہا اور خاص تیرے واسطے بھی اس سبب سے جائز و مباح کیا ہے کہ تو خاندان نبوی سے شمار کیا جاتا ہے اور قطع نظر اسکی حق سبحانہ تعالے
بہمہ وجوہ تیرا ساعی و مددگار ہے ایشاہزادہ تجھے چاہیے کہ تو ہر حالت میں مراسم معدلت گستری اور شیوہ بندہ پروری کو ملحوظ رکھیو اور بندگان دین کی حق میں دعائے
خیر سے غافل نہو اور تمام عمر ایام زندگانی بعیش و کامرانی بسر فرما الغرض کہ صاحبقران گیتی ستان عالم خواب میں بعد استماع اس مژدہ مسرت بخش کی کمال
شادمان ہوا اور اوسی حالت فرخندگی میں شاہزادہ کی آنکھ کھل گئی اول صاحبقران اکبر نے دوگانہ شکر ادا کیا بعد ازان حکیم بزرگ کی خدمت میں آکر تمام حقیقت
واقعہ شب کی نقل کی دونون حکماء والاقدر بھی اوس حال کو سنکر مسرور ہوئے اور صاحبقران کو حصول مقصود کی مبارکباد دی اوسطرف یہہ خبر مسرت بخش محلسرا میں
پہونچی تمام خواتین محل نے ملکۂ صبح روشنگہر اور ملکۂ صبح دلکشا کو کشود کار و حصول مقصود کا مژدہ سنایا اور مبارکباد دی دونون خواتین عالی گہر قرین نشاط و شادمانی
سجدات شکر بجالائین **الغرض** جب شاہزادہ فلک وقار اس قضیہ نامرضیہ کیطرف سے بالکل مطمئن ہوگیا حکیم عیقرطوس حبشی نے زاہدہ خاتون کا ارشاد صاحبقران سے
ظاہر کیا اور کہا ایشہریار نامور اب تمکو خاتون بزرگ کی قبر پر مع دونون خواتین عالیقدر تشریف لیجانا چاہئے کسواسطے کہ خاتون بزرگ کا ارشاد اسیطرح ہے صاحبقران
اکبر حسب ہدایت عیقرطوس حبشی اوسیوقت مع دونون خواتین یعنی ملکۂ صبح دلکشا و ملکۂ صبح روشنگہر زاہدہ خاتون کی قبر مطہر پر تشریف لیگیا اور تین شبانہ روز
اوس مرقد نورانی پر دعا گذار رہا شب سیوم عالم خواب میں صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ ہم تینون زن و شوہر ایک باغ فردوس نشان میں پہونچے ہیں اور اوس
باغ کے ایوان عالی میں زاہدہ خاتون مقدسہ بکمال تمکین و وقار کرسی پر تشریف رکھتی ہیں اور گرد و پیش اوس خاتون مقدس کی صدہا نسوان پاکدامن دست
بستہ خدمت و چاکری میں استادہ ہیں صاحبقران اکبر مع خواتین نامدار اوس ایوان میں گیا اور خاتون بزرگ کی زیارت و قدمبوسی سے مشرف ہوا زاہدہ خاتون
نے شاہزادہ کامگار کو سینہ سے لگایا بعد ازان دست تفقد اپنا ان زن و شوہر کے سر پر پھیرا اور بکمال شفقت و مہربانی سے پیش آئین اور فرمایا ای صبح دلکشا
وای روشنگہر آگاہ ہو کہ عوام و خاص بعد پیغمبر آخر الزمان کی آجتک ممنوع تھا اب محض بپاس خاطر شاہزادہ معز الدین کی تم پر جائز و مباح کیا گیا ہے اس صورت
میں تم دونون دختران نیک آئین موافق انتظام پیشوایان شریعت راضی و شاکر رہو اور تم دونون میں کوئی عقد دایمی کی حجت و تکرار زبان پر نلائی بلکہ
ہمیشہ باہمدگر باتفاق و سلوک خوش و خرم بسر اوقات کرتی رہو یہہ التزام تمہاری حق میں سودمند ہوگا اور اگر تم خلاف اسکی عمل میں لاوگی یاد رکھو تمام عمر پشیمان
رہوگی بعد ازان خاتون مقدس نے ایک ایک گل تازہ تینون زن و شوہر کو عنایت فرمایا اور شاہزادہ والانہاد کو قدری حلوای خوشگوار مرحمت کیا اور کہا اے شہریار
خجستہ کردار اس حلوائے لذیذ سے قدرے تم نوش فرماؤ اور باقی دونون خواتین کو کہلا دو چنانچہ شاہزادہ نامدار نے اوسی عالم خواب میں وہ حلوای لذت بخش
دونون خواتین کو کہلایا اور خود بھی نوش جان کیا **قصہ کوتاہ** جسوقت یہہ تینون زن و شوہر خواب سے بیدار ہوئے ہر ایک نے اپنے حال کو عجیب دیکھا
اور طرفہ تر یہہ کہ عالم بیداری میں تینون زن و شوہر کے کام و زبان میں اوس حلوای خوشگوار کی لذت باقی تھی اور کفدست میں اوس گل راحت افزای نکہت
موجود پائی جسوقت شاہزادہ نامدار واقعۂ شبکو خیال کرتا تھا یہہ معلوم ہوتا تھا گویا تمام واقعہ عالم ظاہر میں پیش آیا ہے اور خود بخود دل و جان میں ایکنوع کی مسرت
و انبساط پیدا ہوتی تھی بالآخر صاحبقران اکبر اوس خواب نشاط بخش سے بیدار ہوا اور خواتین کے روبرو تمام حقیقت اپنے خواب کی نقل کی دونون خواتین
عالیقدر نے بھی عالم خواب میں یہی تماشا دیکھا تھا صاحبقران کی روبرو اپنے خواب کو بیان کیا اور کہا ایشہریار فلک مقدار زیادہ تر تعجب یہہ ہے کہ اسوقت تک
ہمارے لباس و پیراہن میں اوس گل عطر آگین کی بو موجود ہے حتی کہ شمیم گل سے تمام پیراہن ہمارا معطر و معنبر ہو رہا ہے صاحبقران اکبر نے اوسیوقت عنبر و عود سلگا کر
روشن کیا اور خاتون بزرگ کی ارواح مطہر کو ثواب فاتحہ بخشا اور بعد عبادت و زیارت مع خواتین عالیقدر تخت رواں پر سوار ہو کر قصر ابرین میں تشریف لایا اور
سرگذشت کو حکمائے عالیمنزلت کے روبرو بیان فرمایا بعد ازان محلسرا میں تشریف لیگیا اور خواتین ام المرتبت و سلطان ابوالحسن کو اس حال سے آگاہ کیا
ملکۂ شمسہ تاجدار و ملکۂ نوبہار گلشن افروز و ملکۂ ناطقہ روشن بیان نے کہا ایشہریار بلند اقبال الحمد للہ کہ اب تمام نفاق و عناد باقی نہیں رہا ملکہ نام رنج ملال بالکلیہ
رفع ہوگیا ہزار شکر پروردگار عالم کا کہ شہریار گردون وقار کی خاطر مبارک بہمہ وجوہ جمع ہوگئی اور سبحانہ تعالی حضور کو جمیع مطالب دلی و مقاصد اصلی پر

کامیاب فرمائے بعد ازان صاحبقران اکبر نے ایک بزم طرب آراستہ فرمائے اور خواتین عالیقدر کی صحبت عیش میں مشغول ہوا اب راوی خیال آفرین صاحبقران
اکبر کو محبوبہ ہای گلعذار کی صحبت عیش و عشرت میں مصروف رکہتا ہے اور چند کلمہ آرایش و سامان عقد و جشن کی بیان کرتا ہے ٭

دیکہنا حکیم قسطاس الحکمت کا عالم واقعہ میں حکیم اقلیموس الٰہی کو اور ارشاد کرنا حکیم بزرگ کا حکیم قسطاس الحکمت کو درباب انعقاد جلسہ عروسی صاحبقران گیتی ستان اور آراستہ کرنا قصر البرین کا باساز و سامان نشاط باہتمام حکیم قسطاس و حکیم عیقرطوس وغیرہ حکمای بافرہنگ اور منعقد ہونا جشن عروسی صغرا و کبرا کا

آئین بندان نگارستان نشاط و نخلبندان چمنستان طرب و انبساط نے گلدستہ داستان عروسی کو گلہائے رنگارنگ بیان سے اسطرح آرایش دی ہے
کہ جسوقت صاحبقران گیتی ستان گردن کش گردن کشان شاہزادہ گردون مکان شہنشاہ واجب التعظیم شاہزادہ معزالدین الرحیم کی خاطر اقدس
بہمہ وجوہ خواتین شوخ مزاج سرکش طبع کے معاملہ نفاق سے جمع ہوگئی اور اوس شہریار والا اقتدار پر کاحقہ ظاہر و منکشف ہوگیا کہ بہ اہتمام کارستانی حکیم
اقلیموس الٰہی و حکیم بزرگ دانش حکمای طلسم ہند کے تہی کہ اون نازنینان سہ گانہ طلسم کو بصورت شمسہ و نوبہار و ناطقہ باعمال حکمت متولد کیا اور مجبور طلسم
طلسم اون نازنینان طلسم کی شورش عشق و محبت میں چندروز مبتلای آلام رکہا اور بطرف صبح دلکشا اور شگوہر گوں میں اونکی شکررنجی پیدا کی بعد ازان دونون
خواتین کو اوس ترکیب و حکمت سے قصر میں بلوا کر اپنے مدارج و مناصب پر رضامند کردیا اگر فضل خداوند کارساز میری شامل حال نہوتا مشکل تہی کہ
ایسا معاملہ سخت و دشوار انجام پاتا اب عنایت ایزدی سے تمام و کمال مراتب مراحل طی ہوگئی اور کوئی دقیقہ بجز انفصال معاملہ جنگ کہ کار باقی نہیں ہے بادہ ہی
انشاء اللہ تعالی بہ نیروی اقبال و توانائی بخت سازگار قریب مرطی ہو جائیگا غرضکہ شاہزادہ آفاق گیر بدلجمعی و فراغ خاطر نازنینان گل عذار و محبوبان آئینہ رخسار کے
صحبت عیش و عشرت میں گرم اختلاط رہتا ہی اور حکیم والا منزلت یعنی قسطاس الحکمت جو شاہزادہ نامدار کی مربی و ہم استاد ہیں تہا اس فکر و تدبیر میں مصروف
ہین کہ فی الحال بفضل مسبب الاسباب حقیقی جملہ کار ہای مرجوعہ کا انصرام ہوگیا اور جمیع مراحل طلسم شاہزادہ کی دست حق پرست سی باطل و مفتوح ہوئی اور کتاب
شاہنامہ خورشیدی بہی از اول تا آخر ختم ہوگئی اب صرف ہنگامہ آرای کفار کا انفصال باقی رہا ہی وہ بہی بفتح و فیروزی ختم ہو جائیگا اس صورت میں شاہزادہ
کامگار خجستہ کردار معزالدین نصرت قرین اور اوسکی رفقای نامدار کا جشن کتخدائی اور بزم عروسی کا ساز و سامان کرنا چاہئے اور کوئی محل و مقام انعقاد بزم عروسی کیواسطے
مقرر کیا جائے جسطرح کہ بزم کتخدائی صاحبقران اعظم و صاحبقران اصغر کے باغ زاہدہ خاتون میں واقع ہوئی ہی اوسیطرح اس شاہزادہ گردون سریر کا جشن عروسی
بہی منعقد ہو حکیم موصوف اس فکر و تشویش میں ہر وقت مستغرق رہتی ہیں کہ اب کیا تدبیر کرین اور کونسا مقام عالی اس جشن کیواسطی تجویز فرمائین کبہی حکیم
عالیقدر کی یہہ رای ہوتی ہی کہ اس ساز و سامان کی واسطی باغ عشرت قرار دین جو طلسم اجسام و اجرام کا جلوہ خانہ ہے اور گاہے یہہ خیال فرماتے ہین کہ جبل العلی اور قصر اخضر
کی دامنہ میں اس جشن عالی کی آرایش فرمائین ہنوز کوئی تجویز قرار نہین پائی اور حکیم عالیمنزلت اسی فکر و خلجان میں تہی کہ ناگاہ ایک شب عالم واقعہ میں حکیم
اقلیموس الٰہی جلوہ گر ہوئی اور فرمایا ای حکیم عالیقدر و ای رازدار حقایق طلسم میں جانتا ہون کہ تم آجکل آرایش جشن عروسی شاہزادہ معزالدین کی معاملہ میں
بلکہ خاص تعین مکان و مقام میں زیادہ تر فکرمند ہو اور ہنوز کوئی مقام تمہاری فہم میں نہیں آیا ہی سو میں تمکو آگاہ کرتا ہون کہ اس جشن عالی کیواسطے مدت دراز سے
محل و مقام تجویز ہو چکا ہی اور حسب استرضای صاحبقران اعظم و صاحبقران اصغر ہم نے باغ قصر البرین خاص اسی ساز و سامان عشرت اور اسی روز کی
کیواسطے بنا رکہا ہی ای حکیم یگانہ آفاق آگاہ ہو کہ یہہ باغ فردوس نشان ایسا وسیع و فسیح ہے کہ اسکی رفعت و وسعت وہم و قیاس سے باہر ہے تم نے بہی
تک اس باغ و قصر کو تمام و کمال مشاہدہ نہیں کیا کسلئے کہ منازل و ایوان ہای باغ بسبب آثار طلسم اسوقت تک نظر سے مخفی تہی اب تم مفصل اس باغ کو دیکہو کہ
کسقدر قصر و ایوان عالی متعدد بنائی گئی ہین علاوہ ازین ایک سمت اس باغ کے شہر فردوسیہ و قصر اخضر واقع ہے اور دوسری طرف طلسم سبع سباع کی منازل
و مقام سرحد باغ سے ملحق ہین اور اون مقامات و منازل میں اعمال و اجناس طلسم امانت رکہا ہوا ہی اسیطرح جانب سیوم قصر البرین کی منازل طلسم ضیا بارین
اور سمت چہارم طلسم اجرام و اجسام کا دروازہ ہی اور یہہ قصر عالی با ہر چہار منازل عظیمہ کے وسط حقیقی میں واقع ہی اے حکیم دانشور حسب حال ہین

اور روشنگہر صبح دلکشا کا معاملہ عقدہ ومستحضر وقبل فیصل ہو گیا پھر کیونکر عقدہ دشوار باقی رہا ہے جسکے واسطے تم اسقدر متفکر ہو بسم اللہ کرو سب سے اول دونون
نازنینان مراد مندکی کار خیر کو انجام دو کہ آرزومند وصال بالکل حیران حصول مقصود سے شادمان ہون اب رہا معاملہ جشن عروسی اور عقدہ عقد
ملکہ شمسہ تاجدار و نوبہار و ناطقہ جو ایک امر عظیم ہے اوسکو بعد فیصل ہونے ہنگامہ کارزار و مجاربہ کفار کی جو قوت و متحضر رکھو جبکہ یکسو ہو نی معاملہ جنگ و پیکار کے
اوس جشن عالی کا ساز وسامان کرنا اب تم جملہ اسباب اور مال ومتاع یعنی آلات جواہر و اشجار جواہر بابت طلسم اثمار و شجرۃ الآمال و چہل چراغ سلیمانی
وغیرہ اشیای نفیسہ بابت طلسم جو کہ ودیعت کو جو اس طلسم مین موجود وامانت رکہی ہین جا بجا ہے لیکر بسلیقہ حکمت و کاروائی مقامات قصر مین نصب کرو اور قصر کو
اندرون و بیرون سے ایسا آراستہ کرو کہ دیدہ فلک نے ویسی آرایش نہ دیکہی ہو ہر گاہ معاملہ جنگ وپیکار یکسو ہو جاوے اوسوقت صاحبقران گیتی ستان بجاہ و شکوہ
قصر اخضر مین جا کر ملکہ شمسہ تاجدار کو اپنے عقد مین لائی اور ملکہ نوبہار کا عقد شہر عرشیہ وعلیئین مین مقرر ہے اسیطرح ناطقہ کا عقد و نکاح شہر ظلمہ و کرستان مین
ہوگا آیندہ تم خود اپنے مقامات طلسم سے واقف و ماہر ہو ہر ایک مقام طلسم کو بوجہ احسن آراستہ فرماؤ اور دروازہ طلسم عجائبات کو جو سرحد قصر البرین کی طرف
واقع ہے اوسکو کہول دو اور اوس دریا کی کنار کو جو اوس مین خنجر ابرو واقع ہے روشنی چراغ و فانوس سے ایسا مزین و آراستہ کرو اور دونون کنارہ
بحر کو ایسی آرایش دو کہ جلوہ روشنی سے تمام سطح آب آتش زار و تماشا گاہ انظار ہو قطع نظر اسکی تمکو وضع و ترکیب آراستگی جشن عروسی صاحبقران اعظم و
صاحبقران اصغر ازروی شاہنامہ خرشیدی تمام و کمال دریافت ہو گی میری فہمایش کی حاجت نہین ہے تم خود صاحب فہم و فراست ہو اس ساز وسامان
کو بآئین شایستہ انجام دو گی اب تم چند روز اس قصر زنگین مین قیام فرماؤ اور ہمہ تن اس کام کی انصرام مین مشغول رہو **الغرض** حکیم اسقلینوس الہی نے تمام حقایق
ومعارف جو مناسب وقت تہی حکیم قسطاس الحکمت کو عالم واقعہ مین سمجہادی حکیم قسطاس عالیمنزلت خرم وخندان خواب سے بیدار ہوئی اور روئیداد واقعہ حکیم ہمیشہ طو
جنی کے روبرو بیان فرمای حکیم ابوالحسن نے کہا ای حکیم دانشور تمکو حکیم بزرگ نے عالم واقعہ مین تمام مطالب و مدارج ارشاد فرمای ہین اور مجہو اول ہی عالم ظاہر مین آگاہ کیا تہا
لیکن تا حال مین اس خواب کا انتظار کرتا تہا کہ جسوقت تمکو بشارت وہدایت ہو جاوے مین بہی اپنا اظہار حال کرون الحمد للہ کہ آج وہ معاملہ ظہور مین آیا بعد ازان
حکیم قسطاس الحکمت نے روزنامچہ بنای طلسم اجرام و اجسام نکالا اور اوسی دیکہا واقعی جملہ حقایق ومعارف جو حکیم بزرگ نے ارشاد فرمای تہی معہ دیگر کوائف بہ تدریج
ظاہر ومنکشف ہو گئی اور ہنگام معاینہ روزنامچہ دروازہ دویم طلسم کا حال بہی نظر سے گذرا فی الحقیقت حکیم عالیمنزلت کی فرایاد خاطر سے سہو ہو گیا تہا اب بمطالعہ روزنامچہ
مذکور سے یاد آگیا اور حکیم بزرگ اسقلینوس الہی کے قول کے قرار واقعی تصدیق ہو گئی غرضکہ بعد مطالعہ روزنامچہ تاریخ طلسم حکیم موصوف صاحبقران اکبر کے پاس
تشریف لائی اوسوقت صاحبقران اکبر کی صحبت مین ملکہ صبح دلکشا اور ملکہ روشنگہر بہی حاضر تہین اور صاحبقران اکبر بہ نشاط و انبساط ملکہ شمسہ تاجدار اور نوبہار و
ناطقہ سے حرف وحکایت مین مصروف تہا کہ ناگاہ حکیم قسطاس الحکمت عالیمنزلت تشریف لائی صاحبقران اکبر استاد والا نژاد کی تعظیم وتکریم بجا لایا اور مسند
عزت و وقار پر اپنے برابر بٹہایا حکیم موصوف نے تمام کیفیت اپنے واقعہ کی اور ہدایت فرمانا حکیم بزرگ کا بیان فرمایا ابوالحسن جوہر نے کہا پیر و مرشد عجب حیرت
و استعجاب کا مقام ہے یعنی آگاہ کرنا حکیم اسقلینوس الہی کا مثل تم بزرگ صفات واقف اسرار اور رمز دار حقایق طلسم کو مصداق اسکی ہے گویا حکمت بلقمان آموختن
ہے حکیم قسطاس نے فرمایا ای ابوالحسن فی الواقع بعض اسرار طلسم سے مین لا علم محض تہا اور بعض مقام میری فہم ناقص سے سہو ومحو ہو گئی تہی اب حکیم
عالیجناب نے اوس رازہای مخفی سے مجہے آگاہ فرمایا اور بعض مراتب جو روزنامچہ بنای طلسم مین دیکہی اور مین ہمہ وجوہ مطمئن ہو گیا ورنہ دو روز سی عجب تشویش
و فکر مین مبتلا تہا اب حسب الارشاد حکیم بزرگ اور نیز ازروی احکام روزنامچہ طلسم یہہ امر قرار پایا ہی کہ اول عقد صغرا و کبرا یعنی نکاح و منعہ ملکہ روشنگہر اور ملکہ صبح دلکشا
کا مقامات طلسم سیفا مین واقع ہو گا اور بعد عقد صغرا و کبرا ملکہ شمسہ و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ کا عقد وقوع مین آئیگا **الغرض** بعد ظاہر کرنے ان مراتب کے
حکیم عالیقدر نے ملکہ صبح روشنگہر کو قلعہ یاقوت نگار مین بہیجدیا اور ملک ذوفرشاہ پدر روشنگہر کو واسطے تیاری سامان عروسی کے کہلا بہیجا اور ملکہ صبح دلکشا
کو بہی وطن جانیکی اجازت دی بلکہ صبح دلکشا کو ملکہ نوبہار کی ہمراہ کیا اور ملکہ نوبہار کو بتاکید ارشاد فرمایا کہ شہر عرشیہ مین جاکر ساز وسامان عروسی کو مہیا کرو
اور جلد تر معہ صبح دلکشا یہان چلی آؤ اسیطرح ملکہ ناطقہ روشن بیان نے بہی چند روز کیواسطی وطن کی رخصت چاہی اور بعد حصول رخصت شہر ظلمہ و کرستان آئی

وطن مالوف کو روانہ ہو گئی اور ملکہ شمسہ تاجدار بہی بمصلحت رخصت ہو کر قصر اخضر کو روانہ ہوئی اور اپنی کنیزان خاص خلدانہ وغیرہ کو حکم دیا کہ تم صاحبقران
اکبر کی خدمت میں حاضر رہو میں بہی ہنگام بزم عروسی ملکہ روشن گہر ملکہ صبح دلکشا مع سامان عروسی سے آجاؤنگی غرضکہ جملہ خواتین حسب اجازت حکیم عالیقدر
و صاحبقران اکبر واسطے تیاری و درستی اسباب عروسی اپنے اپنے مقام و مسکن کو روانہ ہوئیں بعد ازان حکیم قسطاس الحکمت نے صاحبقران گیتی ستان کو
اپنے ہمراہ لیا اور اوس قصر عالی بنا کو بنظر امعان ملاحظہ کیا واقعی ایسا قصر رفیع الشان بے مثل و نظیر دیکہا کہ آجتک نظر سے نگذرا تہا حالانکہ طلسم اجرام و اجسام
میں اکثر قصر و ایوان ایسے ہیں کہ انکو مشکوی فلک سے نسبت دینا کچہہ مبالغہ نہیں ہے مگر باوجود اوس خوبی و عمدگی رفعت کی یہہ قصر عالی شان اون
قصور پر بمراتب سبقت لیگیا ہے یعنی اس قصر فلک رفعت کے متعلق ہزار قصر و منازل ایسی مشاہدہ کئے کہ ہر ایک بجاے خود قصر عالیشان معلوم ہوتا تہا
علاوہ اسکے ہر ایک قصر و منزل کی متعلق صدہا ایوان و مشکوے رفیع و وسیع اور بیشتر قصور و خانہ باغ بلکہ چمن پر بہار گرد و نواحی قصور میں تعمیر کی گئی ہیں اور
ہر ایک ایوان منقش و زنگار مینا کار زرنگار و مطلا تہا غرضکہ بعد مشاہدہ و معاینہ قصور و ایوان حکیم عالیجناب نے اپنے شاگرد خاص حکیم ابوالمحاسن کو شاہزادہ فلک
قدرت کے ہمراہ کیا اور فرمایا کہ تم شہر عسکریہ دار السلطنت طلسم میں جا کر تمام اسباب جواہر خانہ و اشجار اثمار وغیرہ مال و متاع طلسم ہمراہ لیکر جلد تر یہان آجاؤ اور
خود بذات واحد دروازہ طلسم عجائبات کی طرف متوجہ ہوئی کہ دروازہ • دویم عجائبات کو اس جانب سے کہولدین کیونکہ اسیطرح دروازہ طلسم کا کشادہ ہونا تمام
طلسم پر موقوف و منحصر تہا **الغرض** صاحبقران اکبر مع ابوالحسن جو ہمراہی حکیم ابوالمحاسن شہر عسکریہ کو روانہ ہوا اور خلدانہ وغیرہ کنیزان ملکہ شمسہ تاجدار
بنی آدم و بنی الجان قصر البیرین میں مقیم رہیں اور اپنے خاتون والا منزلت کا انتظار کرتی ہیں کہ جسوقت ملکہ عالم یہان تشریف لائیں ہم بہی اونکی ہمراہ
عسکریہ کو روانہ ہون غرضکہ صاحبقران گردون مکان شہر عسکریہ کے قریب پہونچا ہر گاہ شہریار فلک سریر کے تشریف آوری کے خبر گرم ہوئی ملکا ذوفرشاہ
بادشاہ طلسم ہفیا پدر ملکہ صبح روشنگہر مع شیرویہ دلاور و ملکہ افلاک و ملکہ متین و ملکہ زرد رہنگ وغیرہ سلاطین طلسم بجاہ و حشم استقبال بجا لائی اور رکاب
ہمایون کو بوسہ دیا بعد ازان ملکا ذوفرشاہ مع اعیان دولت و ارکین سلطنت فتح طلسم کے مبارکی میں تر زبان ہوا • کہ اے شہریار سعادت قرین •
معین تو بادا جہان آفرین • بعالم فشون تو منصور باد • بود دشمنت ہر کہ مقہور باد • جہان را شہنشاہ اعظم توئی • بلو نظر کردہ نور خاتم توئی •
طلسم جہان از بدست تو کشاد • نگہدار ذات تو رب العباد • اسیطرح شیرویہ دلاور نے دعا و ثنای شہریاری ادا کی • تا درخشد ماہتاب و تا برآید آفتاب •
و تا برافروزد شہاب و تا فزاید سحاب • باد جاہت بیکران و باد دولت بیقیاس • حال نکیت بی زوال و سال عمرت بے فنا • بعد ازان ملکا ذوفر
شاہ نے عرض کیا یا صاحبقران گیتی ستان اب حضور غریب خانہ میں تشریف لیچلیں اور تخت دولت و جہانبانی پر جلوس فرمائیں صاحبقران اکبر بعد معانقہ
و مصافحہ بجلوس و شکوہ ملکا ذوفرشاہ کی ہمراہ شہر عسکریہ میں داخل ہوا جملہ سلاطین نامدار سواری ہمایون کی جلو میں تہی ہنوز صاحبقران اکبر نے دروازہ شہر میں
قدم رکہا تہا کہ یکبار چار طرف سے غلغلہ تہنیت و آوازہ مبارکی سمع عالی میں پہونچا صاحبقران اکبر ہر طرف نظر کرتا تہا مگر کسی بشر کی صورت نظر آتی نہی مگر در و دیوار سے
شور مبارکبادی بلند تہا **القصہ** شاہزادہ فیروزی مآل بدولت و اقبال باہستہ خرامی سیر کنان و تماشا بینان دولت سرای شاہی میں تشریف لایا اور تخت
رفعت پر رونق بخش ہوا ملکا ذوفرشاہ نے بآئین شایستہ دعوت و مہمانی کا سرانجام کیا شاہزادہ بلند اقبال نے تمام شب باستماع نغمات پریزادان زہرہ لقا بعیش و
کامرانی بسر کی دوسرے روز صاحبقران اکبر نے دربار عام فرمایا جملہ سرداران نامدار و سلاطین ذوی الاقتدار و مردان شہر خاص و عام دربار میں حاضر ہے
صاحبقران گیتی ستان نے اوسوقت لاقوت و قحطان و غیلان تلبغون شرارت پیشہ کو جو مدت سے قید میں مقید تہی دربار میں طلب کیا اور بار دگر باقسام پند و نصایح
اون سیہ درونان تیرہ باطن کو فہمایش کی لیکن وہ برگشتہ بخت تیرہ روزگار راندہ درگاہ الہی کسیطرح راہ راست پر نہ آے اور اوس پند و نصایح کا ہرگز
اونکے دل پر اثر نہوا ملکا ذوفرشاہ نے عرض کیا اے شہریار • با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ • نرود میخ آہنی در سنگ • حضور ناحق ان سیہ بختان ازلی
کے ساتہہ دماغ خراشی فرماتی ہیں قیامت تک زنگ کفر انکی لوح سینہ سے نہیں جانیکا چارہ و ناچار صاحبقران اکبر نے ملکہ بنگرا فروز دختر لاقوت سے دریافت کرایا
کہ اے ملکہ پریزاد تو اپنے پدر بدگہر کے حق میں کیا کہتی ہے اب قریب ہے یہہ مردود واصل جہنم ہوا چاہتا ہے ہم نے کوئی دقیقہ اسکی فہمایش میں باقی نہیں رکہا

اگر بیہ زادہ درگاہ دیکھا ہے اپنے شقاوت قلبی سے باز نہیں آیا ملکہ رنگ لقو ورنے اس پیام کو سنکر عرض کیا کہ شہریار زمانہ داروگیر و عالی فطرت حال معلوم ہے
کہ شہر حلقہ نگین اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئی بیٹی اوس کافر بدکیش جہنم نصیب سے کیا تعلق و واسطہ رہا میں بیرحمی نہیں چاہتی کہ یاقوت کون سنگ باز اوس کی
سے الشہریار جہاندار ہے کو اختیار ہے کہ بموجب حکم شرع نبوی جو تعزیر مناسب ہو اوس بیدین کی حق میں جاری فرمائے جائے غرض کہ صاحبقران گیتی ستان نے
یاقوت وغیرہ اسیران اہرمن پرست کو ملکہ ذوفرشاہ کی حوالے کیا اور فرمایا اے بادشاہ طلسم اب تمکو اختیار ہے جسطرح تمہاری مرضی ہو ان اسیران شرارت
پیشہ کی حق میں سلوک کرو اور قرار واقعی انتقام لو ملکہ ذوفرشاہ نے اوسیوقت یاقوت کو بہزار ذلت و رسوائی قتل کروا دیا اور ظلمات و غیلان دونوں
نطفہ شیطان کو تیرباران کیا اور لاشہائے ناپاک کو چار سو بازار میں پھنکوا دیا کہ ہر ایک آیندہ و رونده دیکھے اور آیندہ ایسے نمک حرامی کا مرتکب نہو

الغرض بعد جلوس دربار صاحبقران اکبر جواہرخانہ بزرگ طلسم میں تشریف لیگیا اور جواہرخانہ سے شجرۃ الطلسم جو بتکدہ اصلی مع درخشان جواہر طلسم انہار
اور پھول چراغ سلیمانی وغیرہ اشیا کو نکلوایا اور وہ سامان و اسباب حکیم ابوالمحاسن کی تفویض کر دیا حکیم موصوف اوس متاع طلسمی کو ہمراہ لیکر اوسیدن
قصر البرین کو روانہ ہو گئے اور شہریار آفاق گیر شہر عسکریہ میں رونق افروز رہا اور آراستگی سامان عروسی کا حکم دیا ملکہ ذوفرشاہ نے حسب الحکم عالی مقام
بمقام اسباب آرایش وغیرہ سامان عروسی فراہم کروا دیا اور پریزادان چالاکدست سلیقہ شعار کو آراستگی سامان کتخدائی پر مامور فرمایا اور یہی نسخہ مختصر
نگار اول ساز و سامان عقد صبح دلکشا و روشنگہر کا جو شہر عسکریہ و قلعہ یاقوت نگار میں واقع ہوگا تو کر یز قلم عنبرت رقم کرتا ہے بعد اس عقد صدعذرا کی
جشن کبرا کی آرایش و تزئین خامہ نشاط انگیز کی تفویض کریگا **واضح** ہو کہ ان دونوں عقد و نکاح کی بارہ میں یہہ تجویز قرار پائی کہ شاہزادہ فلک شکوہ
بتجمل و جلوس خسروانہ شہر عسکریہ دار السلطنت طلسم ہوشربا سے سوار ہو کر قلعہ یاقوت نگار میں تشریف لائے اور تیس فرسخ راہ کو جو مابین عسکریہ اور یاقوت
نگار کی واقع ہے منزل بمنزل طے فرمائے اور بعد عقد متعدد دونوں نازنین بصحبت حسن و خوبی کو حسب رسم و رواج قدیم عسکریہ میں لے آئے مطابق اس
عقد و نکاح کیواسطے حکمائے عالیمنزلت نے ایک روز محمود اور ساعت سعید مقرر فرمائے اوس روز وہ نوشاہ جو مخصوص جشن کتخدائی کیواسطے تعین تھا
نوازش میں آیا اور ملکہ شیروبیہ دلاور نے حسب الحکم صاحبقران گردون حشم تمام شہر کو آئین بند کیا اور عسکریہ سے تا قلعہ یاقوت نگار دو رستہ اسباب
روشنی چراغان و سامان آتشبازی جابجا نصب کروا دیا اس اثنا میں ملکہ نوبہار گلشن افروز مع ملکہ صبح دلکشا و سامان عروسی شہر عسکریہ سے قلعہ
یاقوت نگار میں داخل ہوئے اور ملکہ شمسہ تاجدار عذب البیان و ملکہ ناطقہ روشن بیان بھی عسکریہ میں پہونچیں یعنی ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ ناطقہ و خلاصہ نامور
و دختر ملک افلاک و دختر ملک متین وغیرہ نازنینان آدمزاد صاحبقران گیتی ستان کیطرف ساز و سامان عروسی میں شریک رہیں اور نازنینان پریزاد
مع ملکہ نوبہار دونوں عروسونکی تزئین و آراستگی میں مامور ہوئیں اور کارپردازان چابکدست خوش کردار و آئین بندان سلیقہ شعار نے شہر عسکریہ سے
تا قلعہ یاقوت نگار دامن دشت و کوہسار کو جوش چراغان و آلات روشنی سے آتش زار بنا دیا علی الخصوص شہر عسکریہ کو مثل عروس ایسا آراستہ کیا تھا
کہ آئین بندی پر اس آراستگی پر رشک کہا تا تھا یعنی سر در و بام اور کوچہ و برزن سے آتشبازی نمایاں تھی بعد اس نظم و نسق کی صاحبقران نے ابوالحسن جرہ کو
اردوی معلی کیطرف روانہ فرمایا اور کہلا بھیجا کہ برادر بیجان برابر تو جلد تر لشکر ظفر پیکر میں جا اور سرداران نصرت شعار و سلاطین خوبی الاقتدار کو اول فتح
طلسم کی نوید دے بعد اوسکے یہہ انتظام کرکہ امیر مجاہد الدین دلاور کو لشکر کا دولت انتظار دینا اور امیر محمد دلاور کو عہدہ سپہ سالاری پر ممتاز کرنا اور
جملہ دلاوران و سلاطین باوقار کو اطلاع دینا کہ صاحبقران نصرت قرین چالیس روز کے عرصہ تک اور بھی یہیں طلسم میں رونق افروز رہیگا اور بعد
مدت مذکور کے انشاء اللہ تعالی جشن صدعذرا سے فرصت پاکر مظفر و منصور اردوی معلی میں داخل ہوگا کسواسطے اس عرصہ تک کسطرح سے مطلع
ہماری خاطر جمع ہے فضل الہی سے کوئی تشویش و فکر کا مقام نہیں ہے بالغرض اگر سلاطین کفار سے جنگ وپیکار کا اتفاق ہی ہو تو نہایت ایزدی
سے لشکر اسلام میں اکثر پہلوانان تہمتن و دلاوران گردن شکن مثل امیر مجاہد الدین و امیر محمد و امیر زادہ بدیع الزمان موجود ہیں قرار واقعی لشکر کفار کا
استیصال کر دینگے اگرچہ خورشید جو دہریت کیطرف سے مجھے زیادہ تر خیال و اندیشہ ہے کہ وہ نطفہ شیطان سرورست ہیں اور کاذب شکار کیا جاتا اور نظر بیت سے بھاگیں گی

ہمنے لطیفہ نہین کہا مبادا کوئی فتنہ تازہ برپا کرے لیکن بہر صورت فضل الہی شامل حال ہے وہ نابکار کیا مجال وطاقت رکہتا ہے کہ ہم
سے لشکر اسلام کیطرف دیکھ سکے اور بفرض محال اگر ایسا ہی اتفاق ہوا اوسوقت امیر محمد نامدار اور امیرزادہ سیف الدین خاطر خواہ اوس کی
گوشمالی وسرکوبی کو کافی ہین بلکہ ہر ایک پہلوان لشکر ظفر پیکر کا اوس حرامزادہ مفسد کو جواب دندان شکن دے سکتا ہے علاوہ ازین وہ دونو
دلاور شیر بیشہ شجاعت یعنی امیر محمد وامیرزادہ سیف الدین فنون مبارزت اور زور وقوت مین بہی جمشید لعین سے کسیطرح پایہ کمی نہین
رکہتے ہین بارہا معرکہ میدان مین جمشید کو زک دے چکے ہین دوسری جنگ مغلوبہ کا کسیطرح گمان نہین کہ ایسا کوئی ہنگامہ پیش آئے اور
اگر کوئی معرکہ جنگ مغلوبہ کا وقوع ہوا اوس صورت مین فلک کی بہی قدرت ومجال نہین کہ لشکر اسلام سے مقابلہ کر سکے فضل الہی سے لشکر
ظفر اثر مین اسوقت کثرت فوج مور وملخ اور ریگ بیابان سے افزون تر ہے اگر تمام لشکر کفار یکسو ہو جائین موئی پشم بہی لشکر اسلام کا کند
نہین کر سکتی **قصہ مختصر** صاحبقران اکبر نے ابو الحسن جوہر کو تمام مراتب ومدارج سمجہا دئے اور اردوی معلی کیطرف روانہ کیا سلطان
ابو الحسن بجناح سرعت لشکر ظفر پیکر مین آیا اور امیر مجاہد الدین وامیر محمد وامیرزادہ سیف الدین وامیر جلال الدین وامیر خلیل وامیر سلطان وغیرہ دلاوران
نامدار مقربان بارگاہ صاحبقرانی سے ملا اور تمام احوال فرخندہ مآل صاحبقران بلند اقبال کا امراء نامدار کے روبرو خلوت مین بیان کیا اور ہر ایک کو
تاکید کی کہ فی الحال چندے راز اس روز کو مخفی رکہنا چاہئے کسواسطے کہ صاحبقران گیتی ستان نے بتاکید حکم دیا ہے کہ تا تشریف آوری ہمارے
یہہ راز افشا نہو مبادا لشکر کفار مین کسیطرح کی شورش پیدا ہو جاوے اور کوئی ہنگامہ فتنہ وفساد تازہ قایم ہو اوسوقت ہمکو اسکے دفع کا تردد لاحق حال
ہوگا بعد اس گفت وشنود کے جوہر نے حسب الحکم صاحبقرانی امیر مجاہد الدین دلاور کو کل لشکر کا اختیار دیا اور یعقوب حرانی کو اپنا منصب بدستور سابق تفویض
کیا اور تاکید کی کہ شب وروز لشکر کی محافظت ونگرانی مین ہمہ تن مصروف رہی اسیطرح امیر محمد دلاور کو عہدہ سپہ سالاری پر ممتاز کیا بعد اس نظم ونسق لشکر
کی سلطان ابو الحسن پادری ایدروس کی خدمت مین آیا اول صاحبقران اکبر کا سلام پہونچایا بعد ازان تمام سرگذشت نقل کی اور یہہ بہی احوال بیان
کیا کہ حکیم بزرگ افلاطون الہی نے عالم واقعہ مین حکیم قسطاس الحکمت کو جشن عروسی صاحبقران اکبر کے باب مین یہہ ہدایت کی ہے کہ اول عقد صفا
ملکہ صبح دلکشا وملکہ روشنگہر کا شاہزادہ والا قدر سے وقوع مین آئیگا اور یہہ دونون عقد سرزمین طلسم بیضا مین قرار دی جائین بعد ازان جشن عروسی
ملکہ شمسہ تاجدار وملکہ نوبہار وملکہ ناطقہ روشن بیان آراستہ کیا جاوے اس عرصہ مین معاملات جنگ بہی تمام وکمال فیصل ہو جائینگے پادری ایدروس
نے یہہ وقایع سنکر اسیوقت روزنامچہ بزرگ کو دیکہا سراسر موافق بیان ابو الحسن کے پایا بعد ازان ابو الحسن سے کہا اے گرامیقدر تم بہی ایک نظر
اس روزنامچہ کو دیکہو کسقدر تمہارے بیان کے مطابق ہے جوہر نے بہی روزنامچہ کو دیکہا واقعی یہہ عبارت نظر سے گذری ایہا الناس بدانید و
آگاہ باشید کہ حسب الحکم صاحبقران اعظم وصاحبقران اصغر اس جشن عروسی کے باب مین یہہ تجویز قرار پائی ہے کہ قبل از عقد ملکہ شمسہ تاجدار وملکہ
نوبہار وملکہ ناطقہ دو عقد بعض امیرزادیان طلسم کے شاہزادہ معز الدین سے سرزمین طلسم بیضا مین واقع ہونگی اور ملکہ شمسہ تاجدار باشد رضا اپنی زوج
شاہزادہ والا قدر کے ہمراہ طلسم مین جاکر اون دونون عروسان پریزاد کا عقد ونکاح کریگی اور بعد عقد دونون کو اپنے ہمراہ لے آئیگی اسیطرح
ملکہ نوبہار وملکہ ناطقہ اس عقد ونکاح مین شریک ہونگی اور بعد اس عقد کے شاہزادہ خورشید منزلت اردوی معلی مین جاکر معاملات جنگ کو فیصل کریگا
وہ بہی ایک کار عظیم اور مانع جشن عروسی کبرا کا ہے اور بعد انفصال مہم جنگ جشن عروسی ملکہ شمسہ تاجدار ونوبہار وناطقہ کا آراستہ ہوگا جسوقت جوہر نے
روزنامچہ بزرگ کی عبارت کو پڑہا نہایت تعجب کیا اور بانیان طلسم کی پیشین گوئی کی بہا بستایش کی بعد ازان پادری ایدروس سے رخصت ہو کر دفعتاً حضور
اکبر کے خیمہ اقدس مین حاضر ہوا اور تمام احوال خیریت مآل لشکر ظفر اثر کا گوش گذار کیا **الغرض** صاحبقران گردون وقار نے بعد آنے سلطان ابو الحسن
جوہر کی دو جشن طرب ونشاط مقرر فرمائے یعنی ایک جشن قبل از عقد صغرا شہر عسکریہ مین اور جشن دوم بعد از عقد قلعہ یاقوت نگار مین مقرر ہوا چنانچہ جشن اول
مین شاہزادہ کامگار بدولت واقبال تخت عشرت پر رونق افروز ہوا اور ابواب داد ودہش فقرا ومساکین پر کہولدئے اور بیقدر زر وجواہر تقسیم کیا کہ ہر ایک

حاجت بیان نہیں ہے **راوی کہتا ہے** کہ شہر یاقوت نگار میں ایک شراب خانہ تہا جسمیں ایک مدت مدید سے شراب کہنہ رکہی تہی اور اوس
شراب خانہ پر بانیان طلسم نے ایسی بندش کی تہی کہ آجتک کوئی متنفس اوسکی حال سے واقف و ماہر نہوا اور ایک شخص کو قوم جنسے جسکا نام ذوالخمار
جنی تہا موکل کیا تہا ذوالخمار کو ہمیشہ یہی خدمت رہتی تہی کہ ہر سال حسب فرمودہ انار طلسم ایک شراب تیار کروا تا ہی اور اوس خمخانہ میں شراب تیار کو فراہم
کرتے چلا جاتا چند پشت سے ذوالخمار جنی کی نسل میں نوبت بنوبت بنام بہا و ذوالخمار رو نگی خمخانہ پر مامور دمعین ہوتی ہین اور یہہ ذوالخمار جنی
آخرین داروغہ شراب خانہ کا ہی غرضکہ بانیان طلسم نے اوس شراب کو خاص اس غرض سے ترتیب دیا ہے کہ جسوقت ملکہ شمستہ تاجدار و نوبہار رعنا ملکہ
وغیرہ نازنینان پری نژاد و آدم زاد صاحبقران اکبر کے عقد و نکاح میں داخل ہون بلکہ جملہ نازنینان طلسم خواہ بعقد صغرا و کبرا خواہ بعنوان کنیزی شاہنشہ
والا اقتدار کی شرف زوجیت د مواصلت سے سرفراز ہون اوسوقت اس شراب عجیب الفعل کو نوش کرین شراب مذکور میں یہہ خاصیت رکہی ہے کہ بمجرد پینے
جام شراب کے رشک و حسد دل سے دور ہو جائیگا اور کوئی نازنین چشم رقابت سے دوسری کو نہیں دیکھیگی بلکہ شائبہ رشک و حسد تک بالکل
رفع و دفع ہو جائیگا بالآخر روز اول جشن عروسی میں ذوالخمار جنی صاحبقران اکبر کی خدمت میں حسب بشارت و ہدایت حاضر ہوا اور بعد مبارکباد
فتح طلسم چند شیشہ بلورین اوس شراب عجیب الفعل کی نذر کیئی اور شراب خانہ کے احوال سے بہی صاحبقران گیتی ستان کو آگاہ کیا اور یہہ عرض کیا کہ
بانیان طلسم نے یہہ شراب نادر الخواص محض اسی روز مسعود کے لیئے تیار کی ہے کہ ایام جشن عروسی میں یہہ شراب کام آئی اور اولی داعلی اس
شراب راحت بخش دل و جان کے ذائقہ سے محروم نرہی الشہریار عالی وقار اس شراب کے استعمال سے کوئی شخص ظاہر و باطن ملول و محزون
نہیں رہیگا اور ہر شخص کے دل میں بجز اندیشہائے مسرت و انبساط کوئی وسوسہ ملال آمیز پیدا نہیں ہوگا علاوہ ازین یہہ شراب طلسمی ایام جشن
تک حاضرین جشن کیواسطے کفایت کریگی صاحبقران اکبر اس حال کو سنکر نہایت مسرور ہوا اور بانیان طلسم کی کرامت کا شکر ادا کیا اور ذوالخمار
جنی کو بعطای خسروانہ سرفراز فرماکر رخصت کیا **اب راوی صاحبقران اکبر کو جشن عیش و عشرت میں مشغول رکہکر**
چند کلمہ بیرون طلسم یعنی لشکر کفار کی اور مفسدہ پردازی جمشید خود پرست کی لشکر اسلام سے اور جنگ و
پیکار کرنا اوس راندۂ درگاہ ... ان لشکر ظفر اثر سے اور دعوای خدائی کرنا جمشید کا باعانت
ساحران لعین ... [illegible] ... عات گذارش کرتا ہے گذارندہ نامہ خسروی یعنی چنین داوین داستان راوئی
راویان سخن آفرین و ناقلان ... اس داستان رنگین و مسرت آگین کو اسطرح بیان کرتی ہین کہ جسوقت جمشید خود پرست کو یہہ خبر پہنچی
ہوئی کہ ملکہ شمستہ تاجدار ... ملکہ ابوالمحاسن و حکیم اخشیجان و ابوالحسن جوہر ارزوی محل سے کسیطرف چلی گئی ہین مگر یہہ تحقیق نہیں ہوا کہ
کہان گئی اور کس ... چند روز سے لشکر ظفر اثر میں نہیں ہین اوس بلیہ سنا ایکروز اپنے استاد دیو نہاد ضارسنکوس منحوس سے پوچہا ای
استاد ہم کچھ ... کی کچھ خبر ہے کہ یہ زن و مرد متوسلان معز الدین بہیت مجموعی کسطرف گئی ہین اور کس کام میں مصروف
ہین اپا کو نسا ... پیش آیا کہ یکبار ملکہ شمستہ مرخصر ہے اور دونون حکیم لشکر اسلام سے غائب ہو گئی ضارسنکوس دیوس کی کہا اے
جمشید نیلا ... ... رتا ہے کہ معز الدین نے طلسم ... کو تمام و کمال باطل و مفتوح کر لیا اور متاع طلسمی پر بفراغ خاطر قابض و متصرف
ہو گیا ... ... فتح کی خوشی مین معز الدین نے کوئی جشن طرب مقرر کیا ہوگا اسیواسطی ان زن و مرد کو بلا لیا ہے کہ وہ بہی جشن فتح
میں ... ... اور مقامات مفتوحہ طلسم کا سیر و تماشا کرین اور خزاین و متاع طلسم کو دیکہین بلکہ ان زن و مرد کے بلا لینے سے معز الدین
کی ... ... یہہ معلوم ہوتی ہے کہ ملکہ شمستہ تاجدار کو طلسم میں بلا کر باوہ و حشم اور طلسم کشائے کے کارہائے نمایان دکہلاے اور ملکہ کو بالکل
... ... اور پر فریفتہ کرے مجہے یقین واثق ہے کہ میرے گمان کے تابع یہہ معاملہ پیش آیا ہے ورنہ کوئی اور وجہہ اونکی جانیکی معلوم نہیں ہوتی
جلاد جان خراش سنکر ہنسا اور کہا اے فرساق مسخرہ جہان افسوس کہ تیری عقل و فہم سے بہرہ مند نہوا کاش تجھکو کچھ جزو عقل نصیب ہوتی

رونق پست کو دوبارہ صاحبقرانی و کشورستانی میں زیب و زینت و رونق ہوئی ہے اور تعجب ہے کہ کیا معنی کہ معزالدین نے طلسم کو فتح کر لیا اور اس خوشی میں جشن
بھی مقرر ہو گیا بالفرض اگر ایسا ہی ہوا ہے بخصوص چند دن و مروت کے واسطے کیا معنی ہیں تاکہ معزالدین کو مال و دولت طلسم سے حاصل ہوئے اور واسطے
ایک مقام بے بنیاد کو منہدم و مسمار کر دیا اور اس خوشی میں جشن مبارک بھی آراستہ کیا ہے کیا ضرور تھا کہ اپنے محبوب شمسہ تاجدار اور دو حکمائے لشکر کو بلایا باقی امرا
لشکر کو اس سیر و تماشے سے محروم رکھا سرداران لشکر و نامزدیان دیگر نے کیا قصور کیا ہے کہ وہ اس تماشے سے محروم رہیں یہہ وجہ کسطرح میری عقل
میں نہیں آئی کہ معزالدین نے ایسا کیا ہوگا اے ناپاک تف ہے تیری ریش حکمت مآبی پر آج یہہ ہے کہ عجب ہو توقف خارج العقل سے کر لیے
سرپا بخبر و لتا ہے ضارسنکوس جست یہہ کے کلمات سخت و درشت و رہ دشنام دہی سے نہایت بدمزا ہوا اور کہا اے مادر قحبہ غلام بچہ جلبتی الاصل اس
معاملہ میں میرا کیا قصور ہے تو نے جو سوال کیا اوسکا جواب باصواب جو کچھ میرے فہم میں آیا بیشک دیا اگر میرا قول تجھے یاد نہیں آتا تو بیان کر کہ تو نے
کیا سنا ہے جمشید نے کہا اے گیدی تو نے کسطرح دریافت کر لیا کہ معزالدین نے تمام و کمال طلسم کو فتح کر لیا ہے بلکہ مجھے یہہ گمان قوی ہے کہ معزالدین کی
سر پر کوئی آفت سخت ارضی و سماوی نازل ہوئی یا شرار طلسم کے ہاتھ سے ہلاک ہوا ہے اسی واسطے یہہ سب زن و مرد مضطرب الحواس ہو کر طلسم میں گئے
ہیں کہ اوسکی رہائی کی کوئی فکر و تدبیر کریں اور شمسہ تاجدار کا طلسم میں اس صورت اضطراب سے جانا خاص اس سبب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ معزالدین
کی عاشق دلدادہ ہے ضرور اوسکے ماتم و سوگواری کے لیے گئی ہوگی ورنہ اوسکے جانیکی کوئی وجہ اور پائی نہیں جاتی ضارسنکوس نے کہا اے حرامزادہ کوئی
نعوت ہے تیری عقل پر معلوم ہوا کہ تو اسی عقل حماقت آمیز سے دعوے کشورستانی رکھتا ہے لطف یہ ہے تحقیق تو یہہ نہیں سمجھا کہ بیچارے شمسہ تاجدار کو
کہ جسکا ہنوز عقد و نکاح بھی وقوع میں نہیں آیا کیا ضرور تھا کہ وہ قصد احضر سے بذات واحد ماتم داری کے واسطے طلسم میں جاتی علاوہ اسکے اگر کوئی واقعہ
سخت ایسا ہی پیش آیا تھا ضرور سرداران لشکر کو بھی خبر پہنچتی اور تمام لشکر اسلام میں ایک تھلکہ عظیم برپا ہو جاتا چہ جائے کہ جملہ سلاطین لشکر خوش و خرم اپنے
اپنے کام میں مصروف ہیں و تیری متعدد ناپاک ہیں پنجہ مارنے کا قصد کرتی ہیں جمشید نے اس کلمہ کو سنکر قہقہہ مارا اور بے اختیار استاد بدنہاد کی ریش
ناپاک کو ہاتھ میں لیکر بوسہ دیا اور کہا اے استاد اصل یہہ ہے کہ تو نے بھی میرے حق میں سخنان واہی تباہی کہے تھے چار و ناچار ہینے بھی اوسکے
جواب میں [illegible] بلکہ یا اب تو احکام نجوم سے اس معاملہ کو مفصل دریافت کر کہ معزالدین کس حال و مآل میں مبتلا ہے اور یہہ زن و مرد کس وجہ
نہایت [illegible] طلسم میں گئے ہیں ضارسنکوس طبعی نے کہا اے صاحبقران خود پسند اس کام اہم کے واسطے محنت شاقہ چاہیے یعنی اگر میں چند شبانہ روز
محنت کروں جب اس خبر کو صحیح و درست بتا سکتا ہوں لیکن مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں حق و ناحق بہر زحمت سخت اپنے اوپر گوارا کروں جمشید نے
کہا اے گیدی میں بھی اس امر کو خوب جانتا ہوں کہ چند روز تجھے محنت کرنی پڑیگی مگر تو یہہ نہیں سمجھتا کہ میں کس غرض سے اس حال کو تحقیق کرنا
چاہتا ہوں اسے فرساق میں اسقدر سننا چاہتا ہوں کہ معزالدین کس بلائے طلسمی میں گرفتار ہے اگر واقعی کوئی بلائے ارضی و سماوی اوسپر
نازل ہوئی ہے پھر میں بلا خوف و اندیشہ اوسکے لشکر کو مستاصل کر دونگا اور جملہ پہلوانان لشکر اسلام کو زندہ نہیں رکھنے کا ضارسنکوس نے
کہا اے [illegible] اگرچہ تو صاحبقران روزگار ہے تیری مرتبہ صاحبقرانی اور اقبال مندی میں کوئی شک و شبہہ نہیں ہے مگر اس خیال محال کو
اپنے دل سے نکال دینا چاہیے کہ سوا ایک لشکر اسلام میرے سر پاک کی قسم نہیں ہے کہ زحمت و دردسر کھائیگا اے مادر قحبہ تجھے یاد نہیں کہ امیر محمد
کے ہاتھ سے تو نے کیسی خفت و ذلت اوٹھائی ہے اور اوس دلاور دوران نے معرکہ میدان جنگ میں کیسا پست و زبون کیا ہے وہی پہلوانان
[illegible] اور دلاوران [illegible] گرد از مشہیران ابھی لشکر میں موجود ہیں در معرکہ ہنگام پیکار و دم کارزار تیرے مرتبہ صاحبقرانی کو
[illegible] نکال دینگے علاوہ اسکے عیاران اسلام علی الخصوص [illegible] بلائے آسمانی ایک پرکالہ آفت ہے شاید وہ
نوبت جنگ بھی آنے دی اور [illegible] سے تمام متاع صاحبقرانی کو تاراج کر دے اے گیدی تو دیوانہ ہوا ہے کیسے جنگ
کا استعمال ایسا ہو کر تجھے ضارسنکوس ہو جاتا اگر کوئی آفت تازہ تیرے سر پر نازل ہو بس یہی غنیمت

جان کہ عیاران لشکر تیرے درپے آزار و تخریب ہین ہونی ورنہ ایکدن مین تیری تمکنی تمام ہو جاتی جمشید نے کہا ہو ولد الزنا احمق تیرا سحر و افسون
اور حکمت آبی کس دن مجھے کام آئیگی تو نے اعمال سحر و حکمت کسوقت کے لیے رکھے ہین اے نابکار تیرا کوئی عمل کبھی میرے کام بھی آئیگا یا نہین
مدت العمر سے سنتا ہون کہ تو فسون گری مین دم مارتا ہے مگر کبھی تجھسے شیمہ ہلاکت کنندہ نہین ہوے اور کوئی کارنمایان ایسا ظہور مین نہین آیا جسکے
سبب سے میرے کاروبار کشورستانی مین رونق آئی اے بیحیا تجھے شرم نہین آتی کہ مین باوجود دعوای صاحبقرانی کس حال سقیم مین بدبخت و
پابزنجیر ہون اگر واقعی تو فن سحر مین دستگاہ رکھتا ہے اسوقت میری مدد و اعانت کر کہ مین لشکر حریف کو پامال کرون ضمار منکوس نے کہا اے ولد
الزنا معلوم ہوتا ہے کہ اب نخوت و غرور سے گذر کر تیرے خلل دماغ پیدا ہوا ہے جو تو اسطرح مجھے دشنام دیرہا ہے وہ لطف ہے تحقیق مینے کسوقت تجھسے کہا
تھا کہ مین ساحر زبردست ہون قسم ہے مجھے خداوند طبیعت مجبوری کی مین ہرگز سحر و افسون نہین جانتا اور نہ دعوای ساحری رکھتا ہون ہان
مین ایکمرد دانشمند حکمت پیشہ ہون اسی ضمن مین کسیقدر فن سحر بھی مینے حاصل کر لیا ہے لیکن یہ مقدور کہ مین بزور اعمال سحر کوئی طلسم بندی کرون
اے کافر نعمت تو میرے علم حکمت کا شکر ادا نہین کرتا کہ مینے بزور اعمال تجھے صاحبقران روزگار بنا دیا اور نہ اپنے اصل و نہاد کو دیکھتا کہ تو کون تھا
جمشید نے کہا اے مردک کیا بکتا ہے اور صاحبقران کی نسبت ایسے کلمات مذموم بکتا ہے اے ولد الحرام تو حکمای لئیم جاہ کی برابری نہین ہو سکتا
حکمت آبی شی دیگر ہے اپنے چشم کور سے دیکھ کہ حکمای کامل الفن وہ ہین جو معز الدین کی سرپرستی مین ہر وقت مستعد و سرگرم رہتے ہین
اور معز الدین کا مراتب و اقتدار حاصل ہونے مین بزرگوار خجستہ کردار کی اعانت و دستگیری سے ہوا ہے واقعی حکمت آبی اونہین بزرگوار با دانش و علم کو
سزاوار ہے کہ ادنی ترین عیاران لشکر ان حکمای عالیمنزلت کی اعانت سے ہر روز تیری مقعد ناپاک مین ملیخ مارتے ہین اور تیری شامت اعمال
سے مین بھی رسوای عالم ہوتا ہون ضمار منکوس نے کہا اے جمشید آج تجھے اسطرح کی خوش طبعی حریفانہ سے کیا منظور ہے سچ سچ بتا مین اوسکی کچھ
تدبیر کرون کیونکہ تیرے کلمات مجھے سخت ناگوار گذرے ہین جمشید نے کہا اس سے مجھے یہی منظور ہے کہ تو کوئی تدبیر ایسی کر کہ قبل آنے معز الدین کے مین لشکر
اسلام کو پامال کرون بلکہ ایک متنفس کو زندہ و سلامت نہ چھوڑون ضمار منکوس نے کہا اے جمشید یہ امر نہایت دشوار ہے کسیطرح ممکن نہین تو اس خیال خام
در گذر کیا معنی کہ امیر محمد دلاور اور یعقوب بہرامی دونون اسوقت ہمارے یہان لشکر اسلام مین موجود ہین اور تو اونکی شجاعت و دلاوری سے بخوبی واقف ہے
پھر تو خود ہی خیال کر لے کہ دونون شیر بیشہ شجاعت کس شان و رتبہ کی دلاوری ہین جمشید نے کہا مین خوب جانتا ہون کہ یعقوب ایک یہودی بچہ مفلوک الاحوال
ہے وہ کیا قدرت و مجال رکھتا ہے کہ میرے مقابلہ کی تاب لا سکے ہان یعقوب کے خوف و دہشت سے تیری مقعد ضرور پارہ ہوتی ہے کسلئے کہ اوسنے
تیری کون دریدہ مین بارہا میخ ناتراشیدہ کی ہے اب رہا امیر محمد وہ ایک عرب زادہ طفل ناتجربہ کار ہے میرے زور دست اور قوت بازو کی
برابر کسیطرح نہین ہو سکتا دیکھ لینا کہ مین اوس طفل راہ خوار کہ [illegible] مین فنا کر دونگا علاوہ اسکے وہ تیرا بار [illegible]
سپہ سالار لشکر آپ مین دسال کیا حوصلہ جنگ [illegible]
لشکر اسلام مین کسیقدر دلیر و جوان مرد ہین ایک امیر محمد دوسرے سیف الدین شاہ [illegible] ولیعہد تاب لاسکین
ورنہ کسی متنفس کا میرے مقابلہ مین پاے ثبات قایم نہین رہ سکتا مین ایک ہی حملہ مین اوس لشکر کو پامال کر دونگا غرضکہ جب ضمار منکوس
نے اوس نابکار کی لاف و گزاف سنے اور اوس لطف و شیطان کو زیادہ تر مصر پایا کہا اے صاحبقران خود پرستان خاطر جمع رکھ مین بپاس
خاطر تیری یہ محنت شاقہ اپنے اوپر گوارا کرتا ہون او تین شبانہ روز مین کوئی اعمال سحر تیرے واسطے تیار کرتا ہون جمشید بلیا طبعی کی تشفی و دل
جوئی سے خوشنود ہوا اور کہا اے استاد ہنوز مین تیرے حق مین کلمات عزت آمیز اسواسطے کہتا ہون کہ تجھسے کوئی کار نمایان ایسا ظہور مین
آئے کہ تو دکھائے عالم کا عزیز ہو اور پردہ دنیا پر تیرے علم و حکمت کی شہرت ہو جائے ضمار طبعی نے کہا اگرچہ شاید اب مین تیرے
نزدیک مشہور زمانہ او عزیز دل نہین ہون اور سبکو میرے علم و حکمت گوشزد عالم نہین ہوا جمشید نے کہا البتہ مین تجھے اپنے دل

زیادہ تر کرتا ہون اسیواسطے اکثر اوقات تجھسے مذاق وخوش طبعی کیا کرتا ہون **قصہ مختصر** ضار منکوس طبعی اپنے خیمہ تحت اتر مین آیا اور ایک گوشہ خلوت مین بیٹھکر وہ کتاب سحر جو بعد آنے چاہ بابل کے اوس نابکار نے جمع کی تہی تھیلے سے نکالی اور دیکھنا شروع کیا ایک ایک اعمال سحر کو دیکھکر فکر کرتا تہا اس اثنا مین خولک غلام نے کہا اے آقا اسوقت ایک شخص اجنبی محض یہان آیا ہے طرفہ شکل وہیئت کا حبشی الاصل سرخ چشم عجیب الخلقت ہے کہ جسکی شکل وہیئت سے زہرہ آب ہوتا ہے مجھسے اوس شخص نے کہا کہ تو اپنے آقا طبعی سے کہدے کہ مین ایک پیام خاص تیرے پاس لایا ہون اور وہ پیام ایسا ہی کہ سواے تیرے کسیکے روبرو نہین کہونگا ضار منکوس اس خبر تازہ کو سنکر خوش ہوا اور خولک سے کہا جلد جا اور اوس شخص کو اپنے ساتھہ ہمارے پاس لے آ دیکھین وہ کون شخص ہے اور کیا پیام لایا ہے خولک در خیمہ پر گیا اور اوس شخص کو ہمراہ لیکے آیا جسوقت وہ حبشی ضار منکوس کے سامنے گیا بطور سرسری سلام کیا اور طبعی کا کچھہ پاس ولحاظ نکیا بعد ازان ایک رقعہ بغل سے نکالکر ضار منکوس کو دیا ضار منکوس نے اوس رقعہ کو کہولا اور بغور دیکہا رقعہ مین یہہ عبارت لکہی تہی اے ضار منکوس طبعی آگاہ ہو کہ شاہ جادوان ظلمات خنار بن خوخار بن خنزیر جادو حسب اتفاق یہان وارد ہوا ہے چنانچہ اس رقعہ کے ذریعہ سے مینے تجھے اطلاع دی تہی اے ضار منکوس تو نے سنا ہوگا کہ پردہ ظلمات مین خنار جادو ایک سرآمد روزگار ہے بس وہ میری ہی ذات ناپاک سے عبارت ہے اب تجھے چاہیے کہ بفور معاینہ کاغذ یکہ وتنہا میری خدمت مین حاضر ہو وقت ملاقات جو کچھہ مجھے کہنا ہے تجھسے کہونگا اور یہہ بھی واضح ہو کہ میرے آنیکا اتفاق اس سرزمین مین فقط تیری اور جمشید کی مدد و اعانت کے لیے ہوا ہے ورنہ کجا مین اور کجا یہہ زمین مجھے یہان آنے سے کیا سروکار تہا بہر حال جلد تر میرے پاس پہونچ اور اپنے سعادت جان بعد حصول ملاقات تمام حال تجھپر ظاہر و ہویدا ہو جائیگا جسوقت ضار منکوس دیوس نے رقعہ کی عبارت کو پڑہا فرط خوشی سے سگ مردہ کی مانند پھول گیا اور اوس حالت مسرت مین بے اختیار دستار فضیلت سر سے پھینکدے اور مثل بوزنہ چرخ لگانے لگا بعد ازان اپنے ناقہ قدیم کو منگاکر سوار ہوا اور خولک وغیرہ غلامان خاص کو جلو مین لیکر اوس شخص نامہ بر کی ہمراہ روانہ ہو گیا وہ غلام حبشی الاصل جسکا نام فیروز تہا طبعی کو ساتھہ لیکر دہانے کوہستان مین پہونچا اور بعد قطع مسافت ایک غار کوہ مین داخل ہوا جب نیم فرسخ راہ اوس غار سے طے کر لی دور سے ایک باغ سبز وخرم نظر آیا طبعی نے دیکہا کہ دیوارہاے باغ سرتاسر طلاے احمر اور فیروزہ سبز کی مرصع کاری ہوئی ہے طبعی باغ کے مشاہدہ سے نہایت متحیر ہوا دل مین کہتا یا خداوند یہہ کیا امر ہے مینے آجتک ایسا باغ بے نظیر زمانہ اس سرزمین مین نہین سنا دیکھنا شئے دیگر ہے عجب تماشا ہے حیرت افزا نظر آتا ہے معلوم نہین مین عالم خواب مین دیکھتا ہون یا بیداری مین آخر کار اسی تحیر و تفکر مین اندرون باغ پہونچا فیروز غلام طبعی کو ایک ایوان مین لیگیا طبعی نے دیکھا کہ وسط ایوان مین ایک حوض آب مصفا سے لبریز ہے اور لب حوض تخت طلا کار بتکلف تمام بچھا ہوا ہے اور اوس تخت پر ایک شخص شیطان صورت ریش دراز بغرور ونخوت بیٹھا ہے فیروز قدم برداشتہ تخت کی برابر گیا اور کہا یا خداوند حسب الحکم وہ طبعی ملحد حاضر ہے شخص تخت نشین نے باشارہ چشم کہا بلا لی فیروز نے ضار منکوس سے کہا او طبعی نابکار کیا حیرت زدہ استادہ ہے خداوند کو کسواسطے سلام و مجرا نہین کرتا ضار منکوس اول ہی متحیر ہو رہا تہا فیروز کے تہدید سے زیادہ تر متحیر ہوا دل مین کہا اے ضار منکوس آج طرفہ معاملہ حیرت انگیز پیش آیا ہے کہ عقل کام نہین کرتی اور یہہ غلام حبشی عجب مرد بیباک وشوخ طبع ہے کہ مجھسے بایں گستاخی و بے ادبی کلام کرتا ہے چار و ناچار طبعی فیروز کی تہدید سے چند قدم آگے بڑہا ہنوز سلام کی نوبت نآئی تہی کہ فیروز غلام نے ضار منکوس کے سر پر ایک دہول اس زور سے ماری کہ عمامہ حکمت زمین پر گر گیا اور کہا اے بے ادب باوجود تہدید کے تو نے شاہ جادوان ظلمات کو سلام نہین کیا ضار منکوس نے خون جگر پیکے عمامہ کو سر پر رکھہ لیا اور تا ادب تمام اوس تخت نشین کو سلام کیا مگر اوس مغرور نے طبعی کے سلام کا جواب ندیا اور باشارہ وایما کہا کہ فلان کرسی پر

یہہ جابعد ایک لمحہ کے اوس شخص نے پوچھا اے ضارمنکوس کیا حال ہے ضارمنکوس نے ترسان ولرزان کہا بہرحال تمہاری نگاہ دیدار
سے خوشحال ہون جادو نے کہا الہٰی مساق یہہ کیا دروغ صریح بکتا ہے ہنوز تو نے کسقدر ہماری زیارت ودیدار کی ہے اور تو نے
ہمارا کیا کرشمہ دیکھا ہے کہ تجھپر خوشحالی وبدحالی ظاہر ہوگئی اے گیدی تو یہہ بتا کہ اول کیا حال رکھتا تہا اور اب کس حالت مین ہے
طبعی نے کہا بس اول وآخر ہمیشہ وہی ایک حال خوش رہتا ہے جادو اس کلمہ کو سنکر نہایت برہم ہوا اور کہا اے ولدالزنا کیا
گپہ کہتا ہے کہ ہمارے سامنے سرتاسر دروغ کہتا ہے اے نابکار اگر تجھمین کچھ بہی حمیت وغیرت ہوتا البتہ تجھے معلوم ہوجاتا کہ دنیا
مین تجھسے زیادہتر کوئی بدحال نہوگا ضارمنکوس اس گفتگو سے تلخ کو سنکر سخت آزردہ ہوا لیکن اوسوقت جادو کا ایسا رعب وداب
اس ملحد کے دل پر ہوا تہا کہ مجال حرف زدن نتہی خاموش ولب بند جادو کے طعن وتشنیع سنتا تہا جادو نے کہا اے بیحیا گوش
ہوش سے مین سچ کہتا ہون کہ تو نے اپنے حماقت اور کوتہ اندیشی سے جمشید کو صاحبقران بنایا اور خود کرسی حکمت آلی پر بیٹہا اگرچہ
تو نے جمشید کی استعانت مین کمی نہین کی مگر خاص جمشید کے صاحبقرانی کے معاملہ مین کوئی تدبیر تجھسے ایسے بن نآئی کہ اوسکا مرتبہ صاحبقرانی
بلند ہوتا اور عالم مین جمشید کا آوازہ صاحبقرانی پہیل جاتا اب تو خیال کر کہ تجھسے کونسا کارنمایان ظہور مین آیا ہے جسکے باعث تو اپنی
خوشحالی بیان کرتا ہے تجھے یاد نہین کہ غلامان معزالدین ہمیشہ تیری فضیحت ورسوائی کرتی رہے ہین اور تجھسے پشم تک کندہ نہوسکی اے
گیدی اب بتا تو نے بزور علم وعمل جمشید کیواسطے کیا تدبیر کی ہے یا فقط اوسی زور وقوت عارضی پر جمشید کے نازان ہے جو بسبب استعمال
معجون کرمانی ساختہ ساحران قدیم جمشید کو حاصل ہوا ہے ہرچند تو اپنے زعم باطل مین مشیخت مآب بنا ہوا ہے اور اپنے کو حکیم کہتا ہے
مگر حکما کی پشم خایہ کی برابر بہی نہین ہے اے مساق اسی حکمت پناہ ہے پر تو زمرہ ساحرون مین داخل ہونا چاہتا ہے کیا ہوا تو نے
چند روز چاہ بابل مین فن سحر کی تحصیل کی مگر کچھ حاصل نہوا ویسا ہی جاہل مطلق کندہ ناتراش رہا بلکہ جسقدر رطب ویابس تو نے حاصل
بہی کیا تہا وہ سب کثرت عیش وعشرت مین رایگان ہوگیا اے مادر بخطا تیرے حق مین اہل اسلام کی وہ مثل صادق آتی ہے ؎
خر عیسی اگر بمکہ رود ٭ چون بیاید ہنوز خر باشد ٭ اے گیدی تو خود ہی دل مین منصف ہو کہ تجھسے زیادہتر بدحال کون
ہوگا تجھے شرم نہین آتی کہ تو ہمیشہ اپنے شاگرد کی زبان سے کیا کیا کلمات سخت وسست شب وروز سنتا رہتا ہے اور اون کلمات
کو مذاق وخوشطبعی مین محمول کرتا ہے لعنت ہے تیرے افعال وکردار پر اس زندگی بیمروت سے زندہ درگور ہونا بہتر ہے ضارمنکوس طبعی
نے جب یہہ عبارت طویل جادو کی زبان سے سنے فرط خجالت وندامت سے عرق عرق ہوگیا اور بزبان عجز کہا اے دستگیر بیکسان
واے شاہ جادووان مقام مجبوری ہے کہ معزالدین کے روبرو کسیکا سحر وافسون کام نہین آتا کسواسطے کہ معزالدین باطل السحر کا مالک
ہے علاوہ ازین معزالدین کے مربی وسرپرست حکماے کامل الفن حکیم قسطاس الحکمت وحکیم ابوالمحاسن وحکیم اخشیجان کیسے علامہ عصر یگانہ
زمانہ ہین کہ باطل السحر مین اپنا مثل ونظیر نہین رکہتے خیر اگر مین فن سحر مین کامل نہین ہون نسہی البتہ جنگم افسونگر کہ ایک ساحر زبردست بلکہ
سرحلقہ ساحران ظلمات تہا اوسنے باوجود دستگاہی معزالدین کے کیا پشم کندہ کی تم نے سنا ہوگا کہ آخرکار جنگم کس عقوبت شدید اور
بدترین عذاب سے ہلاک ہوا ہے کہ مرغان ہوا اوسکے حال پر افسوس کرتی تہی اوسوقت اوسکا سحر وساحری کچھ کام نہ آیا جادو نے
کہا یہہ سب مسلم کہ جنگم زبردست ترین جادوان عالم سے تہا اور وہ گیدی اس ذلت ورسوائی سے قتل ہوا مگر اوسکی قتل وہلاک کا باعث بہی وہ
عیش ودوستی ہوئی اوس گیدی نے بہی عیش وعشرت کے سبب اپنی جان کو معرض ہلاکت مین ڈالا مگر تو نے یہہ بہی دیکہا کہ جنگم نے بزور سحر
کیسا کارنمایان کیا تہا یعنی معزالدین سے بگڑ کر وحیلہ لوح طلسم لے اور صاف وپاک طلسم سے باہر نکل آیا اتفاق قضا وقدر سے چند روز ایسا عیش وآرام مین
مبتلا ہوا کہ مال کار سے مطلق غافل ہوگیا اور کار درست شدہ کو ضائع کر دیا اے ضارمنکوس تو کس بات پر نازش کرتا ہے اے بیحیا تجھسے اسقدر بہی نہوسکا کہ جنگم کی

رہائی مین دست و پا مارتا اور کوئی تدبیر معقول نکالتا ضارمنکوس نے کہا اے شاہ جادوان عالم معلوم ہوا کہ تم نے مجھے اسواسطے بلوایا ہے
کہ شنام چند میری دعوت و مہمانی مین صرف کرو خیر اب یہہ قصہ موقوف رکھو اور یہہ فرماؤ کہ میرے اور جمشید کے حق مین کوئی تدبیر معقول بہی تمکو
منظور ہے یا نہین اگر کوئی کام بمقتضاے مطلب تم نے ہمارے معاملہ مین سوچا ہے ارشاد فرماؤ والبتہ اوسوقت جسقدر دشنام دو گے میرا اعزاز و افتخار
ہوگا جادو نے کہا الغرض مناق اگر مجھے کوئی کام کو خاطر ہوتا ہے تو مین کسواسطے بادیہ پیمائی کی تکلیف اپنے اوپر گوارا کرتا اور بیفائدہ محنت
سفر اوٹہاتا اے ضارمنکوس آگاہ ہو کہ میرا نام خناربن خونخوار جادو ہے اور مقام سکونت اصلی میرا جزیرہ کہ مین کوہ فیروزہ پر واقع ہے مگر مین
اکثر اوقات پردہ ظلمات مین رہا کرتا ہون ایکروز بحسب اتفاق کتاب اعمال سحر جو چند پشت سے میرے خاندان مین چلی آتی تہی نکل آئی اور
اوس کتاب سحر مین یہہ عبارت میری نظر سے گذری یعنی میرے جد کلان نے اوس کتاب مین لکہا تہا کہ جنگم جادو ہمارا رفیق قدیم بسبب
پاس نفس مدت دراز تک زندہ رہیگا اوسوقت اگر میرے فرزندان خاص سے کوئی فن سحر مین ناقص رہجاتے وہ جنگم جادو سے فن
سحر کو حاصل کر لے کسواسطے کہ جنگم اس فن مین کامل ترین روزگار ہے اور نیز ہمارا آشناے قدیم ہے وہ پاس دوستی ہمارے فرزندو کی تعلیم
مین عذر نہین کریگا اے ضارمنکوس مین اوس عبارت کو دیکھکر خاموش ہو گیا اگرچہ مین فن سحر مین کمال کو پہونچ گیا ہون مجھے تحصیل سحر
کی حاجت نہین رہی لیکن بمقتضاے علم شئے بہ از جہل شئے شاید چند دقایق و مسایل اور حاصل ہو جائین اسلئے مجھے جنگم جادو کی ملاقات کا
اشتیاق پیدا ہوا اول مین نے اپنے غلام کو واسطے خبر لانیکے اسطرف بہیجا کہ جنگم کی قیام و سکونت کی مفصل خبر لاے چنانچہ وہ غلام فن سحر مین بقدر
قدرت و مہارت رکہتا تہا کہ بزور اعمال سحر طلسم ہفضا مین داخل ہو گیا اور مفصل و مشرح خبر لایا جسوقت مین نے جنگم جادو کی قتل و ہلاک
کی خبر سنی ایک آتش قہر و غضب میری سراپا مین مشتعل ہو گئی کسواسطے کہ جنگم میرے جد کلان کا آشنا اور رفیق تہا مین نے اوسی حالت
غم و غصہ مین اسطرف کا قصد کیا اور جنگم جادو کا قصاص و انتقام اپنے اوپر واجب سمجہا جسوقت یہہ خبر و اخبار میرے کان تک پہونچی کہ لشکر
با ... سلاطین با اطراف و جوانب سے واسطے تحصیل اسکے یہان فراہم ہوے ہین مین نے بزور اعمال سحر ہر ایک سردار لشکر کا حال دریافت کیا
از انجملہ شاہان مقیم جبل اعلی مین جمشید خود پرست کو مین نے بہمہ وجوہ اپنے منشاء دل کی لایق پاکر انتخاب کیا اور دیکہا کہ زور قوت پہلوانی
مین بہی جمشید کا ہمپلہ کوئی نہین ہے علاوہ ازین شرارت و مادہ بدخطائی مین بہی وہ اپنا نظیر نہین رکہتا معہذا اوسکو جنگم کے قصاص و انتقام
لینے کیواسطے تجویز کیا اور فی الحال اسی قصد و ارادہ سے مین یہان آیا ہون کہ جمشید کو بطور خود تربیت کرون اور اوسکا مرتبہ صاحبقرانی فلک
نہم پر پہونچا دون اے ضارمنکوس جسوقت جمشید میرے پاس آئیگا تمام مدارج و مراتب اوسے دونگا اور ہر ایک دقایق سے آگاہ کرونگا
غرضکہ جسوقت ضارمنکوس نے یہہ مژدہ جان بخش اور نوید مسرت افزا خنار جادو سے سنا شدت خوشی سے خنار جادو کا طواف کرنے لگا
اور کہا اے شاہ جادوان عالم اسوقت مین بخوشی دل اور راشد رضا کہتا ہون اگر شاہ جادوان اس مژدہ جان فزا کی صلہ مین صد باپاپوش
کہتا ہی طبعی کی نحس ہو گا مین اپنے سعادت سمجہون ہنوز لفظ پاپوش اوس بدبخت کی زبان سے نکلا تہا کہ فیروز غلام نے چند کفش
اوس نابکار کے سر پر لگائے مین طبعی ہر کفش پر خنار جادو کو سلام کرتا تہا اور خوش ہوتا تہا بالآخر ضارمنکوس نے کہا اے شاہ جادوان اب مجھے
رخصت دو کہ مین جا کر جمشید کو جلد تر یہان لے آون جادو نے کہا اے گیدی تیرے جانیکی کیا ضرورت ہے تو فی الحال ہمارے پاس موجود رہ
اور اپنے کسی غلام کو بہیجدے کہ وہ لشکر مین جا کر جمشید کو خبر دے اور اپنے ہمراہ لے آے یقین ہے کہ جمشید بہی تیری مفارقت مین ضرور ملول و
متفکر ہوگا ضارمنکوس نے خواک غلام سے کہا اے فرزند تو بقدم سرعت و استعجال لشکر مین جا اور یہہ حقیقت حال جمشید کی روبرو بیان کر اور
میری طرف سے یہہ پیام پہونچا کہ اے جمشید تجھے مبارک و مسعود ہو کہ خداوند طبیعت مجردہ تجہپر مہربان ہوا اور اوسنے ایسی دولت لازوال تیرے لیے ارزانی کی ہے کہ وہم و قیاس
... فزون تیرے نہی اوس دولت مجسم کو دیکہکر نہایت مسرور ہوگا بہتر و انسب یہہ ہے کہ تو جلد تر یہان پہونچ اور اگر کسی سبب تو یہان نہ آ سکے تو یقین ہے زمیرا

اوسوقت جمشید ضارمنکوس کی یاد مین ملول و محزون بیٹھا تھا کہ خولک خیمہ مین داخل ہوا اور یہہ مژدہ تازہ و فرحت بخش جمشید کو سنایا جمشید نے
ابتدا سے حقیقت پوچھی خولک نے تمام وقایع گذشتہ جو دیکھا اور سنا تھا بیان کیا اوسوقت جمشید کا فرط خوشی سے یہہ حال ہوا کہ نزدیک
تھا شادی مرگ ہوجائے مگر اپنا جانا لشکر سے مناسب نسمجھا کہ مبادا میرے عدم موجودگی مین کوئی آسیب لشکر پر پہونچے چار و ناچار
صبر کیا اور طبعی کے آنے کا منتظر رہا **الغرض** دانکا حال سنو کہ ضارمنکوس نے وہ تمام شب خنار جادو کے پاس صحبت میکشی
اور حرف و حکایات مین بسر کی آخر شب وہ نابکار طغیانی نشہ سے خواب مرگ مین آلودہ ہوگیا دوسرے روز جب اوس پلید کی آنکھ
کھلی دیکھا نہ وہ باغ ہے نہ وہ سامان ایک خراب آباد کوہستان مین برسر سنگ بیٹھا ہون اور دوسرے پارہ سنگ پر خنار جادو نسل
بیٹھا ہوا ہے اور تمام غلام و خدمتگار حلقہ زدہ خنار کے گرد و پیش خدمت مین موجود ہین طبعی اس واقعہ کو دیکھکر حیرت سے مبہوت ہوگیا
اور کہا اے شاہ جادوان یہہ کیا معاملہ تازہ روبکار ہوا تم یہان کسوقت چلے آے اور مجھے اس ویرانہ مین کسنے پہونچا دیا اے شاہ
جادوان وہ باغ پر تکلف اور ایوان آراستہ کہان ہے تم اوس باغ دلکشا کو چھوڑکر اس خرابہ کوہستان خوفناک مین کسواسطے چلے
آئے مجھے زیادہ تر حیرت اسکی ہے کہ مین اسطرح یہان آپہونچا کہ مجھے اصلا خبر نہوئی کسوقت آیا اور کسنے پہونچایا خنار جادو نے کہا کہ
تجھے اس راز و اسرار کے استفسار سے کیا غرض اور سروکار ہے بس خاموش بیٹھا ہوا تماشا دیکھتا رہ کیا ہوتا ہے اس اثنا مین ایک غلام
حاضری لایا خنار جادو نے ضارمنکوس کو اپنے پاس بلاکر بیٹھا لیا دونون نے طعام زہرمار کیا اور بدستور مذکور تمام روز اوسی کوہستان
ویران مین گذارا وقت شب چند ساعت صحبت میکشی قایم رہی جب دونون ہر دو کس نشہ شراب مین مدہوش ہوگئے طبعی بیخودی کے
عالم مین ایسا غافل ہوکر اوس پارہ سنگ پر دراز ہوا کہ تمام شب اوسی اپنی سراپا کا ہوش نرہا جب نصف شب گذر گئی وہ غلامان چند
کنکرہ بے قید طغیانی نشہ مین مست ہوکر نوبت بنوبت طبعی کے دست بگریبان ہوے اور ولولہ جوانی مین طبعی کی ایسی خودستی کی کہ تمام سکت
تا آلی مقعد کی راہ نکل گئی علی الصباح جب اوس مدہوش کو ہوش آیا اپنے کو عجیب حال بد مین دیکھا کہ مقعد ناپاک سے سیل خون رواں ہے
اور دریدگی کون بیتاب و بیقرار کیے دیتی ہے دل مین کہا اے ضارمنکوس ہر بلا کز آسمان آید خانہ انوری کجا باشد
واقعی میری تقدیر مین کاتب ازل نے بجز تکلیف و آزار کے دوسرا حرف نہین لکھا جہان مین جاتا ہون یہی معاملہ آزار دہ مخلل روح پیش
آتا ہے **مصرع** بجز زمین کہ رسیدیم آسمان پیداست غرضکہ ضارمنکوس اپنے حال بدمآل پر زار زار و قطار رویا اور انجام کار سے اندیشناک ہو
بعدازان بدستور روز گذشتہ چار طرف نظر کی دیکھا کہ آج بجاے کوہستان ایک قلعہ خوش قطع بنا ہوا ہے اور ہر طرف بازار و دکانین معمور و آباد ہین
اور اوس قلعہ مین خنار جادو بغرور و استکبار تمام تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور تمام غلام اپنے اپنے خدمت پر کمربستہ موجود ہین طبعی کی طایر
ہوش یہہ سامان دیکھکر پرواز کر گئی دل مین کہا یا خداوند یہہ کیا تماشا ہے کہ ہر دم ایک معاملہ تازہ پیش آتا ہے اول وہ باغ و ایوان با تکلف
دیکھا پھر وہ کوہستان پر خار نظر آیا اور وہ دونون ایسی نیست و نابود ہوگئی کہ نام و نشان تک باقی نہین رہا اب یہہ قلعہ جدید پیدا ہوا ہے
معلوم نہین کیا اسرار ہے **الغرض** ضارمنکوس نے خنار جادو سے پوچھا اے شاہ جادوان مین عجب حیرت مین مبتلا ہون کہ ہر روز
ایک تماشاے عجیب دکھائی دیتا ہے اور کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ یہہ کیا اسرار ہے مجھے اس معاملہ سے آگاہ کر دو کہ وہ باغ کیسا تھا جو مینے اول روز
دیکھا اور دوسرے دن وہ کوہسار بعد اوسکے یہہ قلعہ سنگین دیکھتا ہون اور دریاے حیرت و استعجاب مین غرق ہوتا ہون جادو نے کہا
چند ساعت صبر کر آخرکار تجھسے کوئی حال مخفی نہین رہنے کا اے ضارمنکوس اصل یہہ ہے کہ یہہ مقام جہان تو بیٹھا ہے وہی ایک
مقام خاص ہے مگر باقی سامان جو تونے دیکھا وہ اعمال حکمت و سحر کا کرشمہ تھا کہ ہر روز مین بزور سحر و افسون اوس کو مختلف اشکال سے تجھے
دکھاتا رہا اے ضارمنکوس اب کسیقدر تجھپر صحیح قدرت ساحری ظاہر و منکشف ہوگئی اب اوٹھ چل جادو جمشید کو ... پاس لے آؤن

اوسکے واسطے کوئی تدبیر کرون ضار منکوس نے یہہ الطاف دیکہکر جادو کے قدم پر سر رکہا اور دیدہاے بے بصیرت کو اوسکی کف پا پر ملا
اور کہا اے خداوند جادوان عالم اس پیر غلام نے اپنی مدت العمر مین صدہا جادوان زبردست کامل الفن کو دیکہا اور سنا ہے لیکن
مثل تمہارے صاحب قدرت و حکمت آجتک میری نظر سے نہین گذرا اے شاہ جادوان آفاق اس غلام کے یہہ آرزو ہی کہ تم اس خانہ زاد
کو بہی اپنے کفش برداری مین سرفراز فرماؤ کہ میری عمر باقیماندہ تمہاری خدمت سراپا نحوست مین بمسرت و شادمانی بسر ہو جاے بلکہ تمناے
دلی یہہ ہے کہ مین اپنے مولاے ریش سے شاہ جادوان کے استانہ بیت الخلا کی جاروب کشی کیا کرون خنار جادو نے کہا ایگیدی بالفعل
صبر کر ہر گاہ دشمنان الیس مستاصل ہو جاینگے مین ضرور تجہے اپنے شاگردی مین ممتاز کرونگا بالجملہ ضار منکوس دیوس ایک حالت خوشی
و خرمی مین بقدم سرعت وہان سے روانہ ہوکر لشکر مین پہونچا اول ایک ساعت اپنے خیمہ مین آرام لیا بعد ازان جمشید کو کہلا بہیجا اے جمشید
ایکذرہ کیواسطے گوشہ خلوت اختیار کرلی مین تیرے پاس آتا ہون جمشید پلید اول ہی استاد بدنہاد کے انتظار مین بیتاب و بیقرار
ہو رہا تہا بمجرد استماع پیام مضطربانہ استقبال کے لئے بارگاہ سے باہر آیا اور استاد بدنہاد کے دست پلید کو بوسہ دیکر مکان خلوت مین
لیگیا ضار منکوس نے اوس حالت مسرت و انبساط مین ازراہ خوش طبعی ایک دہول جمشید کے سر پر ماری اور سینے سے لگاکر اوسکے لب
و رخسار کو بوسہ دیا جمشید نے کہا اے استاد مین ایسی شفقت پدرانہ سے درگذرا کہ جسوقت ریجہی تہہر مارا اگر یہی شفقت ہمیشہ مجہپر رہی
البتہ مین اپنے سر سے سبکدوش ہوجاونگا غرضکہ اوس بادر بخطا شمر پر النفس نے بہی عجالتاً ازراہ شوخی استاد بدنہاد کی ریش دراز کو تہام
کر ایسی تکان سخت دی کہ وہ قرمساق زردگردان ہوگیا اور دستار فضیلت سر سے گرگئی دستار کا گرنا تہا کہ جمشید نے چند کفش پا اوس مرد
کے سر پر لگائین اور قہقہا مارا بعد ازان استاد کی معذرت کی ہر گاہ یہہ رسم سلام و ملاقات اون نا دوستونکی ختم ہوے ضار منکوس نے
کہا اے جمشید آگاہ ہو کہ خداوند طبعیت مجروح نے ایک شخص تیرا مربی و سرپرست ساحر زبردست کامل الفن پردہ غیب سے یہان بہیجا ہے اور
وہ تیرے مدد و استعانت مین ہمہ تن مصروف و سرگرم ہے واقعی ایسا ساحر یکتائی زمانہ ہے کہ پردہ عالم پر اوسکا مثل و نظیر نہین نکلے
گا مینے اوسکے چند کرشمہ اعمال بچشم خود دیکہی اور مین بجان و دل اوسکا مطیع و منقاد ہوگیا بعد ازان ضار منکوس نے تمام حقیقت و سرگذشت
خنار بن خونخوار جادو کی نقل کی جمشید اس مژدہ فرحت بخش کی سنتی سے اسقدر خوش ہوا کہ جامہ سے باہر ہوگیا اور دفور خوشی سے استاد کی
ریش سفید کو ہاتہہ مین لیکر ایک چرخ مستانہ لگایا اور مثل بوزنہ ہر طرف جست و خیز کرتا رہا اور اوس حالت وجد و مسرت مین سخنہاے
مزخرف بہی بکتا جاتا تہا ضار منکوس نے تکلیف درد سے بیتاب ہوکر بے اختیار فریاد کی کہ او مادر قحبہ نطفہ شیطان یہہ کیا حرکت خوش طبعی کی
جو تو میرے ساتہہ خرچ کرتا ہے اے ولد الحرام بس کر اس شوخی سے [illegible] قریب ہے کہ میرے موہاے ریش تمام و کمال برباد ہو جاینگی اور [illegible]
میری جان ناپاک نکل جائیگی اے ظالم میری ریش کو چہوڑ دے اب شدت درد سے میرا حال غیر ہوا جاتا ہے جمشید نے کہا اے استاد آزردہ
نہوئیے اسوقت اوس مثل پر عمل کیا ہے کہ بازی بازی با ریش بابا ہم بازی مین جانتا ہون کہ تو میرا استاد شفیق بمنزلہ پدر کے ہے میری
حرکات طفلانہ سے ہرگز ناخوش نہین ہوویگا کیا [illegible] گوارا کیا ہے پس تو بہی میرے حرکات سے بدمزہ نہو مین تجہکو
بمنزلہ پدر کے سمجہتا ہون [illegible] اسوقت تو نے وہ مژدہ جان بخش سنایا ہے کہ مین جسقدر تیرے ساتہہ ناز کرون
کم ہے اے استاد اسوقت مجہکو وہ مسرت و انبساط حاصل ہوئی ہے کہ مین بے اختیار جامہ انسانیت سے باہر نکل گیا اور بعالم وجد و جوش
[illegible] رقص شادی کرنی لگا [illegible] جمشید [illegible]
[illegible]
[illegible] شاہ جادوان کی خدمت [illegible]

کی فکر کی جاہے کہ اوسکا اشتیاق بموجب بیتاب و بیقرار کیے دیتا ہے قصہ مختصر بعد مذاق و خوشطبعی کی دونوں ملحد نابکار وقت شب بہ بہانہ سیر و شکار
نکلے اور کسی ملازم وغیرہ کو اپنے ہمراہ نہ لیا اور بخط مستقیم اوسی کوہستان میں پہونچے اور دراے کوہ کو طے کرتے ہوئے باغ مذکور میں داخل ہوئے
خنار جادو بدستور سابق تخت وعز و تخت مکلف پر بیٹھا ہوا تھا اور تمام آلات و سامان میکشی تخت کے گرد و پیش چنا ہوا تھا جمشید اور ضرار منکوس
دونوں تخت کی برابر گئے اور خنار نافرجام کو بادب تمام سلام کیا چونکہ خنار ملعون فعل لواطت کا حریص اور علت ابنہ کا مریض تھا جمشید کو
دیکھتے ہی اوس ملعون کی رگ بیحیائی نے حرکت کی بمجرد نگاہ جمشید کو اپنے روا اسے کار کی لئے پسند کیا اور دست گرفتہ اپنے پہلو میں بٹھا کر
لب و رخسار کے بوسے لئے اور اوسی ساعت اپنی خواہش نفس جمشید پر ظاہر کی اور فعل بد کا خواستگار ہوا جمشید بے ننگ و عار بھی گویا مستعد کار رو
بقبضہ تہا اوسیوقت آمادہ ہو گیا اور اپنا روسیاہ کیا غرضکہ بعد روسیاہی خنار جادو نے کہا اے جمشید آگاہ ہو کہ مثل میرے ساحر زبردست تیرا مربی
و سرپرست ہوا ہے میں تجھے مبارکباد دیتا ہوں کہ تیرا ستارہ اقبال اوج آسمان پر تابان ہے اور عنقریب تیرا لواے صاحبقرانی بلند ہوا چاہتا ہے
اے جمشید میں نے چند چیزیں تیرے لیے ایسی تیار کی ہیں کہ پردہ عالم و صفحہ روزگار پر انکا جواب نہیں ہے میں وہ سب چیزیں تجھے دونگا بالفعل
صلاح وقت یہہ ہی کہ جس حال میں تیرا مذہب و ملت الحاد اور طبیعت پرستی ہے تو بلا خوف و وسواس لواے الوہیت کو بلند کر اور اپنے
خداوندی کا شہرہ دے اور ہر فرد بشر سے یہہ بیان کر کہ خداوند طبیعت مجردہ نے مجھے اپنا نایب خاص مقرر کیا ہے بعد اسکے وقتاً فوقتاً تم بھی
خداوندی سے مردمان عالم کو اپنا مطیع فرمان کرلے اور ہر ایک کو اپنے سجدہ کی ترغیب و تکلیف دے غرضکہ بعد اس پند و ہدایت کی خنار جادو نے
ایک مہر منقوش نکالکر اوسی آتش سوزان پر گرم کیا جب وہ مہر منقوش مثل تابہ آہن کی سرخ ہو گئی اوسکو جمشید کی پیشانی پر اسطرح لگایا کہ تمام
نقش مہر پیشانی پر قایم ہو گئی بعد اوسکے ایک روغن عملی پیشانی پر مل دیا بمجرد ملنے روغن کے جلد پیشانی تمام سفید ہو گئی اور وہ حروف مہر سیاہ
مطلق نظر آنے لگے اور درمیان اون حروف کی ایک پیکر آفتاب شیر سوار نمودار ہوے اسیطرح پیکر شیر کی پیشانی پر بھی چند حروف بخط خفی مرقوم
تھی کہ ہرگز پڑھی نجاتی تھی غرضکہ جب خنار جادو اس کام سے فارغ ہو گیا صحبت میکشی قایم کی اور دونوں ملحدونکو تمام شب پریزادان ابلیس پرست کا
رقص و نغمہ سنوایا جب سفیدہ صبح نمودار ہوا یکبار وہ ساز و سامان اور باغ و ایوان نظر سے غایب ہو گیا فقط خنار جادو اور دونوں ملحد نابکار ایک
مغارہ کوہ میں بر سر سنگ بیٹھے رہ گئے اور بجاے گلستان صحرائی پر خار نظر آنے لگا راوی کہتا ہے کہ اوس مغارہ کوہ میں سنگ تراش قدرت
نے چند مقام تراش کر ایسے بناے تھے گویا بناے خود ہر ایک مقام بشکل ایوان بنگیا تھا اور ہر ایک ایوان کے روبرو صحن باغ وسیع و دلکشا
اور چند درخت میوہ دار بھی تھے بلکہ بعض بعض جا سے چشمہ آب شیرین اور سبزہ و گل بھی موجود تھا خنار جادو نے جمشید اور ضرار منکوس سے
کہا جو مقام کہ تمکو اسوقت نظر آتا ہے یہہ سب اصلی و حقیقی ہے اور وہ تماشاے عارضی جو تم نے کل دیکھا تھا وہ میری قدرت سحر اور اعمال
افسون کا کرشمہ تھا اے جمشید و اے ضرار منکوس اگرچہ تمہارا مذہب الحاد میرے نزدیک بھی اچھا ہے لیکن میں اپنا طریق و آئین
جداگانہ رکھتا ہوں یعنی میں سحر و افسون کو کرشمہ سحر کو خداوند مانتا ہوں کیا معنی کہ یہہ امر قرین قیاس ہے کہ جس شخص کو کسی شی خاص سے
انتفاع حاصل ہوتا ہے وہی شے اوسکا خداوند کارساز کہا جاتا ہے چنانچہ میں اور میرے [illegible] آبا [illegible] سحر و افسون سے منتفع ہوں [illegible]
بھی نفس افسون کو خداوند اول اور افسونگر کو خداوند دوم سمجھتا ہوں علاوہ ازین [illegible] اگر فرزند [illegible] کو [illegible] اور اپنا خالق جانا
البتہ [illegible] کہ وہ اوسکے نطفہ سے خلق ہوا ہے [illegible] دوسرے استاد کو اگر شاگرد اپنا خداوند سمجھے کیا قباحت ہے
اسکے علاوہ ہر ایک صورت کو سجدہ کرنا اور اوسی خالق [illegible] ہر فرد بشر کو شایان ہے کیا معنی کہ صورت [illegible] معدن اولاد و آلہ آفرینش ہے
اوسی سجدہ کرنا چاہیے [illegible] ظاہر ہوتی ہے ہر ایک کو
شخص کو سجدہ کرنا اور [illegible]

اسے ضار سنکو مین اسی طرح ملت کا پابند ہون اور ہر ایک اشیا کو خالق جانتا ہون ضار سنکوس نے کہا اے شاہ جادوان مین دیکہتا
ہون کہ ملت الحاد اور تمہارے طریق مین سہل تفاوت ہے مینے اسوقت تمہارا طریق آئین اختیار کیا اور آئندہ سے ملت آزاد کا پابند ہونگا ما
قصہ کوتاہ خنار جادو نے جمشید سے کہا اے جمشید خود پرست آگاہ ہو کہ یہ نقش اور داغ جو مینے تیرے پیشانی پر قائم کیا ہے تو اس داغ کو ہمیشہ
زیر کلاہ و عمامہ مخفی رکہنا ایسا نہو کہ وقت بے وقت کسیکی نظر اس داغ پر جا پڑے اور اوسکی تاثیر مین نقص عاید ہو اگر کبھی بسبب تیری بے احتیاطی کے
کسینے بیوقت و بے محل اس داغ کو دیکھ لیا البتہ قباحت پیش آئیگی اور تمام راز افشا ہو جائیگا اے جمشید مین چند باتین تجھے سمجھاتا ہون تو یاد رکھ
اور اوسپر عمل کر یعنی اول تو بزور شمشیر بقوت بازو مردان عالم اور سلاطین جہان کو اپنے سجدہ کی ترغیب و تکلیف دیجیو اور ہر فرد بشر کو بعطائے روما
اور بوعدہ ملک و سلطنت اپنا مطیع فرمان کر ہرگاہ جو شخص تیری اطاعت قبول نکرے اور تجھسے منحرف رہے البتہ اوسوقت اپنا داغ پیشانی اوسکی نظر کو
دکھا دینا بمجرد دیکہنے نقش پیشانی کی وہ شخص بے اختیار تجھے سجدہ کرلیگا علاوہ اسکے مین فلان کوہ کو مغارہ مین جو تیرے لشکر کے قریب و متصل ہے
باغ بہشت و طبقہ دوزخ کا نمونہ بنا دونگا جب کوئی شخص عالم حیات خواہ ممات مین تیرے نزدیک واجب الرحم اور لایق بخشش ہو تو اوس شخص کو
باغ بہشت مین قیام دینا اگر کسی شخص زندہ کو تو اپنے بخشش سے سرفراز کرے اوس سے کہدینا کہ ابد و لمحہ باغ بہشت کی سیر سے محظوظ ہوا کرے
اور شخص مردہ کے نعش کو کسی گوشہ باغ مین دفن کروا دینا اسیطرح اپنے معتوب و مغضوب کو نار جہنم مشتعل زن مین ڈلوا دینا کہ وہ عاصی بدترین
عذاب سے ہلاک ہو اور مردمان منحرف اس عذاب الیم کے مشاہدہ سے خایف ہون پھر کوئی شخص تجھسے انحراف نہین کریگا علاوہ اسکے مینے یہ تجویز کی
ہے کہ میدان رزمگاہ کے وسط مین ایک قطعہ زمین چالیس گز سے چالیس مربع ناپ کر اوسے بزور اعمال سحر طلسم بند کر دونگا ہرگاہ معرکہ جنگ مین کسی
حریف سے زور آزمائی کی نوبت پہونچی اور تو حریف کو زور و قوت مین اپنے اوپر غالب پائے یا تجھے حریف کا آسانی دستگیر کرنا منظور خاطر ہو اوسوقت
تو اوسی حالت زور آزمائی مین حریف کو کشان کشان اوس موضع طلسم بند پر لیجانا ہرگاہ حریف کا قدم اوس موضع طلسم پر پہونچا اور اوسکے دست
و پا سے طاقت و قوت صلب ہو گئی اور شیرازہ عملی وہ چند ہو جائیگا پھر تو بآسانی حریف پر غالب آسکتا ہے اگر تو اس ہدایت کی خلاف عمل مین لائیگا
البتہ ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے **الغرض** بعد اس فہمایش کے خنار جادو نے جمشید کو ایک شمشیر سحر تاب دی جسکے قبضہ پر اعمال سحر سے
ایک نقش کندہ کیا ہوا تھا جادو نے کہا اے جمشید اس شمشیر سحر تاب کا پردہ عالم پر نظیر نہین ہے مینے کمال محنت و جانفشانی سے اسکو تیار کیا ہے
اس شمشیر برق بلا کا یہ خواص ہے کہ کسی سلاح و یراق پر یہ شمشیر خون آشام بند نہین ہوتی اور کوئی زرہ و سپر اسکے ضرب سہل کو بھی پناہ نہین
کرسکتی اگر کوہ آہنی ہو وہ شمشیر فولادی ہو صاف و پاک قلم کر دیتی ہے مگر یاد رکھ کہ یہ شمشیر اور تیرا داغ پیشانی دونون سوائے معز الدین کے تمام پہلوانان
روے زمین پر کارگر ہونگی اور معز الدین ایسا نہین ہے کہ ان اشیائے سحر سازی مغلوب ہو جاوے اور یہ آلات اوسپر بھی کارگر ہون کسواسطے کہ معز الدین
طلسم کشا اور موید من الغیب ہے اکثر اعمال باطل السحر اوسی یاد ہین قطع نظر اسکے حکمائے کامل الفن مثل میرے اوسکے حامی و معاون ہین اور [illegible]
جہان سے ہی چنانچہ اعمال الطلسم و نیرنجات سے ایسی ترتیب دی ہین کہ روے زمین پر اونکا جواب نہین ہے اور وہ سب چیزین معز الدین کے پاس
ہر وقت موجود رہتی ہین اس سبب سے معز الدین پر کوئی سحر اثر نہین کرتا جمشید بلید خنار جادو کے کلمات کو سنکر اسقدر مغموم ہوا کہ قطرات اشک اوسکی آنکھون سے
ٹپکنے لگے خنار جادو سے کہا اے خداوند جمشید و اے شاہ جادوان عالم تم نے جسقدر مجھ ناچیز کو سرفراز کیا اور یہ اشیائے تحفہ عالم مجھے عطا فرمائین تمہاری شکر
کا شکر ادا نہین کرسکتا مگر باوجود اس خوشی کے مجھے ان اشیا کے حاصل ہونے سے ہوسے وہ غم و اندوہ نہانی کہ ایک مدت مدید سے میرے دل
مین [illegible] اور ہر دم و ہر لحظہ مثل نیشتر پہلوی دل مین خلش کرتا ہے ہنوز موجود ہی حالانکہ خداوند طبیعت خنار جادو نے ایسا [illegible] کہ مین کسی فرد بشر
کو [illegible] خیال مین نہین لاتا اور کسی پہلوان [illegible] سے مین نہین ڈرتا لیکن جسقدر خوف و ہراس [illegible] معز الدین کیطرف سے مجھ
[illegible] مین بیان [illegible] فکر و تشویش مین رہتا ہون کہ کسی صورت سے اوس ہنگامہ بلا کو دفع کرون اے خداوند جمشید [illegible]

کوئی بجز معزالدین دشمن جان کی معالجہ مین غور کرنی چاہیئے کیونکہ مین اوسکے ہاتھ سے نہایت تنگ آگیا ہون جسکی اس کا عشق و ازدست اوسوان روح سے
میرا سینہ دل بلاو زار ہوگیا ہے خنار جادو اس جگہ کو سنکر بے اختیار ہنسا اور اپنے غلام کو آواز دی ہے جسپر جلد جا اور وہ عمود جہل وزن ہماری لے آ جو ہمنے
خاص اپنے فرزند جمشید عجب کے واسطے تیار کی ہے وہی اسکے بدون تاکہ اسکے دل کا رنج و ملال دفع ہو اور یہہ خود پرست میری قدرت خداوندی
پر ایمان لائے غرض غلام حسب ایماء خنار جادو گیا اور ایک لحظہ کی بعد ایک عمود سنگین اوٹھا کرلے آیا جمشید نے جسوقت اوس عمود یا رہ کوہ کو دیکھا حیران
رہگیا دل مین کہا واقعی ایسا عمود نادر روزگار آجتک دیکھنے مین نہین آیا جب بنظر غور اوس عمود کو دیکھا معلوم ہوا کہ سرتا سر آہن تاب کیا ہوا ہے
اور تمام و کمال نقوش سحر سے منقوش ہے خنار جادو نے کہا اے جمشید اس گرز نادر زمانہ کو لے اور شکر خداوند خنار بجالا اور آگاہ ہو کہ اس عمود جہل کے
ضرب خالی نہین جائیگی اور کوئی پہلوان فولادتن رستم توان مع معزالدین زندہ و سلامت نہین رہ سکتا تو اس گرز کا نام عمود قدرت اور جہل طاغیان
مشہور کر سو اسطے کہ یہ حکیم قسطاس اور اوسکے شاگردان خاص کا نام تک اعمال سحر سے اس عمود پر منقوش کر دیا ہے گویا اونکے نام پر طلسم
بندی کی ہے کہ اون حکماء کاملین سے بہی اس عمود جہل کی ضرب کا علاج و درمان نہو سکیگا جمشید یاد رکھ کہ معرکہ کار زار مین بغیر از معزالدین
اس عمود کو کسی پہلوان پر تو آزمایش نکرنا ہان اوس شخص روئین تن پر جسے تو مثل معزالدین فولاد بازو سمجھے مضائقہ نہین ہے ورنہ خبردار ہرگز کبہی
اس عمود سے حرب نکرنا الغرض جمشید اور ضارینکوس نے اون تحفہ ہای تحفہ کی خوشی مین خنار جادو کو پے ہم سجدے کیئے بلکہ جمشید
خود غرض ہفت نوبت خنار جادو کی تصدق ہوا اور کہا اے استاد بیبہا آج ہمنے مدت العمر مین اپنے خداوند حقیقی کو پایا اور بصورت ظاہری دیکہا ہم
یقین کرتا ہون کہ خداوند طبیعت نے جسم بشری مین حلول کیا ہے خنار جادو نے کہا اے جمشید خبردار میرا احوال کسیکے روبرو ظاہر نکرنا مبادا
ہر دوان لشکر میرے حال سے واقف ہوکر میری تلاش کے درپے ہون اور میری اوقات سحر خوانی مین خلل آئے کس واسطے کہ مین ہمیشہ ارتکاز الوہی
مخفی مستحکام عمل سحر مین سعی و کوشش کرتا رہونگا اور تا وقت اینسال عالم تیری رفاقت سے جدا نہین ہونگا ہان بعد انفصال معرکہ جنگ و پیکار اور
یکسوئے اس ہنگامہ کے جو امر مناسب وقت معلوم ہوگا اختیار کرونگا جمشید پلید نے کہا اے دستگیر بیکسان و اے خداوند خود پرستان تم
خوب جانتے ہو کہ میرا دشمن قوی اور عدوے جان سوائے معزالدین کے کوئی نہین ہے اوسکا علاج کرنا مقدم ہو خنار جادو نے کہا اے جمشید جو حقیقی
ہمنے اس عمود کو اعمال سحر سے تیار کیا تہا اوس شب ایک عمل سحر پڑہکر مین سو رہا عالم واقعہ مین کیا دیکہتا ہون کہ تیرے اور معزالدین کے باہم
جنگ کشتی اور زور آزمائی ہو رہی ہے آخر کار تو حریف کو کشان کشان بکر و فریب قطعہ زمین طلسم مین لے آیا بعد ازان تونے یہہ عمود سحر معزالدین
سر پر اس ضرب استوار سے مارا کہ اوسکا دماغ پاش پاش ہوگیا اور ایک فوارہ خون اوسکے سر سے ایسا جاری ہوا کہ تمام زمین معرکہ رنگین ہوگئی اور معزالدین
اوس ضرب سخت کے صدمہ سے بیہوش مطلق ہوکر زمین پر گرا عیاران لشکر اسلام دست بدست اوٹھا کر معزالدین کو لیگئے اسیطرح دوسری شب
بہی بیٹہ وہی عمل کیا پہر وہی معاملہ اوسی عالم خواب مین نظر آیا کہ معزالدین بدستور بیہوش و از خود رفتہ زمین پر پڑا ہوا ہے غرضکہ چار شب متواتر ہمنے
عمل مذکور کی وساطت سے عالم خواب مین یہہ تماشا دیکہا اور معزالدین کو بحالت مجروحی بیہوشی مین مبتلا پایا حتی کہ ہواخواہان معزالدین شوربا کے
یخنی اوسکے حلق مین ڈالتے تہی مگر ایک قطرہ تک حلق مین نجاتا تہا چار روز کامل آب و دانہ اوسکے معدہ مین نہین پہونچا کہ اوسکی حیات کا باعث
ہوتا جمشید غور کر جو شخص بحالت مجروحی و بیہوشی چندروز بے آب و دانہ بستر رنجوری پر پڑا رہیگا اوسکی زیست کی امید و توقع معلوم ممکن نہین کہ ایسا
شخص جانبر ہو جاتے اے جمشید تو بہرحال شاد و خرم رہ کہ یہہ دلیل محکم و برہان قوی تیری فتحمندی و نصرت کی پائی جاتی ہے کہ ہمنے چار شب
تو اتر ایک صورت معزالدین کو بحالت مرگ مبتلا دیکہا ہے ضارینکوس دیوث نے کہا ای خداوند تمہارا قول صحیح و درست ہے ہمنے بہی از روے علم نجوم
دریافت کیا تہا کہ آخر کار جمشید کا ستارہ اقبال اوج آسمان پر طلوع کریگا اور جمشید بدولت و اقبال تمام عالم کا فرمان روا ہوگا جمشید نے کہا اے ضارینکوس
ہنوز زمانہ نوعمری مشغول مطالعات تہا اور وہ تمامی کتاب بیشتر علم نجوم سے کبہی بیشتر نا کندہ ہوتی نہین دیکہی ہرگز کسی علم کی

تعریف کرتا ہے اور کیا گلہ کرتا ہے یہ خنار جادو نے کہا اے جمشید مجھے ایسی سخت زبانی اور ناانصافی اپنے استاد کے حق مین کہنے شایان نہین ہے
آخر کار یہہ قمر مساق میرا استاد ہے اور مدت تک مجھے تربیت کرتا رہا ہے ولیکن انصاف کرو اوسکی بدولت تو کس رتبہ اعلیٰ کو پہونچا ہے اور اب ایسے
وقت عروج منزلت مین اوسکو نظر حقارت سے دیکھتا ہے اور حق استادی اوسکا خاک مذلت مین ملاتا ہے یہہ طریق انصاف اور آئین اوسکے
کے خلاف ہے جمشید نے کہا ایخداوند مینے چند الفاظ اپنے استاد کی جناب مین ازراہ ناز و شوخی طبع کہے ہین نہ با فروختگی خاطر ایخداوند
تمکو معلوم نہین کہ میرا استاد قمر مساق ہمیشہ میرا ناز نارواا اوٹھاتا ہے اور مین ہمیشہ اوسکی خدمت مین گستاخ رہتا ہون چنانچہ اکثر اوقات یہہ اتفاق ہوا
کہ استاد کی معشوقہ خاص کو بہی مین اپنے تحت و تصرف مین لے آیا ہون اور یہہ حرکت میرے استاد شفیق کو ناگوار نہین ہوے بلکہ اوسنے بخوشی دل
اور بصد رضا مجھے اجازت دیدی ہے اسے شاہ جادوان تم خیال کرو کہ استاد کو کسقدر میری خاطر عزیز ہے کہ ہنگام خواہش نفس اپنے زن و
معشوقہ کو مجھسے دریغ نہین رکہتا میرے حوالہ کر دیتا ہے اسیطرح مجھے بہی اپنے استاد بدنہاد کی ذات بحسن جان و دل سے عزیز ہے اسواسطے مین
اس قمر مساق کو مثل جان شیرین اپنے پاس سے جدا نہین کرتا علاوہ اسکے مین اپنے سرمایہ حیات مین بہی ایک استاد عجایب روزگار اپنا زیر
مشق رکہتا ہون اور نہ کسی دوسرے کو مثل اپنے استاد دیوس کے شفیق و مہربان پاتا ہون سچ یہہ ہے کہ پردہ عالم پر میرے استاد کو جسنم کا مثل
و نظیر پیدا نہین ہوا اور اگر کوئی ہوا بہی البتہ ہندوستان کی گلی بن مین اس شکل و صورت کا انسان ملیگا خنار جادو نے اس جملہ کو سنکر بے اختیار
قہقہا مارا اور کہا اے جمشید آگاہ ہو کہ میرا اسقدر تکلیف اوٹھا کر یہان آنا اور تیرے حال پر شفقت و الطاف کرنا فقط دو وجہ سے ہوا ہے اول اسلئے
جنگم افسونگر کا قصاص و انتقام لینا کسلئے کہ جنگم میرے جد کلان کا رفیق و برادر خوانده تہا اور وہ قصاص بہی خاص تیرے ہاتہ سے لینا ضرور سمجہا
کسواسطے کہ تو بہی مثل میری اصل و نسل سے ایک مادہ ذاتی شرارت و فتنہ پردازی کا رکہتا ہے گویا تو خاص نطفہ شیطان سے پیدا ہوا ہے بلکہ ابلیس سے بدتر
فساد کے مقصد سے نکلا ہے معہذا اس قصاص کے لینے مین کوئی دوسرا شریر النفس تجھسے بہتر میرے خیال مین نہین آیا قطع نظر اسکے مینے تجھے
طراق بےحیائی و بےغیرتی مین بہی یکتائی زمانہ بہمہ صفات موصوف پایا دوسرے یہہ کہ مینے تجھے خاص اپنے دفع مرض کے لئے معجون تحفہ سمجہا
اور حصول لذت نفس کے لائق انتخاب کیا ہے کیا معنی کہ جہانتک مینے خیال کیا اس کام کے لائق کوئی سلاطین زادہ اور پہلوان زمانہ میرے
نظر مین نہین آیا کہ میرے تشنہ کامی کو سیراب کرتا ان تجھے بجمیع صفات موصوف دیکھکر مینے پسند کیا ہے اے جمشید تجھکو بہر حال میری اطاعت و فرمانبرداری
کرنی چاہئے القصہ بعد اس قیل و قال کی خنار جادو نے ایک ورق کاغذ پر تخت کا نقشہ کہینچا اور جمشید کے حوالہ کیا کہ ایک تخت طلائی مرصع
کار اس نقشہ کے موافق اسی وضع و ترکیب کا جلد تر بنوا کر میرے پاس بہیجدے کہ مین اوس تخت کو اعمال سحر سے مطلسم کر دون کہ ہنگام جلوس
مردمان عالم خواہ مخواہ تیری اطاعت قبول کرلین اور تجھے اپنا خداوند سمجہکر تیرے اقوال کو صادق جانین دوسرے ایک اسپ تازی نژاد بہی
کسی مقام دور دراز سے اپنی سواری کے واسطے خرید کر یا لا یا میرے پاس بہجوادے کہ اوس مرکب کو بہی بزور اعمال سحر مین روئین تن و
جہان گرد کر دون بعد ازان اس کام سے فرصت پاکر اپنے شیاطین اور غلامان خاص کو حکم دونگا کہ اوس تخت و مرکب کو فلان کوہ پر لیجا کر مخفی
رکہو اور اوس کوہ پر ایک باغ پر فضا خوشنما بہشت شکل حسرت البیما آراستہ کر دونگا کہ چشم سپہر نے بہی مثل اوسکے نہ دیکہا ہوگا ؎ دل ربا و
سرور بود و دیدہ را ضیا بہرجا ست نام او کرد باغ دلکشا ؎ اے جمشید جب یہہ سب سامان درست و مہیا ہو جائیگا اوسوقت تو کوہ مذکور پر
جانا اور ایک ہفتہ قیام کرنا ہر گاہ شیاطین تجھے وہان دیکہینگے فی الفور تخت و مرکب کو تیرے حوالہ کر دینگے تو اوس تخت پر جلوس کرنا اور تخت مذکور
کا نام تخت قدرت رکہنا اسیطرح مرکب کو اسپ قدرت مشہور کرنا لیکن قبل حصول ہونے اشیاء مذکور کے جملہ سلاطین مخلصان قدیم کو اپنے پاس بلانا اور
اونسے کہنا کہ اے یاران ہمدم و ہم نفس تم جانتے ہو کہ خداوند طبیعت بہرہ و بعالم ظاہر ہونے نہین ہے اس صورت مین اوسکا ایک نایب بہی
عالم ظاہری مین ہونا ضرور ہے کہ بندگان خداوند ہر وقت پر توجمال خداوندی سے مشرف ہوتی رہین اسواسطے خداوند طبیعت نے مجھے ازراہ الطاف

نیابت کے لایق انتخاب کیا اور مسند نیابت پر سرفراز فرمایا ہے کہ مین احکامات خداوندی کو وقتاً فوقتاً شایع کرون اور بندگان خداوند طبیعت کو
کی ترغیب دون پار و اسوقت جو شخص مجھے با شد رضا اور صدق دل سے سجدہ کریگا مین اوسے حسب فرمان خداوندی اور اپنے لوازم کرم
سے اس بہشت مین جو تمہارے پیش نظر ہے مقام دونگا بعد مرگ وہ شخص باغ بہشت مین سیر کرتا ہے ورد جو بندہ درگاہ مہر سے سجود و اطاعت سے
منحرف رہیگا اوسے یہہ نار جہنم نصیب ہوگی جسکو تم مشتعل دیکھتے ہو ایسے شخص کو قیامت تک عذاب نار سے نجات و رہائی نہین ہے ہمکو اسکی بھی
یقین ہے کہ جملہ حاضرین جلسہ اس بیم و امید سے تیرے معتقد ہونگی ہرگاہ تو اس گفتگو کو تمام کریگا وہ شیاطین عالم غیب سے تخت مرکب
تیرے پاس پہونچا دینگی اوس کرشمہ ظاہری کو دیکھکر بعض بعض منحرف بہی تیری شان و مرتبہ خداوندی کے قایل ہو جاینگے جب تو اس کام سے
فارغ ہووے بعض مردمان سخت دل و مضبوط عقیدہ کو بجز دست شمشیر جہانکشا اپنا مطیع فرمان کر اکسواسطیکہ ؎ کاریکہ ز صلح بر نیاید بدشہ
دیوانگی در و بباید ہو علاوہ ازین بخشش و سخا مین اپنا مات الیسار از زر کہ مردمان بامر رو زمال کی حرص و طمع سے تیری اطاعت قبول کرینگے
بعد ازان تو بلا وسواس و بلا شرکت غیری فرمان روائی کرنا اور کوس خداوندی بجانا اسے جمشید مین تجھے اس حال سے بہی آگاہ کرتا ہون کہ
شاہزادہ معز الدین ہنوز طلسم مین موجود ہے اور اوسنے تمام و کمال طبقات و مراحل طلسم کو مفتوح کر لیا ہے لیکن ایک حصار طلسم باقی رہا ہے
وہ فقط ایک سہل عمل پر وابستہ و قایم ہے قریب تر وہ بہی باطل ہو جائیگا شینے یہہ بہی سنا ہے کہ فی الحال چند روز معز الدین طلسم مینا سے باہر
نہین آئیگا کسواسطیکہ اوسی الفرام کتخدائی درپیش ہے یعنی معز الدین مع حکیم قسطاس و حکماے دیگر و قیمتہ تاجدار سر انجام جشن عروسی او تیاری
و آراستگی مقامات طلسم کے فکر مین بہہ تن مصروف و سرگرم ہے اور ابو الحسن جوہری بہی معز الدین کا شریک کار ہے احتمال ہے کہ معز الدین بہی
چالیس روز تک طلسم مین رہی اور لشکر مین نہ آسے اسے جمشید تجھے چاہیئے کہ اپنا سر انجام کار تمام و کمال دس روز کے عرصہ مین درست و مہیا کر رکھے
ایک سحر تساہل نکر جمشید نے تمام وقایع طویل خنار جادو سے سنا اور بجان و دل اوسکی ہدایت و تلقین کو قبول و منظور کیا اوسوقت خولک غلام نے
لکھا اسے شاہ جادوان چند روز ہوے کہ ایک اسپ عربی نژاد کنارہ دریا پر فلان سوداگر کے پاس دیکہا ہے البتہ وہ مرکب سلاطین فیروز جاہ
کی سواری کے لایق ہے صاحبقران خود پرستان اگر اوس مرکب کو سوداگر سے منگالی البتہ مناسب ہوگا جمشید خولک غلام پر نہایت غضبناک ہوا اور
لکھا او غلام بی ادب پاجی الاصل کیا گمہ کہتا ہے کہ مجھے صاحبقران کہتا ہے اسے کوتہ چشم نمک بحرام تو نہین جانتا کہ مجھے مرتبہ خداوندی ملا ہے
اب مین صاحبقران نہین رہا خبردار آیندہ یہہ کلمہ گستاخی زبان سے نہ نکالنا اور ہمیشہ مجھے خداوند جمشید کہنا بس جلد جا اور پانچہزار دینار سرخ خزانہ
خداوندی سے لیکر اوس مرکب عربی کو خرید لا اور شاہ جادوان کی خدمت مین بالا بالا ہو پہنچا دی مگر کوئی مردمان لشکر مین اس حال سے واقف نہو
خولک غلام اوسیوقت روانہ ہوگیا بعد ازان جمشید نے مہتر سمنک عیار سے کہا اے مہتر تو جلد کسی زرگر چالاکدست کو مقام صحرا مین مخفی لیجا کر اوس
زرگر سے ایک تخت طلائی موافق اس نقشہ کے تیار کروا اور میرے پاس یہان لے آ مگر یہہ خیال رکھنا کہ بعد تیار ہونے تخت کی اوسوقت زرگر کو
ہلاک کر دینا کہ یہہ راز و اسرار افشا ہو جاسے خنار جادو نے کہا اے مہتر زرگر کا ہلاک کرنا کیا ضرور ہے تو اوسی میرے پاس لے آنا مین اوسکا ایسا بندوبست
معقول کر دونگا کہ پہر اوسی افشاے راز کی مجال و قدرت نہین رہیگی **القصہ** جب تمام کام جمشید کو درست ہوگئی اور اوس ملعون نے خنار جادو سے
کل اشیاء مسحورہ کو حاصل کر لیا اور ہر طرح اوسکی خاطر جمع ہوگئی اوسوقت مع خنار منکوس راندہ درگاہ الہی کے خنار سے رخصت ہوکر اپنے لشکر نگینہ اثر
مین آیا بعد جانے جمشید کے خنار سفی النار جادو نے یہہ طریقہ اختیار کیا کہ ہر روز وقت شب اہل لشکر کی نظر سے مخفی اسطرح جمشید کے خیمہ مین
آتا ہے کہ بجز خنار منکوس و پوسکی کوئی فرد بشر اوسکے حال سے واقف و ماہر نہین ہوتا اور وہ ساحر بے ننگ و عار ہر شب خلوت مین جمشید کے ساتھ ہم
ہوتا ہی اور فعل شنیع سے کام دل حاصل کرتا ہے ہرگاہ چار ساعت شب باقی رہتی ہے وہ رو سیاہ اپنے مسکن کو چلا جاتا ہی راوی
سلسلہ بند افسانہ بیان کرتا ہے کہ خنار نے اپنا مقام سکونت اون مغارات کوہ و جبل مین مقرر کیا ہے جسکا ذکر اول گوش گذار سامعان فیض اثر

ہو چکا ہے غرضکہ خمار جادو نے ہر چہار طرف سے اوس کوہ و جبال کو بزور اعمال سحر ایسا طلسم بند کر دیا ہے کہ کوئی پرندہ و درندہ وحشت و چرند اوس صحرا و کوہ
سے گذر نہیں سکتا اور اگر بالفرض کوئی زور آور ادھر جا نکلا اوسے ایسے اشکال مہیب و صور خوفناک نظر آتی ہیں کہ اون اشکال کو دیکھکر مرعوب ہوتا ہے
اس سبب سے کوئی زور آور اوس طرف نہیں جاتا علاوہ اسکے اوس کافر نے کوہ و دشت کو بسبب آمد پرندہ و درندگی نظر سے ایسا مسدود کر دیا ہے کہ مطلق
اوس طرف راہ نظر نہ آتی تھی اور وہ لعین ہر شب بزور سحر جمشید کی خلوت میں جاکر کام دل حاصل کیا کرتا ہے اور بعد فراغ روسیاہی ایک دو ساعت
کے لیے میدان کارزار میں جاکر ایک قطعہ زمین کو مطلسم کرتا ہے یعنی اول چالیس گز سے چالیس گز مربع قطعہ زمین کو پیمایش کیا او خطوط مثلث
کھینچکر اعمال سحر و طلسم سے مسحور کیا تھا اسیطرح ہر شب میدان جنگ میں جاکر عمل سحر کی تجدید اور استحکام کیا کرتا ہے کہ جمشید بہنگام زور آزمائی
بسبب اثر سحر حریف پر غالب آئے بعد ازان بدستور معین چار ساعت شب باقیماندہ سے اپنے مسکن کو روانہ ہوجاتا ہے **الغرض** اوس کافر نے
سات روز کامل اعمال سحر کا ورد کیا اور ایک ہفتہ کی محنت و سعی میں اوس قطعہ زمین کو حسب دلخواہ مطلسم کر دیا اور ہر شب اس عمل کو ایسا مخفی کرتا تھا
کہ بجز جمشید طبعی اور غلامان چند خواص و تواب و بجز اکی کوئی دوسرا واقف و آگاہ نہوا اور نہ اوس سطح زمین کی شان و ہیئت میں کسیطرح کا فرق آیا
کہ جسکے سبب بھید از کسی پر ظاہر ہوتا غرضکہ اوس بیدین نطفہ ابلیس یعنی خمار فی النار جادو نے اس کام سے فرصت پاکر سرداران لشکر جمشید کیطرف
توجہ کی اور چند سرداران نامی گرامی مثل رجاس مردار خوار و تلخاس مردار خوار و لقواس قیافہ فیل زور و تلخوم بن الخوم مصری و شلختو مصری و پیلتن
بن بیلکن و شقی و بہرام دشقی و صنغول و صعفول و غیرہ پہلوانان تہمتن کو کہ ایک شجاعت و بہادری میں رستم و افراسیاب وقت تھا پسند کیا اور
پہلوانان رستم توان کے نام لکھ لیگیا اور ہر ایک سردار کے نام پر علیحدہ علیحدہ سحر و افسون پڑہا بعد ازان سیمرغ کے پر منگا کر ایک ایک پر کو ہر ایک سردار کے
نام سے باعمال سحر تیار کیا اور دوسرے روز جمشید کی خلوت میں جاکر وہ پر ہاے سیمرغ افسون دمیدہ جمشید کو دیئے اور کہا کہ جسوقت کوئی سردار تیرے
لشکر کا حریف کی مقابلہ میں جانیکا قصد کرے تو ایک پر اوسکی دستار و عمامہ میں اسطرح رکھ دینا کہ حریف کی نظر سے مخفی رہے اے جمشید وقت
مقابلہ و محاربہ اوس سردار پہلوان کا زور و قوت حریف پر چہار چند ہوجائیگا اور میں تجھے یہہ بھی اختیار دیتا ہوں کہ خواہ تو وقت مقابلہ کسی سردار و
پہلوان کو یہہ پر مستعار دی خواہ اوسی ہیئت کیواسطے بخشدے جمشید خمار جادو کی اس عطاے بے غایت سے اسقدر خوش ہوا کہ فرط خوشی سے غول مست
کی مانند ناچنے لگا اور اوس حالت پا کوبی میں خمار منکوس کے سر پر ایک دہول ایسے لگاے کہ عمامہ حکمت وہ ترجا گرا بعد ازان ریش گرفتہ اول
خمار منکوس کے لب و رخسار سے بوسے لیے پھر اوستاد و بد نہاد کو سجدہ کیا خمار منکوس بندہ غرض جمشید کو سجدہ کرتے ایسے اسقدر خوش دل ہوا کہ خر مردہ کی
مانند پہول گیا اور اوس دہول کو اوسے طفلانہ و ناز معشوقانہ سمجھکر خاموش ہو رہا بلکہ دلمیں کہا اگر جمشید اسوقت بجاے دہول صد کفش کہنہ بہی لگاتے
میں زیادہ خورسند ہوں اور ہر کفش کو عطاے خداوندی سمجہوں کسواسطے کہ جمشید کا مرتبہ بسبب جاہ و عالی خمار جادو کے ایسا بلند تر ہے کہ منصب خداوندی
پر پہونچگیا ہے ہر چند اب چند روز سے جمشید مجھے بچشم حقارت سے ہی کمتر شمار کرتا ہے مگر یہہ نصیب میرے کہ جمشید نے مجھے سجدہ کرے اور اوستاد سمجھے
اگر اس اعزاز پر اوستے دہول لگاے کچھ مضایقہ نہیں ہے الغرض خمار منکوس قطع نظر اسکی فیما بین میرے اور جمشید کے قدیم الایام سے مذاق و استہزا
ہوتا رہا ہے اور جس حال میں کہ جمشید او میں فاعل و مفعول ہوتی رہی ہیں پھر دہول و کفش کا رے کا برا ماننا حماقت ہے غرضکہ خمار منکوس دول اوس
دہول کہا کر کمال خوش ہوا جمشید نے کہا اے اوستاد میں تجھسے یہہ بات پوچھتا ہوں راست راست بیان کر کہ اسوقت معز الدین کی بلندی
اقبال اور میری یاوری طالع میں کسقدر فرق و تفاوت پاتا ہے خمار منکوس نے کہا اے جمشید بس یہہ سمجھ کہ جسقدر زمین و آسمان میں فرق
میں ہے اوسیقدر تیرے اور معز الدین کی بلندی طالع میں تفاوت ہے یعنی نیر خورشید جاہ و جلال اوج آسمان پر تابان ہے اور معز الدین کا نیر
اقبال تحت الشعاع زوال میں غروب ہوتا ہے غرضکہ جب یہہ صحبت ختم ہو چکی خمار جادو نے تخلیہ کیا اور بعد روسیاہی اپنے مسکن کو روانہ ہوا
اس اثنا میں جو لاک غلام [illegible] نے [illegible] بہزاد کو کہا [illegible] پسند کیا اور اوسیوقت اوس

ساحرین نے چند اسماے سحر مرکب کہکر باہم دم کئے اور اوس ہوا کو ایسا کیا کہ اونپر کوئی حربہ اور سپر کارگر نہو علاوہ اوسکے اوس مرکب کو عامل
سحر نے بانواع و اقسام رنگ طاوس زرین بال کی مانند مرصع بنا دیا بعد ازان سمنک عیار وہ تخت طلائی تو تیار ہمراہ لیکے حاضر ہوا اور خنار کو
دکھایا خنار نے اول چند افسون اوس زرگر پر دم کئے کہ اوس بیچارے کی قوت گویائی زائل ہو گئی بعد ازان اوس تخت کو خنار جادو نے
نقوش سحر سے آراستہ کیا اور بعد درستی جملہ اشیا کو اپنے شیاطین تابع سحر اور غلامان ساحر کے حوالہ کر دیا اور فہمایش کی کہ تم اس تخت و مرکب کو فلان
کوہ پر لیجا کر مخفی رکھو ہرگاہ جمشید اوس کوہ پر پہونچے تم فلان وقت کل چیزین جمشید کو دیدینا بعد ازان وہ ساحر بیدین خود اوس کوہ پر گیا اور ایک
سطح وسیع و ہموار دیکھکر اسماے سحر اوس سطح پر دم کئے طرفۃ العین مین ایک باغ پر فضا پر تکلف تمام مزروان آراستہ ہو گیا جسمین سواے گل
و ریاحین شگفتہ اور اشجار پر ثمر وغیرہ غنچہ ہاے نو دمیدہ کی دوسری شے نظر آتی تھی جہان تک نظر کام کرتی تہی تختہ تختہ گلہاے رنگا رنگ
شگفتہ و ناشگفتہ دکھائی دیتی تہی اور جا بجا چشمہ ہاے مصفا پانی سے لبریز تھی اسیطرح دوسرے مغارہ کوہ مین باعمال سحر طبقات آتش سوزان
ترتیب دیکر اوس غار عمیق کو جانوران موذیہ مثل مار و کژدم و نہنگ وغیرہ حشرات الارض سے معمور کیا یعنی اوس مغارہ کوہ کو نمونہ دوزخ بنایا و قعر
وہ آتش سحر مغارات کوہ مین ایسی شعلہ زنی کرتی تہی کہ ہر ایک شعلہ آتش فلک پر پہونچتا تہا جب یہہ ساز و سامان درست ہو گیا خنار جادو
حسب دستور وقت شب جمشید کے پاس آیا اور کہا اے جمشید آگاہ ہو کہ اب قدرت خداوندی سے سب سامان حسب دلخواہ مہیا ہو گیا ہے
تو فراغ خاطر سے تخت قدرت پر جلوس کر اور اپنے خداوندی کا شہرہ دے مگر خبردار اول لشکر اسلام کا متعرض حال نہونا اور کسی قسم کا اظہار
خداوندی اہل اسلام سے نکرنا ورنہ بجز پشیمانی کچہہ حاصل نہوگا کسواسطے کہ تیرے طالع مین لشکر اسلام سے بالفعل حرب و ضرب کی ممانعت کلی ہے
مبادا تو لشکر اسلام سے پرخاش و خصومت پیدا کرے اور یہہ ساختہ و پرداختہ سب از دست و برباد ہو جاوے اے جمشید اس امر کا ضرور خیال رکھنا چاہیے
کہ تا آنکہ معزالدین سے کہ لشکر اسلام اور اہل لشکر کو کسیطرح کی تکلیف ندینا فی الحال ان سلاطین و شاہان مختلف مذاہب کو اپنا مطیع فرما کر اسیطرح
اوس عمود سحر کو سواے حرب معزالدین کسی پہلوان کے مقابلہ مین آزمایش نکرنا وہ عمود سحر خاص معزالدین کے جنگ و پیکار کیواسطے علی الخصوص
معزالدین کے نام سے مینے تیار کیا ہے اے جمشید یاد رکھ کہ اوس عمود کی ضرب پر معزالدین کے ہلاک و مرگ مینے مقدر کی ہے مگر سواے جنگ معزالدین
کسی لاو جنگ آزما پر اوسکا امتحان نکرنا ورنہ خطاے فاش پائیگا اے جمشید آجکی رات تو آرام و عافیت گذار دے کل صبح ایک بارگاہ عالی پر تکلف استادہ
کروانا اور تخت خداوندی پر جلوس فرمانا جسوقت سرداران لشکر بارگاہ مین جمع ہو جاوین ہر ایک کو علی قدر مراتب خلعت و انعام سے سرفراز کرنا اور
جو امور مینے تجہے سمجہائے ہین اون پر کاربند رہنا بس اب مین جاتا ہون پہر اپنے وقت معین پر آجاؤن گا غرضکہ بعد اس پند و نصایح کی خنار
جادو چلا گیا بعد ازان جمشید علی الصباح اوٹہا اور داروغہ توشک خانہ کو بلوا کر حکم دیا کہ جلد تر ایک بارگاہ مغلی ایسی تیار کرواو کہ چشم فلک نے
بہی مثل اوسکے ندیکہی ہو کسواسطے کہ خداوند طبیعت مجروہ نے مجہے آج خدمت نیابت بخشی اور اپنا نایب خاص مقرر کیا ہے جسوقت بارگاہ
مغلی استادہ ہو گئے وقت جلوس تخت جو واقعہ آج شبکو فیما بین میرے اور خداوند کے پیش آیا ہے وہ کل ... سلاطین و سرداران لشکر
کے روبرو ظاہر کرونگا داروغہ توشک خانہ یہہ گفتگو حیرت افزا سنکر چلا آیا اور حسب الحکم جمشید پلید کی ایک بارگاہ عالی بکمال زینت و رفعت مع ویا...
نور و تیار کرا دے اور تمام سامان فرش و فروش قمقمہ و قندیل طلائے و شیشہ آلات وغیرہ سے بارگاہ کو آراستہ کر دیا جب وہ بارگاہ سہ گانہ میدان لشکر
مین استادہ ہو گئین تمام لشکر مین چرچا ہو گیا کہ آج خداوند طبیعت مجروہ نے جمشید کو نیابت کا عہدہ بخشا ہے چنانچہ اوسی اعزاز و منزلت کی
خوشی مین جمشید جشن کریگا اسواسطے یہہ بارگاہ مغلی استادہ کی گئی ہے غرضکہ بعد استادہ ہونے بارگاہ کے آخر روز جمشید پلید نے تخت نیابت
خداوندی پر جلوس کیا اور لشکر نکبت اثر مین نوبتخانہ شادمانی بجا سے ہر طرف نقارہاے خوشی و خرمی کی صدا آنے لگی بعد ازان جمشید پلید لباس ...
پر تکلف پہنکر بجاہ و جلال تخت پر بیٹہا سرداران لشکر اس ہنگام لشکر بارگاہ مین جا حاضر ہوئے بجاشی بیدین مستفطی وغیرہ سرداران رفیق اور یاران

قدیم جمشید نے دیکھا کہ آج جمشید لباس جواہر نگار سے پیراستہ کئے ہوئے عجب شان و شوکت اور نخوت و غرور سے تخت پر بیٹھا ہوا ہے سرداران لشکر اس تماشے کو دیکھکر حیران ہوئے کہ یہہ کیا معاملہ ہے ہم نے کبھی اس جمشید کو باین جاہ و نخوت نہیں دیکھا آج کیا معاملہ ہے کہ جمشید نے ایسی آراستگی کی ہے بیشک و شبہہ کوئی امر تازہ روبکار ہوا ہے غرضکہ جسوقت سرداران لشکر بارگاہ میں جمع ہوگئے جمشید نے باستکبار تمام سرداران لشکر کیطرف مخاطب ہو کر کہا اے یاران قدیم و اے بندگان خداوند طبیعت مجردہ تم اسوقت کیا بنظر حیرت و استعجاب دیکھ رہے ہو ایک لحظہ میری طرف متوجہ ہو میں تم سے یہہ بات پوچھتا ہوں تم راست راست بیان کرو اور بقسم و سوگند کہو کہ میں نے تمہاری ساتھ آجتک کیا کیا سلوک و مراعات ملحوظ رکھی ہیں سرداران مذکور بلکہ تمام حاضرین بارگاہ ہمزبان ہوئے اور سب نے متفق اللفظ از راہ خوشامد اوس سگ بیحیا کی تعریف و توصیف کی جمشید نے نجاشے سے پوچھا اے ملک حبشہ تم میرے رفیق قدیم ہو یاد کرو میں تم سے ہمیشہ مذہب و ملت کے معاملہ میں کیا کہتا رہا ہوں نجاشے نے کہا تم نے بارہا یہی کہا ہے کہ صانع حقیقی کل اشیا کا خداوند طبیعت مجردہ ہے اور ہر شے طبیعت کی خلق کی ہوئی ہے پس ہر ایک شے مخلوق کو اور ہر ایک طبیعت کو خالق تصور کرنا چاہیے اور جسقدر طبایع مختلف مخلوق ہیں وہ سب طبیعت مجردہ کی ذرات و کرشمے ہیں جمشید نے کہا آفرین صد آفرین اے بندہ خاص خداوند تو نے اس عبارت کو خوب لفظوں میں بیان کیا اور تو میرے منشاء دل کو قرار واقعی سمجھ گیا بندہ دانش اسیکا نام ہے اے بندہ خاص تو خوب جانتا ہے کہ خداوند طبیعت بسبب لطافت ذات اور صفائی جوہر خداوندی کے اپنے بندوں کی نظر میں جلوہ گر نہیں ہوسکتا تھا اور آجتک بندگان خداوند طبیعت و مقلدان ملت خداوند نامرئی کی صفت و ثنا نادیدہ کیا کرتے تھے کوئی بندہ خداوند کے پرتو جمال سے مشرف ہوتا تھا البتہ سیر اسرا کیفوع کا شان خداوندی میں نقش پیدا کرتا تھا معہذا خداوند نے یہہ خیال کیا کہ ایسی ذات لطیف کیواسطے جلوہ گری ضرور ہے اور عالم ظاہری میں بھی ایک نایب مثل ذات خداوند رہنا چاہئے اور ذات خداوند ہمیشہ پیکر نایب میں حلول کرتی رہے تاکہ بندگان راسخ الاعتقاد اپنے نظر جوہر شناس سے جلوہ خداوند دیکھتے رہیں اگرچہ ذات خاص خداوند صورت میں بھی مخفی رہیگی بازہم باعتبار نامرئی کسیقدر پرتو افگن ہوگی اور شان خداوندی نظر آئیگی چنانچہ کل شب مجکو عجیب و غریب واقعہ گذرا کہ یکبار ذات خداوند نے میری پیکر میں حلول کیا اور ایسے ایسے الہامات مجھے ہوئے ہیں کہ میں بیان نہیں کرسکتا مگر اسوقت مجھے یقین کامل ہوگیا کہ جوہر ذات خداوند میں ہوں ای حاضرین دربار میں عالم خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ناگاہ ایک شے غیر مفہوم مثل ضیاء الشمس ایسی مجھپر ظاہر ہوئی کہ اوسکی لمعات ضیا سے میری نظر خیرہ و خیرہ ہونے لگی بعد ازان پردہ غیب سے ایک آواز آئی یعنی کوئی کہتا ہے کہ اے جمشید فرزند خاص خداوند بنظر غور اسطرف دیکھ یہہ لمعات ضیا اوسی جوہر ذات کی ہیں جسے تو خداوند طبیعت مجردہ اور خالق اشیا سمجھتا ہے مگر وہ پھر آواز میرے کان میں آئی اور وہ کرشمہ میں نے بچشم خود دیکھا میرے ہوش و حواس قایم نہ رہے میں بے اختیار سجدہ میں گر ا بار دگر وہی آواز آئی پھر میں نے بدستور اول سجدہ کیا غرضکہ سات مرتبہ وہی آواز آئی اور میں نے پیہم سجدے کئے بعد ازان آواز آئی اے جمشید تجھے مژدہ ہو کہ آج ہماری جوہر ذاتی نے تیرے پیکر خاکی میں حلول کیا اور تجھے اپنے تفضلات خداوندی سے عہدہ نیابت بخشتا کہ تو مثل ہماری عالم ظاہری میں مسجود خلایق اور مرجع انام ہے اور بندگان خاص تجھے اپنا خداوند سمجھیں ای فرزند خداوند تو اپنے یاران و مسازو تابعان قدیم کو آگاہی دیدیتا کہ وہ گروہ بجائے خداوند طبیعت مجردہ تجھے سمجھیں اور بدستور معین تجھے سجدہ کرتی رہیں اے حاضرین دربار آگاہ ہو کہ جس حالمیں طبیعت مجردہ نے میری منت اپنے بندگان و پیروان طریقت کو پیام دیا ہے اس اعتبار سے میں تمہارا پیغمبر اور نایب خداوند مقرر ہوا اور دوسرے مجھے مظہر ذات خداوند کہنا چاہئے معہذا ان مراتب کے اعتبار سے تم مجھے اپنا خداوند اصلی سمجھو اور جلد تر اپنے خداوند کو بخلوص عقیدت سجدہ کرو کہ تم اپنے اعمال و کردار کی مکافات سے رستگاری پاؤ اے بندگان خاص و مقربان با اختصاص تمکو مژدہ ہو کہ خداوند نے تمہارے لئے مراتب اعلی و مناصب بلند تقدیر کئے ہیں قریب ہے تم کو وہ مراتب جلیلہ ارزانی ہونیوالے ہیں ایکدن میں تم بچشم خود دیکھو گے کہ کرشمہ مقدرات خداوندی کا کیسا ظہور ہوتا ہے یعنی خداوند طبیعت مجردہ اپنی قدرت خداوندی سے ہماری لشکر کے گرد و نواح میں ایک باغ بہشت اور طبقہ دوزخ آشکارا کریگا مجھے خداوند کا یہہ حکم ہے کہ تو ہماری بندوں کو کہہ کہ خداوند

اور تفقدات خاص سے آگاہ کرے کہ مطیعان خداوند اور پیروان ملت بعد مرگ باغ بہشت مین مقیم رہینگے اور عاصیان بدکردار کا مقر اصلی طبقہ
جہنم مین ہوگا اسلیے مین اپنے بندون پر بغیر از اطاعت و سجود زیادہ تر تکلیف گوارا نہین کرتا مین خوب جانتا ہون کہ میرے بندے محنت و
تکلیف شاقہ کی متحمل نہین ہونیکے مینے اپنے بندونکو ہر طرح کی آزادی دے رکھی ہے اور تمام افعال نیک و بد و اشیاے عالم اونکو حلال و
مباح کی ہین جو فعل اونکے دل مین آئے اختیار کرین اور حسب خواہش عمل مین لائین حتی کہ شرب خمر و افعال مذموم یعنی زنا و لواطت وغیرہ
جایز و حلال کیے ہین اے بندگان عقیدت یاد رکھو مین وہ خداوند نہین ہون کہ اپنے بندونکو کسی فعل ناآئین کا پابند رکھون اور لذایذ نعماے
عالم سے سبکو محروم کردون یعنی مثل خداے مسلمانان وغیرہ اقوام تم پر بھی حکم و احکام سخت شریعت کی جاری کرون اے بندگان خاص دیکھو اگرچہ
خداوند نے مجھے بظاہر نایب مقرر کیا ہے ورنہ درحاصل جسوقت خداوند طبیعت نے مجھہ مین حلول کیا گویا اوسنے مجھے مثل اپنی ذات کی بنا دیا اور اپنے
اعزاز و منزلت کی سبب سے ایک تخت قدرت اور اسپ قدرت و شمشیر قدرت و عمود قدرت وغیرہ سامان بھی دینے کا مجھسے وعدہ کیا یقین ہے
اسے دو چار روز کے عرصہ مین اشیاء چہارگانہ مقدرات خداوندی پردہ غیب سے تمہارے روبرو مجھے عطا ہونگی اور تمکو قدرت خداوندی کا حال
کھلیگا البتہ اوسوقت مین مجاز ہونگا کہ بقدرت خداوندی دوستونکو نہال اور دشمنان خداوند کو پامال کرون یعنی جسپر میرا قہر نازل ہوگا اوسے
آتش دوزخ مین ڈالونگا اور جسکو مستحق مراحم دیکھونگا اوسی باغ بہشت مین منزل اعلی عطا کرونگا اے بندگان راسخ الایمان خداوند کا دوست
وہی ہے کہ خداوند کو سجدہ کرے اور دشمن وہی کہ خداوند کے سجدہ سے تمرد اختیار کرے یارو تم سب خوشدل و مطمئن رہو کہ مین ہمیشہ اپنے
دوستونکو حالت حیات مین بانواع و اقسام الطاف خداوندی اور بخشش و انعام لایق سے سرفراز کرونگا اور بعد مرگ بھی اپنے بندونکی معافی گناہ
کا وعدہ کرتا ہون اسیطرح بندہ متمرد و غیر طریقت کو خواہ وہ کسی مرتبہ و منزلت کا ہو اور کیسا ہی اقتدار شوکت و جلال رکھتا ہو اوسپر ہمیشہ قہر
و عذاب نازل کرونگا اور انجام کار اس جرم مین بدترین عذاب سے ہلاک و پامال کرونگا بس اب تم نے سب احکامات و مقدمات میری زبان سے
سن لیے اب مجھے سجدہ کرو اور اپنے خداوند کو پہچانو الغرض جسوقت سرداران لشکر نے یہہ عبارت طویل اور روایت تازہ جمشید کی زبانی
سنی ہر ایک کو حیرت ہوئی اور عالم تحیر مین ہر شخص جمشید کی شکل کو دیکھتا تھا آخرکار حاضرین دربار نے دیکھا کہ بجز امتثال امر چارہ نہین ناچار
تمام غلام و خدمتگار اور پہلوانان لشکر نے اوس بے ننگ و عار کو سجدہ کیا اور دیر تک سجدہ مین جھکے رہے بعد ازان جمشید پلید نے کہا اے
بندگان راسخ الاعتقاد تمہارا سجدہ درگاہ خداوندی مین قبول ہوا اب سر اوٹھاو اور دیکھو مین نے تمپر رحمت نازل کی ہے جسوقت تمام اشخاص
وہین مستقطی و اجناس سردار خوار وغیرہ سلاطین و امرا نے سجدہ سے سر اوٹھایا عجب طرح کی نکہت و بوے خوش اونکے دماغ مین آئی کہ ہر ایک کا پیراہن
تک معطر ہو گیا ہر شخص حیران تھا کہ آج جمشید کو یہہ قدرت کسطرح حاصل ہو گئی جو سراسر فہم و قیاس سے باہر ہے اور نہ کبھی پیشتر ہم نے ایسے کلمات تعلی
حیرت خیز جمشید کی زبان سے سنی ہین معلوم نہین یہہ کیا اسرار ہے راوی کہتا ہے کہ غلامان خونخوار سے ایک غلام ساحر اس مجمع مین موجود تھا
اوس غلام نے بزور عمل سحر نکہت و بو سے بارگاہ کو معطر و معنبر کر دیا تھا کہ جمشید کے کرشمہ خداوندی کے سبب پر تصدیق ہو جاوے قصہ کوتاہ
جمشید نے ضمارسنگوس کیطرف مخاطب ہو کر کہا اے ضمارسنگوس ہر چند تو میرا معلم قدیم ہے مجھے ہر طرح تیری مراعات منظور ہے لیکن یہہ مراتب و مناصب
کہ اسوقت مجھے حاصل ہوے ہین یہہ سب خداوند طبیعت مجردہ کی عطاے خاص ہین یہہ سمجھنا چاہیے کہ خداوند طبیعت نے مجھے اپنا فرزند ولی عہد
مقرر کیا اور تم سب بندونکو میری اطاعت و سجود پر مامور فرمایا ہے اے ضمارسنگوس تو کس تحیر و استعجاب مین تھا دیکھتا ہون کہ مجھکو سجدہ نہین کرتا
معلوم ہوتا ہے کہ تجھے میرے خداوندی مین کچھ شبہہ ہے ضمارسنگوس نے کہا اے جمشید مین اس حیرت مین ہون کہ مینے کبھی پیشتر اسطرحکی
کلمات تعجب خیز تیری زبان سے نہین سنی تہی معلوم نہین آج تو بخلاف سابق کیا زبان سے کہتا ہے اور یہہ کیا اسرار تازہ وقوع مین آیا ہے جو فہم
و ادراک سے باہر ہے اے جمشید دو حال سے خالی نہین یا تجھے دفعتاً کوئی مرض دیوانگی لاحق ہوا ہے جسکے سبب سے تجھے جنون و مالیخولیا

نوبت پہونچی ہے اور اس وحشت مین بے اختیار ایسے سخنان ہذیان واہی تباہی بکنے لگا یا فی الحقیقت خداوند طبیعت نے بذات خاص تجھ
مین حلول کیا ہے تو موافق تیرے بیان کی اپنی فرزندی و ولیعہدی مین تجھے ممتاز کیا ہے اور یہہ سب بیان تیرا اصلی و واقعی ہے کہ خداوند
تخت و اسپ تجھ موعود قدرت او بہشت و دوزخ سے تجھے دینے کا وعدہ کیا ہے کیا عجب ہے کہ موافق تیرے قول کے ظہور مین آے
کیونکہ قدرت خداوندی سے بعید نہین کہ ایسی تمام اشیا تیرے واسطے پیدا کردے اور نیز قرین عقل یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ واقعہ اسیطرح پیش آ، مبہم
حال تیرا راست و دروغ قریب تر ظاہر ہوجائیگا او کوئی علامت تازہ تیرے ارشد سے بھی ایسی ظاہر ہوگئی کہ ہر کس و ناکس اوسی دیکھیگا و ر کریگا اور تجھے
خداوند سمجھیگا اوسوقت مین کیا تمام عالم خودبخود تجھے سجدہ کریگا اور مجھے بھی سجدہ کرنے مین عذر و انکار نہوگا غرض ضلالت و نون ملاعین نے اول ہی سے باہم
اس تمہید کا مشورہ کرلیا تہا یعنی ضحاک نے یوہین سے جمشید سے کہا تہا کہ تو اول اس قبیل کی گفتگو کرنا اور مین اوسکے جواب مین یہہ کہونگا بعد اوسکے
تو حاضرین دربار سے یہہ کہنا کہ ایہا الناس آجکی شب اس جلسہ مین تمہارے سامنے مین اپنی ذات کیطرف رجوع کرونگا تم سب میری خداوندی کا
کرشمہ دیکھنا الغرض جمشید نے اوسوقت شب ایک مجلس آراستہ کی اور حاضرین مجلس کے سامنے جمشید پر ایک حالت محویت ایسی طاری
ہوئی کہ خودبخود اوسکی آنکہین بند ہوگئین او جمشید صورت دیوار بنگیا ایک لحظہ کے بعد اوسی حالت محویت و بیہوشی مین خودبخود استادہ ہوگیا اور
حرکات مجنونانہ کرنے لگا بعد ازان بزبان کف آلود کہا اے فرزند رشید و ای جمشید ولیعہد خداوند آگاہ ہو کہ خالق کل اشیا میری ذات سے عبارت
ہے اور ایحال میں نے بقدرت خداوندی تیرے پیکر خاکی مین حلول کیا اور تجھے بجاے خود مجھ خلائق بنایا ہے کہ عالم ظاہر مین بھی مخلوق میرے جلوہ خداوندی
سے بہرہ مند ہو الغرض جو شخص تجھے بصدق نیت سجدہ کرے اور نیز با دل و جان مطیع ہو اوس بندہ عقیدت مند سے بہشت کے دینے کا
وعدہ کر اور الطاف و مراحم خداوندی و نیز معطایاے دولت و حشمت کا امیدوار فرما اور دشمنان متمرد کو بدترین عقوبت سے ہلاک کرنا اسیواسطے
خداوند نے طبقات دوزخ بھی عالم ظاہر مین تقدیر کی ہے کہ دشمنان خداوند کو با جہنم مین پہونچانا اے فرزند تیرا استاد بدنہاد سست پیمان
ہنوز تیری خداوندی پر ایمان نہین لایا شاید وہ کسی علامت خاص اور کرشمہ خداوندی کے دیکھنے کا خواستگار ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زیادہ
ترسیہ قلب تیرہ درون ہے خیر کچھ مضایقہ نہین تو اوس کافر نعمت کو تنبیہ و نفرین نکرنا کسواسطے کہ وہ مستحق ملامت نہین ہے اور جو کچھ وہ
کہتا ہے واقعی خالی از مصلحت نہین ہے تو اوسکے بیان کو بدگمانی و بے اعتقادی پر محمول نسمجھو کیا معنی کہ اوسکا پیرایہ بیان اس امر پر مبنی
ہے کہ کوئی کرشمہ ظاہری اور جلوہ خداوندی کے علامت تجھ مین ظاہر ہوا اور اوس علامت کو دیکھکر ہر دونان سست عقیدہ بھی
ایمان لے آوین اسلئے ہم حسب خواہشگاری تیرے استاد بدنہاد کے ایک داغ محبت اور تمغاے فرزندی و ولیعہدی اپنی قدرت
خاص سے اسیوقت تیری پیشانی پر ظاہر کرتے ہین کہ بمجرد معاینہ اوس داغ کی تمام مخلوق خودبخود تجھے سجدہ کرینگے مگر یاد رکھ تو اوس داغ
کو بغیر کسی ضرورت کی ہر شخص کو نہ دکہانا بلکہ ہمیشہ زیر عمامہ و خود مخفی رکھنا راوی شفتہ حال پراگندہ مقال کو ایک جا مقدمہ یہہ بھی گذارش
کرنا ضرور ہے کہ اوس حرامزادہ نابکار رفتار بن خونخوار فی النار جاودہ نے جمشید کو اس معاملہ مین یہہ ہدایت کی تہی کہ جس شخص کو تو ایکبار
داغ پیشانی دکہلاوے بعد ہفتہ کے اوس شخص کو مکرر داغ مذکور دکہانا چاہیے کہ اوسکا اثر شخص مذکور کے دل پر قایم و بحال رہے
اگر خلاف اسکے ظہور مین آئیگا البتہ عمل سحر مین نقص پیدا ہوجائیگا اس باعث سے جمشید پلید ہر کس و ناکس کو داغ پیشانی نہین دکہاتا
اور حتی الامکان سرداران لشکر کو زبانی اطاعت کی ترغیب دیتا ہے آمدیم برقصہ حال کہ جمشید پلید مکار و دغا باز اوس حالت
و جہالت مین عجب طرح کی کلمات ہذیان واہی تباہی بکتا تہا اور انواع و اقسام کے حرکات مضحک کر رہا تہا اور ہر وہان جلسہ ایک عالم
حیرت و استعجاب مین وہ تماشا دیکھ رہے تہے اور خاموش و لب بستہ جمشید کی گفتگو سنتے تہے او جمشید کی یہہ کیفیت تہی کہ
کبھی ایک دو لمحہ عالم سکوت و بیہوشی مین رہتا تہا اور کبھی او شکر خدا [illegible] دیوس کی سراپا کو بنظر غور دیکھکر قہقہہ لگاتا تہا

جمشید کی نوکر ہین اور جمشید کا شہرہ خداوندی سنتی تہی مگر اسطرف کچہہ خیال نکیا اور اپنے خیمون مین بآرام تمام بیٹہے رہے اس جماعت مین سب لوگ
مسلمان اور عوام الناس ہی ہین کہ اول ہی اس مذہب الحاد کی شریک نہین ہوئی تہی وجہ اصلی اسکی یہہ ہے کہ اس جماعت ہرگز علم وفہم سی بہرہ
نہین رکہتی ایسے جاہل مطلق ہین کہ کسی طرح کی نیک وبد مین تمیز نہین کرتی یہہ گروہ مسلمانان وحشی خصایل محمد اخشید کی ہمراہ بغداد سی آئی تہی اور
اوسوقت سے انکی بود وباش ملک مصر مین ہوئی چنانچہ اکثر اس جماعت مین محمد اخشید کی اولاد سی ہین غرضکہ اس جماعت نی اپنی جگہہ سی حرکت نہین
کی اور جمشید کے شعبدہ کو لغو وبیہودہ سمجہا القصہ روز ہشتم جمشید پلید باشارہ خنار جادو مع ضار سنکوس ونجاشی ودیگر سرداران خاص سوار ہوکر
اوس کوہ پر گیا جہان اوس ساحرہ لعین نی اسپ وتخت وغیرہ اشیای قدرت مخفی رکہی تہین ہرگاہ جمشید لعین مع سلاطین چند وفوج قلیل قلہ کوہ
پہونچا اور ایک مقام بلند پر استادہ ہوا ہمراہیان جمشید نے چار طرف نظر کی کیا دیکہتی ہین کہ اوس کوہ کی سطح پر ایک باغ پر فضا وچمن آراستہ نظر آتا ہی
اور جہان تک نظر جاتی ہی بجز گل ریاحین کی کوئی دوسری شی نہین دکہائی دیتی اس تماشی کو دیکہکر جملہ ہمراہی متحیر ہوئی دل مین کہتی تہی کہ یہہ مقام
پہلے ہی ہم نی دیکہا ہے یہان بجز سنگ لاخ وخار مغیلان کوئی باغ وغیرہ موجود نتہا اس مدت مین یہہ سامان واسباب کسطرح پیدا ہوگیا اول ذکر ہوچکا ہے
کہ یہہ سب کرشمہ اوسی ساحرہ غدار خنار جادو کی سحر وافسون کا ہی مگر مردمان لشکر بسبب نادانستگی اس سامان کو دیکہکر تعجب کرتی ہین چنانچہ اسوقت
ہر ایک کو یہہ تماشای تازہ دیکہکر حیرت دامنگیر حال ہوئی ایک لمحہ نگذرا تہا کہ ناگاہ چند کس عجیب وغریب شکل وصورت کی گوشہ کوہ سی پیدا ہوئی
ایک تخت مکلف طلائی اور ایک مرکب پری نژاد اور ایک عمود سنگین وشمشیر اونکی ہمراہ تہا اول اون مردمان غیبی نی جمشید کو سجدہ کیا بعد ازان کہا
ای شہریار
درگاہ خداوند گزینا خاص خداوند بلکہ خاص ذات خداوند جو اشیا تو نی اپنی ذات خاص کی واسطے تقدیر کی تہین وہ حسب الحکم خداوند طبیعت مجردہ ہم بندگان
تمام کوہ سے نیچے لیکر حاضر ہوئی ہین جمشید نی اوس شمشیر قدرت کو کمر مین باندہا اور عمود قدرت کو کندہی پر رکہا اور اسپ قدرت پر سوار ہوکر بغرور ونخوت
دیکہکر اپنی اپنی لشکر مین تمام اور شان وشکوہ اپنی بارگاہ مین داخل ہوا ہر ایک لشکر سلاطین کی جو اسمین وہان موجود تہے اس تماشای عجیب خلاف قیاس کو
اوسکی خیمہ مین گیا تہا اور ذاکر گئی اور سلاطین کے روبرو اس خبر تازہ کا اظہار کیا اتفاق سے اوس روز نصرون بہی بکران شاہ خارجی کی ملاقات کیواسطی
بکران شاہ خارجی کی خیمہ مین بیٹہا تہا حاکم بندہ عرض پہلوانان اور آورکا سنگ خانہ ہی اور ہر ایک پہلوان کی خصیہ مالی کیا کرتا ہے وہ لعین ہی اوسوقت
کہ جاسوس نی یہہ خبر تازہ سنائی بکران سواحرف وحکایت مین مصروف تہا غرضکہ یہہ تینون نابکار شریر النفس باہم صحبت مین بیٹہا ہوئی کلمہ وکلام کررہی تہے
یعنی تم اور معزالدین وولود بہجم زادگی بکران شاہ نی نصرون کی طرف مخاطب ہوکر کہا ای ملک نصرون تم جانتی ہو کہ اس لشکر مین چند قسم کے انسان ہین
بعضی پیغمبری پیشانی پر لکہی ہوئی کا دعوا رکہتی ہو حالانکہ تمہارا جد اعلی باعتقاد اہل اسلام کاذب تہا بہرحال تم اوسی سلسلہ خاندان مین
شامل ہو
الغرض کہ یہ ہوا اور بعضی مثل بکران شاہ اگرچہ برای نام مسلمان ہے مگر دشمن آل پیغمبری اب رہا شبوط ویلی وہ خود اصل الاصول پیغمبری کا دعوا کرتا ہی
بلکہ پیغمبر بنا ہوا ہی مگر باوجود اس مراتب کی سلاطین مذکورہ سے اب تک کسینے علوہیت کا دعوا نہین کیا تہا بارے اب جمشید کو یہہ جرات ورسوخ پیدا ہوا
کہ دعوای علوہیت کرنی لگا اس بات سی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جمشید کی ہاتہ سی ہمکو کبہی نکبہی ضرور اذیت وتکلیف پہونچیگی نصرون نی کہا
ای ملک فی الحال زمانہ کا رنگ دیکہو کیا ہوتا ہے اور کیا معاملات تازہ پیش آتی ہین مگر ای بکران شاہ معلوم ہوتا ہی کہ جمشید کی دماغ مین کچہہ
خلل واقع ہوا ہی جو یہہ خیال خام اوس نی دل مین پکایا ہی یعنی ایک دعوای نعوذ بدروغ کی وجہہ کرنی لگا گمان ہوتا ہی کہ اسمین کوئی راز
واسرار نہفتہ ہی بکران شاہ نی کہا ای نصرون ہمنی سنا ہی کہ نجاشی وغیرہ سلاطین لشکر جمشید نی بہی جمشید کو سجدہ کیا ہی اس صورت مین کوئی امر
تازہ ظہور ووقوع ہوا ہی کسواسطی کہ مصرع تا نباشد چیزکی مردم نگویند چیزہا پس تعجب نہین کہ ضار سنکوس نی بزور عمل سحر کوئی شی تازہ تیار کی ہو
اور جمشید نے وقت کو غنیمت اور میدان کو خالی پاکر یہہ دعوای بی سروپا کیا ہو الوحاکم نی کہا ہرچہ باشد ہمارا کیا میشم کندہ کرسکتا ہی بالفرض
اگر جمشید ہمکو سجدہ کی تکلیف دیگا ہمین یہہ عذر کافی ہی کہ ہمارا سجدہ کرنا معزالدین کی قتل وہلاک پر منحصر وموقوف ہی جسوقت تو اوس بانی فساد کو

مغلوب یا ہلاک کریگا اور یہہ آشوب و فتنہ و فساد اس سرزمین سے رفع و دفع ہو جائیگا ہم بلا عذر تیری اطاعت قبول کرینگے اور ایک
سجدہ نہیں بلکہ شب و روز تیری آستان پر جبہ سائی کرتے رہینگے مگر یہہ ضرور نہیں ہی کہ ہم اوسوقت ہی بصدق نیت و صفائی دل جمشید کی اطاعت
مین حلقہ بگوش رہیں فقط اپنی وعدہ کو وفا کرینگے اور بظاہر جمشید کی خدائی کے قایل رہینگے حاصل کلام اسیطرح اشبو لاوہ ولیمی کو بھی خبر پہونچی
اور احمق بیچاری زمانہ نے اس خبر کو سنکر اپنی غلام و رفیقان خاص سی کہا ای بندگان ویلم آج شبکو مجھی وحی نازل ہوچکی ہی مین اول ہی اس خبر کو
سن چکا ہوں خداوند ویلم نے مجھی بخوبی آگاہ کردیا ہی کہ جمشید خود پرست قریب تر دعوای خدائی کریگا اور اپنی سرداران لشکر کو جو عقل و فہم سی بہرہ
نہیں رکھتی سجدہ کرنیکی ترغیب دیگا مگر انجام کار خداوند کا اوسپر ایسا قہر و غضب نازل ہوگا کہ وہ خود بخود پیغمبر خداوند ویلم کا مطیع فرمان ہو جائیگا بعد ازان
یہہ خبر سلطان شاہ و آذر شاہ و ملک الیونہ کی کان تک پہونچی تینوں سلاطین اس خبر وحشت اثر کو سنکر متفکر ہوئی اور باہمدگر موافق اپنی فہم و ذکا کی ذکر و اذکار
کرتے رہی سلطان شاہ نے کہا یارو تم نے سنا کہ کیا گل تازہ کہلا ہے یعنی جمشید خود پرست کو اب وہ مرتبہ حاصل ہوگیا کہ شاہی سی خدائی کرنی لگا تو
اوس بیچاری پوچھی ہنوز تجھے رتبہ شاہی ہی حاصل نہیں ہوا تہا پہر منصب خدائی کسطرح مل گیا سہ تو کار زمین را نکو ساختی ۔ کہ با آسمان نیز پرداختی ۔ تو
ای آذر شاہ خدا خیر کرے مجھے آثار بد نظر آتی ہین دیکھیئے کیا معاملہ پیش آنیوالا ہے تم اس ہنگامہ کو سرسری سمجھو مجھے یہہ فتنہ قیامت دور تک پہیلتا
معلوم ہوتا ہے اوسطرف عیاران لشکر اسلام نے امیر مجاہد الدین نامدار کو اس واقعہ سی آگاہ کیا امیر نامدار نے سرداران لشکر سی کہا لو صاحبو این گل دیگر
شگفت اوس مسخرہ عالم جمشید ناہنجار نے لوای الوہیت بلند کیا ہی اور گیدی کہتا ہی کہ مین خداوند خالق اشیا ہوں اور ایک شمشیر و اسپ اور تخت
وجود ہی پردہ غیب سی اوسکی اختراع ہی یعقوب نے کہا ای امیر نامدار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس نطفہ شیطان ضار منکوس نے کوئی عمل تازہ سحر
و افسون سی تیار کیا ہوگا اور جمشید گیدی کو اوس کا کرشمہ دکہایا ہوگا وہ کم حوصلہ بے ہنگ و عار اوسپر مغرور و نازان ہوکر ایسی بیجا ہی زبان سے
نکلتا ہے ظاہر اب اوسکا پیمانہ عمر لبریز ہوچکا ہے کوئی دن مین فی النار و السقر ہوا چاہتا ہے ہنوز اوس بیمایہ کا دبدبہ شاہی کس پایہ کو پہونچا
کہ مرتبہ خدائی کمال کو پہونچیگا وہ نابکار جو کچہہ کہتا ہے گنہ کہتا ہے کیسدن اگر اوس طرف اس بندہ کا گذر ہوا پہر خداوندی کے قلعی کہل جائیگی
مگر اس خبر کی شہرت مین ضرور کوئی اسرار مخفی ہے خاطر جمع رکہو عنقریب معلوم ہوجائیگا بالجملہ تمام عساکر سلاطین مین اس خبر کا ایسا چرچا
پہیلا کہ ہر فرد بشر کی زبان پر یہی کلمہ تہا کوئی کہتا تہا یارو ہم سنتے ہین کہ ضار منکوس نے ایک مہرہ سحر تیار کیا اور اوس مہرہ کو جمشید کی مقعد مین
رکہدیا ہے کوئی یہہ بیان کرتا تہا کہ طبعی مردود جمشید سے اغلام کرتا ہے اور وقت کار اوسکی مقعد کے اندر افسون سحر دم کرتا جاتا ہی اس سبب سے
جمشید روئین تن ہوا ہے اور خدائی کا دعوا کرنے لگا غرضکہ ہر شخص مختلف روایت بیان کرتا تہا مگر حال اصلی کسی کو دریافت نتہا اوسطرف
جمشید پلید بارگاہ مین پہونچا اور بمسرت و شادمانی تخت پر بیٹہا جو شخص اوسوقت جمشید کو دیکہتا تہا اوسکا رعب و داب تماشائین کی دل مین
اس مرتبہ جاگزین ہوتا تہا کہ وہ شخص بی اختیار سجدہ مین جہک جاتا تہا غرضکہ جمشید کے لشکر مین کوئی شخص باقی نہین رہا کہ جس نے جمشید کو
سجدہ نکیا ہو ہاں وہ ایک جماعت مسلمانان وحشی خصلت باقی ہے ورنہ ادنی و اعلی جمشید کے دام سحر مین گرفتار ہوگئے ازانجملہ نجاشی
بادشاہ حبشہ بدل و جان جمشید کا مطیع و منقاد ہوگیا ہر گاہ جمشید پلید راندہ درگاہ کبریائی اپنے لشکر اور اہل لشکر کی طرف سے مطمئن ہوگیا
اور بہمہ وجوہ اوس لعین نے اپنی خاطر جمع کرلی اوسوقت جمشید نے اپنا دبدبہ خداوندی ظاہر کرنیکا قصد کیا اول اشبو لاوہ ولیمی
کو پیغام بہیجا کہ ای ملک دیار ویلم آگاہ ہوتا وقتیکہ مین بندہ طبیعت مجردہ تہا جب تک دعوای بندگی کرتا تہا اور اب تو نے سنا ہوگا
کہ مینے کیا مرتبہ حاصل کیا اور خداوند طبیعت مجردہ نے مجہہ مین لیاقت خداوندی دیکہکر اپنا نایب اور فرزند خاص مقرر کیا ہے اور
مثل اپنی ذات کے مجھے مرتبہ خداوندی عطا کیا ہے حتے کہ جوہر ذات خداوندی میری رگ و پے مین داخل ہوگیا یعنی خداوند نے بہ اقتضاے
میرے پیکر مین حلول کیا اب مجھے خداوند کا یہہ حکم ہے کہ جو شخص تجھے سجدہ کرے تو اوسی انواع انواع بخشش و کرم سے سرفراز کرو جو نہ کرے نافرمانی

اختیار کرے اوس کا سہرا کردن شیشہ قدرت سے ہیں ہیچ اتنی سے سجدہ کرے اور اوس کی نعش کو طبقات جہنم مین ڈالدی کہ ہمیشہ عذاب مین
مبتلی رہے اور وہ اپنے گناہ کی مکافات پائے ای اشبوط مین تجھے بپاس حقوق دوستی کہتا ہون کہ اسوقت تیری حق مین دوام بہتر و مناسب
مین اول یہہ کہ تو مجھے اپنا معبود و خالق کل اشیا سمجھا اور مجھے بصدق دل سجدہ کر بعد ازان بفراغ خاطر و دلجمعی تمام باسایش و آرام اوقات گذار
اور امیدوار الطاف خداوندی رہ مین کسی طرح کی تجھے تکلیف و ایذا نہین دونگا اور نہ تیری دولت و سلطنت کا متعرض ہونگا کیا معنی کہ
مجھے اسقدر خواہش ہے کہ تو مجھے اپنا معبود سمجھکر جملہ عساکر سلاطین کی روبرو میرے آستانہ خداوندی کی جاروب کشی کرے اور ہمیشہ جبین
فرسائی کرتا رہے اور دوسرا کام یہہ ہے کہ اگر تیرا ارادہ نافرمانی کا ہو اس صورت مین تو جنگ و پیکار کا آمادہ رہ اے اشبوط تو میری سلسلہ بیان
کو یہہ نسمجھا کہ مین فقط تیرے ہی تکلیف دہی پر قناعت کرونگا تو دیکھیو کہ اسی قسم کی پیام اور احکامات خداوندی تمام لشکرون مین جاری کرونگا
اور ہر ایک شاہ و سلاطین کو اپنے سجدہ کی تکلیف دونگا اور مزید برآن جس طرح ممکن ہوگا جملہ سلاطین کو اپنا مطیع فرمان کر لونگا کسلیے کہ فی الحال
مجھے یہی کام پیش نہاد ہمت ہے اور یہہ بھی تجھے معلوم ہے کہ لشکر اسلام اور سرداران معزالدین کی سات مین عداوت قلبی رکھتا ہون مین اجل
اوس سے پرخاش و خصومت ظاہر کرتا لیکن فی الحال وہ عداوت و دشمنی یک لخت سینے دل سے نکال دی ہے اس سبب سے کہ خداوند
خالق کو اپنی بندون کے سات امورات دنیوی مین عداوت و پرخاش سزاوار نہین ہے خداوند کو ہرحال مین بندون پر مہربان رہنا شایان ہے
ہان جسوقت وہ عرب زادہ یعنی معزالدین طلسم سے باہر آئیگا اوسوقت اوس بندہ مغرور کو بھی اپنے سجدہ کے لیے طلب کرونگا اگر معزالدین نے
حکم خداوندی کو منظور کر لیا اور بلا عذر و حجت آستانہ خداوندی پر چلا آیا البتہ اس صورت مین وہ بندہ خاص اور مقرب درگاہ بلکہ نظر کردہ خداوند شمار
کیا جائیگا کسواسطے کہ وہ ایک بندہ منتخب بندگان خداوندی سے ہے اور خدا نے اوسی صاحبقران عمروز و راورترین روزگار بنایا اور منصب طلسم
کشائی پر ممتاز کیا ہے چنانچہ بپاس مراتب خداوندی اوسی اپنا ید قدرت کہتا ہے اور خداوندگار شاہ خاص یہہ ہے کہ معزالدین کو صاحبقران دوران
اور پہلوان جہان خطاب عطا کرے اور درصورت نافرمانی تم سب دیکھو گی کہ بزور قدرت سے خداوند اوس بندہ مغرور و منحرف کو کیسا نرم کرتا ہے
کہ تمام عمر یاد رکھیگا اور اپنے تمردی سے پشیمان ہوگا **الغرض** جب یہہ پیام اشبوط شاہ خرہیدم نے سنا ایک دود غضب اوسکی دماغ سے
نکلا اور عالم روشن نظر مین تیرہ و تاریک ہو گیا اشبوط نے اوسیوقت سرداران لشکر اور پہلوانان شمشیرزن کو مثل دمخواران غمخوار رفاقت
و شمسال فیل گردن و گرہ گیر گرہ پیشانی کہ ہر ایک اپنے کو دلاوری و بہادری مین رستم دستان و سام و نریمان جانتا تہا بارگاہ مین بلایا
اور اون سردارون سے پوچہا کہ ای عقلمندان طریق ویلم وای پیروان ملت پیغمبر بزرگ تمہین قسم ہے خداوند ویلم کی تم بیان کرو کہ پیغمبر ویلم کو یہہ غیرت
و رسوائی کس طرح شایان ہے کہ بذات خود پیغمبر ہو کر ایک ملحد بے دین کو سجدہ کرے اور حق و ناحق اوس کا مطیع فرمان ہو جاوے اور مطیع بھی
ایسے شخص کا جو بزور دولت و قوت بالسبب مکر و جادو دعوای باطل خدائی کا کرتا ہے اشبوط سے یہہ جملہ سنکر پہلوانان لشکر نے کہا ای پیغمبر
ویلم ہم حیران ہین کہ تم اسقدر پریشان و ہراسان کسواسطے ہوئی ہو تم صرف یہان واسطے تماشائی جشن عروسی اور استماع کتاب خوانی آئی تہے نہ
بارادہ جنگ و پیکار اور اب اگر یہہ معاملہ تازہ رو بکار ہوگا اور پائی جنگ درمیان آئیگا اور جمشید اسی امر پر زیادہ مصر ہوگا جبر بالم مجبوری ہے
ہم جان نثار کس کام آئینگے تم خاطر جمع رکھو ہم ہر طرح جنگ و پیکار کو موجود ہین جمشید بیچارہ کس مرتبہ کا خرہیدم ہے اگر فرشتہ آسمانی بھی ہوگا
ہمین کچھہ خوف و ہراس نہین بالفرض اگر جمشید سراپا آہن و فولاد ہوگا ہم کلہ بکلہ جواب دندان شکن دینگے ای پیغمبر ویلم ہنگام جنگ تم دیکھنا
کہ ہم سے کیا شدود مردانگی ظہور مین آتی ہے ای پیغمبر ویلم کسی طرح صلاح نہین دینگے اور ہمین کسی طرح گوارا نہین ہوگا کہ ہمارا پیغمبر اوس
ملحد دروغ گو کو سجدہ کرے اشبوط اس گفتگو کو سنکر بہت خوش ہوا اور بعد تعریف و ستایش اون سردارون کو انعام و اکرام کا امیدوار کیا البتہ
ازان جمشید کے پیام کا جواب لکہا کہ ای جمشید [illegible] ہنوز کار و بار پیغمبر ویلم اسقدر [illegible] کو نہین پہنچا ہے کہ پیغمبر خود اپنی جگہہ سی حرکت کر

اور ایک ملحد بیدین کی اطاعت مین سر جھکاتے اور اوسے اپنا معبود و خداوند سمجھے اے جمشید آگاہ ہو کہ جو دین قدیم الایام سے بہ
جد و پدر رکھتے آئے ہین اوسی دین کو مین حق و بہتر جانتا ہون کسی طرح اوس کا ترک کرنا گوارا نہین کرتا اور نہ خلاف احکام اپنے طریق
و آئین کے کوئی دوسرا کام قبول کر سکتا ہون علاوہ ازین ہنوز کوئی وحی بھی خداوند نے اس معاملہ مین نازل نہین کی جس سے تیرا احوال مجھپر منکشف
ہو جاتا کہ خداوند عالم تیرے حق مین کیا ارشاد کرتا ہے بہرحال مجھے اس بیہودہ تکلیف سے معاف رکھنا چاہیئے قصہ کوتاہ جس
وقت جواب نامہ ترکی تبرکی جمشید کے پاس پہونچا اور اوس ملحد نے مضمون نامہ کو حرف بحرف سنا شدت قہر و غضب سے بیتاب ہو گیا
اور اوسی وقت طبل جنگ بجنے کا حکم دیا ضاربکوس سے کہا اے استاد بہادر تو نے سنا کہ اشبوط خارج العقل کو تہ اندیش نے کیا جواب دیا
واقعی ہو نا فہم سفاہت مزاج مین جب تک وہ تیرش تیغ قدرت کی لذت سے آشنا ہونگے خداوند کی طرف اون کا رجوع ہونا مشکل ہے اور جب تک
خداوند کا قہر و غضب اونپر نازل نہین ہونیکا وہ میری خداوندی کو خیال مین نہین لائینگے غرضکہ جس وقت لشکر جمشید سے طبل جنگ کی صدا
بلند ہوئی جملہ لشکر ہائے سلاطین مین بھی طبل جنگ و کوس رزمی بجنے لگا اور معرکہ کارزار مین از سر نو سرگرمی ہو گئی دوسرے روز جس وقت
جاوش صبح نے دریچہ مشرق سے سر نکالا اور خورشید خاور تخت فیروزہ فام پر جلوہ آرا ہوا یازدہ لشکر ہر طرفسے بہ تہیہ جنگ و پیکار سلاح و یراق
سے آراستہ و پیراستہ ہو کر اپنے اپنے خیام سے آئے اور میدان جنگ مین علی الترتیب صف آرا ہوئے یعنی اول لشکر یکران شاہ خارجی و نصرون بیسی کہ یہہ
دونون لشکر بظاہر اہل اسلام مین شمار کیئے جاتے ہین صف بستہ جنگگاہ مین ایستادہ ہو دوسرا لشکر اقیموس زنگی و اقلیموس فرنگی و الوحا کم فردوسی کا کہ یہہ
شاہان ثلاثہ جداگانہ ہین ایک طرف میدان رزم مین ایستادہ ہوا تیسرا لشکر ملک المنوبہ و آذر شاہ و سلطان شاہ کا یکصف آرا تھا اسیطرح اشبوط دیلمی
اپنے لشکر کو لیکر رزمگاہ مین آیا جو بحساب تعداد عساکر لشکر نہم تھا اور لشکر دہم جمشید پلید کا کہ زور آور ترین عساکر ہے اشبوط دیلمی کے مقابل صف آرا
ہوا اور لشکر یازدہم یعنی لشکر صاحبقرانی ایک جانب اپنے قبلہ گاہ پر مثل کوہ استوار ایستادہ تھا اور پیش لشکر سلطانی جملہ پہلوانان نامور و
دلاوران عالیقدر مسلح و مکمل بہر تماشائے جنگ ایستادہ تھے غرضکہ بعد تسویہ صفوف قتال و جدال اول لشکر اشبوط سے قولاج دیلمی عمو پانکہ ایک
دلاور پہلوان زبردست جنگ آزمانہ تھا قدم برداشتہ رزمگاہ مین گیا اور ایک نعرہ دلیرانہ جگر سے کھینچا اور کہا اے جمشید خود پرست ملحد بیدین
مین تجھسے یہہ پوچھتا ہون کہ اول تو جو دعوا کہ باطل الحاد کا رکھتا تھا کیا وہ دعوی لغو بیہودہ نہ تھا کہ اب اوسے چھوڑ کر دوسرا دعوا کہ باطل الوہیت کا کرتا ہے
اسے گیدی تجھے شرم نہین آتی کہ اول تو نے کونسا کار نمایان کیا ہے جواب بشیم دلاوران کندہ کریگا اے ملحد یاد رکھ کہ اس نافرمانی صریح کی
تلافی مین خداوند عالم قہر و غضب نازل کرنیوالا ہے ای جیسا ابھی صف لشکرین کیا تماشا دیکھ رہا ہے تجھے نظر نہین آتا کہ تیرے سامنے شمشیر غضب
خداوندی موجود ہے اگر تو کچھ حوصلہ مردانگی رکھتا ہے میدان جنگ مین قدم رکھ اور آتش قہر خداوندی کے مقابل ہو دیکھون تو کسقدر قدرت
خدائی اور جوہر دلاوری رکھتا ہے جمشید نے جس وقت اوس گبر مغرور کے کلمات سخت اپنے حق مین سنے بیتاب و بیقرار ہو گیا اور شدت خشم و غصہ
سے نزدیک تھا کہ تخت قدرت سے جدا ہو کر اسپ قدرت پر سوار ہو اور اوس گزاف زن کو زبان شمشیر قدرت جواب دے اس اثنا مین تلماس مردار خوار
ایک پہلوان نامی اور سرداران عمدہ پشت مرکب سے جدا ہو کر جمشید کے پاس آیا اور پایہ تخت کو بوسہ دیا بعد ازان سجدہ و دیگر دست بستہ کہا اے خداوند
تیری شان و منزلت اوس سے رفیع تر ہے کہ تو ایک اوسے پاجی مفلوک کے مقابلہ مین جا اور اوس کی ترہات پوچ کو جنگ و پیکار کی تکلیف گوارا
فرمائے اور اوس ارذل کے خون مین دست قدرت تیرا آلودہ ہو ہرگز شان خداوندی نہین ہے کہ خداوند بذات خود رزمگاہ کا قصد کرے بندگان اوس
جان نثاری کے واسطے بیشمار ہین اور خداوند کے ایما و اشارہ کے منتظر ہین چنانچہ یہہ کمترین بندہ و کمترین خادم مستعد خدمت کے لئے حاضر
ہے خداوند مجھے اجازت دے کہ میدان مین جا کر تیری حقیقت خداوندی اہل شاہان و سلاطین پر ظاہر کرون اور
اشبوط گیدی کو بھی دیکھے کہ خداوند نے اپنے ید قدرت سے ایک پہلوان انتخاب روزگار پیدا کیا ہے یا آخر جمشید ملحد کے

تخاس کو وہ پیکر مسحور کہ خاص اوسی کی نام سے تیار کیا گیا تھا حوالہ کیا تلخاس نی اوس پیکر کو اپنی دستار مین رکھا اور بار دگر سجدہ کیا جمشید نے
ایک جام شراب تلخاس کو دیکر رخصت کیا تلخاس مردار خوار جام شراب پیکر خرم و خندان میدان جنگ مین پہونچا اور حریف کی مقابل ہوا قولاج
عمود باز ایک عرصہ سے رزمگاہ مین استادہ ریش و بروت کو تاب دے رہا تھا حریف کو دیکھ سامنے آیا اول دونون دلاور اپنے مذہب کے
ستایش کرتے رہے اور بعد ہزبانی نیزہ وری مین مشغول ہوگئی اور ایک فصل با ہمدگر ایسے نیزہ بازی کی کہ دوست و دشمن کی زبان سے
تحسین و آفرین نکلے بعد ازان تلخاس نے طعن نہم مین قولاج کے ہاتھ سے نیزہ چہین لیا قولاج دلاور عمود بازی مین بی مثل زمانہ ہے
فرط غم و غصہ سے عمود سنگین ہاتھ مین لیا اور تلخاس سے کہا ای گبر نادان اگرچہ تو میرے حملات نیزہ سے بچ رہا خیر کچھ مضایقہ نہین ہے
مگر یاد رکہہ کہ اس عمود کوہ شکن کی ضربات سخت سے تیرا سلامت رہنا محال ہے مین تجھے نصیحت کرتا ہون کہ تو اوس دین باطل سے
توبہ کر اور خداوند قدیم کو اپنا معبود سمجھ اور بصدق دل خداوند کو سجدہ کرے مین تیرے قتل سے دست بردار ہوجاونگا تلخاس نے کہا
ای قرمساق احمق مطلق ؎ بنزد دلیران کجا دیدہ ہیچ ٭ کہ بینی خویشتن را پسندیدہ ہیچ ؎ بیار انچہ داری ز مردی نشان ٭ کہ در رزمگہ نیست
جای زبان چہ ای نابکار سراپا شغب و رزبان بہ بند و بازو بکشا اگر تجھے کوئی ہنر سپہ گری یاد ہے مجھپر آزمالی ورنہ مقابل سے چلا جا اور کسی
دوسرے پہلوان اجل گرفتہ کو میدان مین بہیجدے ای پرغرور تو کس خیال مین مبتلا ہے مین بذات واحد تمام پہلوانان لشکر کو کافی ہون
قولاج یہ کلمہ سنکر شدت غضب سے بیتاب ہوگیا اور ایک ضرب عمود تلخاس کی سر پر اس زور سی لگائی کہ اگر بجای تلخاس پارہ کوہ ہوتا پاش
پاش ہوجاتا مگر تلخاس نے اوس ضرب کوہ شکن کو اس طرح باسانی سپر فولادی پر رد کر دیا کہ تماشائیان لشکر کو حیرت ہوگئی ہر ایک دل مین کہتا تھا
کہ ہرچند تلخاس پہلوان زبردست ہے مگر نہ اسقدر کہ قولاج کا مقابلہ کرسکی اور اوس غول پیکر کا ہم پلہ ہوجاوے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ
ہر لحظہ تلخاس کو غلبہ کلی ہوتا جاتا ہے اس معاملہ مین ضرور کوئی اسرار نہفتہ ہے یارو تم دیکھتے ہو کہ تلخاس نے کس آسانی سے قولاج کے حملات
بے پناہ کو رد کردیا غرضکہ قولاج نے اوس حالت خوفناکی مین متواتر تین ضربات عمود تلخاس کی سر و گردن پر بزور و قوت تمام لگائین لیکن
تلخاس نے بکمال آسانی و جمعیت حواس اون ضربات کو دفع کیا قولاج نے اس غم و غصہ مین عمود کو زمین پر پہینکدیا اوسوقت تلخاس نے
موقع پاکر حریف سے دست و گریبان ہوگیا اور اثنائی کشمکش و کوشش مین زنجیر کمر مین ہاتھ ڈال کر قولاج کو صدر زین سے اوٹھا لیا اور گرد
سر چرخ دیکر اس طاقت سے سطح زمین پر مارا کہ فرش خاک پر نقش ہوگیا اور ہر ایک اعضای بدن ریزہ ریزہ ہوکر برابر ہوگئے بعد ازان لولاج
برادر قولاج وغیرہ پانچ پہلوان لشکر اشقیا و طرے نوبت بنوبت میدان مین آئی تلخاس نے تین نفر کو جان سے مارا باقی زخمی و مجروح ہوکر لشکر مین
چلے گئے اوس طرف جمشید بسر و سم نعرہ ہائے شادی لگاتا تھا اور تلخاس حرامزادہ ہر مرتبہ مظفر و منصور جمشید کے قریب تخت جاکر سجدہ کرتا تھا آخر کار
قریب شام لشکرون مین طبل بازگشت بجا جمشید اپنے تخت سے جدا ہوکر اسپ جہانگرد پر سوار ہوا اور میدان رزم مین استادہ ہوکر ایک نعرہ
جگرخراش مارا چونکہ اوس غول سرشت کی آواز بسبب بعضی اعمال سحر اور استعمال معاجین سحر وغیرہ اسقدر بلند و خوفناک ہوگئی ہے کہ اوسکی
صدا ای نعرہ رعد آسا سے پہلوانان رستم دل لرز گئے اور تمام میدان معرکہ مین صورت زلزلہ کی پیدا ہوگئی غرضکہ اوس لعین نے باواز بلند کہا
ای شاہان و سلاطین تم جانتے ہو کہ مین نایب خداوند طبیعت مجردہ بلکہ جوہر ذات خداوند ہون اور میرا پیغمبر خاص ضارشکوس میرا استاد بنیاد
مین تم سبکو نصیحت و ہدایت کرتا ہون کہ تم سب عقاید باطل کو چھوڑ کر راہ راست پر آجاو اور مجھے خداوند خالق اشیا سمجھو اے حاضرین معرکہ وای
اہل لشکر گبر و مسلمان تم اپنے دل مین یہ خیال نکرنا کہ مین فقط اشتہو طلبی سے عداوت و پرخاش رکھتا ہون بلکہ مجھے جملہ سلاطین و شاہان عالم
وہی ایک غرض خاص ہے یعنی جبتک کہ مین شاہان روے زمین سے اپنے خداوندی کا اقرار نکروالونگا اور وہ میرے مطیع فرمان نہونگی
مین آرام نہین لونگا اور کسی کی عداوت و پرخاش سے دست بردار نہین ہونیکا لیکن اسوقت میری قدرت خداوندی اسی طرح مقتضی ہے

کہ اول اشبوط دیلمی کے سرزنش و استیصال پر مین سعی و کوشش کرون اگر وہ احمق مجھے سجدہ کرلی فبہا ورنہ بعد قتل اشبوط و دیگر سلاطین
کی طرف متوجہ ہونگا اور ہنوز لشکر اسلام کو باوجود عداوت قلبی اسواسطے اذیت و تکلیف نہین دیتا کہ سالار لشکر موجود نہین ہے ہان جسوقت
سعد الدین اپنے لشکر مین آئیگا پھر تم دیکھنا یہی میدان ہے اور مین ہون کبھی گوشمالی کرتا ہون اور قرار واقعی نصیحت دیتا ہون کہ وہ بھی تمام عمر
یاد رکھین ابھی مین اوس لشکر سے بالکل بے خبر ہون فقط تم سلاطین چند سے بالفعل غرض و سروکار ہے لہذا تم سبکو آگاہ کرتا ہون کہ اگر تم اپنی
خیریت جان و مال چاہتے ہو جلد تر مجھے سجدہ کرو اور میرے شریک الحال ہو جاو ورنہ کفن بسر بستہ مستعد جنگ رہو یہہ کہکر وہ مردک میدان سے
چلا آیا اوسوقت ہر ایک سلاطین کے دل مین جمشید کی تہدید و تادیب کا کسقدر خوف و ہراس غالب ہو گیا اور ہر ایک بجائے خود متفکر رہا
اور وقت بازگشت جمشید نے یہہ بھی کہا کہ مینے ضمار سنکوس کو اسواسطے عہدہ پیغمبری پر مقرر کیا ہے کہ وہ ہر ایک لشکر مین جاکر کار رسالت کو
انجام دیتا رہے اور پیام خداوندی کو آئین شایستہ اداکرے غرضکہ جمشید بعد اس گفتگو کی جنگ گاہ سے پھرا اور اپنے بارگاہ مین داخل ہوا اوس
شب صف آرائی ہی موقوف رہی اور تمام شب جمشید نے بزم رقص و سرود گرم رکھی اور سرداران لشکر اوسکے ساتھ شراب پیتا رہا
رقص دیکھتا و بادہ پیتا خورسند ہوتا ہی باواز چنگ و نے خورسند ہوا دوسرے روز پھر جمشید نے دربار کیا اور ضمار سنکوس کو اشبوط دیلمی کے پاس
بھیجا کہ وہان جاکر پیام تہدید آمیز بیان کرے ضمار سنکوس حرامزادہ اشبوط کی خیمہ مین آیا اشبوط اوسکی آمد کی خبر سنکر پہر استقبال دربارگاہ تک گیا
اور بتعظیم و تکریم اوسی بارگاہ مین لیجاکر ایک جائی لایق پر بٹھایا بعد ازان پوچھا ای حکمت مآب ارشاد کرو آج کس غرض اور ارادہ سے یہان
تشریف لائے ہو ضمار سنکوس نے کہا ای اشبوط تو نہین جانتا مین فرزند خداوند طبیعت کا پیغمبر ہون اور اسوقت اوسیکا رسول آیا ہون کہ تجھکو
خداوند کا پیام پہنچا دون اور ہدایت کرون بعد ازان ضمار سنکوس نے کلمات چند بطور نصیحت اشبوط کی روبرو بیان کئے اور ہر طرح جمشید کی اطاعت
اور سجدہ کرنیکی ترغیب دی اشبوط نے کہا ای ملعون درحالیکہ مین مسلمان و موحد ہون پھر کس طرح خداوند عالم کے سوا کسی کو معبود و مسجود سمجھون اسکی توقع
مجھسے رکھنی نہین چاہئے مین بجز ذات خداوند عالم کی کسی دوسری کو ہرگز لایق سجدہ کرنا شرک دیکھتا ہون ضمار سنکوس نے کہا ای اشبوط ہمارا خداوند
نعمت قدرت اور اسپر قدرت رکھتا ہے اور شعبدہ قدرت کو ہنوز اوس نے ظاہر نہین نکالا ورنہ تو اوس کا کرشمہ دیکھتا علاوہ
ازین طبیعت مجرد نے ہمارے پہلوانان لشکر کو اسقدر زور و قوت بخشا ہے کہ تیرے پہلوانون کی نسبت ہر ایک پہلوان وہ چند زور آور
ہو گیا ہے چنانچہ تو نے روز فرد اسکو میدان مین بچشم خود دیکھ لیا ہوگا دوسرے ہمارا خداوند بہشت و دوزخ کا مالک ہے اب تو بتا کہ تیرا
خداوند عالم با اسم مجہول کونسی شی اپنی شان خداوندی مین ظاہر و آشکار رکھتا ہے اور کیا کرشمہ خداوندی آج تک اوس سے ظہور مین
آیا ہے جسپر تو اسقدر نازش کرتا ہے اشبوط نے کہا ہان صاحب درست ہے مگر مین ان سب اشیاء قدرتی کو صرف تیری سحر و افسون کا کرشمہ
جانتا ہون کہ تو نے جمشید کیواسطے کوئی عمل تازہ سحر و جادو سے تیار کیا ہے ضمار سنکوس نے کہا ای اشبوط قسم ہے مجھی قدرت خداوندی
اور اپنی جاہ پیغمبری کے کہ مینے ایک مدت دراز سے سحر وغیرہ کو بالکل ترک کر دیا ہے اور اسوقت بھی ہرگز یہہ سحر و افسون درمیان نہین
اشبوط خاموش ہو رہا مگر پہلوانان اشبوط نے کہا ای حکیم طبعی ہنوز معاملہ جنگ روبکار ہے ابھی تک ختم نہین ہوا جسوقت اس جنگ و پیکار
کی یکسوئی ہو جائیگی اوسوقت کچھ کہنا اور سننا یہہ وقت پند و نصیحت کا نہین ہے ضمار سنکوس نے کہا بار دیگر مین نہین چاہتا کہ کوئی شاہ
و سلاطین بے گناہ تباہ و برباد ہو جاوی لیکن عالم مجبوری ہی کہ تم سبکو اپنی بربادی منظور ہے تم جانو اور تمہارا کام اچہا آج طبل جنگ بجواؤ اس
میدان داری مین تمکو قدر و عافیت معلوم ہو جائیگی سچ یہہ ہے مصرع قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتی گرفتار آید یہہ کہکر ضمار سنکوس جمشید کی
پاس چلا آیا اور اشبوط کا جواب صاف صاف سنا دیا دوسرے روز دونون لشکرون مین سامان جنگ کی آراستگی ہوئی اور علی الصباح دونون لشکر
طبل زدہ صف جنگ مین استادہ ہوئی اور بعد آراستگی میمنہ و میسرہ اول اشبوط کے لشکر سے طوفان دیلمی کہ زبردست ترین پہلوان لشکر تہا

میدان مین آیا اور چند لاوران جمشید کو کہ صاحب پیکر پر سیحو ربھی تھے زخمی و مجروح کیا لیکن تلماس سردار خونخوار نے بار دگر میدان مین جا کر بقوت دست و بازو طوفان کو سطح زمین پر مارا اور پا بپا رکھکر تا بکار سر دو لخت پارہ کر دیا تلماس کا یہ زور و قوت دیکھکر جملہ ناظرین عسکر دریاے حیرت مین غرق ہو گئے اور ہر ایک انگشت بدندان رہگیا بعد ازان دس پہلوان نامی و گرامی اشبوط کے میدان مین آئے اور نوبت بنوبت تلماس کے ہاتھ سے قتل و مجروح ہوئے وقت شام طبل بازگشت بجا جملہ لشکر اپنے اپنے خیام مین چلے گئے اوس شب ختنار جادو جمشید کی خلوت مین بیٹھ کر معبود آیا جمشید نے اول وس لعین کو سجدہ کیا بعد ازان اوس نابکار کی نابرہ خواہش نفس کے متعلق کرنے مین مشغول ہوا جب دونون روسیاہی سے فارغ ہو گئے جمشید نے ختنار جادو سے کہا اے شاہ جادوان عالم اگر اسی طرح کے متعدد و بکثرت افسون دمیدہ تیار ہو جائین البتہ زیادہ تر پہلوانان لشکر کے کام مین آسکتے ہین اور کام بھی حسب دلخواہ باسانی انجام پا سکتا ہے ختنار جادو نے کہا اے جمشید اس کام کے واسطے ایک مدت مدید چاہیے کہ بعد محنت و جانفشانی چند یکہ پر سحر تیار ہون اور یہ اشیا تحفہ عالم مین تیرے واسطے بنا کر لایا ہون اون اشیا کا ساز و سامان سالہا سال کی محنت و مشقت مین درست ہوا تھا اور وہ اشیا تیری قسمت مین مقدر ہو چکی تھین اس سبب سے کل سامان باسانی فراہم و مہیا ہو گیا ورنہ نہایت دشوار ہے کہ اور اشیا مثل اون کے فی الحال تیار ہو سکین جمشید نے اوس ساحر مردود کی عنایت بےغایت کی شکریہ مین سجدہ کیا اور تمام شب اوس مردود کی صحبت اختلاط و فعل شنیع مین مشغول رہا اسی سبب سے اوس روز معرکہ آرائی بھی موقوف رکھی اب اشبوط کا حال سنو کہ ایک شب اشبوط دیلمی جمشید کے فتنہ و فساد اور اوس ملحد کے ظلم و بیداد سے تنگ و عاجز ہو کر اقلیموس تگی کو خیمہ مین گیا اتفاق زمانہ سے اوس وقت اقلیموس فرنگی بھی وہان موجود تھا جس وقت اشبوط اسیمہ ہو کر انکی بارگاہ مین پہونچا اقلیموس نے اشبوط کو باعزاز و حرمت اپنے پاس بٹھالیا ہر گاہ یہ دونون ہمدم اوس صحبت مین گرم سخن ہوئے اشبوط نے جمشید کا گلہ آغاز کیا اور کہا اقلیموس تو نے دیکھا کہ اس ملحد حبشی نژاد نے کیا ہنگامہ قیامت برپا کر رکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اوس مردک شعار منکوس نے کوئی عمل تازہ سحر وغیرہ سے تیار کر دیا ہے جس پر جمشید کو اسقدر غرور و ناز پیدا ہوا ہے کہ کسیکو خیال مین نہین لاتا علاوہ اس کے ایک وجہ یہ بھی پائی جاتی ہے کہ جمشید نے شاہزادہ معز الدین کی غیر حاضری مین میدان کو خالی دیکھکر یہ مفسدہ پردازی شروع کی ہے اور اول و بستی جو بالیقین صاف کرنا چاہتا ہے چنانچہ دو روز کی میدانداری مین ہمارے لشکر کے چند دلاوران نامی معرض قتل مین آئے بظاہر اوس ملحد کا منشا خاص یہی معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے ظلم و بیداد کو دیکھکر اہل اسلام دل برخوف و دہشت نا ہو جائین شاید ملحد کو یقین کامل ہے کہ آخرکار میری اجل معز الدین کے ہاتھ پر منحصر ہے اور وہ ملحد خوب سمجھ ہوا ہے کہ مین شاہزادہ معز الدین کی شمشیر بےدریغ سے کسی طرح زندہ نہین بچ سکتا اس واسطے اوس نے فی الحال یہ شعبدہ تازہ اختراع کیا ہے اور دعوائے باطل خدائی کرنے لگا کہ چند روز لذائذ شرو ت و جہانبانی اور ذائقہ سلطنت و حکمرانی سے محروم نہ رہے اور کسی طرح اپنے حظ نفس مین کوتاہی نکرے تمام و کمال ارمان دل نکال لے لیکن یہ سمجھ مگر روسیاہ کو روحی نازل ہو چکی ہے کہ جمشید کا ستارۂ اقبال وبال مین ہے انجام کار معز الدین کے ہاتھ سے بذلت و خواری قتل و ہلاک ہوگا اے اقلیموس جلی اے اقلیموس تنہا میں فقط تمہارے پاس خاص اس غرض سے آیا ہون کہ تم سے اس معاملہ مین دریافت کرون تم نے اوس دن میدان جنگ مین جمشید کے قول نہ بدیہ آمیز کو سنا تھا وہ گیدی کیا کہتا تھا تمکو یاد ہوگا کہ اون کلمات سرزنش کا اشارہ صرف میری ہی طرف نہ تھا بلکہ اوس کا مدعا یہہ تھا کہ مین جملہ شاہان و سلاطین موجودہ سے تعرض رکھتا ہون اے اقلیموس مجھے اور سلاطین سے کچھ غرض و مطلب نہین ہے البتہ تم دونون شاہان ذیجاہ سے دوستی و اتحاد دیرینہ رکھتا ہون بعہد اپنی دوستی تم سے کہتا ہون اگر ہم تینون سلاطین اس ہنگامہ فتنہ و فساد مین باہمدگر متفق ہو جائین اور شریک الحال ہو کر جمشید کی شورش کو رفع و دفع کرین نہایت بہتر ہے اور یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ سلوک و اتفاق ہمیشہ اور ہر حال مین سودمند ہوتا ہے ہر گاہ ہم تینون متفق و یکدل ہو جائین گے پھر جمشید پلید کو بھی ہمارے اتفاق باہمی سے کسیقدر خوف و اندیشہ ضرور ہو جائیگا اغلب ہے کہ ہم اس تدبیر و مشورہ سے ہر طرح اوس مفسد فتنہ پرداز عالم کی دستبرد سے محفوظ و مامون رہین گے کیونکہ اسوقت ہمارا متفق و یکدل ہو جانا عین مصلحت اور دانشمندی ہے بمقتضائے اسکے ایک ۵ و دول باہم شود بشکنند کوہ را * پراگندگی آرد انبوہ را * علاوہ اس کے ایک مراد بھی مفید نظر آتا ہے یعنی ہر گاہ معرکہ جنگ مین اگر میری لشکر کے پہلوان و دلاورسے کوئی کام حسب دلخواہ نہ نکلا البتہ تمھارے پہلوانان جنگ گذار ضرور کار نمایان کرینگے اور در صورت نا اتفاقی اگر جمشید نے

بھیجیے غلبہ کیا پھر تمہارا ہی محفوظ و سلامت رہنا مشکل ہوگا اور یہ وقت ہاتھ سے جاتا رہیگا یہ القہموس و ہلیموس نے وقت قرین مصلحت یہ ہے کہ
کہ ہم تینون بیک دلی و یک جہتی مستعد و آمادہ ہو کر جمشید سے جنگ کرین دیکھین کہ جمشید کسقدر قدرت و جرأت خداوندی رکھتا ہے
اس صورت مین ضامنکوس کی سحر و افسون کی بھی حقیقت کھل جائیگی کہ اوس حرامزادہ ساحر نے کیا ہنر کیا ہے غرضکہ القہموس و ہلیموس
نے شلبوط دیلمی کی رائے کو پسند کیا اور بجائے خود سمجھے کہ شلبوط سچ کہتا ہے واقعی علیحدہ علیحدہ اوس نابکار سے جنگ و مقابلہ کر کے سلطنت
نہین بچ سکتے اور ہم اپنے زور و قوت سے اوس فیل پیکر کی مقابلہ کی تاب نہین لا سکتے بہتر یہی ہے کہ باہم شریک ہو جائین اور جمشید سے مقابلہ کرین
چنانچہ تینون سلاطین نے باہم عہد و پیمان کر لیا اور متفق الرائے ہو کر وقت شب طبل جنگ بجوایا دوسرے روز یہ تینون لشکر بہیئت اجتماعی
رزمگاہ مین پہونچے اور بعد صف آرائے اوس روز اول جمشید کی لشکر سے آخراش مردار خوار میدان جنگ مین آیا سیعیاد دیلمی شلبوط کی
لشکر سے نعرہ زنان پیل مست کی مانند آخراش کے مقابلہ مین گیا اور بعد رد حملات ایک ہی ضرب شمشیر بے پناہ مین آخراش کا کام تمام
کر دیا اوسکے بعد خرس و آخرس برادران آخراش نوبت بنوبت میدان مین گئے اور سیعیاد کے ہاتھ سے قتل و ہلاک ہوئے اس واقع کو دیکھکر
جمشید نہایت بیدماغ ہوا اور چاہتا تھا کہ کسی پہلوان صاحب پیکر کو سیعیاد کے مقابلہ مین بھیجے اس اثنا مین طبل بازگشت کی آواز
کان مین پہونچی چار و ناچار جمشید پلید ملول و محزون اپنے خیمہ مین چلا آیا اور شلبوط نے اوس روز اسیقدر کارسازی کو غنیمت سمجھا اور
اور بخوشی و خوشدلی اپنے خیمہ مین داخل ہوا ہر گاہ شبکو خنار جادو جمشید کی پاس آیا جمشید نے خنار جادو سے واقعات جنگ کا گلہ کیا
اوس ساحر لعین نے کہا اے جمشید تو کسقدر احمق مطلق ہے یہ نہین جانتا کہ مین نے تجھے وہ پیکر سحور اسیطور سے دی ہین کہ تو ہر ایک پہلوان
کو وقت جنگ و مقابلہ ایک پیکر دیدیا کر اسی سبب سے مین نے متعدد پیکر بنا رکھے تھے کہ جس پہلوان لشکر کے پاس وہ پیکر ہوگا وہ
پہلوان قوی تر ہو جائیگا اور کوئی حربہ اوسپر کارگر نہین ہونیکا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے وہ پیکر تمام و کمال پہلوانان زبردست کو تقسیم کر دئے اور
پہلوانان کمزور محروم رہگئے اب مجھے یہ نہین ہو سکتا کہ مین ادنی ادنی پہلوان کو زور آور اور روئین تن بنا دون کہ وہ پہلوانان عالم پر غالب
آجائین قطع نظر اسکی اگر آخراش مردار خوار باوجود موجود ہونے پیکر سحر کی قتل ہو گیا کچھ مضائقہ نہین ہے کیونکہ یہ معاملات جنگ و پیکار مین اکثر
ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ حریف کا پلہ گران نظر آتا ہے مگر انجام کار حریف کو ہزیمت ہوتی ہے کچھ ملال و فکر نہین چاہیے اے جمشید تو
اپنے حال کو دیکھ کہ میرے اعمال سحر سے تو کس مرتبہ کو پہونچ گیا ہے اور مین نے بمحنت و جانکاہی کیا کیا اشیا اپنے نادر تحفہ زمانہ تیرے واسطے
تیار کی ہین اور کسقدر صنعت و حکمت کو مین نے خرچ کیا ہے کہ اون اشیا کی سبب سے تو پہلوانان عالم پر غالب آئیگا القصہ تو کسیطرح یاس
و ہراس دل مین نکر انجام کار میدان تیرے ہاتھ رہیگا اور سب مدعی تیرے مطیع و فرمان ہو جائینگے جمشید نے چار و ناچار خنار جادو کو سجدہ کیا کہ
خنار جادو کے حکم شہوت نے زور کیا بے اختیار جمشید کو دست گرفتہ اپنے آغوش مین لیکر لب و دہان سے لب ملا کے دم پلیدی گویا
اسی حرکت کا منتظر بیٹھا تھا بمجرد اشارہ مستعد و کار ہو گیا اور اپنا روسیاہ کیا جب دونون نابکار روسیاہی سے فارغ ہوگئے خنار جادو اپنے مقام ناہنجار کو گیا
اور جمشید نے طبل جنگ بجوایا جبکہ عالم پر سحر کے میدان کی آراستگی ہوئی اور جملہ لشکر یعنی دونون سپاہ چہار طرف صف بستہ استادہ ہوگئے اس روز بار دگر سیعیاد میدان مین آیا ہم نبرد
آیا جمشید نے قنجاس داخوار کو کہ صاحب پیکر تھا اوس بیلتن کی مقابلہ مین بھیجا اگر قنجاس مجروح ہو کر میدان سے چلا آیا بعد اوسکے کیلاس مصری صاحب
پیکر سیعیاد کے ہاتھ سے قتل ہوا ہیلوم مصری نے میدان مین جا کر ضرب سیعیاد کو مجروح کیا بعد ازان لشکر القہموس سے مہتاب زنگی کہ ایک پہلوان تنومند تھا قدم مردانہ
مردانہ و دلیرانہ ہیلوم مصری کے مقابلہ مین پہونچا اور ضرب اول ہی مین ہیلوم کو دو حصہ کر دیا بعد اوسکے سوسق مصری نیزہ باز حریف کی تعاقب مین گیا اور
تواتر ایسے نیزے مارے کہ حریف کو دم لینے کی فرصت نہ دی آخر ایک نیزہ جانستان مہتاب کے سینہ پر ایسا لگا کہ پشت سے گذر گیا بعد ہلاک ہونے مہتاب کے کانوس
فرنگی شجاعان روزگار القہموس کے لشکر سے نکلا اور میدان مین جا کر ضربات عمود کوہ شکن سوسق کو جا کہ سحر پیکر تھا بیدم کر دیا شلبوط دیلمی نے طبل بازگشت بجوایا جمشید بار دگر

بعد ان جنگ میں آیا اور وسط میدان میں استادہ ہوکر باواز بلند کہا اے حاضرین معرکہ میدان وداے گبر و مسلمان اب عرار واقعی تم پر ظاہر ہوگیا اور تم
نے بچشم خود دیکھہ لیا کہ ہنگام جنگ سحر و ساحری کا نام تک نہیں ہے لیکن ابتک بعض مردمان کم فہم کوتہ اندیش یہی سمجھتی ہیں کہ ضاربشکوس نے کوئی
عمل سحر جدید تیار کیا ہے بارے آج تم شاہان و سلاطین کو بخوبی دریافت ہوگیا ہوگا کہ جنگ و پیکار میں ہرگز سحر و افسون کو دخل نہیں ہے اگر
بزور سحر معاملہ جنگ رو بکار ہوتا یہہ پہلوان چند میرے لشکر کی کہ ہر ایک بجای خود رستم و اسفندیار تھا اسطرح باسانی قتل و ہلاک نہوتی میں تمکو آگاہ
کرتا ہون کہ جو زور و قوت میرے پہلوانان لشکر کو حاصل ہے وہ فقط طبیعت مجردہ کے عطائی خاص اور میری قدرت خداوندی کا کرشمہ ہے
اسواسطے کہ میں خداوند اور خلف الصدق خداوند طبیعت مجردہ ہون اور مجھے یہہ قدرت حاصل ہی کہ میں ایک آن واحد میں صدہا ساحران زبردست
کو خلق کرسکتا ہون اور اسی طرح بنظر قہر و غضب خداوندی تمام عالم کو فنا کرسکتا ہون لیکن بمقتضائی شان خداوندی اور لازمہ انصاف
و کرم اپنے بندونکو نصیحت و ہدایت کرتا ہون کہ بندگان خداوند ظلمت کدہ جہالت سے نکل کر راہ راست پر آئیں اور اپنے خداوند کو کہ اسوقت
مثل مہر خور میدان میں استادہ ہے پہچانیں اور بصدق دل اوسے سجدہ کریں ورنہ یاد رکھو کہ خداوند بزترین عذاب و عقوبت سے ہلاک کریگا
اور ایک ایک بندہ گنہگار کو اوسکی اعمال و کردار کے سزا دیگا اے بندگان نافرمان پھر بھی یاد رکھو کہ جمشید خداوند نہیں بلکہ زائیدہ مادہ سگ ہے
جو باعمال سحر و افسون تمکو اپنی اطاعت کی ترغیب دیتا ہے میں ایک مدت مدید اور زمانہ دراز سے خداوند طبیعت کی بندگی کیا کرتا ہون اور ہمیشہ
مراتب اعلے و مناصب جلیلہ کی خداوند سے دعا و التجا کیا کرتا تہا آخرکار خداوند نے حسب دلخواہ میری اوس بندگی کا ثمر مجھے بخشا اور منصب خلافت
اپنا مجھے ارزانی فرمایا بلکہ بجائے خود مجھی خداوند مقرر کردیا **الغرض** جمشید پلید یہہ مزخرف بک کر میدان سے چلا گیا اور اپنے خیمہ نکبت اثر میں داخل
ہوا وہ شب بدستور معین بروسیاہی میں گذاری دوسرے دن پھر طبل جنگ بجوایا اور علی الصباح بعد تسویہ صفوف لشکر کمہوس سے پھر وہی پہلوان
کالوس فرنگی نعرہ زنان معرکہ رزم میں آیا اوس طرف جمشید نے ازجاس مردارخوار کو یکبار دیگر رخصت کیا جب دونون پہلوان قوی بازو مقابل
ہوئے اول نیزہ و شمشیر وغیرہ آلات سے حرب و ضرب کرتی رہے جب کچھہ مقصود حاصل نہوا آخرکار زور و کشتی کی نوبت آئی ازجاس مردارخوار نے
ایک ساعت کی کشش و کوشش میں کالوس فرنگی کو ہاتھہ پر علم کرلیا اور سطح زمین پر پٹکہ کر سینہ پر سوار ہوگیا بعد ازان پاپیار کیا اور بقوت دست و بازو
کالوس کی پیکر کو دو پارہ کردیا حاضرین معرکہ اس واقعہ سخت کو دیکھکر متعجب ہوئی کہ ازجاس کو یہہ زور و قوت کہان سے حاصل ہوا صاف معلوم
ہوتا ہے کہ ضاربشکوس ہنگام جنگ سحر کا دور کرتا ہے یا کوئی اور عمل سحر اختراع کیا ہے مختصر یہ کہ کالوس کی بعد بالوت دیلمی میدان میں گیا ازجاس نے
اوسے بھی قتل کیا اوسکی بعد شنقاش زنگی سپہ سالار اقلیموس کہ زور و قوت اور ہنر سپہ گری میں شجاع زمانہ ہے رزمگاہ میں پہونچا اور ازجاس سے
کہا او رجلہ نابکار ہوشیار ہو جا قضائی مبرم تیرے سر پر آپہونچی اگر کوئی ارمان تیرے دل میں باقی ہو نکال لی ورنہ قریب تر اپنے مقر اصلی کو پہونچا چاہتا
ازجاس نے یکبارگی شمشیر خون آشام شنقاش کے سر پر لگائی شنقاش نے وہ ضرب سخت دستانہ فولادی سے دفع کی اور در بدل اوسکی ایک
ضرب شمشیر اس زور و قوت سے لگائی کہ خود فولادی کو کاٹ کر چار انگشت کاسہ سر میں اوتر گئی اور ایک فوارہ خون اوسکے دماغ سے ایسا نکلا کہ
میں معرکہ رنگین ہوگئی ادہر ازجاس پشت مرکب سے زمین پر گرا اودہر وہ بکر پر سحر دستار سے نکل گیا اور اقلیموس کی ایک ملازم نے اوٹھالیا اور
اپنے دستار میں رکھہ لیا ہرگاہ جمشید پلید نے اپنے سپہ سالار اور بہادر زن ازجاس کا یہہ حال بد دیکھا غم و غصہ سے تاب نلایا اور بذات خاص مرکب چالاک کو
معرکہ میدان میں جولان دیا اور کہا اے تقدیر خداوند اس گبر مغرور نفس سے و تم شعار سے ازجاس کا انتقام لی اور اس بندہ بے ادب کو ہلاک کرکے
یہہ کہکر اوس سپہ سالار دلاور کی طرف مخاطب ہوا اور کہا اے بندہ سرکش و نافرمان جلدتر خداوند کی رکاب کو بوسہ دے اور سجدہ کر ورنہ
خداوند ابھی تجہپر قہر و غضب نازل کرتا ہے شنقاش سپہ سالار نے کہا اے جمشید میں اپنے خداوند کہنہ قدیم کے سوا کسی خداوند کو نہیں جانتا
اور نہ اسکے سوا کسی خداوند کو سجدہ کرتا ہون میں کیا جانون تو کس مزبلہ کا خر بیدم ہے مجھے تیری خداوندی کی دم نظر نہیں آئی پھر کسطرح تجھے سجدہ کرون

ای جمشید مین بنظر خیر اندیشی کہتا ہون اگر تجھے اپنے خیر و عافیت منظور ہے پس شمشیر کی پناہ کو بوسہ دی اور میری خداوند کو سجدہ کر ورنہ تو جان آخر کار
پشیمان ہوگا جمشید نے کہا ای مادر قحبہ و ولد الزنا کیا کہتا ہی کہ خداوند کی شان مین ایسے کلمات گستاخانہ کہتا ہی تو نہین جانتا کہ مین مرتبہ خداوندی
رکہتا ہون مین زبان بہ بند و بازو کشا دیکہون تو کسقدر قوت نافرمانی رکہتا ہی کہ خداوند سے کلہ بکلہ مقابلہ کرے غرضکہ شنقاش دلاور بہی برہم
ہوکر عمود برداشتہ جمشید کے سامنے ہوگیا اور ایک ضرب عمود کوہ شکن اس قوت سے جمشید کے سر پر لگائی کہ اگر جای جمشید کوئی دوسرا پہلوان
ہوتا البتہ خاک معرکہ مین برابر ہوجاتا ہر چند جمشید نے اوس ضرب سخت کو عمود سے پناہ کیا پہر بہی وہ عمود بلا جمشید کی عمود سے ضرب کہا کر جمشید کی
شانہ پر گرا اور جمشید اوسکی صدمہ سے بیتاب و بیقرار ہوگیا مگر اوس نابکار نے باوجود درد شانہ وہی شمشیر قدرت سحر تاب غلاف سے کہینچکر اسطرح
شنقاش کے سر پر لگائی کہ خود کو قلم کرتی ہوئی سینہ مین اوترے اور سینہ سے گذر کر تنگ مرکب سے نکل گئی مع مرکب چار پرکالہ کردیا امیر مجاہد الدین
دلاور نے اوس نابکار کی یہہ ضرب دست دیکہی اور فرمایا ای دلاوران اسلام تم نے کبہی پہلے بہی یہہ صفائی دست اس ناحق پرست کی دیکہی ہے یا
میری نظر مین اسوقت زیادہ تر معلوم ہوتی ہے دلاوران لشکر نے متفق اللفظ کہا واللہ ہمین بہی اس کافر کا زور و قوت نسبت پہلے کی دو چند
معلوم ہوتا ہے اسی سبب سے وہ راندہ درگاہ اپنے زور و قوت پر مغرور ہو رہا ہے غرضکہ جمشید بعد قتل کرنے شنقاش کے میدان مین موجود رہا
اور دوسرے حریف ہم نبرد کو طلب کیا لیکن لشکر اشبوطین کی دلاور کو جرأت نہوئی کہ جمشید کے مقابلہ مین جاکر اوسی جواب دیتا بالآخر جمشید نے
طبل بازگشت بجوادیا اور اپنے ملازمونکو حکم دیا کہ شنقاش بندہ منحرف کی نعش کو کشان کشان لیجاکر نار دوزخ مین ڈالدو چنانچہ اس حکم کو سنکر تمام
انفار لشکر کی جمع ہوگئی اور شنقاش کی نعش کو لیجانیکا قصد کیا یہہ حال دیکہکر اشبوط و القیموس و اتلیموس کی دلاوران لشکر با تیغ و تبر میدان
جنگ مین جا پہونچی اور قریب تہا کہ بضربات پاپوش جمشید کے استخوان و اعضای بدن ریزہ ریزہ کردین لیکن جمشید اوس انبوہ کثیر کو دیکہکے بتحاشا
میدان سے گریز کرگیا اور لشکر مین داخل ہوا مردمان اشبوط شنقاش کی لاش کو دوش بدوش اپنے لشکر مین لی آئی قصہ مختصر چند روز کے
معرکہ آرائی مین جمشید نے بذات خاص اور اوسکی پہلوانان لشکر نے اشبوط و القیموس اور اتلیموس کی پہلوانان نامی وگرامی اسقدر قتل و زخمی کیئے
کہ تینون سلاطین عاجز و درماندہ ہوگئے اور باہمدگر مشورہ کیا کہ اب کیا تدبیر کرنی چاہیئے جس سی نجات ملی بالآخر یہہ رای قرار پائی کہ ایک شب ہم تینون
بالاتفاق ہمدگر جمشید کے پاس چلین اور اوس سے کہین کہ ای ظالم بیدادگر تو ہم سے کیا عداوت قلبی رکہتا ہی اور کس بات کا خواستگار ہے جو تو نی
اکثر ہماری پہلوانان نامی وگرامی شجاعان روزگار کو تہہ تیغ کیا اور مجروحان لشکر کا حساب نہین کہ کسقدر خستہ و بیحال نیم جان پڑے ہین بس
اب تو اس ظلم و بیداد سے باز آ اور کسی سلاطین زور آور کا متعرض حال ہو ہم وعدہ کرتی ہین کہ جسوقت تمام سلاطین و اہل اسلام وغیرہ تیرے مطیع
فرمان ہوجائینگے اور تجھے سجدہ کرینگے اوسوقت ہم بہی اونکی شریک حال ہوکر تیرا دین و آئین قبول کرینگے اور ہمین اطاعت و سجدہ مین کسی طرح کا
عذر و انکار نہوگا فی الحال ہمین چند روز کی مہلت دی تاکہ ہم اس معاملہ مین بجای خود غور و فکر کرلین غرضکہ ان سلاطین نے باہم یہہ صلاح
و مشورہ کیا اور اشبوط و القیموس اور اتلیموس تینون بالاتفاق جمشید کے لشکر مین گئے اور ایسے وقت بارگاہ مین پہونچے کہ جمشید علیہ اللعنہ بغرور
و نخوت تمام تخت پر بیٹہا ہوا ضرار منکوس اور بحباشی سے حرف و حکایت مین مصروف تہا اس اثنا مین جمشید کو خبر ہوئی کہ اشبوط وغیرہ سلاطین یکتنہا
یہان آئی ہین جمشید نے ضرار منکوس اور بحباشی کو اونکی استقبال کیواسطے بہیجا اور ایک تخت مع بحباشی کی پہلو مین بچہوادیا ضرار منکوس تینون
سلاطین کو باعزاز تمام بارگاہ مین لایا جملہ حاضرین بارگاہ نی انکی تعظیم دی لیکن جمشید نی اپنی تخت سے حرکت نکی اور نہ سلام مین حسب دستور
سابق سبقت روا رکہی حالانکہ پیشتر جمشید ان سلاطین کی سروقد تعظیم دیتا تہا اور سلام مین بہی سبقت کیا کرتا تہا لیکن آج اوس مغرور نے سب
مراسم و مراتب ترک کردی چار و ناچار تینون سلاطین بعرض مندلی اول سلام مین سبقت کی جمشید نے کہا ای بندگان خداوند مین تمہارے
سلام معمولی سے خوش نہین ہوا کیا سنتے کہ یہہ رسم شاہ و سلاطین کیواسطے جایز ہے اور مین مرتبہ خداوندی رکہتا ہون مجہے سجدہ کرنا چاہیئے چونان

خداوندی کو زیبا ہے یعنون سلاطین عجم وموکر تخت مذکور پر بیٹھ گئے ضار سنکوس نے کہا اے بندگان خداوند شبوط و اقلیموس و اعلیموس آگاہ ہو
کہ جمشید فی الحال منصب خداوندی پر پہنچتا ہے اور یہہ مرتبہ خاص طبیعت مجردہ نے جمشید کو عطا کیا ہے جیسا کہ زمانہ سابق میں نمرود و شداد و فرعون
اور جمشید جم کو یہہ مرتبہ خداوند نے دیا تھا کہ ہر ایک نے بسبب دعوی امتیاز خاص کی لوائے علومیت بلند کیا تم نے بھی یہہ واقع کتب تاریخ میں
ضرور دیکھا ہوگا لیکن انجام کار بباعث نافرمانی و تمردی خداوند طبیعت نے بیزار ہوکر وہ منصب چھین لیا بلکہ ہر ایک کو قہر و غضب خداوندی پامال
کر دیا بعد ازان ضحاک کو وہ منصب و اعزاز بخشا اسے شبوط اسیطرح اب خداوند ناصر کی جمشید کی حال پر یہانتک شفقت و عنایت ہے کہ جمشید کو
خاص اپنا مرتبہ خداوندی عطا کیا اور اپنے مسند خداوندی پر بٹھایا پس بعد از جو شخص کرامت یافتہ اور منظور کردہ خداوندی ہو اوسکا اعزاز و منزلت کل
بندگان خداوند پر فرض ہے کسواسطے کہ بندگی و بیچارگی کا مقتضی یہی ہے چنانچہ اسی باعث سے آج جمشید خداوند نے تمہاری تعظیم و تکریم
ملحوظ نہیں رکھے کہ تم زمرہ بندگان درگاہ میں ہو اور جمشید تمہارا خداوند ہے اے شبوط ان کلمات کو سنکر عجب غیظ و غضب میں مبتلا تھا ہر دم
یہی قصد کرتا تھا کہ کچھ جواب دے مگر اقلیموس شبوط کو منع کرتا تھا کہ اے شبوط یہہ وقت خاموشی کا ہے نہ مقام غضب و غصہ کا اگر کوئی حرکت ناروا
تجھسے سرزد ہوگی یاد رکھ تمام کار درست شدہ خراب و ابتر ہو جائیگا چار و ناچار شبوط خاموش ہو رہا بعد ازان ضار سنکوس نے شبوط وغیرہ کے
لیے شراب منگائی اور ان سلاطین کے تواضع کی اور سلاطین مذکور کی خاطر و مدارات میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ہرگاہ دو دو چار چار جام
شراب ہوش ربا ان سلاطین سہ گانہ نے پیئے اور نشہ شراب سے تر دماغ ہو گئے ضار سنکوس نے شبوط سے ان آنیکا باعث پوچھا اس آشنا
میں جمشید پلید بھی کمال اخلاق و فروتنی سے گرم سخن ہوا اور کہا اے شبوط آگاہ ہو کہ شاہزادہ معز الدین کی مرگ و ہلاک خاص میرے دست
قدرت پر منحصر ہوتی ہے کسواسطے کہ اصل خداوند طبیعت مجردہ نے اوسکا قتل و زوال سے میری دست بدسرشت پر مقدر کر دیا ہے قریب تر
اوسکا ظہور ہونیوالا ہے ہرگاہ معز الدین طلسم بیضا سے نکلا اور میں نے اوسکا کام تمام کیا الغرض شبوط وغیرہ سلاطین مذکور نے جو کچھ
خود مشورہ کیا تھا وہ جمشید پر ظاہر کر دیا جمشید نے کہا اے بندگان خاص میں تمہارا خداوند خالق ہوں میں نے تمہاری التماس قبول کیا اگر تم
اول ہی یہہ عذر معقول اپنا خداوند کے روبرو پیش کرتے تمہارے مردان لشکر پر قہر خداوندی نازل نہوتا اور وہ بیگناہ معرض قتل میں نآتی شبوط
نے کہا اے جمشید جس صورت میں کہ تو خداوند خالق ہے البتہ تیرے امکان میں ہے کہ تو مردان مقتول کو بارہ دیگر زندہ کر دے جمشید سمجھا کہ یہہ
مرد کل از راہ طعن کہتا ہے دندان شکن جواب دیا کہ اے شبوط یہہ امر تیرے امکان سے باہر ہے کیونکہ مقدور نہیں کہ مردہ کو زندہ کر دے اور کوئی خداوند
اپنے مقدرات کارخانہ قدرت کو بدل نہیں سکتا اس باب میں جو نقل و حکایت مشہور ہے وہ ہرگز قرین عقل نہیں ہے ایسے روایات کو مثل
افسانہ کی تصور کرنا چاہیئے اے شبوط یاد رکھ کہ خداوند طبیعت کی ہاتھ سے بھی کوئی بندہ مرجائے پھر اوسکے زندہ کرنیکا مقدور خداوند کو بھی
نہیں ہے چہ جائیکہ فرزند و نایب خداوند کو یہہ قدرت حاصل ہو ہرگز ممکن نہیں اے شبوط اب تو یہہ بتا کہ وہ تیرا خداوند قمر مساق جسکا تو
پیرو اور ... ہے کس تجلی میں کا جانور ہے اور کہاں ہے اوس سے آج تک کائنات میں کیا کیا کام ظہور میں آئے اور اگر وہ ظاہر و باطن کہیں موجود ہے
پھر اوس سے کوئی کرشمہ خداوندی کسواسطے ظاہر نہیں ہوتا اگر وہ شان خداوندی رکھتا ہے کوئی کرشمہ قدرت ظاہر کرے اور ہمیں دکھائے اور اگر معدوم ہے پھر وہ
کسطرح لائق پرستش نہیں ہے بالفرض اگر وہ خداوند با قدرت ہے پھر اوسنے مردان لشکر کو زندہ کیوں نہیں کیا اے شبوط میری یہی اغراض خداوندان اقلیموس و اعلیموس
کی نسبت تھا کہ وہ دونوں سلاطین شب پرست میں اے شبوط اگرچہ میں زندہ کرنیکی قدرت نہیں رکھتا الا قتل و ہلاک کی قدرت ضرور رکھتا ہوں یہہ حال تمہارے
خداوندان حقیقی [illegible] کہ اونسے یہہ ادنی کام بھی ظہور میں نہیں آسکتا کیا معنی کہ تمہاری خداوند ہمیشہ مرگ و ہلاک پر قادر نہیں ہیں اور میں خداوند ظاہر تمہارا
قتل پر قادر ہوں [illegible] باطل کرتا ہوں تم ہلاک ہو جاؤ [illegible] جمشید پلید نے [illegible] کو ظلمانی [illegible] کیا اور ان [illegible]
[illegible] کہ سبحال و منال ہوگئے اور دم بدم [illegible] جمشید کی محبت [illegible] ہوا اور جمشید کا [illegible]

دل پر نقش کا الحجر ہوگیا بالآخر بعد ایک ساعت کے تینوں احمق بے اختیار سجدہ میں جھکے اور کہا ای جمشید اب ہمیں ثابت ہو گیا کہ تو ہمارا خداوند ہے
اور ہم تیرے بندے ہیں واقعی ابتک ہم خواب غفلت میں مبتلا تھے ہمہ عمر خود بیہودہ با ختیم بدر بعالم قدر تو نشنا ختیم پس جمشید اوسوقت استغراق میں
کچھ دیر میں سمایا اور بکمال نوازش و مہربانی کہا ای اشبوط خداوند لی تیرا منصب پیغمبری بدستور قایم و بحال رکھا یعنی اول ہی تو پیغمبر تہا اوسی طرح
اب بھی تجہے پیغمبر دست چپ اپنا مقرر کیا جس طرح ضار منکوس کو پیغمبری دست راست تفویض ہوئی ہے اشبوط گیدی اثر سحر میں ایسا بہہ
ہوا تہا کہ حال و مآل کا کچھ ہوش نہ تہا اپنے حق میں یہہ نوازش و مہربانی بہ نظر دیکہکر بدرجہ غایت خورسند ہوا اور پے ہم سجدے کرتا بعد ازان
اشبوط وغیرہ حقانی نے شب اپنے لشکر و نکو وہان طلب کیا اور لشکر جمشید کے شریک ہوگئے راوی کہتا ہے کہ اب جمشید کی رعونت و شان
اسدرجہ پر پہونچی ہے کہ چرخ ہفتمین سے بھی گذر گئی ہے اور ایسا دود نخوت اوس بے مایہ کی دماغ میں سمایا ہے کہ وہ نابکار سوائے خدا
کی کسیکو خیال میں نہیں لاتا حتی کہ ضار منکوس دیوس بی پشم خایہ سے بدتر شمار کیا جاتا ہے لیکن وہ نابکار غدار جادو کو بغرض وخوشامد بلا عذر
سجدے کرتا ہے اور بہزار شوق دل اوس کافر ساحر کی خواہش نفس کو ہر روز پر روا کیے جاتا ہے حاصل کلام اوس شب جمشید نے بکمال
کبر و غرور ضار منکوس سے کہا ای استاد بدنہاد تو بچشم کور دیکہہ کہ عمل و اعمال سحر اس کا نام ہے جو شاہ جادوان خناز فی النار سے ظہور میں آئی
ہیں نہ وہ اعمال لغو و باطل جسکا تو دعوای دروغ کیا کرتا ہے اور تو نے ایسا اس فن کو حاصل کیا کہ آجتک ایک موی پشم بہہ تجہسے کندہ نہو سکا
استاد میرے صلاح یہہ ہے کہ تو شاہ جادوان کی چند روز خدمت کر اور اوس کا شاگرد ہو جا اور جہان تک ممکن ہو اوس سے اعمال سحر کی تعلیم
لی کہ تو بھی فن سحر میں کامل زمانہ اور مشہور آفاق ہو جائی ضار منکوس نے کہا ای جمشید میں شاہ جادوان کا بندہ حلقہ بگوش بلکہ غلام بے زر
خریدہ ہون شاہ جادوان نے مجہسے خود وعدہ کیا ہے کہ ہم تجہے اپنے شاگردی میں ممتاز کرینگے لیکن مجہے افسوس یہہ ہے کہ تو میرے سلوک کو ملحوظ
خیال نہیں کرتا کہ میں کسقدر تیری ترقی جاہ و جلال میں سعی و کوشش کرتا ہون بچشم انصاف دیکہہ کہ آخر کار میری ہی تعلیم و تربیت اور محنت و مشقت تیرے
کام آئے اگر میں تجہے اس مرتبہ پر نہ پہونچاتا سلاطین عالم میں تیرے نام آوری اور قدر و منزلت نہوتی اور اسوقت خنار جادو ہی تجہے ایک موے
پشم سمجہتا بہر صورت تیرے قدر و جلال اور ترقی اقبال کا باعث میں ہون جمشید نے کہا اے استاد تو ملول و آزردہ نہو میں نے بطریق مذاق و شوخی
تجہسے ذکر کیا ہے ورنہ تو جانتا ہے کہ اسوقت مجہے کیا قدرت حاصل ہے یعنی میں تیرے مرگ و زیست پر اختیار رکہتا ہون لیکن میں تجہے مثل اپنی
جان شیرین کی دوست اور عزیز جانتا ہون اسی سبب سے تیرا ادب و آداب مجہے ملحوظ رہتا ہے الغرض جب اشبوط و اقیموس و اتلیموس تینون
سلاطین مع لشکر جمشید کے لشکر میں شریک ہوگئے جمشید کا دماغ زیادہ تر آسمان پر پہونچا اور غرور و استکبار دوبالا ہوگیا اب جمشید کی یہہ کیفیت
کہ جسوقت وہ ملعون میدان میں سوار ہوتا ہے سر راہ سواری مطیعان و مردمان لشکر وغیرہ سلام کے عوض اوس کافر طی کو سجدہ کیا کرتی ہیں اور آواز بلند
خداوند جمشید سلامت فرزند خداوند سلامت عمر خداوند دراز باد کہتے ہیں قطع نظر اسکی ضار منکوس دیوس نے جمشید کے لیئے وسط میدان لشکر میں
دمدمہ باندہکر اوسپر ایک برج بلند و مرتفع بنوا دیا ہے اور اوس برج میں جا بجا غرفہ و منظر بہی رکہے ہیں اور ہر ایک منظر و غرفہ کو طلا کاری و جواہر کیا ہے
تا کہ جمشید ہر وقت برج مذکور میں بیٹہکر غرفہ ہاے برج سے اپنا جلوہ دیدار نحوست آثار مردمان لشکر کو دکہایا کرے چنانچہ برج مذکور کا نام برج جہان
نما رکہا ہے غرضکہ دوسرے روز جمشید نے اشبوط کو بارگاہ میں بلا کر کہا ای پیغمبر دست چپ تو جلد جا اور بکران شاہ غارجی و نصرون زنجی کو میرے
سجدہ کی ہدایت و تلقین کر بلکہ دونون کو اپنے ہمراہ میرے پاس لے آ اور بالفرض اگر وہ سلاطین یہان آنی سے تمرد و انکار کرین اوسوقت میری
شمشیر قدرت سے اونکو تہدید کرنا نجاشی نے کہا ای خداوند میرے صلاح یہہ ہے کہ ابو حاکم کو بھی پیام زبانی کہلا بہیجنا مناسب ہے جمشید نے
کہا اوس گیدی کو پیام دینے کی چندان احتیاج نہیں ہے میں خوب جانتا ہون کہ وہ بندہ غرض خود بخود حاضر ہو جائیگا کس لئے کہ ابو حاکم ہمیشہ پہلو اتار
زور آور کا خیال رہا ہے بالآخر خورشید کا گمان و قیاس درست نکلا اوسی روز ابو حاکم بلا طلب نجاشی کی معرفت جمشید کے پاس پہونچا اور کہا ای جمشید خداوند

پھر کسرین بندہ ہی مجھے سجدہ کرلیا ہے لیکن میرا سجدہ کرنا اس شرط سے مشروط ہے کہ تو معزالدین ظلم کش مبدا فساد کو نیست و نابود کر دے
اور ابو عامر و شمشاد تاجدار کی آرزوی دلی بناکامی مبدل ہو جائی اگر تجھے یہہ قدرت حاصل ہے اپنے قدرت خداوندی کا بھی کرشمہ دکھا ہم
دیکھیں کس قدر عجائب ہے تجھے کرتا ہون جمشید نے کہا ای ابو حاکم چند روز صبر کر پھر دیکھو خداوند کیا کیا تقدیر کرتا ہے خداوند صرف معزالدین کے
ظلم سے باہر آنیکا منتظر ہے اوسوقت تو میری قدرت خداوندی کا تماشا اور کرشمہ دیکھنا کہ مین معزالدین پر طرح طرح کی عقوبت و عذاب نازل
کرونگا اور کس کس ذلت و رسوائی سے معزالدین اور اوسکی رفقائی لشکر کو معرکہ کارزار مین بخاک و خون غلطان کرتا ہون کہ مرغ و ماہی
اوسکے حال پر تاسف کرینگے ابو حاکم نے اوس رانده درگاه سے یہہ عبارت سنے اور بے اختیار سجدہ کیا بلکہ اوسی روز مع اپنے مردمان
لشکر جمشید سے ملحق ہوگیا بعد ازان اشبوط دیلمی حسب فرمان جمشید سوار ہوکر بکران شاہ و نصرون ربیعی کی بارگاہ مین گیا بکران شاہ نے
اشبوط کے آنیکی خبر سنکر دربارگاہ تک استقبال کیا اور اپنے ہمراہ لاکر تخت پر بٹھایا جب اشبوط گیدی بارگاہ مین پہونچا باواز بلند یہہ جملہ کہا کہ میرا
سلام اوس شخص کو ہے جو جمشید صاحبقران کی خدائی اور میرے پیغمبری کا معتقد ہو غرضکہ اشبوط کا یہہ جملہ سنکر بکران شاہ و نصرون شاہ
اور الجد بن نجدون جہان پہلوان بلکہ تمام گبرو پہلوان حاضرین بارگاہ نے قہقہا لگایا بکران شاہ نے کہا اے شاہ دیار دیلم تجھے شرم نہین
آتی کہ تونے اپنا تمام عمر مرتبہ پیغمبری مین گذارا ہے اور تمام مردمان دیار دیلم تجھے اپنا بادشاہ اور پیغمبر دیلم جانتے رہے اب تو بوجہہ عیبے
سبب ایک ملحد جور پرست مردود خلایق سنکر صانع حقیقی کا مطیع و فرمان بردار ہوا ہے اور تو اوسے اپنا خداوند سمجھہ کر اوس کا بندہ اور
پیغمبر بنا ہے اسکے کیا معنی ہین ای بے عزت جہان تجھے اپنے ننگ و ناموس کا کچھہ بھی پاس و لحاظ نہین رہا اشبوط خارج العقل اول سے
جمشید کے داغ شقاوت کو دیکھکر اثر سحر مین ایسا مبہوت ہو رہا ہے کہ ہرگز نیک و بد کا خیال و تمیز نہین کرتا اوسنے جواب دیا ای بکران
ونصرون اصل حال یہہ ہے کہ ابتک مین بھی مثل تمہارے جمشید کے مرتبہ خدائی سے مطلق بے خبر تھا ہر گاہ میرے پاس وحی پہونچی اور
خداوند دیلم نے مجھے اس راز و اسرار سے آگاہ کیا کہ جمشید بے شک و شبہہ خداوند ہے تو باشد رضا اوسے سجدہ کر اور اپنا معبود سمجھہ یقین ہے
کہ جمشید تجھے اپنے دست راست کا پیغمبر مقرر کریگا اے بکران اوسوقت جمشید کی رونق جاہ و جلال کا حال تجھپر کھلا کہ جمشید کو یہہ مرتبہ
جا حاصل ہوا ہے آخر احکام وحی کی مینے تعمیل کی اور طوعاً و کرہاً جمشید کو خداوند سمجھکر سجدہ کیا غرضکہ اشبوط گیدی کے کلمات حماقت آمیز پر
بارد گر اہل بارگاہ خندہ زن ہوئی بکران شاہ نے کہا اے اشبوط شاہ دیار دیلم تم یہہ ارشاد فرماؤ کہ تمہارے پاس وحی کس قرمساق نے
بھیجی تھی اشبوط نے کہا شاید تو نہین جانتا کہ ہمیشہ کون وحی بھیجا کرتا ہے اے بیوقوف سوائے خداوند دیلم دوسرا کون ہے کہ وحی نازل کرتا ہے
نصرون ربیعی نے کہا ای احمق مطلق اگر تیرے زعم باطل اور عقیدہ سست مین دیلم گیدی خداوند ہے پھر جمشید کو تونے کس لیئے خداوند
سمجھا اے قرمساق بیوقوف جہان ہر ملت و قوم مین ایک ہی معبود و خداوند ہوا کرتا ہے اور یہہ نہین سنا کہ ایک شخص دو خداوند کی بندگی
کرے اور دونوں کو معبود سمجھے اشبوط نے کہا ای نصرون خداوند دیلم نے وحی مین یہہ بھی ارشاد کیا تھا کہ ہم نے چند روز کیواسطے اپنی خداوندی جمشید
کی تفویض کر دے اور اوسے مخلوق کی پرستش کے لیئے مطلق العنان کر دیا ہے تو بھی اوسے سجدہ کر اور اپنا معبود سمجھہ بس مینے خداوند کے حکم سے
جمشید کو سجدہ کیا ہے اور مین جانتا ہون کہ جمشید ہر طرح مسجود خلایق ہے بکران شاہ نے کہا ای اشبوط تیری گفتگوی مزخرف سے معلوم ہوتا ہے کہ تجھہ
مین حماقت و سفاہت ذاتی نہین بلکہ نسلی ہی خیر اب یہہ قصہ موقوف رکھو یہہ فرماؤ کہ تم نے یہان کس غرض اور کس مطلب کے واسطے قدم فرسائی کی ہے
اور تمہارے یہان آنیکی علت غائی کیا ہے اشبوط نے کہا ای نصرون و بکران تم نہین جانتے کہ جمشید کا لوائے خداوندی عالم مین بلند ہوا ہے
اور مین خداوند جمشید کا پیغمبر ہون معبود خداوند نے مجھے خاص تلقین و ہدایت کے لیئے مبعوث کیا ہے کہ مین امر رسالت کو انجام دون چنانچہ
تمہارے لیئے مین آیا ہون کہ تمکو خداوند جمشید کے سجدہ کی ہدایت کرون اور ضلالت و گمرہی سے نکالون ای نصرون و بکران اگر تم چشم بصیرت رکھتے ہو

جمشید کا کرشمہ خدائے دیکھو اور خداوند کو پہچانو کہ خداوند کے سطوت تیغ قدرت سے امان پاؤ یاد رکھو کہ عذاب معصیت مین ایسی گرفتار ہوگی کہ کبھی تا
تلک نجات نہین پاؤگی اور خداوند طرح طرح کی قہر وغضب تم پر نازل کریگا بکران شاہ نے کہا اے اشبوط سرتا پا مجبوط ہم تیرے طرح احمق نہین
ہین کہ چار پہلوان نامی کی کشتہ و ہلاک ہونے سے مایوس ہو کر بیدست و پا ہو جائین اور بوجہہ ہی سے بسبب جمشید کو سجدہ کر لین اور خواہ
نخواہ اوسکے خصیہ مالی کرنی لگین ابہی تک عماد السلطنت پناہ و قوت بازو امجد بن مجدون جہان پہلوان تیغ زن و سرکوب جمشید زندہ و سلامت
ہے ہمین جمشید کا کچھ خوف و ہراس نہین ہے جسوقت وہ سر اوٹھائیگا اور ہماری طرف نگاہ کج سے دیکھیگا ہم اوس کا دعوای باطل
ایک دم مین ناک کی راہ نکال دینگے اے اشبوط ہم جمشید و جمشید پونکو موے پشم سے بدتر سمجھتے ہین اگر جمشید آسمان پر جا ہوئیگا ہمین کچھ پروا
نہین ہم یہہ بہی خیال نہین کرینگے کہ وہ کون سگ بازاری ہے اشبوط گیدی اس گفتگوئی تلخ کو سنکر خاموش ہو رہا اور بے نیل مرام وہان سے
چلا آیا اور جمشید سے تمام سرگذشت بیان کی جمشید اشبوط کی ادائے رسالت سے بہت خوش ہوا اور ایک خلعت گران بہا عنایت کیا
بعد ازان کہا اے اشبوط آگاہ ہو کہ یہہ خلعت تجہے منصب پیغمبری کا عطا کیا ہے اشبوط گیدی نے اوس عنایت و شفقت کا سجدہ
ادا کیا بعد ازان جمشید نے لشکر مین طبل جنگ بجوایا جسوقت صدای طبل بکران شاہ نے سنی نصرون شاہ ربیعی سے کہا تم بہی اپنے لشکر مین
طبل جنگ کا حکم دو معلوم ہوتا ہے کہ جمشید کل ہماری طرف متوجہ ہوگا خیر کچھ پروا کی بات نہین ہے دیکھہ لیا جائیگا ۵ بہ بینیم کرا بخت
یاری دہد و کرا ارجمندی و خواری دہد اوسوقت اکثر پہلوانان شیر دل رزمجو بکران شاہ کی بارگاہ مین حاضر تہے از انجملہ نصرون شاہ کا ایک
پہلوان شجاع روزگار شیشان بن ششیش جو بجائی شدید الشداد کی عہدہ سپہ سالاری پر ممتاز ہے اور دوسرا پہلوان جہان امجد بن مجدون
جسکی معرکہ آرائی کا ذکر بارہا گوش زد سامعان والا تمکین ہو چکا ہے اور بکران شاہ کی ثروت و شوکت کا دار و مدار بہی اسی پہلوان یگانہ آفاق پر
منحصر ہے کیا معنی کہ بکران شاہ کے لشکر مین کوئی پہلوان و سردار مثل امجد بن مجدون کی نہین ہے حالانکہ امجد بذات خاص ایک پہلوان
فیل پیکر ہے مگر اوس کا زور و قوت بسبب مہرہ سحر کے زیادہ تر تہا اور فی الحال بباعث گم ہو جانے مہرہ سحر کے امجد کا وہ زور و قوت جاتا رہا
جسکی وجہہ سے امجد جہان پہلوان مشہور ہوا تہا اب امجد مین فقط زور اصلی باقی رہگیا ہے یعنی جسوقت وہ مہرہ سحر امجد کی مقعد سے نکل گیا
وہ زور و قوت عارضی بہی یک لخت جاتی رہی چنانچہ یہہ داستان رنگین بیان بشرح و بسط جلد ہائے گذشتہ مین بیان ہو چکی ہے لیکن
اثر مہرہ سحر بالکل زایل نہین ہوا کسی قدر باقی ہے کیا معنی کہ اوس ساحر جہنم نصیب امجد کی مربی نے یہہ کہا تہا کہ اے امجد یاد رکھ جب تک
یہہ مہرہ تیرے شکم مین قایم رہیگا کوئی پہلوان زمانہ زور آور ترین عالم تجہپر غالب نہین آئیگا مگر ایک وقت ایسا پیش آئیگا کہ یہہ مہرہ سحر تیری شکم
سے نکل جائیگا مگر بعد مفقود ہونے مہرہ کے بہی سالہا سال تک مہرہ کا اثر تیرے جسم مین باقی رہیگا اور دست و پا سے قوت سلب نہین
ہوینگی چنانچہ امجد اس حال سے واقف و ماہر ہے کہ ہنوز اثر مہرہ بالکل زایل و مفقود نہین ہوا اور اپنے دست و بازو مین قوت و توانائی
بہہ دو چند پاتا ہے الغرض دونون پہلوان قوی ہیکل دیو سیرت بارگاہ مین موجود تہے اور طبل جنگ کی صدا سنکر اپنی دلاوری و بہادری کی لاف و
گزاف کر رہے تہے بکران شاہ نے بہی دونون پہلوان رستم توان کی پشت پناہی پر لشکر مین طبل بجوایا دوسرے روز بدستور معین بانددہ لشکر
جنگگاہ مین صف آرا ہوئے اور بعد آراستگی صفوف عساکر اول جمشید کے لشکر سے بلخوم مصری ایک دلاور یکتا تاز معرکہ رزم مین آیا اور بعد
رجز خوانی حریف ہم نبرد طلب کیا اسطرف بکران شاہ نے ملقاس مردانی کو ایک جام شراب پلا کر بلخوم کی مقابلہ مین بہیجا بلخوم نے ملقاس کو بعد
رد حملات مثل سگ و گربہ قتل کیا بعد ازان شیشان سپہ سالار نے میدان مین جاکر بلخوم کو مجروح کیا اور میلاق مصری وغیرہ چار پہلوانان نامی
جمشید کو بضرب شمشیر قتل و ہلاک کیا وقت شام قریب آگیا تہا نصرون و بکران شاہ نے اسیقدر غنیمت سمجھکر طبل بازگشت بجوا دیا دوسرے
روز معرکہ کارزار آراستہ ہوا اوس روز اقواس و قاوس زنگی وغیرہ پانچ پہلوان لشکر القیموس سے نوبت بنوبت میدان رزم مین آئے اور

شیشان دلاور کی شمشیر کی لقمہ ہوگئے اسیطرح دوسرے روز کی میدانداری مین ہی سامول خرنول وغیرہ دس پہلوان جمشید کے
لشکر سے شیشان کے مقابلہ مین آئے اور بتیغ ہوئے جمشید نے شیشان کی دلاوری و شجاعت کی دل مین تعریف کی کہ عجب پہلوان
زورآور بہادر زمانہ یکتا ازلی بدل ہے واقعی ہر ایک پہلوان اوسکے مقابلہ کی تاب نہین لا سکتا اوسوقت برجاس مردار خوار جمشید کے
برابر استادہ تہا جمشید نے برجاس سے مخاطب ہوکر شیشان کے دلاوری کی تعریف کی برجاس اس تعریف سے نہایت آشفتہ ہوا اور
کہا ای خداوند معلوم ہوتا ہے کہ خداوند ہی شجاعان آفاق کی ضرب شمشیر بے پناہ سے خوفناک ہوتا ہے خیر روز فردا مجھے میدان جنگ
کی رخصت دو مین اوس پہلوان آتش دست کی مقابلہ مین جاؤنگا اور خداوند کے سامنے اوس گبر مغرور کو مثل بز و گوسفند ذبح کرونگا
غرضکہ دوسرے روز برجاس مردار خوار حسب اجازت جمشید پلید معرکہ میدان مین آیا اول چار پہلوانان بگران نصرون کو قتل و ہلاک
کیا اور باواز بلند کہا ای شیشان آج مین خاص تیرے جنگ و مقابلہ کی ارادہ سے میدان مین آیا تہا معلوم نہین کہ یہہ اجل رسیدہ کسطرح
میرے مقابلہ مین چلے آئے ہنوز مین تلاش جنگ سے سیر نہین ہوا ہون اور تیرے مقابلہ کی بہی آرزو ہے دیکہون تو کسقدر جوہر دلاوری کہتا ہے
جلد تر میدان مین قدم رکہہ اور میرے ضربات تیغ کا تماشا دیکہہ شیشان کو حریف کی طلب سے تاب نرہی برق جہندہ کی مانند مرکب کو
جولان دیا اور نعرہ زنان حریف کی مقابلہ مین پہونچا اور کہا بانی ای ستم شعار اون چار مفلوک کے قتل پر اسقدر تو مغرور ہوگیا کہ دلاوران
شمشیرزن کی مقابلہ کے ہوس تجہے پیدا ہوئے بچشم کور دیکہہ کہ تیرا حریف جانستان بمثل قضائی مبرم تیرے مقابل موجود ہے جو ارمان جو آرزو
تیرے دل مین ہو نکال لے ورنہ قسم ہے مجہے اپنے خداوند کی ایک ہی ضرب شمشیر مین تیرا نام و نشان تک صفحہ ہستی سے مٹادونگا برجاس بہی
ایک پہلوان قوی ہیکل تہا اول شمشیر خون آشام غلاف سے نکالی اور ایک ساعت کامل شمشیرزنی مین اپنا جوہر مردانگی دکہایا اور متواتر ضربات
شمشیر شیشان کی پشت و پہلو پر لگائین لیکن شیشان نے ہر ایک ضرب کو بدم شمشیر رد کردیا اور بعد رد حملات ایک ہی ضرب قوی مین
برجاس کا کام تمام کردیا اور قریب شام چند پہلوانان نامی و صاحب یکہ پر کو مجروح کیا جمشید پلید کمال بیدماغی اور رنج و غصہ سے بیتاب ہوگیا
اور بیاختیار اسپ جہانگرد کو پاشنہ کیا اور شیشان کے مقابل پہونچکر باواز مہیب کہا ای بندہ عاصی اب تیرا ظلم و ستم اس درجہ کو پہونچا
ہے کہ تیرے بیداد خداوند کو سخت ناگوار گذری ہے آخرکار خداوند کی تقدیر مین یہہ امر قرار پایا کہ خداوند بذات خاص اس بندہ سفاک
کو اسیر و دستگیر کرے یا بعذاب سخت نار جہنم مین پہونچادے بالاخر بعد مکالمہ نوبت بجرب و ضرب پہونچی جمشید نے بعد رد حملات وہی شمشیر
صدرستہ تر آب غلاف سے کہینچکر شیشان کی سر پر ماری اگرچہ شیشان نے بفن سپہ گری تلوار کو دستانہ فولادی سے رد کیا اور وہ ضرب
سخت سر سے دفع ہوگئے ورنہ وہ شمشیر بے پناہ برق کی مانند تنگ مرکب تک ترکئے راکب و مرکب کو چار پرکالہ کردیتے بارہم وہ شمشیر جانستان
باوجود رد کرنیکے چار انگشت کانسہ سر مین درآئی اور زخم منکر پہونچایا عیاران لشکر بسرعت تمام شیشان کو میدان جنگ سے لیگئے نصرون شاہ
اپنے سپہسالار کی مجروح ہونے سے زار و قطار رویا اور شکستہ دل ہوگیا کسواسطیکہ اوسکے لشکر مین بلکہ کائنات سلطنت مین سواے شیشان
سپہسالار کی کوئی دوسرا پہلوان نہتا کہ دلاوران جمشید کی تاب مقابلہ لاسکے انجد بن نجدون نے نصرون شاہ کی تسلی و دلجوئی کے اور
کہا خاطر جمع رکہو کل میدانداری مین تم دیکہنا کہ جمشید پلید سے شیشان کا کیسا قصاص و انتقام لیتا ہون غرضکہ اوس شب انجد بن نجدون کے
نام طبل جنگ بجوایا دوسرے روز بعد صف آرائی معرکہ کین مین انجد جہان پہلوان بطمطراق تمام پہونچا اور اکثر پہلوانان حریف کو خاک و خون
مین ملادیا اسی طرح پانچ روز کی جنگ و مصاف مین چالیس پہلوانان جمشید اور اشبوط و القیموس کو کہ ہر ایک دلاور بے بدل اور پہلوان
شمشیرزن تہا خستہ و مجروح کیا اور بعض صاحب یکہ پر مثل ارجاس و ترجاس و تلخاس و فلحاس وغیرہ کو ایسا دست و پاشکستہ کیا کہ جنگ و پیکار سے
بیکار و معطل ہوگئے اسی طرح بیس پہلوان زبردست و قوی ہیکل کو بقوت و شجاعت اسیر و دستگیر کرلیا جمشید اس واقعہ سے سخت کمال بیدماغ ہوا

اور ہنگام تحلیلہ خنار جادو سے انجد کے ظلم وستم اور سفاکی کا گلہ کیا خنار ساحر نے کہا اے جمشید تو اس بات کا شکر ادا کر کہ انجد کی شکم سے وہ مہرہ
سحر نکل گیا اور عمل سحر کا کامل اثر نہین رہا ورنہ قباحت پیش آتی اور انجد کسی طرح مغلوب ہوتا اور نہ کوئی اوسکی زور و قوت کی برابر ہوسکتا
بہرحال کل تو خود انجد کے مقابلہ مین جانا اور بزور و قوت خداوندی انجد کو اسیر کر لینا اے جمشید یاد رکھ کہ انجد ہے ایک پہلوان انتخاب
زمانہ ہے ہنگام جنگ اہل اسلام ایسے کار نمایان اوس سے ظہور مین آئینگے کہ تیری شان خداوندی بدرجہ رونق پر ہوجائیگی قصہ کوتاہ
ہرگاہ جمشید نے دیکھا کہ دلاوران نامی وگرامی کو چند روز کی جنگ ومصاف مین انجد نے قتل و ہلاک کر دیا اور اکثر مجروح وخستہ بستہ اندوہ
غلطان مین جمشید ہر روز یہہ تماشائی جنگ غرفہ برج سے دیکھا کرتا تھا جسکا نام وہی تجلی برج جہان نما اور برج قدرت وبرج دیدار رکھا ہے
اور اس ہزیمت ہر روزہ کو دیکھکر نہایت ملول وغمگین ہوتا تھا ہرگاہ انجد بن نجدون کی یہہ ضرب دست بے پناہ دیکھی دل مین سمجھا کہ واقعی انجد
پہلوان زبردست ہے میرے لشکر کا کوئی پہلوان سوائے میرے انجد کا حریف ہم نبرد نہین ہوسکتا اوس طرف خنار جادو نے بھی میدانداری
کی اجازت دی تھی چار و ناچار جمشید نے خود انجد کے مقابلہ کا عزم کیا جب دوسرے روز انجد بن نجدون طبل زدہ میدان رزم مین آیا اور
بعد لاف وگزاف حریف مقابل طلب کیا نجاشے بادشاہ حبش باجازت جمشید انجد کے مقابلہ مین گیا اور بدستور پہلوانان دیگر زخمی ومجروح
ہوکر لشکر مین چلا آیا اوسوقت جمشید نے نقیبان لشکر کو حکم دیا کہ معرکہ میدان مین جاکر باواز بلند کہو اے گبر ومسلمان واے بندگان خداوند آج تم
سب جلوہ جمال خداوندی کی منتظر رہو قریب تر خداوند معرکہ رزم مین آیا چاہتا ہے اور [illegible] قدرت تمکو دکھائیگا تم سب بچشم خود دیکھنا کہ خداوند
اپنی قدرت سے اس بندہ مغرور انجد بن نجدون کو کس طرح باسانی اسیر و دستگیر کرتا ہے نقیبان لشکر نے بھی [illegible] بیان کر دے
تمام لشکرون سے قہقہے کے آواز آنے لگی بعد ازان جمشید نے اسپ جہانگرد کو زین فیروزہ نگار سے آراستہ کروایا اور خود برج جہان نما سے
اوترا اوسوقت اشبود والقموس وانلیموس ونجاشے باوجود خدائی اور ابو حاکم وغیرہ سلاطین وامرا زیر برج جہان نما حاضر تھے جمشید
پلید برج جہان نما سے تخت قدرت پر سوار ہوکر نیچے آیا مردمان اعلی وادنی نے اوس کافر کو سجدہ کیا بعد ازان جمشید اسپ قدرت پر
سوار ہوا انجد بن نجدون بھی معرکہ میدان مین حریف کا منتظر استادہ تماشا دیکھ رہا تھا کہ جمشید کس کروفر اور طمطراق سے میدان مین آتا
دل مین کہا اے بزرگ مردان اگر آج مجھے جمشید پر نصرت وغلبہ حاصل ہوگیا البتہ میرا خلوص عقیدت تمہاری خدمت مین زیادہ تر مضبوط
ہوجائیگا القصہ جمشید نے اول تنگ مرکب کو ملاحظہ کیا اور معرکہ جنگ کی طرف جولان دیتا ہوا بتزک وحشم سوئے میدان روانہ
ہوا تمام سلاطین وامرا ہمراہ رکاب نصف میدان تک جلو مین گئے وہان پہونچکر جمشید نے ہرایک کو رخصت کیا اور کہا اے بندگان خاص
رحمت خداوند تم پر نازل ہو آج تم قدرت خداوندی کا تماشا دیکھنا کیا جلوہ قدرت نظر آئیگا جملہ امیران رکاب نے اوس ملحد کو سجدہ
کیا اور رخصت ہوکر چلی آئی اہل اسلام اور دلاوران عالیمقام جمشید کی اوضاع وحرکات کا تماشا دیکھکر بدام متحیر ہوئی تھی اور دل مین کہتی
تھی الہی اس ملعون کیدی کو دفعتاً یہہ مرتبہ کس طرح حاصل ہوگیا اور طرفہ تر یہہ ہے کہ وہ اسرار آج تک ظاہر نہین ہوا ہر ایک سردار وبہادر
اس واقعہ حیرت خیز سے متعجب تھا بعض سردار یہہ کہتی تھے کہ اس دفعہ ضارمنکوس دیو نے کوئی عجیب وغریب نسخہ اعمال سحر سے اختراع کیا
ہے جسکے سبب سے جمشید کو یہہ زور وقوت فزون از قیاس حاصل ہوا ہے اور بعض کا یہہ بیان تھا کہ ضارمنکوس ہرگز فن سحر مین اتنی قدرت
دخل نہین رکھتا البتہ کوئی اور اسرار تازہ واقع ہوا ہے اسی طرح یعقوب حرامی ہر روز جمشید کے اطوار کو دیکھکر سب سے زیادہ متشوش
ومتفکر تھا امیر [illegible] نے یعقوب سے پوچھا اے برادر تو اس عرصہ مین کبھی بالادوی کرتا ہوا جمشید کے لشکر مین نہین گیا اور کوئی خبر
تازہ نہین لایا یعقوب نے کہا یا امیر نامدار چند روز سے مجھے بسبب کسل مزاج اوس لشکر مین جانیکا اتفاق نہین ہوا مگر [illegible] سحری
[illegible] بیان کرتا تھا کہ جمشید پلید کی پیشانی کو [illegible] ایک [illegible]

کہ کوئی عمل سحر ضرور تیار کیا گیا ہے اور جو کچھ مادہ فتنہ و فساد ہے وہ اس فتنہ پرداز مبداء فساد کی پیشانی ظلمانی مین فراہم ہے اظاہر
اب معلوم ہوتا ہے کہ خواہ ضار منکوس یا کسی اور ساحر تازہ وارد نے کوئی عمل سحر اس ملحد کی پیشانی مین داخل کیا ہے خاطر جمع رکھو کہ
روز سب حال کھل جائیگا مین بہی وقت و موقع کا منتظر ہون القصہ جمشید پلید بغرور و احتشام و زینت مالاکلام میدان کین مین آیا
اور ایک نعرہ رعد آسا جگر سے ایسا کھینچا کہ تمام معرکہ میدان کانپ گیا بعد اوسکی ایک ساعت اوسنے اپنی شان خداوندی کی ستایش کی اور انجد
بن نجدون کے مقابل آکر کہا ای بندہ ستم کیش بخود مغرور آگاہ ہو کہ یہہ زور و قوت جو تجہے خداوند نے اپنی قدرت سی عطا کیا ہی ورنہ تو اپنی اصل کو دیکہہ
کیا تہی اگر تو اپنی خیر و عافیت اور سلامتی جان و مال چاہتا ہے خداوند کی قدر و قدرت کو دیکہہ اور جلد از تصدیق دل خداوند کو سجدہ کر کہ خداوند تیرا
مرتبہ دو بالا کر دی اور منصب علی پر تجہے سرفراز کرے انجد نے کہا ای جمشید مین حیران ہون تو وہی جمشید ہی کہ بارہا میرے مقابل سی گریز کر گیا ہی یا کوئی
اور ہی یہہ حال مجہی معلوم ہوتا ہی کہ تجہی دیوانگی کی نوبت پہونچی ہی کہ ایسے کلمات نہ بیان سو قت بک رہا ہی ای نابکار مین تجہی خوب جانتا ہون تو وہی میرا حریف
کہنہ اور یار دیرینہ ہے کہ اکثر صحبتے ہمیکشی مین بمذاق و خوشطبعی کا لکا مین تجہی جواب دیتا رہا ہون اور چند بار تجہے معرکہ جنگ مین بہی ذلت فاش دیہے
اب تو میرے روبرو یہہ شان و صورت بو العجب بنا کر آیا ہی قطع نظر اسکی جو دعوای باطل علوہیت تیری دماغ مین سمایا ہی اوسکی حقیقت مجہپر بخوبی
روشن ہے کہ وہ ضار منکوس کی سحر و افسون کی حکمت عملی کا کرشمہ ہی جمشید نے کہا ای انجد آگاہ ہو کہ اول مین طبیعت مجردہ کا ادنی بندہ تہا
اور اب اوس کا نایب خاص بلکہ بجای اوسکی خداوند مدعی ہون ای حرامزادہ برگشتہ بخت تو ادنی پاجی ہو کر خداوند کی شان مین ایسے کلام گستاخانہ
زبان سی نکالتا ہی مین بار دگر تجہے فہمایش کرتا ہون کہ خداوند کو سجدہ کر ورنہ پشیمان ہو گا انجد نے کہا ای ولد الزنا بس خاموش رہ یہہ وعظ و پند
کسی اپنے مدخولہ کے سامنے بیان کیجو یہہ معرکہ جنگ ہے مقام پند و نصیحت نہین ہے اگر تو کچھ نشہ مردی اور جوہر دلاوری رکہتا ہی میرے سامنے
آ مین بہی دیکہون کیا قدرت خداوندی رکہتا ہے جمشید نے کہا او نابکار مادر بخطا مین تجہسے کہتا ہون کہ زبان بہ بند و بازو بکشا اور تو وہی کلمات
ناسزا خداوند کی حق مین بکتا ہی بہ شرط کہ قہر خداوندی تجہپر نازل کرون اور اپنی قدرت کا تماشا تجہے دکہاؤن انجد بن نجدون جمشید کی تہدید سے
آشفتہ ہوا اور ایک حالت غضبناکی مین اپنا عمود سنگین پارہ کوہ بزور و قوت تمام جمشید کے سر و گردن پر مارا وہ عمود کوہ شکن اس زور سے جمشید کے سر پر
آیا کہ وہ لعین باوجود روئین تنی اوس عمود کے صدمہ سی لرز گیا اگرچہ جمشید نے انجد کی ضرب دست کو سپر فولادی پر رد کیا مگر اوسکی ضرب سی دل و جگر پر
اسقدر صدمہ پہونچا کہ درد دل سی بیتاب و بیقرار ہو گیا نزدیک تہا کہ شدت درد سے بی نیل مرام لشکر کو چلا جاوے مگر بمقتضای شجاعت خودداری کی
اور مقابل سے نگیا انجد نے دیکہا کہ جمشید میرے عمود کی ضرب سے زندہ و سلامت رہا اوسنے عمود کو زمین معرکہ پر پہینکدیا اور شمشیر صمصامی غلاف سے
کہینچکر اس زور و قوت اور ضرب دست سے جمشید کے سر پر لگائی کہ سپر فولادی کو صاف و پاک چاک کر دیا لیکن بسبب روئین تنی جمشید کے کانسہ
سر تک نہ پہونچی قطع نظر اسکی جمشید نے اوسی حالت تردد مین انجد کا بند دست باین قوت تہاما کہ انجد کو یارا دگر ضرب کے مجال و قدرت نہوئی
اوس وقت جمشید کی زور و طاقت پر انجد نے ہزار ہزار آفرین کی اور کہا ای جمشید میرا ہاتہہ چہوڑ دی اب مین تجہے زور و قوت کی آزمایش کیا چاہتا ہون
جمشید نے انجد کا ہاتہہ چہوڑ دیا انجد نے وہ شمشیر صمصامی بہی میدان معرکہ مین پہینکدی اور جمشید کا گریبان گیر ہو گیا غرضکہ دونون دلاور زور و قوت مین ورائی
اور فیلان مست کی مانند اسطرح کا زور ہی کرتی رہی کہ تماشائیان لشکر اونکی زور آوری پر تحسین کرتی تہی بالاخر تمام روز اسیطرح کا یکلہ و مشت بمشت زور
آزمائی رہی کہ دونون مین غالب و مغلوب تمیز نہوا احوال یہہ ہی کہ انجد بن نجدون بہی ایک پہلوان زبردست شہرہ آفاق ہے اور باعتبار قد و قامت
و تنومندی جسامت ایک دیو قوی ہیکل نظر آتا ہے علاوہ اسکی ورزش و محنت چند روزہ مین انجد نے کسی قدر زور و قوت بہی حاصل کر لیا ہی باقی
اوس چہرہ سحر کا اثر ہنوز اوسکی دست و بازو مین موجود ہی اس سبب سی انجد جمشید مغلوب نہین ہوا ورنہ جمشید پر انجد غالب آسکا کیا معنی کہ جمشید پلید بے
بسبب اعمال سحر اور استعمال مواجین و غیرہ اور زور و زنائی مین بجای خود ایک فیل صحرائی ہے اور انجد سے وہ چند زور زیادہ رکہتا ہی کسطرح مغلوب ہو جاتا

آخرکار دونون مشغول سیرت تمام روز باستقلال تمام زور آزمائی کرتی رہی ایک کو دوسری پر غلبہ میسر نہوا وقت شام جمشید علیہ شدت گرسنگی سے بیقرار
ہوا اور تکلیف درد سے اوس ہی بیتاب ہو رہا تہا انجد سے کہا ای بندہ خداوند اب دو لحہ صبر کرنا چاہیے کہ خداوند اپنا شکم سیر کرلی بعد اوسکی جنگ
مصاف کا وقت آئیگا اوسطرف انجد بہی تمام روز کے تلاش کشتی اور زور آوری مین کاہل ہوگیا تہا کہا کیا مضائقہ ہے خداوند کا جسقدر دل چاہی کہنہ
کہائی مین اپنے لشکر مین جاتا ہون کل پہر یہی میدان ہی اور مین ہون خداوند کی خدائی ناک سے راہ نکالدونگا یہہ کہکر انجد اپنے لشکر مین چلا آیا ہر چند
جمشید نے کہا ای بندہ گریز پا کہان جاتا ہی خداوند کو یہہ منظور نہین ہے کہ جب تک معاملہ جنگ یکسو نہولی میدان جنگ سے قدم باہر رکہے لیکن انجد نے
ایک بات نسنی بی تکلف قدم برداشتہ اپنے لشکر مین چلا آیا اس اثنا مین یعقوب حرامی میدان مین پہونچا اور کہا ای جمشید اسی زور و قوت پر کرشمہ خداوندی
دکہاتا تہا کہ ایک ادنی پہلوان مغلوب نہوسکا اور یکروزہ تلاش کشتی مین خداوند کی حواس باختہ ہوگئے حریف کو چہوڑ کر بیٹہ گیا کہان ہے تیرے خداوندی
جسپر تو اسقدر لاف و گزاف کرتا تہا ای مردک ہزار لعنت ہے تجہپر حق یہہ ہے کہ عجب بیغیرت ہے کوئی دوسرا مثل تیرے پردہ جہان پر پیدا نہوا ہوگا
جمشید نے کہا ای یہودی بچہ صبر کر کل کی میدانداری مین تو کرشمہ خداوندی دیکہہ لیجو اور بعد یکسوئی اس معاملہ کی تیرے لشکر کیطرف متوجہ ہونگا
یہہ کہکر جمشید اپنے لشکر مین داخل ہوا جملہ لشکر اپنے اپنے مقام سکونت پر چلے آئے **قصہ مختصر** وہ شب کارسازی سامان حرب مین گذری اور
علی الصباح جملہ لشکر حسب معمول طبل زدہ جنگ گاہ مین صف آرا ہوئی انجد بن نجدون مسلح و مکمل رزمگاہ مین پہونچا اور نعرہ مارا کہ ای جمشید خود پرست
مین تیرے خدمت کیواسطے میدان مین حاضر ہون اور تینے قسم کہائی ہے کہ جب تک معاملہ جنگ یکسو نہولیگا جنگ سے دست بردار نہین ہونگا
اب باعث تاخیر کیا ہے میدان مین آنا چاہیے غرضکہ جمشید بہی انجد کی تہدید سے میدان معرکہ مین آیا اور انجد کے مقابل ہوا جمشید نے کہا ای
انجد یاد رکہہ آخرکار مین تجہے اسیر و دستگیر کرونگا اوسوقت بہی بجبر و تعدی سجدہ کرنا ہوگا اس سے بہتر یہی ہے کہ تو اول ہی بلا عذر و حجت قبل مغلوب
ہونیکی مجہی سجدہ کرے کہ جملہ تماشائیان لشکر بچشم خود دیکہہ لین اور میری قدرت خداوندی کو باور کرلین اور یہہ کہین کہ انجد نے بخلوص نیت اور صفائی
عقیدت اپنی خداوند کو سجدہ کیا اور اوسکی خداوندی کا قایل ہوگیا ورنہ خوب یاد رکہہ کہ بعد مغلوب کرنیکے بجبر و تعدی تجہسے سجدہ کراؤنگا اوسوقت
تمام حاضرین معرکہ کی روبرو تیری عزت و آبرو خاک مین ملجائیگی اور تو کمال نادم و پشیمان ہوگا ای انجد مین تجہے ازراہ رحم و تفقد خداوندی سمجہاتا ہون
کہ تو باشد رضا مجہی سجدہ کرے ورنہ تجہی اختیار ہی آخرکار وہی مثل پیش آئیگی ؎ آنچہ دانا کند کند نادان ۔ لیک بعد از ہزار رسوائی ۔ انجد نے کہا
ای جمشید تو نے مجہی ایسا لقمہ نرم اور حلوای بی دود سمجہہ رکہا ہی کہ باسانی حلق مین اوتار جائیگا علاوہ اسکی ہنوز تیرے غلبہ کی نوبت ہی نہین
پہونچی ہے کہ تیری نصیحت و پند کو خیال مین لاؤن بالفرض اگر تو مجہپر غالب ہوگیا البتہ اوسوقت جو کچہہ تو کہیگا مین قبول و منظور کرلونگا جمشید نے
کہا ای انجد قسم ہے تجہے قدرت خداوندی طبیعت کی جسنے مجہی مثل اپنی خداوند بنایا ہی اگر مین کسی قدر بہی ظلم و ستم کیطرف توجہہ کرون اسیوقت تجہسی
سجدہ کراسکتا ہون لیکن خداوند کو ہرگز ظلم منظور نہین ہی بلکہ خداوند کا منشا خاص یہہ ہی کہ اول بزور دست و بازو اپنا کرشمہ قدرت تجہی دکہاکر
اسیر و دستگیر کرلی بعد اوسکے سجدہ کی تکلیف دی انجد لی کہا بس اب تقریر و تمہید ہوچکی آؤ زور آزمائی کرین یہہ کہکر جمشید کو دست گرفتہ
مرکب سے اوتار لیا جمشید بہی حالت غیظ و غضب مین دست بگریبان ہوگیا دونون گبران مغرور خانہ زور مین در آئی اور تمام روز فیلان
صحرائی کی مانند کشمکش و کوشش مین سرگرم تلاش رہے غرضکہ ایک شب اور ایک روز بدستور سابق زور آوری مین گذر گیا اور کوئی غالب و مغلوب
نظر نآیا دونون دلاور بکمال توانائی کلہ بکلہ و سینہ بسینہ زور آزمائی کرتی رہی آخرکار تیسری روز وقت زوال شمس جمشید علیہ پر آثار کاہلی و ماندگی
ظاہر ہونی لگی او جمشید سراسیمہ ہوا اوسطرف انجد بن نجدون کا حال جمشید سے بدتر قیاس کرنا چاہیے اوسوقت جمشید کو وہ قطعہ زمین
مسحور یاد آیا وہ مکار انجد کو اوسی زور آزمائی مین کشان کشان اوس قطعہ طلسم دستور پر لے آیا انجد کا اوس زمین پر قدم رکہنا تہا کہ یکبار اوسکی
دست و پا سے طاقت مسلوب ہوگئی انجد نہایت سراسیمہ ہوا اور چاہا کہ اب کسی طرح جنگ سے دست بردار ہوجاوی مگر جمشید نے بجلدی تمام

انجد کی بندکمر مین ہاتھ ڈالا اور چاہتا تہا کہ زمین سے اوٹہالی اوسطرف انجد نے بچا لالکدتی جمشید کی زنجیر کمر کو تہا ما اور اسقدر جہتوا تر زور کئے کہ
انجد کی بند سے گویز نکل گیا پہر بہی جمشید کا لنگر اندام زمین سے نہ اوٹہ سکا بعد ازان جمشید نے با قدرت خداوندی کہکر زور کیا اور حملہ اول
ہی مین قد و قامت انجد کا زمین سے اوٹہا کر ہاتہ پر علم کر لیا اور اوسی حالت بدحواسی مین اپنا داغ شقاوت پیشانی ظلمانی سے انجد کو دکہایا
ہرگاہ انجد کی نظر اوس داغ سحر پر گئی انجد بلائی سحر مین مسحور ہو گیا اور بے اختیار کہا ای خداوند جمشید مجہے رہائی دی مین تجہپر صدق دل سی
ایمان لایا اور ہمہ وجود تیرے خداوندی ثابت ہو گئی اب کسی طرحکا شک و شبہہ باقی نہین رہا ہے ٥ غافل از شان تو بودم تا حال واین
زمان قدر ترا دانستم پگر ترا سجدہ کنم جا دارد و ہر دو بنا گیت دل بستم جمشید نے دیکہا کہ ہدف مراد حسب دلخواہ نشانہ پر جا پہونچا انجد کو آہستہ زمین پر
رکہدیا جسوقت انجد لی رہائی پائی سر میدان جمشید کو چند سجدے کئے اور با آواز بلند کہا ای جمشید واقعی تو خداوند ہے تیرے قدرت خداوندی
مین ہرگز شک و شبہہ نہین ہے اس واقعہ کو دیکہکر ہر ایک لشکر مین غلغلہ بلند ہوا اور جملہ شاہان و سلاطین حیرت و استعجاب مین مبتلا ہو گئے اور ہر
شخص بجائی خود جمشید کی روایت مختلف بیان کرتا تہا اور نصردون و بکران شاہ اس واقعہ شنعت کی معاینہ سے ایسی مشوش ہوئی کہ ہوش حواس
بجا نہ ہے بلکہ دونون سلاطین کی کمرہمت ٹوٹ گئی واقعی یہہ ہے کہ نصردون و بکران انجد کو اپنا قوت دل و شوکت شاہی سمجہتی تہی اور اونکی جاہ و
اقبال کا دارومدار خاص انجد کی ذات نجس پر موقوف و منحصر تہا غرضکہ جمشید پلید انجد کے مغلوب کرنے کے مسرت و شادمانی مرکب پر سوار ہوا انجد
بن نجدون بہی معرکہ میدان سے جمشید کی رکاب کو بوسہ دیکر ہمراہ ہو لیا جمشید لعین ورود کوس نقارہ نوازش اپنے لشکر مین آیا شبوط وغیرہ سلاطین ہوا
خواہان جمشید نے خوانہای زر سفید اوس کافر کی فرق پر نثار کئے اس اثنا مین انجد بن نجدون بار دگر معرکہ رزم مین آیا اور با واز بلند کہا ای بکران
شاہ و نصردون شاہ آگاہ ہو کہ اب تک مین اپنے خداوند سے مطلق بی خبر و ناواقف تہا اور بسبب کوتہ فہمی ظلمتکدہ مین پڑا تہا مینے اپنی تمام عمر بکران
شاہ کی دین و ملت مین بیکار صرف کردی اور اوسکی رفاقت مین کسی طرحکا نتیجہ نیک بہی حاصل نہین ہوا لیکن اب مینے اوس دین باطل کو
ترک کر دیا اور اپنے خداوند خاص جمشید کی طرف وائین کو بدل لیا کیا اور شریک ہو گیا ای بکران و نصردون اگر تم بہی اپنے نجات اور خیر حال و
مآل چاہتے ہو جلد تر جمشید خداوند کے خدمت مین چلی آؤ اور اوسی اپنا معبود سمجہکر سجدہ کرو ورنہ تم اپنے فعل کے مختار ہو مجہی کسی طرحکا تم سے سروکار
و واسطہ نہین رہا یہہ کہکر انجد جمشید کے لشکر نکبت اثر مین چلا گیا ہرگاہ جمشید پلید بارگاہ مین داخل ہوا اوسے تخت قدرت پر جلوس کیا
اوس روز بیج بیان ہرین نہین گیا جملہ اہل لشکر بارگاہ مین حاضر تہی ہر ایک نے جمشید کو سجدہ کیا جمشید پلید ہر ایک سلاطین ہر کے حال پر نوازش
و مہربانی سے پیش آتا تہا بعد ازان بغرور و تکبر شبوط سے مخاطب ہو کر کہا ای بندگان خداوند تم سب اس بندۂ جدید جہان پہلوان کے
خاطر و تواضع مین ایک بزم عیش و طرب آراستہ کرو تا کہ وہ بندۂ خاص خداوند کے تفضلات کا مشکور ہو غرضکہ حسب الحکم جمشید بسکے سامان
بزم مہیا ہوا اور ساقیان بادہ بستان و مطربان خوش الحان و رقاصان پاکوبان اوس بزم غول نشان مین موجود ہوئی اور رقص و نغمہ شروع کیا
جملہ سردار و سلاطین لشکر اوس کافر ملحد کی گرد پیش بیٹہی اور دور جام شراب شروع ہوا جسوقت نشہ شراب مرد افگن سے جسکو اہل ہند لہر کہتے ہین
انجد نابکار کا دماغ گرم ہو گیا وہ بدمست یکبار مجلس سے اوٹہا اور ایک حالت وجد و مسرت مین بیہوشانہ وار رقص کرنے لگا بعد ازان کہا اے
خداوند اگر اسوقت حکم ہو یہہ بندۂ ناچیز اپنے لشکر مین جا کر بکران شاہ و نصردون دونون منحرفان خداوند کو بہی یہان لے آئی کسواسطیکہ مینے اون
کوتہ اندیش سے حقوق کرم جہپر بیحد و نہایت ہین مگر اب مجہے اسوقت بے اونکے یہہ بزم نشاط و مجلس طرب تنہا خوش نہین آتی علی الخصوص
بکران شاہ کہ مدت دراز تک مین اوسکے دختر سے وابستہ کار بلکہ فنا فی الفرج رہا ہون بایں سبب مین چاہتا ہون کہ بکران شاہ آئندہ ضلالت
و گمراہی مین مبتلا نہ ہے اسیطرح نصردون شاہ کو بہی نصیحت و ہدایت کرونگا کیا عجب کہ وہ بہی میرا آشنائی قدیم و یار دیرینہ ہے بہتر ہے کہ وہ دونو
سلاطین بہی اس نعمت خداوندی سے محروم نہ رہین جمشید پلید نے اوسی حالت مین کہا ای بندۂ دیرین الغرض تو سے اگر انجد جہان پہلوان کی کیا تاب

نزدیک اوسکی تدبیر نہایت مستحسن اور قرین صواب یہی تو ہے انجد کے ہمراہ جاؤ اور بکران و نصرون کو خداوند کی اطاعت و فرمانبرداری مین سمجھاؤ
دونون کو ہماری پاس سے الیقین ہے کہ تیری فہمایش سے دونون راضی ہو جاینگے کیواسطے کہ تو اور بکران و نصرون مدت تک ہم پیالہ و ہم نوالہ ہے
ہو تیرے نصیحت زیادہ تر کارگر ہوگی بعد ازان انجد سے کہا ای بندہ خاص جلد خداوند کو سجدہ کر آج تجھے خداوند نے منصب پیغمبری بخشا یعنی
جس طرح ضحاک منکوس پیغمبر دست راست اور اشتوط پیغمبر دست چپ ہے تو پیغمبر پیروی خداوند مقرر کیا گیا اور خداوند نے تیرا القاب و خطاب
بہی صاحب السیف جہان پہلوان رکہا ہے انجد بن مجلدون یہہ نوازش و عنایت اپنے حال پر بدل دیکہکر اسقدر شادمان ہوا کہ خرم و دل کی مانند
پہول گیا اور بے اختیار تین سجدے کئے بعد ازان ابوحاکم کو اپنے ہمراہ لیکر بکران شاہ کی بارگاہ مین پہونچا اوسوقت بکران شاہ و نصرون شاہ دونون
باہم مشوش و پریشان خاطر بیٹہی ہوئی تہی اور اسی مقدمہ مین حرف و حکایت کر رہی تہی کہ انجد اور ابوحاکم دونون بے خبر و بلا اطلاع بارگاہ مین پہونچے
اول بنام خداوند جمشید سلام کیا بکران شاہ نے کہا ای انجد سچ بتا تو نے یہہ سلام بطریق خوش طبعی و مذاق کیا ہے یا واقعی تو اپنے عقیدہ سے
منحرف ہو کر جمشید کے مذہب مین داخل ہو گیا ہے انجد نے بکران شاہ جارجی کے روبرو جمشید پلید کی شان خداوندی اور جاہ و جلال شہنشاہی کے
دفتر دفتر تعریف و ستایش کی اور کہا ای بکران بہتر یہہ ہے کہ اب تو جلد میرے ہمراہ چل کر مین تجھے خداوند جمشید کی ملازمت مین پہونچاؤن کہ تجھی
چندروزہ زندگی کی حلاوت حاصل ہو اور تو ہمیشہ جلوہ دیدار خداوندی سے بہرہ مند رہے ای بکران مین اسواسطے تجھے نصیحت کرتا ہون کہ مجہپر
ایک تو تیرا حق نمک قدیم ہے اور مدت تک تیری دختر کو بے تکلف ہمکنار کیا ہے چنانچہ اس حال سے تو بہی بخوبی واقف ہے لہذا مین
چاہتا ہون کہ وہ حقوق بآسانی میرے سر و گردن سے ادا ہو جائین اور حتی الامکان مین حق دامادی روا کردون اگر تو میرے بات کو نہین
مانیگا البتہ اوسوقت مین بزور بازو تجھے کشان کشان لشکر سے لیجاؤنگا [illegible] رکہونگا خواہ تو خوش ہو یا ناخوش مین
ضرور بجبر و تعدی تجھے لیجاؤنگا بکران و نصرون نے یہہ جملہ ہوش ربا سنکر کہا [illegible]
مکر و دغا نہین ہے لیکن اسوقت بجز اسکے کوئی چارہ کار مفید نظر نہین آتا کہ ہم دونون بلا عذر و حجت انجد [illegible]
کہے اوسی طور کو قبول و منظور کرلین بمقتضای مصرع قہر درویش بجان درویش ٭ علاوہ ازین یہہ حرامزادہ شریر النفس فی الحال [illegible]
پرست ہو رہا ہے اسکی وضع و ترکیب سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ہم نے انکار کیا ضرور یہہ نابکار ہمین آزار پہونچاویگا اور سپاہ اسکے موافق اپنے
قول کے بجبر و تعدی یہان سے لیجاوی اوسوقت تمام لشکرون مین رسوائی ہوگی اور عزت و آبرو خاک مین ملجائیگی ای برادر اب صلاح وقت
یہی ہے کہ چندروز جبرا و قہرا جسطرح ممکن ہو بمکر و حیلہ جمشید کی اطاعت مین گذارو اور دیکہو کہ انجام کار اسکا کیا ہوتا ہے شاید یہہ معاملہ
شاہزادہ سعد الدین کی طرف رجوع ہو جاوے بالفرض اگر جمشید سعد الدین پر غالب آگیا اور اوسنے سعد الدین کو ہلاک کر دیا اوس صورت
مین البتہ جمشید کے حق بجانب ہے وہ جو کچہہ دعوا کرے اوسے سزاوار ہے اور اوسوقت ہمکو بہی اوسکی اطاعت مین کسی طرح کا عذر باقی نہ
ہوگا اور ہم بدل رضا اوس کا طریق و آئین قبول کرینگے ورنہ جو کچہہ مناسب وقت ہوگا اختیار کرینگے قطع نظر اسکی جس حالمین کہ ہمارا قوت
بازو جمشید کا مطیع فرمان ہو گیا اب لشکر مین کوئی پہلوان ایسا نہین ہے کہ جمشید اور انجد کو جواب دے سکے شیمان سپہ سالار ابہی تک
زخمی پڑا ہوا ہے اگر وہ چاق و تندرست بہی ہو گیا پہر کہانتک دست و پا ہلائیگا اور ان دونون غیلان کوہ پیکر سے کس طرح سر برآئیگا ہمہ
حال اسوقت انجد کے اطوار شرارت آگین کو دیکہکر یہی امر قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ جمشید کے پاس چلو اور خواہ بنفاق و خواہ برضا اوسکی
اطاعت قبول کرلو نصرون نے کہا ای بکران واقعی تیری راے درست ہے اور میری بہی یہی صلاح ہے کہ بلا عذر و حجت انجد کے
ساتھ چلو اور جمشید کو سجدہ کرلو فی الحال فقط سجدہ کرنے مین ہمارا کیا ہرج و نقصان ہوگا الغرض بکران شاہ نے ابوحاکم سے پوچہا
ای شاہ فردوسیہ ابن الغرض تم نے جمشید کی خداوندی کا ابتک کوئی کرشمہ دیکہا یا فقط اپنے عادت جبلی کی موافق جمشید کے معتقد ہوین

داخل ہوئی ہو ابوحاکم نے کہا ابی بکران شاہ مین بیچارہ کس شمار و قطار مین ہون پردہ عالم پر کوئی نقش بی غرض سے خالی نہین ہے بلکہ دنیا خود کسی مطلب و غرض سے معمور ہے لیکن جمشید کی اکثر کرشمہ ہای خداوندی میری نظر سے گذری ہین اور ہر روز کوئی نکوئی کرشمہ قدرت اوس کا اپنے انکہون سے دیکھتا رہتا ہون چنانچہ ایک کرشمہ ظاہر ہونا اوسکی خداوندی کا یہ بھی کہ قتل انجد جہان پہلوان کی اوس کا مطیع فرمان ہوگیا اور تمکو بھی اوسکے سجدہ کی ترغیب و تکلیف دیتا ہے اگر تم کچھ عقل و شعور رکھتے ہو خود سمجھ لو میرے بیان کی کیا حاجت ہے قصہ کوتاہ بکران شاہ خارجی و نصرون شاہ ربیعی کو کوئی چارہ بجز اطاعت جمشید خیال مین نہ آیا بالآخر دونون سوار ہو کر انجد کی ہمراہ جمشید کے لشکر مین داخل ہوگئے جمشید نے دونون سلاطین کی خبر سنکر اشجوط و القیموس کو استقبال کے لیے بھیجا اور باعزاز و حرمت بارگاہ مین بلوایا ہر گاہ بکران و نصرون بارگاہ مین پہونچی دونون سلاطین نے اپنے وضع و طریق کی موافق جمشید کو سلام کیا انجد نے کہا اے بکران و نصرون خداوند جمشید کی شان و منزلت سلام سے بالاتر ہے تم خداوند کو سجدہ کرو اور خداوند کی مراحم کی امیدوار رہو جمشید نے کہا اے پہلوان دست بردار ہو خداوند ایک لمحہ توقف کرنا چاہیے خداوند نے تقدیر تازہ کی ہے یہہ دونون سلاطین خود بخود بلا عذر و حجت سجدہ کرینگے کچھ فہمایش کی ضرورت نہین ہے غرضکہ بعد ادائے سلام دونون سلاطین کرسیون پر بیٹھ گئے جمشید نے ایک ایک جام شراب ہر دو دونون کی تواضع کیا ہر گاہ نشہ شراب سے مست و سرشار ہوگئے اوسوقت جمشید نے اپنا داغ شقاوت پیشانی پر ملمال سے ظاہر کیا اوس داغ شقاوت کا دیکھنا تہا کہ دونون بلای سحر مین مسحور ہوگئے اور یکبار سجدہ مین جھک کر کہا یا خداوند جمشید قسم ہے تیری قدرت کی ہم ابتک ضلالت و گمراہی مین مبتلا تھے مگر اب ہم نے اپنے خداوند اعلی کو پہچانا اے خداوند ہمارے گناہ و خطا کو معاف کر کس لئے کہ ہم اسوقت تک لا علم محض تھے جمشید نے کہا اے بکران و نصرون بس او ٹھو خداوند نے تم پر رحم نازل کیا اور تمام گناہ و خطا تمہاری معاف ہوگئی غرضکہ بکران و نصرون بھی اثر سحر مین مبتلا ہو کر مرتد ہوگئی بعد ازان جمشید سے رخصت ہو کر اپنی لشکر مین آئے اور تمام اہل لشکر کو مذہب الحاد مین داخل کر لیا اور شبا شب ہا لشکر کو لیجا کر جمشید کے لشکر مین شریک کر دیا راوی کہتا ہے کہ الحال سات بادشاہ ذیجاہ مع نجاشی بادشاہ حبش جمشید پلید کے مطیع فرمان ہین اور جمشید بکمال جاہ و جلال حکمرانی کرتا ہے اور اوس لعین کا مرتبہ شان و شوکت فلک ہفتمین سے بھی گذر گیا یعنی جمشید کو اسوقت وہ شوکت و جلال حاصل ہے کہ نمرود و فرعون اور شداد کو بھی حاصل نہتھا اور جملہ سلاطین موجودہ جبل اعلی اور عوام الناس عساکر تمام و کمال جمشید کے حلقہ اطاعت و بندگی مین داخل ہین غرضکہ جمشید نے ایکروز لاشہ ہائے مقتول کو فراہم کروایا اور حکم دیا کہ ان لاشون کو بہشت مین پہونچاو اور فلان مقام خوش آب و ہوا مین دفن کرو چنانچہ بعض ملازم محرم راز موافق سو نفر کی اوس باغ بہشت چمن ہشت حسب الحکم لاشہ ہاے مذکور کو لیگئے بعد ازان جمشید خود سوار ہو کر کوہ مذکور پر آیا اور اوس مغارہ کوہ مین جہان خمار فی النار جادو نے اعمال سحر سے باغ دلکشا اور چمن خوشنما تیار کیا تہا اور وہان ایک منجنیق بھی بالای کوہ استادہ کیا تہا جمشید مع سلاطین مثل اشجوط و القیموس و ابوحاکم و نصرون شاہ ربیعی و بکران شاہ خارجی و اطلیموس فرنگی و انجد و نجاشی وغیرہ سوار ہو کر بالاسے کوہ مذکور گیا بعد ازان سلاطین مذکورہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا اے بندگان خاص خداوند تم جانتے ہو کہ ایک مدت دراز سے میرا اور تمہارا لشکر اس کوہ کی حوالے مین مقیم ہے اور وقتاً فوقتاً اکثر مردان لشکر کی اس طرف آمد و رفت بھی رہی لیکن آجتک کبھی کسی نے اس مقام کو ایسا سرسبز و نزہت افزا دیکھا تہا اور یہہ باغ و بوستان کبھی کسی کی نظر سے گذرا تھا چند روز ہوے کہ خداوند نے اپنی قدرت خداوندی ظاہر کی ہے جملہ سلاطین نے اوس کافر کو سجدہ کیا اور کہا قسم ہے خداوند کی قدرت و صنعت کی کسی اس باغ و چمن کو نہین دیکھا بلکہ ہم نے آجتک سنا بھی نہین کہ یہہ کوہ پر فضا ہے فی الحقیقت یہہ خداوند کی قدرت کا جلوہ ہے کہ خداوند نے خاص اپنی بندون کیواسطے ظاہر کیا ہے بعد ازان جمشید نے حکم دیا کہ لاشہائے مقتول کو اس منجنیق پر رکھکر بوستان بہشت مین پہنچادو دفن کرنیکی حاجت نہین ہے ملازمان جمشید نے لاشہائے مذکور اوس مغارہ کوہ مین ڈالدیئے بعد اوسکے جمشید نے تمام ہمراہیونکو سجدہ کی تاکید کی ہر ایک نے تعمیل

سجدے سے کئے الا بعوض مردان الوحاکم و نوکران شاہ نے بسبب تمردی سجدہ نہین کیا اور ایک گوشہ مین استادہ تماشا دیکہتے رہے جمشید اونکو بچشم دیکہہ رہا تہا اون ملازمون کو اپنے پاس بلا کر بقہر و عتاب سرزنش کی اور حکم دیا کہ ان سبکو دست و پابستہ فلان کوہ یعنی طبقات جہنم کی متصل پہاڑ خداوندی عیان آتا ہے غرضکہ اون نا کردہ گناہونکو وہان بہیجدیا اور خود بہی گیا جہان مقام مذکور مین دو کوہ متصل واقع تہے اور بیچ مین دونون کوہ کی ایک غار عمیق تہا کہ اوس مین سے ہمیشہ شعلہ اے آتشین نکلا کرتی تہی چنانچہ اوسی منارہ آتش کو خنار فی النار جادو نے باعمال سحر طلسم بند کیا اور بہت دود و دہوان بہا دیا ہزارہا جانوران موذیہ مثل مار و کژدم و نہنگ وغیرہ سحر و افسون سے ظاہر کئے بالاخر جمشید پلید نے اون بیگناہونکو بدستور بند کو منجنیق پر رکہکر اوس آتش شعلہ زن مین ڈلوا دیا جمشید کا یہ قہر و غضب دیکہکر ہر شخص بجائے خود خائف و ترسان ہوگیا اور زیادہ تر اوس غار آتش فشان کی دیکہنے سے ہر شخص کا طایر روح قفس عنصری سے پرواز کرتا تہا غرضکہ جمشید نے اون مظلوک بند کو بعذاب سخت ہلاک کیا اور اپنا رعب و داب ملازمان ہمراہی کے دل پر بٹہایا بعد ازان مردمان شیفتہ مقارہ کوہ کو جو اصل مین خنار جادو غلام و شاگرد رہتے تہے اپنی طرف سے جابجا مقامات بہشت و دوزخ پر ناسور و موکل کیا اور بتاکید حکم دیا کہ کوئی آیندہ رفتہ ہرکس و ناکس بے اجازت خداوند بقصد سیر و تماشا اس طرف آنے نپائی الحاصل اب جمشید پلید کی ایام حیات بکمال عظمت و شوکت بسر ہوتے ہین حالانکہ وہ نابکار اپنے دل مین خوب سمجہتا ہے کہ یہہ کارخانہ علوہیت اور عروج اقبال خنار جادو کی سحر و افسون کا کرشمہ ہے جسکو چند روزہ قیام و استقلال رہیگا آخر نابود ہونیوالا ہے مگر وہ گیدی نا عاقبت اندیش بمقتضائے حماقت ذاتی اپنے کو واقعی خداوند اور نایب طبیعت مجردہ جانتا ہے بلکہ یہہ خیال خام اوس گیدی کے دل مین پکا ہے کہ خنار جادو بہی خاص خداوند طبیعت مجردہ کی فرمان و حکم سے میری امداد و انصرام کار و بار کیواسطے یہان آیا ہے اور مجہے طبیعت مجردہ نے وہ مرتبہ صاحبقرانی دے رکہا ہے کہ پردہ عالم پر کوئی فرد بشر ایسا نہین کہ میری رفعت و شوکت اور قوت و توانائی سے ہمسری کرسکے معز الدین جس وقت طلسم سے باہر آئیگا مین ایکدم مین دو طلسم کشائی اوسکی دماغ سے نکال دونگا بلکہ مجہے یقین ہوتا ہے کہ معز الدین خود ہی میرے دبدبہ اقبال کو دیکہکر میرا مطیع فرمان ہوجائیگا اور بالفرض اگر وہ اپنے زور و قوت صاحبقرانی پر مغرور و نازان رہا پہر مین اقربات عمود قدرت اوسے درست کر دونگا غرضکہ جمشید راندہ درگاہ بکمال نخوت و غرور حکمرانی کرتا ہے اور اکثر وقت شب خنار جادو و اہل لشکر کی نظر سے مخفی جمشید پلید کی صحبت خلوت مین آیا کرتا ہے اور بدستور بندگو اپنے آتش نفس کو اوس نطفہ شیطان سے منہ لطفی کرواتا ہے ایک روز جمشید نے خنار جادو سے خدا پرستون کی جنگ و جدال کے معاملہ مین مشورہ کیا اور خنار جادو سے استعانت چاہی جادو نے کہا اے جمشید اوس کتاب سحر نامہ مین جو میرے جد اعلیٰ کی ہے یہہ عبارت میری نظر سے گذری ہے کہ بجز شاہزادہ معز الدین جملہ پہلوانان خدا پرست کا خون اوس شمشیر آبدار سے جو شیث نے دی ہے میدان جنگ مین مثل آب روان ہوگا الا معز الدین کی ہلاکت خاص اوسے عمود قدرت پر منحصر و مقدر ہے اے جمشید تو چند روز اور ابہی صبر کر کہ اس عرصہ مین مردمان خالق سے حلقہ اطاعت مین داخل ہوجائین بعد ازان تو لشکر اسلام سے پرخاش شروع کرنا جمشید پلید نے اوس کافر کو سجدہ کیا اور کہا اے مرشد و ای خداوند جمشید مجہے کسواسطے رزم و پیکار کی اجازت نہین دیتے کہ مین معز الدین کو اسی شمشیر قدرت سے صاف و پاک قتل کر دون کہ یہہ قصہ ایک ہی بار فیصل ہوجائے اور مین بلا وسواس و بیدغدغہ حکمرانی کرتا رہون جادو نے کہا اے احمق مطلق تو نہین جانتا کہ جبتک معز الدین کی سواری و براق طلسمی بیکار نہین ہونیگا اور وہ عمود ... ... سے مخفی و جانرکا ہے معز الدین کے نام پر تیار کیا ہے اوس عمود سنگین کی ضرب ... ... طرح معز الدین سے نہین رک سکیگی کہ معز الدین ... سے جان بر نہین ہونیکا قطع نظر اسکی حکیم قسطاس الحکما ... کہ علم و عمل اور ہنر مندی و جوہر دانشمندی مین اپنا مثل و نظیر نہین رکہتا ہے اوس عمود قدرت کی ضرب بے پناہ مین کوئی تدبیر نہین کرسکتا کسواسطے کہ پیشتر اول ... اوس ... یعنی حکیم قسطاس و حکیم آختجان و حکیم الوالحماس کے نام پر باعمال سحر اپنے طلسم بند ... کی ... حکما سے مذکور کو اس معاملہ کی خبر نہوگی کہ

داہنہ جبل اعلی مین کیا دائمہ گذرتا ہے اے جمشید یہہ عمہ و قدرت خاص معزالدین کے مقابلہ و محاربہ کیوقت کام آئیگا کس لیئے کہ معزالدین کے
مرگ و ہلاک اسی کے زیر موقوف و مقدر ہے باقی جملہ دلاوران اسلام اوس شمشیر بے پناہ یعنی شمشیر قدرت سے قتل و مجروح ہونگے جمشید اس روایت
مسرت افزا کو سنکر بہت خوش ہوا اور اوس ساحر کافر نعمت کو بہی ہم سجدے کیئے بالآخر دوسرے روز جمشید نے اشبوط گیدی کو بلا کر کہا اے پیغمبر
دست چپ اب تو ملک اذرشاہ اور ملک النوبہ و سلطان شاہ کے پاس جا اور اونکو بہی خداوند کی سجدہ کے ہدایت کر بلکہ اپنے ہمراہ پیغمبر روبرو
انجد جہان پہلوان کو بہی لیتا جا یقین ہے کہ تینون سلاطین انجد جہان پہلوان کے خوف و بیم سے تیرے ہدایت کو قبول کرلینگے بالفرض اگر
سلاطین مذکور منظور نکرین اوس صورت مین بزور بازو یا جسطرح ممکن ہوا اونکو گرفتہ و بستہ یہان لے آنا پہر مین فراروافعی سرتابی کی سزا دونگا اشبوط
نے کہا اے خداوند جمشید اول تو میرے نام اس معاملہ مین حسب دستور وحی نازل کر کیا معنی کہ تو خداوند ہے اور مین تیرا پیغمبر ہون بعد ازان مین
موافق احکام خداوند تعمیل کرونگا ورنہ پیغمبر خداوند کو کوئی کام خلاف حکم شایع کرنا لایق نہین ہے جمشید نے کہا اے اشبوط تو اپنے دل مین خیال کر
کہ مینے اسوقت تجہپر وحی الہامی نازل کی ہے بلکہ مین اول ہی احکامات مذکور و مقدر کر چکا ہون ظاہری وحی نازل کرنیکی کیا حاجت ہے غرضکہ
اشبوط مسخرہ جہان اور انجد با درقبہ دولون شہر چوبہ ات بالاتفاق سلطان شاہ کی لشکر مین گئے اوسوقت تینون سلاطین مذکور یعنی اذرشاہ و ملک
النوبہ و سلطان شاہ فصرون و بکران کے مرتد ہونیکی خبر سنکر نہایت ہی تشویش و پراگندہ حواس ہو رہے تہے اور بجائے خود ہر ایک خوفناک و مضطرب تہا
کہ اب کیا تدبیر کرنی چاہیئے آخر کار سلاطین مذکور نے باہم مشورہ کیا کہ اب عقبہ گذاری کے کیا صورت نکالین سلطان شاہ کہ اکبر و عقیل و فہیم جہاندیدہ
ہے اوسنے کہا اے اذرشاہ اسمین کچہہ شک نہین کہ یہہ مردود بدبخت یعنی جمشید روسیاہ ہر طرف سے فارغ ہو کر ہمین ہی ضرور تکلیف دیگا کسواسطے کہ
اب سوائے ہمارے کوئی بادشاہ منحرف ہفتم جبل اعلی باقی نہین رہا اول ہم تینون سلاطین ہین دویم لشکر اسلام اوسکی مقابل ہے مگر وہ لشکر ظفر پیکر ایسا نہین
ہے کہ جمشید پلید اوسطرف نگاہ کج سے بہی دیکہہ سکے اور ہم بجائے خود خیال کرتے ہین کہ ہمارے لشکر مین بلکہ کائنات سلطنت مین کوئی پہلوان
اس مرتبہ کا نہین ہے کہ جمشید سے پنجہ بپنجہ ہو سکے کیا معنی کہ جب مثل انجد بن نجدون دیو پیکر کو جمشید نے بزور و قوت پہلوانی مغلوب کر لیا
اور انجد بدنہاد برغبت اوس کا مطیع فرمان ہوگیا پہر کونسا پہلوان فولاد بازو ہے جو جمشید کی ہمسری کے لایق خیال کیا جاوے اور اوسکی پشت
پناہ ہے پہر ہم معرکہ آرائی کرین مہذا اصلاح وقت یہہ ہے کہ ہم قبل از تکلیف دینے جمشید کے بے تکلف لشکر اسلام مین شریک ہو جائین اور کوئی دن اوس
مفسد کی شرارت سے امن مین رہین پہر کوئی اندیشہ اور کسی طرح کا خدشہ باقی نہین رہیگا اور بہر صورت ہماری اوقات شبانہ روز آرام و عافیت سے
گذرینگی اور ہم ہر حال مین لشکر اسلام کے شریک رہینگے بالفرض اگر اس معاملہ کو طول کہینچا اور کوئی مشکل پیش آئی اوسوقت جو حال لشکر اسلام کا
ہوگا وہی حال ہمارا ہوگا غرضکہ اذرشاہ و ملک النوبہ نے سلطان شاہ کی تدبیر کو پسند کیا اور متفق الرائے سلاطین مذکور نے اوسیوقت ایک رقعہ لکہکر
مضراب نامی اذرشاہ کی عیار کو دیا اور کہا تو جلد یہہ رقعہ امیر مجاہد الدین دلاور سپہ سالار لشکر اسلام کو دے اور جواب باصواب لے آ سلطان شاہ
نے اوس رقعہ مین لکہا تہا کہ اے امیر نامدار معلوم نہین کہ یہہ کافر ملحد یعنی جمشید پلید اب کیا قصد و ارادہ پیش نہاد ہمت رکہتا ہے ظاہرا ایسا ثابت
ہوتا ہے کہ کوئی فتنہ تازہ برپا کرے یقین ہے کہ امیر عالیقدر کو ضرور اوس ملحد کے حال سے آگہی ہوگی ہم خوب جانتے ہین کہ اب وہ سیاہ قلب ہمارے
ایذارسانی اور تکلیف دہی پر آمادہ ہوگا مہذا ہم نہایت تردد و خلجان مین مبتلا ہین کہ اپنے عقبہ گذاری کے کیا تدبیر کرین کسواسطے کہ ہم کسیطرح اوس
کافر ملحد کا مقابلہ نہین کرسکتے اور نہ اوسکے حملہ جنگ کی تاب لاسکتے ہین اور نہ ہمکو یہہ منظور ہے کہ اوس ملحد کی اطاعت قبول کرین اس صورت مین
ہم تمہارے الطاف و کرم کی امیدوار ہین اگر تمہاری مرضی مبارک ہو ہم بہی اوس لشکر ظفر اثر سے ملحق ہو کر باامن و عافیت اوقات گذارین
اور تاسعادت و صاحبقران اکبر بسایہ عاطفت دلاوران نامدار پناہ گزین رہین ہر گاہ صاحبقران گیتی ستان اردوی معلی مین تشریف لائیگا
[illegible] مشورہ بہتر ہوگا عمل مین لائینگی علاوہ ازین

سکو ہمنے کہ کوئی شخص زندہ و سلامت جانی نپاے مردان لشکر نے جملہ ہمراہیان اشبوط کو قتل و ہلاک کیا اور بعض کو بیچ بدپہنا لشکر سے
نکلوا دیا از انجملہ ایک شخص جو اول نقیموس کا ملازم تہا اور اب اشبوط کی نوکری مین چلا آیا تہا یہہ وہ شخص ہے جسنے اکثر روز میدان کارزار مین
ازجان مردان خونخوار کا کلیجہ پر جسے خراد اوٹہالیا تہا غرضکہ اس شخص نے سلطان شاہ کی اطاعت اختیار کی اور قتل سے بچ گیا بعد ازان سلطان شاہ
نے اشبوط و انجد کا رو سیاہ کیا اور ریش و بروت تراش کر دونو نکو بحالت برہنگی ایک عرابہ پر ڈالکر مضراب عیار کی حوالہ کردیا اور کہا ان دونون ملعونوں کو
از راہ حقارت لیجا کر جمشید کے لشکر مین پہونچادے اور ایک رقعہ باین مضمون لکھکر انجد کے گردن مین باندہ دیا کہ ای جمشید ملعون خود پرست خدا
نشناس آگاہ ہو کہ ہم سلاطین ذیجاہ اوس مرتبہ کی نہین ہین کہ تیرے دام سحر مین گرفتار ہوجاوین اور تجھے معبود مقرر کرین اسوقت تک ہماری معبود
حقیقی نے ہمکو تیری شر و فساد سے ہر طرح محفوظ رکہا ہے اور ہم باامن و عافیت لشکر اسلام مین داخل ہوگئی کریم کارساز کا شکر ہے کہ ہم ایسے امن
مین جا پہونچی مین کہ تیرا دست تطاول کسی طرح وہان تک نہین پہونچ سکتا ای جمشید ہم اس قریہ فردوس و تبدیل العلی مین واسطے استیصال تاریخ الاعظم
کی آئی تہی اور نیز ہمکو جشن عروسی ملکہ شہستہ تاجدار کا شوق بہی بہر امون خاطر تہا اسی سبب سے یہان مقیم رہے الحمد للہ کہ ایک آرزو ہی دلی ہماری
برائی صرف ایک امید جشن کتخدائی صاحبقران اکبر شاہزادہ معز الدین کے دیکھنے کے باقی ہے وہ بہی قریب ہے [illegible] دیکھ لینگے ای جمشید یاد رکہہ
اگر ہمکو اپنا دین و آئین ترک کرنا منظور ہوگا انشاء اللہ تعالی ہم اوسی طریق برحق یعنی شاہزادہ معز الدین کی مذہب و ملت کو اختیار کرینگے کیا
معنی کہ وہ دین بہترین ادیان عالم سے شمار کیا جاتا ہے اور اوس دین مبین کے خوبی اول ہی ہماری دل پر نقش ہے ای [illegible]
ہوا ہے کہ ہمین اپنے دین باطل کی ترغیب دیتا ہے بس یہ خیال خام اپنے دل سے دور کر اگر تجھے اپنی سلامتی حال منظور ہے شاہزادہ معز الدین
کی زمرہ غلامان خاص مین داخل ہو جا ورنہ تو جان اور تیرا انجام یاد رکہہ کہ عنقریب تجھے اور تیری ہوا خواہونکو سگ و شغال سے بدتر مرگ نصیب ہوگی
الغرض اس مضمون کا رقعہ اوس نابکار انجد بن نجمدون کی گردن مین باندہ کر روانہ کیا مضراب عیار ان دونون ناپاک راندہ درگاہ الہی کو
سوالی پر ڈالکر وقت شب اپنے لشکر سے نکلا اور جمشید کے لشکر کے قریب چہوڑ کر چلا آیا بعد ازان سلطان شاہ و آذر شاہ و ملک النوس خدم و حشم
انتباع شب لشکر اسلام مین چلی گئی امیر تاج الدین والا ہمت نے سلاطین مذکور کو باعزاز و احترام تمام پیشواز لشکر ظفر پیکر ایک جائی لائق مین مقیم کیا اور حتی الامکان
اونکی خاطر و مدارات مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکہا ہنگام ملاقات سلاطین مذکور نے تمام سرگذشت دلاوران نالیقدر کے روبرو بیان کی جملہ سردار
حوادث اس واقعہ عجیبہ کو سنکر متعجب ہوئی کہ ہر ایک کو خوشی کی نوبت پہونچی اور سلطان شاہ کے تہور و فراست پر ہزار تحسین و آفرین کی اب اون
دونون پہلوانان شقاوت آثار کا حال گذارش ہوتا ہے ہنگام صبح انجد اور اشبوط کے دماغ سے اثر بیہوشی رفع ہوا دونون
نے اپنے کو عجب حال تہا دیکہا یعنی دست و پا بستہ ایک میدان خراب مین عرابہ پر سوار مین اشبوط نے غضبناکی انجد کی طرف دیکھکر کہا ای [illegible]
ابو العجب یہ لوگون سے اور تجھ سے کیسی خیر پرستی ہے خداوند کی ساتہہ بادشاہت انجد نے کہا او مادر بخطا دیوانہ ہوا ہے کہ جہان پہلوان خیرہ سری
خداوند کی شان مین ایسے کلمات گستاخی کہتا ہے او صاف و صریح دشنام دیتا ہے تو نہین جانتا مین کون ہون اسے ولد الحرام چشم کور دیکھہ کہ انجد
جہان پہلوان جمشید کا بہتیجا ہے اشبوط نے کہا ای انجد قسم ہے خداوندی کی مین یہہ سمجہا تہا کہ کوئی بلائی ہمراہی ہے یہ [illegible] ابتک ہے انجد نے کہا ای
نابکار تجھے ہی یہی گمان ہوتا تہا کہ کوئی ہیمون ابو العجب صورت میری برابر بیٹہا ہے اشبوط نے کہا ای انجد قسم ہے مجھے تقدیر خداوندی کی پیشے کبھی تیری
ویلہ کے عہد مین ایسی ذلت و رسوائی نہین اوٹہائی جواب خداوند جمشید کی رسالت مین اپنا حال بد دیکہتا ہون معلوم نہین یہہ کس قسم کی
تقدیر مضحک خداوند جمشید نے ہمارے واسطے مقدر کی ہے انجد نے کہا اسے اشبوط خاموش رہ معاملات خداوندی مین ہرگز ہم مانیکی جگہہ
نہین ہے ملے اشبوط یاد رکہہ کہ یہہ سلوک در حمایت بی ہمارے ساتھہ بلا مرضی خداوند کی نہین ہوا معلوم نہین ہم سے کیا بی ادبی خداوند کے
جناب مین سرزد ہوئی ہے جسکا یہہ مظلمہ ہماری گردن پر پڑا اگرچہ مین جانتا ہون کہ یہہ کام اون بندگان منحرف [illegible] کا ہے جنکی بابت [illegible] ہم

مامور ہوئی تھے لیکن کچھ افسوس و شکایت کی جگہ نہیں ہے بقول مسلمانان پیغمبروں کو انواع و انواع کی تکلیف و ایذا پہونچا کرتی ہے جس صورت
میں کہ ہم بھی رسالت کے واسطے مبعوث ہوئی اور مقرب بارگاہ خداوند شمار کیے جاتے ہیں پھر ہمکو جسقدر خفت و ذلت ہو اور تکلیف و ایذا پہونچی
کچھہ مضائقہ کی بات نہیں ہے غرضکہ دونوں ملحد اسیطرح کی سخنان بیہودہ واہی تباہی بک رہے تھے کہ اس اثنا میں چند مردان لشکر جمشید روائی
حاجت کے لئے اوس طرف سے گذرے اور اونکی نظر ان بدبختان روسیاہ پر گئی وہ لوگ ان دونوں کو بلای بیابانی اور غول دشتی سمجھکر لشکر
میں آئی اور جمشید کو اطلاع کے جمشید نے کہا جلد تر جاؤ اور اون اشکال عجیبہ کو ہمارے پاس لے آؤ شاید وہ دونوں موکلان غیب ہوں گے
جو خداوند کی طرف سے کوہ و دشت پر مامور ہیں بہت جلد جاؤ اور اونکو ادبی شان و ہیبت سے لے آؤ ہم بھی اونکی اشکال کو دیکھیں اور احوال
پوچھیں اور ہمکو یہہ بھی گمان ہے کہ ہماری بندگان نافرمان نے پیغمبران خداوندی کی ضرور دعوت معقول کی ہوگی بعد استفسار حال خداوندا ان بندگان
سرکش پر قہر و غضب خداوندی نازل کریگا ہر چند جمشید کا یہہ بیان بظاہر محبت آمیز معلوم ہوتا ہے لیکن اوس کا منشا خاص یہہ تہا کہ جمشید
اپنی بدنہادی اور قساوت قلبی سے اون قمر ساقان روسیاہ کو مردمان لشکر کے سامنے ذلیل و رسوا کرے اور خود بہی اونکی شکل و وضع مضحک پر
خندہ زن ہو اور وجہہ خاص اس تمسخر کرنیکی یہہ تہی کہ جمشید پلید انجد و اشبوط کی طرف سے کینہ دیرینہ دل میں رکہتا ہے اب موقع وقت پاکر
اوس کینہ کو اسطرح ظاہر کرنا چاہتا ہے القصہ مردمان لشکر اوس خرابہ میں گئے اور اوس خرابہ کو کشان کشان لے آئے جب انجد و اشبوط دونوں
روسیاہ اوس شکل و صورت سراپا فضیحت سے جمشید کی روبرو بارگاہ میں پہونچے جملہ حاضرین دربار اونکی وضع مضحک اور ترکیب بوالعجب کو دیکھکر
خندہ زن ہوئی جمشید نے کہا اے پیغمبران خداوند تم خوش ہو اور تقدیر خداوندی کا شکر ادا کرو خداوند نے تمہارے واسطے درجات اعلی مقدر
کیے ہیں کیا معنی کہ یہہ کلیہ قاعدہ ہے کہ ہر فرد بشر کو عسرت کے بعد عشرت نصیب ہوتی ہے اسیطرح پیغمبران اولوالعزم کو جسقدر تکلیف و مصیبت پیش
آتی ہے وہ مراتب کرامت خداوندی کی امیدوار رہا کرتی ہیں لہذا تم بہی اس تقدیر خداوندی کو اپنی تضحیک نہ سمجھو بلکہ عین مراحم خداوند تصور کرو
اور آئندہ تفضلات کے امیدوار رہو غرضکہ دونوں احمقان اس روایت کو جمشید کی واقعی مہربانی سمجھے اور متواتر سجدے کیے اور ایک حالت مسرت
و انبساط میں بوزنہ وار رقص کرنے لگی اور ایسے چرخ لگائے کہ بیہوش ہوکر زمین پر گرے کسواسطے کہ ہنوز اثر دارو بیہوشی تمام و کمال اونکی دماغ
سے رفع نہیں ہوا تہا اوس طرف جمشید نے حاضرین بارگاہ کو اشارہ کیا کہ ہنگام رقص ان قمر ساقوں کی خوب گت کرو چنانچہ مردمان بارگاہ نے
کفش ہاے کہنہ لیکر اونکے سر و رو پر اسقدر پاپوش ماریں کہ تمام چہرہ آماس کر آیا بالآخر جب دونوں کی ہوش و حواس بجا ہوئی جمشید نے پوچہا اے
پیغمبران خداوند کیا حال ہے اشبوط نے کہا یا خداوند ہم جلوہ تقدیر خداوندی میں اسقدر محو و مستغرق تہے کہ ہمیں مطلق خبر نہیں کہ ہماری سر پر کیا گذری
بس یہہ سمجھنا چاہئے کہ ہمارا وہ حال ہے جو بارہا خداوند کا احوال عیاران لشکر اسلام کے ہاتھ سے ہو چکا ہے خیر اب جو گذرا سو گذرا لیکن آئندہ تقدیر
تازہ کا اندیشہ ہے دیکھیے کیا ہونیوالا ہے جمشید نے کہا اے اشبوط آزردہ نہو کسواسطے کہ خداوند کو تیرے مانند ایک پیغمبر درکار تہا جو ایسی ذلت
و فضیحت کا متحمل ہوسکے خاطر جمع رکہہ خداوند عنقریب تیرے مدعیوں پر قہر و غضب نازل کریگا تو دیکہیو کہ خداوند سلطان شاہ سے تیرا انتقام
لیتا ہے بعد ازان جمشید نے انجد روسیاہ سے کہا اے انجد تیرا مرتبہ پیغمبری اشبوط سے بہی زیادہ تر بلند ہوگیا ہے یعنی تو پیغمبر ہووی
داوند [illegible] اور جہان پہلوانی کا خطاب بہی رکہتا ہے خداوند کو تیرے واسطے تکلیف گوارا کرنی شایان نہیں ہے روز فردا تو خود میدان کارزار
میں [illegible] سے انتقام [illegible] کو بعذاب سخت ہلاک کر انجد نے کہا بشرطیکہ ہنگام جنگ ایسی کوئی تقدیر تازہ نہو لیکن ہمنے
یہہ سنا ہے کہ [illegible] اہ عمرہ اوسی [illegible] ام میں پناہ گزین ہوئی ہیں اب اونکا ہاتھ آنا نہایت دشوار ہے کیا معنی کہ اہل اسلام
بپاس اخلاق و مروت ضرور اونکی جانبداری کرینگے اور ہر طرح جنگ و جدل سے اونکو مانع ہونگی اور اونکے عوض خود ہی آمادہ جنگ و مصاف
ہوجائینگے جمشید نے کہا ہر چہ بادا باد آخر ہمکو اوس لشکر سے بہی محاربہ کرنا ضرور ہے کوئی نکوئی بنائے مخاصمت پیدا ہونی چاہئے فی الحال دو روز

قبل ہی عذر معقول باعث ہو گیا ہین پرخاش کے لیئے کافی ہے بعد ازان جمشید نے وہ رقعہ انجد کی گردن سے کھولا اور حرف بحرف پڑھا اور خاموش
ہورہا الغرض جمشید نے دو خلعت گران بہا منگا کر انجد و اشبوط کو عطا کئے دونون روسیاہ خلعت لیکر بارگاہ سے نکلے اور اپنے خیمہ مین جاکر
دست و برد کو پاک کیا اور وہ خلعت عطیہ خداوندی پہنا اوس روز جمشید بسبب تکدر خلوت سے باہر نہ نکلا وقت شب حسب دستور خنار جادو
جمشید کی خلوت مین آیا جمشید نے خنار جادو سے سلطان شاہ وغیرہ کی حرکت و نافرمانی کا گلہ کیا اور کہا ای شاہ جادوان وہ تینون سلاطین
منحرف و بیمر دیدے ہمیشہ سے ہین سلوک و مدارا پیش آتی اور خود اوسی شب لشکر اسلام کے شریک ہوگئے ای شاہ جادوان اب سوائے
لشکر اسلام کی کوئی حریف اور عدو ہی جانی مجھے نظر نہین آتا اس صورت مین کب تک معز الدین کے آنیکا انتظار کیا جائے اور نہ یہہ محقق ہے
کہ معز الدین کس مدت تک طلسم مین رہیگا اور فی الحال ایک عذر معقول اور حجت قوی میرے ہاتھ آگئی ہے مین ہر طرح پرخاش و خصومت
پیدا کر سکتا ہون اگر تم حکم دو مین روز فردا امیر مجاہد الدین کو پیام دون اور سلطان شاہ وغیرہ گریزپا کی پناہ دہی کا الزام اوسپر قایم کرون پھر
خواہ مخواہ معرکہ آرائی شروع ہو جائیگی اگر امیر مذکور نے سلطان شاہ و آذرشاہ و ملک النوبہ کو دست و پا بستہ میرے پاس بھیجدیا فہو المراد ورنہ
مین اوسیوقت جنگ و جدال شروع کردونگا غرضکہ خنار جادو اوس تمہید کو سنکر خاموش ہوا بعد ازان بپاس خاطر جمشید کے معرکہ
آرائی کی اجازت دیدی اور کہا تجھے اختیار ہے جس طرح مناسب سمجھے عمل مین لا آغاز داستان پیام کرنا جمشید لعین کا
امیر مجاہد الدین دلاور سے اور شروع ہونا محاربہ کفار کا اہل اسلام سے اور مجروح ہونا دلاوران نامدار
کا انجد بن نجدون اور جمشید پلید کی شمشیر سحر تاب سے اور حالات فرخی مآل شاہزادہ ابراہیم
بن حمید ربع اول واقعات کے جو پیش آئے گلدستہ بندان گلستان خیال و نقش طرازان چمنستان مقال اس
داستان مسرت نشان کو اسطرح لوکر مزامہ عنبرین شمامہ کرتے ہین کہ سلطان شاہ و آذرشاہ و ملک النوبہ تینون سلاطین با وقار بعد رسوا کرانے
انجد و اشبوط بشرارت پیشہ کے مع لشکر و بنگاہ اردوے معلی صاحبقرانی مین داخل ہوگئے اور وہ دونون یعنی انجد و اشبوط
بحالت خراب و مضحک جمشید کے پاس پہونچے اور جمشید اوس رقعہ کی مضمون کو دیکھکر نہایت بیدماغ ہوا آخر کار جمشید نے اول خنار جادو سے
اجازت لی اور دوسرے روز علی الصباح امیر مجاہد الدین دلاور کے پاس پیغام بھیجا کہ اے امیر نامدار یقین ہے کہ تم کو بھی میرے مرتبہ جاہ و جلال سے خوب
آگاہی ہوگی کہ مین درگاہ خداوند طبیعت ہیرود کی طرف سے منصب بلند خداوندی اور ہمہ تن فرزندی پر ممتاز ہوا ہون بلکہ ہمیشہ
ظہور قدرت اور خداوندی کا کرشمہ اس چند روز کے معرکہ آرائی مین بہنگام رزم تم نے بچشم خود مشاہدہ کیا ہوگا پس بیان کی حاجت نہین
اور مین اب تک تمہاری لشکر سے دانستہ متعرض نہین ہوا اسواسطے کہ تمہاری بادشاہ معز الدین بن آمیل کے آنیکا منتظر تھا کہ وہ طلسم سے نکلے
پیدا ہی پہر مین تمہارے لشکر سے جنگ و حرب کا پیام دون اور جلد تر معاملات حرب کو یکسو کردون اگر معز الدین نے بھی مثل سلاطین
دیگر میرے خداوندی کو تسلیم کرلیا اور میرے دایرہ اطاعت مین داخل ہوگیا البتہ بے زحمت و درد سر معاملہ جنگ فیصل ہوجائیگا اور بندگان
خداوندی قتل و ہلاکت سے محفوظ رہینگے ورنہ دوسری صورت میں تم قبول اطاعت جو مناسب وقت دیکھونگا وہی اقتدار کرونگا چنانچہ مین اسوقت تک اپنے
قصد و ارادہ مین خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن جب دیکھا کہ آغاز پرخاش خود بخود تمہاری جانب سے ہو گیا اور بنای مخاصمت اول تم نے ڈالی
یعنی تم نے میرے باغیان بادشاہون کو اپنی حفظ و حمایت مین رکھ لیا گویا خود تم نے رزم و پیکار مین سبقت کی ای امیر مجاہد الدین تمکو معلوم ہے
کہ بادشاہان گمراہ یعنی سلطان شاہ و آذرشاہ و ملک النوبہ نے میرے پیغمبران خاص اشبوط و انجد کے کس درجہ ذلت و رسوائی
کی ہے اور کس بے ادبی سے پیش آئے ہین اور دونون پیغمبرون کو کس بے طرح بنی اور فضیحت کے ساتھ بارگاہ سے نکالا ہے کہ انتہا نہین
اور کی صورت پر قہقہا لگاتے تھے اور بعد اس حرکت و عیاری کی شبا شب فرار ہو کر تمہارے لشکر مین پناہ گزین ہوگئے اس امر کا جواب مختصر

تک رہا تھا اور ایسا وصف دعوائے طلوعیت کا بیان رت ڈرنے لگا تھی کہ مجھ ضعیف البنیان کو اپنے سر پر ہنوز نہیں بلا کر میں
بھی ایک ایسا ظہور اونکے روبرو کس کو دکھوں اور آثار خداوندی کی جلوہ شاہدہ کراون کہ جمشید کے سر پر کس علم کی شاخ نکلی ہے جسکے باعث
اوسنے یہ شان و منزلت حاصل کی ہے اور ایسا دعوے بلند کرنے لگا غرضکہ اوس ملازم نے تمام تقریر یعقوب کی جمشید کے روبرو
نقل کی جمشید اوس گفتگو سے طیش آمیز ہو کے تا محفل شرمسار رہا اور یعقوب کو چار و ناچار بالا برج جہان نما بلا لیا لیکن یعقوب نے قبل
جانے کے درگاہ خدا میں دعا کی اور محافظت کا خواستگار رہا کہ الہی اس مفسد کے شر و فساد اور سحر و جادو کی گزند سے مجھے محفوظ
رکھیو واقعی یعقوب کا گمان و قیاس درست تھا کسواسطے کہ جمشید نے یعقوب کو اسی قصد و ارادے سے اپنے روبرو بلایا تھا کہ بعد سننے
جواب کے اپنا داغ شقاوت یعقوب کو دکھا کر اوسے سحر میں مفتون و مسحور کرے اور بعد اوسکے کینۂ دیرینہ کا یعقوب سے بآسانی انتقام لے
الغرض یعقوب بسان کہ لرزان برج جہان نما میں داخل ہوا دیکھا کہ جمشید پلید تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور سوا ضحاک شکوس و پویس کے جنہا کا
یعنی شہبود و انجد وغیرہ اوس صحبت تخلیہ میں موجود ہیں یعقوب نے جا کر اول سلام بنام خداے آفریدگار عالم ادا کیا جمشید نے کہا
اے مہتر یہ کیا گستاخی و بے ادبی ہے کہ تو خداوند کو سلام کرتا ہے تو نہیں جانتا کہ میں منصب خداوندی رکھتا ہوں اور مردمان عالم مجھے
سجدہ کیا کرتے ہیں تو بھی مجھے سجدہ کر یعقوب نے کہا اے جمشید ہنوز میں نے تیری شان خداوندی نہیں دیکھی بلکہ تجھے اوسی صورت اول
میں دیکھتا ہوں اب تک کوئی شاخ تازہ تیرے سر پر نہیں نکلی اور نہ کوئی چیز جدید تیرے سراپا میں افزود پاتا ہوں پھر تجھے کسطرح شان
خداوندی کا مستحق سمجھوں قطع نظر اسکے تو نے خیال نہیں کیا کہ میں نے اول ہی خداوند کے نام سلام ادا کیا ہے جو ایک عالم کا معبود ہے
جمشید نے کہا اے عیار طرار بچشم غور دیکھ کہ ایک کرشمہ تازہ میری خداوندی کا یہی ہے کہ شہبود و انجد وغیرہ شاہان و پہلوان جو برابر
ہمیشہ میرے ساتھ دعوائے خصومت کیا کرتے تھے وہ سب بہ حلقۂ اطاعت میں داخل ہو گئے اور سب بے عذر و حجت مجھے
سجدہ کیا آخر کوئی کرشمہ خداوندی اونکی نظر میں جلوہ گر ہوا ہوگا جو وہ سب مطیع و فرمانبردار ہو گئے ورنہ ہر ایک مثل میری بجا خود دا
سلطنت رکھتا تھا یعقوب نے کہا کیا مضائقہ ہے دیر آید درست آید مگر میرے گمان میں یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ کوئی عمل سحر تازہ ضحاک
شکوس سے لیا ہے جسکی وجہ سے یہ [illegible] مسحور ہو کر تیرے معتقد ہوئے ہیں جمشید نے کہا قسم ہے مجھے اپنی قدرت کی
یہ گمان تیرا محض غلط ہے یہاں ہرگز سحر و ساحری کا دخل نہیں ہے اے یعقوب صبر کر میں ابھی تجھپر اپنی خداوندی ثابت کیے دیتا ہوں
اور ایک علامت خداوندی کی ابھی تجھے دکھاونگا کہ تو خود بخود مجھے سجدہ کریگا یعقوب اول ہی اس حال سے آگاہ تھا کہ جو شخص
اوس مردک کی پیشانی ظلمانی کیطرف بہ نگاہ غور دیکھتا ہے بے اختیار سجدہ میں جھک جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مردک یہی علامت
سحر مجھے بھی دکھاویگا شاید ضحاک شکوس نے اس پلید کی پیشانی پر کوئی علامت سحر ایسی قسم کی ہے جسکے دیکھنے سے نظارگی مسحور ہو جاتا ہے
چنانچہ اسی خوف و اندیشہ سے یعقوب چشم بر زمین دوختہ جمشید سے کلمہ و کلام کرتا تھا اور زیر چشم بنگاہ تیز تیز دیکھتا جاتا تھا
جمشید نے پوچھا اے یعقوب اول یہ بیان کر کہ امیر مجاہد الدین نے میرے پیام کا کیا جواب دیا ہے یعقوب نے کہا امیر نامدار نے یہ فرمایا ہے
اے جمشید آئین مروت و شیوۂ وفا سے بعید ہے کہ ایک بے گناہ کو خواہ نخواہ حریف کے حوالہ کر دیا جاوے خصوصاً بادشاہان فیروز یعنی سلطان شاہ و
آذرشاہ و ملک الغوریہ ہمارے پاس پناہ لیکر آئے ہیں ہمپر ہر طرح اونکی حمایت فرض و واجب ہے تو خود ہی انصاف کر کہ ہم کسطرح اونکو تیرے حوالے
کر دیں یاد رہے [illegible] کہ تو ہمکو جنگ و حرب کا پیام دیگا ہم بفضل الہی و بقوت دست و بازو فلک سے بھی نہیں ڈرتے تو کس شمار و قطار میں ہے اے
جمشید یاد کر تو ہمیشہ ہم سے زک پاتا و ہٹتا رہا ہے اور دلاوران اسلام نے بارہا میدان کارزار میں تجھے ذلت و خفت دی ہے اب کونسی بات
جدید تازہ ہوئی ہے کہ ہم تجھسے خوفناک ہوں تو وہی جمشید ہے اور سب ننگ و عار ہے کہ اکثر اوقات دلاوران اسلام کے مقابل سے گریز کر گیا ہے بس اب بھی

طرار اوس عالم ظلمت میں جب کلمات حضرت زمان صرف ہوا کر سلامت نکلکر اپنے لشکر میں داخل ہوگئے اور تمام سرگذشت امیر کے
عالیقدر کے روبرو نقل کی امیر محمد نے شکر الہی بجا لایا الغرض جب حضرت یعقوب نے نہنگ کو خلعت گرانمایہ عطا کیا بلکہ نہنگ کے حال پر زیادہ نوازش
فرمائی کہ وہ عجب مہمات نازک پر پہونچا تھا اور کار نمایان اوس سے ظہور میں آیا

اب جمشید کے لشکر کا حال سنو کہ

وہ دود ظلمت رفع ہوا مردمان زخم خوردہ جمشید کے پاس گئے اور تمام واقعہ گذشتہ بیان کیا اور مردمان مقتول و مجروح کو نظر سے گذرانا جمشید
اس وقائع کو سنکر بدماغ ہو گیا دل میں کہتا تھا جمشید یہ بندگان خدا پرست عجب دلیر اور سرباز ہیں کہ کسیطرح کا خوف و ہراس دل میں نہیں لاتے
ان بندگان سخت دل فولاد جگر سے کسطرح سر برآونگا بہ نہایت مشکل ہے کہ اونکے سامنے میری شان خداوندی اور شکوہ سلطنت میں رونق
و ترقی ہو کیا معنی کہ یہ اہل اسلام مجھے لشیم خایہ سے بھی بدتر سمجھتے ہیں اوسوقت اشبوط دلسوختہ ذلت کشیدہ بھی جمشید کے پاس بیٹھا تھا
بزبان حسرت زدہ کہا ای جمشید افسوس ہے کل تیرے بندگی سرکار سے ایک لباس عطا ہوا تھا آج اوس سے گران ترقیمت کا میرا تاج تاراج
ہو گیا میری تمام کائنات سلطنت میں ایک ہی تاج تھا وہ بھی نصیب دشمنان ہوا جمشید نے کہا ای اشبوط خاطر جمع رکھ عنقریب میں تقدیرات
تازہ ظاہر کیا چاہتا ہوں ایک تاج کیا جہان کا مال و دولت تیرے ہاتھ آجائیگا تو اسقدر رنجیدہ و ہراسان نہو اشبوط نے کہا ای جمشید
مجھے اسوقت وحی نازل ہوئی ہے کہ تو ضرور کوئی نئی تقدیر ظاہر کریگا اور اوس وحی میں یہ بھی لکھا ہے کہ بندگان آہن دل فولاد جگر یکتائے روزگار
قلندر دوران کسی شاہ و خدا سے مغلوب نہیں ہیں بلکہ بہت دشوار ہے کہ جمشید کی خداوندی سلامت رہے جمشید نے کہا ای وسواس کیا
بکتا ہے سوا میری ذات خداوندی کے فرستادہ وحی کون ہے جو تجھپر پیام نازل کرے تو نہیں جانتا کہ وحی میرا حکم خداوندی ہے جس حال میں
کہ میں نے اتبک کوئی وحی تجھپر نازل نہیں کی پھر دوسرا قرم ساق کون پیدا ہوا ہے کہ تجھے بار بار وحی بھیجتا ہے اشبوط گیدی جمشید کی ترش
روئی سے سہم گیا کچھ دم نہ مارا اور اپنے کلمہ حماقت امیز سے منفعل ہو کر خاموش ہو گیا القصہ جمشید نے عالم بیدماغی اور آزردہ خاطری میں
اوسی شب لشکر میں طبل جنگ کا حکم دیا اور کہا تمام لشکر میں خبر کردو کہ روز فردا میں بقدرت خداوندی سحر کہ میدان میں جا کر خدا پرستوں سے انتقام لونگا اوس شب
بدستور موافق عادت خنار جادو جمشید کی خلوت میں آیا اوس وقت جمشید نے خنار فی النار کے روبرو یعقوب جانی کی کارستانی کا گلہ کیا اور وہ داستان نمکین خنار جادو
کو سنائی خنار اوس وقائع دلچسپ کو سنکر خوب ہنسا بعد ازان جمشید نے کہا ای شاہ جادوان کل سے مجھے اوس یہودی بچہ بد کار بیدرد کے ہاتھ سے ایسی خفت و ذلت ہوئی ہے
کہ میں غم و غصہ میں ہلاک ہوا جاتا ہوں حتی کہ تاج ہفت کنگرہ بھی جو میں نے بصرف زر خطیر تیار کروایا تھا سر سے اوتار کر لیگیا اور صاف پاک یہانسے سلامت
چلا گیا اور اکثر مردمان لشکر کو قتل و مجروح کر گیا خنار جادو نے کہا ای جمشید کیا مضائقہ ہے تو آزردہ نہو کیا معنی کہ بندگان خاص اپنے خداوند پر ہر طرح ناز و انداز کیا کرتے
ہیں اور خداوند ہمیشہ اونکے ناز کشیدہ رہتے ہیں مگر ہاں بقول تیرے یعقوب حرامی تیری خواہش کی حال کا شعور ہے پھر وہ ہر طرح سے قابل رعایت ہے اگر اوس نے
تیرے مال و اسباب پر ناحق دستدرازی کی یا کیا ملازم آئی ای جمشید اگر میں ایسے امور خفیف و جزوی کا ہر بار خیال کرون اور عیاران لشکر کے دفع
تخریب میں جاؤں اور اونکے آزار رسانی کی طرف کوشش کرون گمان غالب ہے کہ بہت جلد طشت از بام افتادہ ہو جاوے اور جماعت خدا پرست اس راز و اسرار
آگاہی پا کر میری تلاش تجسس میں سعی و فکر کرے مبادا اگر رفتہ رفتہ میرا حال معز الدین یا حکمائے عالیقدر پر کھل گیا بیشک و شبہہ وہ تخریب اساس سحر جادوئی
ایک ہنگامہ حشر نشور برپا کر دینگے اور فی الامکان میرے آزار و ہلاکت کی چارہ جوئی میں کوتاہی نہیں کرینگے فی الواقع حکیم فیلسوس والا منزلت
علم حکمت میں اپنا نظیر نہیں رکھتا ساحران عالم اوسکے نام سے مثل بید کانپتے ہیں بعد دریافت ہونے اس حال کے ضرور میرے ہلاک کے درپے ہوگا ای جمشید مصلحت
وقت یہی ہے کہ جہان تک ممکن ہو اس راز کو مخفی رکھ حتی کہ کوئی سردار یا پہلوان تیرے لشکر کا بھی اس حال سے آگاہ نہ ہو ورنہ میں اور تو دونون آفت بلا میں
مبتلا ہو جاوینگے اور کوئی تدبیر مخلصی کی بھی بن نہیں آویگی جمشید پلید خنار جادو کے کلمات حسرت آمیز سنکر خاموش ہو رہا اول وہلہ میں خنار جادو کو سجدہ کیا
بعد ازان کہا ای مرشد جمشید جو کچھ تمنے کہا اپنے منظور کیا اب تم میرے حق میں اتنی سعی و کوشش ضرور کرو کہ میں ایک بار لشکر میں بھی ہم آغوش جاؤن کسی طرح

ان دونون عورتون کو ارکو دوسے سنلے سے بلوا دو اوس ناشدنی طرہ مشکین خال کو مین بجواب حضرت اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا اور سرو سہی
کو اپنی ہم آغوشی کے واسطے رکھونگا خنار جادو نے دونون نازنین کا حال پوچھا جمشید نے ابتدا سے انتہا تک تمام سرگذشت مفصل
مشرح بیان کی اور اس ضمن مین اپنا اشتیاق دل نسبت سرو سہی کے زیادہ تر ظاہر کیا اور دیر تک گریہ وزاری کرتا رہا خنار جادو نے کہا
اچھا خاطر جمع رکھ مین اس معاملہ مین فکر کرتا ہون اول تو کسی عیار چالاک کو لشکر اسلام مین بھیج کر وہ نازنینان مذکور کے محلسرا مین جاکر حکمت
عملی سے صحیح خبر لائے بعد ازان مین کوئی تدبیر معقول نکالونگا جمشید پلید نہایت خوش ہوا اور اوسیوقت اہتر زرنگ برادر مہتر نہنگ مصری کو
جو جمشید کے دست راست کا عیار ہے اس کام پر مامور کیا الغرض اہتر زرنگ بہ تبدیل صورت لشکر اسلام مین گیا اور وہان سرو سہی و طرہ
مشکین خال کا حال دریافت کیا بعد اوس کے جمشید سے کہا اے خداوند جس وقت سے صاحبقران اکبر بقیہ مراحل طلسم کے باطل کرنیکو طلسم ہفت
مین تشریف لیگیا ہے وہ دونون نازنین بھی ملکہ شمسہ کے پاس قصر خضر مین چلی گئی ہین اور ہنوز ملکہ شمسہ تاجدار کے پاس اوسی قصر مین مقیم و موجود
مین خنار جادو نے اس خبر کو سنکر کہا اے جمشید مین مجبور ہون کہ اس مقدمہ مین تیرا بخت ساز گار نہیں ہے کسواسطے کہ قصر خضر ایسا مقام نہیں
کہ اوس کے قریب تک بھی کوئی شخص پہونچ سکے اور وہان تک کسی ساحر زبردست کا دست تطلم دراز ہو سکے کسواسطے کہ حکما طلسم بند نے اوس
قصر کو بزور طلسم ایسا مستحکم کیا ہے کہ کسیکی مجال و طاقت نہیں ہے کہ اوس کے گرد جاسکے اے جمشید تو چند روز صبر کر یہہ مقدمہ جنگ و پیکار اور
ہنگامہ قتل و قتال یکسو ہو جائے اوس وقت کچھہ فکر و تدبیر عمل مین آئیگی بلکہ مجھے تکلیف و زحمت اوٹھانیکی بھی حاجت نہیں ہونیکی خود بخود تیری آرزوئے دل
حاصل ہو جائیگی جمشید اوس وقت مایوس ہو کر زار زار رویا اور کہا اے شاہ جادوان افسوس ہے کہ باوجود دعوائے خدائی ایک ادنے ترین کام
سے بھی مین محتاج و مجبور رہتا ہون جادو نے کہا اے جمشید تو آزردہ خاطر و ملول نہو کس لئے کہ بعض امور جزئی ایسے ہین کہ خداوند نے وہ امور اسباب عالم
کے متعلق اور انتظام کائنات سے وابستہ کردیئے ہین اور خداوندان امور سے کچھہ غرض و سروکار نہین رکھتا اور بندہ اون امورات مین کسیکو دخل ہے
چنانچہ امورات حیات و ممات اگرچہ خداوند نے خود تقدیر کئے ہین لیکن اونکا دار و مدار اسباب عالم پر منحصر کردیا ہے بس اگر کوئی ایسا امر
تیری خدائی مین بھی ظہور مین آگیا کیا قباحت ہوئی راوی کہتا ہے اسی طرح ایک مورخ نے لکھا ہے کہ عہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ
دہلی مین ایک شخص حسین نامی باشندگان ایران سے دار الخلافت شاہجہان آباد مین وارد ہوا تھا اور اوس نے بھی اپنا ایک مسلک جدید اور طریق تازہ اختراع
کیا تھا بلکہ ایک جماعت کثیر اپنے مرید و مقلدون کی فراہم کرلی تھی اور وہ شخص بھی مثل تیرے اسیطرح ادعا باللہ کرتا تھا اور اوس کا قول تھا کہ
[illegible] سے آواز آتی ہے اور مجھے الہام ہوا کرتے ہین چنانچہ اوس نے اپنا خطاب سو واللہ رکھا تھا اور وہ اپنے مریدون
[illegible] یا اور فن شاعری مین بھی کسی قدر اوسکو مہارت و دستگاہ تھی چنانچہ ایک مطلع اوسکا ضبط تحریر مین آتا ہے ؎
خدا شناسیم و پیمبر شناسیم ولیو دسود چہ علاج مرگ نکردیم واحتیاج چہ سود چہ خوش نامہ حسین نامی کے مرید و معتقد اوسکو خنقان خود دیکھا کرتے تھے
اور اوس کے پیروان خاص نماز شش جہتی بلا سجدہ ادا کرتے تھے اور اون اشخاص نے اوس نماز کا نام یہہ رکھا تھا چنانچہ اکثر اقوال و احوال
حسین ایرانی کی اسی طریق کے تھے کہ اون کا بیان کرنا ایک طول عبث ہے قصہ مختصر خنار جادو نے جمشید سے کہا تو ایسے امور جزئی اور
اتفاقی کا خیال و ملال ہرگز دل مین نلا اور اپنے کام سے کام رکھہ یہہ کہکر خنار جادو اپنے مقام سکونت کو چلا گیا جمشید نے بعد جانے خنار
جادو کے طبل جنگ بجوایا جس وقت لشکر اسلام مین طبل جنگ کی آواز پہونچی دلاوران رزمجو ہوشیار ہوئے اور پہلوانان خفتہ خواب شیرین
سے بیدار ہو گئے امیر مجاہد الدین نامدار نے بھی کوس حربی کے بجنے کا حکم دیا ہر گاہ دہل زن نے اوس نقارہ رعد صدا پر ضرب دی اور خروش
رعدا سا پہلوانان کفار کے کان مین پہونچا تمام میدان معرکہ زلزلہ سے زیر و زبر ہو گیا اور ہیبت و دہشت سے شہنشاہان روئین تن کا زہرہ
آب ہونے لگا اور ہیبت اجل سے [illegible] گوش شنوا کر ہو گئے ؎ دل بزن دہل نہ [illegible] ان [illegible] دین [illegible]

دین او دین او ❊ نقارہ آواز آمد برون ❊ کہ گردون دون ست وگردون دون ❊ گزارندہ پیک این پرندہ ❊ گذارش چنین کرد

یلان تند چون بادِ دمان پر انگیختند ❊ جمالِ جہان را فروختہ تا چہر ❊ بجلوہ برآورد خورشید دست ❊ عروسانہ برکرسی زر نشست

دو لشکر بہم برزدند از کمین ❊ تو گفتی زوند آسمان بر زمین ❊ گلو سے ہوا در کشیدی شگفت ❊ بضیق النفس کام گیتی گرفت

نہ پاسندہ را بر زمین پاے بود ❊ نہ پرندہ را بر ہوا جاے بود ❊ گرایندہ شد ہر دو لشکر چو خون ❊ علم بر کشیدند چون بے ستون

در آمد ز دریا بغرّیدن ابر ❊ ز ہر بیشہ سر برون زد ہژبر ❊ نفیر دلیران بر آمد بہ اوج ❊ ز ہر گوشہ می رفت خون موج موج

بگردن بسے خون در آویختند ❊ بسے خون گردنکشان ریختند ❊ غرضکہ تمام شب دونوں لشکر جنگ جو آراستگی سازو یراق

اور کارسازی سامان آلات حرب میں مصروف اور سرگرم رہے صبحدم کہ عروس شب نے نقاب مشکین رخسارۂ نور آگین سے بلند کیا

اور نوشاہ روز تخت فیروزہ فام پر رونق افزا ہوا پیاولان چابکدست اور نقیبان صبا رفتار نے معرکہ کارزار میں قدم رکھا اور

طرفۃ العین میں میدان رزم کو خس و خاشاک اور آلائش غبار سے صاف و پاک کردیا ❊ خاک بر گذرگاہ کین ریختند ❊

نقیبان خوش بیان انگیختند ❊ چو از ہر دو سو لشکر آراستند ❊ یلان سو بسو مردی خواستند ❊ بعد آراستگی میدان نبرد

دونوں لشکر جنگ گذار کینہ خواہ معرکہ کارزار میں صف بستہ استادہ ہوئے جمشید پلید بھی بعد صف آرائی لشکر اسپ قدرت پر سوار ہوا اور

بطمطراق تمام مع دلاوران نامی یعنی اشبو بادشاہ دیبی و بکران شاہ خارجی و القیموس زنگی و نصرون یمنی و ابو حاکم فردوسی

و نجاشی شاہ حبش وغیرہ شاہان ذیجاہ و سرداران زرین کلاہ قلب لشکر میں استادہ ہوا اور دوسری جانب امیر بدر امیر مجاہد الدین

نصرت شعار سالار لشکر و امیر نصیر الدین و امیر جلال الدین و امیر زادہ سیف الدین و امیر خلیل و امیر سلطان و امیر یوسف و امیر سجاع الدین

و امیر غضنفر و امیر دلاور و امیر ناصر الدین آتشبار و طیفور نیزہ باز و سعاج اژدر و سیدی مسعود و سیدی سالم و الواح بن النوم

و البلال زنگی وغیرہ دلاوران نامدار و پہلوانان شجاعت آثار چپ و راست لشکر کے صف بستہ مرکبان پری نژاد پر استادہ ہو گئے

قصہ کوتاہ جب دونوں لشکران رزمخواہ کی آراستگی ہو چکی اوّل لشکر جمشید سے شمشون بن رستان دمشقی کہ ایک پہلوان زبردست

قوی ہیکل تھا جمشید سے رخصت ہو کر قدم بر داشتہ میدان کین میں آیا جمشید ہر وقت بخدمت شمشون کو بخیال اس کے کہ ایک

پہلوان شجاع و دلیر ہے بسا اوقات حریف کے دفع بخت سے فارغ ہو جاتا ہے ایک تاج پر سجدہ دیدہ و یا بلکہ شمشون کی دستار میں رکھدیا

کہ مثل پہلوانان ماسبق کہ بہیر کی بسبب تحریر آور اور رونق افزا ہو جائے اور جمشید کی طرف سے مغرور ہے بلکہ ہر ایک حریف کے مقابل

نکاحیہ اوس کے تن پر کار گر ہو شمشون اوس رکھ پر تکیہ کو اپنی دستار میں رکھا لیکن تمام حریفان و لاف زنان میدان جنگ میں پہونچا اور ایک نعرہ

دلیرانہ مارا کہ اے اہل اسلام و اے دوستان آل محمد علیہ السلام آگاہ ہو کہ تم دیدہ و دانستہ سخت ظلم و ستم روا رکھتے ہو خداوند جمشید

کو سجدہ نہیں کرتے اور خداوند کل اشیا کی قدر و منزلت نہیں پہچانتے حالانکہ تم خود دیکھتے ہو کہ مثل اشبو بادشاہ صاحب سپاہ دلاکھ سپاہ جنگ گذار

اور القیموس شاہ زنگبار بادشاہ صد و پنجاہ ہزار سوار اور بکران شاہ مالک ایک لاکھ اسی ہزار سوار و پیادہ با وزر و حشمت مطیع فرمان ہو گئے اسی طرح

چند شاہان ذیجاہ نے جمشید کو سجدہ کیا اور قریب ہے شاہان عالم خداوند کے حلقۂ بندگی میں داخل ہوا چاہتے ہیں لیکن تم کسی طرح خداوند کی شان و

قدرت کے قائل نہیں ہوتے سواے اس کے اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا ❊ چو تیرہ شود مرد را روزگار ❊ ہمان آن کند کش نشاید بکار ❊

اگر تم اپنی عافیت و سلامتی چاہتے ہو خداوند کو سجدہ کرو ورنہ عنقریب تم پر قہر و غضب خداوندی نازل ہونیوالا ہے جملہ دلاوران اسلام اوس گمراہ نادان کے

کلمات حماقت آمیز اور مزخرف گوئی سے خندہ زن ہوئے اور سمجھے کہ جمشید پلید سے واقعی اوس جنہ ارذل کی ستائش و خوشامد سے پریشان و گمراہ

اختیار کی ہے اور دعوا سے باطل کرتا ہے بلاشبہ بعض مردمان بازاری نے جمشید پر بخت کا دماغ آسمان پر پہونچا دیا ہے غرضکہ اوس گمراہ

لاف زنی کی بیہودہ گوئی کو سنکر سیدی سالم دلاور کتاب بزرگی امیر مجاہد الدین سے دل خوشتہ میدان حاصل کی اور سنگ ترکیب کو دیکھکر شیر غران
کی مانند حریف کے مقابل پہونچا رشنون نے سیدی سالم کو اپنے عقیدہ باطل کی ہدایت کی سیدی سالم نے ایک تپانچہ اوس کے گال پر مارا اور کہا
اے حرامزادہ زبان بہ بند و بازو بکشا رشنون وہ تپانچہ سخت کھا کر نہایت برہم ہوا اور بحالت غضب مین ایک نیزہ سالم کے سینہ پر مارا سالم نے
ضرب نیزہ سنان نیزہ سے دفع کر دی اور اوس کے جواب مین ایک نیزہ جانستان اس چالاکی سے رشنون کے سینہ مین مارا کہ مہرہ پشت سے گذر گیا
اور نوک سنان پر اوس کافر کو صدر زین سے اوٹھالیا اور چرخ دیکر اس زور و قوت سے سطح زمین پر مارا کہ فرش ہو گیا اور پاشنہ مرکب سے اوسکی
لاش کو پامال کر دیا ہنوز رمقے جان اوس مین باقی تھی سالم نے اوس گبر جہنم نصیب سے کہا اے بیدین مجھے یقین کامل تھا کہ تو ہرگز دین الحاد
کو ترک نہین کریگا اسی سبب مین نے تجھے ہلاک کیا ورنہ زندہ گرفتار کرتا اوس طرف جمشید کو رشنون کے مرگ کا سخت ملال ہوا کیونکہ رشنون
پہلوان نامی جمشید کا تھا اس سبب سے جمشید کو نہایت قلق گذرا جمشید نے کہا عجیب اتفاق کی بات ہے کہ ہر روز طرفہ تقدیرات ملال آمیز
منقدر ہوتے ہین کہ مین اصلا اون کے احوال و انجام سے آگاہ نہین ہون زرنگ عیار نے کہا اے بادشاہ اول تم کس بات مین پایہ کمی رکھتے
تھے کہ اب تم نے اوسپر اور طرہ خداوندی آویزان کیا ہے اور ہر وقت تقدیرات بے اصل کا ہذیان بر روزبان رکھتے ہو جمشید نے کہا اگر ہی تو نہین جانتا
کہ اب مین نایب طبیعت مجردہ ہون خداوند نے مجھے سرفراز فرمایا ہے کہ بیٹھنے تجھے بجاے خود خداوند مقرر کیا ہے اسی سبب سے مین دعوا خدائی کرتا ہون اے ہنوز زرنگ تو باوجود
بخلاف فطرت ایسے سخنان نادانی کہتا ہے تجھے معلوم نہین کہ دنیا سراسر ناپایدار ہے اسی سبب سے دنیا کو دار فانی کہتے ہین کیا معنی کہ نہ دنیا کو ثبات
ہے نہ اسباب دنیا کو استحکام اس صورت مین ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنی جاہ و حشمت کے لئے جہانتک ہو سکے سعی کوشش کرے اور مراتب اعلے پر
پہونچے اور لذائذ دنیا کو غنیمت سمجھے چنانچہ مین بھی اپنی ترقی جاہ و جلال کے واسطے حتی الامکان سعی کرتا ہون ہنوز زرنگ نے کہا ہمیشہ بے
سعی و کوشش بھی وہانتک شایان ہے کہ انسان کے قبضہ قدرت سے باہر نہو ورنہ بجز ندامت و پشیمانی کچھ حاصل نہین ہوتا بلکہ نتیجہ بالکل خلاف نظر مین
آتا ہے غرضکہ جمشید نے اوس روز اسیقدر ہنگامہ پر قناعت کی اور عالم تاریکی مین طبل زدہ ... [illegible] لشکرون مین طبل جنگ
بجا دوسرے روز دم صبح دونون لشکر بدستور مذکور صف کشیدہ ہو کر میدان مین ایستادہ ہوے ادہر جمشید کے لشکر سے [illegible] مصری و سلطان دمشقی یکے
بعد دیگرے میدان رزم مین آئے اور طیفور نیزہ باز کے ہاتھ سے جہنم واصل ہو گئے [illegible] طیفور نیزہ باز سے مقابلہ مین آیا دونون
دلاور آلات غیر مکرر سے حرب و ضرب کرتے رہے بالآخر طیفور دلاور زخمی ہوا [illegible]
[illegible] جمشید سے رخصت ہو کر میدان رزم مین گیا لشکر اسلام سے الوان [illegible]
[illegible] مین بھوڑن اسپ تازان باوجود جراحت دست اور تکلیف [illegible]
جنگ مین آیا اور اوس کافر غدار نے بضرب صمصام خون آشام الوان کو مجروح کیا وقت شام دونون لشکر [illegible] طبل بازگشت [illegible]
[illegible] گاہ پر چلے آئے جمشید نے انجد کو اپنے پاس بلایا اور کمال نوازش و مہربانی سے کہا اے انجد اگرچہ مین نے تجھے اپنا [illegible]
کیا ہے لیکن تو آیندہ مراتب بلند اور خداوند کی عنایت و مکرمت کا امیدوار رہ اوس وقت ہنوز زرنگ [illegible] اور کہا [illegible] پیغمبری
سے بالاتر منصب خدائی ہے وہ اول ہی تمہارے حصہ مین آگیا اب دوسرا کونسا مرتبہ باقی ہے جسکا تو امیدوار رہے الغرض ایک
مرتبہ پیغمبری عقب خداوندگار رہا ہے اور وہ ہنوز تقدیر نہین ہوا [illegible] وہ کس پہلوان [illegible] کو ملتا [illegible] کہا [illegible] اوس منصب پر
کوئی تنومند آدمی مقرر اور نامزد ہونا چاہیے جو ہر وقت خداوند کی خدمتگاری کرتا رہے [illegible] کہا اے زرنگ اہل اسلام کے
مسالک و طریق مین جسقدر مراتب اعلے مثل اقطاب و ابدال [illegible] ہین کہ اکثر اہل اسلام [illegible] اس مین [illegible] دونون [illegible]
بخشیدہ زرنگ نے بلب خندہ ریز کہا اگرچہ خداوند نے بیشتر مراتب [illegible] ہین کہ وقتا فوقتا بندگان خاص [illegible]

لیکن فی الحال تو بہ پس پشت خداوند خالی ہے اور انجد جہان پہلوان اوس کی سرفرازی کے لایق ہے جہان پہلوان بہت خوشدلی
سے خداوندی کی خدمتگذاری کریگا اور بشارات پس پشت کی رسالت کو خوب انجام دیگا بمقتضاے اینکہ مصرع کہ مزدور خوشدل
کند کار بیش ﷺ علاوہ اس کے مین تمام اسرار و مقدرات خداوندی سے بخوبی واقف ہون بلکہ ہر روز بچشم خود دیکھتا ہون جو مراتب
ویسا صاحب خداوند نے تقدیر کیے ہین وہ اظہر من الشمس ہین چنانچہ ایک علامت تقدیر خداوندی کی پیشانی ظلماتی پر ظاہر و ہویدا ہے جس کے
مشاہدہ سے مین بھی ایمان لایا ہون لیکن مین ان حمقاے چند کی مانند ضعیف الاعتقاد نہین ہون کہ اصل و فرع مین تمیز نہ کر سکون
الغرض جمشید پلید مہتر زرنگ کی تقریر سے دل مین آزردہ ہوا بلکہ ایک نوع کی بدگمانی پیدا ہو گئی آخرکار مہتر زرنگ سے کہا اب تو جا
اور طبل جنگ لشکر مین بجوادے مہتر زرنگ نے طبل جنگ بجوایا اوس طرف لشکر اسلام مین بھی کوس حربی کی صدا بلند ہوئی ۵
درآمد بغریدن آوازہ کوس ﷺ فلک پردہان مرا دبوس ﷺ تمام شب دلاوران جنگجو اور بہادران فتنہ خو کارسازی حرب مین سرگرم
رہے جس وقت سلطان خاور نے تخت زرنگار پر جلوس کیا دونون لشکر کینہ خواہ مثل موج دریا میدان جنگ مین آکر دو رویہ صف بستہ
ہو گئے ۵ رسیدند لشکر بجاے مصاف ﷺ دو پرکالہ رستند چون کوہ قاف ﷺ غرضکہ بعد کارسازی سامان جنگ مختال بھری
جمشید کا رفیق خاص کہ ایک پہلوان دیو پیکر ہے جمشید سے اجازت لیکے میدان مین آیا اور بعد لاف و گزاف و خودستائی حریف ہم نبرد
طلب کیا لشکر اسلام سے امیر عزیز الدین دلاور یکہ تاز نیزہ باز بے بدل حریف کے مقابل گیا جب نیزہ وری کے بعد جنگ شمشیر کی
نوبت آئی امیر نامدار نے ضرب اول ہی مین مختال بدسگال کو مثل خیار تر قلم کر دیا بعد ازان ازجاس حرامزادہ بلا کے بیدرمان کی مانند
پہونچا اور امیر نامدار کو ایسا مجروح کیا کہ زمین معرکہ خون رنگین سے لالہ زار ہو گئی عیاران لشکر امیر مجروح کو میدان سے لائے امیر شجاع الدین شجاع نے
مرکب کو مہمیز کیا اور لنگا و پنگا در حریف کے پہونچا اور ازجاس کو مثل امیر عزیز الدین زخمی کیا ہنوز امیر شجاع حرب و ضرب مین مشغول تھا کہ انجد نابکار
برق جہندہ کی مانند امیر نامدار کے سر پر جا پہونچا اور امیر مذکور کو اس قدر فرصت نہ دی کہ اوس نہنگ بلا کو دیکھتا انجد کے آنے کی خبر تک
نہ ہوئی اوس نابکار نے امیر کے پشت و پہلو پر ضربات شمشیر متواتر لگانی شروع کر دین ایک ضرب سر پر ایسی پہونچی کہ وہ شمشیر برق
بلا خود فولادی کو چاک کرتی ہوئی چند انگشت کاسہ سر مین اوتر گئی اور ایک فوارہ خون امیر شجاع کے سر سے ایسا روان ہوا کہ امیر نامدار
پشت مرکب سے بیہوش ہو کر زمین پر گرا عیاران لشکر دست بدست امیر کو اوٹھا لائے ورنہ وہ نابکار کام تمام کر دیتا جمشید پلید نے اوسکو
چند خوان زر سرخ و سفید انجد کے سر پر نثار کیئے اور کہا اے انجد قسم ہے مجھے اپنی قدرت خداوندی کی کہ مین نے تجھسے بہتر دلاور و زور آور کوئی
پہلوان خلق نہین کیا اے انجد خوش ہو کہ جس طرح طبیعت مجردہ نے مجھے اپنا نایب کیا ہے اوسی طرح مین تجھے اپنا نایب مقرر کرونگا اور
خداوند کوچک تجھی خطاب دونگا بعد ازان جمشید طبل زدہ بارگاہ مین چلا آیا اور انجد کے زخم دست پر ایک مرہم سحر جو خنارہ جادو نے تیار کر دیا ہے لگایا مجرد
لگانے مرہم کے زخم دست مندمل ہو گیا انجد نے اوس کافر کو سجدہ کیا غرضکہ تمام شب جمشید بخوشی و خوشحالی میخواری اور حرف و حکایات مین مصروف رہا دوسرے دن
بدستور معین پھر طرفین سے معرکہ آرائی شروع ہوئی دونون لشکر بہ نیت جدال و قتال جنگ گاہ مین پہونچے اور بعد تسویہ صفوف و آراستگی لشکر خونخوار و مستی جمشید
سے رخصت ہو کر میدان مین آیا اوس طرف لشکر ظفر پیکر سے امیر معظم الدین دلاور نے معرکہ رزم مین جا کر خونخوار کو مع پانچ پہلوان نامی و گرامی کے مثل
سگ دیگر بہ قتل و ہلاک کیا بعد ازان بدستور معین انجد نابکار اپنی عادت مکاری کے موافق تیر امیر کے مقابل پہونچا اور ایک نیزہ امیر نامدار کی پشت پر
مارا اوس وقت امیر نامدار خبردار ہو گیا تھا مقابل سے جدا ہو گیا اور بھالا کستی انجد کے ہات کو تھام کر ایسا پیچ دیا کہ خود بخود وہ نیزہ دور جا گرا انجد
نے عمود سنگین کو سنبھالا اور چاہتا تھا کہ وہ گرز کوہ شکن امیر کے سر پر مارے امیر معظم الدین دلاور نے بدستور مذکور وہ عمود بھی چھین کر زمین معرکہ
پر پھینک دیا انجد نے شدت غم و غصہ سے مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کھایا اور ہر ایک آلات حرب سے امیر نامدار پر حملہ آور ہوا مگر فضل الٰہی سے

امیر دلاور نے جملہ آلات بآسانی چھین کر میدان معرکہ میں پھینک دیئے اوس وقت تماشائیان لشکر فرط خندہ سے غش ہونے لگے اور جمیع
دلاوران گبر و مسلمان امیر معظم الدین کی سپہ گری کی ستایش کرتے تھے بالآخر انجد نے وہی شمشیر سحر تاب غلاف سے نکالی اور امیر کو غافل
پاکر ایک ضرب استعوار امیر نامدار کے ایسی لگائی کہ وہ شمشیر جان سوز چار انگشت کاسہ سر میں در آئی اگرچہ امیر نامدار دستانہ فولادی سے اوس
شمشیر بلا کو دفع کرتا وہ شمشیر تنگ مرگ تک بند نہوتی امیر معظم الدین دلاور نے باوجود زخم سنگین انجد کے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور بدستور گرو
زمین پر پھینکدی بعد ازان شمشیر عدو کش نیام انتقام سے کھینچکر چاہتا تھا کہ انجد کو مع مرکب چار پرکالہ کرے مگر ہنوز امیر نامدار نے دست حرب
بلند کیا تھا کہ انجد بے محابا مقابل سے گریز کر گیا ادھر انجد فرار ہوا ادھر امیر معظم بسبب صدمۂ زخم اور جریان خون غش کھا کر زمین پر گرا نہنگ
مصری میدان کارزار میں موجود تھا امیر معظم الدین کو اوٹھا لایا راوی کہتا ہے کہ ختار جادو نے ایک قسم شمشیر اعمال سحر سے تیار کی ہے
اور اوس شمشیر کو اسقدر عمل سحر و افسون سے درست کیا ہے کہ وہ شمشیر سحر تاب بے پناہ ہو گئی ہے کسی جگہ بند نہیں ہوتی غرضکہ
شمشیر کو آبیاری سحر دیکر جمشید کے پاس بھیجا تھا جمشید پلید نے وہی شمشیر سحر تاب انجد لعین کو دی ہے مگر جمشید کس و ناکس سے
یہ بیان کرتا ہے کہ یہہ شمشیر میں نے آبیاری قدرت سے تیار کی ہے راوی خیال آفرین کے گمان میں یہ وہی شمشیر سحر تاب بے پناہ
ہے جو ہر روز دلاوران اسلام کو مجروح کرتی ہے اور کسی شمشیر زن سے اوسکی ضرب رد نہیں ہو سکتی چنانچہ انجد نابکار ہنگام فرار شمشیر
مذکور کو میدان معرکہ سے اوٹھا لایا ہر چند امیر معظم الدین نے اوس شمشیر بلا کو دم سپر اور دستانہ فولادی سے رد کیا مگر وہ برق بلا کسی
طرح رک نہ سکی اور خود کو قطع کرتی ہوئی کاسہ سر میں اوتر گئی غرضکہ اوس روز بعد اس معرکہ کے جمشید رزمگاہ سے چلا گیا اور دوسرے روز پھر وہی
ہنگامہ کارزار برپا ہوا اور اس روز امیر غضنفر بہادر اوسی شمشیر کی ضرب سے مجروح ہوا اور روز سوم امیر شجاع الدین ثانی بن امیر بہادر الدین مصری
کہ ایک دلاور نصرت شعار ہے انجد کے مقابلہ میں گیا اول نیزہ وری میں امیر نامدار غالب رہا اور انجد کے ہاتھ سے نیزہ چھین کر پھینکدیا بعد ازان تیغ بازی
کی نوبت آئی بالآخر امیر شجاع بھی اوس تیغ بے پناہ سے سخت مجروح ہوا مگر باوجود زخمداری امیر شجاع نے ایک ضرب شمشیر ایسی انجد کے سر پر لگائی کہ مع
خود فولادی قطع کر دیا اور وہ یکہ تیر سحر بھی دو پارہ ہو کر زمین پر گرا اور وہ شمشیر عدو کش چار انگشت انجد کے سر میں اوتر گئی انجد کے سر سے ایک فوارہ خون
روان ہو گیا انجد نابکار اپنے زخم سر کو تھام کر جنگگاہ سے بے تحاشا بھاگا اور کہا یا خداوند اپنے ہنر کی جلد خبر لے ورنہ قریب ہے کہ جان قالب تہی سے پرواز
نہایت سراسیمہ ہوا اور اوسیوقت طبل بازگشت بجوا دیا الغرض جمشید نے اوسی بیدماغی میں بار دیگر طبل جنگ کا حکم دیا دوسرے روز بعد
شلخشور مصری بجوش و خروش نعرہ زنان معرکہ میدان میں آیا اور ریش و بروت کو تاب دیکر بیباکانہ ہم نبرد طلب کیا لشکر اسلام سے
امیر ناصر الدین دلاور بلا استفسار اوس گبر دلاور کے مقابلہ میں پہنچا شلخشور نے کہا آؤ دلاور اچھا ہوا کہ تو خود میرے مقابلہ میں آگیا میں بھی چاہتا تھا کہ تجھے اپنے
مقابلہ کے لیئے بلاؤں کسواسطیکہ ایک عرصہ دراز سے مجھے تیری جنگ کی آرزو تھی آج تیری دلاوری کا امتحان ہو جائیگا امیر ناصر الدین نے کہا بسم اللہ میں
موجود ہوں جو تیرے دل میں ہوس ہو نکال لے تاکہ تیرے دل میں کوئی ارمان و آرزو باقی نہ رہ جائے ٥ بیا زخود داری و مردی نشان ٭ کمان کیانی و گرز گران ٭
غرضکہ بعد ہمزبانی دونوں پہلوان زد و خورد نیزہ وری میں مشغول ہوئے اور دیر تک کشمکش و کوشش کرتے رہے بعد دو ساعت مستقیم امیر ناصر الدین نے اوس گبر
کے ہاتھ سے نیزہ ہوائی کر دیا بعد ازان تیغ بازی و شمشیر زنی میں دونوں دلاوران رستم توان نے جوہر شجاعت ظاہر کیا امیر عالیقدر نے بعد رد و بدل
شلخشور کے ہاتھ سے تلوار چھین کر زین سے اوٹھا کر پھینکدی اور ایک ہی ضرب قوی میں اوس دلیر بے سر کو جہنم واصل کر دیا جمشید یہ حال دیکھکر
نہایت بیدماغ ہوا کسواسطیکہ شلخشور جمشید کا رفیق کہنہ اور یار دیرینہ تھا جمشید کو اوس کے مرگ کا نہایت صدمہ گذرا اور شلخشور کو اوس کے برادر کلان
جہنم تھیبک کے تعاقب میں بہر انتقام بھیجا وہ اجل رسیدہ بھی امیر عالیقدر کی تیغ خون آشام سے دار البوار کو راہی ہوا اور دونوں برادر نار جہنم سے
ہم آغوش ہو گئے اسی طرح تا شام دس پہلوان نامی و گرامی نوبت بنوبت یکے بعد دیگرے میدان کارزار میں آئے اور اپنے مقر اصلی کو روانہ

بعض دلاورون مین صاحب یکہ و بے مسحر بھی تھے راوی کہتا ہے ہر گاہ پنجہ قضا اور دست اجل اون نابکاران ازلی صاحب یکہ و پر
کا گلوگیر ہوتا تھا خودبخود بگرمی حرب و ضرب مین وہ یکہ پر انکی دستار سے جدا ہو جاتا تھا قصہ کوتاہ جمشید یہ حال دیکھکر زیادہ تر
مضطر و پریشان ہوا اور کہا قسم ہے مجھے اپنی قدرت کی روز فردا مین بذات خاص معرکہ کارزار مین جاکر ان بندگان نافرمان آتشپرست سے
انتقام لونگا اور طرح طرح کے غضب خداوندی اون پر نازل کرونگا چنانچہ اوس شب جمشید نے خدا رجادو سے میدانداری کی اجازت
لی اور اپنے نام طبل جنگ بجوایا دوسرے روز بعد صف آرائی جمشید پلید بکر و فر تمام تر رزمگاہ مین آیا سرداران ہمراہی کو بصف میدان سے
رخصت کیا جملہ سردار صف لشکر مین استادہ ہو گئے جمشید نے بغرور تمام میدان کارزار مین پہونچکر چپ و راست نگاہ کی اور بعد لاف زنی و
رجز خوانی باواز بلند کہا اے بندگان مغرور قسم ہے مجھے اپنی قدرت خداوندی کی کہ مین بندگان مسلمان سے اس وقت سوا امیر ناصر الدین کے
کسی دلاور و پہلوان کو مقابلہ کے لیئے نہین چاہتا اگر وہ بندہ مغرور لشکر بہادری اور سرور تہوری رکھتا ہے قسم ہے اوسکو میری خداوندی
کی کہ وہی دلاور میرے مقابلہ مین آوے مین اوس کی شجاعت و مردانگی اور زور و قوت کا امتحان کرنا چاہتا ہون ہر گاہ امیر ناصر الدین نے
جمشید کی زبان سے یہ لاف و گزاف سنی رگ شجاعت و حمیت نے حرکت کی امیر مجاہد الدین کے پاس آیا اور رخصت میدان کا خواستگار ہوا
امیر مجاہد الدین نامدار اوس وقت نہایت مایوس ہوا اور زار زار رویا کسواسطے کہ ناصر الدین امیرزادہ سیف الدین کا حقیقی خالو ہے ہر چند امیر مجاہد الدین
نے فہمایش کی مگر اوس دلاور یگانہ آفاق نے نمانا چار و ناچار امیر نامدار نے ناصر الدین کے اصرار سے بادل ناخواستہ اجازت دی امیر ناصر الدین
دلیرانہ جمشید کے مقابلہ مین گیا اور بعد ہمزبانی اول نیزہ وری مین مشغول ہوا اور دونون پہلوان ایک فصل اس طرح جنگ نیزہ کرتے رہے کہ دوست و دشمن
کی زبان سے صداے تحسین و آفرین نکلی ہر گاہ جنگ نیزہ سے کوئی مقصود حاصل نہوا جمشید نے نیزہ ہاتھ سے پھینک دیا اور ایک ضرب عمود
امیر کے سر پر لگائی امیر نے ضرب عمود بآسانی بدم عمود رد کر دی اور اوس کے جواب مین ایک ضرب عمود باقوت دست جمشید پلید کے سر پر لگائی
کہ جمشید کا عمود ضرب کھاکر ہاتھ سے نکل گیا اور خود فولادی پارہ پارہ ہو گیا بعد ازان وہ عمود بے پناہ جمشید کے شانہ پر اس زور سے گرا
کہ باوجود روئین تنی جمشید کا شانہ مجروح ہو گیا باوصف اس کے کہ ہر روز جمشید کے جسم پر روغن سحر کی مالش کیجاتی ہے جسکی باعث سے
وہ پلید روئین تن ہو رہا ہے بازہم اوس ضرب عمود نے جمشید کو بیتاب و بیقرار کر دیا اور شدت درد سے اوس پلید کا رنگ رخ متغیر ہو گیا اور
ہوش و حواس قایم نرہے بعد ایک لمحہ کے جب تاریکی چشم رفع ہوئی اوس کافر بیدین نے شمشیر سحر تاب جسکا نام شمشیر قدرت رکھا ہے غلاف سے نکالی
اور اس قوت و ضرب دست سے امیر کے سر و گردن پر ماری کہ ضرب اول ہی مین کام تمام کر دیا یعنی اوس دلاور دوران کا سر تن سے جدا ہو کر چند قدم دور تر
معرکہ کارزار مین گرا لشکر اسلام سے ہائے ہائے کا نعرہ بلند ہوا عیاران لشکر دست بدست اوس شہید کا لاشہ میدان سے اوٹھا لائے بعد ازان جمشید نے
تا شام پانچ پہلوانان اسلام کو نوبت بنوبت شہید کیا اور چند دلاوران نامدار کو مع امیر یوسف اوس خدا ناترس نے مجروح کیا بعد ازان نقارہ نوازان
خرم و خندان اپنے لشکر نکبت اثر مین چلا آیا دوسرے روز پھر اوس سر حلقہ اصحاب نکال و اضلال کے حکم سے ہنگامہ آرائی ہوئی اور دونون لشکر رزمگاہ
مین صف آرا ہوئے جمشید بباعث درد شانہ اوس روز خود میدان مین نہین گیا اور دس پہلوان نامی اہل دمشق و انطاکیہ وغیرہم کو نوبت بنوبت میدان جنگ مین
بھیجا امیرزادہ سیف الدین نے اوس روز امیر ناصر الدین کا قصاص و انتقام لیا اور ہر ایک پہلوان کو بذلت و فضیحت قتل و ہلاک کیا دوسرے روز کی معرکہ آرائی مین امیر
بہاء الدین نے چند پہلوانان قوی بازو کو خاک و خون مین ملایا جمشید نے جب یہ کیفیت دیکھی سمجھا کہ یہ دلاوران نامدار سوا جمشید کے کسی پہلوان لشکر سے مغلوب
نہین ہونگے اب چند روز ہنگامہ جنگ کو موقوف رکھنا چاہیئے کہ مجھے درد شانہ سے فرصت ہو جائے اس عرصہ مین بخود اور پہلوانان مجروح بھی چاق و توانا ہو جائینگے
اس سبب سے اوس نابکار نے جنگ و جدل کو نہایت وی راوی پراگندہ خاطر ہوا اس داستان ندرت بیان کو موقوف رکھکر
دو کلمہ اوس برہمن رودادہای خطرالحق حال خجستہ اشتمال شاہزادہ بلند اقبال شیر بیشہ شجاعت و دلاوری غضنفر

بستان بہادری شاہزادہ ابراہیم بن حیدر بن سلطان ابوالقاسم محمد مہدی کا اور واقعات اوس نامدار کے
بیان کرتا ہے بیان سازان داستان شگرف و پلشین نو بہ ہنگام تحریر حرف و راوی شیرین مقال سرجم حال افسانہ
بستان خیال ناظرین عالی حافظہ روشن دماغ کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ عرصہ دراز سے یہ داستان ندرت بیان ایسی مفقود و مخفی
تھی کہین پتہ و نشان پایا نجاتا تھا اور ناظرین افسانہ کا دل اس داستان کو ڈھونڈتا تھا کہ اوس شاہزادہ رہگرا سے نوبت پر کیا گذری
اب نظارگیان افسانہ شادمان ہونگے کہ بعد مدت دراز وہ داستان مسرت نشان معرض بیان مین آئی اور راوی سامع خراش پراگندہ حواس
نے بار دگر اوس داستان رنگین کو سلسلۂ افسانہ مین پیوند دیدیا واضح ہو کہ اول یہہ داستان حیرت بیان بضمن حالات صاحبقران اکبر بنہا
گذارش ہوئی ہے کہ شاہزادہ ابراہیم بن حیدر برادر عم زاد صاحبقران اکبر زنگاورہ زنگاری پوش بنت البطال زنگی اور سالم
بن اسلم نوجوان کے نجات دینے کو روانہ ہوا کہ دونون عاشق و معشوق گرفتار بلا کو سطبقہ جادو ساحرہ طبقہ باز کی قید سحر سے رہائی
دے چنانچہ شاہزادہ ابراہیم بن حیدر صاحبقران گیتی ستان سے رخصت ہو کر توکل بخدا ساحرہ کے مقام و مسکن کی طرف جو ظلمات
وسط بحر اعظم مین واقع ہے روانہ ہوا اور بعد طے کرتے منازل و مراحل کے مع جمعیت ہزار سوار جرار آزمودہ کار کنارہ دریا پر پہونچا
بعد ازان مع جمعیت مذکور کشتیون پر سوار ہو کر ایک سمت کو روانہ ہو گیا اول ایک جملہ یہہ بھی بیان کرنا ضرور ہے کہ ایک درویش عارف باللہ
شاہ آگاہ نے ایک اسم بزرگ اسمائے الٰہی سے جو ایک نگین عقیق سرخ پر کندہ تھا شاہزادہ ابراہیم کے بازو پر باندھ دیا تھا
اور اوس بزرگ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اے شاہزادہ ابراہیم تو اس نقش تعویذ کی برکت سے کسی بلائے ارضی و سماوی مین مبتلا نہین
ہوئیگا اور کسی ساحر کا سحر و افسون تجھپر اثر نہین کریگا چنانچہ مدت العمر سے وہ تعویذ شاہزادہ ابراہیم کے بازو پر بندھا ہوا ہے
اور شاہزادہ ابراہیم باطمینان خاطر اس مہم سخت کے انفصال و انصرام کے واسطے مستعد و آمادہ ہو گیا اور اوسی نقش تعویذ کے
اعانت و بھروسے پر اون دونون آوارگان بادیۂ محبت یعنی اسلم و زنگاورہ کے رہائے اپنے اوپر گوارا کی ہے اور سطبقہ ساحرہ
طبقہ باز کے مقام بے نام و نشان کی طرف روانہ ہوا تھا چنانچہ کنارہ دریا پر پہونچکر مع جمعیت سواران آزمودہ کار کشتیون مین
بیٹھا اور ایک طرف کو وہ سفاین روانہ کردین **اب اوس ساحرہ ملعونہ کا حال سنو** کہ بعد مقید کرنے اسلم بن سید سالم
اور زنگاورہ زنگاری پوش دونون عاشق و معشوق کے اوس ساحرہ طبقہ باز کو از روے علم کہانت یہہ معلوم ہوا کہ اسلم نوجوان صاحبقران
[illegible]ن خاص سے ہے وہ ملعونہ نہایت مشوش و خوفناک ہوئی کہ مبادا فاتح طلسم شاہزادہ معز الدین اس معاملہ
سے خبر پاکر ان دونون محب و محبوب کی نجات و رہائی کا قصد فرمائے اور سراغ و نشان پاکر اس طرف تشریف لے آئے اوس وقت
سخت مشکل پیش آئیگی مین خوب جانتی ہون کہ وہ شاہزادہ کامگار فاتح طلسم اور صاحب باطل السحر ہے اور چند اشیاء نادر باطل السحر
ہر وقت اوس کے پاس موجود رہتی ہین اور نیز طلسم کشائندہ ساحران عالم ہے شاید اس سرزمین مین قدم رکھے اور آفت برپا کرے
اوس وقت بجز مرگ و ہلاک ہرگز مفر نہین ہوئیگا مہذا مسطبقہ جادو بخوف و اندیشہ صاحبقران اکبر بعجلت و استعجال بپردۂ ظلمات کو چلی گئی
اور اپنے اوستاد بدنہاد اکفر جادو کے پاس پہونچکر تمام حقیقت بیان کی اور اوس ساحر کو مع چار سو شاگردان خاص کہ ہر ایک ساحر زبردست تھا
ظلمات سے اپنی ہمراہ لائی اور اوس مقام و مسکن خاص مین جو اوس ملعونہ نے اپنے واسطے جزیرۃ الجبل مین مقرر کیا تھا اون ساحران نابکار کو مقیم کیا
بعد ازان اوس ساحرہ ملعونہ نے عرصۂ قلیل مین بمدد و اعانت اکفر جادو اپنے اوستاد بدنہاد کے اکثر عمارات و مکانات مستحکم جابجا طیار
کر لیے اور ایک قلعہ کوچک بھی اوس کوہ و جزیرہ کے گرد بطور حصار تیار کیا اور اوس قلعہ و مکانات کو اعمال سحر سے ایسا طلسم کر دیا
کہ وہ جزیرہ نظر خلائق سے مطلق پوشیدہ ہو گیا اسی طرح چہار طرف جزیرہ مذکور کے ایسے طلسم تیار کیے کہ فرشتہ آسمانی کا بھی وہان گذر

گذر نہ ہو سکے اور خود بھی طلسم کشا ساحر کش کی دستبرد سے محفوظ و سلامت رہے غرضکہ اب جزیرۃ الجبل مین سطبقہ ساحرہ مع الکفر جادو
بلاخوف و ہراس سکونت رکھتی ہے اگرچہ مکان سکونت سطبقہ اور الکفر جادو کا علیحدہ علیحدہ ہے باہم اکثر اوقات سطبقہ الکفر جادو
کی صحبت مین رہا کرتی ہے اور شب و روز اوستاد بدنہاد سے ہم بغل ہوکر کام دل حاصل کرتی ہے اسی طرح گاہ گاہ وہ ملعونہ
اسلم و زنگا وہ مقیدان بند سحر کے پاس بھی جاتی ہے اور اپنی مواصلت کی خواستگاری کرتی ہے وہ دونون محب و محبوب
بلاکشان عشق و محبت اوس ساحرہ سے متنفر ہوتے ہین اور کسی طرح کا التفات نہین کرتے اور بعض اوقات بخوف آزار رسانی
اور ہم بخیال و اندیشہ جان اوس ملعونہ سے بلطایف الحیل اپنی عقب گذاری کرتے ہین اور اکثر اوقات اوس ملعونہ کی سخنان
تلخ سے ناخوش ہوکر جواب دیتے ہین اے سطبقہ آگاہ ہو کہ ہمکو اپنی مرگ و ہلاک قبول ہے مگر تیری صورت زشت دیکھنی کسطرح
گوارا نہین ہے غرضکہ وہ ساحرہ فاجرہ باامید و توقع خاموش ہو رہتی ہے کہ شاید یہ دونون رفتہ رفتہ رام ہوکر میرے دام مکر
مین گرفتار ہو جائینگے اور جب کوئی صورت اپنی مخلصی و رہائی کی انکو نظر نہ آئیگی آخر کار مجبور ہوکر تن برضا دینگے الغرض وہ
ساحرہ فاجرہ مقام قید مین زنگا وہ و اسلم نوجوان کے پاس جاتی ہے اور دونون زن و مرد سے اول بمنت و سماجت اپنا اظہار
حال کیا کرتی ہے ہرگاہ جواب صاف پاتی ہے ناگزیر سخنان تہدید آمیز سے اون دونون مظلومون کو ڈراتی ہے لیکن ہمیشہ اپنے
حق مین وہی کلمات ناسزا سنکر بالوس و محزون وہان سے چلی آتی ہے اب اون دونون طالب و مطلوب بظلم رسیدہ آفت کشیدہ
کی قید سحر کا حال سنو کہ جزیرۃ الجبل کے متصل ایک کوہ خرد ہے کہ سرتاسر آب دریا مین غرق ہے لیکن قلہ کوہ کسیقدر بیرون آب
نکلا ہوا ہے سطبقہ ساحرہ نے اوس کوہ پر ایک ہیکل بوضع پیکر تصویر ہیکل سکندری کی بانند اوس قلہ کوہ پر بنایا ہے تاکہ آیندہ و روندہ
اوس طرف کے عبور سے باز رہین اور وہ ہیکل صورت بحرکت ایما و اشارہ دست اہل کشتی کو اوس طرف آنے سے منع کرتی ہے بالفرض
اگر باوجود امتناع بھی کوئی کشتی متصل ہیکل مذکور آجاے پھر اوس کشتی کا یہ حال ہو کہ تمام عمر گرداب بلا سے باہر نہ نکلے جب تک کہ آب
و دانہ اہل کشتی کے پاس رہیگا اہل کشتی زندہ و سلامت رہینگے اور بعد ختم ہونے سامان خور و نوش کے خود ہی ہلاک ہو جائینگے
اوس وقت تمام مال و متاع اہل کشتی کا نصیب دشمنان ہوگا غرضکہ اوس ساحرہ فاجرہ نے یہہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ اگر کوئی سوداگر
جہانگرد اتفاقات قضا و قدر سے اوس طرف جا نکلا اور باوجود ممانعت ہیکل پیکر اوس گرداب آفت مین گرفتار ہوکر غریق بحر فنا ہوا اوس وقت
تمام مال و اسباب کشتی تاراج کر لیتی تھی اور تا حیات اہل کشتی ہرگز کبھی متعرض حال نہین ہوتی تھی بخیال اس کے کہ مبادا کوئی متنفس زندہ نکل جاوے
اوس مقام کا نشان و سراغ طلسم کشا و دشمن جان ساحران تک پہونچاوے اور وہ عزرائیل جان کفار اس طرف کا عازم ہو اس سبب سے بعد ہلاک ہونے اہل کشتی
کے مال و اسباب کشتی پر قابض و متصرف ہوتی ہے اسیطرح وہ الکفر جادو و صاحبقران اکبر کے خوف و دہشت سے مثل بید کانپتا ہے ہرگاہ اوس شہریار
نامدار کا ذکر بھی زبان پر آجاتا ہے اوس کافر الکفر کی روح قالب تن سے پرواز کر جاتی ہے وجہ خاص اسکی یہہ ہے کہ الکفر جادو کو ازروے علم سحر تحقیق ہو گیا
ہے کہ میری مرگ و فنا ایک اہل اسلام کے ہاتھ پر مقدر و منحصر ہے چنانچہ یہہ ہراس و بیم اوس نابکار کے دل پر ہر وقت محیط رہتا ہے اور اوس ملعون کو یقین
کامل ہے کہ طلسم کشا ضرور بالضرور اس طرف کا قصد فرمائیگا اور اس سرزمین مین ہنگامہ قیامت برپا ہوگا سواے طلسم کشا کے پاس اکثر اشیا ابطال السحر
موجود ہین اور وہ مویّد من اللہ خود دست ابطال السحر ہے اس سبب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اہل اسلام ہیر الملک الموت جان ہی شہریار نامور صاحبقران اکبر
ہے یا بین سبب الکفر جادو نے ہر طرف سے اوس جزیرہ کو مستحکم کر دیا ہے آمدیم بر سر قصہ ہرگاہ شاہزادہ ابراہیم مع سواران ہمراہی سفاین مین سوار ہوکر
ایک طرف کو روانہ ہو گیا ملاحان چابکدست نے چندروز مین وہ سفاین ایسے مقام مین پہونچائین جہان سے وہ ہیکل صورت بخوبی نظر آتا تھا جس وقت سفاین
اوس محل پر پہونچین حسب قاعدہ ہیکل صورت نے باشارہ دست منع کیا کہ اس طرف نہ آنا ورنہ پشیمان ہو گے شاہزادہ ابراہیم نے متحیر ہوکر ملاحون سے پوچھا

کہ شاید یہ وہی کوہ ہے جہاں سکندر نے پیل صورت قائم کیا تھا اور یہ پیل بھی وہی معلوم ہوتا ہے کیسا سلیقہ یہ پیل صورت ایند و
روند کو بایما و اشارہ مانع ہوتا ہے ملاحون نے کہا اے شہریار ہمنے کبھی پہلے یہ پیل صورت اس مقام پر نہیں دیکھا معلوم نہیں یہ کونسا
مقام ہے اگرچہ ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ پیل سکندر نہیں ہے بلا گمان غالب ہے کہ یہ قصر کسی ساحر کا مقام ہے اور یہ پیل بھی اوسی ساحر کا نصب
کیا ہوا ہے اور تعجب نہیں کہ اوسی سلیقہ ساحرہ اور الکف جادو نے اعمال سحر سے اس مقام کو ظاہر کر دیا ہو شاہزادہ نے فرمایا اچھا یہ بتاؤ کہ اون
دونون لاعین کا مقام سکونت کہاں ہے ملاحون نے کہا شہریار ہم خود حیران ہین کہ یہ کیسا اسرار تازہ ہویدا ہے کیا معنی کہ ایسا تماشا ئے
حیرت افزا کبھی اس مقام پر ہماری نظر سے نہیں گذرا بارہا ہمیں اس طرف سے آنیکا اتفاق ہوا ہے مگر یہ صورت اس مقام کی ہمنے نہیں دیکھی
ہمیشہ جزیرۃ الجبل صاف و پاک دور سے نظر آتا تھا مگر اب مطلق وہ سرزمین ناپدید ہے معلوم نہیں وہ مقامات جزیرہ کہاں غایب ہو گئے شاہزادہ
نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیل صورت اوسی سلیقہ جادو نے اس کوہ پر نصب کیا ہے اور مقام جزیرہ کو اعمال سحر سے غایب و پوشیدہ
کر رکھا ہے خیر کچھ مضایقہ نہیں خداوند کریم مسبب الاسباب ہے قریب تر حال کھل جائیگا بہرحال اس مقام کو تحقیق کرنا ضرور ہے اگرچہ شاہزادہ بہ برکت
نقش نگین باطل السحر ہمہ وجوہ آفات سحر سے مطمئن ہے لیکن عجب حیرت و درماندگی میں مبتلا ہے کہ اب کیا تدبیر و فکر کرنی چاہیے کہ اس مقام کا
حال دریافت ہو اور ساحران لعین کے مقام سکونت تک پہونچیے چار و ناچار توکل بخدا ملاحون کو حکم دیا کہ تم ان سفاین کو زیر کوہ یعنی محاذی پیل صورت
لیچلو دیکھیں کہ مشیت ایزدی میں کیا جاری ہوا ہے اور پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے غرضکہ ملاحون نے حسب الحکم شاہزادہ والاقدر جملہ سفاین
طرفۃ العین میں پیل مذکور کے قریب پہونچا دیں ہرگاہ سفاین مقام مذکور میں پہونچیں سفاین کی یہ صورت ہوئی کہ ہر ایک کشتی نے گرداب بلا میں چرخ
کھانا شروع کیا اور بے اختیار اوس پیل کے گرد گردش کرنے لگیں اور عنان سفاین ملاحون کے ہاتھ سے نکل گئی ہر چند کہ ہر کشتی شاہزادہ
نے دیکھا کہ چند کشتیاں ادہر بھی اوسی گرداب آفت میں گرفتار ہیں اور اون سفاین پر نہایت اضطراب ہے اور وہ کسی قسم کا مال و اسباب نظر
نہیں آتا اور وہ کشتیاں ایک لمحہ بھی چرخ و گردش سے باز نہیں رہتی ہیں اوس وقت شاہزادہ ابراہیم سے بیقراری و اضطراب کی حالت دیکھی نہ گئی نہایت مضطر و
بیقرار ہوا شاہزادہ اوسی حالت اضطراب میں جناب خداوند چارہ ساز قاضی الحاجات میں دعا و مناجات کی کہ اسے کارساز بندہ نواز اس وقت اضطرار و درماندگی میں
بجز تیرے کوئی معاون و مددگار نہیں ہے تو اپنے فضل و کرم سے مجھے منزل مقصود تک پہونچا کر اپنی مراد دلی پر کامیاب ہو ملاحون نے
کہا اے شاہزادہ تمہاری عقل و دانش سے بعید ہے کہ تم دیدہ و دانستہ اس گرداب اجل میں اپنے کو گرفتار کرو اور خود و ہم اجل میں چلے جاؤ اسے
ہرج و نقصان میں ہو جاؤ جلد یہاں سے چلو ورنہ ابھی وقت ہے کہ ان کا شمار ہوگا اور کشتیاں اون کی قابو میں بالکل نہیں
ہے شاہزادہ نے خواہ مخواہ اپنی جان کو اس بلائے عظیم میں ڈال دیا ہے کہ یہ مقام پر خطر و آفت ہے خداوند کریم اپنا فضل کرے اور اس
گرداب فنا سے نکالے ورنہ یہی نظر آتا ہے کہ ہم بھی مثل ان اہل کشتی کے دریا برد ہوینگے اور اس گرداب سے رہائی نہیں ہوگی
غرضکہ ملاحون نے ہر چند واویلا کی اور شور و غل مچایا مگر شاہزادہ ابراہیم نے کچھ التفات نکیا اور حکم دیا کہ تم ان سفاین کو جہانتک ممکن ہو لیکر
لگا کر دریا میں ڈال دو کہ یہ کشتی اور لوسے پہ جادو مع ہوجائے الغرض اوس وقت اہل سفاین کی عجیب حالت تھی کہ ہر ایک شخص مرگ پر آمادہ تھا
اور شاہزادہ بھی ایک حالت یاس میں تھا کہ کچھ نہیں سوجھتا تھا اور جملہ سفاین پیل کے گرد اوسی طرح چرخ و گردش میں تھیں شاہزادہ ابراہیم نے ہر چند
جہد و کوشش کی اور بقدر دعا و اسماء الہی یاد تھے دم بدم پڑھکر چاروں طرف آب دریا پر دم کرتا تھا مگر کچھ اثر و فایدہ ظاہر نہوا اور نہ سفاین کی حرکت و گردش
میں کسی طرح کا سکون ہوتا تھا چار و ناچار شاہزادہ نے اوس روز روزہ رکھا اور عبادت الہی میں مشغول ہوا اور ایک شب و روز مسلسل اسی طرح گریہ و زاری کرتا رہا
درگاہ مسبب الاسباب میں کرتا رہا اور خداوند دستگیر عالم سے اپنی استعانت کا ملتجی ہوا بالاخر اوسی گریہ و مناجات میں شاہزادہ پر غنودگی طاری ہوئی اور
عالم واقعہ میں شاہزادہ نے اپنے مرشد برحق شاہ آگاہ کو دیکھا کہ حضرت تشریف لائے ہیں شاہزادہ دیکھتے ہی دوڑ کر قدموں پر گرا اور سر رکھ دیا

اور اپنی سرگذشت تمام و کمال نقل کی اوس عارف باللہ خدا آگاہ نے ارشاد فرمایا اے عزیز فرزند ابراہیم بن جیسے رب العزت کو سچی یاد کر اور کسی
طرح کا فکر و ہراس دل میں نلا اللہ جل شانہ مشکل کشا ہے عالم قریب تیری مشکل کشائی فرمائیگا خاطر جمع رکھ جس کار نیک کی انصرام میں تو نے کمر ہمت
باندھی ہے تو اپنے ارادہ خاص پر مستعد و آمادہ رہ بفضل خداوند مسبب الاسباب اور بمدد بخت سازگار تو اپنے مقصود دلی اور تمنائے اصلی پر جلد ظفر یاب
ہوگا اے فرزند آگاہ ہو کہ اس مقام کو ساحران لعین نے اعمال سحر سے سرتا سر طلسم بند کردیا ہے مگر اس طلسم کی فتح و شکست خدا رب العزت نے
خاص تیرے دست حق پرست پر مقدر کی ہے میں تجھے ایک اسم جلیل تعلیم کرتا ہوں تو اس اسم بزرگ کو اپنے حافظہ دل اور لوح سینہ میں نقش کرلے
اور وقت صبح بچشم غور دیکھنا تجھے ایک زنجیر آہنی دراز و طویل آویزان نظر آئیگی کہ ایک سرا زنجیر کا اوس میل صورت کی کمر میں بندھا ہوگا اور دوسرا
سلسلہ آب سے کسیقدر اونچا آویزان ہوگا اوس وقت تو تیر و کمان لیکر اپنی کشتی سے ایسی جست عیارانہ کرنا کہ حلقہ زنجیر تیرے ہات میں آجائے پھر تو اوس
زنجیر کے وسیلہ سے بالائے کوہ جانا اور اوس صورت کو جو بالائے جبل بنی ہوئی ہے بضرب مشت و لگد پارہ پارہ کرنا بعد ازان اسم مذکور کو ایک سو
ایک مرتبہ پڑھکر سمت روبرو اپنے دم کرنا کیونکہ اسیطرف مقام سکونت ساحران لعین کا اوسی سمت ہے اوس اسم بزرگ کی برکت سے وہ ساحر
تیرے آنے سے مطلق غافل اور تیری کارسازی سے محض بیخبر رہینگے بعد اس کے تم پارہ ہائے صورت کو دریا میں پھینک دینا اور دو رکعت نماز شکرانہ
ادا کرنا اور بارہ دگر اسم مذکور کو صد و بست و یک مرتبہ پڑھکر سوئے آسمان دم کرنا بمجرد دم کرنے اسم مذکور کے ایک مرغ بصورت زغن
پرواز کنان بالائے ہوا سے محاذی جبل آئیگا ہرگاہ اوس مرغ کا سایہ جبل پر گرے تم اوس مرغ کو ایک تیر جانستان ایسی سرعت و قادر
اندازی سے مارنا کہ قبل ابول کرنیکے اوس مرغ کا خون زمین پر گرے ورنہ در صورت درنگ و تاخیر قباحت ہوگی اگر کوئی قطرہ بھی اوس کے
بول کا تمھارے جسم پر گرا یاد رکھو کہ اوسی وقت مرض جذام میں مبتلا ہو جاوگے اوس مرغ کی ہلاکت میں جہانتک ممکن ہو عجلت کرنا جس وقت
وہ مرغ ضرب تیر سے ہلاک ہوجائے تم پھر بدستور اول جست زدہ اپنی کشتی میں آجانا کس واسطے کہ بعد ہلاک ہونے مرغ کے ایک طوفان عظیم
ایسا برپا ہوگا کہ زمین و آسمان تیرہ و تار ہو جائیگا بعد رفع ہونے طوفان کے جب ہوا صاف ہوگی جزیرہ الجبل صاف و پاک نظر آئیگا اور
آب دریا بھی سکون اور اپنی حالت اصلی پر آجائیگا اوس وقت تم اپنے سفائن کو زیر کوہ لیجانا اور بطرف راست روان کرنا جس وقت تمکو
ایک درخت دامنہ کوہ میں نظر آئے اوسی جگہ سفائن کو لنگر کردینا اور درخت مذکور سے باندھکر اس اسم بزرگ کو باعداد مذکور پڑھکر اطراف
سفاین پر دم کردینا کہ اثر سحر سے محفوظ و مامون رہیں بعد ازان تم بذات خود چار سو قدم شماری جانب دست راست جانا ایک دہنہ غار
نمودار ہوگا تم اوس غار میں بلا وسواس داخل ہوجانا ایسے مقام میں پہونچو گے جہان درخت انار مدور واقع ہونگے اور درمیان درختان
مذکور ایک چشمہ آب مصفا شیرین و خوشگوار ہوگا اوس وقت اپنے مردمان ہمراہی کو حکم کرنا کہ تمام ظروف وغیرہ آب چشمہ سے بھر لیں
بعد ازان تم بار سیوم اسم مذکور کو پڑھنا اور ظروف آب پر دم کردینا بلکہ وہ نقش تعویذ باطل السحر بازو سے کھولکر ظروف آب میں اوسے
غسل دینا اور وہ ظروف پر از آب اپنے سفاین میں بھیجدینا کہ مردمان سفاین وہی پانی پئیں اور اثر سحر سے محفوظ رہیں بعد انفراغ اس کام
کے تم اوس سر چشمہ پر قیام کرنا اور تا عرصہ سہ روزہ اپنے پاس رکھ لینا اور تنہا عبادت الٰہی میں مشغول ہوجانا اور بعد ہر فریضہ نماز کے دو
رکعت علاوہ ادا کرنا اور اوسی اسم جلیل کو تا وقت نماز تواتر پڑھنا لیکن مابین ادائے نماز اور اوراد اسم مذکور مطلق کسی سے بات نکرنا جب تین
روز تمکو اسی وضع و ترکیب سے گذر جائیں گے اوس وقت ایک شخص پردہ غیب سے تم پر ظاہر ہوگا اور فتح طلسم کی راہ اور ساحران لعین کے
قتل کا طریق تمکو بتادیگا پس جس طرح وہ ارشاد کرے تم عمل میں لانا قصہ مختصر شاہ آگاہ ہادی طریق نے تمام مراتب و مدارج عالم واقعہ میں
شاہزادہ ابراہیم کو سمجھا دیئے شاہزادہ نے اوسی عالم خواب میں دیکھا کہ شاہ آگاہ کے پہلو میں ایک جوان چہل سالہ بیٹھا ہوا ہے اوس کے
چہرہ نورانی اور سیمائے روشن سے سرتاپا آثار عرفان ظاہر ہوتے ہیں شاہزادہ نے حضرت شاہ آگاہ سے پوچھا یا مرشد برحق یہ بزرگ صفات

بجسد ذات حضرت کی ہمراہ کون ہین شاہ آگاہ نے فرمایا اے الفرزند یہہ بھی ایک بندگان برگزیدہ حق سے ہے کسی وقت خاص اور بیشگاہ
ضرورت مین اس شخص سے تمکو ملاقات کا اتفاق ہوگا اور جو امور کہ مشیت ایزدی اور علم الٰہی مین ہین اس شخص سے ظہور مین آوینگے اور سکا
حال بھی تم پر عنقریب منکشف ہوجائیگا اے الفرزند راحت سے اب مین رخصت ہوتا ہون تم میری ہدایت کو یاد رکھو اور اسپر عمل کرو بفضل الٰہی
سب افکار و تشویش رفع ہوجائینگا اور آیندہ بجاے میرے تم اس شخص کو اپنا رہنماے مقصود تصور کرنا یہہ شخص ہر وقت تمہارا شریک کار و
معین و مددگار رہیگا یہہ کہکر شاہ آگاہ نظر سے غایب ہوگئے شاہزادہ ابراہیم بھی خرم و خندان خواب سے بیدار ہوا شاہ آگاہ کا ارشاد
و ہدایت از اول تا آخر حرف بحرف صفحۂ دل پر نقش پایا یعنی سر تا سر یاد تھا ایک حرف بھی سہو و محو نہوا تھا شاہزادہ عالیقدر بسجدۂ واجب ا
شکر خالق حقیقی بجالایا بعد ازان شاہزادہ ابراہیم نے تمام کیفیت خواب کی اپنے رفقا اور ندیم خاص کریم الدین نجفی کے روبرو کہ ایک
مرد فہیم و دانشور اور شجاع روزگار ہے نقل کی کریم الدین نے کہا اے شاہزادہ والا قدر فتح طلسم سحر تمکو مبارک ہو کیا معنی
کہ اس خواب کو امداد غیبی کہنا چاہیئے اب بفضل الٰہی سے کوئی عقدہ لاینحل باقی نہین رہنے کا الغرض شاہزادہ ابراہیم والاقدر حسب ہدایت
شاہ آگاہ تیر و کمان بدست گرفتہ روبروے میل صورت استادہ ہوا اور خیال کیا کہ واقعی ایک زنجیر طویل و دراز آویزان ہے ہر گاہ کشتی اوس
زنجیر کے محاذی پہونچی شاہزادہ بدستور مذکور جست زدہ زنجیر کے وسیلہ سے بالاے کوہ گیا اور بعد منہدم کرنے صورت میل کے اوس اسم
جلیل کو پڑھا اور سمت مذکور دم کردیا بعد ازان پارہ ہاے صورت کو دریا مین غرق کیا اور اوس مرغ کو ضرب تیر سے مارا اور بدستور مذکور جست
زدہ اپنی کشتی مین چلا آیا ایک لمحہ کے بعد وہی طوفان تیرہ و تار پیدا ہوگیا بعد برطرف ہونے اوس طوفان کے دیکھا کہ جزیرۃ الجبل تا سر
نظر آنے لگا شاہزادہ ابراہیم نے اپنی سفاین کو بسمت دست راست دامنہ کوہ کے کنارہ کنارہ روانہ کیا اور مقام مذکور مین پہونچا
جہان وہ غار اور درخت تھا سفاین کو اوس درخت سے باندھا اور خود بانچ چند ظروف آب ہمراہ لیکر چشمۂ مذکور پر پہونچا اور آب
چشمہ سے تمام ظروف لبریز کریئے اور اسم مذکور پڑھکر آب ظروف پر دم کیا اور اوس نقش نگین کو بازو سے کھولکر اوس آب مین
غسل دیا اور وہ ظروف آب مردمان ہمراہی کے حوالہ کیئے کہ اس آب دم شدہ کو ہر ایک اہل کشتی پیئے بعد ازان خود بہ نیت روزہ عبادت
الٰہی مین مشغول ہوگیا روز سیوم ایک شخص بکمال قدر و جلال نقاب افگن پردۂ غیب سے ظاہر ہوا اور شاہزادہ کو سلام کیا شاہزادہ نے
[illegible] جواب دیا اور بتعظیم و تکریم اوس شخص کو اپنے پہلو مین بٹھالیا اوس شخص نے پوچھا اے شاہزادہ ابراہیم ارشاد
[illegible] و حاجت مجھسے متعلق ہے اور بالفعل کونسا مطلب سخت اور مہم عظیم پیش نہاد ہمت رکھتے ہو شاہزادہ نے کہا
اے ہادی اسرار خفی و جلی میرا مطلب خاص تم بزرگان روشن ضمیر پر ظاہر و ہویدا ہوگا میرے بیان و اظہار کی کیا حاجت ہے اوس شخص نے کہا ہانتک
مجھے معلوم ہے کہ تو نے اسلم و زنگاوہ گرفتاران سلاسل محبت کی نجات و خلاصی کے واسطے عزم کیا ہے اور یہہ تکلیف سفر اپنے اوپر گوارا کی ہے
[illegible] سفر بایہ نہین ہے خاطر جمع رکھو کہ دونون مقیدان آفت کی رہائی ہوجائیگی بلکہ اوسی ضمن مین فتح طلسم سحر اور قتل ساحران لعین بھی تمہارے
نام نہاد ہوگا ایشاہزادہ عالی تبار یہہ فتح و نصرت تمکو مبارک و مسعود ہو حق تعالیٰ جل شانہ نے یہہ فتح و فیروزی خاص تیرے دست حق پرست پر
مقدر و منحصر کی ہے بالفعل تم یہہ کرو کہ اس غار سے نکلکر بالاے کوہ صعود فرماؤ اندک راہ روی مین ایک مقام پہونچوگے جہان ایک نہر
آب بالاے کوہ سے نکلکر پایین کوہ آئی ہے تم کنارہ کنارہ اوس نہر کے بالاے کوہ تشریف لیجانا تمکو کسی طرحکا حرج و نقصان نہین ہونیکا
ہر گاہ تم کوہ پر پہونچو اس اسم جلیل کو پڑھکر آب نہر پر دم کرنا ایک نہنگ آبی نہر مین پیدا ہوگا اوس نہنگ کی پیشانی پر ایک چشم ہوگی تم اوس
نہنگ کی صلابت و مہابت سے ہرگز خوف نکرنا اور ایک تیر اوس کی چشم مین مارنا کہ پیشانی سے گذر کر مہرہ گردن کے پار ہوجاے زخم تیر
کھاکر وہ نہنگ تہ آب مین غرق ہوجائیگا اور بجاے اوس کے ایک مار سیاہ خونخوار کلان و سطبر نہر آب سے سر نکالیگا تم اس اسم بزرگ کو پیکان

تیر پر دم کرنا اور اوس اژدہا کی پیشانی پر بدستور مذکور مارنا وہ اژدہا سیاہ تیر خوردہ بھی آواز مہیب فریاد و فغان کرتا ہوا تہ آب مین چلا جاویگا بعد اوس کے ایک اژدہا لاکھ صفت بدن اوسکا مثل بدن انسان اور نصف بشکل ماہی ہوگا وہ بھی اوسی مقام سے نکلیگا تم اوس موذی کو بھی تیر سے ہلاک کرنا بعد ہلاک ہونے ان جانوران موذی کے ایک طوفان عظیم برپا ہوگا اور دود تیرہ و تار تمام کوہ پر پھیلا ہوجاویگا بعد برطرف ہونے طوفان کے ساحرون کا قلعہ نمایان ہوگا اور وہ ساحران بیدین تم سے بجنگ و حرب پیش آوینگے فضل آلہی اور برکت لقش نگین سے تم پر کسی ساحر کا سحر و افسون کارگر نہین ہوئیگا تم بھی بقوت دست و بازو اور بمدد اقبال یاور مردانہ و دلیرانہ اون جادوان نابکار سے جنگ و حرب کرنا ہرگاہ وہ لعین تمکو غالب پاوینگے ہزیمت پاکر میدان معرکہ سے فرار ہونگے اور قلعہ مین داخل ہوجاوینگے علاوہ اس کے جو معاملات پیش آوینگے بہر کیفیت تمکو ہدایت کرتا ہونگا اور ہر وقت و ہر لحظہ تمہارا نگران حال ہونگا بعد اس معرکہ کے طریق فتح قلعہ بھی تم پر ظاہر کردونگا شاہزادہ ابراہیم اس ہدایت سے نہایت مسرور ہوا اور اوس شخص کو دعا خیر دی بعد ازان موافق ارشاد اوس بزرگ کے عمل مین لایا یعنی کوہ پر گیا اور تینون جانوران موذی کو ہلاک کیا بعد طوفان کے جب ہوا صاف ہوگئی وہ قلعہ مختصر جسمین وہ ساحران لعین مقیم تھے روبرو نظر آیا شاہزادہ نے دیکھا کہ وہ قلعہ سنگ سیاہ سے بنا ہے اور ہر چہار طرف قلعہ مذکور کے چند برج ہین اور ہر ایک برج سے ایک اژدہائے مہیب خونخوار سر لٹکائے ہوئے بیٹھا ہے لیکن دروازہ قلعہ بالکل مسدود ہے شاہزادہ ابراہیم اوس قلعہ کو دیکھکر متشوش ہوا دل مین کہا اب کیا تدبیر کرنی چاہیئے جس سے دروازہ قلعہ کا کشادہ ہوا اور طریق فتح قلعہ ہنوز معلوم نہین ہوا سخت مشکل ہے ہنوز شاہزادہ ابراہیم اسی شش و پنج مین تھا کہ وہ بزرگ نقابدار پردۂ غیب سے ظاہر ہوا اور شاہزادہ سے کہا اے تم بے تکلف روبرو دروازہ قلعہ بیٹھ جاؤ اور اس اسم اعظم کو باین اعداد پڑھو اور بروج قلعہ کی طرف دم کرو پھر قدرت آلہی کا تماشا دیکھو کیا ظہور مین آتا ہے شاہزادہ ابراہیم موافق ہدایت و ارشاد نقابدار غیبی کے عمل مین لایا بمجرد دم کرنے اسم مذکورہ کے وہ اژدہائے مہیب بروج اندر غائب ہوگئے لیکن شاہزادہ نامدار بدستور مذکور اوراد اسم مین مشغول و مستغرق رہا

دو کلمہ اون ساحران نابکار کے گزارش ہوتے ہین راوی کہتا ہے کہ اس وقت تک وس اسم اول کی برکت سے کہ شاہزادہ شکست میل صورت کے وقت پڑھکر دم کیا تھا وہ ساحران لعین اپنے خواب مرگ مین مبتلا ہین کسیکو شاہزادہ ابراہیم کے آنے اور طلسم سحر کے باطل کرنے سے مطلق آگہی نہین ہوئی لیکن جب وقت شاہزادہ کامگار نے زیر قلعہ پہونچکر اوراد اسم اعظم شروع کیا اور وہ طلسمات سحر کہ بصورت اژدہائے مہیب نظر آتی تھین بروج قلعہ سے باطل ہوگئین اب وہ ساحران نابکار خواب غفلت سے بیدار ہوئے اوس وقت الکفر جادو اور مسلطقہ ساحرہ دونون نشہ شراب مین مدہوش باہم گرم اختلاط ہو رہے تھے اور ہم شراب زہر مار کرتے تھے کہ ناگاہ رنگ قلعہ دگرگون ہوگیا ساحران متعینہ پہرہ و چوکی سراسیمہ و بدحواس ہوگئے اور ہر طرف سے جوق جوق مجتمع ہوکر الکفر جادو کے پاس آئے اور اوس سرمست بادۂ غفلت کو اس واقعہ کی اطلاع کی کہ اے گبھری مادر تجھے کس خواب مرگ مین آ ہو ہے چشم کو دیکھ کہ خود بخود بنیاد طلسم منہدم ہوئی جاتی ہے اور دم بدم آثار بطلان ظاہر ہوتے ہین شاید وہ حریف گستاخ ساحران عالم سر پر آپہنچا اور اوس نے اژدہائے بروج قلعہ کو باطل کردیا یہ حال سنکر الکفر جادو اور مسلطقہ ساحرہ کے طائر ہوش پرواز کرگئے اور نشۂ بیخودی یک لخت کافور ہوگیا الکفر نے اپنے شاگرد رشید ابتہم جادو سے کہا اے ولد الحرام کیا سنتا ہے جلد تر جا اور مفصل خبر لا کہ یہ کیا معاملہ پیش آیا ہے بعد ازان الکفر جادو بار دگر مسلطقہ ساحرہ سے ہم آغوش ہوگیا اور کہا اے جان من تو اس فکر و تشویش مین مبتلا ہوئی ہے ہزار جان الکفر تیری ایک لذت جماع پر نثار ہین اول ہم لذت جماع کو حاصل کرلین پھر دیکھنے یہ وقت ہاتھ آئے یا نہ آئے یہ کہکر وہ نابکار اوس فاجرہ سے بدلیپٹ ہوگیا ہنوز روسیاہی مین مشغول تھا کہ ابتہم ساحر اوسی وقت سرگرمی مین پہونچا اور دونون ہاتھ اپنے الکفر کی پشت پر مارے اور کہا اے مرتاسب تو اپنی دختر سے روسیاہی مین مصروف ہے اور وہان طلسم کی تمامی کی تمام مع واقعی واصل و سیل وسیم دونون باطل ہوگئے اور طلسم قلعہ بھی عنقریب باطل ہوا چاہتا ہے چنانچہ اوس کی بھی ایک علامت باطل ہوچکی ہے

تا سانی تمام اوس ساحر کے نیزہ کو ہوائی کر دیا اور وہی نیزہ چھین کر اس زور و چابکدستی سے مرکب کے شکم میں مارا کہ دوسرے پہلو سے
گذر گیا الغرض وہ مرکب دونون پشت بزمین رسیدہ ہو گئے اثیم جادو غم و غصہ پیادہ پائی سے افروختہ ہو کر شمشیر کشیدہ شاہزادہ پر حملہ آور ہوا
شاہزادہ عالیقدر نے وہ تلوار بھی اوس ساحر کے ہاتھ سے چھین لی اور اوسی شمشیر سے اوس کافر کو نار جہنم سے ملحق کر دیا بعد اوس کے
اتہم جادو میدان میں آیا اور بدستور مذکور اثیم جادو کے عقب میں اپنے مقر اصلی کو روانہ ہوا قصہ کوتاہ تا وقت ظہر بست نفر ساحران لعین
کو نوبت بنوبت قتل کیا بالآخر اکفر جادو خود مرکب عربی نژاد پر سوار میدان کین میں آیا اوس وقت شاہزادہ کو نقابدار ہادی طریق کی ہدایت یاد
آئی یعنی نقابدار نے کہا تھا کہ جس طرح ممکن ہو اوس جادو کے اسپ پری وش کو اپنی سواری کے لیئے حاصل کر لینا کسواسطیکہ وہ مرکب
ایک نادرات زمانہ سے ہے غرضکہ جس وقت شاہزادہ ابراہیم نے اوس اسپ صبا رفتار کو دیکھا بہزار جان و دل فریفتہ ہو گیا ہرگاہ اکفر جادو شاہزادہ
کے مقابل ہوا اول ایک لحظہ تک وہ نابکار سحر خوانی میں مصروف رہا مگر فضل الٰہی اور برکت نقش نگین سے شاہزادہ ہر طرح آفات سحر سے
محفوظ رہا اوس وقت اکفر جادو نہایت سراسیمہ ہوا حالانکہ وہ کافر بد سرشت زبر ساحران ظلمات سے ہے اور فنون مبارزت و شجاعت میں
بھی اپنا نظیر نہین رکھتا لیکن بسبب یاس و ہراس پراگندہ حواس ہو گیا چار و ناچار اوس ساحر نے عمود پارہ کو وہ ہاتھ میں اوٹھایا اور یکبار شاہزادہ
کے سر پر مارا شاہزادہ بعنایت تمام جست زدہ ایک پہلو کی طرف چلا گیا اور پنجہ شجاعت و دلاوری سے اوس ساحر کے پانو کو ایسا پیچ دیا
دیا کہ جادو بے اختیار پشت مرکب سے زمین پر گرا شاہزادہ ابراہیم موقع وقت پا کر مرکب پر سوار ہو گیا اور کہا اے اکفر آگاہ ہو کہ اب میں تیرا
حریف ہم پایہ ہو گیا اے بیدین تو کوئی دوسرا اسپ سواری منگا لے پھر میں اور تو جنگ مردانہ کرینگے اکفر جادو ایک لمحہ عالم تحیر و فکر میں مبتلا رہا بعد ازان شاہزادہ
سے کہا اے جوان تو نے اس وقت عجب کار عیارانہ کیا ہے اور طرفہ طور سے تو نے مرکب کو مجھ سے چھین لیا لیکن مجھے یہ حیرت ہے کہ تو نے پہلے ک
اول میرے ملازمون کے ساتھ کس واسطے روا رکھا اور اون مرکبان تیز رفتار کو تو نے پسند کیون نہین کیا شاہزادہ نے کہا اے بیدین تیرے لازم
جہنم نصیب میری ہمسری کی لیاقت نہ رکھتے تھے اور نہ اون کے مرکب میری سواری کے لائق تھے چونکہ تو اوس گروہ کا سردار ہے اس لیئے تیرا اسپ میری
پسند خاطر ہوا اور میں نے باین وضع و صورت مردانگی تجھ سے مرکب کو لیا اکفر جادو نے کہا اے جوان دلاور اگر تیری یہی مرضی ہے تو میں کوئی دوسرا مرکب
اس سے ہزار درجہ بہتر منگا دون تو اوس پر سوار ہو اور یہ مرکب مجھی کو دیدے شاہزادہ نے فرمایا اے بیدین میں تیری خاطر و تواضع کا شائق نہین ہون جو اسپ
مجھے پسند آیا میں نے لیلیا تو اپنے واسطے دوسرا منگا لے یا یہ کہ جس طرح میں نے تجھ سے یہ مرکب بمردانگی لیا ہے اگر تجھ میں بھی کچھ بہادری کا دعویٰ ہو تو اسیطرح تو
بھی مرکب کو مجھ سے لیلے غرضکہ اکفر انواع انواع مکر و حیلہ سے مرکب کو مانگتا رہا مگر شاہزادہ نے مرکب کو نہ دیا ناچار اکفر نے دوسرا مرکب سواری منگایا اور سوار ہو کر
مقابل ہوا شاہزادہ سے کہا اے جوان آگاہ ہو کہ میں نے اوس اسپ کا نام جہانگرد و جنگ جہان سپہر رکھا تھا افسوس ہے کہ تو نے اس آسانی سے مرکب
کو مجھ سے لیلیا خیر کچھ مضائقہ نہین ہے اگرچہ اس وقت سحر و افسون کچھ کشود کار نہین ہوا لیکن ابھی بجنگ زور و قوت تجھ سے انتقام لونگا معلوم ہوتا ہے کہ تو بھی کسی
ساحر زبردست ہی بپایہ تبدیل لباس و صورت شاہزادہ معز الدین فاتح ظلمات ہے کہ اس وضع و شان سے اس سرزمین میں آیا ہے شاہزادہ ابراہیم نے
اکفر کے کلام حماقت آمیز پر قہقہہ لگایا اکفر شاہزادہ کی خندہ زنی سے وحشت زدہ ہو گیا اور کہا اے جوان دلاور شاید تو میرے احوال سے واقف و آگاہ نہین ہے
اس واسطے مجھ پر خندہ زن ہوتا ہے اے جوان کشور میں ایک پہلوان یگانہ عصر ہون اور فنون مبارزت و دلاوری میں یکہ و عالم کسیکو اپنے ہمسر نہین
سمجھتا شاہزادہ نے فرمایا ہم بھی دیکھیں تو کیا جوہر مبارزت اور سپہ گری رکھتا ہے بعد میں تیرے کمال کی تعریف کرینگے اکفر نے شاہزادہ
کو گلہ و کلام میں غافل پا کر ایک نیزہ جانستان شاہزادہ کے سینہ پر مارا اگرچہ شاہزادہ اوس وقت غافل تھا لیکن زیر چشم اوس مکار کو دیکھ
رہا تھا شاہزادہ نے ضرب نیزہ کو دفع کیا اور نیزہ مذکور اوس کافر کے ہاتھ سے چھین کر میدان میں پھینک دیا بعد ازان جادو نے ایک ضرب
شمشیر شاہزادہ کے حوالہ کی شاہزادہ بلند اقبال نے وہ ضرب بھی بفضل الٰہی سپر فولادی پر رد کر دی بالآخر دست بزور و کشتی پہونچی شاہزادہ

تا ملدے وواں کمر جادو کا ہاتھ مین لیا اور نعرہ یا اسد اللہ الغالب کہکر زور آوری ہی مین صدر زین سے اوٹھا کر ہاتھ پر علم کر لیا اور چاہتا تھا کہ چرخ دیکر اس
طرح زمین پر مارے کہ پوست و استخوان خاک معرکہ مین ملجائین ناگاہ وواں کمر الکڈ کا ٹوٹ گیا اور جادوگر رہا ہوکر شاہزادہ کے مقابل سے فرار ہوا اور
پا بر سر نہادہ قلعہ مین داخل ہوگیا وہ تمام ساحران ہمراہی بھی قلعہ مین چلے گئے اور دروازہ قلعہ کو اب مسدود کر دیا کہ نظر سے مختفی ہوگیا شاہزادہ ابراہیم
کو اوس وقت سخت رنج و ملال لاحق ہوا اور عالم تحیر و افسوس مین ایستادہ رہگیا راوی کہتا ہے کہ دروازہ قلعہ کے ناپدید ہونیکی وجہ یہہ تھی کہ ہنوز طلسم قلعہ
باقی ہے باطل نہین ہوا اور نہ وہ ساحر اسطرح بے محابا قلعہ مین بھاگ جاتے الامکان جنگ کرتے غرضکہ شاہزادہ ابراہیم کمال تشویش و فکر مین تھا کہ وہ ساحر
مردود صاف و پاک سلامت نکل گیا دیکھیے اب کیا صورت پیش آتی ہے چار و نا چار شاہزادہ ابراہیم بار دیگر روبروے دروازہ قلعہ بدستور مذکور اور اوراد اسم مین
مشغول ہوا وقت شب نقابدار غیبی شاہزادہ کے پاس آیا اور کہا اے شاہزادہ ابراہیم کیا حال ہے شاہزادہ نے تمام ماجراے گذشتہ بیان کیا اور فرمایا کہ اسوقت
مجھے بدرجہ غایت تشنگی کا غلبہ ہے نقابدار نے کہا اے شاہزادہ آج کی رات تم بعافیت و آرام یہان گذارو اور فقط میوہ صحرائی پر قناعت کرو اور سوا میوہ صحرائی کوئی
چیز نہ کھاو کل صبح کو جو چاہو سو کھانا شاہزادہ نے کہا بسر و چشم مگر غلبہ تشنگی ایسا نہین ہے کہ شب بفراغت گذر جاے علاوہ اسکے اس صحراے پر خار مین کوئی قسم میوہ پر نظر
نہین آتا حیران ہون کس طرف جاؤن اور کہان تلاش کرون نقابدار نے کہا اگر تمکو زیادہ تر خواہش ہے تو تم یہہ کرو یہان سے تھوڑے فاصلہ پر ایک کوہ پر بہار ہے
تم بالاے کوہ جاو اور بدست راست تین سو قدم شماری ایک درخت انار پاؤ گے اور دیکھو گے تم چپا انار اوس درخت سے لینا اور بقدر اشتہا و خواہش نفس وہ
انار نوش فرمانا اور اوسی کوہ سے متصل ایک چشمہ آب شیرین بھی ہے اوس چشمہ سے آب سرد پینا جب تم امور ضروری سے فارغ ہو لو تو چشمہ سے وضو
کرنا اور عبادت و استراحت مین تمام شب لب چشمہ بسر فرمانا علی الصباح ایک رہ گوسفند نہایت زور آور و تنومند گوشہ بیابان سے پیدا ہوگی اور وہ
گوسفند زور و قوت اور تن و توش مین فیل مست کی مانند ہوگی لیکن تم ہرگز خوف و ہراس نکرنا اور بقوت خداداد جسطرح ممکن ہو اوس گوسفند کو اسیر و دستگیر کر لینا
خشک جو اوسی کوہ مین پیدا ہوتا ہے تلاش کرنا اور ایک کاسہ کلان اوس کدو خشک سے بنا کر لینا ہر گاہ تم اوس گوسفند
ہر کر لو اوس کی پستان سے شیر نکالنا اور کاسہ مذکور کو اوس شیر سے بھر لینا بعد ازان دست چپ کی طرف چند قدم چلنا
مقام پر پہونچو گے جہان ایک صفہ مربع موجود ہوگا اور گرد صفہ کے چند درخت مثل شمشاد متصل و گنجان واقع ہونگے اوس وقت تم گوسفند مذکور
کو درخت و یا اوسی صفہ مذکور پر لیجا کر بیچ کاسہ شیر رکھ دینا اور خود اون شمشاد درختان مذکور مین مختفی ہو کر اس اسم بزرگ کو ورد مین مشغول رہنا بعد ایک ساعت
کے ایک شیر صحرائی جو سیاہ رنگ ہے جو وریش سیاہ رنگ دست و پا مثل اپنے آتش کنان وہان آئیگا اور بے تکلف اوس گوسفند کو کھانا شروع
کریگا بعد شکم سیر ہونے کے وہ شیر پیاسا ہوگا اور شیر کاسہ سے پیگا اوسیوقت جنگل مین ایک مار عظیم کلان سرخ رنگ وہان شیر کے نکل آئیگا اور
گوسفند کے شیر کو پینا شروع کر دیگا جب یہہ معاملہ تمہاری نظر سے گذرے اوس وقت تم ایک تیر چلہ کمان مین رکھکر اوس مار کے شکم مین
اس قادر اندازی سے مارنا کہ اوس مار کا خون کاسہ مین گرے اور شیر مین مخلوط ہو جاے بس اس ترکیب سے وہ مار ہلاک ہوگا کہ اصل مین وہ مار اوس
شیر سیاہ کی جان ہے اور جب وہ مار ہلاک ہوا اور اوس طرف وہ شیر خود بخود مر جائیگا بعد ہلاک ہونے دونون جانوران موذی کے ایک طوفان
ایسا آئیگا کہ روز روشن مثل شب تاریک کے معلوم ہوگا جب وہ طوفان بر طرف ہوگا اور ہوا مطلق صاف ہو جائیگی وہ مار و شیر اوس
صفحہ سے ایسے مفقود ہو جائینگے کہ اونکا نام و نشان تک باقی نہین رہنے کا مگر وہ کاسہ شیر و خون آمیختہ بدستور بحال و برقرار اپنی جگہ پر موجود
دیکھو گے اور اوسی ساعت ایک مرغ طایر بشکل زاغ پرواز کنان اوس صفحہ پر آئیگا اور بیٹھا یا مثل کبوتر لپیٹ لیا اوس شیر کے پینے کا قصد کریگا
اور بار بار اپنی منقار کو اوس کاسہ شیر مین ڈالیگا اوس وقت تم بچالاکدستی اوس کے پس پشت جا کر بطریق کبوتر بازان صیاد مرغ مذکور کو پکڑ لینا
اور اوس کاسہ شیر مین اس طرح غوطہ دینا کہ اوس مرغ کے تمام پر و بال خون و شیر مین آلودہ ہو جائین بعد ازان تم اوسی مقام جنگ گاہ مین
چلے آنا اور روبروے دروازہ مسدود بیٹھکر اس اسم اعظم کو تین مرتبہ پڑھنا اور مرغ مذکور پر دم کرنا بعد اس عمل کے مرغ کو چھوڑ دینا وہ مرغ پرواز کریگا

دروازۂ قلعہ پر جا بیٹھے گا بمجرد بیٹھنے مرغ کے دیوار قلعہ مع دروازہ سمار و منہدم ہوجائیگی اور طلسم قلعہ بالکل باطل ہوجائیگا اور ایک طوفان نمونۂ قیامت برپا ہوگا بعد برطرف طوفان کے الکفر جادو بار دگر مضطرب الحواس بقصد جنگ و پیکار قلعہ سے باہر آئیگا اور اوس کے عقب مین ایک جماعت کثیر ساحران بے دین کی ہوگی جو با سینہ بتیغ و خنجر تم پر حملہ آور ہونگے اوس وقت تم بھی شمشیر عدو کش نیام انتقام سے کھینچکر اوس ساحران لعین کے انبوہ مین بلا وسواس مردانہ و دلیرانہ در آنا اور بقوت دست و بازو جہان کشا اون روسیاہان ناری کو خاک و خون مین ملانا ہرگاہ تمہاری کک و مدد پہونچیگی الکفر جادو سراسیمہ و مضطرب ہو کر جنگ سے دست بردار ہوگا اور بے محابا قلعہ مین داخل ہوجائیگا اوس وقت تم رزمگاہ سے روانہ ہونا اور اوس میل صورت خراب شدہ کے قریب جا کر چار سو سے میل کو کندہ کرنا بعد کندہ ہونے میل کے دست چپ کی جانب ایک قصر مختصر تمکو نظر آئیگا تم بلا خوف و اندیشہ اوس قصر مین داخل ہوجانا وہان مطلقہ جادو کو عمل سحر خوانی مین مشغول پاؤگے اوس قطامہ کی شکل کو بنظر غور دیکھنا اوس کی پیشانی ظلمانی پر ایک خال سیاہ ہوگا وہی اسم مذکورہ بالا تین مرتبہ پیکان تیر پر رقم کرنا اور اوس خال سیاہ پر اس طرح تیر مارنا کہ پیکان تیر عقب سر سے گذر جاوے پس اس ترکیب سے مطلقہ جادو فی النار و السقر ہوجائیگی اور اسلم و زنگاوہ دونون مظلوم بند سحر سے نجات پائینگے لیکن طوق و سلاسل اون کے دست و گلو مین باقی رہینگے تم اون کے حجرۂ زندان کا قفل توڑنا اور دونون گرفتاران بلائے سحر کو نجات دینا اور بار دگر معرکہ حرب مین شریک ہوجانا الکفر جادو اگرچہ معرکۂ جنگ سے فرار ہوگا اور اپنے زعم باطل مین وہ مردود جان سلامت لیجائیگا تم بھی اوس کے متعرض حال نہونا کس واسطے کہ اوس کی اجل دوسری جگہ مقدر ہوئی ہے مگر تابعان الکفر جادو یعنی جملہ ساحر معرکۂ جنگ مین قتل و ہلاک ہونگے ایک متنفس بھی زندہ نہین رہنے کا علاوہ ازین قلیل مسلمان اور مردمان مختلف مذاہب اس جزیرہ مین موجود ہین جنکو یہہ ساحران لعین اطراف و جوانب سے لائے تھے اور اس جزیرہ کی رونق و زینت کے واسطے یہان آباد کیا تھا تم اون ناکردہ گناہون کو قتل و غارت سے پناہ دینا یعنی مردمان مختلف مذاہب کو اسلام کی ہدایت کرنا غالب ہے کہ وہ دائرہ اسلام مین داخل ہوجائین اور باشد رضا دین اسلام قبول کرلین اور مسلمانان جزیرہ کو آزاد کر دینا کہ وہ اپنے اوطان کو جائین بلکہ یہہ حکم دینا کہ جس شخص کا دل چاہے برضا و رغبت ہمارے پاس رہے ورنہ اپنے مقام سکونت کو چلا جاوے ہرگاہ اس کام سے فارغ ہو لو شکر الٰہی بجالانا اور اس بندہ ناچیز کو بھی دعائے خیر سے فراموش نکرنا شاہزادہ ابراہیم نے پوچھا یا ہادی طریق حقایق و معارف یہہ بھی ارشاد فرماؤ کہ گاہ گاہ مجھے اپنے فیض قدم اور زیارت دیدار سے شادکام فرماؤگے یا نہین لقا بیدار نے کہا البتہ اگر خداوند کریم کو منظور ہوگا ضرور تم سے ملونگا ورنہ یہی ملاقات آخری سمجھو شاہزادہ نے کہا اے مرشد مین آپ کے پرتو جمال سے مشرف اندوز نہین ہوا ہون مگر اب آرزومند ہون کہ ایک نظر جلوہ انوار دیدار سے بہرہ مند فرمایئے لقا بیدار نے اوس وقت اپنے رخسارۂ انور سے نقاب کو اوٹھا دیا شاہزادے نے روشنی شب ماہ مین بنیک نظر کی دیکھا کہ وہی جوان عارف باللہ نورانی چہرہ ہے جسکو عالم واقعہ مین اپنے مرشد شاہ آگاہ کی ہمراہ دیکھا تھا شاہزادہ نے پوچھا اے عارف باللہ مین نے تمکو ایک بار عالم واقعہ مین اپنے مرشد شاہ آگاہ کے ساتھ دیکھا تھا اوس بزرگ قدسی صفات نے کہا اے شاہزادہ کامگار جو کچھ تم نے اول دیکھا اور بالفعل تم دیکھتے ہو اور آیندہ دیکھوگے سراسر صور وہمیہ اور تصورات خیالی ہین اکثر واقعات خواب اسی قسم کے گوناگون نظر آتے ہین یہہ کہکر وہ بزرگ نظر سے غایب ہوگئے شاہزادہ ابراہیم کو اوس بزرگ کے جانیکا اسقدر رنج و ملال ہوا کہ دیرتک عالم سکوت مین خاموش رہا بالآخر حسب الارشاد ہادی طریق کے دامن کمر زدہ وقت شب بالائے کوہ مذکور گیا اور اوس درخت سے ایک انار لیکر کھایا واقعی اوس انار کے کھانیسے وہ غلبہ گرسنگی رفع ہوگیا بعد ازان اوس چشمہ سے آب سرد و شیرین پیا اور تمام شب شب بیداری و ریاضت مین بسر کی علی الصباح ایک گوسفند بقدر گاو کلان گوشہ کوہ سے مثل فیل مست جست و خیز کرتی ہوئی اوسطرف آگئی

زہر سے حال پر رحم کر یہہ کہکر وہ فاحشہ اس درد سے روئی کہ مرغان ہوا کو بھی اوس کے حال پر افسوس آتا تھا بالآخر اوسی شدت گریہ مین اوس
قحبہ نے اپنا بند تنگ کھول لیا اور چاروں شانے چت روانہ ہو گئی مگر بجبر دراز ہو چکے اوس کی روح خبیث قالب تن سے پرواز
کر گئی شاہزادہ نے اوس بیحیا ملعونہ پر ہزار ہزار نفرین کی اور اوس کے جسم عریان پر خاک ڈالدی بعد ازان شاہزادہ ابراہیم نے در تاگ
حجرہ کھولکر اسلم و زرنگاوہ مقیدان بلا و محبوسان بخا کو بند قید سے نجات دی وہ دونون گرفتار آفات سحر اور اون کے چند ملازم جو
بیچارے ناکردہ گناہ بلائے ناگہانی مین مقید ہو گئے تھے زندان سے نکلے اول درگاہ خدا مین سجدات شکر بجالائے اور شاہزادہ والاقدر کے
پائے مبارک کو بوسہ دیا بعد ازان دونون محب و محبوب بعقیدت و نیازمندی شاہزادہ کے سپاس گذار ہوئے اور شاہزادہ ابراہیم سے حقیقت حال
پوچھی شاہزادہ نے کہا اے اسلم بالفعل جادوان نابکار سے معرکہ جنگ و قتال قایم ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالے بعد فتح جنگ و انفصال کارزار تمام
سرگذشت تمہارے روبرو بیان کرونگا اوس وقت اسلم نوجوان اور اوس کے ملازم خدمتگار وغیرہ شاہزادہ کے ہمراہ ہوئے اور ہنگامہ دار و گیر و معرکہ حشر و نشر مین
پہونچے اور سرگرم مصاف ہو گئے غرضکہ تا وقت شام بازار ملک الموت گرم رہا شاہزادہ بھی شمشیر کشیدہ شیر ژیان کی مانند بار دگر انبوہ ساحران مین آیا
اور اسقدر قتل و غارت کیا کہ سرہا سے مقتول کے انبار لگ گئے اکفر جادو نے دیکھا کہ اب کسی صورت سے جان نہین بچتی چار و ناچار وہ سگ بیحیا سحر خواندہ
معرکہ مصاف سے اس طرح بچکر دم دبا کر بھاگا کہ کوئی متنفس اوس کے جانب سے آگاہ نہوا وہ چار سو ساحر مع مردان سلطنۃ ساحرہ لقمہ نہنگ تیغ غازیان اسلام
ہوئے اور بقیۃ السیف نے امان چاہی اور برضا و رغبت دل دایرہ شریعت مین داخل ہو گئے شاہزادہ ابراہیم کامگار مظفر و منصور درگاہ صمدیت مین شکر
بجالایا بعد ازان عمارات قلعہ کو مع قصر سلطنۃ جادو بیخ و بن سے خراب و مسمار کر دیا اور اوس قلعہ مین جسقدر جواہرات نفیسہ اور اسباب تحفہ تھا غازیان اسلام
کی دستبرد و غنیمت مین ہاتھ آیا شاہزادہ ابراہیم نے اوس جواہرات نفیسہ سے عمدہ ترین اشیا صاحبقران کی نذر کیواسطے علیحدہ کیا اور
زر و مال نقد کو غازیان اسلام اور مردان نومسلم کو بخشدیا بلکہ اوسی اموال غنیمت سے ایک رقم معقول مع شئے نفیسہ اسلم و زرنگاوہ
کو دیا کہ سامان عروسی مین اوسی متاع کو صرف کرین الغرض شاہزادہ ابراہیم نے بعد انفصال مہم جنگ روانگی کا قصد کیا اور چند کشتیان
جو اون جادوان لعین کی تحت و تصرف مین تھین فراہم کین اور بفتح و فیروزی مع اسلم نوجوان و زرنگاوہ زرنگاری پوش و تمام عملہ فعلہ ہمراہی
کے کشتیون پر سوار ہوا اور اوسی راہ دریا سے جبل اعلے و قریہ فردوس کو روانہ ہوا ؏ بفیروزی و فتح آن نامدار ٭ روان شد بتائید پروردگار ٭
اثنا راہ مین شاہزادہ ابراہیم نے تمام حقیقت اپنے یہان آنیکی اسلم نوجوان کے روبرو بیان کی اور اپنے حسب و نسب سے بھی
آگاہ کیا ہر گاہ اسلم و زرنگاوہ کو یہہ دریافت ہوا کہ شاہزادہ ابراہیم صاحبقران اکبر سے قرابت قریبہ رکھتا ہے بلکہ یہہ اختر فلک سروری
اوسی خاندان عالی سے ہے وہ دونون زن و مرد شاہزادہ کے قدمبوس ہوئے اور مثل غلامان حلقہ بگوش خدمت مین مصروف
رہے عنایت ایزدی سے زرنگاوہ زرنگاری پوش بھی اسلم نوجوان کی ہدایت و تلقین سے اول ہی مسلمان ہو چکی ہے شاہزادہ
عالیقدر کے احسان و مکرمت کی شکر گذار ہوئی غرضکہ شاہزادہ ابراہیم بخوشی و خوشدلی سفر دریا کو طے کرتا ہوا جاتا تھا اور اوس
وقت ہوا بھی موافق تھی ہر طرح امواج دریا کو سکون تھا شاہزادہ کی سفاین عرصہ قلیل مین صحیح و سلامت کنارہ پر جا پہونچین شاہزادہ
سفاین سے اوترکر لب دریا مقیم ہوا اور اوسی روز اون مردان نومسلم اور مقیدان جزیرہ کو زر و انعام دیکر آزاد و مختار کر دیا اور ہر ایک
سے کہدیا کہ جو شخص بخوشی و رضائے دل ہمارے پاس رہنا اختیار کرے وہ بخوشحالی رہے ورنہ اپنے اپنے اوطان کو چلا جائے
ہر ایک کو اپنی ذات کا اختیار حاصل ہے چنانچہ مردمان مذکور اپنے شہر و بلاد کو روانہ ہو گئے ازانجملہ تین سو لشکر دلاور و بہادر
کہ شجاعت و دلاوری رکھتے تھے اور شاہزادہ کے احسان و مکرمت کے ممنون و مشکور تھے شاہزادہ کے ہمراہ رکاب
رہے باقی اپنے اپنے ملک کو چلے گئے بعد ازان شاہزادہ ابراہیم مع جمعیت مذکور طے منازل و قطع مراحل کرتا ہوا قریہ فردوس وارد و [illegible]

راوی سلسلہ بند افسانہ رنگین و شیرازہ بند اوراق داستانہاے شیرین بار دگر توسن تیز گام قلم کو میدان
مصاف مین جولان دیتا ہے اور وہ کلمہ جمشید پلید کے اور بے اعتدالی اوس کافر بدکیش کی لشکر اسلام
کے ساتھ بیان کرتا ہے گذارش گر بارگاہ سخن چنین گوید از موبدان کہن ❀ رمز سنجان داستان عجیب و طرازندگان فسانہ غریب
نے اس داستان سحر بار کو اس طرح بیان کیا ہے کہ جمشید پلید چند روز سے بسبب روشانہ براحت و آرام بسر کرتا ہے اسی سبب سے
اوس نے ہر دو جنگ و جدل کو ملتوی کیا تھا کہ جانبین کے زخمداران لشکر چاق و تندرست ہو جائین اور پہلوانان جنگ گذار جو ہر روزہ کی سرگرمی و
کشش و کوشش سے کسلمند ہین آسودہ ہولین پھر معرکہ رزم و پیکار قایم کیا جاے بالآخر ایک روز اوس فتنہ پرداز عالم کی رگ شرارت نے
حرکت کی اور ایک شب طبل جنگ بجوایا اوس طرف لشکر اسلام مین بھی صداے طبل سکندری کوس رزمی بجا دوسرے روز بدستور معین دونون
لشکر کینہ خواہ صف آرا ہوے اور بعد تسویہ صفوف و آراستگی عساکر ہوبان وحشی کہ ایک پہلوان قوی ہیکل اور چشم و چراغ لشکر دمشق ہے
جمشید سے رخصت ہو کر میدان مصاف مین آیا لشکر اسلام سے سیفور بن طیفور نیزہ باز امیر مجاہد الدین سے اجازت لیکر اوس کے مقابلہ مین
آیا دونون پہلوان کینہ خواہی مین مصروف ہوگئے اور داد مردانگی و شجاعت دیتے رہے ہوبان نے بعد رد حملات ایک ضرب شمشیر اس
سفاکی سے سیفور کے سر پر ماری کہ اوس مومن پاکدین کا سر تن سے جدا ہوگیا طیفور نیزہ باز کو باوجود زخمداری پسر کا قتل دیکھ تاب نہ رہی بلا اختیار
ان کمین مین پہونچا اور ہوبان سے تیغ بازی مین مشغول ہوگیا آخر کار وہ بھی مجروح ہوا اور زخم شدید اوٹھا کر لشکر مین چلا آیا امیر
عبد اللہ یہ حال دیکھ کر بیتابانہ اوس گبر ستم کیش کے مقابلہ مین گیا حالانکہ امیر عبد اللہ بھی ایک پہلوان زبردست تھا لیکن ہوبان نے بضرب
شمشیر خون آشام اوس دلاور کو شہید کیا امیر مجاہد الدین دلاور شدت بیدماغی اور غم و غصہ سے زار زار مثل ابر نوبہار کے رویا اور کہا اے
ہم سے خداے پاک کی امیر ناصر الدین اور امیر عبد اللہ کی شہادت نے مجھے ایسا بیحال و بیقرار کر رکھا ہے کہ کسی پہلو مجھے آرام نہین آتا
اور مین ایسا منفعل و شرمسار ہون کہ کس رو سے خجل سمو صاحبقران اکبر کے روبرو جاونگا اور کیا جواب دونگا واللہ مین ہر وقت بحر خجالت و
انفعال مین غرق ہوتا ہون امیر خلیل نے کہا یا امیر نامدار خدا نکرے کہ صاحبقران اکبر کی عدم موجودگی مین کوئی امر خلاف مرضی صاحبقران
گیتی ستان کی ہم غلامان نمک خوار سے ظہور مین آے اور یہہ کارگذاری و جانفشانی ہماری یکلخت خاک مین ملجاے یا امیر ہم اس
بات کے امیدوار ہین کہ کوئی کار نمایان ہم سے ایسا وقوع مین آے کہ صاحبقران والاتبار کی خوشنودی مزاج کا باعث ہو یا امیر نامدار
ملال و انفعال کی کیا بات ہے ہماری جان نثاری باعث تحسین و آفرین ہے نہ موجب ندامت و شرمساری درحالیکہ ہم جان نثاری کے واسطے حاضر ہین
اگر کوئی ہم غلامان بارگاہ سے تصدق ہو جائیگا وہ بھی نمکخواران سلطانی مین شمار ہوگا اور درجہ اعلے شہادت کو پہونچیگا اور سعادت دارین اوسے
نصیب ہوگی اس صورت مین تمہارا کیا قصور و گناہ ہے لو اب مجھے اجازت دو کہ مین جا کر اس ظالم بیدین کینہ ور سے اون شہیدون کا
انتقام لون یہہ کہکر امیر خلیل نے مرکب کو مہمیز کی اور مثل شہباز تیز پرواز ہوبان کے مقابل پہونچا اول دونون دلاور جنگ نیزہ و شمشیر مین
سرگرم مصاف رہے امیر نامدار نے بعد رد حملات وہ شمشیر ہوبان کے ہاتھ سے چھینکر پھینکدی اور ایک تیغ بیدریغ اس قوت و فربہت سے
اوس کافر کے سر پر لگائی کہ باوجود پناہ کرنے سپر کے وہ تیغ عدو کش سپر کو کاٹ کر کاسہ سر مین اوتر گئی اور تشنہ کامی سے سیراب ہو کر
سینہ و شکم کو قطع کرتی ہوئی برق وش دونون ساق پا سے اس طرح نکل گئی کہ تماشائی حیران کار رہگئے اور طرفۃ العین مین مع اسپ
مرکب کو چار پرکالہ کر دیا ہر طرف سے صداے تحسین و آفرین کا غلغلہ بلند ہوگیا جمشید ہوبان کے قتل سے زار زار رویا اور کہا افسوس
صد ہزار افسوس اب مشکل ہے کہ مثل ہوبان دلاور پیدا ہو یا تا عمر کے دوسرا پہلوان مجھے خلق ہوسکے واسطے اب آفتہ بیغیرتی و بیدولتی
وہ تازگی نہین ہے ابو حاکم نے کہا ایکدل افسردہ طبیعت پژمردہ کو زیادہ تر مشکل ہوگی ہاکہ اوسکی قدرت ذاتی بھی کم ہوگئی ہوگی جمشید نے

کہا مگر کیدی کیا ایہ کہتا ہے بس خاموش رہ یہ وقت مذاق وتمسخر گی کا نہیں ہے میں اول ہی مکدر و بیدماغ ہو رہا ہوں اور تجھے خوش طبعی سوجھی
ہے قصہ مختصر بعد ہو جانے کے اوسکا برادر نگمان تمام میدان میں گیا امیر نامدار نے اوسی شمشیر خون آشام سے اوسکو بھی وہان کے
لاحق میں براہ راست جہنم کو روانہ کیا اسی طرح پانچ پہلوانان نامی وگرامی کو لشکر کفار سے نوبت بنوبت امیر کے مقابلہ میں آئے بعض قتل
ہوئے اور بعض مجروح ہو کر میدان سے چلے گئے بالآخر انجد ملعون ایک حالت غیظ وغضب میں امیر کے مقابلہ میں آیا اور اوسی شمشیر سحر تاب
سے امیر خلیل کو مجروح کیا وقت شام طبل بازگشت بجا اور دونوں لشکر اپنے خیمہ گاہ میں چلے آئے دوسرے روز کی میدان داری میں
کیفال مصری بالعزم رزم معرکہ مصاف میں آیا اور حریف طلب کیا امیر سلطان برادر امیر خلیل نے اوس گبر کوہ پیکر کو مع چند پہلوانان لشکر قتل
کیا آخر کار امیر سلطان بھی انجد کی شمشیر سحر تاب سے زخمی ہوا اور امیر قمقام نے درجہ شہادت پایا دوسرے روز معرکہ مصاف میں انجد لعین
نے اول ہی قدم رکھا اوس روز امیر محمد دلاور ہژبر بیشہ شجاعت اوس نابکار کے مقابلہ میں گیا دونوں پہلوان ایک فصل نیزہ دری میں
مصروف رہے امیر محمد نے طعن ہجم میں اوس گبر کا نیزہ ہوائی کر دیا بعد ازان تیغ بازی و شمشیر زنی کی نوبت آئی امیر محمد دلاور نے ایک چوبدست
آہنی انجد کے بند دست پر اس طاقت و قوت سے ماری کہ قبضہ شمشیر اوس نابکار کے ہاتھ سے نکل گیا اور وہ شمشیر سحر تاب معرکہ میدان میں دور
جا گری عیاران لشکر جمشید اوس شمشیر کو دستبرد سے اوٹھا لیگئے انجد لعین نے شدت انفعال سے امیر محمد کا گریبان گیر ہو گیا بالآخر دونوں
دلاور فیلان مست کی مانند بجنگ کشتی خانہ زور میں در آئے اور تمام شب کال بکلمشت ولگد ضرب وضرب کرتے رہے مگر غالب ومغلوب کسی سے نہ ہوا دوسرے
روز جمشید نے کہا اگر آج انجد جہان پہلوان پیغمبر وبرگزیدہ خداوند امیر محمد پر غالب آگیا میں اوسے خداوند کوچک کے خطاب والقاب سے
سرفراز کرونگا ابو حاکم نے کہا بخداوند نہایت دشوار ہے کہ انجد امیر محمد پر غالب آجائے انجد بیچارہ کس شمار میں ہے مجھے خداوند کے
غالب آنے میں بھی شک ہے کہ خداوند بھی اوس کو فتح پر قبضیاب ہو یا نہو خداوند خود دیکھے کہ امیر محمد کس قیام واستقلال سے دلیرانہ ومردانہ
زورآزمائی کر رہا ہے کہ ہرگز اوس کے بشرہ سے کسل وہراس کے آثار نمایان نہیں ہوتے غرضکہ دوسرے روز محل زوال شمس امیر محمد
دلاور نے انجد کی دوال کمر میں ہاتھ ڈالا اور نعرہ اللہ اکبر کہکر خانہ زور میں در آیا بتائید ربی زور اول ہی میں اوس دیو سیرت کا قد وقامت زمین
سے اوٹھا کر ہاتھ پر علم کر لیا اور چاہتا تھا کہ بزور وقوت اس طرح زمین پر مارے کہ پوست واستخوان سرمہ ہو جائیں اور کسی عضو بدن کا
نشان تک باقی نہ رہے لیکن ہنوز اوس ملحد کی عمر کا پیمانہ لبریز نہوا تھا ناگاہ بند زنجیر انجد کا ٹوٹ گیا اور وہ سخت جان رہا ہو کر سطح
زمین پر اس طرح سر کے بل گرا کہ اوس ناپاک کی دہان وبینی شکستہ ہو گئی امیر محمد نے چاہا کہ مرکب کو کوب کرے اور پاشنہ مرکب سے اوس
مردود کے نقش ہستی کو باطل کر دے کہ جمشید نے اوس بدسگال کا مآل قرین زوال دیکھکر بسرعت تمام طبل بازگشت بجوادیا امیر محمد
اوس وقت انگشت بدندان رہگیا اور بمایوسی محزون لشکر میں چلا آیا اوس شب ابو حاکم نے جمشید کے روبرو گلہ کیا اور کہا اے جمشید تیری تقدیرات خداوندی
کس روز کام آئینگی حیف ہے کہ میں باوجود منصب پیغمبری اور جہان پہلوانی ایک پہلوان عرب امیر محمد کے بھی ہم پلہ نہو سکوں اور ایک طفل نحیف الجثہ پر
غالب نہ آؤں افسوس ہے کہ باوجود دعوائے خدائی اور نیابت خداوندی تیرے زور وقوت عملی کو امیر محمد کی توانائی کی برابری نہیں کر سکتا اے جمشید تجھے شرم
نہیں آتی کہ باوصف منصب پیغمبری وشیخ جہان پہلوانی میں نے سر میدان ایک طفل ناتجربہ کار سے کسقدر ذلت فاش اوٹھائی ہے کہ
تمام پہلوانان لشکر جمشید میں ذلیل ہوئی اوس وقت ابو حاکم کی ہمت عملی اور فنون سحر گری سے رہا ہو گیا ورنہ سخت مشکل پیش آئی تھی جمشید نے
کہا اے پیغمبر تمہے معلوم نہیں ہے کہ خداوند کی تقدیر تازہ تھی کہ تیری زنجیر کو توڑ کر تجھے حریف کے پنجہ سے رہائی دی ورنہ تیرے گرفتار ہونے میں کیا
شک وشبہ باقی رہا تھا دوسرے یہ کہ ہنوز میری خداوندی کا حکم تمام وکمال لشکر اسلام پر جاری نہیں ہوا ہے کہ اس قسم کی تقدیر نازل کروں
تم اطمینان رکھو آئندہ چند تقدیریں مستقل ایسی نازل کرونگا کہ وقتاً فوقتاً کام آئیں ابو حاکم نے کہا اے انجد جہان پہلوان میں جانتا ہوں

کرتو نہایت بدقسمت اور بے نصیب ہے اگر آج تو امیر حمزہ پر غالب آجاتا بے شک وشبہ تو خداوند کوچک کے خطاب والقاب
سے سرفرازی پاتا کس لیے کہ خداوند جمشید نے اپنے ولولہ دل اور جوش طبیعت سے کہا تھا کہ آج ہم جہان پہلوان کو
خداوند کوچک کا خطاب دینگے افسوس ہے کہ تیری شامت اعمال و محرومی بخت سے اوس کے خلاف ظہور میں آیا مہتر رنگ بھی حاضر وقت
تھا اوس بندۂ سیح نے کہا جس حال میں کہ جہان پہلوان مستحق خطاب خداوندی نہوا پھر میرے نزدیک اوس سے پیغمبری بھی
مسترد کرنا چاہیئے کہ وہ شایان رسالت نہیں رہا غرضکہ اوس شب جمشید کمال آزردہ خاطر اور بیدماغ بیٹھا تھا کہ خنارقی النار جادو
کے آنیکی خبر ہوئی جمشید بارگاہ سے اوٹھکر خلوت میں چلا گیا اور تمام احوال گذشتہ جنگ وحرب کا اوس کے روبرو بیان کیا جادو نے
کہا اے گیدی خارج العقل میں تمام جہان کا ذمہ دار نہیں ہوں کہ تیرے لشکر کے ہر کس و ناکس کو مثل تیرے صاحبقران وقت کر دوں اور ایک ایک
کے لیے جدا جدا ہر روز محنت شاقہ کرتا رہوں اے گیدی تو شکر نہیں کرتا میں نے تجھے اوس مرتبہ اعلے اور منصب بلند پر پہونچا دیا ہے کہ سلاطین
عالم برسر حساب ہیں اور کوئی پہلوان بہادر زمانہ تیرے زور وقوت کو نہیں پہونچ سکتا حالانکہ شاہزادہ معزالدین صاحبقران روزگار وہ قدر و
منزلت اور جوہر شجاعت رکھتا ہے کہ مثل اوس کے زورآور پہروہ عالم پر نہیں ہے لیکن باوجود اس شان وشوکت کے وہ بھی تیرے زور وقوت کے
ہم پلہ نہیں ہوسکتا اور وہ عمود جو میں نے سالہا سال کی محنت و جانکاہی میں تیار کیا ہے اوسکا مثل ونظیر عالم میں نہیں نکلنے کا اسیواسطے
اوسکا نام عمود قدرت رکھا ہے کہ اوس کی پناہ طاقت بشری سے باہر ہے علی الخصوص معزالدین کی مرگ اوسی عمود پر منحصر و مقدر کی ہے
اے جمشید اب تو مجھسے زیادہ تر امید و توقع کیا رکھتا ہے جو اسوقت میرے حیطۂ اختیار اور دست قدرت میں تھے وہ میں نے تمام و کمال
تیرے واسطے مہیا کر دیئے آئندہ تیرے طالع سعد و نحس کی پستی و بلندی اور تحریر پیشانی کی مجھے خبر نہیں کیا پیش آنیوالا ہے جمشید نے
کہا اے شاہ جادوان دستگیر بیکسان میں ہر وقت تمہاری نوازش کا شکر ادا کرتا ہوں اور تمہاری مہربانی کا امیدوار رہتا ہوں یہ کہکر اوس
پلید نے جادو کو سجدہ کیا اور کف پا کو بوسہ دیکر کہا اے شاہ جادوان میرا قصد ہے کہ آئندہ ہر روز معرکہ کارزار میں اپنے پہلوانان لشکر کو
زحمت و تکلیف نہ دوں اور میں بذات خود میدان میں جاکر دلاوران اسلام سے قصاص و انتقام لیا کروں کسواسطے کہ میرے پہلوانان لشکر دلاوران لشکر
اسلام سے کسی طرح ہمسری نہیں کر سکتے کہا سچ ہے تیرے لشکر کا کوئی پہلوان باوجود غلبہ کلی کے کبھی جنگ میں کامیاب نہوا ہر ایک کشتہ ہوا کچھ نہیں
کر سکتا اور دلاوران اسلام اندک غلبہ میں چالاکی و سفاکی اکثر پہلوانان نامدار و نامور کو ہلاک کرتے ہیں اس لیے میں چاہتا ہوں کہ خود میں جاکر اون اشقیا
دستوں سے مقابلہ کروں اور نکلہ کا جواب دوں خنارجادو نے کہا اے جمشید اسیواسطے اتفاقی عالم اسباب میں ہر شخص پر آپڑتے ہیں بلکہ اسی کشتہ ہونا ثابت ہوگیا
ہمیشہ جاری رہتے ہیں اور بیہودہ خیال کرنا سراسر نادانی و بیوقوفی ہے اچھا تو یہ بتا کہ لشکر اسلام کے کسقدر پہلوان تیرے ہاتھ سے بلکہ لشکر نے قتل کا
گئے ہیں جمشید نے کہا میرے گمان میں بیشتر قتل کئے ہیں الا بعض پہلوانان نامی زیادہ تر حساب میں شمار ہوتے ہیں اور جو جان لشکر اوسکا ہے جن کی تعداد معلوم
یا نہیں ہے اونکا میں ذکر نہیں کرتا جادو نے کہا بہر سبب سوء اتفاق ہے پس اس معاملہ میں صلاح ومشورہ کی حاجت نہیں خواہ تو بذات خاص میدان میں جا یا
کسی دوسرے پہلوان کو بھیج تجھے اپنے فعل کا اختیار حاصل ہے جمشید یہ قصے اور جھگڑے ہو رہے تھے کہ آدھی رات ہوگئی جمشید پلید بھی اشارہ کا
منتظر تھا اوس کافر نے ہم بغل ہو گیا اور اپنا روسیاہ کیا خنارجادو بعد روسیاہی کے رخصت ہوا جمشید علی الصباح طبل زدہ رزمگاہ میں آیا اور
میدان کارزار میں جاکر اپنے مقابلہ میں امیر حمزہ دلاور کو طلب کیا امیر حمزہ دلاور دوران کہ مثل طلب جمشید کا شعلہ جوالہ کی مانند بلا وسواس وہراس
و دلیرانہ اسپ تازان میدان جنگ میں پہونچا اور نگاہ ورنگ جمشید پر ڈالی استادہ ہوا اوس وقت جمشید نے امیر حمزہ کی صورت دیکھی بدن میں لرزہ پیدا ہو گیا
اور اوس پلید کو اول کی معرکہ آرائی اور وہ تمام خفت و ذلت جو بار بار امیر حمزہ دلاور کے ہاتھ سے اوٹھا چکا تھا یاد آگئیں شدت غیظ و
غضب سے پیچ و تاب کھایا اور کہا اے امیر حمزہ تجھے یاد ہے کہ تو نے میرے ساتھ کیا کیا سلوک کئے ہیں اور کس بے اعتنائی سے توہین و اہانت

اور مجھے کیا ایک خفت و ذلت تو نے دی ہے اور مین نے کسقدر تیرے ہاتھ سے رنج و صدمے اوٹھائے ہین کہ میرا دل جانتا ہے
امیر محمد نے کہا اے بیحیا و لدالحرام ہمنے تیرے ساتھ کیا بد سلوکی کی ہے بجز اس کے کہ ملکہ سرو سہی اور تیری خواہر طرہ مشکین خال کو
بجبر تجھسے لیا اور اپنے تحت و تصرف مین لائے یعنی ملکہ سرو سہی کو وہ عصمت آب مسلمان تھی اپنی ہم بستری کے لیے پسند کیا
اور طرہ مشکین خال جو تیری خواہر حقیقی تھی اپنے برادر یعقوب حرانی کو حوالہ کر دی کہ وہ دونون باہمدگر عاشق و معشوق تھے اسے
مادر قحبہ بدسلوکی اسیکا نام ہے کہ اون زنان عفیفہ عصمت آب کو تجھ ظالم ملحد بیدین کے پنجہ ستم سے رہا کر دیا اے بے ننگ و عار
تجھے شرم نہین آتی کہ تو اپنے ولی نعمت کی دختر پاک نہاد کو کس قصد و ارادہ سے لے آیا تھا خدائے عزوجل نے اوس عفیفہ کو تیرے
دست تظلم سے بچایا جمشید امیر محمد کے کلمات سے نہایت غضبناک ہوا اور بے اس کے کہ امیر محمد کو آگاہ کرے ایک نیزہ جان
ستان امیر محمد کے سینہ مین مارا اوس یکہ تاز عرصہ شجاعت نے جمشید کے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا بعد ازان اوس کافر بیدین نے
شمشیر سحر تاب غلاف سے نکالی اور ایک ضرب قوی امیر محمد کے سر و گردن پر لگائی باوجود پناہ کرنے سپر فولادی کے زخم منکر امیر
نامدار کے شانہ پر آیا تھے کہ وہ دلاور دوران اوس ضرب کے صدمہ سے بیحال ہوگیا یعقوب حرانی امیر نامدار کو بحالت مجروحی معرکہ میدان سے
لشکر مین لے آیا ورنہ وہ کافر ستمکیش چاہتا تھا کہ ضرب دویم مین امیر نامدار کا کام تمام کر دے یعقوب نے ایک نعرہ مارا کہ باش او نامرد باوجود
دعواے خدائی ایسی نامردی کی ننگ و عار اپنے اوپر گوارا کرتا ہے اے نا انصاف اپنے عار حریف کو بار دگر حملہ کرنا کس آئین مردانگی مین داخل ہے
یہہ کہکر یعقوب دلاور نے ایک سنگ فلاخن اس قوت سے جمشید کے سینہ مین مارا کہ اوس پلید کو قدم اوٹھانیکی تاب نہوی چار و ناچار جمشید نے
دوسرا حریف طلب کیا امیرزادہ سیف الدین دلاور بن امیر مجاہد الدین کہ بہادری و دلاوری مین امیر محمد کے ہم پلہ شمار کیا جاتا ہے اور اس دلاور
دوران کی شجاعت کا ذکر اکثر جلدہاے گذشتہ مین بضمن معرکہ آرائی صاحبقران گیتی ستان ہو چکا ہے ناظرین والا فطرت کو یاد ہوگا
غرضکہ وہ شیر بیشہ مصاف اپنے پدر عالیقدر سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا اور جمشید سے سرگرم مصاف ہوا اور بعد حرب و ضرب بسیار نہ
اوسی تیغ اجل کی ضرب سے کہ آبیاری سحر تیار کی گئی تھی اور شمشیر قدرت اوسکا نام رکھا گیا تھا زخمی ہوا عیاران چالاک امیر سیف الدین کو
رزمگاہ سے اوٹھا لائے بعد ازان نوبت بنوبت امیر خلیل وا میر سلطان بھی اوسی شمشیر تشنہ خون اہل اسلام سے مجروح ہو بالآخر جمشید نے
وقت شام طبل بازگشت بجوا دیا اور کمال نخوت و استکبار سے نقارہ نوازان معرکہ مصاف سے پھرا اوس روز امیر مجاہد الدین ان دلاوران نامدار
کے مجروح ہونے سے نہایت مضطر و پریشان ہوا امیر جلال الدین سے کہا اے برادر عالیقدر مین عجب حیرت و استعجاب مین ہون کہ اس
کافر ملحد کو پہلے کبھی یہہ مرتبہ زور و قوت اور اسقدر جرات و جسارت حاصل نہین ہوئی تھی معلوم نہین کہ دفعتاً اب اسقدر تاب و توانائی اور یہہ شان و
شوکت کسطرح میسر آئی علاوہ اس کے وہ شمشیر بے پناہ کس بلا کی شمشیر ہے کہ کوئی پہلوان رستم توان اوسکی ضرب سے بے مجروح ہوئے نہین بچتا اور
نہ اوس تیغ اجل کا حربہ کبھی خطا ہوتا ہے صاف ظاہر ہے کہ ضار منکوس نے کوئی عمل تازہ سحر وغیرہ سے ضرور تیار کیا ہے اور یہہ شمشیر جانگیر بھی عامل
سحر سے تیار کی ہے امیر جلال الدین نے کہا بابا امیر نامدار ضار منکوس لعین کو اسقدر قدرت کہان ہے کہ ایسے اعمال زبردست سحر و افسون کو
کام مین لائے ہان یہہ ضرور ہے کہ اوس لعین نے کوئی مکر تازہ کیا ہے اور کسی ساحر زبردست کو پردہ ظلمات سے بلوا کر کسی گوشہ علیحدہ مین مخفی رکھا ہے اور
ایسی ساحر نے یہہ چند اشیاء نادر با عمال سحر جمشید کے واسطے تیار کی ہین اسی سبب سے جمشید کا دماغ غرور و نخوت ساتوین آسمان پر پہونچا ہے حتے کہ
دعواے خدائی کرنے لگا بلکہ ہر روز یہہ معاملات معاینہ مین آتے ہین کہ اوس ملحد کے تحقیق کی بو یا قیو مار رونق بازار زیادہ ہوتی جاتی ہے مگر زیادہ تر
فکر و تشویش یہہ ہے کہ اوس حرامزادہ مکار نے عجب وقت نازک مین یہہ ہنگامہ آرائی برپا کی ہے کہ شاہزادہ والا اقتدار صاحبقران گیتی ستان لشکر ظفر پیکر
مین تشریف رکھتا ہے نہ حکماے والا منزلت اور ابوالحسن جیسا ہر ارد و سے معلی مین موجود ہین دیکھئے اس مفسدہ کا طول کہان تک کھنچتا ہے غرضکہ دونون

امیر عالی قدر اسی فکر و تشویش مین ملول و مکدر بیاران فیض صفات سے اپنے خیام مین آئے اور تمام شب اسی رنج و اندوہ مین باہم حرف و حکایت کرتے رہے اوس
طرف جمشید پلید مظفر و منصور خرسند و مسرور نقارہ زنان بشوکت و جلال مع جمعیت سلاطین بیجاہ معرکہ رزم سے پھرا مردان لشکر نے خوانہائے زر اوس
کافر کے سر پر نثار کیئے اور متواتر سجدے کرتے ہوئے اوس پلید کو صف جنگ سے لشکر مین لے آئے اوس روز جمشید پلید بارگاہ مین نہین گیا صبح
جہان مین تخت پر بیٹھا اور بزم نشاط آراستہ کی راوی کہتا ہے کہ اوس بزم طرب مین ابو حاکم فردوسی نے جمشید سے کہا کہ خداوندا جمشید آج
وہ یوم نشاط و شادمانی ہے کہ ہر شخص لشکر مین فرط خوشی و خرمی سے پیرہن مین نہین سماتا مین چاہتا ہون کہ آج خداوند کو ایک نقل رنگین بطور اختصار
زمرد شاہ باختری کی سناؤن بشرطیکہ خداوند اوس نقل پر عمل درآمد بھی کرے جمشید نے کہا اول تو وہ نقل بیان کر ہم سنین وہ کیا نقل ہے اگر
پسند کے لائق ہوگی ہم ضرور عمل کرینگے ابو حاکم نے کہا شاید تم نے بھی سنا ہوگا کہ زمانہ قدیم مین زمرد شاہ نام ایک بادشاہ باحشمت و جلال ہو
گذرا ہے اوس کا طالع اقبال ایسا بلند و بالا ہوا تھا اور اوس کی شان و شوکت شہنشاہی مین رفتہ رفتہ ایسی ترقی ہوئی تھی کہ باید و شاید جیسے کہ
زمرد شاہ باختری دعوائے خدائی کرنے لگا مردان عالم بلکہ شاہان باجاہ و حشم اوس کے زیر فرمان ہوگئے تھے اور اوسکے پرستش کرنے لگے انجام کار زمرد شاہ نے
اپنی نمود خدائی اور جلوہ شہنشاہی کی اظہار کیواسطے اپنی ریش و بروت کو گوہر و مروارید سے آراستہ کیا اور ہر موے ریش دراز کو سلک مروارید بنا دیا تھا یہ نقل
کتب تاریخ مین مورخان شیرین گفتار نے لکھی ہے سو یہ امین نظر خیر اندیشی کہتا ہون کہ فی زمانا تیری رونق خداوندی بھی اوسی مرتبہ پر ہے مین چاہتا ہون
اگر خداوند جمشید بھی اپنی ریش و بروت کو اوسی طرح گوہر و مروارید وغیرہ جواہرات سے زیب و زینت بخشے البتہ شان و شوکت خداوندی مردان عالم کی نظر مین بلند
معلوم ہوگی اور رواج شہنشاہی بھی زیادہ تر ہو جائیگا جمشید احمق مطلق کو ابو حاکم گیدی کی رائے پسند آئی اور کہا اے ابو حاکم یہ نقل خداوند کو بہت پسند آئی
البتہ خداوند ضرور زمرد شاہ باختری کی تقلید کریگا حالانکہ جمشید پلید کی ریش چندان دراز نہ تھی مگر موے بروت زیادہ تر دراز تھے جمشید نے اوسیوقت جواہر خانہ
سے مروارید گران ارز منگوائے اور ہر موے ریش و بروت مین گوہر و مروارید کلان منسلک کیئے چنانچہ اشبود بھی از راہ خوشامد چند دانہ گوہر کلان کہ ہر ایک دانہ مروارید
بیضہ کنجشک کی برابر تھا اور اشبود گیدی وہی مروارید اپنی بساط و کائنات مین رکھتا تھا جواہر خانہ سے منگا کر جمشید کی نذر کیئے اسیطرح تمامہ سرداروں
سلاطین نے بھی اپنی اپنی قدر کے موافق مروارید با تحفہ پیشکش کیئے چنانچہ پانسو جفت مروارید عمدہ بیش بہا فراہم ہوگئے اگرچہ گوہر و مروارید اس کام کے لیئے
زیادہ تر درکار تھے بایں ہمہ کسیقدر اوس گیدی کی ریش و بروت مروارید نگار ہوگئی اور وہ گیدی تخت قدرت پر بجاہ و جلال عالم نخوت و غرور مین چار
زانو بیٹھا ہر ایک سلاطین نے آرائش شان خداوندی کی نذر دی شدہ شدہ یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچی اور عیاران لشکر نے سنی کہ جمشید نے آج زمرد شاہ
کی داستان سنکر اوس کی تقلید کی ہے اور مثل زمرد شاہ باختری کے اس گیدی نے بھی اپنی ریش و بروت کو مروارید نگار کیا ہے یہ خبر سنکر یعقوب حرانی
کے مونہہ مین پانی بھر آیا دل مین کہا البتہ جمشید نے بہت اچھا ایک کام شان خداوندی کے لائق اور میری خواہش دل کی موافق اختیار کیا ہے
واقعی لیاقت خداوندی اسیکی مقتضی تھی انشاء اللہ کسیدن مین بھی ایک نظر جلوہ خداوندی کو ضرور دیکھونگا اور شان و شوکت خداوندی کی داد دونگا
مصرع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار ہا جمشید کی راے مین اسقدر نقص اور کوتاہی رہی اگر جمشید اپنی بجاے مروارید [illegible]
دستہ چپ اشبود یلیمی کی ریش و بروت کو بھی آراستہ کرتا البتہ شان و شوکت دوبالا ہوتی اور اوسکا جلوہ خداوندی زیادہ تر رونق پاتا علاوہ
[illegible] اور نہنگ مصری کی نظر مین زینت و شان خداوندی اسقدر بہتر و خوشنما دکھائی دیتی کہ بیان سے باہر ہے بہر حال بشرط
فرصت ایک بار ضرور زیارت خداوندی کرونگا بلکہ دست شفقت سے ریش و بروت خداوند پر پھیرونگا بالا خر یعقوب و نہنگ دونون بلا سے روزگار
پرکالہ آفت نے باہم صلاح و مشورہ کیا کہ اے نہنگ اگر کسی صورت اور تدبیر سے جمشید کی بارگاہ مین دسترس ہو جا اور موقع وقت بھی
ہاتھ آئے ضرور چلکر کوئی کار نمایان کرو نہنگ مصری نے کہا اے اوستاد میرے خیال مین یہ بیراتی ہے کہ مین بکر و حیلہ جمشید کے
پاس جاؤن اور بیان کرون کہ اے جمشید مین یعقوب حرانی کی آزار رسانی کے سبب سے از بس تنگ آیا ہون کہ ایک لمحہ مین اوس کی صحبت مین

رہنا گوارا نہین کرتا ہون اپنی تیری خدمت اور پناہ مین حاضر ہوا ہون کہ تو مجھے اپنے ظل عاطفت خداوندی مین پناہ دے اور میرے تمام قصور
و خطاہاے سابقہ کو معاف کردے مین اپنی حرکات و کردار سے نہایت پشیمان ہوا ہون یقین ہے کہ اس تمہید کو سنکر جمشید پلید میرے
قول کو باور کرلیگا کس لیئے کہ وہ گیدی عقل و فہم سے مطلق بے بہرہ ہے علاوہ اسکے مین مدت العمر تک اوسکا ندیم و مقرب خاص رہا ہون قدیم
بنظر حقوق دیرینہ اور بپاس خوشامد و چاپلوسی بالتفات پیش آئیگا یعقوب نے نہنگ کی تدبیر کو پسند کیا اور کہا بسم اللہ تشریف لیجاؤ اور کام کو
درست کرو مین بھی آتا ہون لیکن اے برادر نہنگ بہت ہوشیار و خبردار رہنا کسواسطے کہ وہان معاملہ سحر درمیان ہے مبادا کوئی قباحت پیش آئے
نہنگ نے کہا اے اوستاد تم بیہودہ خاطر جمع رکھو فضل الہی شامل حال ہے جمشید گیدی کیا کرسکتا ہے عنایت ایزدی سے تم دیکھنا کیسا رنگ
جماتا ہون غرضکہ نہنگ سر حلقۂ عیاران طرار اسی مکر و تدبیر سے لشکر کفار کا عازم ہوا اور دامن کمر زدہ ساز و یراق عیاری سے آراستہ ہوکر
جمشید کی بارگاہ مین پہونچا اور کہا اے خداوند جمشید کل شب کو مجھے عجب واقعہ حیرت افزا نظر آیا ہے اسی واسطے مین تیری خدمت مین حاضر ہوا ہون
بلکہ پناہ لایا ہون اے خداوند کل شب کو عالم خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ خداوند طبیعت مجردہ سرتاسر شکل و صورت جمشید مجھپر ظاہر ہوا اور مجھسے کہا کہ اے
نہنگ بندۂ خاص تو نے سخت نادانی کی کہ میرے فرزند جمشید کی رفاقت ترک کردی اور بندگان نافرمان خداپرستون کی صحبت مین اپنی
اوقات کو ضایع کرتا ہے تجھے معلوم نہین کہ مین نے جمشید کو خداوند اور اپنا قایم مقام کیا ہے اے نہنگ تیرے حق مین یہی بہتر ہے کہ تو میرے
فرزند جمشید کے پاس جلد تر جا اور اپنے قصور کو معاف کرانے اور بدستور سابق اوس کی رفاقت مین رہ بعد اسکے اور چند باتین ایسی کہین کہ میرے
حواس باختہ ہوگئے اے خداوند جمشید اوس وقت میرے دل پر ایسا عجب اندیشہ طاری ہوا کہ اوس خوف و دہشت سے میری آنکھ کھل گئی مین اوسی
بیم و ہراس مین بھاگا تیرے پاس چلا آیا اوس وقت مجھکو یہ معلوم ہوا کہ گویا کوئی شخص مجھے کشان کشان تیرے پاس لیئے جاتا ہے غرضکہ بعد اس تمہید بے اصل کے
نہنگ نے اپنا آزردہ رہنا اور یعقوب کی بدسلوکی اور بے اعتنائی کو اسطرح چرب زبانی و کلمات خوشامد آمیز سے بیان کی کہ جمشید کو بالکل یقین آگیا بعد ازان
مہتر نہنگ عیار طرار یا خداوند کہکر سجدہ مین گرا اور بجاے ستائش آہستہ آہستہ اوس پلید کو دشنام و ناسزا دیتا رہا اور بزبان نرم کہتا تھا اے قرمساق خاطر جمع رکھ قریب ہے
تیری ایسی خبر لونگا کہ تمام عمر تو یاد رکھیگا بالآخر جمشید گم گشتہ و ناتراش اوس عیار طرار کی ابلہ فریبی اور دام عیاری مین گرفتار ہوگیا اور اوسی وقت نہنگ کی
خطاہاے سابقہ کو معاف کر دیا چونکہ مہتر نہنگ فسون کار اول ہی مثل گنہگارون کے دست بستہ جمشید کے روبرو گیا تھا جمشید نے بپاس حقوق
قدیم از راہ رحم و شفقت نہنگ کے ہاتھ کھلوا دیئے اور بعد ملامت و سرزنش الطاف و مکرمت کا امیدوار کیا مہتر نہنگ بھی بدستور خوشامد و چاپلوسی
سے عذر و معذرت کرتا رہا القصہ تین روز کے عرصہ مین اوس عیار طرار نے سخنان چرب اور خدا شناسانہ سے جمشید کے دل مین ایسا رسوخ و اعتبار
پیدا کر لیا کہ جمشید نے برضا و رغبت بدستور قدیم نہنگ کو اپنا مقرب خاص بنالیا آخر کار ایک روز اوس عیار طرار نے موقع پاکر ایک عیار نوخاستہ
کو شاگردان یعقوب سے انتخاب کیا اور اوس عیار بچہ کو بروغن عیاری ایک زن جمیلہ و شکیلہ کی صورت و ہیئت سے ایسا آراستہ کیا کہ اگر ملایکہ آسمانی
بھی دیکھیں بے اختیار اوس صورت زیبا پر فریفتہ ہو جائین راوی کہتا ہے کہ یہ نسخہ روغن عیاری وہ ہے جو مہتر توفیق عیار صاحبقران ابو المعظم نے حکماے
طلسم ہند سے حاصل کیا اور اپنی کتاب عیاری مین لکھا تھا وہی نسخہ ابوالحسن جوہر نے مہتر توفیق کی کتاب سے دیکھکر اس روغن نادر الحقیقت کو بنایا
اور یعقوب کو دیا ہے کہ بہنگام ضرورت کام مین لائے چنانچہ یعقوب عیار انہی سے وہی روغن عجیب و غریب اس وقت مہتر نہنگ کو دیا ہے اس روغن کا
خواص یہ ہے کہ خاص ایک ساعت مقررہ پر اوسکی مالش کیجاتی ہے اور عین وقت پر اوسکا اثر حسب خواہش دل و موافق منظور طبیعت ظاہر ہوتا ہے
یعنی جس طرح کی تبدیل ہیئت و صورت منظور ہوگی ویسی ہی شکل و صورت بلا تفاوت خال و خط اور حسن و جمال ساخت و وقت معینہ پر پیدا ہو جاتی ہے
سر مو فرق نہین ہوتا چنانچہ وہی روغن مہتر نہنگ نے اوس عیار بچہ کے چہرہ پر ملا اور اوسے ایک زن جمیلہ خوبصورت پری چہرہ بنایا وہ
عیار بچہ ایسی شکل و شمایل سے آراستہ ہوا کہ ہرگز اصل و فرع مین تمیز نہوتی تھی بعد ازان مہتر نہنگ نے دو فقرون سے اوس عیار بچہ کو چند سخنان تعلیم کیم

چوب و شمشیرین بھی تسلیم کیے اب جمشید کا حال سنو کہ اوس مردود نے اس اثنا مین چند روز کی پیدا نداری مین اکثر دلاوران نامدار و جانبازان
اسلام کو تہ تیغ و مجروح کیا یعنی امیر معزالدین و امیر نجم الدین و امیر نجم الحق و امیر کمال الحق و امیر شہاب الدین وغیرہ چند پہلوانان رستم توان اوس شعبدہ
سحر سے قتل و مجروح ہوئے امیر مجاہدالدین دلاور اوس کافر جادوگر کے ہاتھ سے اسقدر تنگ ہوا کہ سیل خون اوس کی آنکھون سے جاری
ہوگئی اور درگاہ رب العزت سے امداد کا خواستگار ہوا چنانچہ امیر نامدار کی دعائے نیم شبی کا یہ اثر ہوا کہ جمشید نے ہر روز کی معرکہ آرائی سے
کسل و تکان پاکر چند روز جنگ و حرب کو موقوف رکھا کہ تین روز عیش و آرام اور صحبت شراب و کباب مین بسر کرے اس عرصہ مین کسل و تکان
بھی دست و پا سے جاتی رہیگی اور پہلوانان خستہ و مجروح بھی توانا ہو جاوینگے پھر معرکہ کارزار قائم کرونگا چنانچہ جمشید با آرام تمام عیش و عشرت
مین مشغول رہتا ہے اور خنار جادو بدستور معین اپنے وقت معمولی پر صحبت تخلیہ مین آتا ہے اور اپنے ولولہ خواہش نفس کو فرو کرتا ہے
اور بعدہ وہ سپاہی اپنے مسکن و مقام کو راہی ہوجاتا ہے اب جمشید کی یہ نوبت ہو رہی ہے کہ ہر روز کی مشقت و حرکت سے عاجز آگیا ہے خنار
جادو کی صورت زشت دیکھکر مثل بید لرزتا ہے لیکن سبب جوع کار کچھہ دم نہین مارتا دل مین کہتا ہے کہ کہین یہ نابکار جلد تر دفع ہو جو مین اس
محنت ہر روزہ سے مخلصی پاؤن حسن اتفاق سے ایکروز مہتر نہنگ اس حال سے واقف ہو گیا کہ جمشید قریب نصف شب کے ایک خیمہ علیحدہ
مین جاتا ہے اور اوس صحبت خاص مین کبھی دوسرے شخص کو بار نہین ہوتا اور نکوئی فرد بشر اوس خیمہ کے راز و اسرار سے آگاہ ہے اس کی وجہ
معلوم نہین ہوتی ضرور کوئی معاملہ مخفی ہے ہر چند نہنگ نے جہد و کوشش کی کہ اوس خیمہ کے اندر چلا جائے اور دیکھے کیا تماشا ہے تازہ ہے
لیکن کسیطرح ممکن نہوا اوس لعین خنار جادو نے اول ہی خیمہ کے گرد و پیش اعمال سحر سے ایسی طلسم بندی کی تھی کہ سواے خنار کے اوس
کے کوئی شخص خیمہ تک جا سکتا تھا مہتر نہنگ سمجھا کہ بلا شک و شبہ یہی خیمہ مخزن آفات ہے اور جو فتنہ و آشوب برپا ہوا ہے اسی خیمہ کے
اثر سے نکلا ہے مگر عالم مجبوری ہے کہ وہانتک کسی طرح رسائی ممکن نہین ہے کیا کیا جائے چند نہنگ نے چاہا اگر شمہ احوال بھی اوس خیمہ کے اسرار سے دریافت
ہو جائے البتہ تدبیر معقول کیجائے مگر کچھہ سراغ نملا اور کوئی تدبیر پیش نگئی قصہ مختصر ایک شب خنار جادو نے جمشید سے کہا اے جمشید آگاہ ہو کہ مین دو چار دن سے
اپنے کارنامہ قدرت اور نامہ تقدیر مین ایک نوع کی ابتری دیکھتا ہون اور اپنے طالع وقت مین بھی ضعف و نحوست پاتا ہون مجھے نہایت خوف و اندیشہ ہے کہ
مبادا یہ حالات و معاملات دگرگون ہو جاوین لہٰذا مین نے اوس کے انسداد کی یہ تدبیر کی ہے کہ کسی گوشہ کوہستان غیر متعارف مین خلق کی نظر سے مخفی ہوکر
اعمال سحر کا ورد کرون اور کار نادرست و معاملہ متزلزل کو بار دگر مستحکم کر دون اس سبب سے چالیس روز تک تیرے پاس نہین آؤنگا البتہ بعد چالیس روز
مذکور کے تجھسے ملونگا مگر تو بہر نوع خاطر جمع رکھہ مین نے تیرے طالع اقبال کو دیکھا ہے کہ شاہزادہ معزالدین اور جملہ خدا پرستون کے طالع اقبال
سے قوی تر ہے تو بخاطر جمعی تمام کارسازی جنگ و حرب اور لشکر اسلام کے قتل و غارت مین ہمہ تن مشغول رہ جو اشیا اور سامان مین نے تیرے
واسطے مہیا کر دیا ہے اون اشیا کو موقع و محل سے کام مین لانا اور بے ہراس و وسواس خدا پرستون سے انتقام لینا جملہ خدا پرست و دلاوران اسلام
کے قتل و ہلاک کو سواے معزالدین کے وہی شمشیر سحر کافی و وافی ہے کس لیے کہ وہ شمشیر خونریز عالم ہے اوس کی ضرب سے کسی طرح پناہ نہین
ہوسکتی اب رہا معزالدین اوس کی حرب و ضرب کا جواب اوس عمود قدرت سے دینا جو اسی دن کے واسطے خاص معزالدین کے نام تیار کیا ہے
اور معزالدین کی مرگ اوسی عمود پر مقرر کی ہے مگر وہ شمشیر خونریز معزالدین کے جسم پر ہرگز ہرگز کارگر نہین ہونے کی کس لیے کہ معزالدین پاس شہبار
طلسمی اور سلاح باطل السحر موجود ہین مگر اوس عمود قدرت مین مین نے ایسا عمل و صنعت کو خرچ کیا ہے کہ کوئی سلاح طلسمی وغیرہ اوس کی ضرب کو
شکون کو رد [illegible] نہین سکتی معزالدین بیچارہ کس شمار مین ہے جلکہ خود طلسم بھی اوس کی ضرب کا علاج نہین کر سکتا اے جمشید مین جاتا ہون
مجھے رخصت دے اگر زندگی ہے تو پھر ملونگا جمشید اس مژدہ کو سنکر اسقدر دل مین خوش ہوا کہ جامہ تن مین تنگ ہو گیا اور دل مین کہا
اے نابکار جلد تر دفع ہو کہ مین اس آلام سے رہائی پاؤن [illegible] چالیس روز کی تیری مفارقت کو ہزار [illegible] سے بہتر و خوشتر سمجھونگا

لیکن جمشید نے بظاہر اوس مردود کی مفارقت کا بدرجہ غایت ملال ظاہر کیا غرضکہ غدار فی النار جادو جمشید سے رخصت ہوکر روانہ
ہوا بعد رخصت کرنے جادو کے جمشید برج جہان مین آیا اور ہم نفسان چند کے ساتھ صحبت میخواری مین مشغول ہوا اس اتفاق سے
اوسی شب جمشید برج جہان نما کے غرفہ مین بیٹھا ہوا شب ماہ اور فضائے دشت و مرغزار کا سیر و تماشا کر رہا تھا کہ ناگاہ ایک عورت
نے زیر غرفہ سے فریاد کی کہ اے جمشید اگر تو خداوند ہے مجھے بالائے غرفہ بلا لے اور میرے درد دل کو بگوش ہوش سن مین بھی ایک
ظلم رسیدہ ستم کشیدہ تیرے پاس فریاد لیکر آئی ہون میری دادرسی کر جمشید نے ازراہ رحمدلی اوس عورت کو بالائے برج جہان نما اپنے پاس
بلوالیا اور پوچھا اے عورت تو کون ہے اور کہان سے آئی ہے اور تیرا مطلب خاص کیا ہے اور یہہ بتا تجھے کس نے آزار پہونچایا ہے
اوس عورت نے کہا اے جمشید آگاہ ہو کہ مین مصفور استاد کی دختر ہون اور میرا نام صریحہ قانون نواز ہے اور اسی گروہ نواح کی رہنے والی
ہون میرا باپ قضائے الہی سے فوت ہوگیا ہے ایک مدت دراز سے مین اپنی خالہ کے پاس رہتی تھی چونکہ مین ناکتخدا ہون میری خالہ چاہتی تھی
کہ بظلم و تعدی اپنے پسر ناہنجار کے ساتھ مجھے پیوند کردے مگر مین اس پیوند سے متنفر تھی کس واسطے کہ اوسکا پسر گندہ ناتراش جاہل مطلق
بے ہنر محض ہے اور مین دستکار زمانہ ہنرمند یگانہ آفاق ہون تم ہی انصاف کرو کہ مین کس طرح اوس بے ہنر کی مواصلت کو گوارا کرون
اے جمشید جسقدر مین اس معاملہ مین انکار و اصرار کرتی ہون میری خالہ بیرحم مجھے بظلم و تعدی پیش آتی ہے اور طرح طرح سے مجھے اذیت
دیتی ہے آخر کار مین کشمکش ہر روزہ سے تنگ آکر آج وقت شب تیرے پاس فریاد لائی ہون کس لیئے کہ مین نے بجز اس کے کوئی
چارہ اپنی مخلصی کا نہین دیکھا اے جمشید تو اگر فی الحقیقت دعوا خدائی رکھتا ہے میری دادرسی کر اور مجھے اوس ظالم عورت کے پنجہ سے
رہائی دے جمشید کہ اول ہی چند روز سے عیش و عشرت کا مشتاق ہو رہا تھا اور غدار نابکار کی مفقود کولی سے بیزار ہوکر زنان خوش صورت
کی طرف مائل ہوتا تھا مگر جادو کے خوف و بیم سے مجبور تھا کسی عورت اور زن جمیلہ کی طرف بنظر پاکبازانہ بھی نہ دیکھتا تھا صحبت مین بلانا درکنار
تھا کس واسطے کہ اوس ساحر بیحیا نے جمشید کو ممانعت کردی تھی کہ کسی عورت کی طرف نگاہ فاسد سے نہ دیکھنا اس واسطے جمشید علانیہ
کسی عورت سے ہم بغل نہ ہوتا تھا کہ مبادا جادو کو خبر پہونچے اور وہ بسبب رشک و حسد کہ مقتضائے عشق و محبت ہے افروختہ ہوجائے اور پھر
معاملات مین کوئی ابتری ظہور مین آئے اس سبب سے جمشید نے اپنے محلسرا کا جانا بھی ترک کردیا تھا اب دو چار دن جمشید کو فرصت ملی ہے
اور غدار جادو کی طرف سے بہمہ وجوہ مطمئن ہے وقت کو غنیمت سمجھتا ہے غرضکہ جمشید پلید اوس عورت مستغیث کی چرب زبانی کے دام مین گرفتار
ہوگیا اور ہمہ تن اوس کی طرف مخاطب ہوکر کہا اے نازنین شیرین زبان جو کچھہ تو نے کہا سنا خاطر جمع رکھہ کہ تیرا مدعا بھی بآسانی سرانجام پائیگا مگر
اول یہہ بتا کہ تیری نقابداری اور روپوشی کی وجہ کیا ہے کس واسطے کہ خداوند اور آقا سے کوئی شخص کسی حال مین پردہ نہین کرتا پھر تیرا روپوش رہنا
اور حسن کو مخفی رکھنا جایز و روا نہین ہے تو کس لیئے مجھ سے روپوش ہوتی ہے اے ظالم مین خداوند ہون تو ظلم کرتی ہے کہ اپنا حسن و ملیح
چہرہ مثال مجھے نہین دکھاتی اوس عورت پر فطرت نے کہا اے جمشید آگاہ ہو کہ ہنوز مین نے تیرا کوئی کرشمہ خدائی نہین دیکھا اور نہ تیری خداوندی
مجھ پر ثابت ہوئی ہے پھر کس طرح اپنی پردہ دری کو مین گوارا کرون جمشید نے کہا اچھا تو کیا کرشمہ خداوندی دیکھا چاہتی ہے بیان کر اوس عورت
نے کہا بس تیری خداوندی کا یہی ثبوت کافی ہے کہ مین اپنی مراد دلی کو پہونچون جمشید نے کہا اے عورت بہر حال مطمئن رہ جو مراد دل تو نے ظاہر
کی ہے وہ چندان دشوار نہین ہے بہت سہل طرح سے برآئیگی مگر مین یہہ پوچھتا ہون کہ جس حال مین تو خود بالغہ ہے پھر تیری خالہ کو تیرے معاملہ مین کیا
دخل ہے کہ بے استرضا تیرے اپنے پسر سے تیرا پیوند کردے ہرگز تیری خالہ کو اختیار نہین ہے کہ جبر و تعدی تیرے ساتھ یہ سلوک کرے ہان اس کے
سوا اگر کوئی مشکل تجھے پیش آئی ہو وہ بیان کر اوس عورت نے کہا اے جمشید ایک شب عالم خواب مین مین نے دیکھا کہ ایک بلندی پر مین بیٹھی
ہوئی ایک عالم ذوق و شوق مین اپنا ساز قانون بجا رہی ہون اور جوق جوق آدمی مجھے سجدہ کرتے ہین اے جمشید مین تجھ سے اس خواب کی تعبیر پوچھتی ہون

کیا ہے جمشید نے سنکر اول سکوت کیا بعد ازان اپنے دل مین ایک تعبیر طیب یا لبس تازہ اختراع کی اور علانیہ کہا اے جمشید اگر یہ زن ماہ پارہ باوصف پری
زبانی و شیرین بیانی کیسقدر حسن و جمال بھی رکھتی ہو البتہ مین اوسے اپنی محبوبی مین قبول کرونگا اس صورت مین جو شخص مجھے سجدہ کریگا گویا اوس شخص نے
اس عورت کو سجدہ کیا کیا معنی کہ وہ خداوند کی مدخولہ ہوگی پس یہی تعبیر اوس کے خواب کی صحیح ہے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند طبیعت مجردہ نے اس
عورت کو اپنے فرزند کی ہم بستری کیواسطے تجویز کیا ہے اور عالم حجاب مین خداوند کی اوسے ہدایت ہوئی ہے کہ تو میرے فرزند کے پاس جا اور اوسے اپنی
صحبت بوس و کنار سے خوش کر بالآخر جمشید نے اپنے دل مین تعبیر مذکور تراشی اور اوس عورت سے کہا اے نازنین تو اول اپنا روے حسن آرا ایکنظر مجھے دکھادے
پھر اپنے خواب کی تعبیر مجھسے سن اوس نازنین نے بسبب شرم و حیا کہ مقتضاے ناز و غمزہ دلربائی ہے انکار کیا اس اثنا مین مہتر بہنزاد عالم نہنگ سعدی اوس صحبت
مین آیا اور وہ کلمات سنکر یکبار اوس عورت کے عارض و رخسار سے پردہ نقاب اور گوشہ مقنع اوٹھا لیا اور کہا ایعورت ناقص العقل مجلس خداوند مین روے
افروز کو پوشیدہ رکھنا مناسب نہین ہے بس اب شرم و حیا کو بالاے طاق رکھو اور جلوہ جمال ماہ مثال اپنا خداوند کو دکھاؤ اور اپنے سخنان دلفریب سے
خداوند کو محظوظ کرو ایعورت اسوقت صحبت تخلیہ مین بجز میری ذات شریف کہ خداوند کا ندیم و مصاحب قدیم ہون کوئی دوسرا غیر مخل صحبت نہین ہے پھر اسقدر
شرم و حجاب کرنیکا کیا معنی غرضکہ مہتر نہنگ نے اوس عورت کے چہرہ سے گوشہ نقاب اولٹ دیا اوس عورت نے کہا اوہ صاحب تم بھی عجب چیز ہو کہ دختران ناکتخدا
کو مردان نامحرم کے روبرو بیحجاب کرتے ہو اگر اسوقت میرا کوئی وارث اصلی پیدا ہوجاتا مفت میری شامت آجاتی تمہارا کیا نقصان ہوتا نہین صاحب
مجھے ایسی باتین خوش نہین آتین مین کیا جانون خداوند کون ہے اور جمشید کس جانور کا نام ہے مین ایک غرض خاص لیکر آئی ہون ہان میری مراد دلی بر آتے
مین اوسوقت سمجھتی کہ جمشید خداوند ہے تمنے ناحق مجھے رسوا کیا نہنگ نے کہا ایعورت تو آشفتہ نہو خاطر جمع رکھ تیری مراد اصلی قریب تر ظہور مین آنیوالی ہے
تجھے بخوبی خداوند جمشید کی خدائی کا حال کھل جائیگا راوی کہتا ہے کہ جسوقت مہتر نہنگ نے اوس عیارچہ کے رخ سے پردہ نقاب باز کیا تھا وہ
ساعت معینہ بہرہ کی تھی اسی عنایت سعید مین وہ رخ یار کہ عجیب الفعل چہرہ پر آگیا تھا مجبور ہو اوٹھا نے نقاب کی حسب مقصود اوس رخ ماہ الکیفیت نے
اپنا جلوہ دکھایا یعنی وہ عیارچہ ایسی زن صاحب حسن و جمال کی شکل و شمایل سے آراستہ ہوا کہ ہرگز اصل و نقل مین فرق نرہا تھا ہر گاہ جمشید نے وہ صورت
دلفریب دیکھی ہزار جان سے والہ و فریفتہ ہوگیا یعنی جمشید کیا دیکھتا ہے کہ ایک زن نوخاستہ ماہ پارہ سراپا نشہ جوانی اور جوش شباب مین مست لیکن پانزدہ سالہ
کمال حسین و خوش جمال ہے وہ دیکھتا تھا کہ جمشید کے ہوش و حواس بجا نہ رہے دیر تک اوس کے حسن عالم افروز کو دیکھتا رہا بعد ازان اوس نازنین کو دست گرفتہ
گوشہ خلوت مین لیگیا اور کہا ایجان جہان قسم ہے مجھے اپنی تقدیر خداوندی کی تیرے خواب کی یہی تعبیر ہے کہ تو مجھے خداوند دلدادہ کو اپنی پیوندی مین
قبول کرے تاکہ پہلو نشینی سے مرتبہ محبوبیت تجھی حاصل ہوجاے اوس وقت جو شخص اس مبارکباد مین مجھے سجدہ کریگا گویا اوس نے تجھے سجدہ کیا کیونکہ
عاشق و معشوق مین کچھ فرق نہین ہوتا ہے کہ مال و متاع اور جان و دل تک ایک ہوتا گویا عاشق و معشوق ایک جان و دو قالب ہوتے ہین ادہر یہ
اسپ ایک لمحہ اپنا قانون شروع کر کہ کچھ نشہ شراب اور ترنگ سرور مین حظ نفس حاصل ہو اور یہہ وقت صحبت خوش گذرے غرضکہ جمشید نے اوس خوشی
مسرت مین جملہ یاران صحبت کو یعنی ضحاک نسکوس اور بکران شاہ خارجی اور نصرون ریحی و الیو حاکم و اشیود دلیمی و اقیموس و نجاشی وغیرہ کو بھی طلب کیا یہ
سلاطین نامدار جمشید کی مجلس تخلیہ مین حاضر ہوے الا افلاطون نے عذر و انکار کیا اور کہلا بھیجا کہ مین اسوقت وہان آنیسے معذور ہون آج میری
طبیعت کسلمند ہے مین نہین آسکتا مجھے معاف رکھو حاصل کلام اوس سرہنگ بچہ پر فطرت نے جمشید کی فرمایش سے اپنا ساز قانون ہاتھ مین لیا
اور بجانا شروع کیا اثناے قانون نوازی مین اداہاے چہار باشارہ چشم و ابرو ایسی خرچ کین کہ جمشید بلکہ تمام حضار مجلس اوس کی اداہاے دلفریب
پر مفتون ہوگئے بالآخر اوس عیار بلاے روزگار پرکالہ آفت نے ایک فصل ایسا قانون بجایا کہ تمام اہل مجلس محو و بیخود ہوگئے اور ہر ایک کو
سکتہ کی نوبت پہونچی جمشید بیچارہ کا یہ حال تھا کہ ہر ساعت و ہر لحظہ اوس کی اداہاے دلربایانہ پر صدقہ و قربان ہوتا تھا اس اثنا مین آلات
میکشی مجلس مین حاضر ہوے مہتر نہنگ سعدی نے اول ہی اوس شراب مین اپنا تصرف کامل کر رکھا تھا یعنی جتنا شیشہ ہاے شراب مین اپنے بیہوشی

تند و تیز لا رکھی تھی وہی شراب ان آشامون کے واسطے موجود کر دی ہرگاہ صحبت می نوشی گرم ہوئی اور ساغر کا دور چلنے لگا نہنگ نے
جام ہائے لبریز ہر ایک اہل مجلس کو پلانا شروع کیا جب تمام یاران جلسہ نشہ شراب سے بدمست و لایعقل ہو گئے نہنگ نے اوس عیار بچہ کو اشارہ
کیا اوس سرہنگ بافطرت ذکر وافعی اسم بامسمے تھا ساقی گری کی خدمت اختیار کی اور شیشہ و جام کو بہزار کرشمہ و ادا ہاتہ مین اوٹھایا
اور نوبت بنوبت ایک ایک جام اوس شراب زہر قاتل کا یاران جلسہ کو پلانا شروع کیا جب ہر ایک نے دو دو تین تین جام لبریز نوش کئے اوس
بادہ مردافگن ہوش ربا کے زہر مار کرتے ہی ہر ایک کی حالت دگرگون ہوگئی اور طغیانی نشہ مین سخنان مضحک و مزخرف بکنے لگے اور ہر
ایک عالم مستی و مدہوشی مین رقص مستانہ کرنے لگا اور اوسی حالت وجد و رقص مین جو زمین پر گرا پھر نہ اوٹھا اوس طرف مہتر نہنگ عیار
طرار نے تمام عملہ و فعلہ اور ملازمان جمشید کی اوسی شراب بیہوشی آمیز سے دعوت کی ایک ساعت کے بعد تمام و کمال اہل جلسہ و مردان
بہرہ و چوکی از خود رفتہ ہو گئے ہرگاہ مہتر نہنگ بہمہ وجوہ مطمئن ہوگیا اس اثنا مین ذوات بابرکات سرحلقہ عیاران زمان سرہنگ خنجر گذار
یعنی یعقوب حرامی جو ایک عرصہ سے بہ تبدیل صورت اوس مجلس مین موجود تھے عین وقت پر ظاہر ہوئے اور نہنگ کی مدد مین شریک
ہو گئے نہنگ نے اول جمشید کو ایک چادر عیاری مین باندھا اور اوٹھانے کا قصد کیا مگر اوس مردک کا گولہ بار اسقدر سنگین تھا کہ کسی طرح
جنبش نکرتا تھا مہتر نہنگ نے اوس گولہ بار کے اوٹھانے مین ہر چند سعی کی لیکن اوس مردود کا بار سنگین ہرگز اوٹھ نسکا کس واسطے کہ
جمشید پلید کے بدن پر ہر روز روغن سحر ملا جاتا تھا اس سبب سے اوس پلید کا جسم سنگ و آہن کی مانند سخت و گران ہوگیا تھا نہنگ حیران
ہوا اور کہا اے ظریف یہ کیا ماجرا ہے مین عجب حیرت مین ہون کہ پہلے کبھی اس کافر کا بار اسقدر سنگین نتھا اب کیا آفت اسپر نازل ہوئی ہے
کہ مطلق جگہ سے جنبش نہین کرتا ظریف نے کہا شاید یہ وجہ ہو کہ اعمال سحر کے سبب سے گران وزن ہوگیا ہو کیا معنی کہ مین بھی اکثر اوس کے حالات مین
نسبت سابق تغیر پاتا ہون کچھ تعجب نہین کہ سحر کے باعث اوس کے بدن مین سنگینی پیدا ہوگئی ہے بالآخر نہنگ نے اوس گولہ بار کو کھولا اور جمشید کی
ریش و بروت کو تراش کر تمام و کمال گوہر و مروارید بیٹے اور زنبیل عیاری مین داخل کئے بعد ازان جمشید کا چہرہ رشت رنگہائے گوناگون سے
رنگا یعنی نصف چہرہ سیاہ کیا اور نصف زرد رنگ کر دیا اور جابجا خال و خط سے اوس کی صورت مضحک کو آراستہ کیا عجب شکل درست ہوئی کہ ابلیس
لعین بھی اوس مردک کے بشرہ کو دیکھکر خندہ زن تھا غرضکہ جب اس کام سے فرصت پائی نجاشی و بکران شاہ و نصرون حبشی و اشبوط ملی
کی طرف متوجہ ہوا اور ہر ایک بدسگال کو باشکال گوناگون و صور بوقلمون درست کیا یعنی کسیکا رنگ چہرہ نصف سیاہ اور نصف سفید اور کسی کا روئے
نحس زرد و کبود و بانواع خط و خال و نقش و نگار آراستہ کیا بعد ازان اون مسخرون کو بالائے سقف لیگیا اور ہر ایک کو بجائے کنگرہ و برج
برابر استادہ کیا اور ہر ایک کی ریش و بروت کو بیک قلم صاف و پاک کر دیا لیکن اشبوط کی نصف ریش تراشی اور نصف کو مختلف الالوان رنگ دیا
اور موہائے ریش مین زنگولہ خورد جسے اہل ہند گھنگرو کہتے ہین باندھ دیئے تاکہ زنگولہ ہائے مذکور حرکت کرتے رہین اور صدائے عجیب و غریب پیدا ہو
اوس صدا و آہنگ کو سنکر مردمان لشکر تماشا دیکھین ہرگاہ نہنگ مصری مہتر مہتران ان کی سازی اور صورت آرائی سے فارغ ہوگیا جملہ ملاعین بوالعجب کی پشت
و کمر کو قبہ ہائے برج جہان نما سے ریسمان مضبوط باندھ دیا تاکہ حالت سرشاری و طغیانی نشہ مدہوشی مین زیر برج نگرین اسیطرح اشبوط
مسخرہ کو اون سب مین بصورت عجیب و غریب درست ہوا تھا وسط سقف پر بجائے برج استادہ کیا اور ایک چوب مستحکم سے باندھا بعد ازان
یعقوب حرامی نے ایک روغن عملی کیسہ عیاری سے نکالکر اون عجوبہ صورتون کے چہرہ پر ملا اور ہر ایک کے دست بستہ مین کفش ہائے کہنہ ریسمان مضبوط باندہ
دین نہنگ نے پوچھا اے استاد یہ روغن کیسا ہے جو تم ان کے چہرہ پر ملا اور یہ کفش ہائے کہنہ کس وجہ سے انکے دست مین باندھی ہین اسکی علت غائی کیا ہے
یعقوب نے کہا اس روغن کا خواص یہ ہے کہ ہرگاہ ان ملاعین کے ہوش و حواس درست ہونگے اور کسیقدر بیہوشی رفع ہوگی اوسوقت ان کے بشرہ مین بہ
خارش و سوزش پیدا ہوگی کہ بیسبب بیتابی و بیقراری چلانے لگے اوسوقت تم تماشا دیکھنا کہ یہ ملاعین کسقدر اپنے چہرہ اور بشرہ پر تپانچہ مارتے ہین

تند و تیز کا حلق سے اوترتا تھا کہ اون کم ظرفون کا کام تمام ہوگیا ہر ایک غافل و بیہوش ہوکر ایسا زمین پر گرا کہ کسیکو اپنے سر و پا کی خبر نہ رہی
اوس وقت نہنگ اور یعقوب سرہنگ نامدار برج جہان نما سے اوترے اور دونون عیار طرار گپ زنان اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوئے
منوز نیم فرسخ راہ طے کی تھی کہ روبرو سے فرشاق و قرشاق شقی جو طلایۂ لشکر پر یا ہو تھے مع مردان چند ملاعین راہ میں عیاران نامدار سے
دوچار ہوئے ہرگاہ اون ملاعین نے دیکھا کہ تین شخص اجنبی بوضع عیاران پشتارہ دوش پر رکھے ہوئے باقدام سرعت و استعجال چلے جاتے
ہیں اون نابکارون نے فریاد کی بابش نابش الفیلان تم کون ہو کہ اس وقت نصف شب میں اس طرف سے گذرے ہو سچ بتاؤ تم کہان جاتے ہو اور یہ گٹھلے
بار تمہارے کن شے پر کس شے کا ہے اس گٹھلے بار کو کھولو اور ہمیں دکھاؤ یعقوب اور نہنگ نے جلدی تمام اوس پشتارہ کو ظریف عیار کے حوالہ
کیا وہ عیار طرار پشتارہ کو اوٹھا کر باد صرصر کی مانند اپنے لشکر کو روانہ ہوا بعد ازان نہنگ و یعقوب دونون دلاور دوران تیغ و خنجر غلاف سے کھینچ کر
اون روسیاہون کے مقابل ہوئے اور کہا اے حرامزادہ نابکار تم ہمارا حال کیا پوچھتے ہو اے کور چشمو تم نہیں جانتے کہ ہم حمزہ کے داماد ہیں اور
یعقوب و نہنگ ہمارا نام ہے وہ دونون روسیاہ یہ جملہ سنکر با شمشیر عریان یکبار ان عیاران نامدار پر حملہ آور ہوئے یعقوب و نہنگ بھی شعلۂ جہندہ
اور برق لامع کی مانند بانیچہ ہائے و شمشیر شکار اون ملاعین کے انبوہ میں در آئے طرفۃ العین میں چند روسیاہون کو خاک و خون میں غلطان
کردیا اسی اثنا میں وہ دونون سردار فرشاق و قرشاق مقابل ہوگئے یعقوب نامدار نے قرشاق کو خنجر آبدار سے ہلاک کیا اور فرشاق فرسنگ
کو نہنگ مصری نے تیغ خونخوار شگاف سے قلم کیا بعد ازان دونون دلاور اوس ہنگامہ سے مثل تیر شہاب نکلکر اردوئے معلی میں داخل ہوگئے
امیر محمد و امیر مجاہد الدین نامدار نے اول یہ وقایع مجمل ظریف عیار کی زبانی سن لیا تھا اب یعقوب و نہنگ دونون عیاران نامدار نے بتحریر بیانی
مفصل و مشرح بیان کیا ہر دو دلاوران لشکر اس حال تعجب خیز کو سنکر اسقدر ہنسے کہ شدت خندہ سے غش ہوگئے اب جمشید کا حال
سنو ہرگاہ وہ باقیماندہ شب گذری اور علے الصباح مردمان لشکر حسب عادت اپنے حوایج ضروری کے واسطے لشکر سے نکلے پائین برج
جہان نما عجب تماشائے حیرت افزا دیکھا اور عجیب و غریب مختلف الالوان صورتیں نظر آئین کہ مدت العمر میں ایسی اشکال دیکھنے میں نہیں آئی تھیں یعنی
نگہبانان برج تمام و کمال مست و بیہوش پڑے ہیں ہر شخص اون کی شکل کو دیکھکر متحیر ہونیلگا بعضے یہہ کہتے تھے کہ یارو آج یہہ کیسا سامان
عجیب اور تماشائے نادر نظر آتا ہے جو کبھی آج تک ہماری نظر سے نہیں گذرا معلوم ہوتا ہے کہ خداوند نے اپنی قدرت تازہ سے کوئی مخلوق
جدید عجیب الاشکال پیدا کی ہے یا کوئی تماشائے جدید اور مقدرات تازہ اپنے بندون کو دکھانا منظور ہے دوسرے نے کہا ابے الفلان تو چشم غور
دیکھ واللہ یہہ تماشائے عجیب الکیفیت اور سامان نادر الحقیقت دیکھا نہ سنا تو پائین برج کیا دیکھتا ہے بالائے سقف بام مشاہدہ کر بارے صور
دیدہ اور اشکال بوالعجب نظر آتی ہیں اور ہرگز تمیز نہیں ہوتی کہ یہہ انسان ہیں یا کچھ اور ہیں کہ جانوران عجیب الخلقت ہیں الفلان ذرا یہان
دیکھ کہ خداوند نے کیا کیا اشکال نو بنو تقدیر کی ہیں الحق کہ یہہ قدرت تقدیر خداوندی کو سزاوار ہے واہ کیا کیا اشکال مختلف الاوضاع
خداوند نے تقدیر کی ہین معلوم ہوتا ہے کہ نگہبان و پاسدار آستانہ خداوندی کریم ہے اس لئے خداوند نے چند اشکال تقدیر کی ہین دوسرے نے
کہا اے شخص تو نہیں جانتا قضا و قدر کا متعلق اسی کا نام ہے آج خداوند نے اپنا جلوہ قدرت اور کرشمہ خداوندی دکھایا ہے اسی اثنا میں اون
ملاعین بالائے برج کے دماغ سے اثر بیہوشی رفع ہوا اور بخار مخمور القتل نے بھی اپنا اثر کیا یکبارگی خارش بیہوشی ہر ایک کے جسم میں پیدا ہوگئی اور
اسقدر اون کے سر کے بشرہ پر خارش ہوئی کہ وہ نابکار شدت خارش سے بیتاب و بیقرار ہوگئے اور بےاختیار [illegible] اپنے سر و صورت پر مارنا
شروع کیا اور اون کا [illegible] چنانچہ اون کے سر و چہرہ پر ایسا اثر کیا کہ [illegible] کا چہرہ آماس کر آیا [illegible] وہ سیاہ چنانچہ کسی طرح
[illegible] اپنے [illegible] ہوگئے [illegible] پر ایستادہ تھا [illegible] دست کش [illegible] جلد جلد
[illegible] کی حرکت [illegible] زیادہ [illegible] تماشائیون کے خندہ کا باعث ہوئی تھی [illegible]

سے ہوش و حواس درست ہوے کسی لیکن اوس مردک کی بیہوشی زیادہ تر قوی الاثر تھی بعد بحال ہونے حواس کے اوس مردک نے بھی چاہا کہ آتش اپنے کلام
لگا مین راوی پریشان گفتار کے حافظے سے یہ چاہ رہ گیا تھا کہ عیاران طرار نے ہنگام کارسازی شمع ہا سے مجلس تمام و کمال خاموش کر دی تھین
اور بجالا رکھی تھی اوس عالم تاریکی مین جمشید کے عارض و رخسار پر وہ مصوری کی تھی اور خط و خال اوس کے چہرہ پر درست کیے تھے اس کی
وجہہ یہہ تھی کہ مبادا وہ داغ شقاوت اوس کی پیشانی ظلمانی کا کسی عیار کی نظر مین نہ آئے ورنہ معاذ اللہ سخت مشکل پیش آتی واقعی اگر کوئی
عیار بنظر سرسری بھی وہ داغ سحر دیکھ لیتا اوسی وقت بلائے سحر مین مبتلا ہو جاتا اور بے اختیار جمشید کی اطاعت و فرمانبرداری اختیار کر لیتا اس
خوف و اندیشہ سے اون سرہنگان ذوفنون نے عالم ظلمت مین اپنی عیاری کو انجام دیا تھا اور اوس طرف امیر مجاہد الدین والا دعا و مناجات درگاہ
الٰہی مین کر رہا تھا اوس کی اجابت دعا کا اثر بھی ہوا کہ یہہ عیاران طرار اپنے مقصود پر کامیاب ہو گئے آمدیم بر سر داستان اودھر ہر ایک
روسیاہ شدت خارش اور تکلیف سوزش سے متواتر اپنے سر و صورت پر کفش زنی کر رہا تھا ادھر تماشائیان لشکر اون کی اشکال عجیبہ اور حرکات
مضحک پر ایسے خندہ زن تھے کہ قریب خندہ سے ہر ایک کو غشی کی نوبت پہونچ گئی تھی رفتہ رفتہ تمام سرداران لشکر وہان مجتمع ہو گئے اوس وقت
پائین برج جہان نما عجیب ہنگامہ تضحیک برپا تھا کہ قلم اعجاز رقم اوس تماشائے نادر کی تحریر سے قاصر ہے غرضکہ ہر طرف سے صدائے خندہ
اور قہقہہ بلند تھی اوسے واسطے لشکر کے اون کی حرکات کفش زنی کا تماشا دیکھ رہے تھے اور ہر شخص بجائے خود حرف و حکایت بیان کرتا
تھا شدہ شدہ یہہ خبر ضرار شکوہ کے کان تک پہونچی وہ بھی سر برہنہ و پا برہنہ اوس ہنگامہ مین آیا اور یہہ تماشائے نغز بچشم خود دیکھا کہ ایک
طرف جمشید گرفتار مصیبت حالت بدتر استادہ ہے اور ایک طرف سلاطین یاد و یار اپنے سر و صورت پر کفش کاری کرتے ہین اس سامان کو دیکھ کر
اول متحیر ہوا اس اثنا مین وہ پرچہ کاغذ جمشید کی گردن مین نظر آیا ضرار شکوہ نے وہان سے اوس رقعہ کو کھولکر دیکھا اور اول سے آخر تک پڑھا
جمشید بھی اوس کی برابر استادہ تھا اوس کی بیہودگی نے بھی رقعہ کے مضمون کو دیکھا بے اختیار ہنسا اور کہا اے استاد یہہ بہادر مرد شاہ باختری باوصف
اس عظمت و جلال اور شان و شوکت فرمانروائی کے اول تو خود عیار ہے نہ کہ شکست اور ہوا عالم ہوا کہ آج تک ضرب المثل ہے اور لیا
اپنے وہ تضحیک کے واسطے جو کیا کہ مین اوس کی انتہائی پیروی کرون اور یاران معز الدین کے ہاتھ سے اس حال کو پہونچون اے استاد
افسوس ہے کہ تو اوس جلسہ مین شریک نہوا ورنہ میری تضحیک مین کیفیت ہو جاتی لیکن اور فضیحت کا حصہ تجھے بھی ملتا یہہ حال تھا اور تاکاشکر
ہے کہ کوئی آسیب روحانی نہ پہونچا صرف ذلت و رسوائی پر کیا گذری معلوم ہوتا ہے کہ خداوند طینت کو کوئی اسباب نارو اتفاقیہ کرنا منظور ہے لیکن
ہے کہ اب میرا مرتبہ خداوندی مخلوق عالم پر اظہر من الشمس ہو گیا پھر ضرار شکوہ نے کہا اے جمشید یہہ جو کچھ ہوا سو ہوا یہہ وہ جان کی امان پاؤ اب تم حمام
مین جاؤ اور اس نجاست کو غسل سے پاک کرو بعد ازان ضرار شکوہ نے اون اکابران کے سر و صورت اور اوس نجاست کو دھویا اوس وقت اون کا
اذیت و تکلیف خارش سے نجات پائی پانچم ایک ہفتہ کامل ضرب کفش کاری کا آماس اون کے عارض و رخسار پر موجود رہا اسی طرح ضرار شکوہ نے
سرداران لشکر کا حال دیکھا کہ عجیب و غریب صورتون کی فرش مکان پر پڑا تھا اور تمام مکان نجاست سے خراب ہو رہا تھا ضرار شکوہ نے اون
نابکارون کو بھی ہوشیار کیا اور تمام مکان کو دھلوایا اس کے بعد ہر چند جمشید نے چاہا کہ اوس عیار سے کسی طرح ملاقات ہو لیکن باوجود جستجو
ملاقات نہوئی بلکہ اوس ساحر کا پتہ و نشان تک معلوم نہوا کسی واسطے کہ اوس ساحرہ نے اپنے نقاب کو ایسا مخفی کیا تھا کہ ضرار شکوہ تک
اوس کے حال سے واقف و آگاہ نہ تھا آخر جمشید پلید نے بسبب بیباکی اور تمسخر کے غلطی عظیم مین ایک شب طبل جنگ بجوایا اوس طرف
لشکر اسلام مین طبل ردمی بجا اور دونون لشکر کارسازی جنگ مین مشغول ہوئے راوی سلسلہ بند افسانہ ان لشکرہائے جنگجو کو
آراستگی ساز و یراق مین مصروف چھوڑ کر ذکر صاحبقران نامدار شاہزادہ معز الدین والا مقدار سے
بیان کرتا ہے راوی داستان گذار نے اس مقام پر یہہ لکھا ہے کہ جب صاحبقران اکبر سلطان واجب التعظیم شاہزادہ

کرائی دختران نیک نہاد کے کار خیر اور بزم عقد مین شریک مین لیجانے دونون شاہان جم جاہ کے صاحبقران گیتی ستان بدولت
اقبال ساعت محمود اور اوان مسعود مین بجاہ و احتشام و جلوس مالاکلام مع سرداران نامدار و سلاطین ذی وقار بتجمل شاہانہ توسن خوش
خرام طاؤس الفرس پر سوار ہو کر شہر عشرت مکدہ سے نکلا اور قلعہ یاقوت نگار کی طرف بصد جاہ و جلال روانہ ہوا سلطان ابوالحسن بجوہم
رکاب گرفت ہمراہ سواری ہمایون تھا غرضکہ صاحبقران اکبر نے اسی تزک حشم روانہ و احتشام ملوکانہ سے تین منزل راہ کو باہستہ خرامی
دس روز کے عرصہ مین اس طرح سے طے کیا کہ وقت شب بجلوس مذکور سوار ہو کر روشنی چراغان و آتش بازی وغیرہ کا سیر و تماشا ملاحظہ فرماتا ہوا
منازل کو طے کرتا تھا اور ہنگام روز بارگاہ گردون پناہ مین باسایش و آرام اور صید افگنی مین اوقات شریفہ کو بمسرت دل و انبساط
خاطر گذارتا تھا چنانچہ وہ روز و شب ایسی خوش حالی و فرحناکی مین گذرتے تھے گویا ہر ایک روز رشک نوروز تھا اور شب شب برات و شب قدر
تھی کوئی متنفس بنی آدم و بنی الجان ہمراہ رکاب ہمایون ایسا نہ تھا کہ ایک لحظہ اوس کو بجز نشاط و انبساط کے گذرتا ہو ہر ایک ادنے و
اعلے کی اوقات بخوشدلی و خوشحالی اور عیش و طرب مین بسر ہوتی تھی غرضکہ شاہزادہ کامگار سلطان فلک وقار نے بتزک شایان
ہر کوہ منازل سفر کو بعیش و عشرت طے فرمایا اور ساعت سعید میمنت مزید مین قلعہ یاقوت نگار کے حوالی مین تشریف لایا اور خیام سپہر
احتشام مین نزول اجلال فرمایا ہر گاہ شہریار فلک سریر بارگاہ رفعت آستان مین داخل ہوا سلطان شمقوس و ملک افروز شاہ
پادشاہ طلسم صاحبقران گیتی ستان کی خبر سنکر بیرون قلعہ یاقوت نگار بہر استقبال حاضر ہوئے اور سعادت قدمبوس حاصل کی
روز سیوم حکیم قسطاس الحکمت و حکیم ابوالمحاسن و حکیم آتش جان و حکیم عنقر طالوس یعنی چارون حکماے والا منزلت بھی تشریف لائے
اور شرف جمال صاحبقرانی سے مشرف ہوئے راوی کہتا ہے کہ کارپردازان چالاک دست نے اول ہی قلعہ یاقوت نگار کو آئین
بندی و روشنی چراغان وغیرہ آرایش سے نمونہ فردوس بریں بنا رکھا تھا اور ایسی زینت و رونق دی تھی کہ چشم سپہر باوجود فروغ
انوار انجم اوس آرایش کے مشاہدہ سے خیرہ و خیرہ ہوئی تھی بارگاہ [illegible] قلعہ یاقوت نگار کے بازار پر [illegible]
اطلس و کمخواب اور مخمل کاشانی سے سراسر پا انداز مین فرش کیا گیا تھا جس طرح [illegible]
[illegible] رشک نگارخانہ چین بنا ہوا تھا [illegible]
[illegible] آسمان سے سوا [illegible]
سواری زنانہ اول قلعہ یاقوت نگار مین داخل ہوئی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خوان ہائے زر و جواہر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] طاؤس الفرس پر سوار ہو کر [illegible]

[illegible]

طبقہا ے گوہر برافشاندند	بآن شاہ ہم عقد او خواندند	عروسے بصد زینت و کر و فر	کہ او را لقب بود روشن گہر

غرضکہ شیخ احمد عرب نے بعد تحیت و فرحی صیغہ عقد پڑہا اور ملکہ صبح ولکشا کو شاہزادہ والا قدر کے سلک ازدواج مین داخل کیا بعد ازان شہریار فلک وقار صبح روشن گہر کے باغ مین تشریف لایا اور بدستور مذکور حکماے موصوف نے صیغہ متعہ مین ملکہ روشنگہر کو منعقد کیا اوس روز عجب ہنگامہ شادی اور طرفہ غلغلہ شادمانی چار طرف برپا ہورہا تھا کہ در و دیوار سے آواز مبارکی چلی آتی تھی قصہ مختصر بعد عقد و نکاح اور اداے رسم معمولی ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ ناطقہ نے صاحبقران گیتی ستان سے کہا اور ہر چند مقدمہ زفاف مین دونون خواتین وفاشعار مصر ہوئین لیکن شہریار نامدار نے منظور نہین کیا اور فرمایا اے ملکہ ہاے آفاق تمہاری محبت و وفاشعاری مین کوئی شک و شبہ نہین ہے مین خوب جانتا ہون کہ تم خواتین ذوی الالفت اپنی فرط مہر و وفا سے یہہ کلمہ فرماتی ہو مگر شرط آدمیت اور مقتضاے حمیت نہین ہے کہ مین تمہارے حقوق وفا کو یک لخت بالاے طاق رکھدون اور ایک امر بکر حظ نفس کو قبول و منظور کرلون خاطر جمع رکھو انشاء اللہ تعالے یہہ مقدمہ بھی قریب تر بعد عقد کبرالفصال پاویگا غرضکہ بعد سرانجام عقد و نکاح اور انصرام شادی صاحبقران اکبر عیش و عشرت مین مشغول ہوا اور خواتین آئینہ رخسار کی صحبت بوس و کنار مین بہ مسرت و شادمانی شب و روز بسر فرماتا ہے چنانچہ اوس والا تبار نے چندے روز اسی صحبت پاکیزہ اور عیش و عشرت مین بسر کیئے کہ گاہے ملکہ شمسہ تاجدار کے پرتو جمال ماہ مثال سے بہرہ مند ہوتا تھا اور گاہے ملکہ نوبہار گلشن افروز کی ہم آغوشی سے شادکام ہوتا تھا اور گاہ ملکہ ناطقہ روشن بیان کو کنار شوق مین لیکر دل آرزومند کو تسکین دیتا تھا اور کبھی ملکہ صبح دلکشا اور ملکہ صبح روشن گہر سے گرم اختلاط ہوکر اون کے لب و رخسار شکر بار سے بوسے لیتا تھا اور گاہ گاہ طلعت پری و گوہر بزم افروز کی طرف بھی دست ملاطفت دراز ہو جاتا تھا اور اوس والا تبار کے دل آرزومند کی حسب دلخواہ کوئی ناکامی نہ تھی غرضکہ وہ با ہم طرب و شادمانی صاحبقران گردون سریر کے بزرگان بزم عیش و کامرانی بسر ہوا کیئے بالآخر ایکروز صاحبقران اکبر نے حکیم فیلاس سے فرمایا اے استاد عالی منزلت آپ حضرت کیا ارشاد فرماتے ہین کہ اس ہنگامہ تعیین کو کیا کرنا چاہیئے کس واسطے کہ اب ہر وقت و ہر لحظہ میرا خیال لشکر کی طرف متعلق رہتا ہے اور مین شب و روز اسی فکر و تشویش مین مبتلا رہتا ہون کہ شیشیہ کی مانند ایک دشمن قوی لشکر کے مقابل ہے اور وہ کینہ ور مفسدہ پرداز عالم ہمیشہ درپے پرخاش ہے مبادا کوئی خرابی واقع ہو حالانکہ مجھے یہہ توقع اطمینان ہے کہ والا دران چند لشکر مین ایسے موجود ہین کہ شیشیہ مردود کی بیخ و بنیاد سطح گیتی سے کندہ کر دینگے یا ہم لشکر کا خبرگیران حال ہونا ضرور ہے علاوہ ازین میری والدہ موجود گی مین والد والا مقام نہایت مضطر و بیقرار ہونگے معہذا مین چاہتا ہون کہ حضرت میرے حال پر زیادہ تر توجہ مبذول فرمائین کہ مقدمات جنگ اور معاملات بزم و شادی جلد تر فیصل ہو جائین تاکہ مین فرصت پاکر اپنے والدین کی سعادت قدمبوس حاصل کرون کیا معنی کہ اب میرا دل مشتاق منزل والدین کی زیارت جمال کا نہایت مشتاق ہے کس واسطے کہ ایک زمانہ دراز گذر گیا کہ والدین کے پرتو جمال سے محروم ہون ہر دم و ہر لحظہ مہر مادری اور شفقت پدری یاد پر امید خاطر رہتی ہے حکیم فیلاس والا منزلت نے فرمایا اے شاہزادہ کامگار فضل کردگار اور مدد اقبال سازگار سے اب کوئی کار اہم دشوار اس طلسم مین باقی نہین رہا ہان اگر ایک کار سہل باقی ہے وہ چندان دشوار نہین ہے اب تمکو اس معاملہ مین لوح راز دار طلسم سے مشورہ لینا چاہیئے دیکھو لوح طلسم کیا ہدایت و ارشاد ہوتا ہے جیسا تمہارے سوال کا جواب ملے اوسی کے موافق تعمیل کرو صاحبقران اکبر نے اوسی وقت وضو کیا اور بہ نیت مشورہ لوح طلسم کو دیکھا لوح مین یہہ عبارت مرقوم پائی کہ اے سید عالی نسب والا حسب اے شاہزادہ کامگار اے زوج شمسہ تاجدار الحمد للہ والمنہ کہ تمہارا کار سرمو بہ فضل و کرم ذوالجلال اور بمدد بخت و اقبال حسب دلخواہ تمہارے سرانجام پا چکے یعنی مراحل اربع طلسم تمام و کمال مفتوح ہوئے چنانچہ یاقوت اور خزائن موفور مع اشجار جواہر

وجہل چراغ سلیمانی وشجرۃ الذہب باب طلسم حیرت کدہ آصفی مع دختر ابو عامر فردوسی جلادت شیا تمہارے تحت وتصرف مین آچکین اب تم
بفراغ خاطر تمام مال ومتاع پر صاحبی کرو اور بعد فراغ عقد صبح روشن گہر دختر ملک افسر شاہ بادشاہ طلسم بیضا تم حصار طلسم کو بھی
باطل فرماؤ جو کائنات طلسم مین یہی ایک حصار باقی رہگیا ہے بعد باطل کرنے حصار طلسم کے تم بدولت واقبال مظفر ومنصور طلسم سے
منصفت فرمانا اور آرزو سے مطلب مین تشریف لیجانا کہ دشمنان دین اور کفار لعین کو کہ اوس وقت اون لشکر اسلام پر واسطے جنگ علے ترکتاز
لشکر پیکر پر یورش کارزار تنگ کر رکھا ہوگا مستاصل فرمانا اور بعد انفصال مہم جنگ وپیکار بخاطر جمعی تمام سامان جشن عروسی مین تمہارے ادا
عیش وشادمانی مشغول ہوتا اور شکر خداوند منعم حقیقی کا بجا لانا اے شاہزادہ آفاق گیر آگاہ ہو کہ یہہ حصار طلسم صرف ایک عمل پر وابستہ ہے
اور بطلان طلسم کا طریق یہہ ہے کہ باہین قلعہ یاقوت نگار وقلعہ عشریہ کے وسط راہ سے دست راست کی جانب تشریف لیجانا ایک
ایسے مقام مین پہونچوگے جہان ایک احاطہ مختصر تمکو نظر آئیگا اوس احاطہ کے چار جانب چار دروازے ہونگے اور ہر ایک دروازہ پر
ایک ایک عفریت کوہ پیکر باشکال مہیب موجود پاؤگے ہرچند اون عفریت دیو پیکر کی شکلین ایسی مہیب ہونگی کہ اون کے مشاہدہ سے
رستم وافراسیاب کا زہرہ آب ہوگا اوس وقت تمکو چاہیئے کہ زاغ مہرہ کو بازوے مبارک پر باندھ لینا کہ نظر سے ناپید ہو جاؤ اسوقت کہ
یہہ عمل زاغ مہرہ بھی آخرین عمل ہے پھر اوس مہرہ کا اثر مطلق برطرف ہوجائیگا تم اس عمل کے بعد جس دروازہ سے تمہارا دل چاہے
اوس احاطہ یعنی چاردیواری مین داخل ہوجانا تمکو اوس حصار مین ایسا کارخانہ قدرت اور تماشا حیرت افزا نظر آئیگا کہ تم متحیر رہوگے لیکن
بعد دیکھنے اوس تماشے کے دروازہ مشرقی سے باہر چلے آنا اور اوس دروازہ کے عفریت نگہبان کو بزور وقوت دست حقپرستی ذلیل و
کرنا ہرچند وہ عفریت ابتدا بغرض فریب کے تمکو صاحب لوح جانکر بخوشامد وچاپلوسی سخنان کذب وفریب سے پیش آئیگا اور اسلام قبول کرلیگا
لیکن تم اوس کے قول کو ہرگز باور نہ کرنا اس لیئے کہ وہ نابکار سراسر مکار اور سرتاپا دروغگو ہے پھر ضرور ہے تم اوسے قتل کرنا بعد ازان
دروازہ شمال کی طرف جانا اوس دروازہ کا عفریت بھی تم سے بخوشامد پیش آئیگا اور انواع واقسام سخنان تہدید سے تمکو دھمکائیگا
مگر تم اوس کے سخنان مکر وفریب پر التفات نکرنا بلکہ اوسے اپنے مقابلہ پر طلب کرنا اور بعد رد وبدل سوالات اوس عفریت کو زبون کرنا
اپنے مقابلہ ہونے سے وہ عفریت خدا پرست ہوگا اور تمہاری اطاعت قبول کرلیگا بعد ازان تم دروازہ جنوبی کی طرف جانا اور یہہ عفریت مذکور
عفریت باب المغرب کو مطیع کرنا پھر باب الجنوب کی طرف عفریت چہارم کو بشمشیر آبدار قتل کرنا اوس وقت حصار طلسم تمام وکمال باطل
ہوجائیگا اور قلعہ اعلے وقلعہ یاقوت نگار وغیرہ مقامات طلسم متصل اوسکے قریب نظر آئینگے اگرچہ اوس وقت طلسم بیضا بالکل برطرف
ہوگا مگر طلسم جبل اعلے اور قصر اخضر قایم وبحال رہیگا اور طلسم کے برطرف ہونیکا طریق اور صورت سے مقرر ہے ہرگاہ اوس کا وقت
آئیگا تمکو آگاہی ہوجائیگی بس اب تم تشریف لیجاؤ اور حصار طلسم کو مفتوح کرو اگر کوئی امر دریافت کرنا ہوگا پھر لوح کو دیکھنا والسلام
صاحبقران اکبر نے لوح کو بوسہ دیا اور گلے مین ڈالا بعد ازان حکیم بالینوش سے کیفیت جواب لوح سے [illegible] کی حکیم [illegible] نے
فرمایا اے شہریار والا تبار اب تاخیر نکرو بسم اللہ تشریف لیجاؤ اور جس طرح لوح سے ارشاد ہوا ہے انصرام فرماؤ الغرض شاہزادہ نامدار
صاحبقران ابن تمرتاش فورًا اوسی روز حسب ہدایت لوح دامن بکمر زدہ روانہ ہوا اور تحمل اظہرا اوسی مقام پر پہونچا وہ محوطہ یعنی چاردیواری
یعنی حصار نظر آئی صاحبقران روزگار نے زاغ مہرہ ساق پا پر باندھا اور نظر سے پنہان اول باب الشرق پر آیا دیکھا کہ ایک عفریت سیہ
اور آدم [illegible] باکمال علامت وصلابت عمود گران دوش پر رکھے کرسی پر بیٹھا ہوا ہے والا کہ صاحبقران اکبر کو طلسم بیضا مین پیشتر ایسے معاملات
نظر تک سے دوچار ہو چکے ہین اور صدہا دیوان خونخوار کو تہ وبالا کر چکے صاحبقرانی ہلاک کیا ہوگر اس ہیبت وصلابت کا کوئی دیو کوہ پیکر انکی نظر
ہاون سے نگذرا تھا واقعی اگر اس عفریت کی شکل مہیب کو رستم دستان وسام نریمان بھی دیکھتے ہم ہراس سے قالب تہی کر دیتے صاحبقران اکبر نے دیکھا

بخت ساز گار پریشان حال ہوتا تھا صاحبقران نے فرمایا اے شخص بس اب زیادہ جوش و خروش حسرت بہتر نہیں ہے مبادا کوئی صورت خرابی کی
برپا ہو جائے تو اول اپنا احوال بیان کر کہ اصل میں تو کون ہے اور یہاں کس سبب سے رہتا ہے اور تیرا اضطراب اصلی کیا ہے اول وہ گریہ
بے اختیار کیا تھا اور یہ سبب شادمانی کیا ہے اور مجھ سے تیری کیا غرض و تمنا متعلق ہے کہ مدت دراز سے تو میرے انتظار میں بیٹھا ہوا ہے اور
جوان نے صاحبقران اکبر کو دست گرفتہ مسند پر بٹھایا اور کہا اے شہریار فرخ فال و اے شاہزادہ بلند اقبال فاتح طلسم بیضا زوج ملکہ ماہ سیما اول تم اس
مسند پر تشریف رکھو اور رنج راہ سے آسودہ ہو لو اوس وقت اس غلام حلقہ بگوش سراپا درد کا احوال کثیر الاختلال استماع فرماؤ کہ یہ کمترین
غلام کس مصیبت و آلام میں گرفتار ہے یہ کہہ کر وہ جوان اوس حجرہ میں گیا اور وہاں سے ایک قہوہ دان نقرہ لے آیا اور طرفۃ العین میں صاحبقران
اکبر کے واسطے قہوہ تیار کیا اور صاحبقران کو پلایا مگر فرط خوشی سے اوس جوان کا وہی حال تھا کہ دم بدم صاحبقران کے تصدق ہوئے جاتا تھا اور بیان
عالم خوشی و خوش وقتی میں دست بدست زنان رقص کرتا تھا صاحبقران اکبر اوس شخص کی اوضاع و حرکات سے نہایت متحیر بلکہ ناخوش ہوتا
تھا اور اوس کو اس حرکت سے مانع آتا تھا غرض کہ بعد ایک لمحہ کے اوس جوان نے ایک مرغ کو ذبح کیا اور سامان پخت یعنی برنج و مصالح اور
منقل و دیگچہ نقرئی وغیرہ اوسی حجرہ سے نکالا اور مرغ مذبوحہ کا گوشت پکانے میں مشغول ہوا اس اثنا میں صاحبقران اکبر کو بار دگر قہوہ پلا گیا صاحبقران
نے کہا اے جوان کرم پیشہ اب تمام مراتب خاطر و مہمانداری ختم ہو چکی کوئی دقیقہ تواضع و تکریم میں باقی نہیں رہا یعنی شربت و قہوہ میں نے بذوق
دل پیا گوشت مرغ جو ہنوز تیار ہو رہا ہے مطمئن ہوں کہ وہ بھی شکم سیر اور بذوق خاطر کھاؤں گا کس لیے کہ مجھے تیری خاطر زیادہ تر عزیز ہے
مگر برائے خدا تو ایک لمحہ میرے پاس بیٹھ اور اپنا حال سراپا حیرت و استعجاب بیان کر کہ میرا خلجان طبیعت دفع ہو اور تیری سرگذشت سے مجھے
آگاہی ہو جائے کہ تو اصل میں کون ہے اور کیا نام رکھتا ہے اور اس مقام طلسم میں کس تقریب سے وارد ہوا ہے یا خاص اسی مقام طلسم کا باشندہ ہے
بالآخر اوس جوان نے صاحبقران کا ارشاد بجان و دل قبول کیا اور بار دگر حجرہ میں جا کر ایک رکابی نقرہ پر از لوز و بادام لے آیا اور صاحبقران اکبر
کے روبرو رکھ دی بعد ازاں دست بستہ عرض کیا کہ اے شہریار جہاں تا حضور اس لوز و بادام سے شغل فرماتے رہیں اور یہ غلام اپنا قصہ گذارش
کرتا ہے صاحبقران اکبر کو اوس جوان کی تکریم و تواضع سے شک گذرا کہ مبادا کوئی مکر و دغا ہو کیونکہ عالم طلسم میں چند بار ایسے معاملات
پیش آ چکے ہیں یہاں بھی کوئی اوسی طرح کا معاملہ پیدا نکلے کس واسطے کہ یہ شخص یعنی یہ شخص ہر بار لوز و بادام کے کھانے میں اصرار کرتا ہے
علاوہ اس کے اس نوجوان نے کمال تپاک و محبت سے میری دعوت و مہمانی کا سامان بھی مقبول کیا ہے بہر حال اس معاملہ تازہ میں لوح
ہادی طریق سے مشورہ لینا چاہئے دیکھوں کیا ارشاد ہوتا ہے آخر کار صاحبقران اکبر نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اور دیر تک سطح لوح میں دیکھتا
رہا کوئی عبارت مرقومہ نظر آئے لیکن ایک حرف بھی لوح میں نظر نہ آیا صاحبقران اکبر سمجھا کہ ہر طرح خیر و عافیت ہے اگر کوئی معاملہ دغا و
فریب کا ہوتا ضرور لوح سے ہدایت ہوتی بہر نوع طبع عالی مطمئن ہو گئی اور بخاطر جمعی تمام اوس جوان کی تواضع قبول فرمائی بعد ازاں صاحبقران
اکبر نے ایک دانہ لوز و بادام نوش فرمایا اور کہا اے شخص ہم نے تیرے پاس خاطر سے یہ تواضع قبول کی اب تو اپنا احوال بیان کر وہ جوان اول
آداب و کورنش بجا لایا اور دو زانو ادب سے بیٹھ گیا بعد ازاں عرض کیا اے شہریار گردون وقار ۵ تا جہان ست در جہان باشی
بہمہ خلق کامران باشی ۵ اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ کمترین غلام حلقہ بگوش ملکہ نشین آہن پوش کا وزیر زادہ ہے اور میری قوم بھی بنی
نوع انسان سے ہے اور خواجہ مرو ملک نام اس غلام کا پدر بزرگوار ہے جو ملکہ نشین کی خدمت میں عہدہ وزارت پر مامور و ممتاز ہے
اس غلام کو بہزاد نوجوان مشہور کرتے ہیں الغرض شہریار بلند اقبال قبل اس کے کہ حضور کا بنا ستہ طلسم میں رونق افروز ہوں سرزمین طلسم
میں یہ آئین و قاعدہ جاری تھا کہ بادشاہان ممالک طلسم فراسیت و گفتار آدم و بنی الجان بسبب اتصال سرحد اور اشتراک
باہم گرانیں ایلچا تھا اور طریقۂ دوستی و رسم نامہ و پیام مستحکم تھے کہ ہر حال میں ایک دوسرے کا شریک و مددگار ہو جاتا تھا

چنانچہ ایک بار لاقوت نے اپنے وزیر فرنوت کو ملک تبتین کے پاس بھیجا اور فرنوت نے چند پیام محبت آمیز لاقوت کی جانب سے ملک تبتین کو پہونچایا
ملک تبتین نے اوسکا جواب با صواب لکھکر اپنے وزیر خسرو ملک کے ہاتھ لاقوت شاہ کے پاس روانہ کیا اوس وقت یہہ غلام بھی باشتیاق سیر و
تماشا اپنے پدر بزرگوار کی ہمراہ ہو لیا تھا چنانچہ خسرو ملک وہ جواب نامہ لیکر شہر عسکریہ مین پہونچا اور ایک ماہ کامل لاقوت شاہ کا مہمان رہا چونکہ اس
غلام کی طبیعت ابتداے عمر سے شکار دوست واقع ہے ایکروز مین بہوس صید افگنی اپنے پدر عالیقدر اور لاقوت شاہ سے رخصت لیکر شکار گاہ
مین گیا اتفاقات قضا و قدر سے وقت مراجعت ایک باغ پر فضا مجھے نظر آیا مین باشتیاق سیر و تماشا اوس باغ مین چلا گیا کہ ایک نظر اس
باغ کو بھی دیکھ لینا چاہیے شاید کوئی شے عجائبات سے نظر آئے ہر گاہ اوس باغ مین پہونچا اور پھر کر سیر و تماشا کرتا رہا اس اثنا مین کسل و تکان صید
افگنی کی ایسی مجھپر غالب ہوئی کہ مین ایک گوشہ باغ مین بیٹھ گیا بخیال اس کے کہ ایک لحظہ آسودہ ہو جاؤن ہنوز بخوبی آرام نہ لیا تھا کہ باعث
لطافت ہوا اور شادابی گل و سبزہ کے غلبۂ خواب مجھپر طاری ہوا اور مین مطلق بے خبر ہو کر سو رہا اوس وقت بجز دو غلام اور ایک مرکب سواری کوئی
دوسرا میری ہمراہ نتھا بلکہ وہ دونون غلام بھی مرکب کو لیکر باغ کے باہر چلے گئے تھے مین تنہا اوس گوشہ باغ مین سو رہا قضاے کار
اوس روز زادان ساحر شاگرد فرنوت کی دختر ماہ پیکر بھی کسی تقریب سے اوس باغ مین نازل ہوئی تھی اور چند خواص و کنیز کی ہمراہ سیر کنان
خرامان خرامان اوسی طرف سے گذری جس گوشہ چمن مین یہہ غلام بے خبر سوتا تھا تو خمکہ اون کنیزان شوخ و شنگ کی گرم رفتاری کی آواز اور
اوس نازنین مستانہ خرام کی صداے خلخال میرے کان مین پہونچی بے اختیار میری آنکھ کھل گئی کیا دیکھتا ہون کہ ایک نازنین شعلہ رخسار آفت
جہان غارتگر دین و ایمان خرامان خرامان بصد ناز و ادا سے دلربائی سامنے سے چلی آتی ہے جس وقت مین نے اوس بلاے جان رہزن
ہنگامہ جہان کو دیکھا بس دیکھتا تھا کہ اوس سراپا قامت قیامت انگیز پر ہزار جان و دل سے فریفتہ ہو گیا اور بے اختیار میری زبان سے نکلا

نظیری یا رب آید با نشیند کسے دانی چہ شد دیدار زانی کہ من از خویشتن رفتم چہ اندیشہ ہا بر

ہر گاہ وہ خانہ بر انداز عالم میرے قریب آئی
اور اوس عاشق کش نے مجھ بسمل چشم خمارین اور کشتہ قامت نازنین کو دیکھا عجب طرح کی شورش محبت میرے دل مین پیدا ہوئی کہ بیان سے باہر ہے
تو خمکہ وہ تنافل شعار ایک لحظہ میرے پاس کھڑی رہی اور چند کلمات بہ تبسم گرم میری نسبت اوس نے زبان شکر بار سے اس طرح ادا کیے جس
سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ شاید اوس شوخ ادا کا تعلق خاطر بھی میری طرف ہو گیا ہے بعد ازان اوس کم سخن نے از راہ مروت و دلداری میرا
احوال پوچھا کہ اے شخص تو کون ہے اور کہان سے آیا ہے مین نے ایک حالت بیخودی و بیحواسی مین اپنا حسب نسب بیان کیا اور اپنی آشفتہ دلی و آشفتہ
حالی بھی ظاہر کی بوقت اوس سراپا ہوش و آفت نے میری دل تنگی کا حال سنا تو ہنسکر ایک دلکش و دلکشی سے پیش آئی کہ میرا جان مطلق جاتا رہا
بعد اس کے وہ نازنین اپنے دولت خانہ کو چلی گئی مگر یہ وعدہ کیا کہ مین فلان روز ضرور اس باغ مین آؤنگی اور تمام شب بلا فراغ خاطر یہان رہونگی
تو بھی حسب وعدہ اوس روز موجود رہنا الغرض ہر چند اوس چاہتی میرے دل کا یہ عالم گذرا کہ مین نے آرزوے وصل اور تمنا ملاقات
میں بیچ و تاب کھا اوس نے کہا قبول کیا بالاخر بعد وعدہ کہ مین پھر اپنے پدر بزرگوار سے شکار کی اجازت لیکر باغ مذکور مین آیا مین نے دیکھا کہ وہ
نازنین وفا شعار جسکا نام گلچہرہ تھا حسب وعدہ مجھ سے پہلے باغ میں آئی ہوئی تھی گویا میرے آنیکا انتظار کرتی تھی ہر گاہ اوس اختر فلک خوبی نے
مجھے دیکھا مثل گل خندان ہو گئی اور کمال شگفتہ دلی سے دست گرفتہ مجھے اپنے ہمراہ لے گئی اور تمام شب نہایت بے تکلفی ہم لوگ کنار مین
گذاری بوقت صبح قبل از طلوع آفتاب وہ نازنین بہ ہزار رنج و تاسف رخصت ہو کر اپنی حویلی کو چلی گئی مین بھی اپنے خیمہ مین آگیا اور وہان بھی
رنج و الم مین مبتلا رہا تو خمکہ چند روز تک یہی معمول رہا کہ ہفتہ مین دو دفعہ اوس نازنین سے ملاقات ہوا کرتی تھی اور بہت پاکیزہ صحبت رہتی
لیکن میری شومی اعمال سے ایسا اتفاق ہوا کہ میرا پدر ملک لاقوت شاہ سے رخصت ہو کر روانہ ہوا میں بھی مجبوراً اوس کے ہمراہ اوس نازنین یاد دلا خوا
اور اوس نازنین سے رخصت ہو کر اپنے پدر کی ہمراہ وطن کو چلا آیا اور اوس معشوقہ وفادار کی جدائی مین بیقرار رہا چنانچہ اب تک بیچین ہون

کہ کاش آلام مفارقت سے مین اپنی جان حزین کو تلف کرونگی ایشہریار یہ کلمات دردانگیز سوہان روح کہکر وہ نازنین اسقدر روئی
کہ اوس کی چشم نرگسی سے ایک جوے اشک رواں ہوگئی مین بھی بیتابی درد دل سے اوس کے ساتھ گریہ و بکا مین شریک رہا ایک
عرصہ تک وہ نازنین گریہ وزاری کرتی رہی اور باواز دردناک کہتی تھی ؎ اے کاش مادرم نزادے ۞ ورزاد مرا بباد دادے ۞
قصہ کوتاہ چندروز مجھے اسی شکل و صورت سے گذرے کہ مین مخفی و پوشیدہ اس طرح اوس باغ مین رہتا تھا کہ بجز ایک باغبان
اور اوس کی دختر کے کوئی دوسرا میرے حال سے واقف نتھا کس لیئے کہ پہلے ہی سے باغبان مذکور کو زر کثیر دیکر اپنا محرم راز کرلیا تھا چنانچہ
بدستور مذکور ہفتہ مین چندبار وہ میرے پاس آیا کرتی تھی اور بعض اوقات تمام شب میری صحبت مین رہا کرتی تھی غرضکہ ہم دونون ناکام وصال
اسیقدر مواصلت و ملاقات عارضی کو غنیمت سمجھتے تھے قضا سے کار میری محرومی قسمت اور شامت اعمال سے بعد چندماہ کے یہہ راز
فاش ہوگیا یعنی ایک کنیز فتنہ انگیز نارعنا نے جسکا نام رعنا تھا زادان کو اس حال سے آگاہ کردیا وہ مردود اس خبر وحشت اثر کو سنکر
اسقدر افروختہ ہوا کہ آتش قہر و غضب اوس کے سراپا مین مشتعل ہوگئی اور بشدت غم و غصہ سے دیو خونخوار کی مانند اوس باغ مین آیا
اور عین صحبت گرم جوشی و ہنگام بوس و کنار مین بے خبر ہمارے سر پر آپہونچا اوس وقت ہم دونون محب و محبوب ایسے سرگرم اختلاط اور
محو عشرت تھے کہ ہمکو دنیا و مافیہا کی خبر نتھی بے تکلف اور بلا اندیشہ ہم آغوشی اور بوس و کنار مین مصروف ہورہے تھے ناگاہ زادان
اوس مکان خلوت مین پہونچا اور اوس نے صحبت بے حجاب کو بچشم خود دیکھا اور ایک عالم غیظ و غضب مین مجھے دست گرفتہ اوٹھا
کر اس مقام مین پہونچادیا اور بزنجیر و سلاسل سحر اس حجرہ مین مجھے مقید کردیا اور مجھسے کہا اے بدبخت آگاہ ہو کہ تیرا پدر خسرو ملک میرا
آشناے قدیم ہے اس سبب سے مین تیرے درپے آزار جان نہین ہوا اور نہ تیرے پدر کو اس حال سے آگاہ کیا ہے یاد رکھ اگر مجھے تیرے
باپ کی دوستی کا پاس و لحاظ نہوتا تجھے بدترین عذاب سے ہلاک کرتا بس تیری یہی سزا ہے کہ تو مدت العمر اس مقام طلسم مین اپنے نفس
حیات مستعار کو گذار دے کس واسطے کہ یہہ قید تیرے حق مین بدتر از مرگ ہوگی اور دوسرا سبب تیرے معترض نہونیکا یہہ بھی ہے کہ مین اس
وقت تیرے خون ناحق سے دست بردار ہوا ہون تو یہہ سمجھ کہ تیری قسمت اچھی تھی کہ تو نے میرے شیشۂ ناموس مین رخنہ نہین ڈالا اور وہ دختر
ناشدنی تیرے ہاتھ سے سلامت و محفوظ رہی اور اوس کی مہر ناموس ابتک قایم ہے ورنہ تیرے ہلاک مین کوئی شبہہ نتھا ایشہریار نامدار
وہ ظالم ستمکش چند سخنان تہدید آمیز کہکر چلا گیا اور مجھے اس مقام مین بہ بند سحر و افسون مقید کرگیا اور دو شیاطین اپنے تابعین کو میری
نگہبانی پر مامور و متعین کیا کہ ہر روز ایک کوزہ آب اور ایک نان جوین میرے سد رمق کے لیئے دیتے رہین چنانچہ وہ دونون پاسبان شیاطین
موافق حکم اوس کافر کے بدستور مذکور آب و نان دیا کرتے تھے مگر مجھے بجز گریہ وزاری کہانے اور پینے سے کیا سروکار تھا ایشہریار اوس عالم
قید مین چند طرح کے صدمے میرے دل پر گذرتے تھے اول اوس نازنین کے فراق کا کوہ الم ہر وقت و ہر لحظہ میرے سر پر رہتا تھا اور کوئی لمحہ مین اوسکی
یاد و خیال سے غافل نرہتا تھا کہ وہ مظلوم ستم رسیدہ کس آفت و مصیبت مین مبتلا ہوگی اور اوس کے سر پر کیا قیامت برپا ہوئی ہوگی دوسرے
اپنی جان و آبرو کا اندیشہ تیسرے پدر و مادر کی مفارقت کا صدمہ مجھے بیتاب و بیقرار کرتا تھا اے شہریار بلند اقبال اسی کشمکش و کاہش دل مین
دو سال کامل مجھے اس قید سحر مین گذر گئے آخر کار ایک شب مین وفور غم و الم اور شدت درد فراق سے عاجز ہوگیا اور زندگی سے تنگ آکر
مین نے درگاہ مجیب الدعوات مین دعا والتجا کی کہ ای رب العزت بطفیل اپنی عزت و جلال کے مجھے اس تکلیف درد و الم مفارقت سے نجات دے اور اگر میرا رشتہ
حیات ہنوز قطع نہین ہوا ہے اس صورت مین مجھے وصل دلدار کا شیدا فرما کس لیے کہ اب مجھ خستہ جان مین تاب صبر و شکیب کی تاب و توان نہین رہی ہے کہ مین اپنی زندگی کو بدتر از
مرگ جانتا ہون القصہ تا کہ اوسی حالت گریہ وزاری اور نوحہ و بکا مین میری آنکھ بند ہوگئی عالم خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ میری محبوبہ دلنواز گلچہرہ میرے سامنے کھڑی
ہے اور مجھسے کہتی ہے کہ اے شہزادہ ناشاد و نامراد تو کسی طرح مغموم و مایوس نہو چند روز اور تیری گردش ایام کے باقی رہے ہین تجھے بھی بصبر و شکیب گذار دے پھر تیری نجات و مخلصی

ہوجائیگی اور میری مواصلت کا زمانہ قریب آ پہونچا ہے خاطر جمع رکھ عنقریب شاہزادہ فرخ فال نجات بخش اسیران اور دستگیر بیکسان عالم فاتح
طلسم بدولت واقبال طلسم مین داخل ہوگیا ہے اور اوس نے چند طبقات طلسم کو باطل و مفتوح بھی کردیا ہے اب سرزمین طلسم مین دور دورہ خدا پرستان
ہوا چاہتا ہے اور تمام اشرار و کفار طلسم بہ تیغ غازیان اسلام ہونگے اور نسیم فتح و ظفر پرچم علم اسلام پر چلیگی اور قریب تر کائینات طلسم مین ایسا ہنگامہ
قیامت برپا ہوگا کہ جملہ ابلیس پرست نیست و نابود ہوجائینگے اوس وقت انشاء اللہ تعالے مین بھی بفراغ خاطر تجھ سے ملونگی الغرض شہریار یہہ
مژدۂ جان بخش مجھے سنا کر وہ نازنین میری نظر سے غایب ہوگئی مین اوس وقت سے روز موعود کے انتظار مین شادمان رہا اور ایک مدت دراز
تک بامید وصل مین نے شاد و ناشاد اوس زندگی تلخ کو بسر کیا آخر کار پھر ایک شب بدستور مذکور بجوش وحشت اور شورش مفارقت مین جفاے روزگار
سے افسردہ خاطر ہوکر گریہ و زاری مین مشغول ہوا بدستور اول پھر عالم خواب مین اوسی آرام جان حزین یعنی معشوقہ غمگسار نے جلوہ گری کی اور ہر طرح
میری تسکین دل مضطر کے لیئے کلمات تشفی آمیز بیان کیئے کہ ای بہزاد ایک اور خبر تازہ مسرت افزا سن آگاہ ہوکہ فرتوت نابکار بھی ہلاک ہوا اور شہر
عسکریہ از سر نو اسلام آباد ہوگیا تمام اشرار طلسم بیتاب فرار ہوکر ہر طرف منتشر ہوگئے اب مین فقط تیری آمد کی منتظر ہون الغرض شہریار کامگار مین اس واقعہ
کے دیکھنے اور سننے سے اگرچہ شادکام ہوا مگر عالم حیرت مین تھا کہ آیا یہہ واقعہ کچھہ اصل بھی رکھتا ہے یا صرف میرا خیال باطل ہے کس لیئے
کہ انسان مختل الحواس پر عالم ظاہر مین جو واقعات و سوانح گذرتے ہین اوسی کے موافق عالم منام مین بھی اسی طرح کے تماشے نظر آتے ہین بمقتضاے اینکہ
مصرع چو بیمار مبتلا ہمہ چیز مبتلا خیزد ۞ شاید یہہ واقعہ بھی بے اصل ہو غرضکہ اور چند روز مین نے اسی فکر و تشویش مین بامید و بیم گذار دیے
ناگاہ ایک روز خود بخود تمام بند سحر مجھ سے جدا ہوگئے اور وہ شیاطین خبیثہ بھی دفعتاً ایسے غایب ہوے کہ پھر نظر نہ آئے اوسی شب مین نے ایک بزرگ
عارف باللہ کو عالم منام مین دیکھا اوس بزرگ ہادی طریق مقصود نے مجھ سے کہا کہ ای جوان تجھے مبارک ہو کہ تیرا وقت نجات آ پہونچا اب تو اسی
مکان فیض بنیان مین اوس شاہزادہ کامران چارہ ساز درماندگان یعنی صاحبقران فاتح طلسم کے مقدم ہمایون کا منتظر رہ اور اوس بلند اقبال کی دعوت
و مہمانی کا ساز و سامان مہیا کر رکھہ مگر خبردار تا تشریف آوری اوس خجستہ صفات والا درجات کے کسی فرد بشر کے روبرو اس راز کو افشا نہ کرنا جس
وقت وہ کامگار بدولت و اقبال یہان تشریف لائے اول تو اوس کی دعوت و مہمانی بتکلف تمام بجالانا اور خدمت گذاری مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت
نکرنا بعدہ اوس سے اپنا حال اوس شہریار سراپا کرم و احسان کے روبرو مفصل گذارش کرنا ہر گاہ وہ نامدار تیرے حال سے آگہی پائیگا تجھے تیری محبوبہ کے وصال
سے کامیاب فرمائیگا الغرض شہریار والا اقتدار بس میری یہہ سرگذشت تھی جو مین نے از ابتدا تا انتہا حضور کے سامنے گذارش کی اور جسقدر سامان و اسباب
مجھ سے بہم پہونچ سکا مین نے حضور کی دعوت کے واسطے فراہم کیا اب غلام مدت دراز سے حسب بشارت مقدم ہمایون کے انتظار مین دیدہ براہ بیٹھا تھا
الحمد للہ والمنۃ کہ بزرگان غیب نے جو بشارت دی تھی اور جو کچھہ مین نے عالم رویا مین دیکھا اور سنا تھا بچشم ظاہر مشاہدہ کیا اور حضور کے پرتو جمال
ماہ مثال سے مشرف ہوا اب غلام الطاف خسروانہ اور مکرمت شاہانہ کا امیدوار ہے کہ بیمن قدوم ہمایون اور بطفیل اقبال جہان پناہی اپنی مراد دلی کو پہونچون
صاحبقران اکبر نے بہزاد کا تمام وقایع سنا اور فرمایا ای جوان خاطر جمع رکھہ خداوند کریم چارہ ساز مستمندان ہے اوسی فریادرس کو سچائی یاد کر وہی
حل کنندہ مشکلات اور جامع المتفرقین تجھے منزل مقصود پر پہونچا دیگا اور تجھے تیری محبوبہ دلنواز کے وصل سے کامیاب کریگا تو کسی طرح مایوس
محزون نہو بہر حال فضل و کرم حقیقی کا امیدوار رہ القصہ صاحبقران اکبر اوس شب کو وہ مذکور بہزاد کا مہمان رہا اور طعام دعوت نوش فرمایا صاحبقران
دل مین کہتا تھا سبحان اللہ وبحمدہ مین فقط یہہ نیت شکم سیری تلاش آب و میوہ مین اس کوہ پر آیا تھا ہزار ہزار شکر منعم حقیقی کا کہ خداوند کریم نے
یہان یہہ نعمت تازہ بہتر سے بہتر یعنی طعام و گوشت مرغ اور شربت و قہوہ و لوزیات ایسی اشیاے لذیذ مہیا فرمائین جو وہم و قیاس مین بھی نتھین
غرضکہ صاحبقران گیتی ستان وہ طعام دعوت نوش فرما کر بہت محظوظ ہوا اور درگاہ رب العزت مین سجدات شکر بجا لایا بعدازان بستر خواب
پر دراز ہوا اور براحت و آرام اوس کوہ پر شب کو بسر کیا وقت صبح بیدار ہوا اور بہزاد سے کہا ای جوان اب مین جاتا ہون کہ چند دیوان خونخوار نگہبان

حصار طلسم سے جنگ و حرب کرون تاکہ حصار طلسم جلد تر مفتوح ہو جائے جب تک مین اس کام سے فرصت پاکر یہان آؤن تو اسی جگہ
موجود رہ مین ہنگام مراجعت تجھے اپنی ہمراہ لیچلونگا بہزاد نے کہا شہریارا اگر حکم عالی ہو غلام بھی ہمراہ رکاب ہے صاحبقران نے فرمایا
اے بہزاد تیرا جانا ایسے مقامات خطرناک مین مناسب نہین ہے مبادا ان دیوان طلسم سے تجھے کسی طرح کی گزند و اذیت پہونچے
میری صلاح یہہ ہے کہ تو اسی جگہ قیام رکھ غرضکہ صاحبقران گیتی ستان اوس کوہ سے اوترا اوس وقت تک بہزاد نوجوان بھی ہمراہ تھا
لیکن پائین کوہ جاکر دور تر ایک گوشہ مین استادہ ہوگیا اور صاحبقران اکبر دامن بکمر زدہ بار دگر اوس حصار کے پاس آیا اور زاغ مہرہ پا راست
مین باندھکر بعالم خفا اوسی محوطہ مین گیا اور اوس دریاچہ کو بدستور اول موج خیز و تلاطم زن پایا لیکن جو تماشاے حیرت خیز و تعجب انگیز اول
روز تہ آب مین دیکھا تھا آج وہ نیرنگ و شعبدہ طلسمی مطلق نابود تھا کوئی چیز نظر نہ آئی البتہ مقامات چند اصلی و واقعی جو سرزمین طلسم مین
بحال و برقرار مین وہی مقامات یہان بھی موجود تھے یعنی شہر عسکریہ دار الخلافہ طلسم اور قلعہ یاقوت نگار و گنبد ہیکل حکیم طیموس حبشی اور حمام زنان
و قلعہ لیصرون اور کوہ قہقار دیو و کوہ زاغان وغیرہ کہ غیر طلسم بھی بجائے خود وجود اصلی رکھتے ہین وہ سب مقامات قایم و بحال نظر آتے
تھے دوسری کوئی شے بجز حصار طلسم کے کہ ایک عمارت بصورت چار دیواری محکم و استوار بلند و بالا بنی ہوئی تھی نظر نہ آتی تھی
صاحبقران اکبر دل مین سمجھا کہ یہہ حصار طلسم گو بظاہر مرئی نہین ہوتا مگر حصار مذکور اسی محوطہ سے مراد ہے جو اس دریاچہ کے گرد کھنچا ہوا
اور اوس تماشاے عجیب الکیفیت کو کائنات طلسم تصور کرنا چاہیے جو بروز قمر داتہ آب مین دکھائی دیتا تھا احتمال ہے کہ بعد قتل دیوان
طلسم کے یہہ حصار وغیرہ بھی نیست و نابود ہو جائین القصہ صاحبقران اکبر بعد سیر دریاچہ مذکور باب المشرق سے باہر نکلا اور زاغ مہرہ
کو پاے مبارک سے کھول کر ظاہر ہوا ہر گاہ اوس عفریت نگہبان باب المشرق کی نگاہ صاحبقران اکبر کے جمال انور پر گئی یکبارگی بحالت
جوش و خروش مین رقص کرنے لگا اور بنگاہ قہر و غضب صاحبقران کی طرف دیکھنا شروع کیا اور بشدت غضبناکی سے اپنی دونون
زبان مثل افعی کے باہر نکال کر بنگاہ قہر آلود دیر تک صاحبقران کی طرف دیکھتا رہا صاحبقران اکبر نے بنظر غور دیکھا کہ اوس عفریت
خونخوار کی ہر ایک زبان بجاے خود ایک مار سیاہ ہے صاحبقران اکبر بھی ایک تماشا کال چشم بچشم و نگاہ بنگاہ اوس عفریت کیطرف دیکھتا
رہا بعد ازان وہ عفریت خونخوار مار سر بزبان انسانی اسطرح گویا ہوا کہ اے آدمی خیرہ سر برگشتہ بخت تیرہ روزگار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
شاید ہنگامہ شب تجھ پر قریب آگیا ہے کہ تیرا قدم سر اس مقام دشوار گذار تک پہونچا ورنہ اب تک کوئی انسان و حیوان یہان نظر نہین آیا سچ بتا
کہ طلسم کشا تیری ہی ذات سے عبارت ہے اور مقامات طلسم سے بھی کوئی مقام ایسا باقی ہے یا سب باطل و نابود ہوگئے کہ اس مقام
آخری مین تو نے قدم رکھا ہے اور اس مقام کے باطل کرنیکا قصد و ارادہ کیا ہے صاحبقران نے فرمایا اے نابکار ہنگامہ تجھ پر نزدیک
ہے وہ ایک وقت موعود پر آئیگا البتہ قیامت طلسم کا وقت آپہونچا اور عمر طلسم آخر ہو گئی یعنی تمام سراسر طلسم نیست و نابود ہوئے صرف یہی مکان
طلسم جسکا تو نگہبان ہے باقی رہا ہے بفضل الہی سے اوس کے باطل کرنیکو مین آیا ہون اور اسی قصد و ارادہ سے قضائے مبرم کی مانند تیرے
روبرو استادہ ہون کہ اول تجھے ہلاک کرون تاکہ تیرے وجود ناپاک سے سرزمین طلسم پاک و صاف ہو جائے اور جلد تر حصار طلسم کو بھی
باطل کردون کہ تمام سطح زمین طلسم مثل اسفل تک سرتاسر ہموار و یکسان نظر آئے اور مین اتمام کار دیا عروسی سے فارغ ہون اے ناپاک
آگاہ ہو کہ ہنگامہ جشن عروسی کا شروع ہونا فقط ابطال حصار اور تیرے قتل پر موقوف و منحصر ہے اوس عفریت نے کہا اے آدمی
سخت استخوان معلوم ہوتا ہے کہ واقعی تو فاتح طلسم اور زوج ملکہ ماہ لقا ہے کہ اس جرات و دلیری سے مجھ دیو خونخوار سے گستاخانہ کلمہ و کلام
کرتا ہے صاحبقران نے فرمایا اے نابکار شاید تیرا یہی گمان صحیح و درست نکلے اور مین طلسم کشا نکلون اوس عفریت نے کہا ہر چہ باشد
اگر واقعی تو طلسم کشا صاحب لوح ہے تیرے پاس لوح طلسم ضرور ہوگی تو ایکنظر وہ لوح طلسم مجھکو دکھادے کہ مین تیری طلسم کشائی کا یقین کرون

صاحبقران اکبر نے لوح طلسم بغل سے نکالکر اوس عفریت کو دکھا دی عفریت نے لوح کو دیکھکر قہقہا مارا اور بیہودہ وار رقص کرنے لگا بعد
اوسکے کہا اے آدمی ضعیف الجثہ کوتاہ قبا اب مین سمجھا کہ تو بے شبہہ راست گفتار ہے تیرے طلسم کشا ہونے مین کوئی شک و شبہہ نہین ہے
لیکن مین تجھے سمجھاتا ہون کہ تو فتح حصار طلسم سے دست بردار ہو اور اپنے گھر کا راستہ لے ورنہ بجز پشیمانی کچھہ حاصل نہین ہونیکا اسے
بخوبی یاد رکھہ کہ جب تک مین زندہ و سلامت ہون کسی کی قدرت و مجال نہین کہ حصار طلسم کی طرف آنکھہ اوٹھاکر دیکھہ سکے اور تو بیچارہ
مشت استخوان کس شمار مین ہے قطع نظر اس کے میرا ہلاک ہونا بھی ایسا آسان نہین ہے کہ مثل تیرے کوئی مفلوک نحیف الاعضا مجھے
ہلاک کر سکے بالفرض اگر ایک مین نہوا تو بھی یہان ہر ایک دروازہ حصار پر مجھسے ہزار درجہ زبردست و قوی ایک ایک دیو خونخوار موجود ہے
تو کس کس کو قتل کریگا اے آدمی ابھی تک تو نے اون دیوان کوہ پیکر کو نہین دیکھا ورنہ عزم طلسم کشائی کو موقوف کر دیتا صاحبقران نے فرمایا
اے گبدی کیا گہہ کھاتا ہے صبر کر مین اول تجھے اپنی طلسم کشائی کا تماشا دکھاتا ہون پھر اون نابکارون کا سر توڑونگا ابے حرامزادہ مین خوب
جانتا ہون کہ جب تک تو قتل نہوگا حصار طلسم کا برطرف ہونا اور اس نہر سے عبور کرنا کسی طرح ممکن نہین ہے گویا عبور نہر اور بطلان حصار
خاص تیرے ہلاک پر موقوف و منحصر ہے راوی کہتا ہے کہ روبروے حصار طلسم ایک نہر ہے کہ ہمیشہ آب روان سے لبریز رہتی ہے
چنانچہ لوح طلسم سے ارشاد ہوا تھا کہ ان عفاریت اربعہ طلسم سے جو عفریت قتل ہوگا اوسکا خون ناپاک سیل آب کی مانند اوس نہر مین داخل ہوگا اسی
طرح جو عفریت دین اسلام قبول کریگا اور تمہارا مطیع فرمان ہوگا وہ بھی تمہارے ساتھہ نہر مذکور سے عبور کریگا کس واسطے کہ بعد قتل عفریت طلسم کے
حسب قاعدہ طلسم طوفان عظیم برپا ہوگا اور دود ظلمت عالم کو گھیر لیگا اور بعد برطرف ہونے طوفان کے حصار طلسم تمام و کمال باطل نظر آئیگا آمدیم
بر سر مطلب صاحبقران اکبر سے جواب مذکور سنکر اوس عفریت نے کہا آو مرد قصیر القامت خفیف الجثہ رستم توان تو عجب آہن دل فولاد جگر انسان ہے
کہ کسی طرح میری تہدید سے خوفناک نہین ہوتا مین جانتا ہون کہ لوح طلسم نے میرے قتل کی تجھے ہدایت کی ہے جو تو اسقدر مغرور و مطمئن ہے خیر کچھہ مضایقہ
نہین لیکن مین یہہ کہتا ہون کہ تجھے کیا ضرورت ہے کہ تو ان دیوان خونخوار سے جنگ و پیکار کی تکلیف اوٹھائے اور زحمت فضول اپنے اوپر گوارا کرے تو
بھی اپنے دل مین خیال کر کہ جس حال مین کہ تو نے تمام و کمال مراحل طلسم کو مفتوح کر لیا وہ کیا کم ہے بس اوسی پر اکتفا کرو اور آیندہ طلسم کشائی کو کسی اور وقت
کے لیے رہنے دو اس حصار طلسم کے فتح سے دست بردار ہو جاؤ اور بآرام و عافیت اپنی شادی کے انتظام مین مصروف رہو بالفرض اگر حصار طلسم قایم رہا
پھر کیا نقصان ہوگا مین نے مانا اگر کوئی ہرج بھی واقع ہوا وہ اسقدر نہین ہے کہ تمہاری طلسم کشائی کو داغ لگاسکے ہان اتنا ہرج ضرور ہوگا کہ عوام
الناس کی آمد و رفت کی راہ مسدود رہیگی اور یہہ ہرج بھی چندان دشوار نہین ہے کیا عجب کہ جس صورت مین تم طلسم کشا مالک طلسم ہو جس شخص کو چاہو
کو طلسم مین آنیکی اجازت دو وہ بآسانی طلسم مین آسکتا ہے صاحبقران نے فرمایا یہہ سب کچھہ مسلم مگر میرا طلسم پر مالک ہونا بھی تیرے قتل پر موقوف ہے جب تک
تو قتل نہوگا طلسم باطل نہین ہونیکا اور جب تک طلسم بحال و برقرار ہے کوئی اوسکا مالک نہین ہوسکتا اے نابکار تو چاہتا ہے کہ مجھے اپنے سخنان ملایم
سے دھوکا دیکر قتل سے باز رکھے مین تیری مانند احمق نہین ہون کہ یہان کنارہ کش ہو جاؤن اور تیرے مکر و فریب سے اپنی عزم طلسم کشائی کو ناحق چھوڑ دون لوح
ہادی طلسم کے ارشاد سے مخالفت کرون یہہ سنکر اوس عفریت نے قہر و غضب سے پیچ و تاب کھایا اور ایسا غیظ و غضب اوسپر طاری ہوا کہ شدت غصہ سے اوسکی
آنکھین مثل تنور سوزان کے روشن ہوگئین یکبارہ اوس دیو خونخوار نے عمود سنگین پارہ کوہ اوٹھاکر بقوت تمام صاحبقران کے سر پر مارا مگر بتایید یزدانی صاحبقران نے
اوس ضرب سخت کو دفع کیا اوس نابکار نے بار دگر وہی عمود صاحبقران کے سر پر مارا صاحبقران اکبر نے وہ ضرب بھی بآسانی رد کر دی
عفریت نہایت غضبناک ہوا اور پے بہم ضربات عمود صاحبقران کے سر و گردن پر لگانے لگا صاحبقران گیتی ستان تایید یافتہ بزرگان نے
وہ ضربات تمام و کمال دفع کر دین دیو نے اوس عمود کو پھینکدیا اور سنگ و چوب صاحبقران کے پشت و پہلو پر مارنے شروع کیے
شاہزادہ بلند اقبال نے اون سنگ و چوب کو بھی دفع کیا اور بفضل الہی اوس دیو کے حملات پے بہم سے محفوظ و سلامت رہا

دیو نے دل مین کہا عجب ہے کہ یہہ آدمزاد آہن تن میری ضربات سخت سے بچ گیا اور کسی طرح کا آسیب اوسے نہ پہونچا نہایت متشوش و خوفناک ہوا
اور کہا اے آدمی روئین جسم اب مین سمجھا کہ تو بیشک فاتح طلسم اور کشندۂ دیوان خونخوار ہے بس مین بھی تیری طلسم کشائی پر ایمان لایا اور تیری
اطاعت قبول کرتا ہون صاحبقران اکبر نے فرمایا اے نابکار مجھے لوح ہادئ طلسم نے اسکے خلاف حکم دیا ہے یعنی یہہ ارشاد ہوا ہے کہ
مین تجھے قتل کرون اور ہرگز تیرے مکر و فریب مین نہ آؤن وہ عفریت یہہ جملہ سنکر ہنسا اور کہا اے آدمی خیرہ سر تیرہ روزگار تو کس جال و مقال مین
آلودہ ہے میری ہزار جان ابلیس پر قربان مین ابلیس کی محبت نے میری رگ و پے مین ایسی سرایت نہین کی ہے کہ یکبارگی میرے دل سے
نکل جائے اور مین تیری اطاعت قبول کرون یہہ کہکر اوس عفریت نے بار دگر حملہ کیا اور وہی عمود پارۂ کوہ صاحبقران اکبر کے سر پر مارا شاہ
نصرت قرین نے اوس نابکار کے ہاتھ سے عمود چھین لیا اور اوسی عمود سے اوس ناپاک کا سر پاش پاش کر دیا ہرگاہ وہ دیو ہلاک ہو گیا
ایک شعلۂ آتش اوس کے دماغ سے ایسا نکلا کہ اوس عفریت کا تن بدن جلا کر خاک سیاہ کر دیا بعد ازان حسب قاعدۂ طلسم طوفان
تیرہ و تار پیدا ہوا بعد ایک ساعت کے جب ہوا صاف ہوئی صاحبقران نے دیکھا کہ اوس عفریت کے پوست و استخوان ایک طرف سوختہ پڑے ہین
اور محوطہ کا دروازۂ شرقی نظر سے غایب ہے مگر حصار طلسم بدستور قایم و بحال ہے بلکہ بجائے دروازہ ایک دیوار سنگ تا سر کھنچ گئی ہے صاحبقران
تعجب کنان باب الشمال کی طرف گیا وہان بھی وہی تماشا دیکھا کہ ایک عفریت قوی ہیکل جسکا نام ہیبت شیر تن آدم کلہ تھا دروازہ پر
بہیبت و صلابت بیٹھا ہوا ہے اوس عفریت نے صاحبقران کو دیکھا بیتابانہ غرش کنان فیل مست کی مانند صاحبقران پر حملہ آور ہوا شہریار
کشورگیر نے اوس عفریت کے حملات کو رد کیا بالآخر نوبت بزور و کشتی پہونچی ؎ بکشتی گرفتن نہادند سر * گرفتند باہم دوال کمر *
صاحبقران اکبر نے سہل تلاش مین اوس عفریت کوہ پیکر کو پست کیا اور دین اسلام کی ہدایت کی وہ عفریت صدق دل سے ایمان لایا
اور حلقۂ اطاعت آویزۂ گوش کر لیا بعد ازان صاحبقران اکبر نے عفریت کو ہمراہ لیا اور نہر مذکور سے عبور فرمایا راوی کہتا ہے کہ نہر
ستخوان اسی نہر سے عبارت ہے اور اسی نہر کا پانی دریاچہ محوطہ مین جاتا ہے آمدیم بر سر مطلب صاحبقران نے مع اوس عفریت
کے نہر سے عبور کیا ہی تھا ایک لمحہ کے دود ظلمت تیرہ و تار اوس نہر سے بلند ہو کر آسمان پر پہونچا اور ایک طوفان عظیم برپا ہو گیا جب ہوا
صاف ہوئی اور دود و ظلمت رفع ہو گیا بدستور مذکور دروازۂ محوطہ ناپدید تھا اور بجائے دروازہ دیوار کشیدہ پائی بعد اس کے صاحبقران
گیتی ستان باب الغرب کی طرف آیا یہان بھی ایک عفریت کوہ پیکر بیٹھا ہوا تھا بعد جنگ کشتی اس عفریت نے بھی اطاعت اختیار
کی اور دایرۂ اسلام مین داخل ہو گیا اس عفریت کا نام شیر سنگ آدم سر شیر تن تھا بعد مطیع ہونے اس عفریت کے بدستور طوفان ہوا اور بعد
برطرف ہونے طوفان کے دروازۂ غربی باطل ہوا اور دیوار حایل ہو گئی پھر صاحبقران اکبر باب الجنوب پر تشریف لایا اور ایک عفریت
کو جسکا نام ماتن خوک سر تھا بیٹھا ہوا دیکھا یہہ عفریت عجیب شکل مہیب و ہولناک سے بیٹھا ہوا تھا کہ جس کے مشاہدہ سے رستم و اسفندیار کا
زہرہ آب ہوتا تھا ہرگاہ اوس عفریت نے صاحبقران کو دیکھا اول سلام کیا بعد اس کے فتح طلسم کی مبارکباد دی اور کہا اے دلاور
تجھے معلوم ہے کہ مین بھی مثل شیر تن و خوک سر کے مسلمان ہون مبادا تو میرے آزار کے درپے ہو جا اس واسطے مین نے تمکو
آگاہ کر دیا ہے صاحبقران اکبر کی ذات ہمایون کہ اخلاق مجسم و خلق مجسم ہوئی ہے اوس وقت مروت نے ظاہر شرع پر نظر فرمائی اور اوس
عفریت مکار کے قول کو سنکر خاموش ہو رہا مگر دل مین سوچا کہ عجب مشکل پیش آئی ہے یہہ بظاہر خداپرستی کرتا ہے اور لوح کا یہہ حکم
ہے کہ باب الجنوب کے عفریت کو قتل کرنا چاہیے مین اس کشاکش مین متحیر ہون کہ کیا تدبیر کرون اگر ظاہر شرع پر عمل کرتا ہون مبادا اس
عفریت کے دام مکر مین گرفتار ہو جاؤن اور اگر موافق احکام لوح عفریت کو قتل کرتا ہون شیوۂ مروت اس امر کا مقتضی نہین ہے
حیران ہون کیا کرون غرضکہ اسی فکر و تشویش مین صاحبقران اکبر نے لوح کو دیکھا یہہ عبارت نظر سے گذری اے شہریار عالمگیر

جس وقت باب المحجوب کا عفریت بمکر و فریب خداپرستی کا اظہار کرے اور تم مجبور و مشوش ہوجاؤ اوس وقت اوس عفریت مکار
سے یہ کہنا اے دیو مکار اگر تو میری اطاعت قبول کرتا ہے اور واقعی تو خداپرست ہے بہرہیتا و شیر رنگ دیوان طلسم کی ہمراہ نہر
کے دوسرے کنارہ پر ایستادہ ہوجاؤ اوس وقت تمکو معلوم ہوجائیگا کہ وہ عفریت کیا جواب دیتا ہے بعد سننے جواب کے جو کچھ مناسب سمجھو
عمل میں لاؤ الغرض صاحبقران گیتی ستان نے بموجب ہدایت لوح اوس عفریت سے وہی کلمات ارشاد فرمایا اوس وقت عفریت نے
قہر و غضب سے مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کھایا اور صاحبقران کو دشنامہای مغلظ دینے لگا اور آمادہ جنگ و پیکار ہوگیا غرضکہ تا ہنگام عصر وہ
عفریت بد ہیئت صاحبقران اکبر سے کلہ بکلہ و مشت بمشت حرب و ضرب کرتا رہا آخر کار شہریار والا تبار نے شمشیر دلکش غلاف سے نکالی اور
ایک ہی ضرب استوار میں اوس عفریت خونخوار کو قلم کردیا بعد ہلاک عفریت کے وہی طوفان تیرہ و تار محیط ہوگیا اور ہر طرف سے آوازہای
مہیب و ہولناک آنے لگیں جب وہ طوفان برطرف ہوگیا اور کسیقدر ہوا صاف ہوئی باب المحجوب اور حصار طلسم کا نشان و علامت
مفقود دیکھا یعنی وہ چار دیواری بالکل نیست و نابود تھی صرف وہی چشمہ آب جو اندرون حصار مثل تالاب کے تھا موجود پایا
اور کوئی چیز نظر نہ آئی بلکہ اوس میدان وسیع الفضا میں دور سے قصر اخضر کا قبہ طلائی صاف و پاک دکھائی دیتا تھا غرضکہ بعد باطل
ہونے طلسم کے صاحبقران اکبر نے سجدہ شکر ادا کیا اوس طرف بہزاد نوجوان نے دیکھا کہ یکبارگی پیش نظر میدان صاف و شفاف نظر آنیلگا گویا
روبرو سے چشم ایک پردہ تاریک سا حائل تھا وہ دفعتاً اوٹھ گیا دل میں سمجھا کہ آثار طلسمی برطرف ہوگئے میں گمان غالب ہے کہ حصار طلسم تمام و کمال
باطل ہوگیا ہے بہزاد ایک عالم مسرت میں صاحبقران کے پاس آیا اور فتح طلسم کی مبارکباد دی اسی طرح بعد برطرف ہونے حصار طلسم
کے بہرہیتا و شیر رنگ دیوان طلسم نے قید طلسم سے نجات پاکر اپنی تبدیل ہیئت کرلی اور بشکل جوانان بنی آدم متشکل ہوگئے صاحبقران اکبر تینوں
رفیقوں کو ہمراہ لیکر لشکر کی طرف جو بامیں عسکریہ قلعہ یاقوت لگا خیمہ زن ہے روانہ ہوا حکیم عیقطوس حبی نے ملک افرشاہ وغیرہ سلاطین لشکر کو مقدم
ہمایوں سے آگاہ کیا جملہ سلاطین صاحبقران گیتی ستان کا استقبال بجا لائے صاحبقران اکبر تخت رواں پر سوار ہوکر لشکر میں داخل ہوا اور حکماے ارکیہ ملاقات
کی بعد ازاں تمام سرگذشت بیان فرمائی حکماے والامقدار نے صاحبقران کو فتح طلسم کی مبارکباد دی بعد ازاں صاحبقران اکبر نے حکماے عالیمنزلت سے بہزاد
نوجوان کا حال بیان کیا اور فرمایا اے بالیقین میں بہنگام فتح حصار ایکوقت خاص میں بسبب غلبہ تشنگی پیاسا اور ماندہ تھا کہ میوہ صحرائی کی تلاش
میں بالاے کوہ چلا گیا اور ہر طرف تجسس کرتا پھرا کہ کوئی میوہ وغیرہ ہاتھ آئے اور میں کھاؤں تاکہ کسیقدر غلبہ تشنگی رفع ہو مگر ہرگز میسر نہ آیا بالآخر اوسی
تلاش و تفحص میں بالاے کوہ ایک صفحہ کے قریب پہونچا اور اس نوجوان کو وہاں بیٹھا پایا غرضکہ کہاں تک سامعہ خراشی کروں اس جوان نے گوشت
و طعام پکا کر نہایت تکلف سے میری دعوت کی اور تمام شب صحبت و خدمت سے محظوظ کیا میں اس جوان مروت شعار کا شکر گذار ہوں
اور چاہتا ہوں کہ اس جوان ناکام کے معاملہ میں بھی کوشش کروں کس واسطے کہ اسکا انجاح مقصود مجھپر فرض ہوگیا ہے ملک افرشاہ
نے پوچھا اے شہریار ہم بھی سنیں کہ اس جوان کا مقصود اصلی کیا ہے صاحبقران اکبر نے تمام وقایع بہزاد کا مفصل نقل کیا ملک افرشاہ
نے کہا اے شہریار فلک وقار یہ کیا مشکل کام ہے جسکی واسطے حضور اسقدر پریشان خاطر ہورہے ہیں مجھے معلوم ہے اس جوان کی معشوقہ
گلچہرہ پری عسکریہ میں موجود ہے اور یہ خبر سرا میں اکثر آتی رہتی ہے میں نے گلچہرہ کو دیکھا ہے اوس نازنین عفیفہ کے بشرہ سے بھی آثار عشق کے ظاہر ہوتے
ہیں بلکہ غلبہ عشق کے سبب اوس نازنین کی حالت دیوانگی کی ہورہی ہے اگر کبھی کوئی شخص اوس نازنین سے پوچھتا ہے کہ اے نازنین
آیا تو کسی کے دام عشق میں گرفتار ہے یا تجھے کوئی مرض مزمن لاحق ہوا ہے کہ تو اس قدر زرد و نحیف ہورہی ہے سچ بتا تیری کیا کیفیت
ہے وہ عورت بجز اس کے کچھ نہیں کہتی کہ عنقریب میرا مطلوب و مطالب خود بخود اس شہر میں آنیوالا ہے اور ایسے شخص کرم
مجسم اور سراپا اخلاق کے ساتھ آئیگا کہ تمام کائنات طلسم میں وہ شخص اعلے ترین مخلوق اور افضل ترین بنی آدم شمار کیا جاتا ہے

مجھے کسیکی اعانت و دستگیری کی حاجت نہین ہے ایک شہریار عالی وقار جلد سامعین اوس عورت کی گفتگو سے مجنونانہ کو سنکر
متعجب کرتے ہین اور ہر ایک کو حیرت ہوتی ہے کہ یہہ کیا ماجرا ہے جب اوس نیک بخت سے زیادہ تر حال پوچھا جاتا ہے
وہ عورت خاموش ہوجاتی ہے صاحبقران نے فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس نازنین نے بھی مثل بہزاد کے عالم واقعہ مین ضرور
کوئی بشارت و ہدایت پائی ہے کہ وہ اس قبیل کے کلمات غیر مفہوم بطور معما کہتی ہے الحاصل صاحبقران گیتی ستان بتزک و احتشام
ست عسکر ہمایون کو روانہ ہوا اور بہ جریت و نیرنگ دونون دیوان نو مسلم کو عصاہا مرصع کار عنایت فرماکے اور خدمت یساولی
پر دونون کو مامور کیا کہ وہ دونون سواری ہمایون کے پیش پیش جلو مین رہا کرین ہرگاہ صاحبقران گردون سریر عسکر مین تشریف
لایا سات روز کامل تخت جہانبانی پر جلوس فرماکر جشن فتح و فیروزی آراستہ کیا اوسی جشن فرخ فال مین گلچہرہ پری بنت زادان
جنی کو بلوایا اور بنظر امتیاز دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین بعمر دوازدہ سالگی عجب حسن ملیح اور قامت سراپا قیامت رکھتی ہے کہ محبوبان
عالم اوس حسن زیبا اور قد رعنا پر رشک کرتے ہین سچ ہے کہ بہزاد نوجوان کے حق بجانب ہے جسقدر اس نازنین سراپا حسن و
خوبی کے سودائے عشق مین از خود رفتہ ہو بجا ہے ع دل بایں زلف رسا گر ندہیم پس چہ کنیم ** بچنین ماہ لقا گر ندہیم پس چہ کنیم **
بالآخر صاحبقران اکبر نے اوس نازنین سو کہا اے گلچہرہ ہم یہ پوچھتے ہین کہ بعض خیر اندیش تجھسے تیرے حال کی پرسان ہوتے ہین اور تو اونکو
جواب غیر مفہوم دیتی ہے کہ کسی کی سمجھ مین نہین آتے بلکہ تیری بات بطور معما معلوم ہوتی ہے اس کی علت نمائی کیا ہے ہمین اصل
حال سے آگاہ کر کہ ہماری تشویش رفع ہو گلچہرہ نے کہا اے شہریار کامگار واقعی جو کچھ حضور نے ارشاد فرمایا بجا و درست ہے مین ایک عرصہ
دراز سے ایسے آلام سخت محلل روح مین مبتلا ہون کہ خدا کسی دشمن کو نصیب نکرے اصل حال یہہ ہے کہ مجھے اکثر عالم واقعہ مین ایک شخص بزرگ
مقربان درگاہ الٰہی سے کامیابی کی بشارت دیتا تھا اور حصول مقصود کا امیدوار کرتا تھا جب مین اوس بزرگ کی طرف آنکھ اوٹھاکر دیکھتی تھی بعینہ
مجھے بہزاد نوجوان کی شکل و صورت معلوم ہوتی تھی گویا ایک تصویر بہزاد کی میرے سامنے کھڑی ہے چنانچہ بعد قتل ہونے زادان کے پھر
وہی شخص عالم واقعہ مین بصورت بہزاد نوجوان ظاہر ہوا اول اوس نے مجھے زادان کے مرگ کی تعزیت دی بعد ازان کہا اے گلچہرہ آگاہ
ہو کہ تیرا پدر زادان کافر تھا تو اوس کے مرگ کا افسوس نکر بلکہ تجھے شاد و خرسند ہونا چاہئے کہ تیری مواصلت و ملاقات کا زمانہ قریب آگیا ہے
خاطر جمع رکھ چند روز مین تیرا مطلوب قید سحر سے نجات پاکر ہمراہ رکاب دولت انتساب شہریار کشورگیر صاحبقران گیتی ستان یہان
آیا چاہتا ہے پس تو بخوبی مطمئن رہ کہ اوس شاہزادہ بلند اقبال کے بدولت قریب ہے تو اپنے مقصود دلی سے کامیاب ہوگی یا صاحبقران
مین نے اکثر اوس بزرگ کی بشارت کو موافق اوس کے ارشاد کے پایا تھا اس لیئے مجھے یقین کامل تھا کہ وہ وقت موعود آنیوالا ہے
اور مین اپنی مراد دلی سے بہرہ مند ہونگی اس سبب سے مین ہر ایک کو وہ جواب دیتی تھی سامعین میری بات کو شاید ہذیان یا سخن مجنونانہ
سمجھتے ہونگے بہرحال جو کچھ میرا واقع تھا وہ مین نے عرض کیا صاحبقران اکبر اس واقعہ کو سنکر کمال متعجب ہوا اور اپنے استاد والا
نہاد حکیم قرطاس سے اس اسرار کا مستفسر ہوا کہ اے حضرت واقف راز ہائے خفی و جلی مجھے اس معاملے سے آگاہ فرمایئے کہ ان دونون
زن و مرد کو جو بشارت و ہدایت ایک شکل و ترکیب سے عالم رویا مین ہوئی اسکا کیا سبب ہے حکیم عالیقدر نے فرمایا الفرزند گرامی قدر
آگاہ ہو کہ جہاندار جہان آفرین مراد بخش مرادمندان عالم ہے ہر ایک طالب و مطلوب اور محب و محبوب کے ہمزاد کو حکم فرماتا ہے کہ وہ
عالم خواب مین دونون طالب و مطلوب کی صورت سے متشکل ہو کر اون آشفتہ خاطرون کی تشفی و تسلی کرتا ہے یعنی طالب کو
مطلوب کے وصل کا امیدوار کرے اور مطلوب کو طالب کی ملاقات کا مژدہ پہونچائے کہ وہ دونون ناکام آرزومند وصال اوس نوید خوش
اور مژدہ جانبخش پر زندہ رہین چنانچہ عالم ظہور مین ایسے واقعات اکثر پیش آتے ہین اور تعبیر خواب ملجاتی ہے اگر ایسا نہو تو پھر عاشق مہجور

محروم الوصال کا زندہ رہنا دشوار ہو جاتا ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا **آمنّا وصدّقنا** واقعی طالب مہجور اور عاشق ناکام کو ہنگام
مہاجرت مژدۂ وصل عجب فرحت تازہ اور نشاط بے اندازہ بخشتا ہے گویا اوس کے تن میں جان تازہ آ جاتی ہے قصہ کوتاہ صاحبقران
اکبر نے ایام جشن میں شہر عسکریہ کو آئین بند کیا اور بعد زیب و زینت بزم شادی اور سامان کتخدائی کا سرانجام فرمایا اور ساعت سعید
میں گلچہرہ پری کو بہزاد نوجوان سے منعقد کر دیا اور دلوں تشنہ کام الفت و محبت بطفیل قدوم ہمایون صاحبقران اکبر اپنے مقصود
دل کو پہونچے اور کامدل سے شادمان ہوئے صاحبقران اکبر نے بہزاد نوجوان کو حسب لیاقت اوس کے ایک حکومت بھی عطا
فرمائی بہزاد نوجوان صاحبقران اکبر کے الطاف خسروانہ کا مشکور ہوا اور شکر الٰہی بجا لایا القصہ بعد اس عقد و کتخدائی کے حکمائے
والامنزلت بھی رخصت ہو کر شاہزادہ کامگار سے قصر البلین میں تشریف لائے کہ ساز و سامان جشن عروسی ملکہ شمسہ تاجدار کا جسقدر تمام
رہا ہے اوسے بھی انجام دین اور صاحبقران اکبر بعد اختتام عقد عروسی بہزاد نوجوان اردوے معلّے کا عازم ہوا ملکہ نوبہار و ملکہ
نادرۂ غیبیہ پریزاد بھی صاحبقران سے رخصت ہو کر اپنے اپنے مقامات و منازل کو روانہ ہوئین سلطان شمر قوش پدر صبح لقا
بھی اپنے وطن کو گیا اور ملکہ صبح روشن گہر قلعہ یاقوت نگار کو چلی گئی بعد ازان شاہزادہ فلک قدر اول قصر البلین میں تشریف لایا
اور چند روز حکمائے عالیمنزلت کی صحبت میں بسر کیے بعد ازان اردوے معلّے کا عزم فرمایا جملہ فوج و سپاہ طلسم اور سلاطین بنی آدم
و بنی الجان مع ملک افسر شاہ و ملک ہیتین و ملک افلاک و ملک زرد ہنگ سواری ہمایون کے ہمراہ جلو میں ہوئے صاحبقران اکبر
نے متاع طلسم سے صرف دو چیزین اپنے ساتھ لی تھین یعنی ایک مرکب خوش خرام جسکا لقب صاحبقران گیتی ستان نے خنگ فلک پیما
رکھا تھا اور دوسرا حجر یاقوت کہ بہترین متاع طلسم سے تھا اور کسیقدر زر نقد وغیرہ بھی غربا و مساکین کی تقسیم کیواسطے ہمراہ لیا تھا باقی
جملہ اسباب و اشیا قصر البلین میں امانت رکھوا دیا تو غرضکہ صاحبقران گیتی ستان بجاہ و جلال خسروانی اردوے معلّے کی طرف روانہ ہوا
جملہ سپاہ و لشکر طلسم ادنے و اعلے از سر تا پا زرین پوش اور سلاح و یراق سے ایسے آراستہ تھے کہ چشم سپہر اون کے مشاہدہ سے
خیرہ ہوتی تھی صاحبقران اکبر نے سلطان ابوالحسن جوہر کو اول ہی لشکر ظفر میں بھیجدیا تھا کہ جملہ دلاوران لشکر کو ہمارے آنیکی اطلاع
دیدی چنانچہ ابوالحسن جوہر ایک راہ غیر متعارف سے اردوے معلّے میں پہونچا اور دلاوران نامدار کو صاحبقران کی تشریف آوری کی
اطلاع دی دلاوران خستہ و مجروح اس مژدہ مسرت افزا کو سنکر مثل گل شگفتہ ہو گئے اور ہر ایک دیدہ براہ تھا کہ سواری ہمایون کا جلوس
دیکھیں **راوی مسوّد اوراق سلسلۂ افسانۂ صاحبقران گیتی ستان شاہزادہ سعد الدین نصرت قرین کو
اثنائے راہ میں رکھکر دو کلمہ جمشید پلید کی بیدادگری کے بیان کرتا ہے** بیا اے سخنگوے چابک سرا ؎
نشاط سخن را یکایک بجا ؎ سخن رازان نامور نغمگان ؎ فسونی فرو دم با شفتگان ؎ اول یہہ داستان شکر ریز بیان تک
گذارش ہوئی ہے کہ عیاران اسلام یعنی مہتر عیاران جہان سر حلقۂ سنگان دوران مہتر یعقوب حرامی اور مہتر نہنگ مصری نے جمشید پلید کی
اقرار واقعی گوشمالی کی اور اشیود وغیرہ حمقا کو اوس ذلت و خفت سے رسوائے عالم کیا بعد ازان محفوظ و سلامت اردوے معلّے
میں چلے آئے اور تمام زر و جواہر اون ملاعین کا دست برد کیا جمشید نے شدت بیتابی اور فرط الم و غصہ سے اوس شب کو اپنے
تمام طبل جنگ بجوایا اور دوسرے روز علے الصباح صف زدہ بذات خود میدان رزم میں پہونچا اور ایک نعرۂ گوش در جگر
خراش ایسا مارا کہ تمام زمین معرکہ اوس صدمک کی آواز سے ہل گئی اور وسط میدان میں استادہ ہو کر با واز بلند کہا اے امیر مجاہد الدین
و اے غازیان اسلام حالانکہ تم نے اپنے زعم باطل میں یہہ سمجھا تھا کہ عیاران طرار کو بھیجکر جمشید کو ذلت و خفت دین چنانچہ باعتقاد خود تم نے
میری تضحیک میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا مگر خداوند کو اوس کا کچھ بھی خیال و پروا نہیں ہے کہ ذلت کیسی ہوتی ہے اور رسوائی کسکا

اور رسوائی کسکا نام ہے خداوند فضیحت و رسوائی سے یہانتک پاک ہے کہ اگر بندگان عاصی خداوند کو صبح و شام رسوا کرین اور دشنام ہائی
مغلظ خداوند کا حصہ مقرر کردین خداوند کا گوشہ دامن تک آب ذلت سے تر نہین ہونیکا ای اہل اسلام تم نے زمرد شاہ باختری کا قصہ
سنا ہوگا کہ عمر عیار نے بہی اوسکی ریش و بروت کو منڈایا اور کسقدر رسوائی خلائق کیا تہا پہر کیا ہوا سعید اعمیٰ ای بات پر شادمان ہون
کہ مجہے زمرد شاہ کی تقلید میسر آئی اور اوسکی تضحیک کا مرتبہ بہی مجہے حاصل ہوگیا یعنی کہ زمرد شاہ اوس خداوند طبیعت مجردہ کا
محبوب خاص تہا جو کل اشیا کا خالق ہے اوسے خداوند نے زمرد شاہ کو مرتبہ خداوندی دیا اور درجہ اعلی کو پہونچایا تہا چنانچہ
مین بہی اوسی خداوند کا پیرو اور معتقد ہون اگرچہ اوس یہودی بچہ نے جو خداوند سے منحرف و برگشتہ ہو رہا ہے خداوند کو ذلت
و خفت دی مگر خداوند ہرگز اوس سے آزردہ نہین ہے بلکہ خداوند کو ایک نوع کی مسرت ہوگیا یعنی کہ خداوند کا مرتبہ خداوندی
تمہاری نظر مین زمرد شاہ کی ہم پلہ ثابت ہوگیا الحاصل جملہ اہل لشکر جمشید کے کلمات پوچ و مزخرف سے خندہ زن ہوئے
اور یعقوب حرامی نے قدم بڑہا کر کہا ای جمشید آفرین ہے تیری قدر شناسی پر تو نے میری جوہر عیاری کی خوب داد دی
الحق کہ مصرعہ قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری وا ہتن ہی تیری قدردانی سے بہت خوش ہوا اگر تو اس ذلت و فضیحت سے
زیادہ تر خوش ہوا ہے خاطر جمع رکہہ اس دفعہ مین بطرز جدید اپنی عیاری کا تجہے تماشا دکہاونگا بشرطیکہ تو بہی ریش و بروت کو با
دیگر گوہر ہر وارید سے آراستہ کر رکہے تاکہ میرا صلہ عیاری ثبت ہے انشاء اللہ تعالی اس دفعہ تیری ایسی حجامت کرونگا
کہ تو میری کارگزاری سے رضامند ہوجائیگا اور میری عیاری بہی جریدہ روزگار پر تا انقراض عالم یادگار رہیگی جمشید
یعقوب کی گفتگو سے تیرہ ہوگیا اور کہا ای یہودی نژاد برگشتہ بخت تو اپنی حرکات سے باز نہین آتا بس زبان بند کر ورنہ
تجہپر قہر و غضب نازل کرونگا یعقوب نے کہا ای دیوس میری ہر طرح خاطر جمع ہے کہ میرا اوسنے پشم بہی تجہسے کندہ نہین
ہونیکا اسی اثنا مین نہنگ مصری بہی پہلو بہ پہلو یعقوب کے آیا اور کہا ای خداوند جمشید بے ادبی معاف ہو مین نے
خداوند کی جناب مین کوئی گستاخی اور کوئی حرکت خلاف شان نہین کی بلکہ ایکطرح کا سلوک خداوند کے ساتہہ
خرچ کیا ہے کہ یعقوب خداوند کے داماد کو خداوند کے قتل سے منع کر دیا ورنہ وہ عیار آفت زمانہ اوسروز خداوند کو نیست
و نابود کر دیتا سعید اعمیٰ اسوقت خداوند سے یہہ التماس کرتا ہون خداوند میری التماس کو سفارش سے سمجہے یعنی یعقوب اپنے
داماد پر خداوند قہر و غضب نازل نفرمائی مبادا خداوند کی خواہر حقیقی طرہ مشکین خال میری اوستاد کی مدخولہ بیوہ ہوجائیگی
پہر مشکل ہوگی کہ خداوند کی خواہر کو خدمتگزاری کے واسطے مثل یعقوب کے دوسرا شوہر پیدا ہو ای خداوند غور کرنی چاہیے بالفرض
اگر یعقوب ہلاک ہوگیا پہر طرہ مشکین خال کی دفع وقتی کسطرح ہوگی یہہ کہکر نہنگ مصری یعقوب کو دست گرفتہ میدان سے
لے آیا جمشید نابکار شدت غم و غصہ سے مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کہارہا تہا مگر قابو نپاتا تہا کہ ان عیارونکے ساتہہ
کیا سلوک کرے چاروناچار اوسی غیظ و غضب مین بار دگر ایک نعرہ رعد آسا مارا اور حریف ہم نبرد طلب کیا لشکر اسلام سے
امیر جلال الدین کہ ایک شجاع نامور اور رفیق قدیم صاحبقران اکبر کا تہا امیر کبیر سے اجازت لیکر میدان کین مین گیا اور جمشید کے
مقابل ہوا اور ساعت مردانہ و دلیرانہ جنگ کرتا رہا لیکن ہنوز دری مین جمشید پر سبقت لیگیا بالآخر جب تیغ زنی کی نوبت آئی
جمشید نے وہی شمشیر پاداش دلاور کی سر پر ماری اور وہ شمشیر آبدار خود کو قطع کرتی ہوئی کاسہ سر مین اوتر گئی عیاران
لشکر امیر مذکور کو بحالت مجروحی اوٹہا لائے جلادان امیر جلال الدین اوس دو خصلت کے مقابلہ مین گیا اور مثل امیر جلال الدین کی زخمی ہوا
[illegible] نامور و دلاور لشکر اسلام کے [illegible] امیر جلال الدین امیر [illegible] الدین [illegible]

سلطان شاہ کے لشکر میں وہ ہزیمت و ذلت پائی یہہ پہلوان جسکا نام فہیم تیزہوش تھا سلطان شاہ کا مطیع ہوگیا اور ابصفائی قلب مسلمان
ہوا ہے ہر گاہ فہیم نے دیکھا کہ لشکر اسلام کا عجیب حال ہے کہ کوئی پہلوان رزمگاہ کا قصد نہیں کرتا اور سلطان شاہ کی لشکر کے پہلوان بھی اکثر
معرض قتل میں آئے ہیں فہیم نے قصد کیا کہ ایک روز ان یکہ پر کو آزمانا چاہئے کہ ایا انمیں واقعی کچھہ اثر ہے یا نہیں چنانچہ آج اوس دلاور کو
انجد کا ظلم و ستم اور اوسکی لاف زنی سخت ناگوار گذری سلطان شاہ سے اجازت لیکر میدان کارزار میں پہونچا اور انجد سے کلہ بکلہ جنگ
کرتا رہا راوی سے گمان میں یہہ بات محقق ہے کہ جمشید مردود اگر طبل بازگشت نہ بجواتا بے شبہہ و شک فہیم تیزہوش انجد کو جیت کرتا
اور بہہ وجوہ غالب آتا مگر جمشید نے طبل بازگشت بجوادیا معاملہ یکسو نہونے پایا اب دیکھئے روز فردا کیا معاملہ ظہور میں آتا ہے امدیکم
بر سر مطلب ابوالحسن نے بعد معائنہ جنگ و پیکار امیر مجاہدالدین وغیرہ دلاوران لشکر سے صاحبقران اکبر کی تشریف آوری کا حال
ظاہر کیا دلاوران نامدار اس مژدہ جانبخش کو سنکر نہایت محظوظ ہوئے بعد ازان سلطان ابوالحسن حضور صاحبقران اکبر کی خدمت میں روانہ
ہوا کہ صاحبقران گیتی ستان کو لشکر ظفر پیکر کی تباہی اور انجد بن مجدون کے ظلم اور تعدی کی اطلاع دے چنانچہ ابوالحسن کو صاحبقران
گردون مکان کی سواری ہمایون عین راہ میں ملی ابوالحسن نے صاحبقران اکبر سے تمام حقیقت لشکر کی ابتری اور روئداد روز گذشتہ کے
جنگ و پیکار کی مفصل و مشرح بیان کی اور جمشید پلید کے دعوے باطل کا اظہار بھی کیا اور نیز یہہ حال بھی گذارش کیا کہ جملہ دلاوران
نامدار جمشید اور انجد کی ضربات شمشیر سحر تاب سے خستہ و مجروح پڑے ہوئے ہیں اور بعض پہلوان درجہ شہادت کو پہونچے جسوقت
صاحبقران اکبر نے اس کیفیت ملال انگیز کو سنا نہایت بیدماغ و مکدر ہوا دل میں کہا اللہ ہو اکبر ابہی چند روز کی عدم موجودگی میں
یہہ حال عجیب حادثہ وقوع میں آیا ہے اور لشکر کی یہہ نوبت پہونچگئی کہ کوئی متنفس سلامت نہیں رہا افسوس ہے کہ مجھے خبر تک نہوئی
کہ ان ملحدون نے ظلم برپا کر رکھا ہے اگر مجھے یہ وقت بھی اس حال سے آگہی ہوجاتی واللہ میں اپنے عیش و عشرت سے کنارہ کرتا
اور اوسیوقت لشکر میں آجاتا خیر گذشتہ را صلوات اب ان ملحدون کا قرار واقعی گوشمال کرونگا راوی کہتا ہے کہ ہنگام گفتن اکے
صاحبقران اکبر کی زبان سے ایسے کلمات غرور نکلے جو کبھی آجتک نہ نکلے تھے یعنی باوجود سخنان غرور آمیز کے لفظ انشاءاللہ نفرمایا
گویا موکلان قضا و قدر نے اوس لفظ متبرک کو فراموش کرا دیا خاطر سے بالکل محو کر دیا تھا غرضکہ صاحبقران اکبر حالت
غیض و غضب میں بکمال سرعت و استعجال روانہ ہوا اسطرف دوسرے روز پھر لشکر دونوں میں معرکہ آرائی ہوئی اور ایکطرف سے انجد بن
مجدون بجوش و خروش غول مست کی مانند میدان مصاف میں آیا اور دوسری طرف لشکر سے فہیم تیزہوش سلاح و یراق سے
آراستہ ہوکر حسب عادت رزمگاہ میں پہونچا دونون دلاور باہمدگر مقابل ہوئے انجد نے پوچھا اے دلاور میں نے سنا ہے کہ آج بادشاہ
لشکر اسلام بھی اردوے معلی میں آنے والا ہے یہ خبر صحیح ہے فہیم نے کہا ای کیدی تجھے اس راز و اسرار سے کیا سروکار تو اپنے کام میں
مصروف ہو مجھے خبر نہیں کہ بادشاہ آنے والا ہے یا نہیں جانگاہ میں بجز تیر و تقل کے کسی ذکر اذکار سے آگہی نہیں رکھتا ہوں رمز
سلطنت خویش خسروان دانند ۔ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ۔ وراے ازین جبتک کہ سلطان نامدار یہاں پہونچے اوس سے
قبل میں تجھکو جہنم میں پہونچادونگا پھر تو بادشاہ کے آنے سے کیون خوش ہوتا ہے انجد نابکار یہہ کلمہ سنکر فہیم سے دست بقتل ہوگیا اسطرف
فہیم بھی خانہ زور میں در آیا جمشید نے باواز بلند کہا اے بیخبر جسطرح ممکن ہو آج اس پہلوان کو زندہ نچھوڑیو میں نے تیرے واسطے
خطاب قدرت خداوند مقرر کیا ہے ہر گاہ تو مظفر و منصور اسکا میں تجھے یہہ خطاب دونگا اور انعامات لا انتہا سے سرفراز کرونگا انجد لعین اس خوشی
و مسرت میں بہزار جان و دل زور و قوت کر رہا تھا غرضکہ ایک پہر کامل دونون گبر گاورو کی کرتے تھے اور غالب و مغلوب نظر نہ آیا اس اثنا میں
جمشید پلید جام اوس شعر بعجیب سحر کے جو تنہا رہا دو ... حضرت سنبل کی ... انجد کے پاس پہونچا اور کہا ای انجد [illegible]

چابکدستی سے اوڑا اور ضرب گوپست کر انجد پر دیا پہلے شراب الاجرعہ پیکیا اور پیادہ گرجنگ کشتی مین مصروف ہوا وکشتی اون انجد پر سپ کے
پہنچنے سے انجد کے دست و پا مین قوت و توانائی زیادہ ہوگئی اور کمال جرات و ہمت سے جنگ مردانہ کرتا رہا مگر اتفاق قضا و قدر سے ایسا
معاملہ پیش آیا کہ انجد کے شکم مین درد پیدا ہوا انجد لعین اوس پیچ و تاب شکم سے اسقدر بیتاب و مضطر ہوگیا کہ بے اختیار پائجامہ کو نجس کر دیا
اوسیوقت جنگ سے کنارہ کش ہوا اور کہا اے ولاور تو دو ساعت صبر کرین حوائج ضروری سے فرصت پاکر آتا ہون اوسوقت بیچ درد شکم
بیتاب و بیقرار کر رکہا ہے یہ کہکر شتابانہ لشکر مین چلا گیا او جمشید سے اپنا حال بیان کیا ضمارسناوس نے اوسیوقت اپنا ن حکمت سے ایک
دوا انجد کو کہلائے اوسوقت وہ درد شکم موقوف ہوا جمشید نے انجد کو اپنا ملبوس خاص مع جیغہ مرصع کار عنایت کیا او قدرت خداوند
خطاب دیا انجد نے کہا اے خداوند آج یہہ خبر گرم ہے کہ شاہزادہ معزالدین بہی اردوی معلی مین داخل ہوگا مین خداوند سے اس امر کی
خواستگاری کرتا ہون کہ خداوند مجھے اجازت دے کہ مین ہی معزالدین سے جنگ حرب کرون کسواسطے کہ مین ہمیشہ معزالدین کی جنگ کا
مشتاق رہا ہون لہذا امیدوار ہون کہ خداوند مجھے اوسکے مقابلہ کی اجازت دے جمشید نے انجد کی درخواست قبول کی اور
حاضرین لشکر سے کہا یارو مجھے اس خبر کے سننے سے ایک نوع کی حیرت ہوئی ہے یعنی مجھے یقین کامل تہا کہ معزالدین اس تیرہ
طلسم سے نہین آئیگا ضرور بلا ہائے طلسمی کا لقمہ ہوگا لیکن تعجب ہے کہ وہ بخت جان زندہ و سلامت طلسم سے نکل آیا معلوم ہوتا ہے
کہ طبیعت مجروح ہے اوسکے مرگ فنا میرے دست قدرت پر مقرر و مقدر کی ہے اسی سبب سے کیسی اشرار طلسم نے کشان کشان اوسے بیرون
طلسم پہونچا دیا ہے ابو حاکم خبیث بدسگال جمشید نے کہا اے خداوند اگر تو معزالدین کو اپنی قوت خداوندی سے معدوم کر دے مین اسیوقت معہ متعلقین سر و کل
سات مرتبہ خداوند پر تصدق ہوتا ہون والی این خداوند کے سر پر انہائے زر و جواہر نثار کرونگا بلکہ اس فتح کی مبارکباد مین برہنہ
ہوکر رقص کرونگا انجد نے کہا اے ابو حاکم تو خداوند کو اسقدر زحمت نہ دیکہ مین کیون دنیا سے فقط یہیں ... ادب کے ساتھ کہ اوس کا تماشا دیکہہ لین
تا آنے معزالدین کے کسقدر پہلوانان لشکر کو اپنے ضرب دست سے نیست و نابود کرتا ہون اے ابو حاکم خاطر جمع رکہہ کہ معزالدین بہی میرے
ضرب شمشیر بے پناہ سے قتل ہوگا کسواسطے کہ آج خداوند نے مجہے قدرت خداوندی خطاب عنایت کیا ہے جمشید نے کہا اے قدرت خداوند
خوش ہوا اوسوقت خداوند نے ایک مرگ جدید مقدر کی ہے یعنی تو معزالدین کو ضرور قتل کریگا یا معزالدین کے ہاتہہ سے تو قتل ہوگا یہہ
مرگ جدید بیکار نہین جائیگی دونون مین کسی نہ کسی کی ضرور گلوگیر ہوگی مختصر رنگ ہوا کہ ... دین اسلام کی طرف ... کہتا تہا اس
عیار نے کہا اے خداوند اس تقدیر تازہ کو مردود کہنا چاہئے کسلئے خداوند نے خود اپنے سخن کی تردید کی ہے یعنی اول خداوند نے کہا کہ معزالدین
کی مرگ میرے دست قدرت پر مقدر ہے خداوند اپنی قوت و قدرت سے معزالدین کو ہلاک کریگا اور اب خداوند نے اوس ہلاکت کو انجد کے نام پر
مقدر کر دیا اس تقدیر کا حاصل و معنی کو کیا تصور کرین جمشید نے کہا اے زنگانہ بندہ خاص خاموش رہ جائے دم زدن نہین ہے کیا معنی کہ یہ
راز و اسرار خداوندی ہین اور تو ان اسرار کو نہین جانتا ہے لہذا بندہ نامحرم کو خداوند کے کلام مین خردہ گیری شایان نہین ہے جمشید اس
حرف و حکایت مین مصروف تہا کہ ایک محرم راز نے جمشید کے کان مین خنار جادو کے آنے کی اطلاع کی جمشید ایک ساعت توقف مین بیٹہا تہا
خیمہ مین چلا گیا او حاضرین لشکر سے کہا تم سب یہان موجود رہو مین جلد تر آتا ہون مختصر کہ جمشید خیمہ مین گیا او خنار جادو کے قدم پر
سر رکہدیا او کہا اے مرشد جمشید مین نے سنا ہے کہ معزالدین طلسم کو آنیوالا ہے یہہ خبر صحیح ہے البتہ تمکو بہی ضرور اطلاع ہوگی خنار جادو نے کہا اے نجس
کیسا طلسم اور کون معزالدین اول ہم اور تم ہم آغوش ہوکر لذت دل حاصل کرلین پہر جو کچھ پوچہنا ہو پوچھیں یہہ کہکر وہ مرد کثیف جمشید سے لپٹ گیا
او پر جوش آہنگ مین اسقدر جمشید کے بوسہ لئے کہ وہ مرد کثیف تنگ آ گیا بالآخر وہ دست بوسی پر ... اوسکی ساتہہ ... ہوگیا او بعد الفراغ
رو سیاہی خنار نے کہا اے جمشید یاد ہوگا مین اول ہی تجہسے کہہ چکا ہون اور اب پہر کہتا ہون کہ انجال مین تجہسے ... مین ...

کہ کوئی وقت و ساعت مجھ فکر سے خالی نہین گذرتی ہی مین نے اپنے طالع زبون مین چند کواکب نحس کو جمع دیکھا ہے اور یہہ قران نحس چالیس روز رہیگا
ہنوز مدت مذکور سے صرف اٹھ روز گذرے ہین اگرچہ اس عرصہ مین روز و شب مین نے وہ محنت شاقہ و تکلیف عظیم اپنی اوپر گوارا کی ہی اور وہ اعمال سحر
و طلسم بنائے ہین کہ جادوان عالم مدت ہشت ماہ مین بھی تمام نکر سکین اے جمشید وہ محنت و تدبیر یہہ ہی کہ مین نے باعمال سحر طلسم مخفیا کا راستہ ایسا
مسدود کر دیا ہی کہ کوئی عیار لشکر طلسم کے اندر جا نسکے اور حکیم قسطاس کو یہانکی معاملات کی خبر و اخبار بہونچ نسکین بلکہ وہ چارون حکیم یعنی قسطاس
و عیقر طوس اور ابو الحماس و آتشیجان بھی طلسم کے باہر آنی نپاوین ورائے ازین ایک شیشہ اعمال سحر سے ایسا تیار کیا ہی کہ باید و شاید یعنی اوس شیشہ مین
حکماے اربعہ کے خیال و اندیشہ کو بند کر دیا ہی اب حکماے مذکور کسیطرح لشکر اسلام اور ساکنان جبل اعلی کی بربادی و تباہی حالت سے آگاہ نہین ہونیکے
علی الخصوص معزالدین کے حال و مال اور اوسکی طرف سے اسقدر غافل و لاعلم رہین گے کہ کسیطرح کا خدشہ و اندیشہ تک اونکے دل مین خطور نہین کریگا
بہمہ حال جسقدر سختی ایام اور زبونی طالع میرے قرین حال ہی اوسیقدر مین معزالدین کے طالع اقبال مین بھی ضعف دیکھتا ہون اے جمشید یاد رکھہ
اگر ان ایام سعد و دین معزالدین اپنی بلندی اقبال سے زندہ و سلامت رہ گیا البتہ مین اور تو ضرور کسی آفت اور بلاے ناگہانی مین گرفتار
ہو جاوین گے بلکہ ہماری جان کے ضائع ہونیکا اندیشہ ہے اور اگر یہہ ایام نحوست بخیر و عافیت گذر گئے پھر کوئی آفت ارضی و سماوی نازل نہین
ہونیکی بلکہ تمام آفات اور بلاہاے آسمانی کا لشکر اسلام پر نزول ہوگا اور بادشاہ اسلام کا نشان تک باقی نہین رہیگا اے جمشید مین تجھسے یہہ بات
کہنے کو آیا تھا بس اب مین جاتا ہون کہ جسقدر میرے نحوست ایام باقی ہین اوسکو امن و عافیت کسی کوہ و جبال مین بفکر و تدبیر گذار دون مگر تو
بلا وسواس و ہراس معرکہ جنگ کو گرم رکھہ اور تجھے یاد رہے کہ جو عمود قدرت مین نے اعمال سحر سے تیار کیا ہے وہ ایسا عمود در الحقیقت ہے کہ خداوند
طبیعت بھی مثل اوسکی نہین بنا سکتا مین تجھے اجازت دیتا ہون کہ تو بے خوف و اندیشہ اوس گرز اجل سے زمین مسجود کو خون ریزی کر اور
معزالدین کے خون سے اوس زمین مذکور کو رنگین کردے جمشید نے کہا اے شاہ جادوان عالم مین یہہ چاہتا ہون کہ چندے روز بسبب کسل طبیعت جنگ
و جدل سے کنارہ کش رہون اور انجد جہان پہلوان کو معرکہ آرائی کی اجازت دون کہ وہ جاکر ہر روز اہل اسلام سے انتقام لیا کرے چنانچہ دو روز سے
انجد جہان پہلوان ایک حریف کے ساتھہ زور کشتی مین مشغول ہے اور وہ پہلوان ابتک مغلوب نہین ہوا دیکھئے اس جنگ کا انجام کیا
ہوتا ہے خمار جادو نے کہا کچھہ مضائقہ نہین ہے خواہ تو جا یا انجد کو بھیج بہر حال مجھے لشکر اسلام کا استیصال منظور ہے مین خوب جانتا ہون کہ
بعد تیرے زور و قوت مین انجد بھی صاحبقران روزگار ہے جمشید نے پوچھا اے مرشد تمنے زائچہ وقت مین یہہ بھی دیکھا ہوگا انجد جہان پہلوان کا
طالع اقبال معزالدین کے مقابلہ مین کیسا ہے خمار ساحر نے کہا مین نے انجد کے طالع وقت کو نہین دیکھا یعنی کہ مجھے تیری ذات کے سوا
کسی دوسرے شخص سے سروکار نہین ہے ورای ازین انجد ایک پہلوان کوہ پیکر اور زور آور ہے ہنگام مصاف و مقابلہ خود بیحال کہل جائیگا
زائچہ طالع دیکھنے کی حاجت کیا ہے بس اب مین رخصت ہوتا ہون چندے روز او گوشہ ہاے جبال مین مخفی رہونگا اور جو کام ضروری باقی رہ گئے ہین
اونکو انجام دونگا یہہ کہکر وہ ساحر غدار روانہ ہوا بعد ازان جمشید پلید صف لشکر مین آگیا اور تخت قدرت پر سوار ہوکر اوسی شان و تجمل سے
استادہ ہوا کیا سنئے کہ اوس زمانہ عارفی اول سے سنلیا تھا کہ آج شاہزادہ معزالدین اپنے لشکر مین داخل ہوگا اس خیال سے اوس نے
بغیر تبہہ نمک و جلوس مین زیادہ تر رونق کی تہی کہ معزالدین بھی دیکھکر بیحد حساب ہو چنانچہ جمشید مع جملہ سلاطین لشکر کو اپنے تخت کے گرد و پیش رسید
استادہ کیا تہا اور خود تخت پر استادہ ہوا تہا کہ معزالدین کی نظر مین جاہ و قدرت و بال اسکا معلوم ہو بہتر رنگ ظریف طبع نے کہا میری نزدیک یہہ
تجویز نہایت مناسب ہے کہ خداوند دونون پیغمبران خاص یعنی اشہولد و خمار منکوس کو اپنے شانون پر بٹھاکر خداوند تخت قدرت پر استادہ ہو اور جملہ
سلاطین کو حکم ہو جاے کہ تخت قدرت کے گرد و پیش رقص کرتے رہین اسصورت مین البتہ و ابستہ خداوند و قدرت خداوندی زیادہ خوشنما ہوگی اشہولد نے
کہا یا خداوند بہتر رنگ سچ کہتا ہی کسواسطے کہ معزالدین تقدیرات خداوندی سے آگاہ نہین ہے کہ خداوند کیا کیا کرشمہ ہاے عجیب و غریب بقدر کرتا ہے

وہ شاہزادہ مغرور اس رقص کو دیکھکر ضرور یہہ سمجھیگا کہ خداوندگار کوئی فن سپہگری تازہ ایجاد کیا ہے القصہ جنتشے نے بہی اس رائی کو پسند کیا اور کہا
ہرگاہ معز الدین کی اعلام لشکر روبروی نظر آئین گے اوسکی قبل مین یہی تدبیر کرونگا بعدازان انجد کو دو جام شراب سحر ساز کے پلادی اور قدرہ روغن سحر
اوسکے بدن پر ملوادیا بعدازان انجد سی کہا ای پیغمبر خداوند لب جا اور اپنے حریف کو مغلوب کرے انجد نابکار کمال غرور و تکبار سیدان مین آیا
اور فہیم کے مقابل ہوکر کہا ای دلاور مین اول ہی تجہے آگاہ کرتا ہون کہ چند ساعت کے عرصہ مین تیری دست و پا باندہ لونگا تو ہوشیار ہوجا فہیم نے
کہا ای مردک معلوم ہوتا ہے کہ کسی عمل تازہ کا تونے استعمال کیا ہی بہمہ حال خداوند کریم ہمارا حافظ و نگہبان ہے یہہ کہکر وہ دلاور انجد کا گریبان
گیر ہوگیا اور چند ساعت اس مردی و مردانگی سی زور آزمائی کرتا رہا کہ حاظرین معرکہ اوسکی شجاعت کی داد دیتی تہی اور ہر طرف خروش تحسین و آفرین
بلند تہا **راوی کہتا ہے** کہ قضا کار آج فہیم دلاور نے صرف ایک ہی تکیہ برسحر دستار مین رکہا تہا اور تین تکیہ بر دستار مین کہنی یاد نہ ہے
مگر سواطلبکہ مشیت ایزدی اسیطرح جاری ہوئی تہی **القصہ** بعد چند ساعت کے انجد نے فہیم کے دست و پا باندہ لئی اور ایکطرف میدان سے
اوس دلاور کو ڈالدیا بعدازان باواز بلند کہا ای اہل لشکر تمنی دیکہا کہ مین نے کس آسانی سی اس پہلوان کو اسیر کیا ہے اب میرا قصد ہے
کہ شام تک تمہاری پہلوانان لشکر کو اسیطرح گردن و گلو بستہ جمع کرونگا اور ایک ہی بار لشکر مین لیجاکر خداوند کی نذر کردونگا اب تم کسی دوسرے
اجل رسیدہ کو میدان مین بہیجو مجاہد خان ایک پہلوان غیر معروف اوس بے حیا کی لاف و گزاف سنکر بلا استفسار مقابلہ مین گیا اور اوس بد
سیرت سی دست و بغل ہوگیا اور ایک عالم جوش و خروش پہلوانی مین اللہ اکبر کہکر انجد کو مثل پر کاہ ہاتہہ پر لیا اور چاہتا تہا کہ زمین پر
مارے ناگاہ اوس سخت جان کا دوال کمر ٹوٹ گیا وہ بدبخت رہا ہوکر بار دگر مجاہد خان کے مقابل ہوا اور ایک عالم طیش و غضب مین مجاہد خانکو
زمین سی اوٹہالیا اور اس طاقت سی زمین پر مارا کہ اوس بیچارہ کے اعضائے بدن سرمہ سا ہوگئی انجد نے قصد کیا کہ پاشنہ مرکب سی اوسکی لاش کو
پامال کردے یعقوب حرانی بر سر وقت جا پہونچا اور بچالاک دستی ایک سنگ فلاخن انجد کے سینہ مین مارا کہ وہ نابکار ابتک حسرت سی باز رہا عیاران لشکر
اوس شہید کا لاشہ اوٹہالائے بعدازان سالار خان بن مسلم میدان مین گیا انجد نے سالار خان کو بہی ایک ہی ضربت مین قلم کردیا اوسکی بعد
سردار خان انجد کے مقابلہ مین آیا اوس غول بیکر نے اس دلاور کو بہی قتل کیا اوسوقت جملہ اہل لشکر دست بدعا ہوئی کہ الہی تو ہم عاصیان
پر معاصی پر اپنا فضل و کرم فرما اب اس ظالم بیدادگر کا ظلم و ستم حد سے گذر گیا ہی اسیطرح امیر مجاہد الدین دلاور گریہ و زاری مین مشغول تہا
کہ ناگاہ درہ کوہ سی اعلام لشکر ظفر پیکر او رایات خسروانی نمودار ہوا اہل لشکر نے دیکہا کہ شاہزادہ فلک تخت شہنشاہ گردون وقار صاحبقران
نامدار بجاہ و جلال تخت عزت و اقبال پر سوار با فوج و سپاہ انبار تشریف لاتا ہے ہر ایک لشکری کا فرط خوشی سے پیراہن تن مین تنگ
ہوگیا اور ہر قالب بیجان مین جان تازہ آگئی امیر جلال الدین و امیر مجاہد الدین و امیر غضنفر و امیر دلاور و امیر حامد و امیر سید حمید وغیرہ امیران
نامدار صاحبقران گردون حشم کے استقبال کو گئی او رپایہ تخت کو بوسہ دیا صاحبقران والا تبار نے امیران عالیقدر سے معانقہ و مصافحہ کیا
اور علی قدر مراتب ہر ایک کے حال پر نوازش خسروانہ فرمائی ہرگاہ صاحبقران اکبر نے لشکر کی تباہی او رامیران نامدار کی زخمداری اور
خستہ حالی کا وقایع سنا نہایت مکدر و بیدماغ ہوا اور ہر ایک امیر و سردار کی تشفی و تسلی فرماتا ہوا بتجمل و شوکت خسروانہ لشکر ظفر
اثر مین تشریف لایا **راوی لکہتا ہے** کہ اسوقت صاحبقران اکبر کی رکاب مین دس بادشاہ ذیجاہ جن و انس اور دس ہزار
سوار جرار بنی آدم ایک لاکہہ اجنہ بشکل انسانی بلباس ہائے فاخرہ حاضر تہا **القصہ** صاحبقران اکبر با فوج و لشکر بہ شعار تخت فیروزہ
پر سوار اردوئے معلی مین تشریف لایا اوسوقت شیر دیدہ دلاور چتر یاقوت کا سایہ فرق مبارک پر کئی ہوئی تخت کی برابر آتا تہا اور دوسری جانب
سکون دلاور نیزہ دوسر ہاتہہ مین لئے پایہ تخت کی برابر حاضر تہا ہرگاہ سواری ہمایون رزمگاہ کی قریب پہونچی شعاع چتر یاقوت
مثل پرتو آفتاب تمام میدان معرکہ روشن و منور ہوگیا صاحبقران اکبر نے لشکر جمشید کیطرف نظر غور دیکہا جمشید کو تخت شاہانہ پر

ملاحظہ کیا بے اختیار ہنسی آگئی بلکہ جملہ مردان سواری اس تماشائی نادر کو دیکھکر شدت ہنسی سے بیتاب ہوگئے اور سب سے زیادہ تر مردان انجلی لبہ
خندہ زن تہی کیونکہ اون مردان طلسم نے کبھی مدت العمر مین ایسی حرکات مضحک نہ دیکھی تہین اسوقت یہہ تماشا دیکھا کہ سب اپنے ہیکلون کے
دو مردان عجیب الشکل کولی ہوے تخت پر استادہ ہے اور ایک گروہ تاج دار تخت کے گرد ونپیش رقص کر رہے ہین غرضکہ ہر شخص اوس مسخرہ کو دیکھکر
متحیر ہوتا تھا اور بے اختیار ہنستا تھا اوسطرف جمشید پلید جلوس سواری اور چتر یاقوت کو دیکھکر داغ ہوگیا اور با آہ حسرتناک کہا افسوس ہے
کہ باوجود اس جاہ وجلال اور منصب خداوندی کے مجھے کوئی شی مثل اس چتر نادر روزگار کے نہین ملی کہ میری شان خداوندی کی زینت و رونق
ہوتی ابو حاکم وبخاشی نے کہا ای خداوند افسوس کی کیا بات ہے بہر حال خوش ہونا چاہیے آخر کار ایکدن یہہ سب سامان و اسباب تمہاری یا تہہ
آنیوالا ہے کیا معنی کہ جو شی مغز الدین کے پاس ہے وہ سب تمہاری واسطے ہے خاطر جمع رکہو بعد مغز الدین کے تمام مال ومتاع خداوندی توشک خانہ
داخل ہوگا جمشید نے کہا یاد رہے یہہ کچھ مسلم ہے کہ آخر کار خداوند طبیعت مجرد وہ یہہ مال واشیا بذریعت طلسم شکنی مجھے دیگا مگر اس وقت قریب کی اس تجمل
وحشمت کو دیکھکر رشک وحسد سے میرا دل وجگر شق ہوا جاتا ہے کہ ایسی شان وعظمت اوسکو حاصل ہوئی ہے خیر کچھ مضایقہ نہین ہے بقول تمہارے
سب اشیا میرا ہی حق ومال ہے انجام حاصل اوسطرف رزمگاہ مین الخبد بن بخدون بعد قتل کرنے دلاوران اسلام کے بجوش وخروش استلم کرتا تھا
اور لشکر پروت کو تاب دیکر کہتا تہا ای اہل لشکر جابر کسی پہلوان اہل رسیدہ کو میری مقابلہ مین بہیجو مین ایک عرصہ دراز سے حریف کی طلب مین
استادہ ہون جنگ وجدال کا یہہ قاعدہ ہے کہ جسوقت مرد میدان کسی حریف ہم نبرد کو طلب کرے اہل لشکر کو چاہیے کہ بمجرد طلب کے پہلوان
مقابل کو بہیجدے ہر گاہ پہلوان کے آنے مین درنگ وتاخیر واقع ہوتی ہے طرف ثانی اوس لشکر کا ضعف خیال کرتا ہے تم دیکہو کہ مین
کس عرصہ سے حریف کی انتظار مین مستعد بجنگ استادہ ہون اور تم نے کسی پہلوان مرگ نصیب کو ابتک نہین بہیجا اب مجھے اجازت دو کہ
مین بشمشیر جہانگیر تمہارے لشکر پر یورش کرون غرضکہ الخبد کا جبر وستم حد سے گذر گیا تھا مروان بنی الجان جو صاحبقران اکبر کی رکاب
سعادت نصاب مین حاضر تھے نہایت بیدماغ ہوے اور صاحبقران سے عرض کیا یا صاحبقران یہہ گیدی کیا گہہ کہتا ہے اگر حضور
ہمین اجازت دین ہم آن واحد مین اس نابکار کو بشت ولکد ہلاک کردین صاحبقران اکبر نے فرمایا ای دلاوران نامدار ہنوز تمہاری
جنگ ومقابلہ کی نوبت نہین پہونچی ہے فضل الہی سے لشکر مین بیشتر پہلوانان رستم توان موجود ہین ورائی ازین مین نہین چاہتا کہ قوم
اجنہ کو جنگ وپیکار کی اجازت دون اور یہہ داغ بدنامی میری نسبت عاید ہو تم خاطر جمع رکہو ابہی اسکا تدارک ہوا جاتا ہے اسی اثنا مین
عصفور لطیفو نیزہ باز اوس ملحد کے مقابلہ مین گیا اول ایک ساعت نیزہ بازی ہوتی رہی عصفور نے الخبد کا نیزہ ہوائی کر دیا بعد ازان
تیغ بازی کی نوبت آئی الخبد نے عصفور کو غافل پاکر عصفور کے دوال کمر مین ہاتہہ ڈالا اور اوس دلاور کو مثل پر کاہ صدر زین سے
اوٹھا لیا اور دو سہ چرخ دیکر اسطرح سطح زمین پر مارا کہ وہ بیچارہ نقش زمین ہوگیا بعد ازان عصفور کی قامت کو ضرب شمشیر سے دو حصہ کر دیا
ہر گاہ صاحبقران اکبر نے اوس ملحد کی سفاکی کو ملاحظہ کیا شدت غصہ سے صاحبقران کا رنگ رخ متغیر ہوگیا بیتابانہ تخت سے اوترا اور
خنگ فلک پیما پر سوار ہوکر شعلہ جوالہ کی مانند میدان کین مین پہونچا اور ایک حالت قہر وغضب مین نعرہ جگر شگاف مارا اوسوقت
الخبد کا یہہ حال تہا کہ خوف وبیم سے اوسکے اعضا مین رعشہ پیدا ہوگیا صاحبقران نے قریب جاکر فرمایا ای حرام زادہ بدبخت
نامرد جہان یہہ کس آئین شجاعت مین داخل ہے کہ پہلوانان جنگ جو کو مردان دلاور اسطرح بنامردی اور بمکر ودغا ہلاک کرین
جسطرح تونے عصفور کو حالت غفلت مین قتل کیا ہے نابکار ملحد اجل رسیدہ ہوشیار ہو ہاتہہ ملک الموت قابض ارواح مین ہون
الخبد نے کہا ای شاہزادہ نامدار معرکہ جنگ مین موقع ومحل کی کیا ضرورت ہے حریف کو قہر وستم سے مغلوب کرنا چاہیے عصفور میرا
حریف مقابل تہا مین نے جسطرح مناسب سمجہا اوسے قتل کیا خیر وہ وقت گذر گیا اب تم اپنا فکر کرو قریب ہے کہ تمکو بہی مثل عصفور تیغ کے تلے

ای شاہزادہ تم بھی مثل سابق انجد جہان پہلوان سمجھو اب مین خداوند جمشید کا پیغمبر ہون اور خداوند نے مجھے قدرت خداوندی خطاب
دیا ہے یقین ہے کہ تمنے بھی میری شجاعت و مردانگی کا حال سنا ہوگا کہ مجھسے ہنگام جنگ کیا کیا کارہای نمایان ظہور مین آئے ہین اور اب
بچشم خود دیکھلوگے صاحبقران نے فرمایا اے مادر بخطا نطفہ شیطان مین اول سے تیری حرامزدگی و جمشید مادر بخطا کی فتنہ پردازیہا سے
بخوبی آگاہ ہون تیرے بیان کی حاجت نہین ہے انجد نے کہا ای معزالدین مین از راہ خیراندیشی تم سے کہتا ہون اگر تم بھی مثل میرے خداوند
جمشید کو سجدہ کرلو اور خداوند کے زمرۂ مطیعان خاص مین داخل ہوجاو البتہ تمہارے حق مین بہتر ہے خداوند تمہارا مرتبہ بجاے اوج صاحبقرانی
آسمان پر پہونچادیگا اگر میری رائے تمکو پسند آئی میرے ساتھ چلو مین خداوند سے تمہاری سفارش کرون اور تمکو بھی مرتبہ اعلی پر ممتاز کرادون
صاحبقران اکبر نے فرمایا باش آسکے حرامزادہ نابکار کیا کچھ کہتا ہے بس زبان کو بند کر اور ہوشیار ہوجا ع بیا ما نچہ داری ز مردی نشان
کہ این زنگ نیست جای زبان ہواے ولدالحرام اگر تجھے جنگ کی ہوس ہے کوئی حربہ آزما ورنہ میدان سے دفع ہو ہماری اوقات شریف تجھ
باجی الاصل کے ہم کلام ہونے سے ضایع ہوتی ہے انجد نے صاحبقران سے یہہ جواب سنکر اپنا نیزہ مثل شہتیر ہاتھ مین لیا او صاحبقران کے
سینہ پر مارا شاہزادہ سوید بن الغیب نے اوس کبر غول سیرت کے ہاتھ سے وہ نیزہ بآسانی چہین کر میدان مین اسطرح پہینکدیا گویا کسی طفل
شیرخوار کے ہاتھ سے چوب نیلی (?) اس شجاعت کو دیکھکر انجد کے ہوش و حواس باختہ ہوگئے اور بیتابانہ شمشیر کشیدہ صاحبقران پر حملہ آور
شہسوار کشور گیر نے ضرب شمشیر کو سپر فولادی پر اسطرح روکا کہ وہ شمشیر سحر کنارہ سپر مین درآئی بعد ان صاحبقران نے بقوت دست سپر کو لیا
پیچ و تاب دیا کہ اوس لعین کی شمشیر جوہردار شکستہ ہوگئی اس واقعہ سے انجد کے طائر ہوش پرواز کرگئے اور بے اختیار اوس نامرد نے فریاد کی
ای خداوند جمشید جلد تر اپنے پیغمبر قدرت خداوندی کی مدد کو پہنچ بلکہ خداوند طبیعت کو بھی اپنے ساتھ لیتا آ کہ دونون خداوند پس و پیش سے
میری کمک کرین ای خداوند تیرے پیغمبر پر وقت تنگ ہے اگر تو نے دیر کی و تاخیر کی وہ تیری قدرت خداوندی خاک مین ملجائیگی ای خداوند
کسقدر قدرت خداوندی در پردہ ہوگئی ہے جلد تر آ نہین ہونا اگا ورنہ مثل تیری مقدرت کی یہہ بھی پارہ پارہ ہونے والی ہے جمشید نے آواز
بلند کہا ای پیغمبر قدرت شاد باش یہی وقت ظہور قدرت کا ہے جہانتک ممکن ہو زور و قوت کو خرچ کر خداوند ایک قدرت تازہ تیرے
پاس روانہ کرتا ہے خاطر جمع رکھہ قریب ہے تیرا حریف مغلوب ہوگا تو اسقدر ہراسان نہو ہنوز قوت و بش اور طاقت شراب قدرت
تیرے دست و پا مین موجود ہے و اگر این ضرب سحر کا اثر بھی تیرے سراپا سے بالکل نہین گیا ہے تو بفراغ دل حریف سے زورآزمائی کر
مین ایک شیشہ شراب قدرت تیرے لئے بہیجتا ہون تو اس شراب کو پیجا کر اور خانہ زور مین درآ خداوند سبحان مین تیرا [illegible]
الغرض جمشید نے وہ شیشہ شراب انجد کے پاس بہیجا انجد لعین وہ شیشہ شراب لاجرعہ پی گیا اور کچھ دلی صاحبقران اکبر سے پنجہ در پنجہ
ہوکر تا شام زورآزمائی مین مشغول رہا وقت شام انجد نے کہا ای شاہزادہ کامگار آج جنگ مقابلہ سے معاف فرمایئے کہ اسوقت
خود بخود دم الفرس حیات بند ہوا جاتا ہے [illegible] استقلال و تمکین نازل ہوتی ہے کہ ایک لحظہ بھی استادہ نہین رہا جاتا آج شب کو تم بھی آرام لوکل
بشرط حیات مین مقابلہ مین موجود ہوجاونگا صاحبقران نے فرمایا باش ای مادر بخطا ہمارا ایسا طریقہ نہین ہے کہ کسی سے معاملہ حرب
و ضرب سے دست بردار ہون ہم ہرگز میدان جنگ سے نہین جانیکے ناچار انجد نے میدان معرکہ مین طعام و شراب زہر آلود کی اور ایک
ساغر پیا و ہم لیا صاحبقران نامدار نے بھی قدر سد رمق تناول فرمائی اور بعد ازان انجد کو دست گرفتہ اپنی طرف کہینچ لیا انجد بادل
ناخواستہ بپاس و ہراس بار دگر زورآزمائی مین مشغول ہوگیا اور تمام شب تا وقت [illegible] کیا [illegible] دیا [illegible] دو روز
و دو شب انجد ناپکار بہروی مردانگی تلاش کشتی مین سرگرم رہا روز سیوم انجد نے صاحبقران اکبر کی زنجیر کمر مین ہاتھ ڈالکر زور
[illegible] مگر صاحبقران نامدار مثل کوہ البرز اسطرح قائم و استادہ رہا کہ ہرگز اپنی جگہ سے حرکت نکی اسوقت انجد کے حواس پراگندہ

بلکہ اوس مردود کو اپنی زیست کی امید قطع ہوئی بعد اسکی صاحبقران اکبر نے نعرہ اللہ اکبر جگر سے کہنچا اور انجد کی دوال کمر مین ہاتھ ڈالکر زور اول ہی مین اوس ملحد کا قد و قامت زمین سے بلند کر لیا ہنوز وہ مرد ک سر سے بلند نہوا تہا کہ دوال کمر اسکا ٹوٹ گیا اور وہ بعینہ مثل دیوار کہنہ زمین پر گرا چاہتا تہا کہ میدان سے گریز کر جائے صاحبقران اکبر نے بچالاکی اوسکا پاشنہ پا تہام کر اپنی طرف کہینچ لیا اور گرد سر چرخ دیکر اسطرح زمین پر مارا کہ وہ نابکار چارون شانہ چت گرا بعد ازان صاحبقران اکبر اوسکے سینہ پر دو زانو جا بیٹہا اور فرمایا ای حرامزادہ نابکار با وجود اوس شرارت و بدذاتی کے جو تجہسے آجتک ظہور مین آئی ہین اگر تو اسوقت بہی دین اسلام قبول کرلے واللہ میں تیرے قتل سے درگذر کرون اور تیرے قصور و خطا کو بہی معاف کر دونگا انجد جہنم نصیب سیہ بخت ازلی ہی او ر ابلیس کے عقیدہ کا ایک خاص مادہ ہی ایسی پند و نصیحت اوسکے قلب سیاہ مین کب موثر ہوتی تہی اوس مردود ازلی نے انکار کیا بلکہ صاحبقران اکبر کی نسبت کلمات ناملائم زبان سے نکالے اس اثنا مین جمشید نے صاحبقران اکبر کو کہلا بہیجا ای شاہزادہ معز الدین اگر تو انجد کی جان بخشی فرما دی خداوند جمشید اپنے پیغمبر کی رہائی کے عوض دس ہزار تومان قدرت تمکو دیگا صاحبقران نے فرمایا ہزار لعنت جمشید پر اور اوسکے خدائے باطل پر اوس ملحد نابکار سے کہدو کہ تیرا وقت مرگ بہی قریب تر آپہونچا ہے انشاء اللہ تعالی تجہے بہی اسی صورت سے ہلاک کرونگا غرضکہ صاحبقران اکبر نے بار دگر انجد سے کہا اور دین اسلام کی ہدایت کی جب کسیطرح تلقین کا اثر نہوا چار و ناچار شاہزادہ والا قدر نے اوس ملحد کے پانون پر پانون رکہا اور ایک ہاتھ سے دوسرے پانون کو تہام کر ایک نعرہ اللہ اکبر ایسا مارا کہ تمام زمین معرکہ ہل گئی اور بزور و قوت خداداد اوس ملحد کے سراپا کو از سر تا بہ دماغ دو پارہ کر دیا اور پارہ ہائے نعش کو لشکر جمشید کیطرف پہینکدیا ~~نظم~~

یکی نعرہ آمد ز جانش بدر	کہ آہن دلان را دریدہ جگر	ازین نعرہ زان یل اندر مصاف	کہ سیمرغ لرزید در کوہ قاف
در آورد یک پای او زیر پای	بپای دگر برد دست رسای	پس آنگہ ببازوی کشور کشا	بدرید تا سینہ ان گبر را
تکردہ بپایان اکتفا شاہ گرد	بزور دگر رہ بپا فوج برد	ز پا تا بس آن سگ بیحیا	دو پارہ شد و گشت از ہم جدا
چو این کار کرد آن شہ پاک زاد	سپہر آن زمان کفش بوسہ داد	قضا آفرین گفت بر کار شاہ	قدر ہم برین مدعا شد گواہ
چو آن خار کم شد ز باغ جہان	ز بس خرمی شد ہمہ گلستان		

راوی کہتا ہی کہ شہریار کشور گیر نے انجد ملحد کو میان دوران سے تا بکاسہ سر اس زور و قوت سے دو پارہ کیا کہ شکشت استخوان کے آواز جرا جر حاضرین معرکہ کے کان تک پہونچی اور دوستان صادق العقیدہ کی زبان سے تحسین و آفرین نکلی اسیطرح ہول و دہشت سے دشمنان دین کی نقش قفس سینہ مین بند ہو گئے اور اکثر دلاوران رستم توان کی دلون پر ایسا رعب و ہراس طاری ہوا کہ اس واقعہ کو دیکہکر صورت دیوار استادہ رہگئی کسیکے تن مین جان اور جان مین توان باقی نہین رہی اوسطرف جمشید پلید با وجود دلیری اور دعوائے خدائی صاحبقران اکبر کی قوت دست کو دیکہکر مثل آئینہ حیران رہگیا تہا بلکہ خوف و بیم سے اوس ملحد کے شکم مین ایسا ہول پیدا ہوا کہ بی اختیار اوسنے پائجامہ کو نجس کر دیا واضح ہو کہ اوسوقت صاحبقران گردون حشم کے ولیمن اپنی زور و قوت پر فی الجملہ غرور آیا تہا چنانچہ خدائی غیور کو وہ غرور پسند نہوا الغرض صاحبقران اکبر بعد ہلاک کرنے انجد کے اپنے لشکر مین تشریف لایا یعقوب حرانی کہ اوس معرکہ مین موجود تہا اوس دلاور نے فہیم دلاور کے دست و پا کہولکر لشکر مین بہیجدیا فہیم نے اپنی رہائی کا سجدہ شکر جناب باری مین ادا کیا اوسطرف جمشید پلید بشدت ملال و بیدماغی مین طبل زدہ میدان جنگ سے اپنی خیمہ و بارگاہ مین داخل ہوا اور انجد ملحد کے غم و ماتم مین لباس سیاہ پہنا بکران شاہ خارجی نے بہی تا بدامان گریبان چاک کیا اور سر پر خاک ڈالی جمشید نے بکران شاہ کی تشفی و تسلی کی اور کہا ای بکران اول انجد سے مجہے اسقدر محبت نہ تہی لیکن مین ہمیشہ اوسکی بہادری و دلاوری کی تعریف کیا کرتا تہا ہان جسم و زرے کہ انجد با شد ظاہر ہے

حلقہ اطاعت وبندگی مین داخل ہوا ہی مجہہ ایک نوع کی محبت سفرطا اوسکی ساتہہ پیدا ہوگئی تہی بہہ حال خاطر جمع رکہو اور صبر کرو جو کچہہ
انجد کی حق مین خداوند نے مقدر کیا تہا وہ ظہور مین آیا یعنی انجد کو خداوند نے باغ بہشت مین مراتب اعلی پر ممتاز کر دیا ای بکران شاہ
اب بجز صبر وشکیب اور کوئی چارہ نہین ہے مگر بہر نوع مطلم رہو کہ بعد انقضای ایام ماتم داری تم دیکہنا کہ خداوند میدان معرکہ مین اس بندۂ
منحرف سفرالدین سے انجد کا کیا قصاص وانتقام لیتا ہے اور خداوند کس عذاب وعقوبت سخت سے سفرالدین کو ہلاک کرتا ہے
اشموط وابوحاکم وغیرہ نے بہی بکران شاہ کی تشفی کی اور بانواع کلمات تسلی آمیز اوسے دلاسا دیا القصہ دوسرے روز جمشید نے
صاحبقران اکبر کو ایک نامہ اس مضمون کا لکہا اے سفرالدین آگاہ ہو کہ انسان کا اقبال ہمیشہ یاور وساز گار نہین رہتا مین دیکہتا ہون
کہ انجد کے قتل وہلاک تک تیرا اقبال معین ویاور تہا مگر اب آیندہ ضرور زوال سے مبدل ہونیوالا ہے اسصورت مین بہتر مناسب
یہہ ہے کہ تم چتر یاقوت اور اسپ خنگ فلک پیما جسپر تم میدان معرکہ مین سوار ہو کر آئی تہے دونون اشیا باشمد رضا میرے پاس
بہیجدو اور نیز میری اطاعت کا اقرار کرو کہ مین انجد کے قصاص کو معاف کرون اور تمہارے قتل سے دست بردار ہو جاون
والا دصورت دیگر فلان روز جنگ وحرب کے آمادہ رہو ہرگاہ جمشید کا نامہ صاحبقران کی نظر سے گذرا اول صاحبقران اوس
نامہ کو سنکر ہنسا بعد ازان جواب مین لکہا کہ ای کبر نادان سے تو کاری زمین رانکو ساختی ؛ کہ با آسمان نیز پرداختی ؛ ای
بیوقوف معلوم ہوتا ہی تو نے دعوای صاحبقرانی کو انتہا تک پہونچا دیا کہ اب دعوای باطلہ خدائی کا حوصلہ تجہہ پیدا ہوا ہے
ای گیدی لعنت خدا تیرے دین وآئین پر ای ملحد بگوش ہوش سن اور منتظر رہ انشاء اللہ العزیز اسدفعہ معرکہ جنگ مین بضرب پاپوش
تیرا غرور ونخوت ناک کے راہ نکال دونگا اور انجد سے زیادہ تر بذلت وخواری تجہے ہلاک کرونگا ای ولد الحرام حبشی بچہ تو ان اشرار
ستمبر کہ طلسم کی کیا لیاقت رکہتا ہے کہ تو نے اون اشیا کی خواستگاری کی ہے ای گیدی تو ادنی کرشمہ سحر پر ایسا مغرور ہوا ہے
کہ اپنی اصل وحقیقت کو بہی بہول گیا اور اون مادر بخطاے چند بیدین کی اطاعت وخوشامد سے اسقدر خوش ہوا ہی کہ جامہ انسانیت میں
نہین رہا خاطر جمع رکہہ قریب تر تیری کائنات خدائی تمام ہونیوالی ہے قصہ مختصر صاحبقران اکبر نے نامہ کا جواب لکہکر چالاک کے
حوالہ کیا جمشید اوس جواب دندان شکن کو سنکر کہا معلوم ہوتا ہی اب سفرالدین کی عمر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہے اور زمانہ حیات
اختتام کو پہونچا کہ اوس نے میری نصیحت پر عمل نہین کیا اور ہیبت وسطوت خداوندی سے مطلق خائف نہین ہوا ابوحاکم نے کہا
ای خداوند ہنوز سفرالدین نے شمشیر قدرت کی ضرب سے پناہ نہین دیکہی اگر ایکدن بہی زور قوت خداوند کو دیکہہ لیتا ضرور
سنگ آستان پر خداوند کے جبین سائی کرتا جسروز خداوند بذات خاص طبل زدہ میدان مصاف مین گیا اور اپنی دست قدرت سے
سفرالدین کو گوشمالی دی اوسوقت سفرالدین بر سر حساب ہوگا اور خود بخود مطیع فرمان ہو جائیگا ورنہ غضب خداوندی مین گرفتار ہوگا
الغرض جمشید پلید نے اوسی شب لشکر مین طبل جنگ بجوایا اوسطرف صاحبقران گیتی ستان بعد قتل کرنے انجد ملحد کے
خیمہ معلی مین داخل ہوا جملہ سردار وامرا ملازمت صاحبقرانی مین حاضر ہوے اور ہر ایک سردار وسلاطین نامدار نے
نذر گذرانی اور فتح طلسم کی مبارکباد دی صاحبقران گردون حشم نے جملہ سلاطین بنی آدم اور بنی الجان کو جو طلسم مین ہمراہ
رکاب ہمایون آئی تہے رخصت فرمایا اس اثنا مین امیر حمزہ وغیرہ دلاوران نامدار بہی صاحبقران اکبر کا قدمبوسی بجا لاکے
اور مشرف جمال آفتاب مثال سے بہرہ اندوز ہوی مگر ہر ایک امیر نامدار نے جمشید کی شمشیر کی بناہ اور اوس شمشیر تیز تاب کے
برش وسوزش زخم کا اظہار کیا اور کہا یا صاحبقران اوس سوزش زخم نے ایسا بیتاب وبیقرار کر رکہا ہی کہ ہمکو کہی بہاو الم نہین آتا
معلوم ہوتا ہی کہ وہ شمشیر ضرور آبیاری سحر سے بنائی گئی ہی کہ اوسکے زخم کسیطرح مندمل نہین ہوتی اور دوا فائدہ نہین دیتی اور سوزش

اور تکلیف درد فرق کرنی ہے صاحبقران اکبر نے یہہ حال سنکر جراحونکو تاکید کی کہ ان دلاوران نامدار کے علاج زخمی ہونیمیں انتہا کوشش وسعی کرو کہ جلد زخم جراحت مندمل ہوجائیں اب دو کلمہ صاحبقران اکبر او جمشید کی جنگ و پیکار کے گذارش ہوتے ہیں معرکہ آرایان میدان سخنوری و یکہ تازان عرصہ معنی پروری اس داستان آتش فشان کو اسطرح سلک تحریر میں لائے ہیں کہ جمشید پلید نے بعد ایام ماتم داری انجد ملحد کے صاحبقران اکبر سے جنگ و حرب کا قصد کیا اور ایک شب لشکر میں اپنی نام طبل جنگ بجوایا ہرگاہ لشکر کفار میں طبل جنگ بجا او صدائے طبل لشکر ظفر پیکر میں پہونچی صاحبقران گیتی ستان نے بہی حکم دیا کہ ہماری لشکر میں بہی کوس رزمی بجواو یعقوب حرانی نے حسب الحکم شہریاری کوس عدالت بجوایا ۵ زغریدن کوس عبرت سرای زمین گشت بیکار و گردون زجای ۵ زبس شورش کوس روئینہ طاس ۵ بگردون گردان درآید ہراس ۵ دونون لشکر میں دلاوران جنگجو او بہادران کینہ جو صدائے طبل سنکر کارسازی حرب میں مصروف سرگرم ہوگئے اور تمام سلاح و یراق کو درست کیا ۵

دم صبح کین چرخ عالی‌مقام
برآورد خشند تیغ از نیام
نقیبان خروشیدن انگیختند
خساک برگنده گاه کین ریختند
دلیران همه سوی میدان شدند
سوی یکدگر کینه خواه آمدند
دو لشکر دگربار برخاستند
دگرگونه صف‌ها بیاراستند
دو ابر از دو سو در خروش آمدند
دو دریای آتش بجوش آمدند
ز سم ستوران دران پهن دشت
زمین شش شد و آسمان گشت هشت
جگرتاب شد نعره‌های بلند
گلوگیر شد حلقه‌های کمند

ہرگاہ نیّر عالم افروز نے اپنی جلوہ انوار سے شبستان گیتی کو نورآگین کیا دونون لشکر کینہ خواہ رزمگاہ میں صف زدہ استادہ ہوئے یعنی ایکطرف جمشید پلید معہ سلاطین ذیجاہ مثل اشبوط و ملی و بکران شاہ خاجی وغیرہ سرداران کج کلاہ و پہلوانان جنگ گذار تجمل و شکوہ صف لشکر میں استادہ ہوا اسیطرح شہریار گردون سریر جہاندار کشورگیر صاحبقران نصرت قرین شاہزادہ معزالدین نے معہ بہادران شمشیرزن و دلاوران گردن شکن اپنی مقدم ظفر توام سے میدان مصاف کو زیب و زینت بخشی اول صفوف لشکر کو بآئین سپہداری آراستہ فرمایا ہرگاہ طرفین سے دونون لشکر نبرد آزما آمادۂ پیکار سر آراستہ ہوگئے جمشید پلید تخت قدرت سے اوترا او اسپ قدرت پر سوار ہوا ضاربنکوس سے کہا ای استاد بہادر مجہے حریف پیکار کی اجازت دے کہ میں تجہو قدرت خداوندی کا تماشا دکہاؤن اور معزالدین بندہ منحرف سے اپنے بیٹے مقتول کا قصاص و انتقام لون ای ضاربنکوس تو اسوقت میرے ادب و لحاظ کو بچشم خود دیکہہ کہ میں نے باوجود دعوای خداوندی حق اوستادی کو فراموش نہین کیا اور تجہسے اجازت میدان چاہتا ہون ضاربنکوس دیو نے کہا ای جمشید میں بخوشی دل تجہے میدان کارزار کی اجازت دیتا ہون تو بلاخوف و ہراس میدان میں جا خداوند طبیعت تیرا یار و مددگار ہو اے جمشید بہر نوع شاد و خرم کہ آج میں نے تیری بلندی طالع اقبال کو معزالدین کے طالع وقت سے مقابل کیا تہا ہر طرح تیری طالع اقبال کو معزالدین کے طالع پر غالب پایا تو بیجا جہجہک تمام معزالدین کو مقابلہ میں بلا او جس صورت سے چاہے مغلوب کرلے الحاصل جمشید پلید کمال غرور و خودستائی مرکب تازان معرکہ مصاف میں آیا او وسط میدان میں پہونچکر ایک نعرہ جگرشگاف مارا اور رجز خوانی شروع کیا

منم این خداوند قدرت پناه
شقیقه بیر ترک کامران پادشاه
سوار [illegible] فراسیده ها [illegible]
[illegible] قدرت و [illegible]
زشاہان کنی پست شاہنشاه
سپہر او ار بچہری و کلاه
[illegible] اگر [illegible] سرفراز
دگر [illegible] بود بی [illegible]

غرضکہ جب تک وہ گیدی آتش بجل ترہات و گزاف کرتا رہا اور لب بہ آن پہو گوئی کے صاحبقران اکبر شاہزادہ معزالدین کو اپنی مقابلہ میں طلب کیا ہرگاہ شہریار گردون سپاہ شہنشاہ فلک جاہ المعزالدین المدد صاحبقران اکبر نے اوس گیدی کا قصد ارادہ دریافت کیا بنیت پیکار جنگ مرکب کو اذخنہ فرمایا او معہ دلیران جنگ گذار و سلاطین نصرت شعار وسط میدان میں تشریف لایا

بعد ازان شاہزادہ والاقدر نے جملہ امرای ذوی الاقتدار کو بعذر سعدت میدان سے رخصت دی مگر سلطان ابوالحسن و یعقوب تیرانداز
ونہنگ مصری عیاران خنجر گذار دور و پیش میدان کارزار مین موجود ہی اسیطرح جمشید کے گرد و پیش بہی عیاران چند اور سرداران
خاص حاضر تہے ہنوز جمشید کیطرف سے قہرم ساق کو جانیکی اجازت نہین دی تہی جملہ سلاطین مطیعان قدرت پیادہ پا مانند آفتاب
دست بستہ منتظر رخصت استادہ تہے جمشید نے کہا ای شیشبوط دائی ابوحاکم وغیرہ بندگان خاص تم واقف ہو کہ خداوند نے
تم بندگان راسخ الاعتقاد کو اسوقت تک رخصت نہین کیا حالانکہ معزالدین میرے حریف نے اپنی دلیران ہمراہی کو رخصت دیدیا ہے
شیشبوط وغیرہ لعینون نے کہا ای خداوند ہم بندہ حکم ہین جب تک خداوند کی مرضی ہو ہم سب بندگان خداوندی مین حاضر ہین
ہم خوب جانتے ہین کہ اسمین بہی کوئی مصلحت خداوندی ضرور ہوگی جمشید نے کہا آگاہ ہو کہ خداوند نے تمکو اسواسطی رخصت نہین کیا
کہ تمکو اسوقت اپنی خداوندی کا تماشا دکہا دون بلکہ دونون لشکر بچشم خود دیکہہ لین کہ میرا دعوای خدائی حق ہی یا باطل دیکہو آج کیا
کرشمہ قدرت ظاہر ہوتا ہی اتفاقات روزگار سی مہتر زرنگ عیار برادر نہنگ مصری کہ ایک مرد ظریف الطبع ہی وہان
موجود تہا اوس بدلہ سنج نے کہا ای خداوند قصور معاف ہو اس راز و اسرار خداوندی سے بجز میرے کوئی واقف نہین ہے خداوند کے
علم و منشاء قدرت کو مین خوب جانتا ہون کہ خداوند نے ان منتقائی چند کو اسلیئے رخصت نہین کیا کہ یہہ گیدی اسپ قدرت کے
گرد و پیش خداوند کی نگرانی مین استادہ رہین اگر کسیوقت کوئی آفت ارضی و سماوی خداوند پر نازل ہو وہ دست بدست اور دوش بدوش
خداوند کو کشان کشان لشکر مین لیجائین کہ خداوند کی جان ناپاک مقصد کے راہ نکل جائے قصہ مختصر صاحبقران اکبر شیر نر کے
مانند نعرہ زنان جمشید کے مقابل آیا اور کہا ع شہریاری جہان داوری ٭ ع خنجر برای دل کافری ٭ پندیدی نگر
زور بازو ہمین ٭ بمیدان دل و تیغ و نیروی من ٭ بگرز و بخنجر بشمشیر تیز ٭ ز دست من آید چہا رستخیز ٭ جہان سست
شمشیر من و کین ٭ روان ہمچو جوی خون ازین ٭ جہان خنجرم ہست کاندر نیام ٭ کند جلوہ پہلوانان شگاف ٭ جمشید نے کہا
ای فرزند اسمعیل قسم ہی مجہے اپنی قدرت کی مین اسوقت تک یہہ جانتا تہا او مجہکو یقین کامل تہا کہ تو بانند بندہ وقت دیکہتے
ضرور سجدہ کریگا لیکن میرا گمان محض غلط تہا کیا معنی کہ اسوقت صاف و صریح تم نے انکار کیا اور خداوند کی اطاعت قبول نہین کی
ای شاہزادہ معزالدین اگر تمکو سجدہ کرنا منظور نہین ہی نہی مگر ادب کا لحاظ خداوندی ملحوظ رکہنا ضرور چاہئے یعنی خداوند کو دست بستہ
ادب سے سلام کرو اس بندگی سے تمہاری معضرت ہوگی کیا معنی کہ مین نایب خداوند طبیعت مجرد ہون تمنے دیکہا ہوگا کہ بندگان
عالم مجہی سلام و سجدہ کرتی ہین پہر تم کسواسطی مجہے سلام نہین کرتی صاحبقران اکبر جمشید کے کلمات بیہودہ سے نہایت منغص ہوا اور
بلب تبسم ریز فرمایا ای قہرم ساق بے حیا واقعی تو عقل و فہم سے مطلق بہرہ نہین رکہتا اگر تجہمین کچہہ بہی خرد و عقل ہوتا باوجود
بندہ پلید ہونے کی یہہ دعوای باطل نکرتا ای گیدی تو نے سنا ہوگا اسیطرح فرعون و نمرود بہی دعوای باطلہ کے مرتکب ہوئے تہے
حالانکہ وہ شاہان اولوالعزم تہی جوہر عقل و خرد و فہم سے کچہ بہرہ تہی باینہمہ اونمین اسقدر جوش غیرت اور ہمت و معدلت ضرور تہا لیکن
تو ان صفات سی بہی عاری ہے ورای ازین جس حال مین کہ مین تیرے قتل کے عزم سی آیا ہون او تجہکو لیسی شنیع چاہیے کہ بندگی کرتا ہو
پہر سلام کرنا کیا معنی رکہتا ہی اے ولد الحرام حبشی بچہ تو نہین جانتا مین کون ہون اور لوگون ہی بالا خر جمشید صاحبقران اکبر کے
جواب سی نہایت بیدماغ ہوا چاہتا تہا کہ بشدت غصہ سی اپنے عمامہ سر کو زمین پر پٹکدی اور اپنا داغ پیشانی صاحبقران کو نمایان ایک
دکہائی کہ معزالدین بہی مثل اور احمقون کی مبتلا سے سحر ہو کر سجدہ کرلی اور مطیع فرمان ہو جائے لیکن خنار جادو کی نصائح اوسی یاد آئی
یعنی خنار ساحر نے جمشید سے کہا تہا ای جمشید تو معزالدین کو ہرگز اپنا داغ پیشانی نہ دکہانا اسواسطی کہ معزالدین بالکل سحر کا اثر

اور چند اشیاء باطل السحر اوسکی پاس موجود تہی ہین قطع نظر اسکی کہ اسما جلیلہ اوسکے حافظہ مین ہین اور وہ اسم اعظم باطل السحر ہین سیاہ و اسمای اعظم کی برکت سر
نیزے واغ پیشانی کا اثر جاتا رہے بلکہ احتمال قوی ہے کہ تو لیل اور ہوای خلایق ہو اس سبب سے جمشید نے اپنے قصد کو فسخ کیا اور از
غیظ و غضب مین نیزہ جانستان ہاتھہ مین لیا اور نیزہ وری مین مشغول ہوگیا صاحبقران اکبر نے بہی نیزہ دوسرا سنبہالا اور جنگ
فلک پیما کو جولان دیکر نیزہ وری مین در آیا **واضح ہو** کہ جمشید پلید بہی بعد صاحبقران اکبر کے ایک پہلوان بے بدل اور شجاع
روزگار ہے اور فنون مبارزت و سپہ گری مین بہی دستگاہ کامل رکہتا ہے حالانکہ امیر محمد و امیرزادہ سیف الدین دونون دلاور
زور و قوت مین اپنا نظیر نہین رکہتے لیکن جمشید کے زور اصلی کے ہم پلہ نہین ہین ہان بعض اوقات اتفاق قضا و قدر اور یاوری اقبال
صاحبقرانی سے امیر محمد و امیرزادہ سیف الدین دونون دلاوران زمان جمشید پر غالب آی ہین ورنہ باعتبار فنون سپاہ گری
اور زور و قوت اصلی ہرگز جمشید کے مقابل نہین ہین جمشید بدبخت ہر ایک دلاور اسلام سے زور و قوت مین بمراتب زیادہ ہے
الغرض جمشید اور شاہزادہ معز الدین چند ساعت کامل جنگ نیزہ مین مصروف رہے بالآخر شاہزادہ نامدار تائید یافتہ
موکلان غیب نے جمشید کا نیزہ بآسانی ہوائی کر دیا اور ایسی ضرب سنگ سے نیزہ کو دفع کیا کہ دوست و دشمن کی زبان سے
صدای تحسین و آفرین نکلی اوسوقت جمشید کو سخت ندامت حاصل ہوئی بے اختیار جمشید کے زبان سے نکلا ای معز الدین الحق تو
خانوادہ عرب سے ہے کہ فن نیزہ وری مین مجہسے سبقت لیگیا ورنہ دوسرے پہلوان کے مجال و طاقت نتہی کہ میرے ہاتھہ سے
اسطرح نیزہ ہوائی کر دیتا شاہزادہ نے فرمایا ہمین کسیکی تعریف کی حاجت نہین ہے ہم اپنی تعریف خود کرلینگے تم اس ستایش
بے حاصل کو موقوف کرو اور کوئی دوسرا حربہ آزماو کہ تمہاری دل مین حسرت و ارمان نرہے پہر ہمارے فنون سپاہ گری کی ایک ہے
بار تعریف کر لینا اور ہماری شجاعت کی داد دینا جمشید نے وہ شمشیر سحر تاب غلاف سے نکالی اور حملہ آور ہوا صاحبقران اکبر نے
اوس شمشیر نہنگ بلا کا حال سن لیا تہا کہ یہہ شمشیر آبیاری سحر سے بنائی گئی ہے جسکے برش زخم سے دلاوران اسلام بیدم ہوی ہین
جتنے کہ آجتک وہ جراحت مندمل نہین ہوی معہذا صاحبقران اکبر نے جمشید کے ضرب شمشیر سپر فولادی پر رو نہین کی بلکہ شمشیر صاعقہ
سکندری دم شمشیر بناہ کی اور اوس شمشیر بے پناہ کی ضرب کو صاعقہ سکندری پر روکا جو خاص صاحبقران اعظم کی کمر کی ہے اور
فی الحال صاحبقران اکبر کو طلسم بیضا سے ہاتھہ آئی ہے ہرگاہ صاحبقران نے اوس شمشیر سحر ساز کو شمشیر طلسمی پر روکا دونون تلوارون کی
ضربت سے عجیب اور آخر جرنگا جرنگ سے اور صدای چقاچاق پیدا ہوئی کہ ایک تماشا سا ہوگیا غرضکہ تا شام دونون دلاور تیغ بازی
دلیرانہ جنگ کرتے رہے لیکن فتح و نصرت کسیکو حاصل نہوئی ہرگاہ جمشید نے دیکہا کہ اسطرح بہی مقصود حاصل نہوا مجبور شمشیر کو غلاف مین
رکھہ لیا اور کہا ای معز الدین آو اب ایک دو ساعت زور آزمائی کرین ع ببینیم کہ از ما بلندی کراست ؛ بلندی کرا ارجمندی کراست
القصہ دونون دلاور دست و بغل ہوگئی اور جانہ زور مین در آئی تمام شب مردانہ و دلیرانہ سرگرم تلاش رہی دوسرے دن جمشید نے دیکہا کہ یون کچہ
کام نہین نکلتا یکبار اوس مکار غدار نے عین حالت زور آزمائی اور گرما گرمی تلاش کشتی مین لب ہلانا شروع کیا یہانتک کہ رفتہ رفتہ وہ
ماورحیہ صاحبقران کو اوس قطع زمین مطلسم مین لی آیا جو ہمارساحر نے خاص اسی روز کے واسطے درست کیا تہا صاحبقران اکبر اوس زمین کی حقیقت
سے مطلق بیخبر و ناواقف تہا اوس مکار دغاباز کے فریب مین آکر قطعہ مسحور پر جا پہونچا ہرگاہ جمشید نے دیکہا کہ زمین مسحور مین حریف آگیا اوسنے تو
وہ مکار جنگ کشتی ہی علیحدہ ہوکر ایک طرف استادہ ہوگیا صاحبقران اکبر کو یہہ خیال گذرا کہ شاید جمشید کے زور و قوت مین کمی ہوئی ہے اور یہہ
مغلوب ہونیوالا ہے کہ یکبار تلاش کشتی سی کنارہ کش ہونا ہے پوچہا ای جمشید کیا حال ہے اور جنگ سے طرح دینی کی کیا معنی جمشید نے کہا ای شاہزادہ
کامگار اصل حال یہہ ہے کہ مین نے جنگ نیزہ و شمشیر و کشتی وغیرہ مین بخوبی تیرا امتحان کر لیا مگر جنگ عمود باقی رہگئی تہی وہ بہی اسوقت

یاد آئی اب مین چاہتا ہون کہ ایک فصل باہمدگر عمود بازی بہی کرین یعنی کہون کہ اس فن مین تو کسقدر دستگاہ رکہتا ہی ورائی این میرے دلمین یہہ
حسرت وارمان بہی رہجائیگا کہ عمود بازیکی نوبت نہ آئی بالفرض اگر اسصورتمین بہی کشود کار نہوا اور کرنے کشتی مین مشغول ہوجائینگی مگر بہر نوع
خاطر جمع رکہو جب تک معاملہ جنگ و ضرب یکسو نہولیگا مین ہرگز جنگ و پیکار سے دست بردار نہین ہونیکا صاحبقران اکبر اس حال سے غافل تہا
اوس مکار کے دام مکر مین آگیا اور جو کچہہ اوس ملحد نی کہا منظور کرلیا اور فرمایا تجہی اختیار ہے مین ہر حالت مین تیری روبرو موجود ہون جس فن مین
تو چاہی آزمایش کرلے اور اپنی دل کی حسرت و آرزو نکال لے قصہ کوتاہ جمشید نی عمود قدرت جو خناس ساحر نے بنام تہا و صاحبقران اکبر اعمال
سحر سے تیار کیا تہا ہاتہہ مین لیا چونکہ وہ عمود فولاد خالص سی بنا ہوا تہا اور جابجا خطوط و نقوش اعمال سحر سے اوسپر کندہ کئی گئے تہے اور ایک روغن سحر اسطرح
عمود پر ملا تہا کہ بعینہ طلائی مصقول کا معلوم ہوتا تہا صاحبقران اکبر اوس عمود عجیب کو دیکہکر متحیر ہوا بلکہ ایک طرح کا وہم و ہراس اوس عمود کی [illegible]
دل پر مستولی ہوگیا صاحبقران نی دلمین کہا ای سعد الدین بی شک و شبہہ یہہ عمود عجیب و غریب کسی حکمت و صنعت کا بنا ہوا ہی یہہ اسرار خالی
از علت نہین ہی کیا معنی کہ کبہی کبہی اس ولد الحرام کے پاس اس قسم کے الات ضرب دیکہنی مین نہین آئی علی الخصوص یہہ عمود و اندہا پایہ جسکی ہیبت سے
رستم و اسفندیار کا زہرہ آب ہوتا ہی آجتک میری نظر سی نہین گذرا علاوہ اسکی یہہ ولد الزنا تلاش زور و کشتی دخود دیکہو دست بردار ہوگیا اور
بی سبب اسی عمود بازی کی ہوس پیدا ہوئی اسمین کوئی نکوئی مکر و دغا ضرور ہی بہر حال خداوند کریم قادر و توانا ہی اور جو کچہہ منظور ایزدی
اور نوشتہ ازلی ہی ظہور مین آئیگا مین نی اپنی جان و تن کو اوسی حافظ حقیقی کی حفظ و حمایت پر سپرد کیا ہی [illegible] وہی مالک و مختار ہی جمشید نے
کہا ای سعد الدین آگاہ ہو مین نی یہہ عمود خاص اپنی قدرت خداوندی سے تیار کیا ہی اور اس عمود کا نام عمود قدرت رکہا ہی لہذا یہہ عمود
شان و صورت مین مختصر معلوم ہوتا ہی الا باعتبار جوہر قدرت بزرگ تر ہی صاحبقران اکبر نی فرمایا ای مکار غدار ہر چند یہ تیری مکاری و [illegible]
کہ یہہ کارسازی مکر و فریب سے خالی نہین ہے کوئی نکوئی فتنہ تازہ ضرور اسمین نہان ہی مین خوب جانتا ہون کہ تو حرامزادہ نطفہ شیاطان [illegible]
پروا زعالم ہی مگر مین بہر حال حفظ و حمایت خدائی عز و جل کا امیدوار ہون خداوند کریم مجہی ہر صورت مین مظفر و منصور فرمائیگا اور مال کار نتیجہ
خوبی ہو گا جمشید نی کہا ای سعد الدین اب حالت منتظرہ کیا ہی بیا کہ گردیم سپہ بینیم چہ داری زمردی نشان کمان کیانی و گرز گران تو
ای شاہزادہ مین چاہتا ہون کہ اول تو ضرب عمود بقدر حوصلہ مجہپر آزمالی کہ تیری دلمین حسرت و ارمان نہ رہجائی بعد ازان مین ایک ضرب
عمود مین تیرا استخوان پاش پاش کردونگا اور تو زندہ نہین بچیگا اسواسطیکہ اس عمود قدرت کی ضرب نہ لی ہوا ویسی نہین ہی کہ تو کسیطرح جان سلامت
لیجائی یاد رکہہ کہ یہہ عمود سر تا سر قہر و غضب خداوندی سی بنا ہوا ہی صاحبقران اکبر نی فرمایا ای ولد الحرام اہل اسلام کی طریق و آئین [illegible]
اول ضربہ کرنا جایز نہین ہے یعنی پابند اسلام حرب مین اول سبقت نہین کرتی علی الخصوص جو شخص دعوای صاحبقرانی اور مرتبہ کشور ستانی رکہتا ہو
کسطرح حرب مین سبقت کرسکتا ہی اول تو اپنا ضربہ آزما بعد ازان میری ضربہ کا تماشا دیکہہ جمشید نی کہا ای دلاور تو جان یہہ یہہ نکتہ نہ تہا کہ حریف نے
مجہی آگاہ نہین کیا تہا یہہ کہکر اوس کافر بدکیش راندہ درگاہ الہی نی بہر دو دست عمود کو گرد سر چرخ دیا اور مدد یا خداوند طبیعت مجبود ہ
کہکر اس زور و قوت سی صاحبقران اکبر کی سر پر مارا کہ صاحبقران اکبر کی اوس ضرب سی آنکہین بند ہوگئین حالانکہ صاحبقران نی عمود
فولادی کو سر پر پناہ کیا مگر وہ عمود مثل بلائی آسمانی اسطرح صاحبقران کی عمود پر گرا گویا کوہ پر ایک کوہ گرا اگر بجائی صاحبقران کوئی دوسرا
رستم توان ہوتا ہرگز اوس ضرب سے سلامت نہ بچتا پوست و استخوان سرمہ سا ہوجاتی مگر بفضل الہی شاہزادہ نی اوس ضرب شدید کو صاحبقران اکبر
ہاتہہ کو جنبش تک نہوئی اور وہ ضرب باسانی رد کردی بازہم عمود صاحبقران کی عمود ضرب و لغزش کہا کر سینہ پر گرا اور اوس چشم و چراغ
نبوی کی سینہ پر سخت صدمہ پہونچا اوس عمود کا سینہ پر گرنا تہا کہ اوس ضرب شدید کی صدمہ سی کیا اوس گنجینہ شجاعت کی سینہ نی کہ [illegible]
ایک درد شدید مثل ذات الصدر پیدا ہوگیا اور اوس درد نے لمحہ بلمحہ ایسی ترقی ہونی لگی کہ شاہزادہ والا قدر کا حال متغیر ہونی لگا حتی کہ

عارض حسار لالہ فام شہزادہ برق ہوگئے اور شہ تو ہوں میں عالم تیرہ و تار ہو گیا ابو الحسن جوہری یعقوب حرامی و سنگ مصری عیار اطراف سے جو شہزادہ کا یہہ حال دیکھکر
پریشان ہوئی جمشید چاہتا تہا کہ دوسری ضرب عمود کی لگاوے اوس خجستہ صفات کا کام تمام کر دے مگر ابو الحسن او یعقوب حرامی وغیرہ نامداران ضربات سنگ فلاخن سے جمشید کو
دہمکا لیا اور دونون عیاران نامدار نے اسقدر سنگ باری کی اور جمشید کے سر و سینہ پر پتھر مارے کہ وہ نابکار بدحواس و سراسیمہ ہوگیا حالانکہ جمشید بسبب مالش روغن سحر کے بہت سخت
جان تہا باہم ضربات سنگ سے پراگندہ حواس ہوکر لشکر کی طرف گریز کر گیا اس اثنا میں عیاران لشکر دست بدست صرصر کی مانند صاحبقران کو معرکہ مصاف سے
سلامت اوٹھا لائے جمشید لعین طبل ظفر زدہ بکمال نشاط و شادمانی و انبساط و کامرانی میدان جنگ سے پہرا اور ابو الحسن سے کہا ای عیار اسوقت تونے ناحق اوسکو معز الدین
اپنی فنا کو قتل سے بچا لیا ہے مگر یاد رکہہ کہ یہہ ضرب سخت ایسی نہیں ہے جو معز الدین جانبر ہوجاوے میں خوب جانتا ہوں کہ اس ضرب سخت نے اوسکا کام تمام کر دیا ہے
اب تم اوسکی حیات سے بالکل مایوس ہو جاو اور مجہکو اپنا خداوند یقین قبول کرو کہ یہہ وجوہ اوسکی اب معز الدین سے بہتر ہون ای ابو الحسن معز الدین اس ضرب عمود سے
ہرگز سلامت نہیں رہیگا قصہ کوتاہ یہہ کہکر جمشید پلید اپنے لشکر میں داخل ہوگیا اور صاحبقران اکبر کو عیاران لشکر اوٹھا لائے اثنای راہ میں اوس ضرب کے
صدمہ سے شاہزادہ کو صرفہ الحق ہوا اور سینہ و حلق سے اسقدر خون نکلا کہ ایک سیل خون جاری ہوگئی اور اس خون کا نکلنا تہا کہ شاہزادہ عالی قدر بیہوش مطلق ہوگیا سلطان
ابو الحسن جوہری صاحبقران کو تخت روان پر سوار کیا اور خیمہ معلی میں پہونچا دیا اوسوقت جملہ امرا و سردار کا خیمہ معلی میں ہجوم ہوگیا تھا اور ہر ایک لاو بدا
اوس شہریار کا احوال دیکھکر زار زار قطرات مثل ابر نوبہار روتا تہا اور تمام لشکر میں عجب ہنگامہ حشر و نشر برپا تہا کہ ہر ایک فرد بشر کی زبان سے بجز ہای ہای کی کوئی
دوسری صدا نہ نکلتی تہی اور وہ شہریار بیہوش پڑا ہوا تہا ہرگز دنیا و مافیہا کی خبر نتہی شدہ شدہ یہہ خبر پادری ایدروس اور بوعلم کو پہونچی وہ دونون
اس خبر وحشت اثر کو سنکر مضطرب الحواس سر برہنہ خیمہ معلی میں آئے اور صاحبقران کا یہہ احوال دیکہکر بادہ دردناک روئے اور گریبان کو چاک کیا اطبای
حاذق ہر چند شاہزادہ کا احوال دیکھتی تہی اور لحظہ بلحظہ نبض کو خیال کرتی تہی سوای حرکت نبض کی کسی عضو میں حس و حرکت باقی نہین تہی تمام جسم سرد ہو گیا تہا
جملہ امرای لشکر و ساکنان قریہ فردوس کی ہوش و حواس بجا نتہی اور کسی شخص کے قالب میں جان باقی نتہی آخر کار یہہ خبر وحشت اثر اوس قصر اخضر تک پہنچی
مالکہ شمسہ تاجدار و ملکہ خلد اندو گوہر نیم افروز وغیرہ نسوان محبان صاحبقران اکبر نے اس حال کو سنکر قیامت برپا کر دی مالکہ شمسہ تاجدار نے سب سے زیادہ
اپنا احوال تباہ کر رکہا تہا اور اسقدر اپنی سر و صورت پر تپانچہ ماری تہی کہ عارض گلنار نیلگون ہوگئی تہی اور کف حنائی سینہ نی سے مجروح تہی اور متواتر
چشم سیگون سے اشک خونین کا تار بندہا ہوا تہا سمن بانو وایہ شمشاد نوجوان کو مسیدم پادری ایدروس کی پاس بہیجتی تہی اور صاحبقران اکبر کی خبر
منگاتی تہی پادری ایدروس اگرچہ سمن بانو کی تشفی و تسلی کرتا تہا اور شاہزادہ کی احوال مستقبلہ کی خبر مسرت بخش سناتا تہا لیکن پادری ایدروس خود ایسا پراگندہ حواس
ہو رہا تہا کہ اوسکی عقل و فہم ہرگز درست نرہی تہی قصہ مختصر اگر راوی پراگندہ گفتار پریشان حواس مردمان اردوی معلی و ساکنان جبل عالی و قریہ
فردوس کی گریہ و زاری او نوحہ بکا کا حال بالتفصیل بیان کری کہ اس حادثہ جانکاہ و صدمہ مخلل روح سے صاحبقران کی ہوا خواہان بارگاہ
اور خیر خواہان عقیدت نہاد کا کیا حال ہوا ہی البتہ اس وقائع دردناک سے ایک دفتر علیحدہ مرتب ہو جائیگا معہذا چند کلمہ بطریق اختصار حوالہ قلم
کئی گئی ہین سخندان با دانش و نکتہ سنج قیاس فرمائین کہ اس حادثہ سوہان روح کی وقوع سے صاحبقران اکبر کے غلامان وفاشعار کی کیا
حالت ہوگی اسطرح خواتین ذوالاحترام کی بیتابی دل و اضطراب قلب کا حال قیاس کرنا چاہیے کہ اون مظلوموں کو کیسا صدمہ سخت گذرا ہی
گویا ایک کوہ الم اونکی سر پر گرا ہے غرضکہ اردوی معلی میں کوئی آہن دل ایسا نہ تہا جسکا دل و جگر اس صدمہ سخت سے دو نیمہ ہوا ہو اور بالای قصر اخضر کوئی چشم ایسی
نہتی کہ اشک سوزان سے خونبار نہو بلکہ شمسہ تاجدار شدت گریہ سے اسقدر بیتاب ہوئی کہ اپنی قلب کو تہام کر بیٹھہ گئی اور غش کہا کر فرش
ارض پر گری اوسی وقت تمام جبل عالی و قریہ فردوس میں شور محشر ہو رہا تہا سب سے نوا نوحہ و زاری برا رہی تہی [illegible]
گو یا [illegible] فنا کی [illegible] ناک سے جو پہنچی تہی یعقوب حرامی نے سلطان ابو الحسن جوہری سے کہا اے آقا تم عالی [illegible] فکر و اندیشہ میں [illegible] جمشید کا آج [illegible]
[illegible] تمام [illegible] اپنے [illegible] اون کافر کے مقابلہ میں کون جائیگا اگر تم فرماؤ میں کوئی

کوئی حکمت عملی اور فکر معقول کرون ابوالحسن خود سراسیمہ و پریشان حواس ہو رہا تھا یعقوب کو کچھ جواب نہ دیا لیکن یعقوب حیرانی بصورت مبدل اوسوقت جمشید کی لشکر مین پہونچا اور نقارہ خانہ مین جا کر مردمان نقار خانہ سے ساز و باز پیدا کیا اور موقع پا کر تمام نقارچیون غرض مردمان نقار خانہ کو بدارو ئی عیاری بیہوش مطلق کر دیا اور بیہوش ہی ایسا کہ کسی متنفس کو حس و حرکت تک باقی نہ رہی بعد ازان تمام نقارہا سے خرد و بزرگ کو خنجر و کارد سے ایسا چاک کیا کہ بیکار مطلق ہو گئی اور نفیر و کرنا وغیرہ بھی تمام و کمال پرزہ پرزہ کر دی اور اپنی لشکر مین چلا آیا القصہ جمشید بہ ہجوم و خندان زرگاہ سے کر خیمہ بکت اثر مین داخل ہوا ابو حاکم ہمدم و ہمراہ اوس کافر کا تصدق ہوتا تھا اور وفور خوشی و مسرت سے سخنان مضحکہ اور حرکات منحرف کرتا تھا اور بیہودہ وار رقص کرتا تھا اور کبھی از راہ مسخرگی جمشید کی خصیونکو آنکھون سے لگا کر جمشید کو سجدہ کرتا تھا اسیطرح اشبوط و نفرون وغیرہ اوس کافر کی ستایش کرتے تھے اشبوط نے کہا اے ابو حاکم مبارک ہو آج تیرا دشمن جان و ایمان قریب المرگ بستر بیخودی پر پڑا ہوا ہے اور کسیطرح امید نہین ہے کہ معز الدین اس ضرب غضب خداوندی سے جان بر ہو جائے قریب ہے خبر پہونچیگی کہ معز الدین کا حال دگرگون ہو گیا ابو حاکم نے کہا ای اشبوط مین اول ہی سے خوش ہون کہ خداوند لی معز الدین کی مرگ و فنا سمو و قدرت پر تقدیر کی تھی آج وہ تقدیر ظہور مین آگئی غرضکہ ہر ایک نابکار اسی قبیل کی ذکر کرتا تھا اور جمشید پلید کا یہہ حال ہے کہ وہ حرامزادہ مانند خر مردہ کی فرط نخوت و غرور سے ایسا پھول گیا ہے کہ جامہ مین نہین سماتا ہر گاہ وہ کافر جسطرف سے لشکر مین گذرتا ہے مردمان لشکر سر راہ اوسی سجدہ کرتی ہین اگر کسیکو سجود و بندگی مین کاہل پاتا ہے اوسیوقت دست و پا بستہ آتش دوزخ مین ڈلوا دیتا ہے اس تہدید سے تمام مردمان لشکر خوفناک رہتے ہین اور چارہ غیر اطاعت و سجود نہین دیکھتے الغرض وہ نابکار مردود ازلی بارگاہ ذلت پناہ مین آیا اور تخت قدرت پر جلوس کیا اور جملہ حاضرین بارگاہ کے ساتھ بادہ نوشی مین مشغول ہوا ہر گاہ کہ ایران بدست نشہ شراب مرد افگن سے مست ہو گئے جمشید نے کہا ای حاضرین بارگاہ اب تم مقدمہ جنگ و حرب مین کیا صلاح و مشورہ دیتے ہو ابو حاکم اور بکران شاہ خارجی دونون صاحبان اکہ کی دشمن جانتے ہین دونون ملحدون نے متفق اللفظ کہا یا خداوند ہماری صلاح یہہ ہے کہ آج ضرور لشکر مین طبل جنگ بجوانا چاہیے اوران خدا پرستونکو اب اسقدر مہلت و فرصت نہ دیجائے کہ یہہ ایکدم بھی آسایش پائین اور علاج و معالجہ سے چاق و توانا ہو کر پھر خداوند سے بمقابلہ و مجادلہ پیش قدمی کرین بکران شاہ نے کہا افسوس صد ہزار افسوس انجد جہان پہلوان عجب وقت مسرت مین چلا گیا ورنہ جنگ و حرب کی کیفیت نظر آتی بہرحال اگر خداوند جمشید مجھے اجازت دیتے ہین اسیوقت بلشکر جرار یورش کر دون اور لشکر اسلام پر شبخون مارون اب اوس لشکر مین کون ہے کہ میری مقابلہ کی تاب لائیگا مین جلو ریز اوس لشکر سقیم الاحوال پر تاخت لاؤنگا اور اسحاق پہلوان کی قصاص مین تمام لشکر کو مستاصل کر دونگا جمشید نے کہا اے بکران آگاہ ہو کہ حریف پر شبخون مارنا اوس شخص کو لائق ہے جو خود حریف سے اکبار ضعیف و کمتر ہو اور کسیطرح حریف کی مقابلہ کی تاب و توان نہ رکھتا ہو مین ہرگز اس ننگ و عار نامردی کو اپنے اوپر گوارا نہین کرونگا کیا معنی کہ خداوند کی لشکر مین ہزار در ہزار پہلوانان شمشیر زن اور دلاوران شیر افگن موجود ہین مین کسطرح سے تجھے اجازت دون کہ تو نامردی حریف پر شبخون مارے اور تمام عالم مین خداوند کو رسوا سے حاصل ہون مین ایسے جنگ کے ہرگز اجازت نہین دیتا ہان بپاس خاطر تیری آج طبل جنگ کا حکم دیتا ہون اے لضرون شاہ و بکران شاہ آگاہ ہو کہ اب خداوندان چند پہلوانان مفلوک سقیم الاحوال کی زحمت جنگ اپنے اوپر ہرگز گوارا نہین کرینگا کسواسطے کہ لشکر اسلام مین مردمان پیر و جمشل امیر جلال الدین و امیر مجاہد الدین و سالک مصری و عامر مصری وغیرہ قلیل باقی رہے ہین وہ اس قابل نہین ہین کہ خداوند کی مقابلہ مین آئین البتہ الیعال زنگی اور سمعاج از در و کسیقدر زور آور ہین مگر اونسے امید نہین کہ وہ دونون خداوند کی مقابلہ کا قصد کرین اور خدا پرستون کی حامی و مددگار ہو جائین کیا معنی کہ

کر دونون پہلوان ایک شہر خاص پر معزالدین کی مطیع ہوتے ہین اونکو کیا ضرورت ہے کہ تکلیف جنگ کو ناحق گوارا کرین گے الغرض
ارجاس مردار خوار کہ ایک پہلوان قوی ہیکل و زور آور ترین عصر ہے علی الخصوص ان ایام مین کہ اوسنے قدرے معجون القوت بہی کہا لی ہے اور کسیقدر
زور و قوت حاصل کر لیا ہے وہ ان کا رلپنے روبرو رستم و اسفندیار کو بہی موجود نہین سمجہتا اوسنے جمشید سے کہا اے خداوند مین امیدوار ہون کہ
مجھے اجازت دو مین ان بقیہ مردمان اجل رسیدہ کو قتل و غارت کرون اگر خداوند اس لشکر پریشان حال کا استیصال میری نام تفویض فرماوے
مین ہم واحد تمام مردمان مفلوک کو پامال کر دونگا اسیطرح ہقیموس زنگی بہی شجاعت و پہلوانی مین لاف مارتا ہے اوسنے بہی کہا یا خداوند مین
بہی جنگ و حرب کا آرزومند ہون اگر مجھے اجازت ہوجاوے معرکہ رزم مین بہی اپنی زور پہلوانی کا تماشا دکھاؤن بجاشے (لکھا علی ہذا القیاس
مین بہی مدت دراز سے رزم و پیکار کا خواستگار ہون بکران شاہ نے کہا اے خداوند تمکو معلوم ہے کہ مین صرف کلاہ بادشاہی سر پر نہین رکھتا
بلکہ میرے دست و بازو مین زور و قوت پہلوانی بہی ہے اور اپنی شجاعت و مردانگی پر دعوا رکھتا ہون کہ بر روے عالم پر کوئی پہلوان رستم توان میرا
مقابلہ نہین کر سکتا امیدوار ہون کہ مجھے جنگ کی اجازت ملے پہر خداوند تماشا دیکہے کہ مین کسطرح پہلوانان اسلام کو گرفتہ و بستہ خداوند کی سامنے
لے آتا ہون القصہ ہر ایک پہلوانان و سرداران نے جمشید کی روبرو لاف و گزاف بہادری شروع کی اور جمشید ان سرداروںکی داستان سنکر ایکبارگی
خوشی و مسرت مین اوس بیحیا کا دماغ نخوت و غرور آسمان ہفتم پر پہونچا تہا بالآخر جمشید نے کہا اے سرداران لاف زن خاطر جمع رکہو روز فردا
خداوند تم سردار و سلاطین کی جنگ کا تماشا دیکہے گا اور ہر ایک کو علی قدر مراتب منصب اعلی عطا کریگا بہر حال تم لشکر مین طبل بجواؤ غرضکہ
موافق حکم جمشید کی نقیب و پیادل لشکر مین گئے مگر نقارخانہ مین عجب حال خراب دیکہا وہ نقیب سراسیمہ و پراگندہ حواس جمشید کی پاس
آئے اور کہا اے خداوند معلوم ہوتا ہے کہ آج خداوندی کو کوئی تقدیر تازہ کی ہے یعنی نقارخانہ مین عجب تماشائے حیرت افزا نظر سے گذرا
کہ ہم بدحواس ہوگئے کیا دیکہتے ہین کہ تمام نقارہ ہاے چرمی اور نفیر و کرنا خورد و کلان دریدہ و بریدہ ہین اونمین ایک نقارہ بہی ایسا نہین ہا
جس سے کسیطرح کا کام لیا جاوے اسیطرح نقارچی وغیرہ مردمان نقارخانہ مردہ صد سالہ کی مانند بحال مرگ بیہوش و سرنگون پڑے ہین
کسیکو اپنے تن بدن کا ہوش نہین ہے اسوقت کوئی طبل ہے نہ نقارہ ہے جو بجایا جاوے جمشید اس خبر وحشت کو سنکر نہایت بیدماغ ہوا
اور کہا اے ضارسنکوس تونے سنا یہہ کیا معاملہ تازہ پیش آیا ہے طبعی نے کہا اے خداوند معلوم ہوتا ہے کہ عیاران اسلام نقارخانہ مین
پہونچے اور دست تطاول دراز کیا مین جانتا ہون کہ یہہ کارسازی اونہی عیاران طرار کی ہے بالآخر مردمان جمشید ایک نقارچی کو پاکشیدہ
بارگاہ مین لائے ضارسنکوس نے اوسی دیکہا اور مہتر زرنگ سی کہا کہ جلد تر داروی رفع بیہوشی اس نقارچی کو دے کہ اسکی زبان سے اصلی
حقیقت معلوم ہو غرضکہ مہتر زرنگ نی اوس نقارچی کو ہوشیار کیا ہر گاہ اوسکے ہوش و حواس درست ہوتے ضارسنکوس نے حال دریافت کیا
نقارچی نے کہا اے پیغمبر کل شب کا ذکر ہے کہ ایک شخص بحالت مسرت و سرور نقارخانہ مین آیا اور بخندہ پیشانی خداوند کی فتح و ظفر کی مبارکباد دی
بعد ازان اوس شخص نے مجہسے رسم و راہ برادرانہ پیدا کی اور تہنیت و خوشی کی مبارکباد مین شیرینی وغیرہ بازار سے منگا کر مجہسے کہا اے برادر یہہ
شیرینی خداوند کی فتح کی ہے مین جملہ مردمان نقارخانہ کو تقسیم کرونگا غرضکہ اوس شخص سے لیکر وہ شیرینی بدست خود تمام عملہ و فعلہ کو تقسیم کی مینی بہی وہ شیرینی
ہوش ربا کہائی اور بعد کہانے شیرینی کے مجھے ہرگز اپنی سر پا کی خبر نہین رہی ضارسنکوس دیوس نے اس حال کو سنا اور جمشید سے کہا مین خوب
جانتا ہون کہ یہہ کام اوسی یہودی بچہ تیرے خواہر کی شوہر کا ہے اور وہی بلاے روزگار نقارخانہ مین پہونچا اور یہان فرساقونکی مقعد مین روغن فلاز
ملکر اپنا کام کر گیا اور نقارہ و دہل کو بہی چاک و خراب کر دیا جمشید اس حقیقت کو سنکر نہایت منغص ہوا چار و ناچار طبل جنگ کو موقوف رکہا
اور کہا اے حاضرین بارگاہ آگاہ ہو کہ یہہ واقعہ بہی خداوند کی تقدیر خاص سے ہے کیلئے کہ مردمان خداپرست بہی خداوند کے بندہ ہین گو
بسبب بد مردی کی وہ خداوند سے منحرف رہین مگر خداوند کو گوارا نہین ہے کہ اون بندگان شکستہ دل کو صداے طبل سے ناحق پریشان حال کرے

خداوندی آج طبل جنگ کا حکم موقوف کرنا شاہ اور ابو حاکم کی پاس خاطر سے دیا تھا ورنہ خداوند کی مرضی یہی تھی کہ ابھی جنگ و حرب کا ہنگامہ برپا ہو
اس سبب سے یہہ واقعہ سخت پیش آیا اے بندگان خاص تم خداوند کو سجدہ کرو اور امیدوار رحمت کی رہو جملہ حاضرین بارگاہ نے سجدہ کیا
بعد ازان جمشید نے کہا کہ جلد تر نقارہ وغیرہ سامان کو درست کرو اور لقیر وکن ناکو تیار کارخانہ جات سامانی سے نکالو غرضکہ جمشید یہہ
حکم دیکر محل اپنے کے اندر چلا گیا اور جاس کی جواہر سے اوس کنار مین مشغول ہوا جملہ اہل بارگاہ اپنی خیمہ گاہ مین چلے آئے القصہ او سطرف شاہزادہ
والا تبار بدستور اوسی حالین بیہوش و از خود رفتہ پڑا ہوا ہے او نبض مین روز بروز سرعت ہوتی جاتی ہے طبائے لشکر علاج و تیمار مین
کوشش کرتے ہین مگر کچھ فایدہ نہین ہوتا ہر شخص کے دلین یاس و ہراس پیدا ہو گئی ہے امرائے نامدار شاہزادہ کو اس حال غفلت و بیہوشی
مین دیکھکر ہردم نالان و گریان رہتے ہین او کسیوقت شاہزادہ کی بالین سے مردمان لشکر کا ہجوم کم نہین ہوتا غرضکہ لشکر ظفر اثر مین شب و روز عجب
ہنگامہ قیامت برپا رہتا ہی حتی کہ ہر ایک وضیع و شریف کو اس رنج و غم مین آب و دانہ حرام مطلق ہو گیا ہے لیکر و زبادری ایدروس کو یہہ خیال آیا کہ آج روزنامچہ
بزرگ و کوچک کو بھی دیکھنا چاہیئے شاید کچھ کیفیت نیک و بد نظر سے گذرے باین خیال بادری ایدروس نے روزنامچہ ہائے مذکور کو دیکھا پنچم
روزنامچہ بزرگ مین لکھا تھا کہ بعد استماع کتاب تاریخ آل بیضا و فتح طلسم بیضا صاحبقران اکبر کو ایک دشمن قوی او رعدوی جانی کی ہات سے صدمۂ سخت
پہونچیگا اور اوس شہریار کی حالت دگرگون ہو جائیگی یعنی وہ نامور ہر وقت غشی و بیہوشی کی عالم مین مبتلا رہیگا اور وہ غشی چند روز تک ایک ہی
شکل سے قایم رہیگی ہمہ حال مآل کار بخیر و خوبی ہے اور بفضل شفا بخش حقیقی شاہزادہ نامور کو صحت کلی حاصل ہو گی فی الحال یہہ امر مناسب
وقت ہے کہ شاہزادہ کو آر دوے معلے سے لے آؤ اور خیام مرفوعات مین رکھو بعد ازان لطیفہ غیبی کی منتظر رہو القصہ بادری ایدروس
اس عبارت مسرت بخش دل و جان کو دیکھکر نہایت شادمان ہوا اور قرین نشاط و انبساط ابو عامر کی پاس آیا اور اوس روزنامچہ کی عبارت کو
... آر دوے معلے مین آئے اور اس عبارت کو جملہ امرایان صاحبقران کو ... ابو ...
... ہو ہر دل یا ہر شخص اس مژدہ نشاط افزا کو سنکر مرضیات ہوا ... ...
آسایش جان ہاست ۞ اس نوید جانبخش سے جملہ اہل لشکر کی قالب بیجا مین جان تازہ آگئی اور ہر ایک متنفس کا غنچہ دل شگفتہ ہو گیا اور کسیقدر شاہزادہ
کی حیات و زندگی کی امید ہوئی اس اثنا مین بدر عالم منجم جسکے داستان جلد اول و دوم معز الدین نامہ مین بشرح و بسط گذارش ہوئی ہے بارگاہ
مین آیا اور صاحبقران اکبر کو اس حالت رنجوری مین دیکھکر آبدیدہ ہوا اور اوسیوقت قرعہ ہاتھہ مین لیکر موافق احکام طالع زائچہ کھینچا اور بزبان مسرت
ریز کہا اے حاضرین بارگاہ قسم ہے مجھے خالق دو جہان کی اسوقت مین صاحبقران کی خانۂ حیات اور خانۂ مطلوب کو مرتبہ قوی اور توانا پایا تا
کہ ایسا طالع قوی و بلند کبھی میرے نظر سے نہین گذرا اسے مجھے حق الیقین ہے کہ قریب تر شاہزادہ کی یہہ حالت رنجوری برطرف ہو جائیگی اور
صاحبقران گیتی ستان فضل الہی سے صحت کامل پائیگا غرضکہ بدر عالم کا زائچہ بدل او روزنامچہ بزرگ کی عبارت سرتاسر مطابق ہو گئی اب حاضران
بارگاہ صاحبقرانی فی الجملہ مطمئن ہوئے اور وہ فکر و تشویش جو ہر ایک کو شاہزادہ کی زندگی کیطرف سے تہا رفع و دفع ہو گیا بالطاف ابو الحسن
دونون مضامین یعنی بدر عالم کا حکم زائچہ اور روزنامچہ کی عبارت کو نقل کیا اور بالائے قصر احمر پہونچا ملکہ شمسہ تاجدار جب سے حالت مرگ مین مبتلا تھی
کہ اوس خاتون زمان کا خواب و خورتک حرام مطلق ہو گیا تھا ابو الحسن نے وہ عبارت جو ایک نوید مسرت بخش دل تھے ملکہ شمسہ تاجدار کو دکھائی
ملکہ شمسہ تاجدار بھی اس مژدہ نشاط آگین کو سنکر کسیقدر مطمئن ہوئے اور وہ پریشانی حال او بیتابی قلب رفع ہوئی ملکہ نے کہا اے برادر ابو الحسن
قسم ہے میری جان عزیز اور صاحبقران کی سر مبارک کی سچ بتا کہ اب صاحبقران اکبر کے دشمنون کا کیا حال ہے یعنی اوس عالی وقار کی کسیوقت
بھی غفلت و بیہوشی رفع ہوتی ہے یا نہین اے برادر برائے خدا تو مجھے کسیطرح اوس شہریار نامدار کی صورت دکھادے مین تمام عمر تیری شکرگذار
رہونگی ابو الحسن نے کہا اے ملکہ عالیقدر قسم ہے پروردگار عالم کی مین اول ہی اس درد و الم سے سینہ فگار ہو رہا ہون اور اپنی بیقراری

دل کا کچھ بیان نہین کرسکتا کس درجہ پر پہونچی ہے کہ تمہارے سخنان دردانگیز نے مجھے زیادہ تر پریشان کر دیا ہے ایک عالیقدر تم عنان شہریار کے
ہاتھ سے نہ دو خداوند شفا بخش کی فضل و کرم کی امیدوار رہو دیکھو خدائے عزوجل پردہ غیب سے کیا ظاہر کرتا ہے بہرحال خاطر جمع رکھو صاحبقران والاقدر
قریب تر غسل صحت فرمائیگا اور تم پرتو جمال صاحبقرانی سے بہرہ مند ہوگی غرضکہ ملکہ شمسہ اور جوہر یا مہ گرامی گفتگو مین سرگرم تھی کہ پادری ایدروس بھی آئے
قصر ملکہ کے پاس آیا ملکہ شمسہ پادری کے آنے سے خوش ہوئی اور باعزاز و احترام اوسی قصر مین بلایا اور پادری کے کف دست کو بوسہ دیکر احوال پوچھا
پادری نے کہا ای فرزند گرامی قدر اب تم کسیطرحکا ملال و غم نکرو اور بجمیع وجوہ صاحبقران کیطرف سے مطمئن رہو کہ خداوند چارہ ساز عنقریب اوس سرو جویبار
شہریاری کو صحت عطا فرمائیگا ای فرزند دلبند یہہ روزنامچہ بزرگ اور خورد تمہاری جد امجد کی حاضر ہین دونونکو ملاحظہ کرو کہ روزنامچہ بزرگ مین کیا عبارت مسرت
آگین ظاہر ہوتی ہے اور روزنامچہ کوچک مین دوسری عبارت فرحت افزا میری نظر مین آئی ہے یعنی اس روزنامچہ مین لکھا ہے ہرگاہ صاحبقران اکبر
اس حال کو پہونچیگے کہ چند روز تک آب و دانہ اونکے حلق مین پہونچنا دشوار ہو جاتے اور لب و دہان اوس شہریار عالی وقار کی بستہ رہین یقین ہے
کہ اونھی ایام مین ایک درخت سیب قصر اخضر کی صحن باغ مین ظاہر ہوگا اور اوس درخت مین ایک سیب بھی نہایت خوشرنگ نکلیگا تم اوس سیب کو
درخت سے لینا اور صاحبقران اکبر کی پیش دماغ اوسے رکھنا بفضل الہی اوس سیب کے خوشبو سے قدر دل و دماغ کو قوت و فرحت بخشیگی کہ کسی غذا وغیرہ
کی حاجت نہین رہنیگی بلکہ اوس سیب فرح بخش کی بوئے خوش خود غذا کا کام دیگی اور وہ درخت سیب فلان گوشہ چمن مین پیدا ہوگا اور درخت
مذکور مین ایک ہی سیب نظر آئیگا ہرگاہ وہ درخت نظر آئے اور اوسکی شاخ مین سیب مذکور آویزان ہو تم اوس سیب کو لینا اور کام مین لانا ملکہ شمسہ
تاجدار اور ابوالحسن اور پادری ایدروس نے اوس عبارت کو پڑہا اور پرستاران ملکہ سے اوس درخت کا حال پوچھا سب نے بقسم و سوگند کہا
کہ ہم نے آجتک صحن باغ مین کوئی درخت سیب نہین دیکھا بعد ازان ملکہ مع ابوالحسن و پادری ایدروس اوس باغچہ مین تشریف لیگئی فی الواقع
اوسی گوشہ چمن مین درخت سیب موجود پایا اور سیب نہایت خوشرنگ و بقدر انار کلان شاخ درخت مین آویزان تھا اور اوس سیب کی
بوئے خوش اسقدر آتی تھی کہ تمام صحن باغ معطر و معنبر ہوگیا تہا اس واقعہ کو دیکھکر ملکہ کی خاطر نشاط آگین ہوئی ملکہ شمسہ تاجدار نے اپنی دست نگارین
سے سیب مذکور توڑا اور ابوالحسن کی حوالہ کیا جوہر و سیلوقیت بقدم سرعت و استعجال سیب کو لیکر اردوے معلے مین آیا دیکھا کہ صاحبقران اکبر
خیمہ مرقومات مین بالائے صفہ ہم بستر مجبوری پر غافل و مدہوش افتادہ ہے اور جملہ امرایان مجروح بھی اوسی خیمہ مین موجود ہین اور جراحان کامل الفن
جراحت کی علاج و معالجہ مین ہمہ تن معروف ہین اور صاحبقران اکبر کے علاج و درمان مین بھی ہر طرحکی سعی و کوشش ہوتی ہے لیکن
باوجود اس تیمار و علاج کی کسیطرح وہ جراحت مندمل نہین ہوتی بلکہ سوزش و تکلیف وقتاً فوقتاً افزون ہوتی جاتی ہے اور صاحبقران اکبر
کی حلق سے بدستور مذکور دانہ و آب نہین اوترتا بیہوش و لب بند پڑا ہوا ہے **الغرض** جوہر نے وہ سیب مایہ حیات صاحبقران اکبر کی
پیش دماغ رکھدیا اوس سیب عجیب الخواص نے یہہ تاثیر بخشی کہ اوسکی بوئے خوش سے لحظہ بلحظہ نبض مین قوت و طاقت پیدا ہونے لگی حکیم
ابو المسیح الملک طبیب بھی ہر وقت و ہر ساعت صاحبقران اکبر کی بالین پر حاضر رہتا ہے اور بار بار نبض کو دیکھتا ہے غرضکہ جسوقت
ابوالحسن کو صاحبقران کیطرف سے فی الجملہ طمانیت ہوگئی سجدہ شکر ادا کیا اور اوسوقت ابوالحسن کے دل مین یہہ خیال گذرا کہ مجھسے بڑی
غلطی واقع ہوئی جو حکیم صاحب کو صاحبقران اکبر کے حال سے آگاہ نہین کیا افسوس ہے اگر حکیم صاحب کو خبر ہوتی صاحبقران اکبر اسقدر
تکلیف نپاتا خیر گذشتہ را صلوات اب حکیم صاحب کے پاس طلسم مین چلو اور اس واقعہ کی اطلاع دو بلکہ حکیم قسطاس عالیمنزلت کو یہان
لے آؤ کیا معنی کہ بغیر تدبیر اوس وحید العصر فلاطون زمانہ کی شاہزادہ کی یہہ حالت اصلاح پر نہین آئیگی بالآخر ابوالحسن نے اپنا اندیشہ
خاطر سرداران نامدار کی روبرو ظاہر کیا امرا نے بھی بزبان افسوس کہا اے برادر والا ہم بھی آجتک اس طرف سے بالکل غافل رہے ملتمس حال
تا باہم اللہ جلد تشریف لیجاؤ تاخیر نکرو مصرع در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست ؛ کمال افسوس ہے کہ ہماری عقل پر بھی ایسا پردہ غفلت پڑا کہ

کہ حکیم صاحب کا ذکر تک زبان پر نہ لایا الحمد اللہ کہ اسوقت تم نے یاد کیا اے برادر جلد از جلد جاؤ اور حکیم صاحب کو اپنے ہمراہ لے آؤ گلسو سیلک
یہان ایک ساعت بعد از مرگ گذرتی ہے القصہ ابوالحسن جو ہر بجائے سرعت طلسم بیضا کیطرف روانہ ہوا اور تمام دن تا ہنگام شام بادیہ پیمائی
اور صحرا نوردی مین سرگردان رہا مگر منزل مقصود کا اصلا سراغ نہ لگا اور یہی تماشا ہوا کہ خار ساحر نے اول ہی عمل سحر سے ایسی طلسم بندی کی ہے کہ راہ طلسم
بیضا اہل لشکر کی نظر ہی سے بالکل مسدود و مخفی ہو گئی ہے یہی سبب ہے کہ باوجود یہ بلا اطلاع طلسم ابوالحسن کو راہ طلسم کا نشان نہ ملا بلکہ اہل لشکر کو حکیم صاحب کا خیال
تک نہ ہوا اسکی وجہ یہی ہوئی کہ اوس کافر نے ہر ایک اہل لشکر کی خیال و اندیشہ کو سہو و محو کر دیا ہے غرضکہ ابوالحسن ہر طرف کوہستان مین راہ طلسم کو
تلاش کرتا پھرتا ہے مگر راہ طلسم کا کسیطرف نشان نہین پاتا اب کفار کا حال سنو خیمہ گاہ سامان نقارہ درست ہو گیا اوسی شب
جمشید پلید نے طبل جنگ بجوایا بلکہ ہر ایک سلاطین نے علیحدہ علیحدہ اپنے لشکرون مین طبل بجوائے جسوقت لشکر اسلام مین متعدد طبل
جنگ کی صدا پہونچی امیر مجاہد الدین نے آہ سرد جگر پر درد سے کھینچی اور زار زار و قطار رویا مگر چارو ناچار لشکر اسلام مین کوس زرمی کے بجنے کا حکم

دیا مہ روز دیگر این جہان پرغرور	یافت از سرچشمۂ خورشید نور	ترک زر و زآمد باین زرین سپہر	شہپر سے سر را بہ تیغ شکستہ سر

غرضکہ علی الصباح دونون لشکر جنگجو میدان مصاف مین صف بستہ استادہ ہوئے اور بعد آراستگی صفوف محاربہ اول ارجاس مردار خوار نے جمشید
خبیث و بدکار کی اجازت لی اور ایک جام شراب پی کر رزمگاہ مین قدم رکھا اور وسط میدان مین پہونچکر ایک نعرہ گوش و رعد آسا مارا اور باآواز بلند کہا
دلاوران اسلام آگاہ ہو کہ اب تمہارے طالع اقبال نے بلندی سے پستی کیطرف نزول کیا ہے اور اختر دولت جمشیدی اوج آسمان پر
طالع ہے اگر تم اپنی خیریت حال اور سلامتی جان چاہتے ہو دست بستہ خداوند جمشید کی خدمت مین حاضر ہو کر خداوند کو سجدہ کرو اور تم
یہ سمجھو کہ معز الدین بار دگر جامۂ حیات مین آئیگا یا معنی کہ وہ ضرب قدرت الٰہی نہین آئی ہے کہ معز الدین جان بر ہو جائے تم ہرگز
اوسکی حیات سے مایوس ہو جاؤ معز الدین ہرگز اوس ضرب سخت کی صدمہ سے نہین بچنے کا وراسے ازین معز الدین پر
قہر و غضب خداوند بھی نازل ہوا ہے بہرصورت اوسکا بچنا دشوار ہے اور بالفرض اگر چند روز بحال خراب زندہ بھی رہا پھر کیا آخر
کار فوت ہو جائیگا غرض کسیطرح اوسکی زندگی کی امید نہین ہے قطع نظر اسکی خداوند نے معز الدین کی عمر بسقدر تقدیر کی تھی
الغرض ارجاس مردار خوار بجوش و خروش میدان کارزار مین لاف بیہودہ کر رہا تھا اسطرف لشکر اسلام سے سیدی حمید
دلاور اوس پاجی لااصل کی گفتگو سنکر نہایت بیباغ ہوا اور ایک حالت تحیظ و غضب مین اپنے چوبدست لیکر اوس گرز دو
خصلت کی مقابلہ مین گیا اور کہا اے مادر قحبہ ولد الزنا کیا بکتا ہے کیسی مرگ اور کیسی ہلاکت اے پاجی و مرکب تیری حرام جنین مادر کے زیر
اور تیری آقا جمشید کو نصیب ہوگی اور شاہزادہ معز الدین جلیل قدر کا حافظ و نگہبان آفریدگار عالم ہے وہی شفا بخش حقیقی اپنے فضل
کرم سے جلد تر اوس خورشید فلک بختیاری کو صحت عطا فرمائیگا اے حرامزادہ نابکار دور ہو کہ تیری قدم نحس سے معرکہ مصاف کو ننگ
عار آتی ہے یہ کہکر اوس دلاور نے ایک چوبدست ارجاس کے سر پر لگائی ارجاس نے اوس ضرب چوبدست کو سہل سمجھا اور بخندہ
لبی کنارہ سپر سے ضرب چوب کو دفع کیا مگر وہ ضرب سخت ایسی تھی کہ سپر سے لغزش کہا کر اوس چوبدست کی شانہ پر گرے اور
ارجاس کے شانہ کو بیکار کر دیا اوسوقت ارجاس نے فریب کہا کر نہایت افروختہ ہوا اور شدت غضب مین ایک تلوار کا ہاتھ ایسا مارا
کہ اوس دلاور کا سر تن سے جدا ہو گیا چونکہ سیدی حمید خویشان سیدی سالم تھا اس واقعہ کو دیکھکر سیدی سالم نہایت اندوہگین
ہوا اور زار زار و قطار رویا بعد ازان حمید الدین دلاور ارجاس کے مقابلہ میں گیا اور بحالت زخمداری میدان سے چلا آیا تو جنگ کرتا ہنگام
شام دلاوران لشکر اسلام سے نوبت ہوئی رزمگاہ مین گئی اور اوس تابین کی ہاتھ سے مجروح ہوتے وقت شام طبل بازگشت
بج گیا دونون لشکر اپنے خیمہ گاہ پر چلے آئے دوسرے روز پھر بدستور لشکرون کی صف آراستہ ہوتے اوس روز بکیر بن عمر

ایک پہلوان زبردست بکران شاہ خارجی کے لشکر کا بعزم رزم میدان کین مین آیا اوس طرف لشکر اسلام سے سید حسین بن عبد اللہ کہ ایک
شجاعان عرب اور قوم سادات عالیہ جہت سے تھا میدان مین گیا اور مردانہ و دلیرانہ حریف سے جنگ کرتا رہا بالآخر دلاور اسلام نے درجہ شہادت پایا امیر
جلال الدین فیروز نیمی کو شدت رنج والم مین تاب صبری نہ رہی امیر کبیر سے رخصت لیکر مرکب تازان میدان مین پہونچا اور اوس گبر سے کہا ای بدبخت
ستم شعار اب ہوشیار ہوجا اور اوس سید شہید کی سزائے قتل مین سفر جہنم کا آمادہ ہو اور دیکھہ کہ تیری اجل سر پر آپہونچی یعنی تیرا قابض ارواح مقابل
مین استادہ ہے بکر بن عمر یہہ کلمہ سنکر نہایت افروختہ ہوا اور شمشیر کشیدہ امیر جلال الدین پر حملہ کیا امیر نامدار نے اوس گبر کا ہاتھہ سے تلوار چھین لی
اور اوسی شمشیر سے اوس ملحد کو جہنم مین بھیجدیا بھائی اوس کے شمر بن بکر پدر کے غم و غصہ مین گریبان چاک میدان مین آیا اور ایک نیزہ جانستان امیر کو سینہ پر مارا
امیر جلال الدین بھی نیزہ بازی مین یگانہ آفاق ہے وہی نیزہ شمر کے ہاتھہ سے چھین کر اسی چالاکی سے اوسکے سینہ مین مارا کہ نوک نیزہ سینہ سے گذر کر
پشت کے پار ہوگئی امیر نامدار نے اوس گبر کو نیزہ پر اوٹھالیا اور اس زور و قوت سے زمین پر مارا کہ استخوان بدن شکستہ ہوگئین بعد ازان پاشنۂ
مرکب سے پامال کردیا بالآخر ابرش بن الخرج مقابلہ مین آیا اور ایک ضرب عمود امیر کے حوالہ کی امیر نامدار نے بدستور اوسکا عمود چھین کر ایسی ضربات
سخت ابرش کا سر و گردن پارہ پارہ کردیا غرضکہ شام تک امیر نامدار نے چند پہلوان نامی و گرامی بکران شاہ کے قتل کیئے بعد ازان طبل زدہ لشکر
مین چلا آیا جمشید نے اوس روز بطریق مذاق و خوش طبعی کہا اے بکران شاہ تمہارے لشکر کے پہلوانان رستم توان کی حرب و ضرب کا حال
کھل گیا یہہ مردان مفلوک ہرگز دلاوران اسلام کے حریف مقابل نہین ہوسکتے کس لیئے کہ اہل اسلام بلاے روزگار شجاعت مجسم ہین وہ
بجز قدرت خداوند کسی پہلوان سے پست و زبون نہین ہوتے بکران شاہ اوس وقت غم و غصہ سے نہایت خفیف ہوا اور کہا ای خداوند معلوم
ہوتا ہے کہ بجز میرے اور خداوند کے کوئی دوسرا شخص امیر جلال الدین کا حریف مقابل نہین ہے بکران شاہ کا یہہ کلمہ ارجاس مردار خوار کو سخت
ناگوار گذرا پیچ و تاب کھا کر کہا ای بکران تو نے پہلوانان عالم کو مثل اپنے نامرد اور بے ہنر تصور کیا ہے کہ اپنے روبرو کسیکو خیال مین نہین لاتا خاطر
جمع رکھہ روز فردا باوجود درد شانہ امیر جلال الدین کے مقابلہ مین جاؤنگا تو بچشم خود دیکھنا کہ امیر مذکور کے سر پر کیا بلا نازل کرتا ہون کہ اہل
اسلام تا قیامت یاد رکھین اوس وقت تجھے بھی مردان شمشیر زن اور دلاوران صف شکن کی حقیقت کھل جائیگی بکران شاہ نے کہا ای صاحب
تم ایسے ہی نبرد آزما بہادر زمانہ افراسیاب ثانی ہو ہم بھی یہہ دیکھین گے کہ تم امیر نامدار کی کیا پشم کندہ کرتے ہو الغرض اوس شب جمشید نے
طبل جنگ بجوایا اور قبل از طلوع آفتاب عالمتاب دونون لشکر تہیۂ نبرد جنگگاہ مین صف آرا ہوے اوس روز اول ہی ارجاس مردار
خوار ریش و بروت کو پیچ و تاب دیتا ہوا بغرور تمام میدان معرکہ مین آیا اور وسط میدان مین استادہ ہوکر دیر تک لاف و گزاف کرتا رہا اور جثہ
پلید کی بدرجہ غایت ستایش کی بعد ازان ایک نعرہ جگر شگاف مارا اور کہا ای امیر جلال الدین مین چاہتا ہون کہ آج تیری حرب و ضرب کا
امتحان کرون دیکھون تو کس مرتبہ کا پہلوان ہے اور فنون سپاہ گری مین کس قدر دستگاہ رکھتا ہے مین نہین چاہتا کہ آج سواے تیرے کوئی
دوسرا پہلوان اجل رسیدہ میرے مقابلہ مین آئے اور مین اوس بیگناہ کے خون سے اپنی جوہر شمشیر کو رنگین کرون جلد میدان ہیجا
مین تشریف لاؤ کہ حریف مقابل منتظر استادہ ہے امیر جلال الدین دلاور بجبر و طلب حریف مرکب تازان ارجاس کے مقابلہ مین
پہونچا یہان امیر مجاہد الدین دست بدعا تھا کہ بار خدایا میری ریش سفید کی تجھی کو شرم ہے مین نے امیر جلال الدین کو تیری حفظ و حمایت
مین سپرد کیا ہے تو اوسے اپنے ظل عاطفت مین پناہ رکھہ کس واسطے کہ امیر جلال الدین ایک پہلوان دیو پیکر کے مقابلہ مین گیا ہے
اور وہ بدبخت یعنی ارجاس زبردست ترین پہلوانان عالم سے ہے الغرض امیر جلال الدین فیروز نیمی حریف کے مقابل آیا ارجاس
نے کہا اے امیر جلال الدین تعجب مرد بیباک اور دلاور دلیر ہے کہ باوجود پیرانہ سالی تیرے دماغ سے ہوس جنگ نہین گئی
اور وہی جوش و خروش بہادری ہنوز باقی ہے مین نے اس وقت تجھے بطور آزمایش مقابلہ مین بلایا تھا مگر تو مجھے میری طلب کے بلا خوف

پھر اس چلا آیا اور تجھے ہرگز اپنی جان کا خوف نہوا اور مجھ دیو پیکر کے مقابل ہو گیا آفرین ہے تیری شجاعت پر واقعی عجب دلیر یگانۂ آفاق ہے
امیر نے کہا اے حرامزادہ و نادان تو نہیں جانتا کہ مردان تہور شعار حقیقۃً پیر ہو تے ہیں لیکن بہادری بھی اون کے دماغ میں زیادہ تر جوشزن ہوتا ہے
علی الخصوص جب وہ دلاور کسی کفار کے مقابلہ میں جاتے ہیں اوس وقت ولولۂ دلاوری اور شوق بہادری اون کے اپنی زیادہ تر غلبہ کرتا ہے
امیر ہرگز اب زیادہ بیہودہ سرائی سے کیا حاصل ہے اگر تجھ جنگ و پیکار کی ہوس ہے بسم اللہ سامنے ہو ورنہ اپنے گھر کا راستہ لے قصہ کوتاہ
بعد ہمزبانی ارجاس نے ایک عمود سنگین کہ بجائے خود پارۂ کوہ تھا امیر کے سر پر مارا امیر نامدار نے اوس ضرب عمود کو اپنے عمود پر روکا
بعد ازان امیر نے ایک ضرب عمود ارجاس کے سر پر لگائی اوس نے بھی امیر کی ضرب کو دم عمود پر روک لیا اسیطرح ایک فصل دونون دلاور عمود بازی میں
مشغول رہے بالآخر نوبت بہ شمشیر زنی پہونچی دونون پہلوان گھڑی تک حرب و ضرب کرتے رہے اور دو ساعت اس شجاعت و بہادری سے تیغبازی کی کہ
دوست و دشمن تحسین و آفرین کی ہرگاہ اس حرب و ضرب سے مقصود حاصل نہوا دونون دلاور دست و بغل ہو گئے اور فیلان مست کی مانند زور
کشتی میں در آئے اور کمال زور و قوت سے دو روز و شب زور آزمائی اس طرح کرتے رہے کہ غالب و مغلوب نہیں ہوئے آخر کار روز سیوم صبح کو
امیر نامدار نے ارجاس کی کمر بند میں ہاتھ ڈالا اور نعرہ اللہ اکبر کہکر زور کیا عنایت ایزدی سے حملۂ اول ہی میں اوس دیو پیکر کو صدر زمین
سے اوٹھا کر ہات پر بلند کر لیا اور دور سر چرخ دیکر اس طاقت و قوت سے سطح زمین پر مارا کہ مثل شیشہ چور چور ہو گیا بعد ازان امیر نامدار
مرکب سے اوترا اور اوس گبر مغرور کے سینہ پر دوزانو بیٹھ گیا اول اوس نابکار کو ہر طرح اسلام کی ہدایت کی مگر اوس کافر جہنم نصیب کا
پیمانۂ عمر لبریز ہو چکا تھا کچھ فائدہ حاصل نہوا ناچار امیر نامدار نے بآن بیرانہ سالی اوس بدبخت کا سر گردن قلم بدن سے نکال لیا
یکبارگی حبشیہ کے لشکر سے صدائے ہائے ہائے بلند ہوگئی حبشیہ نے ہر دو دست افسوس اپنے سر و روپر مارے اور بے اختیار
تخت سے جست کی اور مرکب قدرت پر سوار ہو کر میدان کی طرف چلا اور ایک نعرہ رعد آسا ایسا مارا کہ زمین معرکہ لرز گئی اور آواز بلند کہا
باش ای خدا پرست آہن دست تو نے عجب ستم کیا ہے کہ حبشیہ کی جان و دل کو تن سے نکال لیا یہ کہکر اوس کافر غدار نے ایک
تیغ خون آشام امیر کے سر پر لگائی اور اس ضرب و چالاکی سے تلوار ماری کہ امیر نامدار کو سپر پناہ کرنیکی فرصت نملی وہ شمشیر بے
پناہ چار انگشت کاسۂ سر میں اوتر گئی اور ایک فوارۂ خون امیر کے سر سے نکلا کہ تمام زمین معرکہ خون آشام ہو گئی حبشیہ نے
چاہا کہ دوسری ضرب بھی اسی قوت سے لگائے اور اوس دلاور کا کام تمام کر دے مگر عیاران لشکر نے دست بدست امیر
کو اوٹھا لیا امیر مجاہد الدین نے امیر جلال الدین سے کہا یا امیر آفرین ہے تمہاری شجاعت و بہادری پر واقعی تم سے
عجب کار رستمانہ ظہور میں آیا ہے یا امیر نامدار ان تمہارے مجروح ہونے سے ہرگز ملول نہ ہون خداوند شفا بخش
حقیقی جلد تمکو صحت عطا فرمائیگا فی الحقیقت تم نے ایسے پہلوان دیو پیکر کو مارا ہے کہ مردان لشکر تعجب کرتے ہیں راوی
کہتا ہے کہ ارجاس سردار غول ابجد بن تجدون سے مرتبہ زور و قوت اور ہم فنون سپاہگری میں کسی طرح کم نتھا الحمد للہ
کہ وہ کافر ستمگر جہنم واصل ہوا **الغرض** امیر مجاہد الدین نے طلق ہاتھ زار امیر جلال الدین کے سر پر ٹانکے لگائے اوس
طرف حبشیہ پلید بعد مجروح کرنے امیر جلال الدین کے طبل زدہ لشکر میں چلا آیا اور اپنے برادر زادہ ارجاس سردار غول کے گم
و ماتم میں لباس سیاہ پہنا ہرگاہ ارجاس کی خواہر جفیہ ملعونہ نے یہہ واقعہ جانگداز سنا پارچہ ہائے بدن کو پارہ پارہ کر دیا اور تمام
سر کے بال نوچ کر پھینک دیا اور خاک بسر انداختہ برہنہ و عریان خیمۂ حرم سرا سے باہر نکل آئی اور قریب تخت حبشیہ کے آکر دونون
ہاتھ حبشیہ کے سر پر اس زور سے مارے کہ اوس مردک کا عمامہ و دستار زمین پر گرا حبشیہ مضطرب ہو اونکو اوس فتنہ کو دست گرفت
محل میں لے آیا اور بہر طرح اسکی تشفی و تسلی کی اب دو کلمہ **ابو الحسن** جو ہمہ کے بیان ہوتے ہیں

واضح ہو کہ ابو الحسن جو حکیم فسطاس الحکمت کے تلاش مین طلسم بیضا کیطرف روانہ ہوا اور تین شبانہ روز کوہ و دشت مین سرمارتا پھرا
یعنی صبح سے شام تک ہر روز درہ بدرہ اور غار بغار کوہ و جبال مین گشت کرتا پھرتا تھا مگر کسیطرف راہ طلسم کا سراغ نکلتا تھا طلسم کے راہ
منزل ہفت بندادی کے نظر سے غایب ہوگئے تھے چار و ناچار ابو الحسن سراسیمہ و پریشان ہوکر بے نیل مقصود آزردہ محل مین
چلا آیا اور تمام سرگذشت امیر مجاہد الدین اور پادری ایدروس کے روبرو نقل کی ہر شخص کو یہہ حال سنکر حیرت و استعجاب ہوا کہ یہہ کیا
معاملہ ہے حالانکہ طلسم ہر طرف ہوگیا ہے مگر راہ طلسم نظر نہین آتی اسکا کیا سبب ہے پادری ایدروس نے بار دگر رونا جیہ بزرگ کو جنکیہ
کو دیکہا دونون مین ایک حرف نظر نہ آیا بدر عالم منجم سے پوچھا کہ اے دقیقہ شناس تم کوئی سبب بتاؤ کہ راہ طلسم کس سبب سے مفقود و مسدود ہے
باوجود اسکے کہ حصار طلسم تک باطل ہوگیا ہے پھر کیا وجہہ ہے کہ راہ طلسم بند ہی بدر عالم نے آزردہ ہوکے احکام دریافت کیا فقط اسقدر
حال معلوم ہوا کہ درمیان راہ طلسم کوئی دیوار محکم حایل ہے سوائے اسکے اور کیا کہا جاتے کہ کوئی عامل زبردست آمد و رفت کا مانع
ہے اور اوسیکے عمل کی سبب سے مابین راہ طلسم حجاب واقع ہے مگر یہہ نہین معلوم ہوتا کہ وہ عامل کون ہے اور دیوار کس قسم کی
ہے یہہ جملہ سنکر تمام امرا و سلاطین مایوس ہوگئے اور صاحبقران اکبر ہنوز اوسی حال مین ہے اور وہی غفلت و بیہوشی اوس شہریار نامدار
پر طاری ہے ہرگز افاقہ نہین ہوتا اور ایک قطرۂ آب و دانۂ غذا سے حلق و معدہ مین نہین گیا جو تقویت کا باعث ہوتا شب و روز
ایک ہی صورت سے چشم بند حالت بیہوشی مین رہتا ہے صرف مدار زندگی اوسی سبب آب حیات کی نکہت و بوپر ہے اگر وہ سبب فرح بخش
دل و جان بھی اسوقت میسر نہ آتا بالکل زندگی کی امید قطع ہوجاتی کیا معنی کہ جس شخص کے موہنہ مین ایک قطرۂ آب اور معدہ مین قسم
غذا سے ایک دانہ نہ پہونچے کہ جسپر ہر ایک ذی روح کا مدار زیست ہے پہر وہ شخص کس صورت سے زندہ رہ سکتا ہے مگر ہنوز اوس نخل بادہ
گلستان سروری کا رشتۂ عمر قطع نہین ہوا تھا کہ یہہ سیب جان بخش من جانب اللہ پیدا ہوگیا اور اوسنے چند روز دل و جان کو تقویت
بخشی بلکہ آب حیوان کا اثر پیدا کیا ورنہ اوس شہریار عالی مقدار کا زندہ رہنا محال تھا چنانچہ وہی سیب تسکین بخش دل و جان ہر وقت و ہر
لحظہ دماغ کے پاس رہتا ہے اور صاحبقران اکبر کو اوسکی بو سے فرحت افزا سے قوت بہم پہنچتی ہے اسی سبب سے کیقدر نبض مین حرکت باقی ہے
حکمائے موجودہ فقط نبض کی حرکت سے مطمئن ہین اور علاج و درمان مین ہمہ تن مصروف و سرگرم رہتے ہین اوسطرف دلاوران
مجروح اپنے حال سقیم مین مبتلا ہین اونکی یہہ کیفیت ہے کہ سوزش جراحت اور تکلیف زخم سے عجب کرب و بیقراری ہے کہ کسی پہلو آرام نہین
آتا اور باوجود علاج و تیمار مطلق صحت نہین ہوتی جراحان کامل الفن اقسام اقسام کی دوا صرف کرتے ہین اور طرح طرح کی مرہم کافوری وغیرہ
ہر روز بناتے ہین اور جراحت پر استعمال ہوتا ہے مگر کوئی دوا فایدہ مند نہین ہوتی بلکہ لحظہ بلحظہ سوزش جراحت اور تکلیف درد
مین ترقی ہوجاتی ہے جراح وغیرہ حتی الامکان معالجہ مین کوتاہی نہین کرتے مگر حیران ہین کوئی تدبیر کارگر نہین ہوتی اور کوئی بات
سمجھہ مین نہین آتی مجبور ہوکر یہہ کہتے ہین ع تا دہر بسد وعدہ ہر کار کہ ہست ٭ سودی ندہد یاری ہر یار کہ ہست ٭ غرضکہ اردو کے
معسکر مین عجیب طرح کی فکر و تشویش لاحق ہے کہ بیان سے باہر ہے اوسطرف جمشید پلید کا یہہ حال ہے ہر گاہ اوس پلید کو ارجاس
برادر زن کے ماتم اور رنج و الم مین دو روز گذر گئے اور اوس مرگ نے اوسی غم و اندوہ مین جنگ و پیکار کو ملتوی رکھا ہے بلکہ
کسیوقت محل سرا سے باہر نہین نکلتا اسیطرح جمشید کی زن ملعونہ کا حال تصور کرنا چاہیئے کہ وہ ملعونہ اپنے برادر ارجاس جیسا ہم
نصیب کے رنج و غم مین قریب المرگ ہوگئی تھی جمشید نے ہر طرح اوسکی تشفی کی اور کہا ایعورت اب زیادہ تر رنج اور گریہ و زاری سے کیا حاصل
ہے ہر حال صبر کرنا چاہیئے گو ارجاس تیرا برادر نہین ہے تو بھی مجھے میری سلامتی جان اور سختی کیہر و دور کرنے کی دعا مانگنی چاہیئے
جو تیری لذت جان کا سرمایہ ہے وہ ارجاس کا رنج و غم کیا نتیجہ دیگا ایعورت جو امر شدنی تہا وہ پیش آیا خاطر جمع رکہہ اگر مین سلامت ہون مثل ارجاس کی چند

انسان بلکہ اوس سے الاکرام سے برتر بہتر تقدیر کرونگا الغرض جمشید بیہ نوید سنکر مجلس مین بیٹھا ہوا اپنی زن قطامہ سے حرف وحکایت مین مشغول
تہا کہ اسی اثنا مین رکیسالار نے اطلاع کی کہ خداوندا رجاس جسیم نصیب کا برادر خورد تلواس قبل نوح یہان آیا ہے جمشید یہہ خبر سنکر بہت خوش ہوا
اور اپنی زن مکاتبت سے کہا تونے دیکہا کہ مینے اتنی دیر مین مثل ارجاس کی دوسرا شخص تقدیر کردیا گویا وہی ارجاس از سر نو پیدا ہوگیا بعد ازان
تلواس بہی مجلس مین پہونچا اور جمشید سے دست بوس ہوا جمشید نے تلواس کی قدوقامت کو دیکہا اور پسند کیا تلواس سے پوچہا اے
تلواس مینے تجہے قبل ایک سال کی دیکہا تہا اول تیرا یہہ قدوقامت اور تن وتوش نہ تہا تونے اس قلیل مدت مین کسطرح اپنے قلب
ماہیت اور تبدیل ہیئت کرلی اور اس عرصہ تک توکہان رہا تلواس نے کہا اے جمشید اصل حال یہہ ہے کہ جس گنبد سے وہ معجون القوة
تیرے ہاتہہ آئی تہی مین بہی اوسی گنبد مین جاکر ہمیشہ ورزش کیا کرتا تہا قضا سے کار یکروز ایک شخص کریہہ منظر بد قیافہ زرد ریش کبود چشم
مہیب شکل میرے پاس آیا مین اوسکی شکل مجہول روزگار کو دیکہکر ہمقدر خوفناک ہوا کہ مجہسے ورزش ومحنت بہی ترک ہوگئی اور مین ایک حالت
ترس وبیم مین استادہ رہگیا اوس شخص نے اول گنبد کا طواف کیا بعد ازان بنرم زبانی مجہسے پوچہا اے شخص تو کون ہے اور یہان
کیا کرتا ہے مینے ترسان ولرزان جواب دیا کہ مین ایک مرد سپاہی پیشہ اور جمشید صاحبقران خود پرستان کا نسبی پوتا ہون مجہے تلواس قبل نوح
سے کہتے مین بعد اوسکے مینے تمہارا احوال اول سے آخر تک بیان کیا اور یہہ بہی کہا کہ جمشید کو اسی گنبد سے معجون القوة ہاتہہ آئی تہی جسکی
سبب سے جمشید کو مرتبہ پہلوانی اور منصب صاحبقرانی حاصل ہوا ہے اب مین اوسی امید وتمنا مین یہان آکر ورزش کیا کرتا ہون کیا معنی
کہ جس حالین ایسی شئے نادر روزگار بے مثل زمانہ جمشید کو اس مکان سے ہاتہہ لگی کیا تعجب ہے کہ میرے ورزش کا بہی کچہہ نتیجہ دلخواہ
مجہے ملے معنی امین چند روز سے یہان آتا ہون اور محنت ورزش کیا کرتا ہون شاید میرا مقصود بہی کسیدن برآوے اور یہہ محنت چند روزہ بیکار
نہو یہہ کلمہ سنکر وہ شخص ہنسا اور کہا اے شخص ہمین کچہہ شک نہین کہ یہہ مکان ایسا ہی فیض بنیان ہے مگر تو اس حال سے آگاہ نہین ہے
کہ یہہ مکان کس شخص کا ہے اب مجہسے سن کہ یہہ گنبد ایک ساحر بد دست کا بنایا ہوا ہے اور اوسی ساحر نے معجون مذکور بہی اس گنبد مین رکہی تہی
اب تیری زبانی معلوم ہوا کہ وہ معجون جمشید خود پرست کے حصہ مین آگئی گویا اوسکی قسمت سے اس گنبد مین رکہی تہی اب تو ناحق اپنا موسم
مین اپنی اوقات خراب کرتا ہے غرضکہ اس شخص سے یہہ روایت سنکر مین مایوس ہوگیا بعد ازان مینے اوس شخص کا نام پوچہا اوسنے کہا کہ اے
جوان میرا نام اکفر جادو ہے اور مین خاص پردہ ظلمات کا رہنے والا ہون فی الحال میرے شاگرد اور میرے معشوقہ ملیقہ ساحرہ نے مجہے بلایا ہے
مین جلد جنگل مین اوسکے پاس جاتا ہون اے جوان مجہے تیری شکل وضع اسقدر پسند آئی ہے کہ مین تیری صورت پر فریفتہ ہوگیا ہون مگر
مجبور ہون کہ اسوقت مجہے ایسا کار ضروری پیش ہے کہ مین ایک لحظہ قیام نہین کرسکتا اگر تو خاطر جمع رکہہ مین ہنگام مراجعت ضرور تجہے پہلوانگی
اور تجہے فن سحر کی تعلیم دونگا بلکہ چند نکات اوس فن کی ایسی بتادونگا جو سواے طلسم کشا صاحب اصل کے کوئی پہلوان روے عالم پر تیرا
مقابل نہین ہوسکیگا مینے کہا صاحب مین مرد سپاہی پیشہ ہون علم سحر میرے کس کام آویگا اور دلیران جنگجو کو ساحری سے
کیا سروکار یعنی کہ مردان نبرد آزما اس فعل سے ہمیشہ نفرت رکہتے ہین اور مین سحر وافسون کا ہرگز شایق نہین ہون کہ
صورت مین سحر کو سیکہکر مین کیا کرونگا ہان اگر مجہکو میرے حال پر شفقت اور مہربانی کرنی منظور ہے البتہ کوئی شے مثل اوس معجون
اور الحقیقت کی مجہے دو کہ میرے کام مین آئے اور مین بہی مرتبہ پہلوانی مین مشہور آفاق ہوجاون اوس شخص نے یہہ کلمہ سنکر ایک قہقہہ
کیا اور کہا اے جوان خاطر جمع رکہہ مین تیرے لئے کوئی شے نادر پیدا کرتا ہون تو تین شبانہ روز اسی گنبد مین میرے پاس موجود رہ
الغرض تلواس نے اس روایت کو یہانتک بیان کیا تہا کہ جمشید نے کہا بس اب خاموش رہو ہم مکان خلوت مین چلکر
مفصل وشرح اس حقیقت کو سنینگے کیونکہ مخفیان راز واسرار کا علانیہ اظہار وانکشاف اچہا نہین ہے بالآخر جمشید تلواس کو ہمراہ

اوس لشکر مین رہتا ہے جمشید نے کہا لبعد قتل کرنے رجاس کے وہ بہی مجروح ہوا یعنی شمشیر قدرت خداوند سے زخم کہا کر لشکر اسلام مین
چلا گیا اب معلوم نہین زندہ ہے یا مر گیا بالغرض اگر زندہ ہے ضرور بحالت مرگ بستر رنجوری پر افتادہ ہوگا تلواس نے کہا اے خداوند میرا یہہ قصد تہا
کہ مین اپنے برادر کی قصاص مین اوس جوان کو قتل کرون تم نے اول ہی شمشیر قدرت سے اوسے مجروح کر دیا افسوس ہے کہ میرے
دل کی حسرت نہ نکلی اب کس پہلوان سے مین انتقام لونگا جمشید نے کہا اے تلواس بروز فردا میدان مین جا کر لشکر اسلام سے کسی پہلوان
اور سردار کو اپنے مقابلہ مین بلا نا کیا معنی کہ اوس لشکر کا ہر ایک پہلوان امیر جلال الدین سے شجاعت و بہادری مین کم نہین ہے تلواس نے کہا
اے خداوند اس صورت مین جس پہلوان کو تم کہو مین بلاؤن جمشید نے کہا اوس لشکر مین ایک شخص اس شان و مرتبہ کا ہے جسکا نام امیر مجاہد الدین
مشہور ہے البتہ وہ بہادر دوران تیری مقابلہ کی لائق ہے کسواسطے کہ امیر مجاہد الدین کی مرتبہ کا کوئی شخص معز الدین کی لشکر مین نہین ہے
تلواس نے کہا اگر امیر مجاہد الدین اوس لشکر مین موجود ہے پہر مجہے کیا ضرورت ہے کہ مین کسی دوسرے پہلوان کو اپنے مقابلہ مین بلاؤن قصاص کے
واسطے صرف مجاہد الدین کفایت کرتا ہے یعنی جسطرح امیر جلال الدین نے میرے برادر رجاس کو قتل کیا ہے مین اوسکے برادر حقیقی مجاہد الدین کو
بدترین عذاب سے قتل کرونگا جمشید نے تلواس کو بغل مین لیکر اوسکی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا اے تلواس تو خاص میرا بندہ قدرت ہے آفرین ہے تیری
دلیری و شجاعت پر تو نے اپنے دل مین خوب عزم قرار دیا ہے بندہ خاص کو ایسا ہی اولوالعزم ہونا چاہیے اے تلواس میری صلاح یہہ ہے
کہ اول مرتبہ تو لشکر حریف سے کسی ادنی پہلوان کو اپنے مقابلہ مین بلا کہ مین تیری زور و قوت اور طریقہ جنگ کو دیکہہ لون پہر مین امیر مجاہد الدین
کی مقابلہ کی تجہے اجازت دونگا کسواسطے کہ وہ دلاور شجاع روزگار اور یکہ تاز بے بدل ہے اوسنے ہر ایک طرحکا نشیب و فراز زمانہ دیکہا ہے یعنی
عام پہلوان اوسکے مقابلہ کی تاب نہین لا سکتا مبادا اول ہی مرتبہ تجہے کوئی چشم زخم پہونچے بہتر یہہ ہے کہ اول تو کسی پہلوانان غیر متعارف سے
مقابلہ کر ورنہ اے نوجوان اگر خلاف اسکے کریگا ضرور پشیمان ہوگا القصہ اوس شب جمشید نے تلواس کے نام طبل جنگ بجوایا اور دوسرے
روز علی الصباح دونون لشکر جنگ جو رزمگاہ مین صف آرا ہوے اوس روز جمشید کیطرف سے تلواس فیل زور ہمراز خوار عفریت بدست
کی مانند میدان مین آیا ؎ بجنبد چو پیل و بجا چو شیر ۔ بہ بدن دلاور بہ رفتن دلیر ۔ بکین چشم پر خون و لب پر زکف ۔ بدم
آسنشہ کینہ بیمرو لصف ۔ غرضکہ تلواس جرأت افزا دہ ایک حالت جوش و خروش مین کف بدہان آلودہ لاف زنان معرکہ کارزار مین پہونچا
اور حریف مقابل طلب کیا سالک مصری اوس گبر غول پیکر کی مقابلہ مین گیا اور تا شام کا یہہ نکلا اور مشت بمشت اوس گبر بد سرشت سے
جنگ کرتا رہا بالآخر سالک مصری مجروح ہوکر میدان سے چلا آیا جمشید نے خوا ہا ہے زر تلواس کی سر پر نثار کی اور طبل زدہ لشکر مین
اوسے لے آیا آج اسیقدر جنگ پر قناعت کی دوسرے روز بعد صف آرائے تلواس نے جمشید سے میدان کی اجازت مانگی اور کہا
اے خداوند آج دیکہنا کہ مین اپنے شجاعت و دلاوری کا کیا تماشا دکہاتا ہون کہ خداوند بہی اپنی طاقت و قدرت کو بہول جاے گے تم
دیکہو گے کہ مین پہلوانان رستم توان کا کسطرح دم گردن کسطرح بقوت دست و بازو قلب بدن سے نکالا اور امیر مجاہد الدین کو کسطرح خاک
و خون مین غلطان کیا جمشید نے کہا اے تلواس جلد تر دفع ہو اور جلد جا تو سمجہے عمل مین لا کوئی تیرا مانع نہین ہے بہر صورت پہلوانان
اسلام کو قتل و ہلاک کرنا چاہیے جاسوسان خبر رسان نے یعقوب حرانی کو یہہ خبر دی کہ اوس کافر غدار کا یہہ قصد و ارادہ ہے
یعقوب نے کہا کچہہ مضائقہ نہین ہے ہر حالت مین خدا وند کریم حافظ و نگہبان ہے غرضکہ جمشید نے ایک جام شراب لبریز تلواس کو
دیا وہ دو دیک جام شراب پی کر لاف زنان میدان مین آیا اسطرف لشکر اسلام سے عامر مصری برادر سالک مصری اوس گبر خونخوار
کی مقابلہ مین گیا اوسوقت یعقوب حرانی بہی بصورت مبدل میدان معرکہ مین ایکطرف استادہ تہا ہر گاہ دونون پہلوان مقابل ہوے
اول حسب آئین و قاعدہ جنگ نیزہ و شمشیر کرتے رہے جب کچہہ نتیجہ کار نہ نکلا اور مقصود حاصل نہوا دونون دلاور دست و بغل ہوگئے

اور خانہ زور مین ورآئے محل غروب آفتاب تلواس نے عامر مصری کو صدر زین سے اوٹھا لیا اور چاہتا تھا کہ اوس دلاور کو سطح زمین پر مارے
لیقوب نے بجالاکدستی ایک سنگ فلاخن اس زور سے تلواس کی بند دست پر مارا کہ اوس مرد کا ہاتھ بیکار ہوگیا اور عامر مصری نے رہائی پائی موہن
حلوہ زادہ نے غم و غصہ سے ایک ضرب شمشیر عامر مصری کی سر پر ماری کہ وہ انگشت کا سر مین اوتر گئی عیاران لشکر عامر کو میدان سے لیگئے
وقت شام قریب آگیا تھا لشکرون مین طبل بازگشت بج گیا جمشید نے اپنے بارگاہ مین پہونچکر تلواس سے کہا اے بندۂ خاص خداوند اب تجھے
اجازت ہے کہ لشکر حریف سے جس پہلوان کو چاہے مقابلہ مین بلا اور جس صورت سے منظور ہو اوسی ہلاک کر مین نے بہمہ وجوہ تیری جنگ و پیکار
کا امتحان کر لیا مین جانتا ہون تیری زور و قوت کی برابر کوئی پہلوان لشکر اسلام مین نظیر نہین ہے خاطر جمع کہ آج خداوندی اپنی قدرت سے
کسیقدر زور و قوت پہلوانی تجھے عنایت کریگا تلواس جمشید کی تعریف سے اسقدر خوش اور مغرور ہوا کہ مثل خرمرده پھول گیا قصہ کوتاہ
دوسرے روز پھر بدستور ہنگامہ جنگ و پیکار گرم ہوا اور دونون لشکر کینہ خواہ میدان مین صف بستہ استادہ ہوئے بعد تسویہ صفوف قتال و جدال
تلواس مردار خوار نہایت جوش و خروش سے میدان مین آیا اور وسط میدان مین استادہ ہوکر آواز بلند کہا اے امیر مجاہد الدین تم نے
سنا ہوگا کہ مین ارجاس جہنم نصیب کا برادر خورد ہون مگر اپنے برادر کلان مقتول سے کسیطرح زور پہلوانی مین کمتر نہین ہون آگاہ ہو کہ مین
خاص اس قصد و ارادہ سے یہان آیا ہون کہ تم خدا پرستون سے اپنے برادر مقتول کا قصاص و انتقام لون مگر مجھے افسوس ہے کہ ارجاس کا قاتل
شمشیر قدرت سے مجروح ہوگیا ہے اور مجبوری سے باز مین خوش ہون کہ وہ قاتل ابھی یہان پر نہین ہو ورنہ اسصورت مین اوس قاتل کی
تم میرے مقابلہ مین آؤ کہ مین اپنے دل کا ارمان نکالون یا یہی کہ ارجاس میرے برادر کلان کو تمہارے برادر جلال الدین نے قتل کیا ہے
اور مین تمکو کہ جلال الدین کے برادر کلان ہو قتل کرونگا و لیکن مین نے سنا ہے کہ تم بھی مرد مردانہ اور سپاہ لشکر ہو چنانچہ مین چاہتا ہون
کہ تمہارے خون سے اپنے ہاتھ کو رنگین کرون امیر مجاہد الدین اوس گبر غدار کی گفتگو سنکر مجبور ہوگیا یارو نہ چاہا میدان کا قصد کیا اور بلا
اختیار رگ شجاعت و بہادری نے حرکت کی یکبار عنان مرکب کو سوی میدان رہا کر دیا ہر چند دلاوران اسلام امیر کے جانے سے مانع ہو
اور کہا یا امیر نامدار ہنوز لشکر مین مردان شمشیرزن ایسے ہین تمہارے زحمت اوٹھانیکی حاجت نہین ہے لیکن امیر کب سنتے تھے تا اور بزبان پہلوانی
سوالی نگاہ مرکب کو بلا تامل قریب کر بعد گرم رزم مین پہونچا اور بعد ہمزبانی دونون پہلوان اول نیزہ وری مین مشغول ہوئے امیر نامدار نے اوس گبر کے
کے ہاتھ سے نیزہ ہوا سے کر دیا اور اسیطرح آسانی تلوار بھی چھین لی بعد ازان جنگ زور و کشتی کی نوبت آئی وہ دونون دلاور مردانہ جنگ
کشتی مین سرگرم رہے اور دو شبانہ روز اسیطرح زور آزمائی کرتے رہے کہ ایک کو دوسرے پر غلبہ میسر آیا بالآخر روز پنجم بفضل کردگار و
بمدد اقبال یاری کار امیر کبیر نے اوس گبر بدبخت کی بند کمر مین ہاتھ ڈالا اور بضرب بازوی کرار کمر بند پکڑ لیا اور تلواس کو مثل پرکاہ زمین سے
اوٹھا کر ہاتھ پر علم کر لیا اور سطح میدان پر اسطرح مارا کہ وہ دیو پیکر مثل دیوار کہنہ میدان مین گرا امیر نے بضرب خنجر اوس گبر کی سینہ پر دو زانو
بیٹھ گیا اول اوس کو دین اسلام کی ہدایت کی مگر اوس بدبخت نے انکار کیا اور دل مین کہا کہ اس تیرہ درون کی اجل ہی آپہونچی کسیطرح اسکی
دل مین تاثیر نہین ہوئی کا عالم مجبوری ہے بقول کسی کہ گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد
چاروناچار امیر نامدار نے اوس بدسرشت کا سر گردن قلبدن سے جدا کر کے میدان کارزار مین پھینکدیا جمشید نے اس واقعہ
مشاہدہ کیا تا مرکب کو جست کیا اور امیر کی برابر پہنچکر وہی تلوار فسونساز برق بلا اس جلالاک دستی سے امیر کی
سر پر ماری کہ امیر کو سنبھلنے کی فرصت نہین ہوئی امیر نامدار کے سر پر زخم آیا لشکر اسلام مین طبل جنگ بج گیا اور
کسی بحالت مجروحی لشکر مین چلا آیا اور دونون لشکر بھی اپنے اپنے خیام و مقام پر چلے گئے عیاران لشکر نے امیر کو بھی اوسی حالت
فیل مین داخل کیا اوسوقت تمام سرداران لشکر صاحبقران اکبر کی گرد و پیش خیمہ مرفوعات مین جمع تھے اور صاحبقران

گیتی ستان اوسی حالت تلخی و بیہوشی مین پلنگ پر افتادہ تہا اور کسی قسم کا آب و دانہ سوائے دوای مسبب معدہ اور
حلق مین نہین ہونچا تہا صاحبقران اکبر کی رنجوری کو دیکھکر لشکر اسلام مین زیادہ تر پریشانی ہوتی ہے امیر جلال الدین نے
کہا یا امیر بیہ ہزار ہزار آفرین تمہاری ہمت و شجاعت پر کہ باین پیرانہ سالی ایسی دیو پیکر کو تم نے اس مردی و مردانگی
سے ہلاک کیا کہ رستم و اسفندیار کا نام صفحہ روزگار سے مٹا دیا سچ یہہ ہے کہ اوس روز تک کبھی ایسا کار نمایان ظہور مین
نہ آیا تہا یا امیر بامدار واقعی شجاعت و دلاوری تم پر ختم ہے امیر مجاہد الدین نے کہا اے برادر اصل یہہ ہے کہ ہماری سربازی
و جان نثاری محض بشہریار کشور گیر صاحبقران اکبر کی صحت و عافیت اور سلامتی جان پر منحصر ہے اور ہم جان نثاروں سے
صاحبقران کی علالت کو دیکھکر کوئی کام بخوشدلی نہین ہو سکتا خداوند شفا بخش حقیقی اوس شمع شبستان سروری کو
جلد تر صحت عطا فرمائے کہ ہم غلامان حلقہ بگوش کے تن مردہ مین جان تازہ آئی البتہ اوسوقت ہماری زور و قوت کا حال کہلے اور ہماری
جانفشانی کا لطف آئے دیکہو کہ ہنگام کارزار کیا کیا کار نمایان ہم سے ظہور مین آتی ہین حاصل کلام لشکر اسلام عجب حالت
اضطراب و پریشانی مین مبتلا ہے کہ ہر فرد بشر پر خواب و خور حرام مطلق ہو گیا ہے اور کسیکے جان و تن مین تاب و توان باقی
نہین رہے اوسطرف جمشید پلید نے ایک روز تلواس کے ماتم داری مین صبر کیا بالآخر اوس ملحد نے کہا کہ یہہ ماتم داری اور
مجلس عزا کب تک قایم رہیگی اب اسکی عوض ہنگامہ آرائے جنگ و پیکار گرم کرنی چاہیئے کہ ہم قصاص و ہم تماشا ہے الغرض
جمشید نے بار دیگر اوسی شب طبل جنگ کا حکم دیا ہر گاہ اودہر صدائے طبل بلند ہوئے اور اودہر دلاوران اسلام کی خاطر فراہم منتشر ہوگئی
چار و ناچار لشکر اسلام مین بہی کوس رزمی بجوایا دلاوران اسلام تمام شب کارسازی سلاح و یراق مین سرگرم رہے کسی دل مین آسودگی
اور کسی چشم مین خواب نہ تہا ہر دم مرگ و اجل سامنے نظر آتی تہی غرضکہ علی الصباح بدستور ہر دو لشکرونکی صف آرائی ہوئی
و جمشید بذات خاص میدان مین آیا اسطرف لشکر اسلام سے البطال زنگی جمشید کی مقابلہ مین گیا اور تا شام جمشید سے
جنگ مردانہ کرتا رہا بالآخر جمشید نے بزور دست و بازو البطال کو اسیر کر لیا ہر چند البطال زنگی ایک پہلوان دیو پیکر
و پر زور آور زمانہ ہے اور نہ اون پہلوانان متعارف مین ہے کہ جمشید سہل طرح سے اوسے اسیر کر لے مگر اوسکی اسیر ہونیکی یہہ وجہہ
ہوئی کہ جمشید مکار اوس پہلوان کو اثنائے زور آزمائی مین قطعہ زمین مسحور پر لے آیا ہر گاہ البطال کا قدم اوس زمین مطلسم پر پہونچا
اوس دلاور کی دست و پا سے قوت و توان مسلوب ہو گئے اس سبب سے البطال زنگی اوسکی قابو مین آگیا اور بند سحر مین گرفتار
ہو گیا راوی کہتا ہے کہ فی الحال جمشید پلید کے مزاج مین بباعث رفعت شان ایک طرح کی کاہلی اور خود پسندی پیدا ہوگئی
ہے اور راسالہ رفتہ حکمرانی و سرور خداوندی اوسکی دماغ مین بہرا ہے کہ زمین پر قدم نہین رکہتا اسی وجہہ سے وہ ہر روز جنگ و جدل
سے پرہیز کرتا ہے اور بیشتر عیش و عشرت مین رہتا ہے بلا ہنگام رزم و پیکار بہی تکلیف کشش و کوشش کو اپنے اوپر گوارا نہین
کرتا ہیو اسلئے پہلوانان نامی کو بمکر و دغا قطعہ مسحور پر پہونچا کر باسانی اسیر کر لیتا ہے چنانچہ البطال زنگی کو بہی اسیطرح چند ساعت
مین دست و پا بستہ میدان سے لیگیا ورنہ البطال اس مرتبہ کا پہلوان نامی و گرامی اور یکتاز بے بدل ہے کہ جمشید کی
ہم پلہ خیال کیا جاتا ہے القصہ بعد اسیر کرنے البطال زنگی کی جمشید طبل زدہ میدان سے مراجعت کر کے چلا آیا اور خیمہ
تکبر مین داخل ہوا البطال ان ایک بزم نشاط آراستہ کی اور اوس جلسہ مین البطال کو بلوا کر اپنے روبرو بٹہایا اور دین الحاد کی
ہدایت و دلالت کرتا رہا البطال دلاور دوران نے بلا خوف و ہراس اوس پلید کی دین و آئین پر لعنت کی اور دشنام ہائے مغلظ
دین جمشید نے قہر و غضب سے چاہا کہ اول داغ شقاوت البطال کو دکہانے بعد اوسکے قتل کا حکم دے بخاشتہ نے کہا

بخداوند تم ناحق ایک بندۂ ضعیف سے ہمزبانی کرتے ہو البطال کو میرے حوالہ کرو مین اوسے بدلا لے چکا ہون رضامند کیونکہ جمشید نے
البطال کو بختاشے کی حوالہ کر دیا بختاشے نے رفیق قدیم البطال زنگی کو خیمہ مین لایا او حتی الامکان نصیحت و ہدایت مین کمی نہین کی مگر اوسکی
عوض بجز سخنان سخت و تلخ کی کچھ جواب سنا یا بختاشے جواب تلخ سنکر نہایت افروختہ ہوا اور اوسیوقت البطال کو بطوق و زنجیر زندان مین
بھیجدیا جاسوسان شعلہ خبر نے یعقوب کو خبر دی کہ آج البطال بختاشے مین یہہ واقعہ گذرا یعقوب عیار نامدار سرہنگ یکتائے روزگار
اوسیوقت براق عیاری کرسے تکار لشکر کفار مین پہونچا چونکہ تاریکی شب بہت تھی کوئی یعقوب کا پرسان حال نہوا وہ دلاور زندان خانہ مین
گیا اور تمام پاسبانونکو بمردی و مردانگی قتل کیا اور البطال کو زندان سے نکال لایا ہنگام مراجعت بعض محافظان زندان مانع آئے بلکہ یعقوب
کے سد راہ ہوئے اوس سرہنگ بلائے روزگار نے اکثر کو گوش و بینی بریدہ او بعض کو دست و پا شکستہ بحال خراب مجلس مین بند کرایا اور
خود مع البطال زنگی سلامت لشکر مین داخل ہو گیا وقت صبح یہہ واقعہ ہوش ربا جمشید نے سنا بختاشے پر نہایت غضبناک ہوا اور کلمات
سخت و سست کہے بختاشے نے کہا ای خداوند افسوس ہے کہ تم باوجود مرتبہ خداوندی ایسے کلمات واہی تباہی زبان سے بکتے ہو
اور شاہان و سلاطین کو صاف و صریح دشنام دیتے ہو خداوند کو ایسے کلمات ناسزا شایان نہین ہین خاطر جمع رکھو کل مین معرکہ رزم مین
جاکر بہزار حیلہ و بہانہ البطال کو اپنے مقابلہ مین بلاؤنگا اوسوقت خداوند تماشا دیکھے کہ مین کس شجاعت و مردی او نیز ذلت و خواری سے
البطال کو قتل کرتا ہون کہ مرغان ہوا اوسکے حال پر تاسف کرینگے یا البطال کو بزور قوت دست و پا بستہ خداوند کی خدمت مین لاؤنگا
الغرض اوس شب بختاشے نے اپنے تمام طبل بجوایا وقت صبح دونون لشکرونکی صف آرائی ہوئی اور دونون سپاہ کینہ خواہ دونون
جانب تہیہ پیکار صف بستہ استادہ ہوئے بختاشے جمشید سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور البطال زنگی کو مقابلہ مین طلب کیا اور با آواز
بلند کہا اے البطال نامرد جہان تجھے شرم نہین آئی کہ اوس دن خداوند کی ہاتھ سے سر میدان تونے کیسی ذلت و رسوائی پائی ہے آخر کار
بہزار خواری تو اسیر ہو گیا اور کل شب کو باین نامردی بمکر و فریب زندان سے بھاگ کر چلا آیا خیر کچھ پروا نہین ہے اب میرے مقابلہ مین
تشریف لاؤ اور اس شمشیر پیک اجل کا ذائقہ چکھو حالانکہ مین اوس صورت مین بھی آج تجھے ضرور قتل کروانا لیکن تیری اجل اسطرح
خداوند نے مقدر کی تھی کہ میری خونناک شمشیر کا لقمہ ہو جیسا عالم جانتا ہے اوسطرح ہلاک ہو انسب اب سر میدان مین شمشیر جان گیر
سے تیرا سر قلم کرونگا البطال کو بختاشے کی کلمات بیہودہ و سخت ناگوار گذرے بے اختیار عنان مرکب کو سوی میدان رہا کر دیا اور
حریف کی برابر استادہ ہوا اول باہمدیگر جنگ نیزہ و شمشیر شروع ہوئی البطال نے ایک ضرب شمشیر بختاشے کی سر پر لگائی [illegible]
ایسی کاری لگی کہ خود فولادی قطع ہو گیا اور وہ شمشیر چار انگشت کاسہ سر مین اوتر گئی بختاشے اوس ضرب سخت سے [illegible]
فریاد و فغان کرتا ہوا لشکر مین چلا آیا جمشید پلید شدت [illegible] پیچ و تاب کھا کر کف بدہان آیا [illegible]
عقب سے میدان مین پہونچا اور اوس دلاور کو غافل پاکر ایک تلوار کا ہاتھ ایسا مارا کہ چار انگشت البطال کی سر مین زخم آیا [illegible]
[illegible] جمشید کی مقابلہ مین گیا اور [illegible] مجروح ہوا وقت شام طبل بازگشت بج گیا دلاوران جنگ جو اپنے
خیام مین چلے آئے راوی کہتا ہے کہ لشکر اسلام مین اب کوئی دلاور مشہور باقی نہین رہا کہ جمشید کی مقابلہ مین جائے
اور لشکر مین اضطراب و پریشانی اور دلاوران جنگ آور کی قلت و کمی کی یہہ نوبت پہونچی ہے کہ لشکر مین اسوقت تک [illegible]
دلاوران جنگ جو کا ذکر کیا ہے اور جو پہلوانان سردار لشکر مین باقی ہین وہ نہایت ضعیف ہین صرف اس کام کے ہین کہ پہرہ داری
چوکی پر مامور رہتے یا مین یار آرایش کے لیے صف لشکر مین استادہ رہین کوئی پہلوان اس مرتبہ کا نہین رہا کہ زور و قوت [illegible]
فنون مبارزت مین پہلوانان جمشید کا حریف ہو [illegible] ہنگام کارزار حریف کی ضرب [illegible] کا جواب دے [illegible] شوکت

وصاحب شجاعت مین صاحبقران کا رفیق طریق سلطان ابوالحسن جو مرباقی ہے کہ اوس نامدار مین دونون صفات موجود ہین
یعنی ہر جنگ یکتاے روزگار وہم سردار عالی وقار ہے البتہ وہ جامع کمالات دونون صفات سے موصوف ہے چنانچہ سلطان ابوالحسن
نے عزم بالجزم کیا ہے کہ آئندہ مین معرکۂ رزم مین جاکر مدعیان ستم کیش کو جواب دونگا سرداران لشکر نے جسوقت ابوالحسن کا یہہ قصد
وارادہ دیکھا جملہ اہل لشکر ابوالحسن کی گرد وپیش جمع ہوگئے اور ابوالحسن کو بانواع قسم وسوگند مانع اے اور کہا یا سلطان نامدار یہہ کیا
قیامت ہے کہ تم نے سپہداری کا عزم فرمایا ہے براے خدا ورسول اس عزم کو موقوف کرو کیا معنی کہ اوسطرف صاحبقران اکبر اپنے
حال مین مبتلا ہے اور اسطرف لشکر اس پریشانی اور تباہی مین گرفتار ہے ہر ایک پہلوان لشکر اس صورت کو دیکھکر بیدل ہو رہا ہے جس
حال مین کہ تم بھی ہنگام جنگ لشکر مین موجود نہوتے پھر پہلوانان لشکر کی سرپرستی کون کریگا اور پہلوان بیدل کی پشت پناہی کسطرح ہوگی
کیا معنی کہ بجز تمہارے ذات بابرکات کی کون باقی ہے کہ بجاے صاحبقران گیتی ستان قلب لشکر مین موجود رہے یا سلطان تحری
انصاف کرو کہ اس صورت پراگندگی مین یہہ لشکر بے سر کفار کی مقابلہ کی کسطرح تاب لاسکتا ہے کفار نابکار ایک ہی دن مین لشکر کو تہ وبالا کردینگے
اور تمام لشکر آن واحد مین منتشر ہوجائیگا بالآخر ابوالحسن نے اہل لشکر کی راے کو پسند کیا اور اپنے عزم سے باز رہا قصہ کوتاہ
اب لشکر ظفر پیکر کا یہہ حال ہے کہ کسی متنفس کو اپنے سرپا کا ہوش نہین ہے ہر شخص ادنی واعلی عجب حالت رنج وملال مین گرفتار ہے
اوسطرف بارگاہ بزرگ کے روبرو سراپردہ پہنچایا ہے اوس بارگاہ مین کوئی نہین جاتا البتہ بارگاہ کو جاسے مین کبھی ابوالحسن تشریف لیجاتا ہے
اور اکثر سرداران ریزہ وصدران عماد وفہد دیوانی اور شیخ احمد عرب اور بعض علماے بزرگ اور اورشاہ و سلطان شاہ و ملک النوبہ اور وزیران
مین جنید حاضر رہتے ہین مگر ابوالحسن جو ہمیشہ صاحبقران اکبر کی پاس موجود رہتا ہے اسیطرح ابوالعامر فرود سے بہی صاحبقران کے
پاس موجود رہتا ہے اور پادری ادریس وبدر عالم منجم وحکیم ابوالمسیح اور ملک الاطبا دربانوس طبیب عیسائی ہر وقت صاحبقران
کی خدمت مین حاضر رہتے ہین اور خیام مرفوعات کی [illegible] خیمہ مین تمام مجروحان لشکر کا انبوہ ہے اور اون دلاوران مجروح کا علاج ہوشیار
ہوتا ہے اب اوس بانیٔ فساد ستمگر کفار واشرار کا حال سنو یعنی جمشید پلید اس فتح ونصرت سے ایسا خوش
اور مغرور ہے کہ جامہ مین نہین سماتا اور اوس پلید کا دماغ ایسا بگڑا ہے کہ وہ نابکار خود اپنے ذات کو سجدہ کرتا ہے اور اوسوقت ابوحاکم و[illegible]
اوس پلید کی ستایش کرتے ہین اور تعریف وخوشامد سے اوس پلید کا دماغ اور بھی آسمان پر پہنچ گیا ہے اور وہ نابکار اپنے کو خداے
کل سمجھا جاتا ہے چنانچہ بعض اوقات سلاطین کو عالم خوشی مین بہشت کا امیدوار کرتا ہے اور کسیکو بعطاے زر ومال سرفراز
کردیتا ہے اسیطرح ہنگام قہر وغضب مردمان معتوب آتش دوزخ کی مستحق ہوتے ہین غرضکہ اوس فتنہ پرداز عالم کی شب وروز
اسی کاروبار مین صرف ہوتی ہین بہرحال اوسکی اوقات نشاط وانبساط مین گذرتے ہین اول یہہ جملہ گذارش ہوا ہے کہ
جمشید پلید بسبب جاہ وثروت اور بلندی شان وشوکت کے بدترین عیش دوست اور آرام طلب ہے معاملہ جنگ وجدل
دل چرایا ہے اور رزم وپیکار کی زحمت اپنے اوپر گوارا نہین کرتا غرضکہ ایک شب اوس پلید نے تخت پر جلوس کیا اور حاضرین
بارگاہ سے مخاطب ہوکر کہا اے یاران لشکر واے بندگان خداوند تم جانتے ہو کہ اب لشکر اسلام اور متعلقان معز الدین
مین کوئی دلاور جنگ گذار اور سردار صمصامت شکن ایسا نہین رہا جسے شمشیر قدرت کا ذائقہ نہ چکھا ہو تمام دلاوران نامی گرامی
کام آگئے یعنی جو بہادران ستم دل ودلیر مردانگی مین دم مارتے تھے وہ سب میرے تیغ قدرت سے مجروح ہوے
اور اکثر تشنہ کام شمشیر آبدار تیغ قدرت سے سیراب ہوگئے اب چند مردان مفلوک ضعیف وناتوان اوس لشکر
مین باقی ہین اونکا عدم وجود برابر ہے کوئی پہلوان اون مین ایسا شجاع ودلیر نہین ہے کہ میرے کسی ادنی پہلوان سے

ضربات سخت کی تاب لاسکے بلکہ مجھے یقین کامل ہے کہ کسیکو اتنی جرأت ہی نہوگی کہ معرکہ کارزار کی طرف مونہہ کرے سبب اسکا یہہ ہے کہ میں اپنے
دلیران لشکر کو یہہ حکم اور اجازت دیتا ہون کہ جملہ دلاوران شمشیرزن یکدل و یکجان ہوکر ایکروز اوس لشکر ہزیمت یافتہ پر یورش کرکے
اور بضربات شمشیر آبدار اور نیزہ ہاے خونبار ہاے مرکبان لشکر سے معز الدین کے لشکر باقیماندہ کو استقدر مستاصل و پامال کرو کہ نام و نشان
تک باقی نرہے اس جملہ کو حاضرین دربار نے سنا اور دست بستہ عرض کیا یا خداوند ہم اب تک اسی حکم کی منتظر تھے کہ خداوند ہمکو یورش کا
حکم دے بارے آج ہمکو خداوند کا منشار قدرت معلوم ہوا ہے اب خداوند تماشا دیکھے کہ خدا ہمتونکا کیسا قلع و قمع ہوتا ہے اے خداوند
یہہ کام کسقدر مشکل و دشوار ہے خداوند کو خود ظاہر ہو جائیگا کہ ہم اوس لشکر پر کیا قیامت واقعت نازل کرتے ہین خداوند کی اقبال سے
طرفۃ العین مین تک ہمارے مرکبان گرم رفتار سے اوس لشکر میں خاک تک باقی نہین رہیگی الحاصل بعد اس مشورہ کے اوسی شب
لشکر کفار مین طبل جنگ بجا اور دوسرے روز پھر بدستور حرب گاہ مین لشکر صف آرا ہوئے جمشید نے کہا اول کسی لشکر کا پہلوان رزمگاہ
مین جاکر حریف طلب کرے ہر گاہ مین رنگ پیکار دلاوران اسلام کا دیکھہ لونگا اوسوقت یورش و حملہ کی اجازت دونگا غرضکہ اوسی
فرنگی کی لشکر کا ایک پہلوان زبردست قبعاس زنگی نامی میدان مین آیا اور حریف طلب کیا اطراف لشکر اسلام سے شاموس آذری
آذرشاہ کا پہلوان اوسکے مقابلہ مین گیا اور بعد ہمزبانی اس ضرب سخت سے قبعاس کی تلوار ماری کہ سر قلم ہوگیا بعد ازان سملاق
دیلمی مقابلہ مین آیا اور بعد رد حملات شاموس کو مجروح کیا بعد اسکی سلطان شاہ کے لشکر سے ایک دلاور یکہ تاز بے بدل بیکران سلطان
بیناہی نامی سملاق دیلمی کے مقابلہ مین گیا اور سملاق کو جہنم واصل کیا اسی طرح بکران شاہ کے پہلوان نے بیکران سلطان کو
مجروح کیا بعد ازان ملک النوبہ کی پہلوان لشکر نے جرجاق کو قتل کیا الغرض تا کجا طول ہمزہ دیا جاے اوس روز رزم و پیکار کی یہی صورت
قایم رہی کہ طرفین سے دو پہلوان جنگ گاہ مین آکر باہمدگر حرب و ضرب کرتے تھے اور جلد تر معاملہ فیصل ہوجاتا تہا دوسرے روز بہی اسی صورت
سے معرکہ جنگ قایم رہا کہ فرداً فرداً پہلوانان لشکر میدان مین گئے اور اپنے اپنے جوہر سپہگری کا تماشا ہر ایک نے دکہایا جمشید کو یہہ طریقہ
جنگ نہایت پسند آیا اور چند روز اسی جنگ و پیکار کا تماشا دیکھا مگر وجہ خاص اسکی وہی ہے کہ جمشید میدان مین جانے سے رہنی کسر
شان سمجھتا ہے اسلئے اس جنگ کو بطور تماشا مقرر کیا ہے اور ہر روز بیٹہا ہوا ہون کو قتل کرواتا ہے اب راوی دونون لشکر وکو
گرم مصاف رکہکر دو کلمہ ضابط بن اشبوط اور علقمہ شیرزور بن القیموس زنگی کی گذارش کرتا ہے کہ اون دونون
کیا راحت و مصیبت گذری والاتقران بلند فطرت و عالی طبعان خورد منزلت کو یاد ہوگا کہ اس داستان مسرت آئینہ کو راوی
سخن آفرین مترجم اول نی جلد چہارم مسمی بہ درالآثار بین اللفین قصہ ہمایون شاہزادہ معز الدین صاحبقران اکبر یہانتک بیان کیا ہے کہ
ضابط بن اشبوط دیلمی اور علقمہ شیرزور بن القیموس زنگی دونون نوجوان برگشتہ بخت ہنگامہ پیکار کو چہوڑ کر زنگا و زنگاری
پوش دختر البطال زنگی کی سودائی عشق مین تلاش و تجسس مع تہیہ چالیس ہزار سوار جرار شہر البطالیہ کی طرف روانہ ہولی
ہنگام روانگی دونون نے باہمدگر صیغہ برادری پڑہا اور یکدل و یکجان ہوکر سفر دریا اختیار کیا اتفاقات قضا و قدر سے اون کی
کشتیان بسبب طوفان امواج دریا سے پارہ پارہ ہوگئین اور وہ دونون نوجوان یعنی ضابط و علقمہ ایک ایک تختہ پارہ پر بہسبان
امواج بسبب تختلف ہوگئی اور مردمان ہمراہی غریق بحر فنا ہولی مگر چند کشتیان جو تلاطم امواج سے سلامت رہی تہین وہ ایک طرف
کو بہہ کر چلی گئین اور بسبب باد تند سمی ہوا چند روز مین کنارہ دریا پر جا پہونچین ان مین ایک وہان دیلمی اور زنگباری پہونچی تہی
وہ ایک جزیرہ پہاڑ مین اوتری اور بسر اوقات کرتی رہی یعنی ہر روز صبح و شام کنارہ دریا پر بیٹہا تا تہی اور وہ انتظار اون
مبتلاے مصیبت کا انتظار کرتی تہی کہ شاید شکل ہمارے سقاہی کے اون شاہزادون کی تختہ [illegible]

مردمان مذکور نے انتظار کیا اور وہ دونوں شاہزادہ پیدا ہوئی سب نے بالاتفاق کہا یارو چند روز ہم اور اون دونوں غریق بحر فنا کا
انتظار کرتے ہین اگر وہ پیدا ہو گئی فہو المراد ورنہ ہم بہی انتظار سے دست بردار ہو جاینگے کیا معنی کہ ہم کب تک بلا ساز و سامان اس جزیرہ
خوفناک اور سرزمین موحش مین پڑی رہین جہان بوی انسان تک نہین آتی اگرچہ ہمارا یہہ خیال ہی محض بیکار اور موہوم ہے اونکا
پیدا ہونا مشکل ہے معلوم نہین کہ وہ دونون کس نہنگ بحری اور جانوران آبی کا لقمہ ہو گئی ورائی ازین یہہ کیا ضرور ہے کہ وہ
اس بحر زخار اور دریائی طوفان خیز سے سلامت نکلین اور اسی سرزمین مین پہونچین معلوم نہین کس طرف موج دریا نے اون کا تختہ پارہ
پہینکدیا ہو گا اور وہ کہان جا نکلی یا غرق آب ہو گئی ہم کب تک ونکی انتظار مین بلا آب و دانہ بسر کرین خیر چند روز اور بہی دیکہتے مین پہر
چارو ناچار ہم اپنے اپنے مقام کو چلی جائینگی الغرض مردمان مذکور اس جزیرہ مین دونون شاہزادونکی انتظار مین بسر کرتی ہین اب اون دونونکا
حال سنو کہ اونپر کیا مصیبت گذری ہرگاہ اوس دریائی موج زن مین تلاطم امواج و لطمہ آب دریا سے ضابط اور علقمہ کی کشتی شکستہ ہو گئی دونون
جوان ایک ایک تختہ پارہ پر سمت مختلف کو بہہ گئی بالآخر ضابط بن اشبوط کا تختہ ملک زنگبار مین کنارہ دریا پر پہونچا جو القیموس زنگی کا
دار الخلافہ تہا ضابط دو روز سے بسبب تشنگی و گرسنگی اور نیز صدمات طوفان سے اوس تختہ پارہ پر بیہوش پڑا تہا جسوقت ضابط کو
ہوش آیا آب دریا سے نکلا اور اوس سرزمین مین پیادہ پا روانہ ہوا کہ کوئی جائی امن و مسکن کے تلاش کرے غرضکہ دل مین فکر کرتا ہوا
چلا جاتا تہا ناگاہ دور سے شہر قلیمیسا القیموس زنگی کا دار السلطنت نظر آیا جب اوس شہر کے قریب پہونچا بیرون شہر ایک باغ پرفضا مین گیا
اور میوہ و ثمر جو اوس باغ مین دیکہا شکم سیر کہایا اور کسل و تکان کی سبب سے ایک گوشہ باغ مین دراز ہو گیا اور بباعث نزہت
باغ اور خوبی ہوا بے اختیار ضابط کی آنکہہ بند ہو گئی راوی کہتا ہے کہ القیموس زنگی کی ایک دختر نوجوان ہے جو بعمر چاردہ سالگی
بیوہ ہو گئی ہے اوس دختر کا نام زنگیہ بانو ہے اوس نازنین نے مدت مدید سے یہہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ گاہ گاہ غلبہ مستی سے بیقرار ہو کر اس باغ مین
آتی ہے اور اوس عالم مستی مین جو شخص نفران باغ سے اوسکی ہاتہہ آجاتا ہے وہ لکاتہ اپنے ہیجان شہوت کو دفع کرتی ہے الغرض
آج ہی بدستور معین غلبہ مستی اور جوش خواہش مین ایک باغبان کے پسر نوجوان کو تاک کر اپنے مکان سے باغ مین وارد ہوئی تہی اثناے
سیر باغ اور گلگشت چمن مین وہان پہونچی جس مقام پر ضابط بن اشبوط بیخبر سوتا تہا زنگیہ بانو نے ضابط کو ایک نوجوان تنومند قوی
ہیکل دیکہا دل مین بہت پسند کیا اور عاشق و فریفتہ ہو گئی اوسوقت اوس فاجرہ پر ایسا ولولہ مستی طاری ہوا کہ بیتاب و بیقرار ہو گئی
اور ایک لحظہ صبر نہو سکا بے اختیار ضابط کو بیدار کیا ضابط بن اشبوط اوسیوقت زنگاوہ زنگاری پوش کے خیال و تصور مین سویا تہا
ہرگاہ آنکہہ کہلی کیا دیکہتا ہے کہ ایک نازنین بعمر چاردہ سال کی مشکین چہرہ بناز و غمزہ محبوبی پہلو مین بیٹہی ہوئی ہے اوسوقت ضابط کی
نظر مین زنگیہ بانو فی الجملہ بہتر معلوم ہوئی اور رگ جوانی نے حرکت کی کسواسطیکہ ضابط بہی ابتدائی عمر سے عیش دوست اور شہوت پرست
واقع ہوا ہے اور نیز بسبب کہانی میوہ وغیرہ لقوالات نفاخ معدہ کی وقت خواب خواہش نفسانی مین بہی ہیجان ہوا تہا اس سبب سے
زنگیہ بانو پسند خاطر ہو گئی ورائی ازین عالم درماندگی و بیچارگی مین ایسی نعمت غیر مترقبہ کا ملجانا غنیمت سے سمجہا دل مین کہا اے
ضابط اسوقت تنہائی ہین اس نازنین سراپا نمکین کو زنگاوہ زنگاری پوش خیال کرنا چاہیے بلکہ اس ہیجان شہوت اور استادگی
قضیب مین زنگاوہ سے بمراتب بہتر سمجہو کسواسطیکہ عالم غربت مین اس نازنین مشکین رخسار کو خداوند ویلم نے یہان بہیجا ہے ظاہرا
یہہ نازنین کسقدر حسن نمکین بہی رکہتی ہین کسی طرح بری نہین گو وہ نمک سیاہ سہی بہرحال رفع ضرورت کیواسطے خوب ہے اسے
ضابط خداوند ویلم کا شکر ادا کرو اور بزرگونکا نام لیکر فنافی الفرج ہو جاو اور اوس نازنین کو بلا وسواس اپنے تحت و تصرف مین لاؤ
قصہ کوتاہ ضابط زنگیہ کی طرف مخاطب ہوا وہ قطامہ کہ اول ہی بند ازار کشادہ مستعد بیٹہی تہی ضابط کو مخاطب دیکہکر بہزار ناز و غمزہ

دلربائی خلط و ملط ہو گئی ضابطہ نے بہی فلبستی سے دست گرفتہ زنگیہ کو اپنے طرف کہینچ لیا اور سینہ سے لگا کر بوسہ ہائے نمکین دیئے
اوسی گرم جوشی اور ہنگام اختلاط مین زنگیہ بانو نے ضابطہ سے احوال پوچہا ضابطہ نے اپنا حسب و نسب اور تمام حقیقت گذشتہ
بیان کی زنگیہ نے یہہ سرگذشت سنکر ضابطہ سے کہا اے جوان خاطر جمع رکہہ مینے تجہے بجان و دل پسند کیا ہے مین تجہے اپنا عقد کرونگی
ضابطہ نے کہا اے جان جہان و ای تسکین بخش خواہش سینہ سوزان اس آوارہ دشت رنج و محن نے بہی تجہے بہزار جان و
دل قبول و منظور کر لیا ہے کسلئے کہ تو خداوند ویلم کا عطیہ خاص ہے زنگیہ نے کہا اے جوان خداوند ویلم چہ معنی دارد یہہ کہہ کہ خداوند
سواع کام بخش کا عطیہ ہے ضابطہ نے کہا ای عورت دیوانی ہوئی ہے سواع کام بخش کون گیدی ہے جو کچہہ ہے خداوند ویلم کی
ذات ہے اوسیکا پرتو قدرت تمام کائنات مین نمایان ہے زنگیہ نے کہا ای جوان نادان مین نہین جانتی کہ ویلم کس خر مزبلہ کا نام ہے
مین بجز سواع کام بخش کی کیسکو موجود نہین سمجہتی اوسی خداوند نے تجہے خاص میری خدمت شبانہ روز کیواسطے یہان بہیجا ہے غرضکہ
باہمدگر یہی بحث و تکرار ہوتی رہی اور دونون نابکار روسیاہی مین مشغول رہے الحاصل بعد تفحص بسیار اس راوی داستان گذار کو یہہ
دریافت ہوا کہ ویلم و سواع دونون کندہ ناتراش بتان سنگ مین فقط نام کا فرق و تفاوت ہے بالآخر زنگیہ نے کہا ای جوان معلوم
ہوتا ہے کہ تیری ملک مین خداوند سواع کو ویلم کہتے ہین خیر کچہہ مضائقہ نہین ہے آخر ہم دونون ایک ہی خداوند کے بندے ہین بعد ازان
زنگیہ نے ایک باغبان سے کہا او فلان اس جوان وارد باغ کو حرمت و آبرو سے رکہو اور اوسکی خاطر داری و تواضع مین کوئی دقیقہ فروگذاشت
نکرنا کیا سمجہے کہ یہہ جوان ہمارا مہمان عزیز ہے اور ضابطہ سے کہا ای جوان اب مین جاتی ہون پہر کبہی وقت فرصت بفراغ خاطر تجہسی
ملونگی لیکن تو یہہ کام کر کہ آجکی تیسرے روز فلان کوہ پر جا جو اس باغ کی قریب ہے اور فلان چشمہ کے متصل ایک درخت چنار ہے
تو زیر درخت مذکور لب چشمہ میری طلب کا منتظر رہنا مین تجہے اپنے پاس بلالونگی ضابطہ نے قبول کیا زنگیہ بانو بعد اس گفتگو کی
رخصت ہو کر چلی گئی اور وقت شب بتخانہ مین جا کر تمام شب عبادت و ریاضت مین بسر کی بعد ازان صبح کو اپنی مادر ضعیفہ و صیقل
غلام کو جو فی الحال بجائی القیموس تخت حکومت پر بیٹہا ہوا ہے بلوایا اور کہا ایا در مہربان آج شب کو خداوند سواع کام بخش نے مجہے
بتہدید اور سرزنش میری آوارہ گردی اور افعال قبیح سے منع کیا ہے اور یہہ حکم دیا ہے کہ ہم نے بادشاہ دیار ویلم کو خاص تیرے
ہم بستری کیواسطے اس ملک مین بہیجا ہے بلکہ ہم نے اوس جوان ویلمی سے تجہے منسوب کر دیا اب تو فلان کوہ پر جا اور دیکہہ کہ وہ جوان
ویلمی فلان مقام پر اس شکل و نشان کا بیٹہا ہوگا تو اوس جوان کو اپنے پاس بلانا اور اپنے زوجیت مین اوسے قبول کرنا ای مادر
شب کو یہہ واقعہ مجہپر گذرا زنگیہ کے مادر روسیاہ اس روایت کو سنکر بہت خوش ہوئے اور کہا ای دختر خداوند کا حکم بسر و چشم
لیکن وہ داماد ویلمی کہان ہے مین بہی ایک نظر اوسکی صورت کو دیکہون اور بلا گردانی کرون زنگیہ نے کہا ای مادر تم صیقل غلام کو
روز فردا فلان کوہ پر بہیجو وہ جا کر اوس داماد کو کوہ مذکور پر تلاش کرے اگر وہ جوان تمہارا داماد وہان موجود نہو یار دگر جا ای اور کر
سہ کر تلاش کرے یقین ہے کہ کسی وقت ضرور ملجائیگا کسواسطے کہ خداوند کا حکم ہے اور بالفرض اگر اوس جوان کا پتہ و نشان نملے پہر یہہ
سمجہنا کہ خداوند کا قول لغو اور بے اصل تہا الغرض دوسرے روز صیقل غلام مادر زنگیہ کا مرسلہ کوہ مذکور پر گیا اور ضابطہ کو تلاش کیا
کہین سراغ نپایا بنیل مرام چلا آیا بار دویم پہر جا کر تجسس کیا پہر بہی نشان نملا آخرکار بار سیوم صیقل نے دیکہا کہ ایک نوجوان تنومند
لب چشمہ اوسی شکل و صورت کا جسکا پتہ و نشان زنگیہ کی بتہا ہوا ہے اور اوس جوان کی تمکنت و شان سے آثار شجاعت و دبدبہ سلطنت
ظاہر ہوتے ہین صیقل غلام سمجہا کہ شاید یہی شخص بادشاہ دیار ویلم ہے صیقل نے ضابطہ کو سلام کیا اور کف پا کو بوسہ دیا بعد ازان
صیقل غلام نے ضابطہ سے خیریت حال دریافت کی ضابطہ نے کہا اصل یہہ ہے کہ مین شہزادہ ویلمی بادشاہ دیار ویلم کا فرزند ہون

اور ضابطہ نوجوان بھی گئے ہین صیقل نے پوچھا ای شاہزادہ اب یہہ بتاؤ کہ تم یہان کس تقریب سے وارد ہوئے ہو ضابطہ نے کہا اے
شخص معلوم ہوتا ہے کہ تو عقل سے بالکل عاری ہے ای بیوقوف یہہ نہین سمجھتا کہ کوئی فرد بشر بے ضرورت خاص اسطرح کی سرو برگ
بیکسی ہو دو گوشہ صحرا نوردی اختیار کرتا ہے چنانچہ مین بہی اس حالت کی سامانی مین ایک ضروری کیواسطے ملک و دیار سے نکلا ہون
اور میرا یہان آنا خاص خداوند کی حکم سے ہوا ہے ورنہ میرا سر پہرا تہا کہ مین اپنی جاہ و حشمت کو چہوڑ کر سرگردان عالم ہوتا مگر جب صیقل نے
یہہ نقل مطابق اصل کی سنی دل مین بہت خوش ہوا اور ضابطہ کو باعزاز تمام اپنے ہمراہ لیکر شہر مین پہونچا اور محل شاہی مین مقیم کیا
زنگیہ نے کہا ای مادر تو نے خداوند کی مہربانی کو دیکہا کہ خداوند نے میری حال پر کیسا الطاف فرمایا ہے اب تم جلد تر میری شادی کا
سامان کرو اور تمام شہر کو از سر نو آئین بندی سے آرایش دو بس اب زیادہ تاخیر کرنی نہین چاہئے مبادا میری رگ شہوت و دیگ
ہستی مین پہر جوش پیدا ہو جائے اور اسدفعہ خداوند کا قہر و غضب مجہپر نازل ہوا ای مادر اس معاملہ مین جہان تک تعجیل ہو سکی بہتر ہے
مادر زنگیہ نے کہا ای دختر چند روز صبر کرنا چاہئے مین اول تیرے پدر راقیموس سے اجازت حاصل کر لون پہر تیری شادی کا سرانجام
کر دون گی زنگیہ نے بزبان ترش کہا ای مادر ناپاک قسم ہے مجہے سواع کام بخش کی جس حال مین کہ خداوند کا حکم ہو گیا ہے بلکہ خداوند نے
خود بہی اس احوال سے اطلاع دیدی اور ایک جوان رعنا سے مجہے منسوب کر دیا پہر مین ایک لمحہ صبر نہین کرون گی ورای ازین پدر کی
اجازت وغیر اجازت کی حاجت نہین ہے اب یہی امر بہتر و مناسب ہے کہ تم شہر کو آئین بند کرواؤ اور جلد تر میری شادی کا سامان تیار کرو
کسواسطے کہ اب مجہسے زیادہ صبر نہین ہو سکتا اور لمحہ بلمحہ غلبہ ہستی مجہے بیتاب و بیقرار کرتا ہے ای مادر تجہے یاد ہو گا کہ اس دو سال کی زمانہ مین
میرا کیا طریقہ رہا ہے یعنی جب سے میرا شوہر بدنصیب فوت ہوا ہے اس شہر کا کوئی جوان شناسا اور غیر شناسا میرے دست برد سے
نہین بچا پہر بہی میری خواہش نفس کی تسکین نہین ہوئی ای مادر تو نہین جانتی کہ مین باغ مین جا کہ ہر روز چار چار مرتبہ اوس نہال
باغ امید یعنی پسر باغبان سے اپنی خواہش دل کو مٹایا کرتی ہون علاوہ اسکی اوس پسر باغبان پر ہی موقوف و منحصر نہین ہے بلکہ اثنائے
راہ مین کوئی آیندہ و روندہ خوش اعضا بہی ملجاتا ہے اوسی ہی مین تفنن طبع کر لیتی ہون ای مادر جس حال مین کہ میری آتش خواہش
اس درجہ ترقی پر ہے پہر خیال کرو کہ مجہسے چند روز صبر و تحمل کس طرح ہو سکتا ہے اسیواسطے مین تعجیل کرتی ہون کہ حتی الامکان جلد تر میری
شادی کا سرانجام کرنا چاہئے غرضکہ زنگیہ کی مادر راعونہ نے چار و ناچار شادی کی تیاری کروائی اور تمام شہر مین اس شادی کا غلغلہ
ہو گیا اہل شہر یہہ کہتی تہی کہ زہی نصیب اوس نوجوان رستم توان کی جسکو ایسی زن ہزار کیہ و صف شکن ہاتھ آئے واقعی وہ جوان
عجیب ہمت و جرات کا انسان ہے کہ ایسی زن فاحشہ کے عہدہ سے برآئیگا الغرض ہنوز شادی کا سامان ہو رہا تہا کہ ایک روز
زنگیہ نے ضابطہ سے کہا ای جوان میری صلاح یہہ ہے کہ جب تک شادی کا سامان مہیا ہو ہم دونون کسی مقام پر فضا مین چلین اور
ہم آغوشی سے یہہ چند روز بسر کرین چنانچہ فلان دامنہ کوہ اور کنارہ دریا پہ ایک زمین پر فضا ہے وہان مرغزار گل و ریاحین کا
سیر و تماشا کرینگے اور دو چار دن جلوہ گل و سبزہ سے دل کو بہلائینگے ضابطہ نے کہا ای جان جہان مین ہر طرح تیری خوشی کا پابند
بلکہ تیرا اسطرح فرمان ہون جہان تیری خوشی ہو چل مین موجود ہون غرضکہ زنگیہ بانو اور ضابطہ نوجوان دونون زن و مرد مرکبان
گرم رفتار پر سوار ہوئے اور اوس مرغزار مین لب دریا پہونچی اور دونون ہمعنان سیر و تماشا کرتی ہوئی اوس جزیرہ مین جا نکلی جہان
ضابطہ کی مردمان ہمراہی طوفان خوردہ صدمات امواج سے سلامت بچی تہی اور اونکی سفاین بہی صحیح و سالم اس جزیرہ مین لب دریا ٹہر گئی
تہی اور مردمان ناکو چند روز سے ضابطہ کی تلاش و انتظار مین لب دریا جزیرہ مذکور مین مقیم تہے حسب اتفاق قضا و قدر یہہ دونون سیر کنان
و تماشا بینان اوسی مقام پر آئے ضابطہ نے دیکہا کہ اکثر مردمان شناسا نظر آتی ہین یہہ کیا معاملہ ہے انکو دیکہنا چاہئے ضابطہ نے قریب جا کر دیکہا

اپنے مردمان ہمراہی کو زندہ و سلامت پایا اوس طرف اون مردمان مذکورنے ضابطہ کو دیکہا بہت اجتماعی ضابطہ کے پاس آئی ضابطہ نے
اونسے احوال دریافت کیا مردمان مذکورنے اپنا واقعہ بیان کیا بعدازان ضابطہ نے مردمان مذکور کو مع مال و اسباب جو آفات
بحری سے بچ رہا تہا ہمراہ لیا اور سیرکنان پیشتر روانہ ہوا زنگیہ ملعونہ نے کہا ای جوان آگاہ ہو کہ میرے پدر التقیموس زنگی نے مجھے
فنون سپاہ گری کے بہی تعلیم دی ہے چنانچہ مین ہنر سپاہ گری مین مہارت کلی رکہتی ہون بلکہ زور و قوت اور فنون مبارزت مین مجھے
دعوائے پہلوانی ہے ای جوان میری یہہ رائے ہے کہ اسوقت ہمارے ہمراہ رکاب مردمان پہلوان صورت سپاہی پیشہ کسیقدر
موجود ہین بہتر یہہ ہے کہ ہم دونون نقاب افگندہ یہان سے نکل چلین مبادا میری پدر کو اس حال کی خبر ہو اور وہ بدگہر میری
شادی سے مانع آئی اور اوسکی آشفتگی مزاج تیرے حق مین مضرت کا باعث ہو اسلئے یہان سے علحدہ ہونا بہتر ہے ضابطہ کو بہی
زنگیہ کی رائی پسند آئی اور دل مین خوش ہوا کہ زہے قسمت میری جو ایسی معشوقہ فولاد بازو مجھے ملی بالآخر دونون زن و مرد نقاب افگندہ
ایک سمت کو روانہ ہوگئی اب دیکہئے قضا و قدر انکو کہان لیجاتی ہے اب دوسری غریق لجہ آفت یعنی علقمہ شیرزور
بن التقیموس زنگی کا حال سنو کہ اوس کا تختہ پارہ کہان پہونچا واضح ہو کہ جس طرح ضابطہ بن اشبوط کا تختہ
التقیموس زنگی کی ملک یعنی زنگبار کبرا مین پہونچا اوسی صورت سے ملاحان قضا و قدر نے علقمہ کا تختہ پارہ دیار دیلم مین کنارہ دریا پر
پہونچا دیا راوی کہتا ہے کہ لب دریائی شور ایک قلعہ قدیم مستحکم و استوار بنا ہوا ہے اگرچہ قلعہ مذکور زمانہ قدیم کا ساختہ ہے
مگر فی الحال مشبوط برادر اشبوط دیلمی اوس قلعہ کا حاکم ہے اور مشبوط نے قلعہ کا نام مشبوطیہ رکہا ہے چنانچہ مشبوط حاکم قلعہ چالیس ہزار
سوار جرار کی جمعیت سے اوس قلعہ مین بود و باش رکہتا ہے اور وجہہ معاش مشبوط کی یہہ ہے کہ کنارہ دریائی شور سے مروارید
و مرجان بکثرت نکلتی ہین اوسی کی محصول سے زر خطیر مشبوط کے سرکار مین جمع ہوتا ہے علاوہ اسکے کسیقدر علوفہ و زر نقد اوس کا
برادر کلان یعنی اشبوط دیلمی بہی مشبوط کو دیا کرتا ہے چونکہ اشبوط نے بسبب حماقت ذاتی اپنا لقب پیغمبری سی مشہور کیا ہے اسلئے
اشبوط اپنے برادر خورد مشبوط کو شاہ کہتا ہے اسیطرح مشبوط بہی مثل اشبوط اپنے برادر کلان کی عقل و فہم سے بے بہرہ ہے بلکہ اوس سے
زیادہ تر بیوقوف ہے اور اس گیہدی مین مطلق جزو عقل نہین ہے چنانچہ بعض اوقات اپنے ملازمین کو یہہ ہدایت کرتا ہے کہ اسے
فلان آگاہ ہو اصل مین پیغمبر دیلم مین ہون اور اشبوط پادشاہ دیار دیلم ہے تم دیکہنا کہ ایکروز وہ آئیگا کہ مین اشبوط گیہدی پر خروج
کرونگا اور اس پیغمبری کی جرم مین اوسی گرفتہ و بستہ اس قلعہ مین لے آؤنگا غرضکہ ان کلمات مزخرفت کو کہان تک طول بے لطف
دیا جائے کیا معنی کہ مضمون فضول خواہ مخواہ طوالت افسانہ اور ناظرین نازک طبع کی سامع خراشی کا باعث ہوگا اور راوی ازین
راوی مختصر نگار بہی اپنے مطلب اصلی سے جو اختتام افسانہ سے مراد ہے دور رہیگا بایں خیال اس سامعہ خراش سنے ایسے مضامین کو
قلم انداز کیا اور بسبب اختصار فرماتے گوارا نہین کی القصہ حاصل مشبوط برادر اشبوط کی ایک دختر نا کتخدا [illegible] چہاردہ سالہ ہے
اور ضابطہ بانو اوس کا نام ہے وہ دختر ابتدائی عمر سے باغ مین رہا کرتی ہے اور باغ مذکور لب دریائی شور واقع ہے ایکروز ضابطہ
بانو غرفہ قصر مین بیٹہی ہوئی ماہی کا شکار کر رہی تہی اور ماہی گیران صیاد کو حکم دیتی تہی کہ دریا مین ہر طرف دام ڈالو اور ماہیان
کلان دریا سے نکال کر میرے پاس پہونچاؤ چنانچہ ماہی گیرون نے مقام مقام لب دریا دام ڈال رکہے تہے اتفاقات قضا و قدر سے
علقمہ شیرزور کا تختہ پارہ اوسی مقام پر جہان ماہی گیران [illegible] پہونچا اور تلاطم امواج سے تختہ لب دریا مین غرق ہوگیا علقمہ شیرزور بیہوش مطلق
اوس تختہ پر [illegible] ایکبار اوس سے [illegible] پایا اوس طرف ماہی گیرون نے [illegible] وقت دریا مین جال [illegible] اور علقمہ اوس جال مین
پہنس گیا ماہی گیر [illegible] کہ آج کوئی ماہی کلان جال مین پہنسی ہے غرضکہ اوس جال کو کہینچا [illegible] کہ بجای ماہی [illegible]

ایک شخص کا تازہ ہاتھہ آیا ہے ماہی گیر اوسی صورت سے جال کو ضابطہ بانو کی پاس لیگئی اوس نازنین نے دیکھا کہ ایک نوجوان قوی ہیکل
دام مین گرفتار ہے نہایت متحیر ہوئی اور بنظر خریداری علقمہ کو دیکھتے رہے وہ دیکھتا تہا کہ خود علقمہ کے دام عشق مین گرفتار ہوگئے اول
یہہ سمجھے کہ شاید یہہ نوجوان مردہ ہے بالآخر معلوم ہوا کہ ہنوز رمق جان باقی ہے اوسی وقت علقمہ کو جال سے نکالا اور ماہی گیر سے
کہا ای فلان آج شب کو خداوند دیلم نے مجھے عالم خواب مین بشارت دی تہی کہ روز فردا تیرے دام مین ایک ماہی کلان آدم صورت
گرفتار ہوگی اور وہ ماہی جس صورت مین ایسی ہوگی کہ تو بدل اوسی پسند کرے گی اور ہمیشہ تیری حفظ نفس مین کام آئیگی واقعی میننے
اپنے خواب کی تعبیر کو خداوند کے موافق حکم پایا آج اوسی شکل وصورت کی ماہی میرے ہاتھہ آگئی ای ماہی گیر تو کسی فرد بشر کے روبرو اس
ماہی عجیب الترکیب عطیہ خداوند کا ذکر نکیجو ورنہ مردمان شہر اس ماہی کے اشتیاق مین یہان مجتمع ہوجائینگے اور میری عافیت تنگ ہوگی مین
نہین چاہتی کہ اس امر کا افشا ہو غرضکہ ضابطہ بانو نے اوس ماہی گیر کو انعام معقول دیکر رخصت کیا اور کنیزان محرم راز سے کہا تم اس
جوان کو قصر مین لیجاؤ کنیزان حبشیہ دست بدست علقمہ کو قصر مین لی گئین اوسوقت تک علقمہ تحیر زدہ بیہوش مطلق تہا ضابطہ بانو نے اکثر
ادویہ مثل روغن زیتون وغیرہ علقمہ کے جسم پر ملا اور شوربا یخنی اوسکے حلق مین ڈالا بارے علقمہ کو ہوش آیا ہرگاہ اوس نے آنکھہ کہولی
کیا دیکھتا ہے کہ ایک نازنین مہجبین پہلو مین بیٹھی ہوئی علاج وتیمار مین ہمہ تن مصروف ہے ہرگاہ علقمہ کے ہوش وحواس بجا ہوئے ضابطہ
نے بہی اوسوقت اداہائے چند دلفریب ودلربا ایسے خرچ کین کہ علقمہ بیتاب وبیقرار ہوگیا اور ایسا تیر عشق سینہ مین لگا کہ جگر کے پار ہوگیا
اور وہ عشق وہوس زنگاوہ زنگاری پوش کا یک لخت دل سے سہو ومحو کر دیا القصہ علقمہ بعد بجا ہونے حواس کے ضابطہ
بانو کی صحبت مین رہنے لگا اور دونون زن ومرد باہم عیش وعشرت مین مشغول ہوئی ضابطہ بانو نے بخیال رسوائی اور بخوف پدر علقمہ کو اپنی
کنیزان حبشیہ کے ذیل مین داخل کر لیا ہے یعنی ہر وقت علقمہ کو لباس زنانہ مین رکہتی ہے کہ یہہ راز کسی پر افشا نہوجائے غرضکہ چند روز کے
بعد ضابطہ بانو اپنے پدر کے دیکہنے کو گئے علقمہ بہی اوسی شکل وصورت سے ضابطہ بانو کی ہمراہ گیا اتفاقات زمانہ سے اونہی ایام مین
مشبوط ایکروز بعارضہ درد قولنج مبتلا ہوا اور اوس درد مہلک محلل روح کی شدت وتکلیف سے جان بر نہوا آخرکار مرگیا بعد رحلت
مشبوط کی ضابطہ بانو مسند حکومت وفرمانبرداری پر متمکن ہوئی اوسوقت ضابطہ نے علقمہ سے کہا ای جوان اب تو یہہ کام کر کہ
کسیقدر مجہسے زر نقد اور ساز وسامان وغیرہ جسقدر کہ تجھے درکار ہولی اور یہان سے قریب جاکر کسی سرزمین مین مقیم ہوکر اپنی وضع وحیثیت کو
درست کر لی بعد اوسکے بطور شاہان ذیجاہ موافق آئین ورسم دنیا کی مجھی نامہ لکہہ اور اپنے عقد کا پیام دے پہر جو کچہہ ہوگا ظہور مین
جائیگا آخرکار علقمہ نے اس رائے کو پسند کیا اور ایک جزیرہ مین جاکر اسپ وملازم بہم پہونچائی بعد ازان قریب قلعہ مشبوطیہ خیمہ زن
ہوا اور موافق تعلیم وہدایت ضابطہ بانو کی نامہ لکہا اور اپنے عقد کا پیام دیا اور اوس نامہ مین یہہ لکہا کہ مجھی خداوند دیلم لی خاص
اسی کام کیواسطے یہان بہیجا ہے کہ تو جاکر مشبوط کی دختر ضابطہ بانو سے عقد کر کسواسطیکہ خداوند نے اوس دختر سے تجھے منسوب کر دیا ہی
مہندا مین اسی قصد وارادہ سے یہان آیا ہون کہ تجھے اپنے حبالہ نکاح مین لاؤن ای ضابطہ اگر تو میری درخواست کو منظور کر لی
اور خداوند کے حکم سے منحرف نہو بہتر ہے ورنہ درصورت دیگر جو کچہہ ظہور مین آئیگا تو خود دیکہہ لیگی یاد رکہہ اگر تو نے خداوند کے حکم سے
انحراف کیا قریب ہے کہ تجھپر قہر وغضب نازل ہوگا اور تمام اہل قلعہ اوس غضب خداوندی مین گرفتار ہوجائینگے اور مین ایک ہی حملہ سخت
مین قلعہ کو مسمار کر دونگا بعد ازان بجبر وتعدی تجھے اپنے عقد مین داخل کرونگا ضابطہ بانو نے یہہ پیام سنکر مشیران سلطنت سے صلاح
ومشورہ کیا اور حسب صلاح ارکان دولت اول بجنگ وپیکار پیش آئے بعد ازان خود طرح دیکر مغلوب ہوگئی یعنی معرکہ جنگ سے
فرار ہوکر مع مردمان فوج قلعہ بند ہوئی اور بعض ملازمان محرم راز سے کہدیا کہ جسوقت علقمہ قلعہ پر یورش کرے تم قلعہ کا دروازہ کہول دینا

الغرض بعد جنگ وحرب یہی صورت پیش آئی یعنی جسوقت ضابطہ بانو حصار سے ہوگئی علقمہ شیر زور نے قلعہ پر یورش کردی اور
حملہ اول ہی مین دروازہ قلعہ پر جا پہونچا نگہبانان قلعہ بموجب حکم ضابطہ بانو کی اسیوقت کی منتظر تہی دروازہ قلعہ کو کہولدیا علقمہ شیر زور
جلوریز قلعہ مین داخل ہوگیا اور بفتح وفیروزی مسند حکومت پر جا بیٹھا بعد ازان ضابطہ بانو کو اپنے عقد مین لایا اور چند روز صحبت عیش
مین مشغول رہا بعد ازان دونون زن ومرد کی یہہ صلاح ہوئی کہ ہم دونون چند روز کوہ وصحرا مین سیر وتماشا کرین اور صید افگنی
مین دل کو بہلائین بالآخر دونون نقاب افگند مع جمعیت قلیل ایک صحرای پر بہار کی طرف روانہ ہوئے غرضکہ چند روز اون
صحرای خوش آب وہوا مین سیر وشکار کرتی رہے بعد ازان اپنے مقام سکونت کا قصد کیا اتفاق روزگار سے وہ راہ متعارف مفقود ہوگئے
اور ایک راہ مستقیم اور جادہ غیر متعارف کی طرف روانہ ہوئی اب دیکھئے کہ یہہ دونون کس طرف جاتی ہین اور انکا انجام کیا ہوتا ہے
راوی سلسلہ بند افسانہ اس داستان کو یہان موقوف رکہکر دو کلمہ اوس رہرو بادیہ محبت یعنی پہلوان
رستم نژاد سر حلقہ دلاوران پاک اعتقاد شدید الشداد جہان پہلوان کے بیان کرتا ہے ناظران بلند فطرت کو
یاد ہوگا کہ یہہ داستان مسرت نشان جلدہای گذشتہ مین بشرح وبسط گزارش ہو چکی ہے مکرر اعادہ کی حاجت نہین ہے کس لئے کہ بیکار
قصہ کو طول دینے سے کیا فائدہ اسیواسطے راوی پراگندہ گفتار کسی جملہ کو مکرر ضبط تحریر مین نہین لاتا اصل مطلب سے غرض رکہتا ہے
بلکہ حتی الامکان آرایش عبارت اور افزایش مضامین کو بہی اوسی زبان پاکیزہ اردو مین کہ بہہ وجوہ آرایش سے معرا ہے حوالہ
قلم بلاغت رقم کرتا ہے کہ مترجم مرحوم ومغفور کے حسن زبان کی خلاف نہو اور سخن وران دادگر اس بیہودہ سرا پر اعتراض نفرمائین
قصہ کوتاہ جسوقت شدید الشداد بہادر زمان سرخیل دلاوران دوران عاشق ودلدادہ منورہ بانو خواہرزادی سمعاج اژدر در
اس غرض سے جزیرہ افاقیہ کی طرف روانہ ہوا تہا کہ اوس نازنین یعنی منورہ بانو کی رفع مرض کی لئے جزیرہ مذکور سے دوا حاصل
کرے اور سمعاج اژدر در سے حسب وعدہ اوس نازنین کا خواستگار ہو تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ ہرگاہ سمعاج
اژدر در پہلوان زمان کو شدید الشداد جہان پہلوان نے بمردی ومردانگی اسیر کرلیا اور سمعاج دلاور کو دین اسلام کی ہدایت
ودلالت کی اوسوقت سمعاج دلاور نے ایک عذر پیش کیا اور کہا اید لاور میرا قبول کرنا دین اسلام کا ایک شرط سخت پر منحصر
وموقوف ہے اگر وہ شرط میری پوری ہوجائیگی مین باشد رضا تمہارا دین وآئین قبول کرلونگا پہر مجہی کسی طرحکا عذر وانکار
نہین ہوگا اور وہ شرط یہہ ہے کہ میری خواہرزادی منورہ بانو کو ایک مرض سخت والاعلاج بصورت فالج پیدا ہوگیا ہے اور چند روز
سے وہ دختر اوس مرض مین مبتلا ہے حتی کہ اوس دختر کا حسن رنگ اس مرض کے سبب سے سیاہ مطلق ہوگیا ہے مجہے اوس دختر کا
نہایت رنج ہے کہ ہنوز اوسکی عمر چودہ برس کی بہی نہین ہوئی ہے اور وہ دختر اس مرض مہلک مین گرفتار ہوگئی مین اوسکی زندگی
بدتر از مرگ کو دیکہکر نالان رہتا ہون مگر عالم مجبوری ہے کہ کسی تدبیر سے وہ مرض دفع نہین ہوتا البتہ اس مرض سخت کا علاج
اوس درخت کی عرق پر موقوف ہے جس کا نام درخت نلاج ہے اور وہ درخت جزیرہ افاقیہ مین ہوتا ہے بلکہ جزیرہ مذکور مین بہی
وہ ایک ہی درخت ہے اور حاکم جزیرہ جو افاق شاہ کے نام وخطاب سے مشہور ہے اوس درخت کو ایسا عزیز رکہتا ہے گویا بمنزلہ معبود
کے سمجہتا ہے بلکہ اسی سبب خاص سے آفاق شاہ کو درخت پرست کہتے ہین ای [illegible]
اسطرح سے ہے کہ وہ درخت طائر یزدان کے سایہ سے ہوا ہے اور جس جانور کے [illegible]
جانور کا نام اہرمن ہے چنانچہ حکیم [illegible] جان کی زبان سے مرض مذکور کا نام فالج ظہر [illegible]
یہہ تہی جو پہلے بیان کی اور یہی شرط ہے کہ منورہ بانو اوس مرض سے نجات پاوے [illegible]

ہو سکے اس معاملہ مین کوشش کرو غرضکہ شدید الشداد نے قبول کیا تہا کسواسطے کہ وہ دلاور منورہ بانو کا دلدادہ ہے یعنی قبل حادث
ہوئے مرض مذکور کے منورہ بانو کا مرقع تصویر دیکھکر شدید الشداد اوسکی صورت زیبا پر عاشق و مفتون ہو گیا تہا ہر گاہ اوس عاشق
صادق نے سعاج کی زبان سے یہہ قصہ جگر سوز اور وقایع ملال اندوز سنا کمال غمگین ہوا ناچار و ناچار توکلت علی اللہ صاحبقران گیتی
ستان سے رخصت لیکر اوس درخت کی تلاش مین مع جمعیت چالیس ہزار سوار جرار اُردوی معلی سے نکلا اور دوائی مذکور کے
حاصل کرنیکو آفاقیہ کی طرف روانہ ہوا تہا قصہ مختصر شدید الشداد بجمعیت مذکورہ طے منازل و قطع مراحل کرتا ہوا کنارہ دریائے
شور پر پہونچکر خیمہ زن ہوا اور چند روز وہان مقیم رہکر سفاین وغیرہ اسباب سفر بحرے بہم پہونچایا اور ایک دلیل راہ ہمراہ لیکر مع
جمعیت لشکر کشتیون مین سوار ہوا اور جزیرہ آفاقیہ کی راہ لی فضل الہی سے اوسوقت ہوا بہی موافق چلتی تہی اور بہر صورت
آب دریا مین سکون تہا تمام سفاین بسرعت تمام ہمعنان موج تیر شہاب کے مانند سطح دریا پر جاتی تہین قلیل مدت مین جملہ سفاین
بصحت و عافیت جزیرہ آفاقیہ کی متصل پہونچین جاسوسون نے ملک آفاق شاہ بادشاہ جزیرہ کو خبر دی کہ آج کچہہ فوج و لشکر
بیگانہ اس جزیرہ مین وارد ہوا ہے اور لب دریا اوس لشکر کے خیمہ و خرگاہ استادہ ہین چنانچہ مردمان لشکر کی صورت و شکل
اور وضع و ترکیب بالکل اجنبی معلوم ہوتی ہے آفاق شاہ اس خبر موحش کو سنکر باساز و سامان جنگ شہر سے باہر نکلا اور اس
لشکر نو وارد کے مقابل خیمہ زن ہوا شدید الشداد دلاور آفاق شاہ کے لشکر کثیر اور فوج بے شمار کو دیکھکر اندیشہ ناک ہوا دل مین کہا
اگر مین اس لشکر جرار بیرون از قیاس سے جنگ و حرب کرتا ہون البتہ مقدمہ کو طول ہوگا اور مین مقصود اصلی سے باز رہونگا
اور حصول دوا مین درنگ و تاخیر واقع ہوگی اب کوئی تدبیر ایسی کرو کہ معاملہ جنگ کو طول نہو اور کام بآسانی نکل آئی بالآخر شدید الشداد
دلاور مثل سکندر کے کہ خود نوشابہ کے پاس نامہ لیکر گیا تہا یہہ دلاور دوران بہی اوسی طرح اپنا نامہ لیکر آفاق شاہ کے پاس گیا اوسطرف
آفاق شاہ نے سنا کہ سردار لشکر خود تبدیل صورت بطور ایلچی میرے پاس آتا ہے اس ترکیب سے پایا جاتا ہے کہ اوس لشکر مین دوسرا
کوئی سردار ایسا لایق نہین ہے جو اس خدمت پیام رسانی پر مامور کیا جاتا غرضکہ آفاق شاہ اس حال کو سنکر بہت خوش ہوا اور کہا
معلوم ہوتا ہے شاید اوس سردار نے اپنے دل مین یہہ خیال کیا ہے کہ مین بصورت ایلچی حریف کے پاس جاکر بمکر و فریب اپنا کام
نکالون خیر کچہہ مضائقہ نہین ہے ہم بہی دیکہین کہ وہ ایلچی کس شان و صورت کا انسان ہے اور ہمین کس طرح دہوکا دیتا ہے
بالآخر آفاق شاہ نے بارگاہ کو آراستہ کیا اور ایلچی کو اندرون بارگاہ بلا لیا شدید الشداد دلاور بتغیر لباس اور بصورت مبدل بارگاہ
مین پہونچا اور آفاق شاہ کو نامہ دیا آفاق شاہ نے باعزاز تمام اوس نامہ کو لیا اور فرمایا کہ اس نامہ کو بآواز بلند پڑہو چنانچہ وزیر سلطنت نے
اوس نامہ کو پڑہا اوس نامہ مین بعد حمد خدا اور نعت انبیاء دین اسلام کی ہدایت و تلقین لکہی تہی اور چند شیشہ عرق درخت مذکور کی طلب
کئے تہے آفاق شاہ نے نامہ کا مضمون سنا اور کہا ای جوان دلاور آگاہ ہو کہ مجہے دین اسلام کے قبول کرنے سے معاف فرماؤ کسواسطے کہ
مین طریق و آئین قدیم کو بے سبب ترک کرنا گوارا نہین کرتا البتہ اوس عرق کے دینے مین مجہی عذر نہین ہے مین بخوشی دل دس
شیشہ عرق مذکور کے دیدونگا کیا معنی کہ ایک حاجتمند راہ دور و دراز سے ایک جزو خفیف کی خواہش مین میری پاس آیا ہے
اس صورت مین آئین مروت سے بعید ہے کہ خفت کو کام مین لاؤن شدید الشداد آفاق شاہ کی گفتگو سنکر بہت خوش ہوا اور دل مین کہا
ای شدید اگر آفاق شاہ مسلمان ہو جاتا البتہ ایک پہلوان یکتائی زمانہ ہے خیر وہ اپنے دین و ملت کو ترک نہین کرتا نہی وہ جانے
اوسکا کام جانے مجہے فقط عرق سے سروکار ہے جسپر منورہ بانو کا وصل منحصر ہوا ہے وہ عرق بآسانی ہاتہہ آتا ہے اگر آفاق شاہ عرق
دینے مین مضائقہ کرتا اوس صورت مین جس طرح ممکن ہوتا خواہ بجنگ یا بآشتی مین عرق کو حاصل کرتا بلکہ اس تمام جزیرہ کو مسلمان کر دیتا

اب مجہے ناحق تکلیف جنگ اوٹہانے سے کیا حاصل ہے جو مقصود اصلی تہا وہ بآسانی ہاتہہ آتا ہے پہر کیا ضرور ہے کہ اپنی
جان کو خواہ مخواہ مہلکہ عظیم مین ڈالون اور معاملہ کو طول بیکار دون یہہ حال دس شیشہ عرق کے بلا زحمت ہاتہہ آسکتے ہین وہ
آفاق شاہ سے لو اور یہان سے کوچ کر دو بعد ازان اردوے معلے مین پہونچکر سورہ بانو کی وصل کی تدبیر نکالو راوی کہتا ہو
کہ بہادران جنگ جو اور دلاوران ہنر پیشہ اکثر فہم و فراست سے عاری ہوتے ہین یعنی مردان سپاہی پیشہ مین جز عقل و جوہر
دانش مطلق نہین ہوتا چنانچہ شدید الشداد جہان پہلوان بہی تمام خدا الیسی عقل سے بے بہرہ ہین جنکی شان مین اہل الجنة بلہا
کہنا صادق آتا ہے الغرض اوس بادشاہ خرد و یعنی ملک آفاق شاہ کے دہوکے مین آگیا اور اوسکے سخنان شیرین کے دام فریب مین
گرفتار ہوگیا ہرگاہ شدید الشداد آفاق شاہ کے بارگاہ مین پہونچا اور اپنے مطالب کا اظہار کیا آفاق شاہ نے ایسا روغن قاز ملا
کہ جہان پہلوان اوسکی کلمات چرب و نرم سے بہت خوش ہوا اور دل مین یہہ سمجہا کہ آفاق شاہ بالکل مطیع ہوگیا اوس طرف
آفاق شاہ نے ایلچی کی اسقدر خاطر و تواضع کی کہ کوئی درجہ تکریم و مدارات مین باقی نہین رہا اور طعام و شربت وغیرہ مین داروے
بیہوشی ملا کر شدید الشداد کو خوب کہلایا اور قرار واقعی دعوت کی ہرگاہ شدید الشداد غافل و بیہوش ہوگیا اوسکے دست و پا مین
زنجیر و سلاسل صدمنی ڈالکر قلعہ ابوسیہ مین ملک الوس شیر پیشانی کے پاس بہیجا جو قلعہ ابوسیہ کا حاکم اور ملک آفاق شاہ کا
متعلق ہے اور آفاق شاہ نے ملک الوس کو بتاکید کہلا بہیجا کہ اس ایلچی کو سخت ترین قید مین رکہنا اور قرار واقعی پاسبانی کرتی رہنا
غرضکہ بعد اسیر کرنے جہان پہلوان کے دوسرے روز آفاق شاہ نے بلشکر جرار شدید الشداد کے لشکر پر یورش کردی اور دفعتاً بعین
مین تمام لشکر کو منتشر کر دیا بعض دلاوران جانباز تہ تیغ ہوئے اور بقیة السیف ہزیمت یافتہ کوہ و صحرا مین فرار ہوکر پناہ گزین ہوگئی
آفاق شاہ کے لشکر نے مردان گریزپا کا تعاقب کیا اور ایک کوہ پر اونکا محاصرہ کرلیا اوس طرف جہان پہلوان شدید الشداد دلاور
پا بجولان اسیر ہوکر قلعہ ابوسیہ مین پہونچا ملک الوس نے اوسیوقت زندان خانہ خاص مین جو قلعہ ابوسیہ کے اندر واقع تہا شدید الشداد
کو محبوس کیا قضائے کار اوسی روز ملک الوس کے مدخولہ درد قولنج مین ایسی مبتلا ہوئی کہ قریب المرگ پہونچ گئی اوس حالت کرب و
بیقراری مین زن ملک الوس کو یہہ وہم و خیال گذرا کہ آج اسیران قلعہ کو طعام ہائے لذیذ کہلانی چاہئے شاید اون مظلومون کی
دعا سے میرا مرض جاتا رہے اور مین اس شدت درد اور تکلیف مرض سے نجات پاؤن چونکہ یہہ عمل ہر ایک فرقہ مین اعمال حسنہ سے
شمار کیا جاتا ہے وہ عورت اس قصد و ارادہ سے زندان مین آئی اور اوس نے ہر ایک اسیر کو طعام لذیذ اپنے ہاتہہ سے کہلائے ہرگاہ
ذیل اسیرون مین طعام تقسیم کرچکے شدید الشداد کی محبس مین گئی دیکہا کہ ایک جوان تنومند و جیہہ خوبصورت طوق و زنجیر وغیرہ سے
مقید ایک خانہ تاریک مین بند ہے ہرگاہ اوس عورت کی نگاہ شدید الشداد کے چہرہ زیبا پر گئی بیک نگاہ مایل و فریفتہ ہوگئی اوسیوقت
اپنے کنیزان ہمراہی کو اپنے پاس سے علحدہ کر دیا اور شدید الشداد سے کہا اے جوان اگر تو میرے ساتہہ ہم آغوش ہونا گوارا کرے مین
تجہے اس قید سخت سے رہا کئے دیتی ہون ورنہ یاد رکہہ کہ اس قید دائمی سے تمام عمر تیرے خلاصی نہین ہونیکی شدید الشداد اول ہی
اپنی رہائی کی خدا سے دعا کرتا تہا اور ہر دم اسی فکر و خیال مین مصروف تہا یہہ لطیفہ غیبی سنکر چار و ناچار بمصلحت وقت اوس عورت کی
درخواست قبول کرلی غرضکہ زن ملک الوس قلعدار بعد کہلانے طعام وغیرہ کے زندان سے چلے آئے اور اوسی روز اوسکے درد مین
بہی افاقہ ہوگیا دوسرے روز پہر اوس عورت نے بہ بہانہ درد اپنے کو مبتلا کیا اور بدستور روز اول طعام وغیرہ پکوا کر محبس مین پہونچی
اور چند سوہان کلان بہی اپنے ہمراہ لیتے گئے اور وہ سوہان شدید الشداد کے حوالے کئے بعد ازان اپنے کنیزان محرم راز سے کہا کہ اس جوان رستم
توان کا دست راست بند قید سے رہا کرو کنیزان حبشیہ نے شدید الشداد کا بند دست قطع کر دیا بعد ازان وہ عورت یعنی ملک الوس

سع کنیز و خادمہ زندان سے باہر نکل آئے اور بدستور دروازہ زندان کو بند کر دیا شدید الشداد دلاور نے بخاطر جمعی تمام جملہ طوق و سلاسل
سوہان سے قطع کئے اور حلقہ ہائے زنجیر کو بزور و قوت پارہ پارہ کر دیا اور در زندان کی کہلنے کا منتظر رہا جب حسب معمول دوسرے
روز ایک پاسبان زندان آب و طعام لیکر زندان مین گیا کیا دیکہتا ہے کہ زندان مین عجب معاملہ تازہ وقوع مین آیا ہے یعنی شدید الشداد
نے طوق و زنجیر وغیرہ کو دست و پا سے جدا کر دیا ہے اور خود مثل شیر غران ایک طرف بیٹہا ہوا طوق و سلاسل شکستہ ایک طرف پڑا ہے
اور حلقہ ہائے زنجیر کے پرزہ صحن زندان مین جا بجا افتادہ مین اس واقعہ حیرت انگیز کو دیکہکر اوس پاسبان نے چاہا کہ نگہبانان محبس کو
آواز دے اور اس حال سے آگاہ کرے شدید الشداد نے اوس پاسبان کا گلا اسطرح دبایا کہ اوس بیچارہ کا دم خفا ہو گیا بعد ازان
شدید الشداد دروازہ سے باہر نکل آیا اور درگاہ خدا مین اپنے رہائی و مخلصی کی دعا و مناجات کی کہ بار الہا سوائے تیرے اس وقت
بیکسی و درماندگی مین کوئی یار و مددگار نہین ہے صدقہ اپنی عزت و جلال کا تو مجہی ان مردمان دغاباز پر فتحیاب کر علاوہ اسکی تو نے اپنے
فضل و کرم سے اوس عورت یعنی زن الوس کے شر و فساد سے بہی محفوظ رکہہ کیا معنی کہ اوسکی نیت مجہی بد معلوم ہوتی ہے مین
حیران ہون کہ اوس عورت کے احسان کے کیا تلافی کرون اوس نے میرے ساتہہ عجب سلوک و احسان کیا ہے کہ تا قیامت اوس
بار گران سے سبکسر نہین ہونیکا حالانکہ اوس نے محض اپنے غرض کے لئے یہہ سلوک میرے ساتہہ خرچ کیا ہے باز ہم شرط مروت اور
مقتضائے آدمیت یہہ نہین ہے کہ مین تلافی احسان کے عوض اوسے اذیت پہونچاؤن اور نفس الامر اگر خیال کرتا ہون البتہ
اوس عورت نے بہ نیت فاسد اپنے شوہر کے حق مین خیانت کا ارادہ کیا ہے کہ ایسے فعل قبیح کے مرتکب ہوئی ہے اس صورت
مین وہ عورت ضرور لائق تعزیر ہے مگر مین اوس عورت سے وعدہ کر چکا ہون کہ تیری خواہش کو پورا کرونگا اب حیران ہون
کیا تدبیر کرون اور کس طرح اپنے وعدہ کو وفا کرون غرضکہ شدید الشداد اسی حیص و بیص مین تہا کہ مردمان زندان کو اس واقعہ کی
خبر ہوئی کہ وہ قیدی ناگرفتار خود بخود قید سے رہا ہو گیا چار طرف سے پاسبان زندان جوق جوق با تیغ و تبر شدید الشداد پر تاخت لائے
شدید الشداد دلاور ہی کفن بر سر بستہ اوس انبوہ مین در آیا اور چند نفر کو بمشت و لکد ہلاک کیا اور بعض کو گردن و گلو گرفتہ اسطرح
ٹکرایا کہ اونکا مغز ناپاک بینی کی راہ نکل گیا اس اثنا مین الوس قلعہ دار نے اس واقعہ ہوش ربا کو سنا اوسیوقت سراسیمہ بدحواس
اس معرکہ مین پہونچا اور شمشیر کشیدہ شدید الشداد پر حملہ آور ہوا قضائی کار ہنگامہ حرب و ضرب مین الوس قلعہ دار کا بند دست شدید الشداد
کے ہاتہہ مین آگیا شدید الشداد نے الوس کے ہاتہہ کو ایسا پیچ و تاب دیا کہ بے اختیار قبضہ شمشیر اوسکے ہاتہہ سے نکل گیا بعد ازان جہان
پہلوان نے الوس کے دوال کمر مین ہاتہہ ڈال کر سر سے بلند کر لیا ملک الوس ابتدائی عمر سے دین اسلام کیطرف میلان خاطر رکہتا تہا اب
یہہ حال دیکہکر بصدق دل و بصفائی قلب مسلمان ہو گیا ہر گاہ شدید دلاور نے الوس سے قولی صدق پائی اوسی آہستہ زمین پر رکہدیا بعد ازان
ملک الوس نے جہان پہلوان کی کف دست کو بوسہ دیا اور شدید الشداد کو اپنے مکان پر لیگیا اور تکلف و آرائش دعوت و مہمانی ادا کی شدید الشداد
طعام دعوت نوش کیا اور شب کو بآرام و راحت اوسی مکان مین بستر خواب پر دراز ہو گیا قضائی کار اوسی شب زن الوس قلعہ دار کو عالم خواب مین
ہدایت [illegible] عورت ہی بتوفیق الہی اپنے ارادہ فاسد سے پشیمان ہو کر باشارہ رضا مسلمان ہو گئی اور اوس عورت نے تمام شب درگاہ
آمرزگار مین توجہ و استغفار گذاری آخر شب اوس عورت کی کان مین آواز آئی کہ کوئی شخص اوس سے کہتا ہے اے عورت تیری دعا و توبہ مستجاب ہو گئی اب تو
یہہ کام کر ایک رقعہ شدید الشداد کو لکہہ اور اپنی حقیقت حال سے اوس دلاور کو اطلاع دے بلکہ ہر طرح اوس سے معذرت کی خواستگار ہو کیونکہ یہہ اوسی
دلاور کی دعا کا نتیجہ ہے کہ تو دین اسلام سے مشرف ہوئی غرضکہ زن الوس نے عالم واقعہ مین ہدایت پائی اور دوسرے روز حسب بشارت شدید الشداد کو
ایک رقعہ [illegible] لکہا [illegible] پہلوان نے اوس [illegible] کیا اور شکر الہی بجا لایا اس اثنا مین ملک الوس نے تمام مردمان قلعہ کو دین اسلام مین

داخل کرلیا بعد ازان شدید الشداد نے روانگی کا عزم کیا اور ملک الوس سے کہا ای ملک اب مجھی رخصت دو کہ مین افاقیہ مین جاکر اپنے لشکر کے
خبر لون معلوم نہین کہ میری عدم موجودگی مین لشکر کا کیا حال ہوا ہوگا ملک الوس نے کہا بسم اللہ تشریف لیجلو غرضکہ ملک الوس نے پانچہزار سوار
نومسلم کہ ہرایک پہلوان جنگ گذار و آزمودہ کار تہا شدید الشداد کی ہمراہ ہوا القصہ یہہ دونون دلاور بلوچ و سپاہ نامور کوہستان مین داخل
ہوئی اور روز چہارم پشت کوہ سی نکلکر اوس مقام پر پہونچی جہان مردمان لشکر ہزیمت یافتہ درہ کوہ مین پناہ گزین ہے اور افاق شاہ کے
لشکر نے ہر طرف سی اون کوہ کا محاصرہ کر رکہا تہا اور مردمان لشکر شکست خوردہ اسقدر مضطر و پریشان تہی کہ ہرایک کو زندگی کی امید قطع
ہوگئی تہی اور کسی طرف جای فرار نظر نہ آتی تہی اور شب و روز دست بدعا تہی کہ الہی شدید الشداد کو جلد ترنجات دی کہ ہم اس مہلکہ عظیم سے
نکلین ناگاہ مردمان مضطرب الحواس نے دیکہا کہ سپاہ قلیل مسلح و مکمل پشت کوہ سی نکلی اور جلو ریز لشکر عظیم پر اوسنے یورش کردی مردمان پناہ گزین
اس مدد غیبی کو دیکہکر مطمئن ہوئی اور شکر الہی بجالائی ہرگاہ ملک الوس اور شدید الشداد مع سپاہ قلیل لشکر عظیم پر تاخت لائی اور اسقدر
اون مردمان لشکر کا قتل و قمع کیا کہ طرفۃ العین مین وہ لشکر کثیر پامال ہوکر منتشر ہوگیا اسوقت مردمان شدید الشداد بہی شمشیر کشیدہ
ملک الوس اور شدید الشداد کے شریک ہوگئی اور اسقدر لشکر حریف کو قتل و غارت کیا کہ کشتون کی پشتی لگادی جسوقت افاق شاہ لشکر کی
ہزیمت کا حال سنا نہایت بیدماغ ہوا اور ایک عرصہ تک عالم فکر و تشویش مین سرنگون رہا بالآخر بحالت یاس و ہراس سرداران لشکر کو بلوایا
اور سپہ سالاران لشکر سی کہا تم نی سنا کہ ملک الوس قلعدار نی کیا حق نمک ادا کیا اور کیسا طوق نمک حرامی اپنی گلی مین پہنا یہہ سنکر مصقال پر
شوکت و صیقال پرشوکت دو سپہ سالار افاق شاہ کی بارگاہ مین موجود تہی دونون نے موافق اپنی تن و توش کی لاف و گزاف کی اور کہا ای
بادشاہ تم ہرگز ملول و محزون نہو کیا ہوا اگر لشکر کو شکست ہوگئی کچہہ مضائقہ نہین ہے اور ملک الوس بیچارہ کیا قدرت و حقیقت رکہتا ہے کہ
بادشاہ کی مقابلہ کی تاب لاسکے ہنوز لشکر شاہی مین اکثر بہادران شمشیرزن اور دلاوران صف شکن ایسی موجود مین کہ رستم و سام کا وجود بہی
نہین سمجہتی تم دیکہنا کہ وقت مقابلہ بضربات شمشیر خون آشام اون مردمان سفاک کو ایکدم مین پامال کردینگے بلکہ شمشیرزنی کی نوبت بہی
نہین آئیگی ہم صرف پاشنہ مرکبان لشکر سی اوس سپاہ قلیل کو خاک مین ملا دینگے الغرض افاق شاہ اون دونون سپہ سالار لشکر کی تشفی
و پشت پناہی سی مع فوج و لشکر بیشمار شہر سے باہر نکلا اور شدید الشداد کے مقابل صف آرا ہوا بعد اراستگی صفوف جرار بہرام شمشیرزن
ایک پہلوان قوی ہیکل افاق شاہ سی اجازت لیکر میدان مین آیا اس طرف سی ملک الوس اوس گبر بدپرست کی مقابلہ مین گیا بہرام شمشیرزن
نے کہا ای الوس مجہے افسوس آتا ہے کہ تو نی بسبب حماقت و نادانی بادشاہ سی بغاوت اختیار کی اور نمک دیرینہ کا ہرگز پاس و لحاظ
نکیا بلاخوف و ہراس اوس جوان بے غیرت کفو کے شریک الحال ہوگیا ملک الوس نی کہا ای مردک تجہی حیرت ہی کہ تو بہی اپنی کو عقلمند
سمجہتا ہی اور دلاوران عالی فطرت کا ناصح بنتا ہی ای بیوقوف ہنوز تیری دہان سی بوئی شیر بہی نہین گئی تو نیک و بد کو کیا سمجہہ سکتا ہے
ای نابکار آگاہ ہو کہ ہرایک ذی فہم کو اپنی وقت آخر کی واسطے سرمایہ نیک حاصل کرنیکا خیال ہوا کرتا ہے اور مردان دانشور معاملات دنیا کو
بہ ہدایت عقل و دانش اختیار کیا کرتی ہین چنانچہ مجہپر اس جوان عالی شان کے دین مبین کی حقیقت اور خوبی پرتو آفتاب کے مانند
روشن ہوگئی تہی اس سبب سی مینی اوسکی ملت و آئین کو بشرح صدر قبول کرلیا اب رہا حق نمک وہ خود بادشاہ نی بسبب کوتاہ فہمی
فراموش کردیا اوس کا حال یہہ ہی کہ اگر بادشاہ میرے اختیار مین ہوتا مین اوسی نشیب و فراز اور معاملات نیک و بد سی آگاہ کردیتا
یعنی اول دین اسلام کی تلقین و ترغیب کرتا بعد ازان بادشاہ کو اون فعل ناروا سی مانع آتا جو بادشاہ نی اس جوان عالیشان کی حق
مین روا رکہا تہا بہرام نی کہا ای الوس تیری بیوقوفی کا حال مجہپر کہل گیا اب گفتگو کی حاجت نہین ہی سنبہل ہتیار بچا اپنی
ضرب دست کو بچا کہ یہہ کہکر بہرام نی تلوار غلاف سی نکالی اور ملک الوس کی سر پر بقوت تمام لگائی ملک الوس نی اوس ضرب کو بیکار کردیا

اور ایک تلوار اوس کی سر پر ماری ہیرم زخم کہا کر مرکب سی گرا عیاران لشکر ہیرم کو میدان سی اوٹھا کر لیگئی بعد ازان صیقال سپہ سالار نے
ملک ابلوس کو مجروح کیا یہہ حال دیکھکر شدید الشداد میدان مین گیا اور بقوت جہان پہلوانی صیقال و مصقال دونون سپہ سالارونکو
اسیر و دست گیر کر لیا اور اکثر پہلوانان تنومند کو مجروح کیا اس واقعہ سی آفاق شاہ کی طایر ہوش پرواز کرگئی آخر کار مایوس ہوکر شدید الشداد
جہان پہلوان کی پاس پیغام بہیجا کہ ای دلاور اس ہنگامہ پردازی اور کشت و خون ناحق سی کیا حاصل ہی تو اپنا مدعای اصلی
بیان کرکہ مجہسی کیا چاہتا ہی جہان پہلوان نی کہا ای آفاق شاہ تعجب ہے کہ تم جلد تر اپنی حرکت ناروا کو بہول گئی اور اب پوچہتے ہو کہ
مدعا کیا ہے یہہ حال بار دگر مجہسی سنو کہ میرا مدعا وہی ہی جو مین اپنے نامہ مین لکہہ چکا ہون اور تم نے ایک درخواست کو قبول کیا اور
ایک سی انکار کیا تہا اب تم خود یاد کرلو آفاق شاہ نے بار دگر کہلا بہیجا کہ ای دلاور مجہی تمہارا مدعا معلوم ہوگیا اور میری طرف سی بہی وہی
جواب سابق سمجہہ لو البتہ اتنا ضرور فرق ہے کہ اوس روز میرا وعدہ فریب آمیز تہا اور اب باشد رضا اور بخوشدلی منظور کرتا ہون یعنی جو
شے تم نے مجہسی طلب کی ہے وہ لو اور یہان سے تشریف لیجاؤ جہان پہلوان نے اوسکے جواب مین یہہ کہا ای آفاق شاہ یہہ سب
مسلم کہ تم بسبب مغلوب ہونیکی اسوقت اپنی وعدہ کا وفا کرنا منظور کرلی ہو یعنی شی مطلوبہ جو عرق درخت سے عبارت ہے مجہی دوگی
خیر مضائقہ نہین مگر یہہ شرط اوسی روز تک تہی اگر تم مجہی دیدیتی معاملہ کو اسقدر طول نہوتا اور اب وہ وقت گذر گیا حالانکہ مین اوسوقت
بہی فقط چند شیشہ ہای عرق پر قناعت نکرتا کسواسطیکہ میری آقای نامدار شہنشاہ کشورگیر کا حکم اور منشار خاطر یہہ ہے کہ جہان تک ممکن ہو
دین اسلام کے رواج مین ہر ایک غلام شہریاری اور نمک خوار شاہی کوشش و سعی کرتا رہے اب مجہپر فرض ہے کہ مین اس جزیرہ کو اسلام
آباد کردون ای آفاق شاہ مجہسی ہرگز توقع نرکہنا کہ مین بغیر مسلمان کئے تجہسے دست بردار ہوجاؤن گا الغرض جسوقت آفاق شاہ
نے یہہ جواب سنا متامل ہوا اور دل مین خیال کیا کہ اب سخت مشکل پیش آئی ہے کیا معنی کہ یہہ جوان مریخ صولت کسی طرح راضی نہین ہوتا
اور مین اپنے لشکر مین ایسی قوت نہین پاتا کہ اوسکی مقابلہ کی تاب لاسکی بہرحال بجز اوسکے متابعت کی اور کوئی چارہ نظر نہین آتا
آخر کار آفاق شاہ نی یہہ تدبیر کی کہ خود یکہ و تنہا بیک اسپ و قمچی شدید الشداد کے پاس گیا جہان پہلوان نے جسوقت آفاق شاہ کی آنیکی
خبر سنی بنظر مرتبہ سلطنت چند قدم تک آفاق شاہ کا استقبال کیا اور باعزاز و حرمت اپنے خیمہ مین لے آیا اور شراب و شربت سے خاطر و تواضع
کے بعد ازان آفاق شاہ نی اپنے مدعا کا اظہار کیا جہان پہلوان نے بہی جواب مذکورہ بالا سنا دیا آفاق شاہ نے کہا ای پہلوان اگر تمکو یہی
منظور ہے کہ مین مسلمان ہوجاؤن اول تم میری سرگذشت کو سنو اور اوسکی اصلاح کی تدبیر کرو پہر جو کچہہ کہوگی مین منظور کرلونگا یعنی تم اپنی معبود
حقیقی اور پیشوایان دین سے یہہ درخواست کرو کہ ساکنان جزیرہ آفاقیہ جس مرض مہلک مین مبتلا ہین نجات پائین اور ہمیشہ مردمان جزیرہ
اوس آفت سماوی سی محفوظ رہین ای جوان آگاہ ہو کہ اس جزیرہ مین ہر سال ایک جانور جنس طیور سے آیا کرتا ہے اوس جانور کے سایہ مین یہہ
تاثیر ہے کہ ہزار در ہزار ساکنان جزیرہ مرض مہلک مین گرفتار ہوجاتی ہین اور اوس مرض کا کوئی علاج و درمان نظر نہین آتا ہرگاہ تمہارا خدا
برحق اوس بلائے ناگہانی کو مردمان جزیرہ کی سر سے دفع کردیگا اوسوقت تمام صغیر و کبار ساکنان جزیرہ صدق دل اور خلوص عقیدت سے
دایرہ اسلام مین داخل ہوجاوینگے اور اگر اسوقت صرف مین بنفس واحد بسبب مغلوبیت مسلمان ہوگیا چندان لطف نہین ہے وراے
ازین تمہاری غرض اصلی یہی ہے کہ تمام جزیرہ اسلام آباد ہوجاوی اور تمہاری آقاے نامدار کا سکہ و خطبہ اس جزیرہ مین جاری ہو یہہ
صورت اوسیوقت ظہور مین آسکتی ہی کہ تمہاری دعا و مناجات اور تمہاری پیشوایان دین کی استعانت سے اہل جزیرہ اوس آفت سخت
سے نجات پائین الغرض شدید الشداد اس شرط کو سنکر متفکر ہوا اور بعد فکر و تامل کہا ای آفاق مین تمہاری درخواست کا جواب
انشاء اللہ تعالی کل دونگا تم بہمہ وجوہ خاطر جمع رکہو مجہے خداوند چارہ ساز سے ہر طرح امید ہے کہ وہ اپنے بندون پر فضل و رحم فرماکر اوس

بلاکو دفع کردیگا غرضکہ آفاق شاہ رخصت ہوکر اپنی لشکر مین چلا آیا اور دلاوران لشکر کے روبرو جہان پہلوان کے اخلاق و مروت اور
بہادری کی تعریف و توصیف کی اور یہہ بہی کہا حالانکہ مین اپنی جرات و ہمت کو کام فرماکر کیہہ تنہا اوسکے پاس گیا تہا اور ہرطرح خوفناک تہا
کہ دیکہئے کیا معاملہ پیش آتا ہے مگر آفرین ہے اوس کی اخلاق وسیع پر کہ اوس نے میری مدارات اور خاطر داشت مین کوئی دقیقہ
فروگذاشت نہین کیا الحق عجب دلاور مروت شعار کرم پیشہ ہے اس اسباب سے مجہی یقین ہوتا ہے کہ اوس دلاور دوران کا دین
بہی بے شک و شبہہ حق ہے لیکن مین نے اوس جوان سے ایک امر مشکل و دشوار کی درخواست کی ہے اور اپنا ترک دین اوسی عقدہ
کشائی پر مشروط کیا ہے دیکہئے کہ کیا صورت پیش آتی ہے اور پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے اگر اوس جوان مسعود مین الغیب کے
دعا سے وہ بلائی سماوی دفع ہوگئی مجہے قبول دین اسلام مین کسی طرح کا عذر و انکار نہین ہوگا اور مین باشند رضا اوسکی اطاعت
قبول کرونگا ورنہ جیسا مناسب ہوگا عمل مین لاؤنگا قصہ مختصر بعد جانی آفاق شاہ کی جہان پہلوان نے ایک خیمہ علاحدہ واسطے
عبادت کے استادہ کروایا اور تین شبانہ روز با صوم و طہارت جہان آفرین کے عبادت مین مشغول ہوا اور قاضی الحاجات حل کنندہ
مشکلات کی جناب مین بدو دست التجا دعا کی یا الہی تو اپنی بندگان گنہگار مردمان جزیرہ کے حال پر اپنا رحم نازل فرما اور اس
مخلوق کو آفات سخت سے نجات بخش بالآخر جہان پہلوان شب و روز اسی طرح گریہ و زاری دعا و التجا کرتا تہا اور تین روز متواتر
قسم غذا سے کچہہ نکہایا حتی کہ وقت افطار روزہ قدرے آب پی لیتا تہا اور قسم شرعی کہائی تہے کہ جب تک مین اپنے مقصود اصلی پر
کامیاب نہونگا ہرگز کوئی چیز زبان پر نہین رکہنے کا اس صورت مین خواہ مین زندہ رہون یا شدت گرسنگی سے ہلاک ہوجاؤن
غرضکہ شب چہارم آخر شب عالم واقعہ مین دیکہا کہ ایک شخص بزرگ صفات ملایک صورت تشریف لائے اور شدید الشداد کو دست گرفتہ
ایسے باغ دل کشا مین لیگئی جو ہرطرح تعریف و توصیف سے مستغنی تہا بعد ازان اوس بزرگ نے شدید الشداد کو ایک ایوان مین لیجا کر
پس پشت پردہ استادہ کردیا اور کہا اے شدید الشداد یہان اپنے مقصود دلی کا اظہار کر اسی مقام فیض انجام سے تجہے جواب باصواب
ملیگا اور تیری تشفی دلی برآئیگی غرضکہ شدید الشداد نے حسب ہدایت اوس بزرگ رہنمون کی اپنے مقصود اصلی کا اظہار کیا اور کہا
اول میری آرزو و تمنا یہہ ہے کہ مین جس قصد و ارادہ سے یہان آیا ہون مین اپنے قصد پر کامیاب ہون یعنی اس ملک و سرزمین مین
دین اسلام رواج پاوے اور ساکنان جزیرہ باشند رضا مسلمان ہوجائین کسواسطے کہ انکا مسلمان ہونا ایک شرط خاص پر منحصر ہوا ہے
دوم ملک آفاق شاہ بادشاہ جزیرہ نے جو درخواست کی ہے اوسکی مشکل کشائی کا امیدوار ہون کہ وہ بلائی آسمانی ساکنان
جزیرہ کی سر سے دفع ہوجاوے اور مین مع الخیر اردوے معلی کو جاؤن غرضکہ بعد اظہار مطلب پس پردہ سے یہہ آواز آئی اور ارشاد ہوا
کہ ای شدید الشداد تو اپنی کرگدن پر سوار ہوا اور اس مکان فیض بنیان سے دست راست کی طرف جا اور سوا ایکہ تازی بدل
اور تیر انداز دیگا غرض اپنی ہمراہ لی ہرگاہ تین منزل طی کرلوگی ایسی مقام مین پہونچوگی کہ ایک کوہ بلند و مرتفع تمکو نظر آئیگا اور اوس کوہ پر
جانی کی بہی ایک ہی راہ ہوگی تم بالائی کوہ مذکور اوسی راہ سے جانا لیکن وقت صعود ہر ایک سوار تیر انداز کی ہاتہہ مین تیر و کمان
تیار رہے کسواسطے کہ اوس راستہ سے جانوران درندہ مثل شیر و خوک حملہ آور ہونگی تم اون شیران خونخوار کو فرباشت تیر سے ہلاک کرتے
ہوئے بالائے کوہ چلی جانا ہرگاہ کوہ مذکور پر پہونچوگی ایک گنبد تمکو دکہائی دیگا اوس گنبد مین ایک بزرگ عارف باللہ رہتا ہے تم
اوسکی خدمت مین جاکر اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرنا وہ عارف خدا آگاہ تمہاری دستگیری و رہنمونی کریگا جس طرح وہ بزرگ تمکو ہدایت
کرے اوسپر عمل کرنا عنایت ایزدی سے تم اپنے مراد اصلی پر کامیاب ہوجاؤگے القصہ شدید الشداد جہان پہلوان نے عالم واقعہ
مین یہہ بشارت پائی اور خواب سے بیدار ہوا اوسوقت شدید الشداد کو عجب طرح کی فرحت اور مسرت ہوئی مدعا یہہ بدن مین

تنگ ہوگیا اور جہان پہلوان نے اپنے دل کو نور معرفت سے روشن و منور پایا اوسوقت اپنے لشکر سے سو سوار یکہ تاز تیر انداز بدل انتخاب
کئے اور خود کرگدن پر سوار ہو کر بجمعیت سواران مذکور اوسی سمت کو روانہ ہوگیا اور لشکر کی نگرانی ملک الوس کے سپرد کی جسوقت مصقال
و صیقال نے یہہ خبر سنی وہ دونون سپہ سالار صدق دل سے مسلمان ہوگئے گویا اون دونون کو بھی اوسی شب بشارت ہوئی تہی بالآخر
دونون سپہ سالار شدید الشداد کے ہمراہ ہوئے غرضکہ جہان پہلوان بجمعیت مذکور اوسی سرزمین مین پہونچا اور وہ کوہ بلند و بالا نظر آیا
جہان پہلوان نے مرکبان سواری کو زیر کوہ چھوڑا اور پیادہ پا مع مردمان تیر انداز بالای کوہ گیا اثنائے راہ مین چپ و راست سے
شیران آدم خوار حملہ کرتی تہے مگر یہہ دلاوران تیر انداز بضربات خدنگ جانستان اون جانوران موذی کو ہلاک کرتے ہوئے اسی طرح
بالائے کوہ گئے شدید الشداد نے چند شیران خونخوار کو بضرب مشت ولکد بہی ہلاک کیا بالآخر شکارکنان بالائے کوہ پہونچا اور بعد تلاش
اوس گنبد کے قریب آیا دیکہا کہ ایک گنبد نہایت عظمت و شان کا سنگ سفید سے بنا ہوا ہے اور صحن گنبد مین ایک مختصر باغچہ بہی پرتکلف
مثل خانہ باغ کے آراستہ ہے جہان پہلوان گنبد کے اندر گیا دیکہا کہ ایک بزرگ ملایک سرشت مصلے پر بیٹہا ہوا عبادت آمرزگار مین مشغول ہے
شدید الشداد نے اوس بزرگ کو سلام کیا اور اوسکی کف دست کو بوسہ دیا اوس بزرگ نے بخندہ پیشانی شدید الشداد کو سینہ سے لگایا
اور بہت تعظیم دی بالآخر تمام مردمان ہمراہی نوبت بنوبت اوس بزرگ کے شرف قدمبوس سے بہرہ مند ہوئے اثنائے کلام مین یہہ حال
معلوم ہوا کہ وہ بزرگ صاحب اولاد ہے قصہ مختصر اوس بزرگ نے جہان پہلوان کی کمال تکلف سے دعوت و مہمانی کی یعنی گوسفند
تازہ و توانا ایک خانہ مختصر سے نکالین اور اونکو ذبح کیا بعد ازان گوشت گوسفند کو خود پکایا اور شدید الشداد کو مع مردمان ہمراہی بتکلف
تمامتر کہانا کہلایا شدید الشداد نے اوس طعام سادہ مین ایسی لذت و حلاوت پائی کہ نعمت ہاے دنیا کو بہول گیا اور طرفہ تر یہہ معاملہ
گذرا کہ وہ قلیل طعام تمام مردمان ہمراہی کو کفایت کر گیا غرضکہ جب طعام وغیرہ سے فرصت پائی وہ بزرگ ملایک صفات بار دگر عبادت
الہی مین مشغول ہوگیا جہان پہلوان نے بہی وہ شب عبادت و ریاضت مین بسر کی وقت صبح اوس بزرگ نے شدید الشداد کو اپنی پاس
بلایا اور جہان پہلوان سے کہا اے جوان بیان کر تو کون ہے اور یہان کس کام کے واسطے آیا ہے جہان پہلوان نے تمام سرگذشت
اپنے ابتدا سے بیان کی اور اپنے مدعا کا اظہار کیا کہ مجہے عالم واقعہ مین بزرگان غیب نے بشارت دی ہے اور تمہاری خدمت باسعادت
مین مجہی بہیجا ہے اور تمہاری رہنموئی کا امیدوار کیا ہے اوس بزرگ نے تمام وقایع سنکر جواب دیا ان درست ہے مجہی بہی اسی طرح
ارشاد ہوا ہے شدید الشداد اوسوقت متعجب ہوا اور پوچہا ای عارف باللہ حضرت کو کسنی ارشاد فرمایا ہے اوس بزرگ نے کہا بابا ہمارے
مرشد محبوب الحق نے جس کا برقع و نقاب تمام عالم مین مشہور ہے اور کسیوقت پردہ نقاب اوسکے چہرہ سے نہین اوٹہا اور ابتدائے
عمر سے اپنا جلوہ رخ اوس نے نہین دکہایا ای جوان دلاور میرے مرشد کے قبر بہی اسی کوہ مین موجود ہے اور مین اپنے مرشد کے
مزار پر ہمیشہ جاروب کشی کیا کرتا ہون ای دلاور جس نے پس پردہ سے تم کو ہدایت کی وہ ہے میرا مرشد خجستہ صفات تہا جو اس جزیرہ کی
حکومت اور نگرانی سپرد ہے اور یہان کا قطب مقرر کیا گیا ہے شدید الشداد جہان پہلوان نے یہہ حال سنکر باردگر اوس بزرگ کے ہاتہہ کو بوسہ دیا
اور اوس بزرگ کی ہمراہ اوس قطب کی قبر پر گیا اور ثواب فاتحہ بخشا بعد ازان پہر اوسی گنبد مین چلا آیا شدید الشداد نے پوچہا یا حضرت آپکا اسم گرامی
کیا ہے مجہی اپنی نام نامی سے آگاہ فرمائی بعید از مہربانی نہوگا اوس بزرگ نے کہا بابا مجہی درویش حبیب کہتے ہین شدید الشداد نے کہا واقعی
مردان خدا خدا نباشند ولیکن ز خدا جدا نباشند سچ ہے کہ یہہ درویش حبیب خدا آگاہ معلوم ہوتا ہے غرضکہ بعد ایک لمحہ کے وہ درویش حجرہ
اندر سے ایک خریطہ نکال کر لایا شدید الشداد نے دیکہا کہ اوس خریطہ مین تمام و کمال ایک قسم کی تخم بہری ہوئی ہین اوس بزرگ نے خریطہ مذکور
جہان پہلوان کو دیا اور فرمایا ای دلاور تم اس خریطہ کو لیجاؤ اور آفاق شاہ کو دو اور اوس سے کہو کہ چند دانہ تخم اپنے گہر مین بودے اور باقی ماندہ

تمام ساکنان جزیرہ کو تقسیم کردے کہ ہر ایک شخص دانہ ہاے تخم اپنے اپنے مکان مین بو دین اور قدرت الہی کا تماشا دیکھین فضل الہی سے تمام سکان
مردمان جزیرہ سے رفع ہو جائیگی ایدا اور اس تخم کا خواص یہہ ہے کہ جس مکان مین اس تخم سے درخت پیدا ہوگا وہ جانور عجیب الخواص وسطرف سے
نہین گذریگا اور اگر جا بجا کبھی گذر ہی گیا اوسکی سایہ کی تاثیر بالکل جاتی رہیگی ایدا اور جو درخت تخم مذکور سے پیدا ہوتا ہے اوسکا نام یہان اصعرہ ہے
شدید الشداد نے وہ خریطہ لیا اور بار دگر اوس بزرگ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا اے واقف اسرار الہی حضرت کے ارشاد کو مینے تسلیم کر لیا مگر مین
یہہ التماس کرتا ہون کہ آفاق شاہ میرے قول کو کسطرح باور کریگا تا وقتیکہ اس تخم سے درخت پیدا ہو اور شاخ و برگ نکلین اور اوس طایر کی
آنیکا موسم بہی آئی اور مردمان جزیرہ سے کوئی شخص بار دگر بسبب سایہ جانور مبتلائی مرض ہو جائے اور پہر اوس درخت کی تاثیر سے تندرست ہو
اوسوقت البتہ آفاق شاہ میرے قول کی تصدیق کرے اور مسلمان ہو لا اقل اس طول عمل کو ایک مدت اور زمانہ دراز چاہیے یعنی کم
از کم ایک سال کا عرصہ ضرور درکار ہوگا اور مین خیال کرتا ہون کہ جبھی اس جزیرہ مین ایک روز کا قیام بہی ایک سال کی برابر گذرتا ہے کسواسطیکہ
مین اردوی معلی مین جلسہ کتاب خوانی کو چہوڑ کر آیا تہا یقین ہے کہ اس عرصہ تک تاریخ الاعظم شاہنامہ خورشید ہی ختم ہو جائیگا اور مین اوسکی
استماع سے محروم رہجاونگا بہر صورت مجہی جلد جبل علی مین پہونچنا چاہیے کہ جشن کتاب خوانی مین شریک ہو جاؤن اگرچہ حضرت نے میرے
حال پر توجہ بلیغ مبذول فرمائی ہے اور میری درد کی دوا بلکہ تمام ساکنان جزیرہ کی درد کا علاج عنایت کیا ہے مگر مین اپنی تعجیل وتاخیر کا کیا علاج
کرون درویش جب یہہ کلمات سنکر ہنسا اور ایک اسم جلیل پڑہکر سوی آسمان پہونکا چار ساعت منقضیہ کے بعد طایران بزرگ کی پرواز کی آواز
شدید الشداد کے کان مین آئی اور ناگاہ ایک جفت طایران عجیب وغریب پرواز کنان بالای ہوا سے وہان پہونچی اور اوس بزرگ کے
روبرو ایک سنگ بلند پر بیٹہہ گئی شدید الشداد نے دیکہا کہ وہ جفت جانور بقد کرگس کلان تہی اور بعض بعض اعضا اونکی زغن و کرگس اور
خروس سے مشابہ معلوم ہوتی تہی چنانچہ مثل خروس کی دونون کی سر پر تاج بہی تہا اور دونون جانوران مذکور کا رنگ بحصہ مساوی نصف سیاہ
اور نصف سفید تہا گویا ایک خط وسط دماغ سے تا دم اسطرح کہینچ دیا ہے کہ جس سے رنگ کی بلا تفاوت دو حصی ہوگئی ہین اور طرفہ تر یہہ بات تہی کہ
دونون جانور دست راست کی جانب سے سفید رنگ اور دست چپ کی طرف سیاہ مطلق تہی باقی اونکی صورت و شکل و سراپا جسم اسقدر
مہیب و خوفناک تہا کہ اوسکی مشاہدہ سے خواہ مخواہ دل پر خوف و بیم پیدا ہوتا تہا شدید الشداد نے اوس بزرگ سے پوچہا حضرت یہہ کس قسم
کے جانور ہین کہ انکی اشکال دیکہنے سے ایک نوعی دل پر وحشت معلوم ہوتی ہی اوس بزرگ نے کہا اے جوان یہہ وہی طایران عجیب نر و مادہ
ہین جنکی سایہ سے وہ مرض فالج حادث ہو جاتا ہے اور مردمان جزیرہ اس بلا مین مبتلا ہین ایدا اور یہہ دونون نر و مادہ عجیب الخلقت ہر سال شعبان
ماہ مین پرواز کرتی ہین اگر کسی شخص پر انکا سایہ بہنگام پرواز گرتا ہے وہ شخص فی الفور مرض فالج مین مبتلا ہو جاتا ہے شدید الشداد نے
آہستہ اوس بزرگ سے کہا اگر حضرت اجازت دین مین دونون نر و مادہ کو ایک ہی ضرب تیغ سے ہلاک کر دون کہ تمام عمر کا قصہ ہی پاک
ہو جائی اوس بزرگ نے کہا اے جوان دلاور تم ان طایرون کو مثل جانوران مسخر نہ سمجہو یہہ جانور ایسے نہین ہین کہ کوئی تیر و تیغ ان
انکی جسم پر کارگر ہو جائی و رامی ازین یہہ دونون بزور اقبال و شوکت دارا سامی اعظم یہان آئی ہین ورنہ انکو آنی کو کیا تعلق اور کسیکی مجال تہی
ہی کہ ان طایرونکو دیکہسکی ہان جس شخص پر قہر الہی و غضب یزدانی نازل ہوتا ہی وہی شخص پر یہہ طایر اپنا سایہ بال ڈالتی ہین چنانچہ اس جزیرہ کی
باشندون سی اکثر امور نافرمانی صادر ہوئی تہی کہ یہہ طایر بحکم ربانی اس سرزمین مین موجود ہو گئی اور ہر سال مردمان جزیرہ پر اپنا سایہ بال وپر ڈال
جاتی ہین اور ہمیشہ اسے جزیرہ کی کوہستان مین ساکن رہتے ہین ایدا اور تم نے ان طایرونکی حقیقت سن لی اب یہہ سمجہو کہ خدا تعالی کی لطف سے اس جزیرہ
مین پہنچا اور تمہاری فیض قدم سے اہل جزیرہ کو شرف حاصل ہوا گا ہماری ... مردمان ... مسلمان ہونگے ... اور اقبال
... اس جزیرہ سے رفع ہو جائیگا اور اللہ جل شانہ مردمان جزیرہ کی گناہ ... معاف ... اس سرزمین ... کرے

اس مرض مہلک مین مبتلا نہین ہونیکا شہید الشہدا اس روایت کو سنکر خاموش ہو رہا بعد ازان درویش حبیب نے ایک اسم بزرگ پڑھکر ان
طایرون پر دم کیا اور کہا ای ابلق اسیر آگاہ ہو کر اب وہ وقت نہین رہا کہ تم اس جزیرہ مین اپنا مسکن و ماوا رکہو بلکہ تم اپنی نظر توجہ کو اس جزیرہ سے
اوٹہالو اور کسی دوسری سمت کو جہان حکم الہی اور فرمان ایزدی ہو چلی جاؤ اور جو متاع شفا خدا وند شفا بخش حقیقی نے تمکو عطا فرمائی ہے وہ میرے
حوالہ کرو بعد ازان اوس درویش نے ایک ظرف کلان پر از آب اون طایرون کی روبرو رکہدیا اون طایرون نے نوبت بنوبت اوس آب مین استفراغ
کیا اور بجناح سرعت پرواز کر گئی وہ بزرگ اوس ظرف آب کو اوٹہا لایا شہید الشہدا نے دیکہا کہ وہ آب مثل یخ کی بستہ ہو گیا تہا اور رنگ پانی اوس
ظرف مین دو رنگ تہا یعنی نصف سیاہ اور نصف سفید بحصہ مساوی نظر آیا شہید الشہدا اس تماشای عجیب کو دیکہکر نہایت متحیر ہوا اور اوس
بزرگ سے پوچہا ای واقف اسرار الہی اس معاملہ تازہ کا حال بہی ارشاد فرمانا چاہیئے کہ یہہ کیا تماشای نادر مجہی نظر آیا درویش حبیب نے کہا ای دلاور
تم اس آب بستہ کو جو مثل سنگ و یخ کی ہو گیا ہے اوٹہالو اور اپنے پاس بحفاظت رکہو اور مطلع رہو کہ جس درخت سے وہ عرق پر تاثیر نکلتا ہے
اور مریض شفا پاتی ہین آب منجمد کو وہان لیجانا بعد ازان اوس درخت کی گرد تم چند حوض وسیع و کلان تیار کروانا اور درخت مذکور کی بیخ کو اسقدر
تراش دینا کہ ایک سوراخ کلان ہو جاوی آنگاہ اس آب منجمد کو ایک منقل مین رکہکر اوس سوراخ درخت مین رکہدینا اور دہن سوراخ گل و سنگ
سے بند کرنا بعد ایک ساعت کی درخت مذکور سے اسقدر عرق نکلیگا کہ تمام حوض لبریز ہو جاینگی یعنی ہر شاخ و برگ اور رگ و ریشہ سے قطرات عرق
ٹپکنے لگینگی اوسوقت تم اجازت دینا کہ تمام مردمان جزیرہ حاجتمند ظرف و سبو عرق سے بہر لین اور مردمان مریض کی استعمال مین لائین اور تین روز
متواتر درخت مذکور سے وہ عرق مثل قطرات باران ٹپکتا رہیگا ہر روز ساکنان جزیرہ مبتلای مرض حوض مذکورہ مین غسل کرین اور بقدر حاجت
عرق کو پیجائین انشاء اللہ تعالی مردمان مریض کو صحت و شفا حاصل ہوگی اور اس تین شبانہ روز مین اسقدر عرق درخت سے نکلیگا کہ جملہ ساکنان
جزیرہ کو کفایت کرجائے آنگاہ تم وہ تخم ملک آفاق شاہ کو دینا کہ چند تخم اپنی محلسرا مین بودی اور باقی ساکنان جزیرہ کی حوالہ کری کہ ہر ایک شخص اپنے مکان مین
تخم مذکور کو بودی اور کسیقدر تخم تم بہی لیجانا تمہاری کام آئینگی اور وہ عرق و درخت جسقدر تمکو مطلوب ہو لیجانا ہر گاہ ساکنان جزیرہ کو اوس مرض سی
صحت ہو گئی ملک آفاق شاہ بصفائی دل و خلوص نیت مسلمان ہو جائیگا اور ساکنان جزیرہ کو بہی مسلمان کریگا ای دلاور بس تم یہانسی تشریف لیجاؤ اور
اس کار خیر مین مصروف رہو مگر تمکو یاد رہے کہ جسوقت تم یہانسی فرصت پا کر ارومی سغلی مین پہونچو گی وہان عجیب ہنگامہ شور و شر برپا ہوگا اور شاہزادہ
معز الدین کو ایک بلائی سخت مین مبتلا پاؤ گی اگرچہ مآل کار بخیر و خوبی ہے بفضل الہی سے وہ بلائی ناگہانی اونہی ایام مین ایک بزرگ خاصان درگاہ
کبریائی کے فیض قدم سے رفع و دفع ہو جائیگی لیکن چند روز اوس شہریار عالی وقار پر سخت گذرینگی یہان تک کہ اہل لشکر کو اوسکی زندگی کی
امید قطع ہو جائیگی بہر حال جسوقت تم لشکر مین پہونچو اوس بزرگ نجستہ صفات سے میرا سلام کہدینا اور صاحبقران اکبر سے بہی میری ارادت مندی کا
اظہار کرنا اور سلام نیاز پہونچا دینا القصہ شہید الشہدا جہان پہلوان نے درویش حبیب کا پیام قبول کیا لیکن اس حال غم آگین کو سنکر مضطر
و پریشان ہوا اور اوسی حالت پریشان خاطری مین درویش حبیب سے رخصت ہو کر پائین کوہ آیا اسد فیہ فراز کوہ پر کسی شیر و پلنگ جانوران موذیہ کو
نہ دیکہا بفراغ خاطر طی مسافت کرتا ہوا تیسری روز شہر آفاقیہ مین پہونچا مصقال و صیقال دونون سپہ سالار آفاق شاہ کے پاس گئے اور جہان
پہلوان کے آنیکی آفاق شاہ کو اطلاع دی اور تمام سرگذشت کو نقل کیا اور یہہ بہی بیان کیا کہ ہم دونون بانشدرضا مسلمان ہو گئے آفاق شاہ
شہید الشہدا کی شجاعت و مردانگی کا حال سنکر محظوظ ہوا اور دل مین کہا ای آفاق الحق یہہ دلاور دوران ضرور بہ ید الغیب ہے اور اوسکی
آقای نامدار صاحبقران روزگار کا دین و آئین بہی برحق ہے بیشک اسیوقت سے اوس شہریار آفاق گیر کا حلقہ غلامی آویزہ گوش کر لیا اور تا دیدہ
اوسکی اطاعت قبول کی غرضکہ جسوقت آفاق شاہ نے شہید الشہدا کے تشریف آوری کا حال سنا استقبال کیواسطے گیا اور شہید الشہدا جہان
پہلوان سے بکمال فروتنی ملا اور اپنی بی اعتنائی کا عذر کیا اور بعد مصافحہ و معانقہ التماس کیا ای دلاور حالانکہ پیشتر دین اسلام بانشدرضا قبول کر لیا ہے

لیکن مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مین اپنے خلوص عقیدت سے زمرہ غلامان صاحبقرانی مین داخل ہوگیا ہنگام ملازمت تم صاحبقران اکبر کی
خدمت مین میری سفارش کرنا اسی دلاور اب تم اول مجہی دین اسلام کی ارکان تعلیم کرو جس سے میری عفو معصیت ہوجاوی پہر جو کچہہ ارشاد فرماؤ گی
بسروچشم بجا لاؤنگا جہان پہلوان نے آفاق شاہ کو کلمہ شہادت تلقین کیا آفاق شاہ بہی صدق دل سے مسلمان ہوگیا بعد ازان آفاق شاہ نے اپنے
اہل وعیال اور مردمان لشکر کو مسلمان کیا اور شدید الشداد کی خدمت کو بوسہ دیکر کہا اسی دلاور خدا تجہی جہان آفرین تجہی جزائی خیر عطا فرمائی
مین تمام عمر تیرا شکرگذار رہونگا کیا معنی کہ تیری فیض قدم سے مجہی یہہ دولت دارین نصیب ہوئی اب شہر مین تشریف لیچلو اور اوس خانہ تاریک کو
اپنے مقدم شریف سے نورآگین فرماؤ غرضکہ آفاق شاہ جہان پہلوان کو شہر مین لایا اور کمال تکلف وآرایش سے دعوت ومہمانی کا سرانجام کیا شدید الشداد
نے وہ تخم عجیب الخواص عطیہ درویش حبیب آفاق شاہ کو دی اور اوسکی ترکیب بتہا دی آفاق شاہ نی کچہہ تخم اپنے محلسرا مین بودیئی اور باقی ساکنان
جزیرہ کو تقسیم فرمائی دوسری روز جہان پہلوان مع آفاق شاہ وغیرہ سرداران لشکر اوس درخت کے پاس آیا جہان درویش حبیب نی پتہ ونشان
دیا تہا ہر گاہ یہہ خبر گرد ونواح آفاقیہ مین شایع ہوئی تمام ساکنان شہر وجزیرہ ادنی واعلی جوق جوق ظروف وغیرہ لیکر مجتمع ہوگئے قصہ کوتاہ شدید الشداد
نے بدستور مذکور درخت کی تنہ مین سوراخ کیا اور اوس ابے تجہر کو منقل آتش پر رکہکر سوراخ درخت مین بند کر دیا اور چند حوض وسیع وکلان
درخت مذکور کی گرد وپیش پختہ وسنگین بنوا دئی اور خود مع آفاق شاہ کی اوسی مقام مین خیمہ زن رہا اور تمام شب آفاق کی صحبت مین بحرف وحکایات
بسر کی علی الصباح جہان پہلوان نے دیکہا کہ درخت مذکور کی شاخ وبرگ اور ہر رگ وریشہ سے عرق نکلنا شروع ہوا اور اسقدر عرق نکلا
کہ شام تک تمام حوض لبریز ہوگئی اور مردمان حاجت مند وغیرہ نے ظروف وسبو بہر لئی غرضکہ تین روز یہی حال رہا کہ حوض مذکور عرق سے
لبریز ہوجاتی تہی اور ساکنان جزیرہ مریض وغیر مریض ظروف بہر لیتے تہے اور غسل ہی کرتے تہے اور اوس مرض سے نجات پاکر اول شدید الشداد
کے دست حق پرست کو بوسہ دیتے تہے بعد ازان ہر ایک متنفس اہل جزیرہ بصفائی دل دین اسلام مین داخل ہوتا تہا حاصل کلام
چالیس روز کے عرصہ مین تمام جزیرہ اسلام آباد ہوگیا بعد ازان شدید الشداد نے بہی چند سبو وظروف بہر لئی اوس عرق سے بہر لئے اور
ساعت سعید مین مع آفاق شاہ ومصقال وصیقال بجمعیت پچاس ہزار سوار جرار آفاقیہ سے روانہ ہوا اور بعد طے منازل اول قلعہ حنا
مین پہونچی جو دیار دیلم کی سرحد مین واقع ہے اور اوس قلعہ مین سمعاج کی طرف سے ایک نایب رہتا ہے شدید الشداد نے سمعاج
اژدر در کا رقعہ مہری اوس قلعدار کے پاس بہیجدیا اور چند شیشہ عرق بہی رقعہ کے ساتہہ بہیجی اور تمام ترکیب استعمال زبانی کہلا بہیجی قلعہ دار اون
شیشہ ہائے عرق کو مع اوس رقعہ کی حرمسرا مین لیگیا اور منورہ بانو کو ترکیب استعمال سے آگاہ کر دیا اور کہا ای ملکہ انشاء اللہ تعالی بمجرد
استعمال اس عرق کی وہ مرض مہلک تم سے مفارقت کر جائیگا اور تم ایسے صحیح وتندرست ہوجاؤگے گویا ازسرنو شکم مادر سے پیدا ہوئی
ہرگاہ منورہ بانو نی عرق مذکور کو دیکہا اور یہہ حال سنا نہایت خورسند ہوئی کسواسطی کہ مدت دراز سے بسبب مرض مہلک اسقدر مایوس
ومحزون تہی کہ اپنی زندگی کو بدتر از مرگ جانتی تہی اس عرق کی آنے سے منورہ بانو کو مسرت بالائی مسرت حاصل ہوئی اور شدید الشداد
کے احسان کا شکر ادا کیا راوی کہتا ہے کہ بعض مورخان صادق القول نے لکہا ہے کہ منورہ بانو کے دل مین اوسی روز سے
شدید الشداد کی محبت پیدا ہوگئی اور وہ محبت رفتہ رفتہ بمنزلہ عشق کی پہونچی چنانچہ بعد شفا پانی کی منورہ بانو نی ایکروز اپنی زنان
خدمتگذار سے کہا مین اس جوان عالیشان کا کسی طرح شکر احسان ادا نہین کرسکتی اوس دلاور نی میرے ساتہہ ایسا سلوک واحسان
کیا ہے کہ تمام عمر میری لوح سینہ پر نقش رہیگا گویا اوس جوان نی میری جان بخشی کی ہے کیا معنی کہ اگر وہ نہین اس مرض سی تنگ آکر
اپنی جان کو ضرور ضایع کر دیتی خداوند اوس جوان کو جزائی خیر عطا کرے لیکن مین حیران ہون کہ اس جوان کی احسان کا کیا تلافی کرون
پیچ یہہ ہے کہ اگر وہ عالیقدر اس سلوک کے عوض مجہی اپنی کنیزی مین لی لی مین ہرگز عذر روا نکہ نہین کرینگے بلکہ اوسکی خدمتگذاری کو اپنا فخر سمجہونگی

قصہ مختصر منورہ بانو نی اوس عرق مین غسل کیا بمجرد استعمال وہ مرض ایسا دفع ہوگیا کہ نام و نشان تک باقی نہین رہا بلکہ منورہ بانو کا
رنگ بشرہ اور حسن دلاویز اول سے بہتر نکل آیا منورہ بانو اپنے صحت سے نہایت خوش ہوئے اور اوسیوقت قلعہ دار کی معرفت شکریہ
ادا کیا اور کہلا بہیجا ای دلاور اگر تمکو منظور ہو مین بہی تمہارے ہمراہ اپنی خالو سجاج کی پاس چلون قلعہ دار نے منورہ بانو کا پیام شدید الشداد کے
پاس پہونچایا جہان پہلوان نی کہا اگرچہ ملکہ کی ہمراہ چلنے مین کچہہ مضائقہ نہین ہے مین بسر و چشم ہمراہ لیچلونگا مگر میری یہہ رائی ہے کہ مین
بسبب کار ضروری کے پیشتر جاتا ہون اور تم ملکہ کو عقب سے روانہ کردینا پس اب تم جاؤ اور میری طرفسے ملکہ کو یہی جواب دیدو قلعہ دار یہہ جواب
لیکر منورہ بانو کی پاس آیا اور جواب مذکور سنا دیا منورہ بانو نی اس رائی کو پسند کیا اور اپنے سفر کی تیاری مین مصروف ہوئی غرضکہ
شدید الشداد نے اپنے کام سے فرصت پاکر روانگی کا عزم کیا ہرچند شدید الشداد کو بہ شوق کے جمال جہان آرا دیکہنے کا ولولہ دل مین پیدا ہو
کہ ایکدم جلوہ حسن دلدار کا نظارہ کرے اور دل افسردہ کو شمیم گیسوئی عنبرین سے تازگی بخشی مگر عقل دوراندیش مانع ای چار و ناچار اردوے
معلی کو روانہ ہوگیا

اب راوی بار دگر دو کلمہ جمشید پلید کی اور تغیر حال لشکر اسلام کا بیان کرتا ہے ؎

سخن سنج دانائی شیرین کلام ٭ چنین داد این داستان را انتظام ٭ راویان حکایت غم اندوز و ناقلان روایت جگر سوز اس داستان ملال انگیز کو
اسطرح بیان کرتی ہین کہ جمشید پلید علیہ اللعنت والعذاب کا اب یہہ حال ہے کہ جسطرح خانہ تاریک کو چراغ صبح گاہ بے خاموشی کیوقت روشن
رکہتا ہے وہ نابکار بہی اسیطرح اپنی وقت آخری کو بکر بہ نشاط و انبساط بسر کرتا ہے یعنی اوس ملحد نے ایسا عروج پایا اور وہ جاہ و منزلت حاصل
کی ہے کہ سلاطین ذیشان اوسکی مطیع و منقاد ہوگئی اور اوس پلید کا مرتبہ شاہی بہی حد اعتدال سے گذر گیا انجام کار اوس ملحد لی ظلم و ستم
اور آزار رسانی پر کمر باندہی اور ظلم و تعدی کا درجہ بہی حد سے تجاوز کر گیا بمقتضائی آیۃ کریمہ **فقد حقت علیہ کلمۃ العذاب** یعنی
؎ چو تیرہ شود مرد را روزگار ٭ ہمہ آن کند کش نیاید بکار ٭ یعنی وہ نابکار لشکر اسلام کے ساتہہ ایسی ظلم و تعدی سے پیش آتا ہے کہ تحریر
و تقریر سے باہر ہے اور وہ لعین اپنے زعم باطل مین یہہ سمجہتا ہے کہ شاہزادہ معز الدین نامدار اوس حالت بیہوشی مین مبتلا ہے اور دلاوران
اسلام زخمداری کی علت مین پڑی ہوئی ہین اب لشکر مین کوئی دلبر ایسا باقی نہین رہا کہ میری شمشیر سحر تاب کا جواب دیسکے اور واقعی یہی
صورت ہے کہ کسی پہلوان کو اوسکی مقابلہ کی تاب نہین ہے اس شکل مین وہ نابکار جسقدر نخوت و غرور کرے بجا ہی چنانچہ اسی سبب سے
جمشید کو ظلم کی جرائت و قدرت زیادہ ہوئی ہے اور وہ مردک اپنے دل مین سمجہتا ہے کہ مین ایکدن مین لشکر اسلام کو قلع و قمع کردونگا
کیا ہستی کہ لشکر بی سر کا پامال کرنا کیا مشکل ہے غرضکہ جمشید اسی جرائت و حوصلہ پر ہر روز لشکر مین طبل جنگ بجواتا ہے اور لشکر اسلام کے
مقابل صف آرا ہوکر طرح طرح سے زبان طعن و تشنیع دراز کرتا ہے اور اہل لشکر کے آزار رسانی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرتا لیکن
فی الحال جنگ و جدل کی یہہ شکل واقع ہوئی ہے کہ گاہی ایک ایک جوان کینہ خواہ دونون جانب سے رزمگاہ مین آتی ہین اور شام تک
سرگرم پیکار رہتے ہین ہرگاہ وہ ملحد اپنے مردان لشکر کو مغلوب دیکہتا ہے طبل بازگشت بجوا دیتا ہے اور کبہی کبہی خود ہی میدان جنگ مین
آکر پہلوانان اسلام کو اوسی شمشیر سحر تاب اور تیغ افسون دمیدہ سے مجروح کرتا ہے تا اینکہ چند روز کے عرصہ مین اوس ظالم نے بہادران نصرت
شعار کو مع امیر مجاہد الدین و امیر جلال الدین وغیرہ مجروح کیا مگر اب چند روز سے وہ ملحد بسبب جوش دوستی کی تکلیف حرب و ضرب کو گوارا
نہین کرتا بلکہ رزمگاہ مین جانی سے اپنے کسرشان جانتا ہے اسلئی چند روز سے میدان جنگ مین نہین آیا اور سلاطین بارگاہ کو جنگ و
حرب کی اجازت دی ہے اور ہر ایک سے کہا ہے کہ تم ہر روز معرکہ مصاف گرم کرو چنانچہ اشبوط و نجاشی وغیرہ طبل زدہ میدان مین
آکر اپنے پہلوانان لشکر کو رزمگاہ مین بہیجتے ہین اور جمشید برج جہان نما سے جنگ کا تماشا دیکہتا ہے اسطرف لشکر اسلام مین یہہ کیفیت ہے
کہ وقت کارزار پیران سن رسیدہ جوانان تنومند عفریت پیکر کے مقابلہ مین جاتی ہین اور قتل ہوتی ہین چنانچہ لشکر کفار سے ہجوم مدعی

اور القوم مصری وغیرہ پہلوانان قوی ہیکل دیوسیرت میدان مین آئی اور اونکی مقابلہ مین جناشی خان وعبدالکریم وسالارخان
وغیرہ بناچاری ومجبوری بادل ناخواستہ گئے اور مجروح ہوئی الغرض اب لشکر اسلام مین دعا ومناجات پر ایام گذاری ہوتی ہے
کوئی شخص جنگ وپیکار کی لائق نہین رہا اور دلاوران لشکر کے یہانتک ہمت وطاقت صلب ہوئی ہے کہ حربہ ہاتہہ مین اوٹہانا
درکنار دعا والتجا کی لئے بہی ہاتہہ نہین اوٹہا سکتے دلاوران اسلام جنگ وحرب سے اسقدر تہکی ہین کہ اونمین جرأت وحوصلہ باقی نہین رہا
یوماً فیوماً لشکر کا حال غیر ہوا جاتا ہے اب لشکر اسلام پر عرصہ کارزار تنگ ہے اور تمام اہل لشکر ادنی واعلی ہر وقت درگاہ قاضی الحاجات
سے استعانت کی ملتجی ہین کہ الہی اپنی فضل وکرم سے اس لشکر کو حفظ وامان مین رکہہ اوسطرف دلاوران مجروح کی تکلیف جراحت سے
حالت ایسی تباہ ہے کہ ہر ایک اپنی زندگی سے تنگ ہے یعنی وہ زخم وجراحت کسی طرح مندمل نہین ہوتی بلکہ سوزش وتکلیف روز بروز
ترقی کرتی ہے ادہر صاحبقران اکبر اوسی حالت غشی وبیخودی مین خاموش ولب بند افتادہ ہے آب ودانہ تک حلق مین نہین جاتا
اور کسیوقت ایک لحظہ بہی چشم وا نہین ہوتی ہر طرحسی علاج وتیمار ہوتا ہے مگر کوئی صورت فائدہ کی نظر نہین آتی مدار حیات وزندگی اوس شہریار
عالی وقار کا فقط یوہی سبب پر منحصر ہے حکمائی صادق اور طبیبان مسیحا نفس بہی چارہ سازی سے تنگ اگئی صدہا علاج کئی کچہہ فائدہ بخش
نہوا اب جملہ حکما متفق اللفظ یہی کہتے ہین کہ معاملات تقدیری اور کارخانہ قضا وقدر مین کسیکو دخل نہین ہے معلوم نہین کہ خداوند سبحانہ وتعالی
کو کیا منظور ہے اس باب مین ہرگز جائی دم زدن نہین ہے ع تا در نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست * سودی ندہد یاری ہر یار کہ ہست
غرضکہ صاحبقران اکبر کی حالت کو دیکہکر ہر ایک مایوس ونا امید ہے اس عرصہ مین ابوالحسن جوہری نے چندبار حکیم قسطاس کی تلاش مین
کوشش کی اور طلسم کی طرف گیا مگر کہین راہ طلسم کا سراغ نملا مجبور ومایوس ہوکر ناکام چلا آیا ورای ازین بدر عالم نجم ہر وقت وہر لحظہ
زائچہ طالع کو دیکہتا رہتا ہے کہ مآل کار اس علالت کا کیا ہوگا مگر بجز اسکی اور کچہہ حال دریافت نہین ہوتا کہ انجام بخیر وخوبی ہے جسقدر بدر
عالم نی چاہا کہ زیادہ تر بتوضیح اس حال کو دریافت کرے ہرگز میسر نآیا بلکہ بعض وقت عمل زائچہ ہی دل سے سہو وفراموش ہو جاتا تہا یا حساب
مین کچہہ ایسی غلطی واقع ہوتی تہی کہ تمام احکام غلط ہوجاتی تہی چار ونا چار زائچہ کو رکہکر دست بدعا ہوتا تہا کہ الہی تو رحم کر معلوم ہوتا
کہ ابہی وہ وقت صحت نہین آیا بمقتضائی کل امر مرہون باوقاتہا یعنی ہر ایک کام کا ظہور مین آنا ایک وقت خاص پر معین
ومنحصر ہے قطع نظر اسکی بغیر حکم ربانی کوئی امر ظہور مین نہین آتا اور نہ کسیکی قدرت ومجال ہے کہ تقدیر الہی اور مشیت ایزدی مین دخل
دے سکے قصہ مختصر ایک شب پہر جمشید کے لشکر مین طبل جنگ بجا اور دوسرے روز بعد صف آرائی القیموس کے لشکر کا ایک
پہلوان دیو پیکر سمکال زنگی لاف کنان رزمگاہ مین آیا لشکر اسلام سے سیدی احسن کہ ایک دلاور بی بدل تہا اوس گبر خونخوار کے مقابلہ
مین گیا سمکال نی ایک ہی ضرب سخت مین احسن کا شانہ قلم کر دیا بعد ازان سمکال نی باواز بلند کہا ای اہل اسلام تم نے میرے
حرب وضرب کو دیکہا کہ تمہاری پہلوان لشکر کو کس آسانی سے مجروح کیا ہے اب تم تماشا دیکہنا کہ مین اسی صفائی دست سے تمام
تمہاری مردان لشکر کو قتل ومجروح کرونگا اب جلد تر کسی اجل رسیدہ کو بہیجو غرضکہ اہل اسلام اوس گبر کی لاف وگزاف سنتے تہے اور
کسی پہلوان مین جرأت نتہی کہ میدان مین قدم رکہی چار ونا چار سلم نامی کہ ایک جماعت کا افسر تہا اوس دیو سیرت کے مقابلہ مین گیا
ہرگاہ نوبت بجنگ وحرب پہونچی سمکال نی ایک عمود سلم کی سر پر اس زور سے مارا کہ اوس بیچارہ کا دماغ پاش پاش ہو گیا اور
اوسیوقت جان نکل گئی سمکال نی بار دگر کہا ای اہل اسلام اب کسی دوسری کو بہیجو ورنہ مجہی اجازت دو کہ مین تمہاری لشکر پر یورش
کرون اور بدم واحد اوس لشکر ہزیمت یافتہ کو پامال کرون اوسوقت اہل لشکر کا عجب حال تہا کہ پہلوانان لشکر بیم وہراس سے
مثل بید لرزتی تہی ناگاہ گوشہ بیابان سے ایک گرد تیرہ وخیرہ بلند ہوئی جب دامنہ گرد وا ہوا دیکہا کہ ایک نقابدار زرہ پوش

اسپ عربی نژاد پر سوار دس بارہ ہزار سوار کے جمعیت سے مسلح و مکمل چلا آتا ہے ہرگاہ وہ نقابدار میدان معرکہ کی قریب پہونچا ایک لمحہ گوشہ
میدان مین صف بستہ استادہ ہوا بعدازان بلا استفسار حال مرکب کو جولان دیکر سمکال بدسگال کی روبرو آیا اور نعرہ مردانہ مار کے بانگ
ای حرامزادہ نابکار تو اس نامردی پر میدان کارزار مین ایسی لاف و گزاف مار رہا ہے کہ مردان گردن کش کا وجود تک پردہ عالم سے
گویا مٹا دیا ای نابکار بحود مغرور تو نہین جانتا کہ دلیران فیل افگن و بہادران شمشیر زن ایسی ایسی صفحہ روزگار پر موجود ہین جنکی شجاعت
و مردانگی کی سامنے رستم و اسفندیار بھی حساب مین ای حرامزادہ ہیچ مطلق ہے نبرد دلیران نگاہ دیدہ ہیچ خویشتن را پسندیدہ سمکال نی
کہا ای مفلوک گم نام تو کون ہے کہ خدا پرستون کی حمایت و پشت پناہی مین نکلا ہے نقابدار نے کہا ای گیدی تو نہین جانتا کہ مین تیرا
عزرائیل جان ہون اور یہہ تیری غلط فہمی ہے کہ تو مجھی خدا پرستونکا حامی جانتا ہے حالانکہ مین خدا پرستونکا دشمن جانی اور عدوی قلبی ہون
مگر اسوقت خاص تیری قتل پر مینے کمر باندھی ہے کسواسطیکہ مجھی تحقیق ہوگیا تہا کہ تو اقیموس زنگی کا پہلوان ہے اور مین اقیموس سے عداوت
قلبی رکھتا ہون اس سبب سے مینے تیری قتل کا عزم کیا اور بلا استفسار تیری قتل پر آمادہ ہوگیا اب تو بتا کہ تجہا دیکھون کیا جوہر دلاوری
رکھتا ہے اور کس دلیری و مردانگی پر لاف مارتا تہا سمکال نی کہا ای گیدی اول تو مجھی اپنا نام بتا کہ تو کون بلای صحرائی ہے اور شکل
زنان تو نی چہرہ پر نقاب کسواسطی ڈالا ہے نقابدار نی کہا ای قرمساق تو ہمارا ناصح ہے کہ اس قبیل کی باتین ہم سے پوچھتا ہے تجھی ہماری
نام و نشان سے کیا سروکار ہے اگر تجھی جنگ و حرب کی آرزو ہی کوئی حربہ آزمالی ورنہ میدان معرکہ سے چلا جا سمکال کو نقابدار کا کلمہ
سخت ناگوار گذرا اور حالت افروختگی مین کہا ای گم نام خبردار ہو مین اس عمود سنگین سے تیرے سر کو پاش پاش کرونگا یہہ کہکر سمکال نی
عمود پارہ کو بزور و قوت تمام نقابدار کی سر و گردن پر مارا نقابدار نی بآسانی ضرب عمود کو رد کردیا سمکال کا رنگ شدت غصہ سی تیرہ و تار
ہوگیا اور شمشیر خون آشام غلاف سے کہنچکر نقابدار پر حملہ کیا اور اس ضرب دست قوی سے نقابدار کی سر پر تلوار ماری کہ اگر بجای
نقابدار کوئی دوسرا مرد میدان ہوتا بلا شک و شبہہ چار پرکالہ ہوجاتا مگر نقابدار نی وہ شمشیر اوسکی ہاتھ سے چہینکر میدان مین پہینکدی
اور ایک تلوار اس چستی و چالاکی سی سمکال کی کمر پر لگائی کہ ایک ہی ضرب مین دو حصہ کردیا تسمہ تک لگا نہ رہا بعدازان باواز بلند
کہا ای اقیموس اب کسی دوسری اجل نصیب کو میری مقابلہ مین بہیج اقیموس نی ہمکال زنگی کو میدان مین بہیجا وہ بہی سگ و شغال
کے مانند نقابدار کی ہاتھ سے قتل ہوا اوسکی بعد سوفال زنگی میدان مین آیا نقابدار نی اوسے بہی بدستور مذکور قتل کیا جمشید جہان نما سے یہہ
تماشای جنگ دیکہہ رہا تہا اقیموس سے کہا ای شاہ زنگبار معلوم نہین یہہ نقابدار گم نام تیرے ساتہہ کیا عداوت باطنی رکہتا ہے اور یکایک تیرے
مخاصمت مین کہان سے پیدا ہوگیا اقیموس خود اس معاملہ مین حیران تہا کہ دفعتاً یہہ کیا بلای آسمانی نازل ہوگئی جمشید سے کہا ای خداوند
مین اس نقابدار کے حال سے مطلق آگاہی نہین رکہتا کہ یہہ مادر قحبہ بی نشان کون ہے اور مجہسی کیا عداوت و پرخاش رکہتا ہے اور اس خصومت
اس کا منشا خاص کیا ہے الغرض جب اقیموس کی لشکر سے کوئی پہلوان مقابلہ مین نہ آیا چار و ناچار نقابدار زرد پوش فتح و فیروزی
اپنی لشکر مین چلا آیا دوسری دن پہر بدستور معرکہ آرائی ہوئی علی الصباح نقابدار زرد پوش ساز و یراق حرب سے آراستہ ہوکر میدان کارزار
مین پہونچا اور بعد بجز و اشتلم اقیموس کے لشکر سے حریف مقابل طلب کیا اور کہا ای اقیموس جلد کسی اجل رسیدہ کو میری مقابلہ مین بہیج ورنہ
خود رزمگاہ مین قدم رکہہ کسواسطیکہ مین تیری مردانگی کا مشتاق ہون ہنوز یہہ نقابدار زرد پوش لاف و گزاف کرہی رہا تہا کہ گوشہ بیابان سے
ایک گرد اوٹہی اور دامنہ گرد سے تیس علم سیاہ نمودار ہوئی حاضرین معرکہ نی دیکہا کہ ایک نقابدار سیہ پوش سر تا پا آہن مین غرق مرکب صبا
رفتار پر سوار جمعیت تیس ہزار سوار مسلح و مکمل بجوش و خروش چلا آتا ہے غرضکہ یہہ نقابدار بہی میدان مصاف کی قریب پہونچا اور ایک طرف
صف بستہ استادہ ہوگیا ہرگاہ نقابدار سیہ پوش نی یہہ سنا کہ نقابدار زرد پوش اقیموس سے عداوت رکہتا ہے اور وہ فرد اس جوان سے فـ

جیسے پہلوانان اقیموس کو خاک و خون مین ملا دیا اور باج باردگر بعزم رزم آیا ہے بلکہ اقیموس کو اپنے مقابلہ مین طلب کرتا ہے یہہ حال دیکھ کر نقابدار سیہ پوش کو غضب دامنگیر ہوگیا اور بیتابانہ عنان مرکب کو رہا کر دیا اور شرارۂ آتش کی مانند نقابدار زرد پوش کی مقابلہ مین گیا اور ایک نعرہ مردانہ مارا کہ ای بدبخت مفلوک تو بہی یہہ قدرت و لیاقت رکہتا ہے کہ شاہزادگان کو اپنے مقابلہ مین طلب کرے ای مردک تو نہین جانتا کہ مین اقیموس زنگی کی مخلصان خاص سے موجود ہون تجہے اپنی جان کا خوف و اندیشہ نہین ہوا کہ تو اسقدر لاف و گزاف بہادری مارتا ہے خیر جو کچہہ ہوا سو ہوا اب اگر تو نی کوئی کلمہ زبان سے نکالا یاد رکہہ کہ تیرے حلق سے زبان نکال لونگا نقابدار زرد پوش نے کہا ای نامرد جہان تو کیا حوصلہ رکہتا ہے کہ میری طرف نظر بہی دیکہہ سکے معلوم ہوتا ہے کہ تیری صورت و شکل اسقدر زشت و کریہہ ہے کہ تو نی پردہ حجاب چہرہ پر ڈالا ہے بہمہ حال تو بہی اقیموس کی ہمجولی ایک سگ خارشتی معلوم ہوتا ہے اور کسی گوشہ مین جاکر [illegible] تو نی ہیا کیا اور میری مقابلہ مین آیا ہے ای مردک مین خوب جانتا ہون کہ تو اقیموس کی لشکر کے مردمان ارزل سی ہی ای حرامزادہ بس یہہ سامنے سے چلا جا تجہی تیری مقابلہ سی ننگ و عار آتی ہی اور یہہ قاعدہ کا ہے کہ مردان ہنر آزما حریف ہم پلہ سے جنگ کرتی ہین اور مردمان ارزل کی جنگ و مقابلہ سی اپنی کسر شان سمجہتے ہین نقابدار سیہ پوش نی کہا ای ولد الزنا تو اپنے دل مین کچہہ ہی خیال کر بہر صورت مین تیری جان کا ملک الموت ہون بس اب بکواس کم کر اور میری سامنے ہو سکے بیار آنچہ داری ز مردی نشان ؎ کہ در رزم کند است جامی زبان ؛ نقابدار زرد پوش نی ایک نیزہ جانستان نقابدار سیہ پوش کی سینہ مین مارا اوس نقابدار نی سنان نیزہ سے اوس ضرب کو دفع کیا اور ایک نیزہ نقابدار زرد پوش کی مارا بالآخر تا شام دونون نقابدار مردانہ و دلیرانہ باہم فنون مبارزت مین سرگرم مصاف رہے مگر کسیکو غلبہ میسر نہ آیا نقابدار زرد پوش نی کہا ای جوان اب شب تار بسر وقت آگئی آج رات کو آرام لو کل پہر بشرط خیریت مین اور تو سرگرم تلاش ہونگی نقابدار سیہ پوش نی کہا اگرچہ میرا قصد تہا کہ مین آج ہی معاملہ جنگ کو یکسو کردون مگر تیری مرضی نہین ہے خیر کیا مضائقہ ہے کل دیکہا جائیگا اور واقعی رات کا وقت بہی آرام و راحت کا ہوتا ہے بہتر ہے تشریف لیجاؤ کل حسب وعدہ علی الصباح بطلب میدان کارزار مین آنا القصہ دونون جوان حرب و ضرب سے علیحدہ ہو کر اپنے اپنے لشکر مین چلی گئی اوسطرف جمشید پلید برج جہان نجات یہہ تماشای جنگ دیکہہ رہا تہا نہایت متحیر ہوا کہ یہہ کیا معاملہ تازہ پیش آیا ہے مین چاہتا ہون کہ لشکر اسلام کا استیصال کردون مگر ہر روز ایک واقعہ تازہ ظہور مین آجاتا ہے اور خواہ نخواہ معاملہ جنگ کو طول ہوتا ہے طرفہ تر یہہ ہے کہ ان دونون فلک زدہ کا حال نہین کہلا کہ یہہ کم نام کون ہین اور باہم کیا پرخاش رکہتے ہین ان دونون مادر بخطا ازن صورت سے ناحق مجہی معطل و بیکار کر رکہا ہے اگر یہہ دونون درمیان نہ آتی تو مین ایک ہی روز مین بکمالات سختی اوس لشکر شریعت نشان کو پامال کر دیتا ابوحاکم نی کہا ای خداوند جمشید قربانت شوم خداوند کو ہر وقت یہی خیال رہتا اور جہانتک اس معاملہ مین تعجیل ممکن ہو بہتر ہے مبادا کوئی آفت تازہ ارضی و سماوی نازل ہو جاوی جمشید نے کہا ای ابوحاکم مین تجہی مژدہ دیتا ہون کہ معزالدین کی حیات مین فقط چند روز باقی رہتے ہین قریب ترین لمحہ کہ معزالدین کا رشتہ حیات قطع ہوگیا بس یہہ سمجہو کہ انفاس چند مستعار رکہتی ہین ابوحاکم نی فرط خوشی اور شوق سے جمشید کی آستین کو بوسہ دیا اور آنکہون سی لگایا جمشید نے ابوحاکم کو اس حرکت خوشی پر ایک خلعت عنایت کیا القصہ اوس شب پہر طبل جنگ بجا اور دوسری روز صبح ہوتے ہی لشکر دونون طرف آراستہ ہوئی اور دلیران جنگ جو ساز و یراق سے مسلح ہو کر رزمگاہ مین پہونچی لیکن نقابدار زرد پوش بسبب کسل و ثکان میدان مین نہین آیا اور نقابدار سیہ پوش [illegible] نعرہ زنان و لاف کنان بجوش و خروش رزمگاہ مین موجود ہوا اور وسط میدان مین استادہ ہو کر باواز بلند کہا ای اہل لشکر [illegible] آگاہ و باخبر اگرچہ مین اہل اسلام [illegible] رکہتا ہون مگر زیادہ تر [illegible] اور یہان [illegible] کا دشمن جان ہون مدعا یہ ہے کہ اول [illegible] کی لشکر کو [illegible] سے اون [illegible] ہی سمجہو لونگا

اسی اشہوط جلد تر کسی پہلوان کو میری مقابلہ میں بہیج کسواسطے کہ آج تیرا مددگار اور ہوا خواہ نقابدار میدان میں نہیں آیا میں جانتا ہون کہ وہ
نامرد میری ضربدست کی خوف و دہشت سے روپوش ہوگیا ہے بہرحال کسی مرد میدان کو بہیجا چاہیے بالآخر صعفوق دیلمی اشہوط اور جمشید سے
اجازت لیکر میدان میں آیا اور نقابدار سیہ پوش سے دست و بغل ہوگیا نقابدار نے صعفوق کو بہت تلاش میں مغلوب کر لیا اور خنجر آبدار سے
اوس کا سر تن بدن سے جدا کر دیا اسیطرح نوبت بنوبت اشہوط کی طرف سے چند پہلوان میدان میں آئی اور قتل و مجروح ہوئی جمشید
اس واقعہ سے نہایت بیدماغ ہوا اور کہا قسم ہے مجہی اپنے تقدیر کی میں ان نقابداران گمنام کی ہاتہ سے نہایت تنگ آیا ہون معلوم
نہیں کہ یہہ صعلوک گمنام زمین سے پیدا ہوئی ہیں یا آسمان سے نازل ہوئی ہیں ان نابکارون نے عجب ہنگامہ برپا کر رکہا ہے معلوم نہیں کہ
یہان آنے سے انکی غرض اصلی کیا ہے بہمہ حال یہہ دونون ولد الزنا ہر روز مجہی یورش سے مانع آتی میں حیران ہون کہ انکا کیا علاج کیا جاے
میں چاہتا ہون کہ خدا پرستون کی استیصال سے جلد تر فرصت ہو جاے مگر ایک نہ ایک نیرنگ تازہ وقوع میں آتا ہے غرضکہ وقت شام لشکر میں
طبل بازگشت بجا اور دونون لشکر اپنے خیمون میں داخل ہوگئی دوسری روز پہر وہی ہنگامہ برپا ہوا اور صحیحو دلاوران رزم خواہ میدان
کارزار میں پہونچی نقابدار زرد پوش نے سنا کہ روز گذشتہ نقابدار سیہ پوش نے اشہوط کے لشکر سے چند پہلوانون کو ہلاک و مجروح کیا یہہ سنکر دود
غضب اوسکی دماغ سے نکل گیا ایک حالت خشم و کین میں مرکب پر سوار ہوکر میدان جنگ میں آیا اور نقابدار سیہ پوش کو طلب کیا اور
کہا ای گربہی کل کی میدان اری میں تو نے میری عدم موجودگی میں چند مردان صعلوک کو خاک و خون میں ملا دیا شاید تو نے مجہی مردہ
تصور کر لیا تہا جو ایسی سفاکی پر کمر باندہی ای گیدی تو نہیں جانتا کہ میں اشہوط پہیر دیلم کا دست و بازو ہون نقابدار سیہ پوش نے کہا ای
احمق یہہ شکایت تیری بیجا ہے بس یہہ سمجہہ کہ عوض وار دگلہ ندارد اوس روز تو نے مردان القیصوس کو قتل کیا تہا کل میں نے بسبب حمایت
القیصوس کی مردان اشہوط کو قتل کیا تو افسوس نکر کیا معنی کہ تو بہی اشہوط کی ہوا خواہی میں دم مارتا ہے اوسی طرح میں تیری ہی گو شمالی
کرونگا ای مردک اب خبردار ہو جا اور میری حربہ کی پناہ کر دیکہون تو کیا جوہر مردانگی رکہتا ہے بالآخر دونون جوان کینہ خواہی میں
مشغول ہوگئی اور ایک نے دوسرے کی گریبان میں ہاتہہ ڈالا اور زورآزمائی میں در آئی صبح سے تا وقت نہاد ند سرافگندہ باہم دوال کمر
تہ تہنکیہ ہنگام زوال شمس اسیطرح سرگرم تلاش رہی کہ ہرگز غالب و مغلوب میں تمیز نہوئی اس اثنا میں جمشید بلید بشدت بیدماغی سی مرکب پر
سوار ہوکر رزمگاہ میں آیا اور دونون نقابدارون سے کہا ای نامردان جہان بس ہم نے تمہاری کشتی کا تماشا دیکہہ لیا اب تم علیحدہ ہو جاؤ
ہم جان گئے ہیں کہ تم دونون مرتبہ پہلوانی میں ہم پلہ ہو اس صورت میں کسی سے پشیم کندہ نہین ہوسکی بس دوال کمر کو چہوڑ دو اور
اسطرف دیکہو کہ خداوند خاص اس سبب سے میدان میں آیا ہے کہ تم دونون کو بصلح و آشتی برابر رکہے بس جلد تر جنگ و پیکار سے
دست بردار ہو اور مجہی سجدہ کرو کہ تمہارے عفو معصیت ہو جاے حالانکہ تم بہمہ وجوہ مرفہ حال معلوم ہوتی ہو باز ہم سرکار خداوندی میں تمہارا
مرتبہ کے لائق وجہ معاش مقرر ہو جائیگی ہر چند جمشید نے اونکو تنبیہ و تہدید کی لیکن وہ دونون ایسی سرگرم تلاش تہی کہ ہرگز جمشید کی
بات کا جواب ندیا اور یہہ بہی نجانا کہ کون فرمساق بکتا ہے جمشید زیادہ تر آشفتہ ہوا اور یکبار دونون کی دوال کمر میں ہاتہہ ڈالکر صدر
زین سے اوٹہا لیا اور بآہستگی زمین پر رکہدیا اور عہتر زرنگ مصری کو اشارہ کیا کہ دونون کو دست و پا بستہ لشکر میں لیجا عہتر زرنگ نے
دونون نقابدارونکی دست و پا باندہ لئے اوسوقت دونون جوان مجبور و مایوس ہوگئی اور کچہہ یارای سخن نہین رہا بعد ازان جمشید نے
حکم دیا کہ ای عہتر زرنگ ان دونون نابکارون کی چہرہ سے پردہ نقاب دور کردے کہ انکا روی سیاہ نظر آئی عہتر زرنگ نے دونونکی چہرہ سے
نقاب کو اوٹہا دیا جمشید نے دیکہا کہ ایک قہار بن اشہوط ہے اور دوسرا علقمہ القیصوس زنگی کا فرزند ہے اوسوقت جمشید نہایت متعجب ہوا
اور کہا ای نابکارو تم پر کیا آفت نازل ہوئی تہی کہ خواہ مخواہ باہم جنگ و جدل کرتی تہی شاید تمکو یہہ خبر نہین ہے کہ تمہاری پدران نابکار

میری اطاعت و خدمت مین شب و روز حاضر رہتے ہین اور مجہی اپنا معبود جانتی ہین اسی سبب سے خداوند نے اون دونونکو اپنی بارگاہ کا مقرب خاص
کیا ہے قصہ کوتاہ جمشید لطمل بازگشت ہوا اور ضابط و علقمہ کو ہمراہ لیکر بارگاہ مین داخل ہوا ہرگاہ اشبوط و اقیموس نے اپنے فرزندونکو
دیکہا فرط خوشی سے دونون نے عمامہ کو سر سے پہینکدیا اور اپنے فرزندونکو سینہ سے لگایا راوی کہتا ہے کہ مدت سے جمشید نے سلاطین بطیح کو داغ پیشانی نہین دکہایا تہا اس
سبب سے اشبوط و اقیموس کے دلمین کسیقدر فساد آگیا ہے اور دونون اپنے دین اصلی کی طرف میلان کرنے لگے اصل حقیقت یہہ ہے کہ خنار جادو نے اول ہی تاکید کی تہی کہ
اس داغ سحر کو ہفتہ مین دو مرتبہ دکہانا چاہیے کہ اسکی تاثیر اصل مین نقص واقع ہوگا جمشید نے چند روز سے غفلت کی اور داغ پیشانی کسیکو نہین
دکہایا اس سبب سے اشبوط وغیرہ کی اعتقاد مین کسیقدر ضعف آگیا ہے چنانچہ اشبوط نے کہا اے جمشید تجہی یاد ہوگا کہ مین بارہا یہی کہتا تہا ہون کہ خداوند
دیلم کو اپنے پیغمبر کی خاطر نہایت عزیز ہے تونے دیکہا کہ آج خداوند کی عنایت کا کیسا ظہور ہوا ہے یعنی خداوند نے فرزند پیغمبر گمشدہ کو خود بخود
پیدا کردیا اور وہ فرزند کس شان و شوکت سے یہان آیا ہے کہ خداوند ہی اوسی دیکہکر برسر حساب ہوا تہا اور دونون لشکرون پر اوسکی شان کا
حال کہل گیا اقیموس اس کلمہ کو سنکر بدمزہ ہوا اور کہا اے اشبوط دیوانہ ہوا ہے کیسا دیلم اور کسکی خداوندی یہہ سب سواع کام بخش کا ظہور قدرت ہے
کہ اوسنے اپنے بندہ خاص علقمہ کو مقرب خاص اور اپنا نظر کردہ کیا ہے اس سبب سے خداوندی اوس جوان گمشدہ کو مع تیری برادرزادی کے
میری پاس پہونچایا جمشید ان دونون کی کلام حماقت انجام کو سنکر دل مین ہنسا اور بظاہر چین بجبین ہوکر کہا اے قرمساقان حماقت شعار لعنت
تمہاری عقاید ضعیف پر تم اسقدر جلد خداوند سے منحرف ہوگئے اور اون خدای باطل پیکر سنگ کی تقلید کرنے لگے مین دیکہتا ہون کہ صاف و
صریح اون دیلم و سواع کی معتقدین چلی جاتی ہو اشبوط نے سترش روی کہا اے جمشید ایسی کلمات بی ادب و گستاخی اپنے ہماری خداوند کی
جناب مین زبان سی نکالتی نہین چاہین مبادا خداوند دیلم تجہی کسی آفت مین مبتلا کردے اقیموس نے کہا اے جمشید مجبور ہون کہ تیری حق صحبت
چندروزہ کا خیال مجہی آجاتا ہے ورنہ تو دیکہتا کہ مین ان کلمات ناسزا کی جواب مین دشنام ہای سخت دیتا افسوس ہی کہ کوئی پاس و لحاظ مالک آقا کے
جمشید نے کہا اے نابکاران سست اعتقاد بس خاموش رہو مجہی تمہاری قول و فعل کا کچہہ اعتبار نہین ہی کبہی تم دیلم و سواع کی معتقد یا ناپاک مین
داخل ہوئی ہو اور کبہی میری خاک پای مالی کرتی ہو اے نابکار یہہ کیا کہہ کہاتی ہو کون دیلم قرمساق اور کیسا سواع کام بخش مین تمہارا خداوند اصلی ہون
اور وہ قوت خداوندی رکہتا ہون کہ اسیوقت تم دونونکو نار جہنم مین پہونچا سکتا ہون اے ولدالزنا تم نہین جانتی کہ تمہاری عنان مرگ و زیست
میرے ہاتہ مین ہے اسیوقت میری ایک جنبش لب مین تمہارا کام تمام ہوجاتا ہے اشبوط اور اقیموس نے ہمزبان کہا اے جمشید تو کیا قدرت
خداوندی رکہتا ہے کہ کوئی امر جدید ظاہر کرسکے مرگ و زیست شے دیگر ہے یہہ سب خداوند دیلم و سواع کام بخش کی دست قدرت مین ہے
اور یہہ بہی اوسکی قدرت خداوندی کا کرشمہ ہے کہ ہماری خداوند نے طفیل اپنے پیغمبر و بندہ خاص کے تجہی اس مرتبہ اعلی کو پہونچا دیا ورنہ تو
ایک زنگی حبشی سے زیادہ تہا اگر خود اپنے اصل و حقیقت کو دل مین خیال کرے یہہ کلمہ سنکر جمشید پر ایک حالت غضب طاری ہوگئی جمشید نے
کہا اے مہتر زنگ ضابط و علقمہ دونون لقمہ حرام کو میری پاس لے آ کہ مین دونون کو اونکی پدران قرمساق کی روبرو قتل کرون تاکہ ان
نابکارونکو میری قدرت خداوندی کا تماشا نظر آئے اور یہہ قرمساق سمجہین کہ قدرت اسکا نام ہے مہتر زنگ نے فی الفور ضابط و علقمہ کو حاضر کیا
اوسوقت اشبوط و اقیموس کے رگ محبت اور مہر پدری نے جوش کیا اور بیتاب و بیقرار ہوگئے مگر دونون کو بجز خموشی یارای دم زدن
نہ تہا اور اپنے کلام حماقت انجام سے نادم و پشیمان ہوئے اور دل مین سمجہے واقعی اگر ہم اسوقت خموشی اختیار نکرین گے تو مشکل پیش آئیگی
کس واسطے کہ جمشید کو جواب دینے کی کسی طرح تاب و توان نہین رکہتے اور نکوئی پہلوان ہماری لشکر مین ہے کہ ہماری پشت پناہی کرےگا
بالآخر دونون اپنے کلمات بیوقوفی سے خفیف ہوئے اور اونکی خموشی اوسوقت اونکی حق مین مفید ہوگئی راوی کہتا ہے کہ ان دو
احمقون کی منحرف ہونیکا سبب یہہ تہا کہ وہی ہے کہ جمشید نے ایک ہفتہ سے داغ پیشانی نہین دکہایا تہا اس سے انکی اعتقاد مین

نقص و فساد واقع ہوا ہے غرضکہ شہوط اور القیموس نے کہا اس کو قدم بہ بہن ہوئی کہ اب کیا صورت نکالیں جو جمشید کا ملال و تکدر ہماری طرف سے
رفع ہو اور طرف نصرون و بکران بسبب عداوت سابقہ ہمیشہ گویا بار اسطالک دیتے تھے اور اوس پلید کا قہر و غضب زیادہ تر ہوتا تہا القصہ جب اس
قضیہ مہمل کو زیادہ طول کھنچا اوسوقت خونک غلام نے اپنی آقای منحوس ضار منکوس کو اس قصہ کی خبر کی اور مفصل و مشرح و قابل سنایا اب اوس
ولوس ضار منکوس کا حال سنو کہ وہ بد افعال چند روزتک جمشید کے پاس نہیں آیا اور بفراغ خاطر عیش و عشرت میں شب و روز بسر کرتا ہے
یعنی وقت حسب امکان تخلیہ میں ہنگام میخواری کبھی جمشید کے مدخولہ حیفہ ملعونہ کو اپنی صحبت میں بلاتا ہے اور اوس سے ہم بغل ہوتا ہے اور گاہے اپنے
غلامان خاص کو نوبت بنوبت ملا کر پس و پیش کی خدمت لیتا ہے ہرگاہ اس فعل شنیع سے اوس نا ہنجار کو فرصت ملتی ہے قرعہ و تختی لیکر استخراج احکام میں
مشغول رہتا ہے اور بموافق بیان خنار جادو کی صاحبقران اکبر کی ایام مرگ کو مقابل کرتا رہتا ہے اور ایک ایک ساعت نیک و بد کو شمار کرتا ہے گر ہیچ ہو
وہ نابکار خوش ہے کہ ہنوز زمانہ نحوری اوس شہریار شیرگیر کا منقضی نہیں ہوا اور گاہے اوس نابکار کو یہہ بھی خیال آتا ہے کہ اے ضار منکوس بقول خنار
اگر معز الدین اس صدمہ سخت سے ہلاک ہو گیا واقعی تمام عالم بلکہ پردہ دنیا بر جمشید کی شوکت مثل انوار خورشید پرتو فگن ہو جائیگا اور آوازہ اقبال
و شاہنشہی دور دور عالم میں پہیل جائیگا اور بالفرض و التقدیر اگر معاملہ دگرگون ہو گیا یعنی معز الدین اپنی یاوری بخت و اقبال سے صحیح و تندرست
ہو گیا اس صورت میں البتہ سخت مشکل و قباحت پیش آئیگی اور ایک جمشید کیا بلکہ اوسکی تمام متعلق و متوسل پامال ہو جائینگی اور کوئی متنفس زندہ
و سلامت نہیں رہیگا اے ضار منکوس تجہی بہی مآل کار اور انجام کا کچہ بندوبست کرنا چاہیے مبادا کوئی صورت بد پیدا ہو جاوے الحاصل جسوقت
خونک غلام نے شہوط اور جمشید کی گفتگوی تلخ کا بیان کیا ضار منکوس سمجہا کہ دونوں سلاطین کی عقیدہ میں اسی سبب سے ضعف آیا ہے کہ جمشید نے
ایک ہفتہ سے ہمارا داغ پیشانی نہیں دکہایا بیشک اثر سحر اونکی دل سے زائل ہو گیا ہے اور یہہ فساد اونکی عقیدہ میں اسی وجہ سے پیدا ہوا ہے غرضکہ
ضار منکوس اوسی فکر و تشویش میں جمشید کے پاس آیا ضابطہ اور علقمہ کو دیکہا کہ دونوں پہلو بہ پہلو ایک طرف بیٹھے ہیں اور جلاد شمشیر کشیدہ
اونکے سر پر استادہ ہے اسیطرح شہوط و القیموس کو حال مرگ میں مبتلا دیکہا کہ [illegible] قہر و غضب سے شہوط و القیموس کو گالیاں دیتے
رہا ہے ہرگاہ جمشید نے ضار منکوس کو دیکہا خاموش ہو گیا اور کسیقدر تعظیم دیکر استاد بدنہاد کو اپنے پاس بٹہالیا ہر اوسی کہتا ہے
کہ اب جمشید کا وہ دماغ بگڑا ہے کہ ہنگام دربار ضار منکوس کے سر وقد تعظیم نہیں دیتا البتہ موقع خلوت میں بدستور قدیم استاد کے
پاہی منحوس کو بوسہ دیتا ہے بلکہ شاگرد و استاد میں گاہ گاہ وہی صحبت قدیمانہ گرم ہوتی ہے اور دونوں اوسی حرکت فاعلی بیہودگی
مشغول کیا کرتے ہیں ہرگاہ ضار منکوس بارگاہ میں پہونچا اوس مردک نے اول جمشید کو سجدہ کیا جمشید ضار منکوس کے سجدہ
کرنے سے محظوظ ہوا اور کہا اے خلیفہ خداوند طبیعت مجردہ و اے پیغمبر خداوند ہم نے سنا تہا کہ چند روز سے تم علیل تہے بارے اب خیریت
سے ہو ضار منکوس نے کہا بہر حال خداوند کا شکر گذار ہوں بعد ازاں جمشید کے کان میں کہا اے ادرقیچہ تو اسقدر مغرور ہوا ہے کہ تو نے شاہ جادوان
کی ہدایت و پند کو یک لخت سہو و محو کر دیا اے کمبخت یاد کر شاہ جادوان نے کیا کہا تہا اے احمق تو ان سلاطین کو داغ پیشانی کسواسطے
نہیں دکہاتا کہ بار دگر اونکا عقیدہ درست ہو جاے میں جانتا ہوں کہ ان سلاطین کا قصور نہیں ہے بلکہ تو خود مردمان مطیع کو دانستہ منحرف کرتا ہے
غرضکہ ضار منکوس کی تہدید نے جمشید کو یاد دلایا اور اپنی حرکت سے پشیمان ہو کر کہا کہ واقعی بہنی ایک ہفتہ سے داغ پیشانی نہیں دکہایا تہا حالانکہ
خنار جادو نے تاکید کی تہی کہ جسقدر جلد جلد داغ پیشانی دکہاتا رہیگا بہتر ہوگا ورنہ اثر سحر میں نقص عارض ہو جائیگا الغرض جمشید نے
خفیف ہو کر اوسیوقت جلاد کو رخصت کر دیا بعد ازاں سامان میخواری منگایا اور استاد و شاگرد نے چند جام شراب لبریز زہر مار کیے
ضار منکوس نے کہا اے خداوند ایک ایک جام شراب ان سلاطین بندگان خاص کو بہی دینا چاہیے جمشید نے اول نصرون و بکران نابکار
و غیرہ کو جام شراب دیا اور شہوط و القیموس کے دینے میں اغماض کیا ضار منکوس نے کہا اے جمشید طریق انصاف سے بعید ہے کہ اول جام شراب بیہودگی

اگرچہ یہہ چاہیے قصوروار ہین لیکن نہ اسقدر کہ جام شراب خداوند کے عطیہ سے بہی محروم رہین یہہ کہکر ضمارسنکوس نے دو جام شراب
بہری اور ایک جام اپنے ہاتہہ سے اشبوط کو پلایا اشبوط نے جام شراب پیکر جمشید کو سجدہ کیا بعد ازان دوسرا جام القیموس کو دیا اوس نا بکار
نے بہی بعد سجدہ جام شراب پی لیا بعد اسکے طبعی نے ضمابطہ و علقمہ کیطرف دیکہکر کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ دونون جوان پسران اشبوط
و القیموس ہین اے خداوند جمشید ان دونون سے کیا خطا و گناہ سرزد ہوا کہ یہہ مورد عذاب خداوندی ہوے ہین اگرچہ خداوند کا غضب بعض
وقت سبب و بے سبب بہی بندون پر نازل ہوتا ہے شاید انسے بہی کوئی گستاخی و بے ادبی خداوند کی شان مین سرزد ہوئی ہے کہ یہہ
دونون غضب خداوندی مین مبتلا ہوے ہین یہہ حال مین جانتا ہون کہ ضمابطہ و علقمہ دونون جوان یلان خداوند اور پہلوانان طبیعت مجرود
ہین اسی سبب سے ان گم شدہ گان مفقود الخبر کو بار دگر خداوند طبیعت مجرود نے پیدا کر دیا اور اپنے فرزند کی خدمت مین بہیجا ہے
اس صورت مین خداوند کو بہی چاہیے کہ اونکے گناہ و خطا سے درگذرے بالآخر جمشید نے ضمارسنکوس کی سفارش سے ضمابطہ
اور علقمہ کی تقصیر کو معاف کر دیا ضمابطہ و علقمہ دونون نجات پاکر مجلس شراب و کباب مین شریک ہوے جمشید نے اوسوقت اپنی پیشانی
سے تاج کو بلند کیا اور اوس داغ شقاوت کو دکہایا ہرگاہ اشبوط و القیموس نے داغ سحر کو دیکہا بار دگر اوسی بلا سے سحر مین مبتلا
ہوگئی اور بے اختیار سجدے کرنے لگے بعد ازان جمشید کے روبرو جاکر دست بستہ اپنے گناہ و خطا سے
توبہ کی اور عفو گناہ کی خواستگار ہوے ضمابطہ و علقمہ بہی اپنے پدران نابکار کی مانند اوس داغ کو دیکہکر
جمشید کے مطیع ہوگئی یعنی ایک ضلالت سے نکلے اور دوسرے گمرہی مین داخل ہوے ہرگاہ جمشید اشبوط
اور القیموس کے طرف سے مطمئن ہوگیا چند خلعت گران بہا منگا کر ایک ایک خلعت جملہ معتقدین حاضر دربار کو عنایت کیا واضح ہو
کہ جمشید پلید نے بخشش و عطا کا نام خلعت رحمت اور انعام رحمت مشہور کیا ہے جس شخص پر نظر الطاف زیادہ ہوتی
ہے اوسکو خلعت و انعام رحمت مرحمت ہوتا ہے غرضکہ اشبوط اور القیموس اور ضمابطہ و علقمہ خلعت ہاے رحمت پہنکر اسقدر خوش
ہوے کہ فرط مسرت سے بیہودہ وار ناچنے لگی بعد ازان جمشید نے ضمابطہ و علقمہ سے اونکی سرگذشت دریافت کی ضمابطہ
و علقمہ بکمال ادب جمشید کے روبرو دو زانو بیٹہہ گئی اور دونون نے اپنا اپنا احوال تفصیل سے بیان کیا جمشید
اونکی داستان عجیب کو سنکر ہنسا اور پوچہا تمہاری مدخولہ یعنی دختر القیموس اور اشبوط برادرزادے دونون کہان ہین وہ
دونون خداوند کی زیارت کو کسواسطے نہین آئین اشبوط و القیموس نے کہا اے خداوند ابہی تازہ مسلمان داخل ہوے ہین کسیوقت
ضرور حاضر ہونگی کیا معنی کہ دونون خداوند کی کنیزین ہین جس وقت خداوند کی خوشی ہو بلا بہیجے بعد ازان جمشید نے کہا اے اشبوط
و اے القیموس تم نے قدرت خداوندی کو دیکہا یعنی جسوقت تم نے میری اطاعت قبول کی اور سجدہ کیا خداوند نے تم پر رحمت نازل کی
اور وہ رحمت نازل کی کہ آجتک تمہارے خداوند باطل کو نصیب نہ ہوئی ہوگی دیکہو تمہارے پسران گم شدہ کو کس شان و شوکت سے تمہارے
پاس پہنچا دیا اور طرفہ یہہ ہے کہ تم دونون سلاطین ہین باہم گرشتہ خویشی و قرابت قریبہ مربوط ہوگیا تم خداوند کی رحمت بے قیاس کا شکر ادا کرو کہ تمہارے
فرزند ضمابطہ و علقمہ مع اپنے مدخولہ کی پیدا ہوگئی تم ہی کہو کہ تمکو اپنے پسران گم شدہ کی پیدا ہونیکی امید تہی کہ بار دگر زندہ و سلامت انکی دیکہو خداوند کا کرشمہ قدرت
کہ ضمابطہ کو القیموس کی دختر روسیاہ سے پیوند کر دیا اور علقمہ کو اشبوط کی برادرزادی سے منسوب کیا [illegible]
سے مبدل ہوگئی اے اشبوط و القیموس اپنے فرزندون [illegible] خداوند کی عنایت کا [illegible] خداوند کی [illegible]
کہ تم دونون اپنے داماد و نکو خلعت دامادی سے سرفراز کرو اور ولیمہ [illegible] کہ تم اگر اپنے دین باطل پر قائم رہتے تو تمہارے پسران گم شدہ [illegible]
کا ظہور ہو کہ بار دگر ان [illegible] آفت کو اوسی صورت شان [illegible] اشبوط و القیموس دونون [illegible]

اور بزبان نرم و بآواز دھیما کہ جمشید کے ہمزبان تھے اون دونون احمق بن احمق یعنی ضابط و علقمہ کا حال سنو کہ ہنوز اون نطفہ شیطان
کے دماغ سے زنگاوہ زنگاری پوش کے ہوس عشق نہین نکلی ہے دونون نے دست بستہ جمشید سے کہا اے خداوند ہم یہہ پوچھتے ہین
کہ زنگاوہ کے معاملہ مین خداوند کا کیا ارشاد ہے کیا معنی کہ وہ سرگذشت تمام و کمال خداوند پر روشن ہے کہ ہم دونون اوس مرد مہندی
کی فہمایش سے راضی ہو کر زنگاوہ کی تلاش و تجسس مین سر بصحرا زدہ نکل گئی تھے اثناے راہ مین یہہ اتفاق پیش آیا اور ہم جا و تلاش سے
معذور رہ گئے جمشید نے کہا اے پہلوان خداوند خاطر جمع رکھو ابہی تک خداوند نے اس معاملہ مین رجوع نہین کی اور نکوئی تقدیر تازہ کی ہے
تم دونون صبر کرو جب تک خداوند کوئی امر تقدیر کرے یہہ دونون گیدی خاموش ہو رہے اور بدستور مجلس شراب و کباب مین شریک ہوئے
ہنگام سرور حالت مستی ضابط و علقمہ دونون جمشید کے روبرو گئے اور عرض کیا یا خداوند جمشید ابتک ہر ایک بندہ خاص خداوند جنگ و پیکار
کرتا ہے اور اوسنے اکثر کارہاے نمایان بہی ظہور مین آئے ہین قطع نظر اسکے خداوند نے بقدرت خاص جملہ سرداران پہلوانان اسلام کو بضرب شمشیر
قدرت مجروح و بیروح کیا چنانچہ دلاوران اسلام ابتک حالت زخمداری مین مبتلا ہین مگر اب ہم امیدوار ہین کہ آیندہ سے معرکہ رزم ہماری تفویض
کیا جاے اور بقیہ سرداران لشکر اسلام کا استیصال ہماری نام مقرر ہو یا خداوند ہمارا یہہ قصد و ارادہ ہے کہ ہم دونون بالاتفاق میدان جنگ
مین جائین کسواسطے کہ ابتدا سے ہمارے حالات اسیطرح واقع ہوئے ہین اور خداوند نے بہی ہماری تقدیر بالاتفاق مقدر کی ہے چنانچہ ہم دونون
ابتدا مین اپنے لشکر سے بالاتفاق جدا ہوئے تھے اور انجام کار بار دگر پس و پیش ایکدوسرے کی تفاوت سے خداوند کی خدمت مین پہونچے
سو اب بہی قصد ہے کہ ہم بالاتفاق باہم میدان جنگ مین جائین اور لشکر اسلام سے دو دو حریف کو اپنے مقابلہ مین طلب کرین کہ یہہ مفلوک
جسقدر باقی رہے ہین جلد تر تمام ہو جائین بعد ازان با فوج جرار اوس لشکر ابتر پر یورش کرین اور جنگ مغلوبہ سے ایکبارہی دشمنین
اوس لشکر کا قلع و قمع کر دینگے جمشید اس تدبیر کو سنکر بہت خوشنود ہوا اور اوسیوقت دونون کو ایک ایک عقد مروارید عنایت کیا اور کہا کہ تمہارا
التماس خداوند نے قبول کیا تم دونون پہلوان خداوند مرتبہ پیغمبری کے امیدوار ہو خداوند قریب تر تمکو منصب پیغمبری پر سرفراز کریگا ابوحاکم کہ
فی الحال بسبب مسخرگی کی جمشید کا مقرب خاص ہو رہا ہے بلکہ اسی مسخرگی کی سبب سے اوسنے شیطان ثانی خطاب پایا ہے اوسوقت وہ
بہی شریک مجلس تہا ضابط اور علقمہ کیطرف مخاطب ہو کر کہا اے فرزندان پیغمبر تم خوب وقت سعد اور ساعت نیک مین تشریف لائے ہو
آفرین ہے تمہارے بلندی طالع پر کہ ایکہی روز مین تم منصب پیغمبری کے امیدوار ہو گئے ہنوز کوئی کار نمایان تم سے ظہور
مین نہین آیا زرنگ عیار نے کہا اے ابوحاکم احتمال ہے کہ انجدین بنجدون کا منصب پیغمبری اور مرتبہ جہان پہلوانی ان دونونکو عطا
ہو جائے کسواسطے کہ وہی ایک منصب خالی ہے مگر دیکھئے وہ منصب انکو سزاوار ہوتا ہی یا نہین اشجود طوائیموس مہتر زرنگ اور ابوحاکم کی
گفتگو سنکر ناخوش ہوئے اور دل مین کہا خداوند سواے اوسکے خداوند علیم انجام بخیر کرے معلوم نہین اس معاملہ کا مآل کار کیا ہونیوالا ہے
القصہ جمشید پلید نے اوسی شب طبل جنگ کا حکم دیا اور دوسرے روز حسب قاعدہ دونون لشکر و کے صفت آراستہ ہوئی اور دلاوران
ہنوز آرایش خواہی جنگ نگاہون پہونچے اتنے کہ ضابط اور علقمہ دونون گبر زنخواہ جمشید کے پاس آئے اول جمشید کو سجدہ کیا
اور میدان جنگ کی اجازت مانگی جمشید نے ایک ایک جام شراب سحر کا لبریز بہر اور اپنے ہاتھ سے دونونکو پلایا بعد ازان وہ دونون جوان
رزمگاہ مین پہونچے اور وسط میدان مین استادہ ہو کر ایک نعرہ جنگ بلند کیا اور جمشید کے تعریف و ثنا کی کہ اوس نابکار کو آسمان
ہفتم پر پہونچایا بعد چند رجز مشتمل یاوہ گوئی کہا اے خدا پرستان برگشتہ بخت بگوش ہوش سنو کہ اب خداوند کا یہہ ارادہ ہے کہ ہم جنگ کو جلد تر
فیصل کر دے اور بعید ہے کہ امسال تمہارے لشکر کے آرام تمام اپنے خداوند کی [illegible]
مین [illegible] لشکر کا نام و نشان بہی باقی نہ رہیگا [illegible]

ہم شام تک حرب وضرب سے سیر نہین ہونگے تم جلد جلد پہلوانان اجل رسیدہ کو ہمارے مقابلہ مین بھیجو ورنہ ازین ہمارا قصد ہے کہ
آج تمہارے لشکر کو شکست دیکر خیمہ مین جائینگے اور یہہ بھی ہمکو معلوم ہے کہ ہنوز ایک گوشہ جنت خالی ہے اوسیقدر تمہارے لشکر مین بھی
مستحقان جنت باقی رہے ہین ایدا اوران شہادت خواہ جلد جلد کفن بر بستہ میدان مین آو اور باغ خلد کا تماشا دیکھو ایدا اوران اسلام
یاد رکھو کہ جسقدر تم آب کوثر کے تشنہ لب ہو اوس سے زیادہ ہماری شمشیر خون آشام تمہارے خون کی تشنہ کام ہے الحاصل اوسوقت لشکر
اسلام مین عجب اضطرار و اضطراب تھا کہ کیسیکے ہوش و حواس درست نتھے ہر شخص پریشان حالی مین گرفتار تھا یعنی ادنی و اعلی سکے دل پر کفار
کا ایسا خوف وہراس غالب ہوگیا تھا کہ نامرد جنگ کا نام سنکر مونہہ پہیر لیتے تھے اور مردان جنگ گذارد عا و مناجات مین دست بدعا امداد غیبی
کے خواستگار تھے سلطان ابوالحسن نے یعقوب جانی سے کہا اے برادر تم دیکھتے ہو کہ اب اضطرار و اضطراب کا درجہ حد سے گذر گیا کوئی فکر و تدبیر کرنی چاہیے میرے خیال مین
اسوقت بجز اسکے کوئی تدبیر نظر نہین آتی کہ مین خود میدان مین جاون اوران گبرکچون کو بزبان شمشیر جواب دون یعقوب نے ابوالحسن کو صاحبقران
اکبر کے سر مبارک کی قسم دی اور کہا اے اوستاد برای خدا تم یہہ خیال دل مین نکرو اور ہرگز میدان کارزار مین جانیکا قصد و ارادہ نفرماو اگرچہ
مین تمہاری جنگ وحرب سے مطمئن ہون کہ تم بفضل الہی اور اقبال صاحبقرانی سے ان دونون سگ بچونکو بہمہ وجوہ مغلوب کر لوگی کیا معنی
کہ تمہارے روبرو یہہ دونون سگ گربہ سے زیادہ نہین ہین انکا ہلاک کرنا تمہارے نزدیک کسقدر دشوار کام ہے لیکن آخر کار جمشید حرامزادہ
ضرور میدان مین آکر تمہارا معارض حال ہوگا اور اوس مردود جہان کو تم جانتے ہو کہ اسوقت بے شک وشبہہ بسبب اشیاء سحر سرحلقہ نیرنگان
پیشہ ضلالت و شرارت بنا ہوا ہے کہ اوسکی حربہ کی پناہ نہین ہوسکتی علاوہ اسکے تمام اسلحہ اوس مردک کے پاس اسی قسم کے بنے ہوئے
ہین اس صورت مین کسیطرح مصلحت نہین ہے کہ تم بذات خود میدان کا قصد فرماو مبادا کوئی چشم زخم تمکو پہونچے اور تم بہی دلاوران نامدار کی
مانند معطل و بیکار ہو جاو اوسوقت تمہاری عدم موجودگی مین لشکر بے سر اسیمہ و بیدل ہو کر منتشر ہو جائیگا آیندہ تمکو اختیار ہے ابوالحسن نے
یعقوب کی رای کو پسند کیا اور آذر شاہ وغیرہ سلاطین بہی اس رای سے ہمزبان ہوگئی اور جملہ اہل لشکر ابوالحسن کو جنگ کے قصد سے مانع
آئے اوسطرف وہ دونون گبر بیہودہ لاف زن میدان مین استادہ لشکر اسلام مخاطب ہو کر خود ستائے و تسلیم کر رہے تھے ناگاہ گوشہ بیابان سے
دو نقابدار مسلح و مکمل سرتاپا آلات حرب سے آراستہ مع سو سوار جرار زرہ پوش مرکب تازان معرکہ مین پہونچے اور شرارہ آتش کی مانند اون
گبران لاف زن کی مقابل ہوئے یعنی نقابدار سفید پوش علقمہ شیر زور کے مقابلہ مین آیا اور نقابدار سبز پوش ضابط سے ہم نبرد ہوگیا اول
اون نقابدارون نے ایک نعرہ رعد آسا مارا اور کہا اے حرامزادہ غدار بے ننگ و عار بخود مغرور از رحمت الہی دور یہہ کیا ہنگامہ آرائی تم نے
برپا کر رکہی ہے کہ ہر روز دلاوران اسلام کو باین سفاکی قتل کرتے ہو لعنت خدا تم پر اور تمہارے پدران نابکار اور اوس جمشید پر جسکو تم خدا
باطل سمجھتے ہو اسے کور چشمو اب ہوشیار ہو جاو اور دیکھو کہ تمہارے سامنے قضائے مبرم استادہ ہے اور ہم دونون ملک الموت
تمہارے قابض ارواح موجود ہین ضابط و علقمہ کو اون نقابدارونکا ایسا خوف غالب ہوا کہ اونکی اعضا مین رعشہ آگیا اور دونون
سراسیمہ و بد حواس ہو گئی اور حیرت مین تہی کہ یہہ کیا معاملہ تازہ پیش آیا اور یہہ عزرائیل جان کسطرف سے پیدا ہوگئی غرضکہ اون گبرچون
نے اوسی حالت بد حواسی مین پوچھا ای گمنام تم کون ہو اور یہہ بیان کس تقریب سے آئی ہو ظاہر اسباب تم فلکزدہ معلوم ہوتے ہو یہہ حال تم کوئی ہو مین تمہارے
حسب ونسب سے کیا سروکار مگر یہہ بتاو کہ تمکو ہم سے کیا عداوت ہے کہ ہمارے مقابلہ مین موجود ہو گئے تمکو شرم نہین آتی کہ باین حال
فلاکت پیغمبران مقبول سے جنگ و پیکار کرتے ہو شاید تم نے نہین سنا کہ خداوند جمشید نے ہمکو منصب پیغمبری اور دو بازار سے
نامزد کیا ہے دونون نقابدارون نے کہا ہان ہم جانتے ہین کہ جمشید بیحیائی ضرور تمکو یہہ منصب دیا ہے کیا معنی کہ وہ پلید خود بہی بازاری
ہے اسلیئے اوس مردک نے تمکو بہی مثل سگ بازاری تصور کیا اور اوس مسخرہ جہان نے تمہارے ساتھہ یہہ مسخرگی خرچکی ور آذر

تم دونون کی مدد کو جمشید نے بلایا تہا اوسکی صلہ مین تمکو یہہ منصب اعلی دیا ہے بہرحال ہم جملہ ملحدونکو سگان بازاری سے بدتر جانتے
ہین تم خود دیکہ لوگے کہ قریب تر تمہارے کرامات پیغمبری اور جمشید کی تقدیر خداوندی ظاہر ہوگی لو اب ہوشیار ہوجاؤ اور
اگر ہوس جنگ رکہتے ہو کوئی حربہ آزماؤ ورنہ ہمین اجازت دو کہ ہم اپنی تیغ بیدریغ کا جوہر تمکو دکہائین اور تمکو معلوم ہوجائے
کہ ہماری شمشیر عدو کش مین کیا قدرت ہے قطع نظر اسکی جمشید لعین بہی ہماری قدرت مردانگی کو دیکہکر بیحساب ہوگا کہ
دلاوران کافر کش ایسے ہوتے ہین غرضکہ نقابدارونکی کلمات سخت سے ضابط و علقمہ افروختہ ہوگئی اور علقمہ نیزہ ور نے ایک حالت
غضب مین نیزہ جانستان نقابدار سفید پوش کے سینہ مین مارا نقابدار سفید پوش نے سنان نیزہ سے علقمہ کا نیزہ ہوا سے کردیا
اور شمشیر جان شکار غلاف سے کہینچکر علقمہ کے سر پر اس زور و قوت سے لگائے کہ تا سینہ اوترگئے اور سینہ سے گذر کر جان ناتوان
سے ملتی ہوئے برق وار زیر تنگ مرکب نظر آئے اور ہم راکب و مرکب چار پرکالہ کردیا اسی طرح نقابدار سبز پوش نے بعد رد و حملات ضابط
کا سر قلم کیا اشبوط و اقیموس نے فرزندونکی مرگ سے گریبان چاک کیا جمشید اس واقعہ کو دیکہکر بیتابانہ شمشیر کشیدہ میدان مین پہنچا
اور بلا استفسار حال اوس ہیبت سے نقابدار سفید پوش کو غافل پاکر اوس دلاور کی سر پر تلوار ماری وہ شمشیر چار انگشت کاسہ سر مین
اوتر گئے اس اثنا مین عیاران لشکر اسلام جا پہونچی اور دونون نقابدارونکو لشکر مین لے آئے نقابدار سبز پوش مظفر و منصور لشکر مین
پہونچ گیا ہرگاہ وہ نقابدار ابو الحسن کے پاس پہونچے نقابدار سفید پوش نے اپنے چہرہ سے نقاب کو دور کیا ابو الحسن نے دیکہا
کہ اسلم بن سالم ہے ابو الحسن نے فرط خوشی سے اسلم نوجوان کو سینہ سے لگالیا اور شکر الہی بجا لایا اسلم سے پوچہا ایدلاور یہہ دوسرا نقابدار
سبز پوش کون ہے اسلم نے کہا یا سلطان یہہ وہی زنگاوہ زنگاری پوش ہے جسکے سودائے عشق مین مین آوارہ جہان ہوا تہا ابو الحسن
نے زنگاوہ کو ایک خیمہ علیحدہ مین مقیم کیا اور اسلم کو خیمہ معلی مین لے گیا اوسطرف لشکر کفار مین یہہ حال تہا کہ اشبوط نے مرگ پسر مین گریبان
کو چاک کیا اور اقیموس نے عمامہ سر زمین پر پہینکدیا اور سر مین خاک ڈالی جمشید نے طبل بازگشت بجوایا اور خیمہ نکبت مین داخل ہوا
بعد ازان دونون ملحدونکو بانواع کلمات تسلی آمیز سمجہاتا تہا مگر وہ دونون گریہ و بکا سے باز نہ آتی تہی بالآخر اشبوط و اقیموس
نے کہا ایخداوند اب ہمارا خوش ہونا خاص اوسوقت پر منحصر ہے کہ خداوند ہمین اپنی قدرت کا تماشا دکہائے اور ہمارے فرزندان
مقتول کو بار دگر زندہ کردے جمشید نے کہا مین تم سے یہہ پوچہتا ہون کہ کبہی تمہارے علم و مواع نے بہی کسی مردہ کو زندہ کیا ہے
کہ تم مجہسے ایسی فرمایش بے معنی کرتے ہو اور ایسے امر دشوار کی متوقع ہو ضار منکوس نے کہا اے اشبوط و اقیموس تم مضطرب نہو شاید
جمعہ کہو خداوند کو تمہاری خاطر یہہ وجوہ عزیز ہے آخرکار موافق تمہاری خواہش کے ظہور مین آئیگا فی الحال اون مقتولونکو زمین
کے سپرد کردو بعد انفصال مہم جنگ اور استیصال اہل اسلام کی خداوند وقت فرصت مین جاندار تقدیر پر قابو کریگا اوسوقت تمہارے
فرزند بہی زندہ ہوجائینگے ابہی خداوند کو کارہائے مرجوعہ سے فرصت نہین ہے کہ ایسے امور کیطرف توجہ کرے

الحاصل

ضار منکوس کے کلمات تشفی آمیز سے دونون مردود رضامند ہوگئی اوسطرف ابو الحسن جو ہمراہ اسلم کو خیمہ مین لے گیا اور بار دگر
اسلم سے بغلگیر ہوا بعد ازان شاہزادہ والا قدر ابراہیم بن حیدر کا حال پوچہا اسلم نے کہا کہ شاہزادہ نامدار بفضل الہی مظفر و منصور
تشریف لایا ہے مگر اثنائے راہ مین بسبب خوبی آب و ہوا صید افگنی مین مشغول ہوگیا ہے انشاء اللہ تعالی فردا یا پس فردا شہر
اندوہی معلی مین داخل ہوگا بعد اسکے اسلم نے تمام سرگذشت شاہزادہ نامدار کی یعنی باطل کرنا طلسم سحر کا اور قتل و غارت
کرنا مطلقہ ساحرہ کو مع ساحران بیدین کے اور ہتیار ہاتی پانا قیمہ تحرت کے مفصل و مشرح بیان کیا ابو الحسن جوہر اسلم
نوجوان کو سیدی سالم کے پاس لے گیا سیدی سالم فرزند کو دیکہکر نہایت مسرور ہوا اسی طرح ابطال زنگی اپنے خواہرزادی

زنگاوہ زنگاری پوش سے ملک شادمان ہوا اور اوسیوقت ابوالحسن سے بیعت کی اور بصفائی دل مسلمان ہوا کسواسطے کہ ابطال
کا مسلمان ہونا زنگاوہ کی پیدا ہونے پر موقوف تہا فضل الہی سے وہ ظہور مین آگیا اب ابطال کو کوئی محل عذر باقی نہین رہا
تہا علاوہ اسکے ابطال زنگی اول ہی سے اسلام کیطرف میلان خاطر رکہتا تہا اب بعد ادائے شرط باشد رضا حاضرین بارگاہ کی
روبرو دائرہ اسلام مین داخل ہوا **راوی تیلی** کرتا ہے کہ بعد گریہ و زاری اشبوط گیدین نے جمشید سے کہا اے خداوند مجھے راست
راست بیان کرو اگر تمکو میری فرزند ضابط کو زندہ کرنا قریب تر منظور ہے اسوقت مجھے آگاہ کرو کہ اوس جہنم نصیب کی ماتم داری کا
سامان نکرون اور بالفرض اگر خداوند کی تقدیر مین کچھ درنگ و تاخیر ہے صاف صاف کہدو کہ مین آج ہی مجلس عزا آراستہ
کرون جمشید اور ضار منکوس اس سوال حماقت آمیز سے بے اختیار ہنسے اور جملہ حاضرین دربار نے قہقہہ لگایا ضار منکوس
نے کہا اے شاہ حلیم کیا مضائقہ ہے فی الحال تم اپنے فرزند مقتول کی ماتم داری کا سامان کرو ہرگاہ وہ مقتول زندہ ہوگا
اسیطرح اوسکی مجلس شادی اور جشن نشاط ارجمند کرنا اشبوط اور اقیموس دونون خسر نا شخص اپنے خیمون مین آئے اور بہ تکلف
تمام مجلس عزا آراستہ کی جمشید اور ضار منکوس مع جملہ سلاطین اوس مجلس مین شریک ہوئے جمشید نے بانواع کلمات اشبوط او
اقیموس کی تشفی و تسلی کی چنانچہ اسی سبب سے دو روز جنگ و جدال کی ہنگامہ آرائی نہین ہوئی **آمدیم برسر مطلب** شب سیوم
جمشید نے طبل جنگ بجوایا دوسرے روز مع لشکر جرار و پہلوانان جنگ گذار بکر و فر تمام رزمگاہ مین آیا اور ایکطرف صف بستہ استادہ ہوا
اوسطرف لشکر اسلام بحالت بے سری شکستہ دلی باستقلال تمام اوس نافرجام کی مقابل صف آرا ہوا قلب لشکر مین
بجائے صاحبقران اکبر سلطان ابوالحسن مرکب پر استادہ ہوا ٭ دو لشکر دگر بارہ برخاستند ٭ دگر گونہ صف ہا برآراستند ٭
دو ابر از دو در خروش آمدند ٭ دو دریائے آتش بجوش آمدند ٭ غرضکہ بعد آراستگی صفوف میمنہ و میسرہ جمشید لعین نے رزمگاہ
مین آنیکا قصد کیا اور تخت قدرت سے جدا ہوکر اسپ قدرت کو طلب کیا اور خنگ مرکب کو ایکبارگی سوی میدان جولان دیا اور وسط میدان
مین پہونچکر باآواز بلند کہا اے خداپرستان ناشاد اوس روز کے میدان کا مین نقابدار ونکے ظلم و تعدی سے خداوند نہایت غضبناک
ہے کہ نقابدار پیغمبران خداوند کے حق مین کمال بے ادبی سے پیش آئے ہین حالانکہ خداوند نے وعدہ کیا ہے کہ اپنے پیغمبران
مقتول کو بار دگر زندہ کردیگا باینہمہ عیوضے پیغمبرون کا انتقام لینا ضرور سمجہا معہذا خداوند نے خود عزم جنگ کیا اور یہہ تکلیف اپنے
اوپر گوارا کی ہے خداوند کا قصد ہے کہ اون نقابدار ونکو اپنے دست قدرت سے اسیر و دستگیر کرے اور براہ رحمت آتش دوزخ
مین پہونچاوے اب تم بتاؤ کہ وہ دونون نقابدار مطلوب کہان ہین جلدتر اون دونونکو میرے مقابلہ مین بہیجو ورنہ خداوند بزور قدرت
خداوندی گردن گرفتہ تمہارے لشکر سے لے آئیگا غرضکہ جمشید کے لاف و گزاف تہدید آمیز سے تمام لشکر مثل بید لرز گیا اور
کسی پہلوان مین یہہ جرات نہوئی کہ جمشید کو جواب دے ابوالحسن اوسوقت نہایت مضطرب و پریشان ہوا بار بار یہی قصد کرتا تہا کہ
خود میدان مین قدم رکہے کسواسطے کہ ہر طرف لشکر مین خیال کرتا تہا کہ کوئی پہلوان دلاوری کو کام فرماے مگر کسی مین جرات و ہمت
نپاے اس اثنا مین یعقوب حرانی ابوالحسن کے روبرو آیا اور کہا اے استاد اگر حکم دو آج مین اس لعین کو گوشمالی دون اور ایسا
درست کرون کہ یہہ ملحد تمام عمر یاد رکہے بلکہ پہر کبہی میدان مین آکر اسطرحکی لاف و گزاف بیہودہ زبان سے نہ نکالے یا استاد
والانژاد تم دیکہتے ہو کہ یہہ نابکار کیسے کلمات غرور آمیز بک رہا ہے اور ہمارے لشکر مین کوئی جواب دینے والا نہین ہے اور
کسی پہلوان مین جنگ و حرب کا حوصلہ باقی ہے آخر اس لعین کو جواب دینا ضرور ہے معہذا مجھے اجازت دو اور تماشا
دیکہو خداوند کریم کو کیا منظور ہے **الغرض** ابوالحسن نے بادیدہ اشکبار چار و ناچار یعقوب کو اجازت دی اور کہا کہ الہی

تمکو حافظ حقیقی کی حفظ و حمایت مین سونپا ہر حال مین خداے عزوجل تمہارا حافظ و نگہبان ہے بسم اللہ تشریف لیجائو بعد ازان
ابوالحسن نے درگاہ خدا مین دعا کی کہ بار الہا بصدقہ اپنے عزت و جلال کا تو یعقوب کو اوس دیو خونخوار کی شر و فساد سے محفوظ رکھیو
اور عیاران لشکر کو تاکید کی کہ ہر دم یعقوب کے حال سے نگران رہنا عیاران لشکر بلا ہاے آسمانی کی مانند چوب و چماق لیکر طرف
رزمگاہ مین جا پہونچی **قصہ کوتاہ** یعقوب نامدار بعد حصول اجازت ایک گوشہ مین گیا اور تمام ساز و یراق عیاری کمر سے
لگاے اور ایک نقاب سبز چہرہ پر ڈالکر نقابدار سبزپوش کی شکل و وضع سے آراستہ ہوا بعد ازان مرکب برق رفتار پر سوار
ہوا اور شرارہ آتش کی مانند جمشید کے مقابلہ مین گیا اور کہا او کیدی ملحد بجو د معرور تو میدان کارزار مین ایسے لاف و گزاف دروغ
بک رہا ہے جسطرح صفحہ قرطاس پر مقرب حسین مہر ہی نے توسن خامہ شکستہ پا کو گدایا ہے یعنی خواجہ بدر الدین خان کے افسانہ رنگین و قصہ
شیرین کی حیثیت بدل کر بے اصل و بے معنی اپنے ترجمہ نگاری کی خاک اوڑائی ہے تو بھی اوسطرح اپنے دعوای باطل اور زور بے اصل
پر مغرور و نازان ہے اسے پلید تو اپنی اصل کو بھول گیا کہ ایک حبشی بچہ کافور زنگی کا نطفہ ہے اسے بے ادب مردان جوہر شناس
اور دلاوران شجاعت پیشہ کے حق مین کلمات واہی تباہی بک رہا ہے اگیدی اپنے گریبان مین موتہہ ڈال اور چشم کو سے دیکھ
سے ○ منم گردش رستم داستان ○ وگرنہ خرے بود در سیستان ○ ہوا اے ملعون وہ نقابدار دلاور دلیر تیرا ملک الموت قابض
ارواح مین ہون جو نور و گذشتہ تیری جیسون ہزارون کا مقصد کو پارہ کیا تہا یقین ہے کہ میرے ضرب دست کو دیکھکر تو بھی خوش ہوا ہوگا
تو نے دیکھا کہ اوس رانده درگاہ الہی رحمت حق سے دور کو بدتر از شغال و سگ خاک معرکہ مین ملایا ہے کہ مرغان ہوا
اوسکے حال پر افسوس کرتے تھے اگر تجھے زبان آوری اور جوہر مردانگی کی ہوس ہے بسم اللہ مین ہر طرح موجود ہون
کوئی حربہ آزما مگر یاد رکہہ کہ اسد فرح تو نے کلمہ جو تیری زبان سے نکالا اور جو تیری زبان حلق سے نکالی انشاءاللہ تعالی اوسی
جیمبر باطل جہنم نصیب کیطرح بلا کا وقت بر بر تیرا حال کرونگا کہ مردان لشکر تیرے حال پر قہقہہ مار کا تے بنگے جمشید یعقوب کی کلمات جوش و
خروش سے نہایت غضبناک ہوا اور شکل بید غم و غصہ سے کانپنے لگا اور مار دم بریدہ کی مانند پیچ و تاب کہایا اور ایک
عالم غیظ و غضب مین نیزہ جانستان یعقوب کے سینہ پر مارا یعقوب دلاور کہ اصل و نہاد مین مثل افسانہ نگار ایکدم
سپاہی پیشہ اور فنون مبارزت مین بھی یگانہ آفاق ہے چنانچہ شہرہ نبیین مین اس دلاور کی داستان شجاعت ناظرین
والافطرت کی نظر سے گذر چکی ہے مکرر اعادہ کی حاجت نہین ہے علی الخصوص فن نیزہ بازی مین یعقوب ہمدانی بے مثل
روزگار ہے فضل الہی سے طعن و دیم مین یعقوب نے جمشید کا نیزہ ہوا سے کردیا اوسوقت جمشید کے دماغ سے دود نخوت
نکل گیا اور وہ ملعون بہت خفا ہوا چاہتا تہا کہ دوسرا نیزہ یعقوب کے مارے اوس دلاور دوران نے تنگا ور تیز رفتار
کے مارا اور مرکب کو جولان دیکر نوک نیزہ سے اوس گبر کا نیزہ اسطرح ہوا سے کیا کہ اوس مردک کے ہاتھ سے نیزہ نکل
گیا بعد ازان یعقوب نے سنان نیزہ سے جمشید کے خود کو چونکہ بیادہ مردک فرط انفعال سے قریب المرگ ہوگیا مہتر زرنگ نے
اوس خود کو منگوا کر بار دگر سر پر رکہا مگر یعقوب اس حرکت سے نہایت برہم ہوا اور مہتر زرنگ سے کہا اے عیار تو کیون ایسے
ہمارے قریب استادہ ہے جمشید نے کہا اے جوان یہ میرا عیار قدیم ہے اسکو میرے پاس رہنے دو کچھ مضائقہ نہین ہے نقابدار
نے کہا اچھا مین بہی مہتر زرنگ اور یعقوب عیاران طرار کو بلا کر اپنے پاس موجود رکہتا ہون اوس وقت جمشید خوفناک ہوا اور مہتر
زرنگ سے کہا بہتر تو کس قدر دور مجھسے استادہ رہ کسواسطے کہ اس جوان نقابدار کے اطوار بد نظر آتے ہین مبادا کوئی صورت
خرابی کی پیش آے بعد ازان یعقوب کیطرف متوجہ ہوا یعقوب دلاور نے کہا اے جمشید یہ امر طریق شجاعت سے بعید ہے

کہ با وجود دعوائے پہلوانی و ہم خدائی ہنگام کارزار عیاران لشکر کو اعانت کیواسطے بلاتا ہے تف ہے تیرے دلاوری اور تن و توش پر اے بیحیا تجھے شرم نہین آتی کہ حریف تمہارا مقابلہ مین استادہ ہے اور تو عیارونکو پشت پناہی کے لئے پاس رکھتا ہے سچ یہہ ہے کہ عجب بیغیرت جہان ہے معلوم ہوا کہ اسی زور و قوت پر تو ناز کرتا ہے بس اگر کچھہ جوہر مردانگی رکھتا ہے ان عیارونکو منع کر دے کہ کوئی دوسرا ہماری حرب و ضرب مین داخل نہ دے اور کوئی عیار بچہ میدان کارزار مین قدم نہ رکھے جب تک کے معاملہ جنگ قرار واقعی فیصل نہو جائے غرضکہ جمشید نے چار و ناچار عیارونکو میدان معرکہ سے ہٹا دیا اور شمشیر غلاف سے نکالکر یعقوب کے سر پر لگائی یعقوب اوس شمشیر کی ضرب بے پناہ سے واقف تہا اوس وار سے سپر کو پناہ نکیا بلکہ جگہہ کو خالی دیکر بسرعت تمام ترچہ پا نیزہ اس زور و قوت سے اوس کے بند دست پر مارا کہ قبضہ شمشیر بے اختیار ہاتھہ سے نکل گیا اور شمشیر دور تر میدان مین جا گری جمشید کہ اوسی تلوار سحر کا بہادر تہا مجبور شمشیر کے لینے کو مرکب سے جہکا اوسطرف یعقوب نے موقع پا کر ایسی جست عیاری کی کہ اپنے مرکب سے جدا ہو کر جمشید کے پس پشت مرکب پر جا پہونچا اور کفش کہنہ کیسہ عیاری سے نکالکر جمشید کے سر و گردن پر اسقدر لگائین کہ بار دگر اوسکا خود زمین پر گرا یعقوب دلاور جست زن ہو پشت مرکب پر آگیا اس حرکت نادر الحقیقت سے تمام حاضرین معرکہ نے قہقہا لگایا اور اس جنگ عیارانہ کو دیکھکر اہل اسلام کا یہہ حال تہا کہ شدت خندہ سے ہر ایک کو غش کی نوبت پہونچگئی تہی **القصہ** یعقوب کفش زنی سے فرصت پا کر اپنے مرکب پر آگیا اور جمشید سے کہا خداوند اب کس کا انتظار ہے سامنے آؤ اور کوئی حربہ باقی ہو وہ بہی آزما لو ورنہ میرے حربہ سبک کے امیدوار رہو جمشید نے یہہ کلمہ سنکر اپنا گرز پارہ کوہ اوٹھایا اور دونون رکاب پر قایم ہو کر بہر دو دست استوار یعقوب کے سر پر مارا اور اس زور و قوت سے مارا کہ اگر بجائے یعقوب کوئی سنگ کوہ ہوتا البتہ پارہ پارہ ہو جاتا مگر یعقوب نا مار اوسوقت شرارہ آتش کی مانند بدستور مذکور جگہہ کو خالی و بکر مقابل سے پس پشت جا پہونچا ہر گاہ جمشید کی ضرب خالی گئی اور جمشید اوس گرز سنگین کی گرانی سے جہکا اس جمشید کا جہکنا تہا کہ وہ برق بلا موقع پا کر کبار کفش لیکر پہونچا اور اسقدر پاپوشین اوس بے غیرت کے سر و گردن پر لگائین کہ دماغ نرم ہو گیا غرضکہ جب تک جمشید سنبہلے اور خبردار ہو یعقوب نے اوسی کفش کہنہ سے خوب خبر لی بعد ازان مقابل آگیا اور کہا اے جمشید اب کونسا حربہ قدرت تیرا باقی ہے وہ بہی آزما لے تیرے دل مین کوئی حسرت و ارمان نرہجائے پہر میرے حربہ کی نوبت آئیگی اوسوقت خداوند کو مشکل پڑیگی کیا معنی کہ میرا حربہ ایسا نہین ہے کہ وہ رک سکے وہ حربہ بے پناہ خداوند کے پدر و مساق سے بہی رو نہین ہو سکتا مگر تف ہے تیرے بے حیائی پر سچ یہہ ہے کسقدر بیغیرت ہے اسے مردک اپنے دل مین انصاف کر کہ چند کستہ تیری خداوندی کا ادب و لحاظ کیا ہے کہ ابتک کوئی آلات حرب سے تجہپر نہین لگایا اور تو نے چند حربہ مجہپر زد مارے اسے پلید اگر تو دعوائے پہلوانی رکہتا ضرور اپنے دل مین منفعل ہوتا غرضکہ اس جنگ عجیب اور کلمات مذاق آمیز سے تماشائیان لشکر شدت خندہ سے بیتاب ہو گئی تہی یہانتک کہ معتقدان جمشید شبوط و اقیموس وغیرہ سلاطین بہی بے اختیار ہنستے اور باوجود ملال و الم کسی سے ضبط نہو سکا اور اونکی خندہ بے اختیار کی آواز جمشید کے کان تک بہی پہونچی ضار منکوس عجب حیرت مین مبتلا تہا کہ یہہ نقابدار کس قسم کی جنگ عیارانہ کر رہا ہے یہہ امر خالی از علت نہین ہے **الحاصل** جمشید بیغیرت شدت غم و غصہ سے بار دگر آمادہ جنگ ہو گیا اور وہی عمود گران یعقوب کے سر پر مارا یعقوب سرہنگ زمان دلاور دوران اوس ضرب سخت سے بہی کنارہ کر گیا اور بدستور اول مرکب کو جولان دیکر برق وش جمشید کے مقابل سے پس پشت پہونچا اور اوسیطرح کفش کاری شروع کی بعد ازان کفش کو کیسہ مین رکہا اور مقابل آگیا جمشید نے جو دیکہا کہ عمود کو ہاتہہ سے پہینکدیا اس اثنا مین نہنگ مصری قدم بڑہاکر نزدیک پہونچا اور کہا اے جمشید آج تمام قدرت خداوندی تیری صرف دیون کی گئی کوئی قدرت تازہ و کہنہ کام نہ آئے جمشید فرط غضب سے افروختہ ہو گیا

چاہتا تہا کہ دست دراز کرے اور یعقوب کا گریبان گیر ہوجاے یعقوب نے دیکہا کہ اب سخت مشکل پیش آئی اگر یہہ لعین مجہسے دست و بغل ہوگیا قباحت ہوگی کسواسطے کہ مین کسیطرح اس نابکار کے ہم پلہ زور و قوت نہین ہون اور یہہ مردود سواے زور اصلی کے قوت سحری بہی رکہتا ہے کسی صورت سے مین زور و قوت مین اسکا حریف نہین ہوسکتا آخر کار اوس عیار طرار بلاے روزگار فطرت مجسم نے یہہ چالاکی کی کہ جسوقت جمشید نے اوسکی طرف دست دراز کیا یعقوب نے ایک قارورۂ آتشین زنبیل عیاری سے نکالکر جمشید کے فتراک پر مارا ہرگاہ وہ قارورۂ آتش ٹوٹا اور اوس قارورۂ حکمت سے ایک شعلۂ جہان سوز نکلا اول فتراک مین آگ لگی بعد ازان جمشید کے پیراہن کو جلایا جمشید سراسیمہ ہوکر اوس آتش سوزان کے بجہانے مین مشغول ہوا اسطرف یعقوب بلاے بیدرمان مرکب کو جولان دیکر برق وار جمشید کے عقب مین آیا اور دونون ہاتہ مین کفش ہاے کہنہ لیکر اوس مردود کی سر و گردن پر مارنے شروع کردین اور اسقدر پاپوشین مارین کہ جمشید کی حواس باختہ ہوگئے اور وہ مردک عجب حال بد مین گرفتار ہوا جمشید نے دیکہا کہ ادہر حریف پاپوش سے سر و گردن کی خبر پوچہتا ہے اودہر وہ آتش سوزان تن بدن کو جلاتی ہے اگر مین آتش کے دفع کرنے مین مشغول ہوتا ہون ضربات کفش سے دماغ ناپاک کو صدمہ پہونچتا ہے آخر کار وہ مردک اوس حالت پراگندگی مین جان کا بچانا فرض سمجہا اور بے محابا میدان سے بہاگا اور فریاد کی اے نابکارو کیا بے خبر تماشا دیکہہ رہے ہو خداوند کو بلاے آتش نے گہیر لیا ہے جلد تر پہونچو اور آتش سوزان کو بجہاو ورنہ قریب ہے کہ خداوند جلکر خاک سیاہ ہوجائیگا یہہ سنکر تمام انفار و سائیس لشکر کے ظروف ہاے بول کہ مدت سے مرکبان لشکر کا فراہم تہا چار طرف سے لیکر پہونچے اور اوس مردک پر ڈالنا شروع کیا اسطرف عیاران لشکر اسلام کمین مین منتظر وقت بیٹہے تہے ہر طرف سے سرگین مرکبان لشکر اور خس و خاشاک طویلہ لیکر پہونچے اور اوس مردک پر ڈالا اور کفش ہاے کہنہ سے اوس آتش سوزان کو بجہانا شروع کیا اوس مضطر مین اپنے و بیگانہ کی ہرگز خبر نتہی جو انفار و سائیس آتا تہا ایک ظرف براز و براز اوس مردک پر ڈالتا تہا بالآخر یہانتک بول و براز جمشید پر پڑا لاقرب تہا کہ وہ مردک انبار براز مین دب جاے ہرگاہ وہ آتش دفع ہوے اوسوقت حاضرین معرکہ نے دیکہا کہ تمام لباس و پیراہن وغیرہ جمشید کا جلکر خاکستر ہوگیا ہے اہل لشکر اس تماشا سے عجیب کو دیکہکر اسقدر ہنسے کہ ہر شخص کا شدت خندہ سے نفس بند ہونے لگا اور ہر جانب سے شور خندہ بلند تہا اور نقابدار کی کارنمایان کی ستایش کرتی تہی ہر فرد و بشر یہہ کہتا تہا کہ ہم نے اجتک ایسی جنگ نادر الحقیقت نہین دیکہے آفرین ہے اوس نقابدار کے فہم و فراست پر عجب مردوار عیاری پیشہ ہے واقعی آج جمشید کو ایسی ذلت و فضیحت حاصل ہوئی ہے کہ اب وہ میدان کارزار کیطرف منہہ نہین کریگا **قصہ کوتاہ** جمشید یہہ ذلت و رسوائی پاکر سراسیمہ و بدحواس خیمہ مین داخل ہوا اور یعقوب نامدار باستقلال تمام مظفر و منصور اپنے لشکر مین آیا سلطان ابوالحسن جو بہرنے خوانہاے زر یعقوب کے سر نثار کئے اور سینہ سے لگا کر اوسکی پیشانی کو بوسہ دیا اور طبل زدہ خیمۂ معلی مین داخل ہوا اور معرکۂ کارزار کی حقیقت سلاطین و امراے روبرو نقل کی ہر ایک سردار نے یعقوب کی تعریف و ستایش کی اور باوجود ملال زخمداری اسقدر ہنسے کہ فرط خندہ سے بیتاب ہوگئے علی الخصوص امیر حمزہ زیادہ تر خوش ہوا اور کہا اے برادر یعقوب آفرین ہے تیری شجاعت و مردانگی پر آج تو نے وہ عیاری کی ہے کہ تا انقراض عالم یہہ داستان رنگین یادگار رہیگی واقعی یہہ عیاری تیری ہی ذات پر ختم ہے اگر مہتر توفیق اور مہتر سمریح اسیر سر ہنگان نامدار اس عیاری و مردانگی کو دیکہتے انگشت بدندان رہجاتی سچ یہہ ہے کہ آج تیری ہمت و جرات مردانہ کے سبب لشکر اسلام کی آبرو رہگئی ورنہ سخت قباحت پیش آئی تہی معلوم نہین کہ جمشید کس سلوک سے پیش آتا کسواسطے اوس کافر کی نیت بر سر فساد معلوم ہوتی تہی خدا تعالی نے اپنا فضل و کرم فرمایا اور اوس نابکار کی شر و فساد سے لشکر اسلام محفوظ رہا **قصہ مختصر** دوروز جمشید

اوس ندامت وانفعال مین پہرا سے باہر نہین نکلا روز سیوم وہ رانده درگاه الہی پہر طبل زده میدان کارزار مین صف آرا ہوا
اس روز جمشید بسبب اوس خفت وندامت کی کہ میدان کارزار مین اوٹھاے تھے میدان مین نہین آیا اور اپنے سرداران لشکر کو حکم دیا
کہ دس دس پہلوان نامی ہمعنان میدان جنگ مین جائین اور لشکر اسلام سے حریف مقابل طلب کرین غرضکہ حسب الحکم اوس
نابکار کے دس پہلوان نامی وگرامی زبردست وقوی ہیکل اشتلم کنان میدان کین مین آئے اور حریف ہم نبرد طلب کیا ابوالحسن
جوہر نے بہی بناچاری لشکر کے صف آراے کا حکم دیا اور بعد آراستگی صفوف علیم الدین وغیرہ دس پہلوان غیر متعارف ضعیف الاعضا
کو میدان مین بہیجا از انجملہ پانچ پہلوان مظفر ومنصور ہوے اور پانچ معرض قتل مین آے اسیطرح دوسرے روز کے معرکہ آرائی
مین سو پہلوان بہادر ویکہ تاز کو جمشید نے جنگ گاہ مین بہیجا لشکر اسلام سے بہی سو دلاور بادل ناخواستہ کفار کی مقابل گئے
مگر فضل الہی سے بہمہ وجوہ ظفریاب ہوئی جمشید لعین نے بار دگر سو پہلوان اونکی کمک مین روانہ کئے اسطرف لشکر اسلام سے بہی
اوسیقدر دلاوران کینہ خواہ پہلوانان لشکر کی مدد کو پہونچے حاصل کلام رفتہ رفتہ یہہ نوبت پہونچی کہ دس بارہ ہزار سپاہ جنگ جو
معرکہ مصاف مین فراہم ہوگئی اور ایک مختصر جنگ مغلوبہ وہنگامہ کشت وخون واقع ہوگیا اور اسقدر کشت وخون ہوا کہ معرکہ کارزار لالہ
زار معلوم ہوتا تہا اور ہر طرف سرہاے مقتول کے انبار نظر آتی تہی مگر بہمہ وجوہ فضل الہی شامل حال رہا دلاوران اسلام کفار پر غالب آے
جمشید نے طبل بازگشت بجوا دیا ہر گاہ طبل کی صدا دلیران شمشیر زن کے کان مین پہونچی یکبار حرب وضرب سے دست بردار ہوگئی اور
اپنے اپنے لشکر مین چلے آئے دوسرے دن پہر بدستور قتل وقتال کا بازار گرم ہوا اور مثل روز گذشتہ جنگ مغلوبہ قائم ہوے جمشید
نے سرداران نامی اور بہادران سلیتن کو مردمان لشکر کی کمک مین بہیجا اسطرف لشکر اسلام مین اسوقت پہلوانان سلیتن اور سرداران
شیر افگن نبرد آزما کہان تہی کہ مردمان جنگ گذار کی مدد وکمک کو اسلئے جاتی جملہ سردار اور دلاوران زخم خوردہ وخستہ ومجروح تہی اس سبب
مردمان اسلام کے مدد نہ پہونچی لشکر اسلام پر آثار ہزیمت نمایان ہوے جمشید نے موقع پایا اور مردمان اسلام کا ضعف دیکہکر یہہ عزم
کیا کہ لشکر اسلام پر تاخت لاے اور مع فوج جرار یورش کردی آخرکار وہ مردک خود شمشیر کشیدہ جنگ مغلوبہ مین در آیا چار وناچار
سلطان ابوالحسن جوہر اور یعقوب جرار ونہنگ مصری بجمعیت ہمراہان خنجر گذار کفن بر سر بستہ باشمشیر وخنجر شریک جنگ ہوگئی اور مردانہ
ودلیرانہ جنگ کرتی رہی بازہم لشکر اسلام بہت کم تہا اور سپاہ کفار بیشمار نوبت باینجا رسید کہ لشکر اسلام پر ضعف عارض ہونے لگا
نزدیک تہا کہ لشکر اسلام بسبب قلت سپاہ اور کمی سرداران حکمران کی شکست کہا کر منتشر ہوجاے اتفاق قضا وقدر سے ایک گرد غبار دامنہ
بیابان سے بلند ہوے اور شاہزادہ نامدار ابراہیم بن جوہر اپنے قلیل فوج سے جو بہمہ وجوہ ایکہزار سوار تھے عین ہنگامہ دار وگیر مین پہونچا اور
لشکر اسلام کا ضعف دیکہکر بجمعیت مذکورہ جلوریز کفار پر تاخت لایا شاہزادہ ابراہیم نے اپنے فوج کے چار حصے کئے تھے اور ایک ایک
سردار کو ہر حصے کی افسری پر مامور کیا تہا اور ہر ایک سردار کو یہہ حکم دیا کہ ہر چہار طرف سے فوج حریف پر یورش کرو یعنی ایک حصہ فوج
سمت مشرق سے اوس انبوہ مین در آے اور قتل وغارت کرتا ہوا سمت مغرب نکل جاے اسیطرح حصہ مغربی مشرق کیطرف چلا جاے
اور حصہ ہاے شمال وجنوب بہی اسی طرح سرگرم مصاف رہین اور جلوریز قتل کرین کہ مردمان کفار کو دم لینے کی فرصت نملی غرضکہ
ہر چہار حصہ ہاے فوج بدستور مذکور چار جانب سے انبوہ کفار مین در آے اور ایسے حملات متواتر کرنے شروع کئے کہ کفار پریشان حواس
ہوگئے اوسوقت رزمگاہ مین عجب ہنگامہ قیامت اور معرکہ رستخیز برپا تہا کہ بجز آواز تکبیر وبکش دوسری صدا کان مین نآتی تہی اور ترک
فلک بہی اس معرکہ کو دیکہکر بیحساب تہا شاہزادہ ابراہیم نامدار شیر غران اور پیل دمان کی مانند جسطرف انبوہ کفار مین جا پڑتا تہا کشتہ پر کشتہ
پشتہ اور مجروحون کے انبار لگاتا تہا ○ بہر سو کہ میراند شبرنگ را ٭ زخون لعل کرد آہن و سنگ را ٭ در انجملہ کان کوہ آہن گرد ٭ صد افگند وصد کشتہ صد

بگرد سنان خون در او ریختہ ❊ ببے خون گردن کشان ریختہ
دریدہ بریدہ و شکستہ و بستہ ❊ یلان را سر و سینہ و پا و دست
بہر جا کہ شمشیر او کار کرد ❊ یکے را دو کرد و دو را چار کرد

الغرض اوسوقت دلاوران اسلام کو اسی قدر کمک سے تقویت حاصل ہوگئی اور مردان شجاع و دلیر بجرات وہمت کفار کے قتل و غارت مین ہمہ تن مصروف و سرگرم ہوگئے **شعر**

سنان بر سنان راست کردند ہم ❊ رخ روز از گرد شد لاجورد
بہر حملہ صف را دریدی دلیر ❊ سران را بسر پنجہ میکرد زیر
دلیران و گردان ز راہ غضب ❊ بدشمت و غا میگزیدند لب
دو لشکر ہمی داد جان زیر تیغ ❊ نمیکرد و سر فروشی دریغ
ز بس سم تیغ و فرق سنان ❊ دل از جای میرفت و دست از عنان
سم بادپایان ز خون چون عقیق ❊ شدہ تا بزین بخون در غریق
یکے بود در خواب مرگش رسید ❊ اجل را یکے در دم تیغ دید
یکے بود چون مرغ بسمل بخاک ❊ شد از زخم خنجر یکے سینہ چاک
یکے داشت در سر ہوائے گریز ❊ یکے چارہ جو از دم تیغ تیز
بہ پیکان کین دست افراختند ❊ ز ہر جا بر سو سوزن انداختند
بکشتن گرفتن نہادند سر ❊ گرفتند باہم دوال کمر
برامد ز دست دلیران بلند ❊ خروشش برید و درید و بکند
چنان تنگ شد عرصہ کارزار ❊ بمشت و گریبان در افتاد کار
سنان در سپر کوکب افروختند ❊ سپر بر سپر کوکبہ دوختند
ز بس کشتگان گرد ہر گرد راہ ❊ چو بازار محشر شدہ حربگاہ
یکے را روان خون ز زخم سنان ❊ بمیدان یکے تشنہ لب داد جان
یکے بود بر نوک نیزہ طپان ❊ بخاک افتادہ یکے نیم جان

اسی طرح اوس معرکہ قتل و قتال مین ابوالحسن [illegible] ونہنگ مصری وجولان اندلسی وغیرہ عیاران خنجر گذار باپنچ ہاے دشمن شکار و خنجر سینہ شگاف نعرہ زنان شعلہ جہندہ کی مانند در آے اور کفار نابکار کو تہہ تیغ و خنجر رکھہ لیا اور اسقدر کشت و خون کیا کہ ساکنان ملاء اعلی کی زبان سے تحسین و آفرین نکلی ان عیاران نامدار کی جنگ و پیکار کا حال اگر مفصل و مشرح لکھا جاے یقین ہے کہ ایک دفتر طویل بلکہ بجاے خود ایک کتاب درست ہوجاے مختصر یہہ ہے کہ سلطان ابوالحسن نامدار سر حلقہ عیاران خنجر گذار اوس معرکہ دار وگیر اور ہجوم غفیر مین جسطرف حملہ کرتا تہا آتش دم خنجر سے مردان اتشپرست کی خرمن حیات کو پامال کرتا تہا **شعر** بہر سر کہ افراخت خنجر بکین ❊ زیک تن دو پیکر زدی بر زمین ❊ **قصہ کوتاہ**

تا وقت شام یہی ہنگامہ نمونہ قیامت برپا رہا اور عجب طرح کا بازار موت گرم تہا کہ ہر سمت آواز جبر بگا جبر تاک خنجر و شمشیر کی بلند تہی صدا سر بی تن اور تن بیجان ہوگئی اور ایک کو دوسرے کی خبر نہی بالاخر جمشید جنگ کی یہہ صورت دیکھی معرکہ جنگ سے جنگاہ صف لشکر مین آگیا اور طبل بازگشت بجوادیا کسواسطے کہ اوس نابکار نے دیکھا مبادا لشکر کو شکست ہوجاے اوس ملحد نے لشکر کو جنگ و پیکار سے علیحدہ کردیا دونون لشکر طبل کی آواز سنکر لڑائی جو اس جنگ سے دست بردار ہوا اور اپنے مقام پر چلے آے جمشید بہی بارگاہ مین داخل ہوا اور شاہزادہ ابراہیم بن حیدر کی سفاکی کا ذکر کرتا رہا نجاشی نے کہا ایخداوند بڑی حیرت اور افسوس کی بات ہے کہ خدا پرستوں کی رونق و شوکت یوماً فیوماً زیادہ ہوتی جاتی ہے تم بہی یہہ خیال کرو کہ شاہزادہ ابراہیم سالم کی تلاش مین ایک ساحرہ کی مہم پر گیا تہا کسیکو اوسکی امید نہی کہ وہ زندہ و سلامت پہر بچا مگر وہ شاہزادہ مقتضی المرام لشکر مین آپہونچا اور عین وقت مایوسی مین لشکر اسلام کی اوسنے مدد کی یا خداوند مینے سنا ہی کہ شاہزادہ ابراہیم نے بزور دست و بازو ساحران زبردست کو قتل و غارت کیا ہے اور بعد فتح کرنے طلسم سحر کی زنگاوہ اور اسلم کو قید سحر سے رہائی دی اشبوط نے کہا اے نجاشی آج میرے پاس وحی پہونچی ہے کہ میر الپسر ضابط نوجوان تیری دختر زنگاوہ کے ہاتہہ سے قتل ہوا ہے مجہے از روی وحی تحقیق ہوگیا کہ نقابدار سبزپوش وہی زنگاوہ تہی نجاشی نے کہا اے جمشید یہ کیا کہہ کہتا ہے ایسے امور اتفاقی مین وحی کو کیا دخل ہے کسواسطے کہ اس خبر کو تمام لشکر نے سن لیا کہ نقابدار سفید پوش اسلم نوجوان تہا اور نقابدار سبزپوش وہی زنگاوہ زنگاری پوشش تہے تو کہتا ہے میرے پاس وحی نازل ہوئی [illegible]

حالانکہ مینے اوسی روز جاسوسان شہر کی زبانی یہہ حال سن لیا تہا اور اسے ازین دونون زن و مرد نے میدان معرکہ مین جسقدر ہنا
جوہر مردی و مردانگی ظاہر کیا تمام لشکر نے بچشم خود دیکہہ لیا پہر تیری پاس جداگانہ وحی کسطرف سے نازل ہوے کہ اسوقت اپنی پیغمبری
کی شیخیت کا اظہار کرتا ہے اشبوط نے کہا اے حبشی سیاہ رو کیا بیہودہ بکتا ہے کلمہ حق نہین کہتا حالانکہ مینے تیرے دختر کی
سفائی اور بیرحمی کی تجہسے شکایت کی تہی یا کوئی کلمہ سخت زبان سے نکالا تہا کہ تو نے مجہے دشنام دی اور گیدی کہا نجاشی نے
کہا اے بیوقوف تو نے کس لئے ایسا کلمہ حماقت آمیز کہا جسکا جواب سخت سنا گیدی تو نہین جانتا کہ جیسے مثل پرتو آفتاب ظاہر ہو چکا
اوسمین وحی وغیرہ کا کیا دخل ہے اشبوط نے کہا اے مادر بخطا تجہے معلوم نہین کہ خداوند جمشید نے میرے فرزند کے زندہ کرنیکا
مجہسے وعدہ کیا ہے مجہے یقین ہے کہ جسوقت میرا فرزند ضابط نوجوان زندہ ہو گیا اوسیوقت خداوند زنگاوہ کو ضابط کے حوالہ کر دیگا
اس سبب سے مینے وحی کا حکم بیان کیا تہا القیموس نے کہا اے اشبوط مجہے معلوم ہو گیا کہ تو ذاتی بیوقوف نہین بلکہ نسلی احمق
ہے کسواسطے کہ مین مدت دراز سے تجہے جانتا ہون اول ہی تو پیغمبری دیلم کے وقت مین احمق مطلق تہا اور فی الحال کسی قدر
تیری حماقت مین ترقی ہو گئی ہے اے بیوقوف تجہے یہہ افسوس کرنا چاہئے کہ تیری برادرزادی ضابطہ بانو بیوہ ہو گئی اور میرا فرزند
علقمہ شیرزور اوسی مزار کی شامت اعمال کے سبب سے قتل ہوا اس صورت مین میرا فرزند علقمہ زنگاوہ کا مستحق ہے خداوند اوس
نازنین کو میری فرزند علقمہ کو بخشدیگا قطع نظر اسکی اوس نازنین کا عاشق اول علقمہ ہے اشبوط نے کہا ای گیدی بس زبان کو
بند کر زیادہ بیہودہ گوئی اچہی نہین ہے قسم ہے مجہے خداوند جمشید کی میرے فرزند ضابط نوجوان کو تیری دختر سیاہ رو کے قدم شوم سے مرگ
نصیب ہوے ہے الحاصل جمشید ان دونون احمقونکے کلمات حماقت آمیز سے منغص ہوا اور کہا اے اشبوط وای القیموس
آگاہ ہو کہ خداوند نے وہ نازنین یعنی زنگاوہ زنگاری پوش اسلم نوجوان کو بخشدی ہے اب کسیکا حق اور استحقاق نہین رہا اور نہ بار بار
خداوند اس قسم کی تقریرات مقدر کر سکتا ہے اب تم خداوند کو اس معاملہ مین زیادہ تکلیف نہ دو اشبوط و القیموس دونون یہہ
کلمہ سنکر خاموش ہو رہے اوسطرف لشکر اسلام مین جسوقت شاہزادہ ابراہیم مظفر و منصور داخل ہوا اول ابوالحسن جوہر سے ملاقات کی
بعد ازان صاحبقران اکبر کو دیکہنے کو گیا اور اوس عالی وقار کو عجب حال سقیم مین مبتلا دیکہا شاہزادہ ابراہیم آبدیدہ ہوا اور ابوالحسن
سے فرمایا اے برادر مین یہانسے قریب ترشید و شکار مین مشغول تہا اور اسلم و زنگاوہ کو اول روانہ کر دیا تہا مگر مجہے صاحبقران اکبر
کے علالت کی مطلق خبر نہین ہوے ورنہ ایکدم بہی راہ مین قیام نکرتا ہر گاہ سے جمشید کا دعوی باطل اور لشکر اسلام
کی تباہی کا حال سنا مضطرب وسراسیمہ ہو گیا اور اوسیوقت وہانسے روانہ ہوا الحمد للہ کہ عین وقت تشویش و پراگندگی
مین پہونچا اے برادر مین حیران ہون کہ جمشید نابکار کا کیا علاج کرنا چاہئے ابوالحسن نے کہا اے شاہزادہ نامدار معلوم
ہوتا ہے کہ جمشید حرامزادہ کو کسی ساحر زبردست کی مدد سے یہہ شان و شوکت حاصل ہوئی ہو کہ یکبار وہ مردود ایسے دعوا
بلند کرنے لگا اور روز بروز اوسکی جاہ و جلال اور زور و قوت مین ترقی ہوتی جاتی ہے بعض کو گمان تہا کہ یہہ کارسازی
ضار منکوس کے سحر سے وقوع مین آئی ہے یعنی اوس ولیس نے کوئی عمل سحر تازہ جمشید کیواسطے اختراع کیا ہے جسکے
سبب سے اوسکو دفعتاً یہہ عروج پیدا ہو گیا مگر یہہ گمان باطل اور غلط معلوم ہوتا ہے کیا معنی کہ مین اوس کافر دلیس
یعنی ضار منکوس کی علم و عمل کو خوب جانتا ہون کہ وہ ہرگز اسقدر فن سحر مین لیاقت و دستگاہ نہین رکہتا ہان کوئی اور
ساحر کامل الفن اوسکا معین و مددگار ہوا ہے اے شاہزادہ والا قدر مین تمکو بہی اوس لعین کی جنگ و پیکار سے منع
کرتا ہون کہ تم ہرگز اوسکے مقابلہ مین جانے کا قصد نفرمانا کسواسطے کہ اوس نابکار کے پاس سلاح و یراق ایسی

بہی شمشیر وگرز اور اسپ وتخت وغیرہ تمام بکمال اعمال سحر سے بنی ہوئی ہین مبادا ہنگام مقابلہ حملہ ہوکے کسیطرح کا چشم زخم پہونچی شاہزادہ
ابراہیم نے فرمایا ای برادر خاطر جمع رکہو کوئی مقام اندیشہ کا نہین ہے بفضل الہی سے میرے پاس بہی ایسا تعویذ باطل السحر موجود ہی کہ
ہرگز سحر وافسون ہچہ اثر نہین کریگا چنانچہ اسی تعویذ کی برکت سے جو میرے مرشد شاہ آگاہ کا عطا فرمایا ہوا ہی ہمنی تمام وکمال طلسم سحر کو باطل
کردیا جوہر نے کہا اے شاہزادہ نامدار یہہ سب مسلم مگر تم نے دیکہا کہ باوجود ہونی اشیاء باطل السحر کی صاحبقران اکبر کا کیا حال ہوا حالانکہ صاحبقران
اکبر خود باطل السحر کا مالک ہے مگر کوئی شے اوسوقت کام نآئی اور انجام کار یہہ نتیجہ ظہور مین آیا کہ تمنی بہی اپنی آنکہہ سے دیکہہ لیا ای شاہزادہ والاقدر
یہہ اشیاء اور اعمال جلیلہ باطل السحر اوسوقت موثر ہوتی ہین کہ جب کوئی ساحر سحر وافسون پر تکیہ کرینگے اور جس حال مین کہ کسی ساحر
زبردست کامل الفن نے بمحنت چند سالہ اعمال سحر وحکمت سے کوئی عمل تیار کیا ہو یا طلسم و نیرنگ بنایا ہو اوسکے ابطال کیواسطی
کوئی عمل بہی قوی تر مقابلہ مین درکار ہی قطع نظر اسکے ایسی عمل کے بطلان کی یہہ شکل ہے ہرگاہ عامل اوس عمل کا یعنی سحر کنندہ مرجائے
البتہ وہ عمل خود بخود باطل ہوجائیگا ہان جو اعمال طلسمی ازروی علم حکمت ترتیب دی جاتی ہین وہ بعد وفات عامل کی بہی بحال
وبرقرار اور پایدار رہتی ہین جیساکہ شاہزادہ مشتری ستارہ طلعت وزیر صاحبقران اعظم کی داستان مین سنا گیا ہے اے شاہزادہ
نامدار مین اس سبب سے تمکو جمشید کی جنگ سے منع کرتا ہون اب تم لشکر ظفر اثر مین تشریف لے آئیے ہو میری صلاح یہہ ہے
کہ تا صحت صاحبقران اکبر ہنگام معرکہ آرائی بجائی صاحبقران گیتی ستان قلب لشکر مین تشریف رکہو کہ تمہاری پشت پناہی پر مردان لشکر
جان بازی وجانفشانی کرتے رہین اے شاہزادہ عالیقدر تمہاری موجودگی مین تمام لشکر اور مردان دل شکستہ کی تقویت ہوگی اسوقت
تمنی لشکر کا حال بچشم خود دیکہا کہ لشکر ظفر پیکر مردان جنگ گذار سے مثل ترکش بے تیر کے نظر آتا ہی اگر خدانخواستہ تمہارا احوال بہی
مثل اور مجروحون کی ہوگیا اوسوقت جسقدر جان تازہ تمہاری مقدم سے مردان جنگ جو کی تن مین آئی ہے وہ بار دگر پرواز کرجائیگی
اور لشکر پہر اوسی حالت نیم جانی مین مبتلا ہوجائیگا غرضکہ ابو الحسن نے شاہزادہ ابراہیم بن حسینہ کو انواع واقسام نصیحت وپند سے سمجہایا
بلکہ اوسوقت پادری ایدروس بہی بارگاہ مین حاضر تہا وہ بہی ابو الحسن کا ہمزبان رہا شاہزادہ ابراہیم نے ابو الحسن کی کلمات قبول کئے اور فرمایا
ای برادر خدای جل شانہ بزرگ وتوانا ہے سبکو اپنی حفظ وحمایت مین نگاہ رکہتا ہے آیندہ جو امر کہ شدنی ہے خواہ نخواہ ظہور مین آئیگا
کیا معنی کہ مشیت ایزدی مین کسیکو دخل نہین ہے ہنوز بارگاہ علی مین یہہ گفتگو ہو رہی تہی کہ لشکر کفار سے طبل جنگ کی صدا بلند ہوئی سلطان
ابو الحسن نے بہی لشکر ظفر پیکر مین کوس رزمی بجوایا دوسری دن صبحدم دونون لشکر کا یہہ نواد صف کشیدہ میدان جنگ مین ستادہ ہوئی
سے دو لشکر برابر بندار آراستہ تا شدار ہر طرف تنگ برخاستہ الغرض بعد آراستگی صفوف عساکر محروق دغستانی کہ ایک پہلوان بروست
تہا لشکر کفار سی نکلا اور میدان کارزار مین پہونچکر بلاف وگزاف بہادری حریف طلب کیا لشکر اسلام سے چند پہلوان نوبت بنوبت اوسکی
مقابلہ مین گئے مگر محروق نے بعض کو مجروح اور بعض کو قتل کیا شاہزادہ ابراہیم اس واقعہ کے مشاہدہ سے کمال بیدماغ ہوا اور کہا ای برادر
ابو الحسن واللہ کمال نامردی کی بات ہی کہ باوجود اپنی موجودگی کے پہلوانان لشکر سگ وشغال کی مانند قتل ہون اور ہم تماشا دیکہین
قسم ہے پروردگار عالم کی مجہی یہہ ننگ نامردی گوارا نہین ہوتا اگر تم اسدفعہ بہی جنگ وحرب سے منع کروگی مین اسیوقت لشکر سے
کنارہ کرجاونگا ابو الحسن جوہر شاہزادہ کے افروختہ ہونے سے خاموش ہو رہا اور شاہزادہ ابراہیم نے عنان مرکب کو سوی میدان
رہا کردیا اور حریف کی مقابل پہونچکر ایک نعرہ مردانہ مارا اور حرب وضرب مین مشغول ہوگیا غرضکہ بعد رد حملات محروق دغستانی کو
صدر زین سے اوٹہا کر زمین پر پہینکدیا اور دونون پانون اوس پہلوان کے تہام کر از سرتا پا دو پارہ کردیا اسیطرح مخند دل ومشتی وغیرہ چند پہلوانان
قوی ہیکل کو خاک معرکہ مین ملادیا جمشید نی یہہ حال دیکہکر طبل بازگشت بجوایا اور بارگاہ مین چلا آیا اور یاران صحبت مین بیٹہکر کہا یارو معلوم

ہوتا ہے کہ یہہ شاہزادہ بھی میری اب شمشیر قدرت کا کشتہ ہے لیکن دلاور بی بدل اور پہلوان زبردست مثل ہیری قوی اور زور آوری اوس
صحبت میں اکثر دلاوران جنگ جو اجل گرفتہ متعلقان شمشیر وغیرہ سلاطین موجود تہی ہر ایک نے لاف بہادری ماری اور کہا اے خداوند
کل معرکہ جنگ کی ہمکو اجازت ہو ہم بھی اپنی بہادری کا تماشا خداوند کو دکہلاوینگے جمشید نے اونکی درخواست منظور کی اور طبل جنگ کا
حکم دیا دوسرے روز پہلوانان مذکور ہوس جنگ و حرب نوبت بنوبت میدان میں آئے اور شاہزادہ نامدار کی شمشیر خون آشام سے
واصل جہنم ہوی وقت شام حسب قاعدہ لشکرونکی بازگشت ہوے دوسرے روز پہر علی الصباح بدستور صف آرائی ہوی اس روز دس بارہ
پہلوان قہرون وکران کے لشکر سے میدان میں آئی اور بدستور مذکور نار جہنم سے ملحق ہوگئے روز چہارم بعد صف آرائی جمشید نی ایک
پہلوان قوی ہیکل دیو صورت ہامان بن ہامان شیر پیشانی کو جو جمشید کا معتمد خاص اور پہلوان رستم دل تہا میدان کارزار میں بہیجا جمشید
کو اس پہلوان کے زور و قوت پر زیادہ تر بہروسا تہا وقت رخصت ایک جام شراب سحر ہامان کو پلایا ہامان جام شراب پیکر بغضبا کی
میدان کارزار میں پہونچا اور شاہزادہ ابراہیم کی مقابل ہوا شاہزادہ ابراہیم نے بعد ہمزبانی ہامان کو بہی مثل سگ و گربہ بشت ولگد
ہلاک کیا اوسوقت جمشید اسقدر افروختہ ہوا کہ ہر موی تن راست ہوگیا بے اختیار تخت قدرت سے جدا ہوکر مرکب پر سوار ہوا
اور میدان مصاف میں آیا مگر دل میں کہتا تہا ای جمشید معلوم ہوتا ہے کہ ہنوز تیری قسمت میں آرام و آسایش نہیں ہے ہرچند میں چاہتا ہوں
کہ جنگ و حرب سے چندروز کنارہ کش رہوں اور براحت و آرام ایام زندگی گذاروں مگر کوی صورت آسودگی کی نظر نہیں آتی القصہ
جمشید بحالت غم و غصہ شاہزادہ ابراہیم کے مقابلہ میں آیا اور کہا ای بندہ ناواقف جلد تر اپنے خداوند کو پہچان اور سجدہ کر میں تیرا
خداوند ہوں تو نہیں جانتا کہ سلاطین عالم اور شاہان باجاہ و جلال مجہی سجدہ کرتے ہیں اور میری اطاعت و فرمان برداری میں
شب و روز حاضر رہتی ہیں شاہزادہ والاقدر نے کہا ای ملحد بدبخت وای کافر خود پرست کیا کہتا ہے ای ولد الحرام تجہی معلوم
نہیں کہ میرا خداوند برحق آفریدگار عالم ہے اور میں اوسی جہان آفرین کا بندہ ناچیز ہوں جسنی کل کائنات اور هجده ہزار عالم کو پیدا
کیا ہے از انجملہ تو بہی ایک سگ خارشتی ہے ای نابکار میں اوس خداوند عالم کو پہچانتا ہوں اور ہر وقت اوسکی درگاہ میں سجدہ ادا کرتا
ہوں ای مردک تو کیا سگ بازاری ہے کہ کوی تجہی سجدہ کری ای ملحد تو اپنے حال پر افسوس نہیں کرتا کہ باوجود اس مفلوکی کے کہ مشت
استخوان سے زیادہ اپنے کائنات حیات میں نہیں رکہتا اور مثل نمرود و فرعون ایسا دعوای بلند کرتا ہے ای کیدی خیال کر کہ اون شاہان
اولوالعزم باجاہ و جلال نے اس دعوای باطل سے کیا نتیجہ پایا اور کس حال بد کو پہونچی ای بدبخت یاد رکہہ کہ تیرا حال عنقریب ایسا خراب و
ابتر ہونیوالا ہے کہ سگ و شغال تیرے حال پر تاسف کرینگے الغرض شاہزادہ ابراہیم کی فصاحت بیانی سے جمشید نہایت افروختہ ہوا
اور کہا ای شاہزادہ مجبور ہوں کہ تو نے میری نصیحت پر عمل نہیں کیا خیر تجہے اپنے فعل کا اختیار حاصل ہے چار و ناچار میں تجہی بہی اونہی مجروحون
کی ذیل میں پہونچاتا ہوں کہ چندروز تو بحالت رنجوری افسوس کیا کرے کہ میں نی خداوند کی نصیحت کو خیال نکیا غرضکہ اوس نابکار نی حالت
غضب میں شاہزادہ ابراہیم کیطرف دست دراز کیا اور دست و بغل ہوگیا اور تلاش کشتی میں مشغول ہوا شاہزادہ ابراہیم بہی بزور
قوت خداداد سرگرم تلاش ہوگیا اور دو روز کامل ایسی جنگ مردانہ کی کہ کفار کی زبان سے تحسین و آفرین نکلی الحاصل دونوں
دلاور باہمدگر اسطرح گاوزوری کرتے رہے کہ غالب و مغلوب میں تمیز نہوے جمشید بہی شاہزادہ ابراہیم کی زور و قوت کو دیکہکر
بیحد حیران تہا اور دل میں کہتا تہا کہ یہہ شاہزادہ عجب دلاور فولاد بازو ہی سچ یہہ ہے کہ ہنوز الاین سے کسیطرح پای کم نہیں رکہتا
بالاخر اوس حرامزادہ مکار غدار نے دانستہ پست ہونا شروع کیا اور شاہزادہ کو بمکر و فریب اوسے زمین سحر پر لی گیا ہر گاہ جمشید قطع
طلسم پر پہونچ گیا یکبار شاہزادہ سے علیحدہ ہوکر میدان میں استادہ ہوگیا اور کہا ای شاہزادہ بس اب جنگ کشتی میں امتحان کر لیا

سے یہ جکا مقصود حاصل نہین ہوا مین چاہتا ہون کہ ایک فصل جنگ نیزہ و شمشیر و عمود بہی شروع کرون اور تیرسے فنون سپاہ گری کو
دیکہون کہ تو کسقدر اس فن مین دستگاہ رکہتا ہے یہہ کہکر اوس نابکار نے اول ہی عمود طلسم بند ہاتہہ مین لیا اور بقوت تمام شاہزادہ ابراہیم
کے سر پر مارا ہر چند شاہزادہ نے اپنے عمود فولادی پر اوس ضرب کو رد کیا تاہم وہ عمود بلا ضرب کہا کر شاہزادہ کے شانہ پر گرا اور شاہزادہ شدت
درد او تکلیف ضرب سے بیہوش ہوگیا اور اوس عالم غشی مین بے اختیار مرکب سے گرا عیاران لشکر اسلام گرد و پیش حاضر تہے اون
عیاران طرار نے چار طرف سے جمشید پر سنگ فلاخن مارنے شروع کئے اور یہانتک پتہر مارے کہ وہ مردود بدحواس ہوگیا اور شاہزادہ
پر دوسری بار جرات نکر سکا ورنہ اوس نابکار نے ہلاک کرنے مین کچہہ باقی نرکہا تہا غرضکہ ایک طرف چند عیار جمشید کو سنگ فلاخن مارتے
رہے اور چند عیار شاہزادہ کو میدان سے اوٹہا لائے اور لشکر مین داخل ہوگئے جمشید بہی مضطرب الحواس لشکر مین چلا آیا اور طبل بازگشت
بجوا دیا مگر وہ لعین شاہزادہ کی ضربات مشت ولگد او عیاران اسلام کے ضربات سنگ سے خستہ حال ہوا تہا کہ بخبط مستقیم محلسرا
مین چلا گیا بارگاہ مین نہ ٹہرا اور اوس کوفت و خستگی مین بیہوش ہوگیا ضارمنکوس یہہ خبر سنکر مضطرب الحواس محلسرا مین گیا او چند جام شراب سحر
اوس نابکار کو پلائے جب کسیقدر جمشید کے ہوش وحواس درست ہوئے اور ضارمنکوس سے کہا ای استاد بد نہاد یہہ شاہزادہ بہی بلای
بیدرمان ہی یعنی زور وقوت او شجاعت ذاتی مین اپنا مثل و نظیر نہین رکہتا بلکہ میرے گمان مین معزالدین سے کسیطرح زور وقوت مین کم
نہین ہے ای استاد اگر اوسوقت یہہ چند اشیا نادر الحقیقت شاہ جادوان کی عطای خاص میری پاس موجود نہوتین مین ہرگز
اوسپر غالب نہ آتا بلکہ مین یقین کرتا ہون کہ شاہزادہ لمحہ دو لمحہ مین مجہہ پر غالب آجاتا اور اوسیوقت میری کائنات خداوندی نیست و
نابود ہوجاتے ضارمنکوس نے کہا ای جمشید خداوند طبیعت مجرد نے اپنے بندونکو ہر ایک قسم کی فضیلت اور توانائی عطا کی ہے
اور ایک سے دوسرے کو زور آور پیدا کیا ہے ازانجملہ جس بندہ برگزیدہ کو خداوند طبیعت اختصاص و بزرگی دیتا ہے وہ بندہ نام اوران
عالم مین شمار کیا جاتا ہے جمشید نے کہا ای استاد مین تجہسی یہہ پوچہتا ہون کہ شاہزادہ ابراہیم اس ضرب عمود سے جانبر
ہوگا یا نہین طبعی نے کہا ای جمشید شاہ جادوان نے وہ عمود قدرت خاص معزالدین کے نام سے تیار کیا ہے اور معزالدین کیلئے مرگ و
ہلاک اوسی عمود پر مقرر کی ہے اس صورت مین معلوم ہوتا ہے کہ وہ گرز اجل ہر ایک پہلوان کی حق مین تاثیر مرگ نہین رکہتا پس اسیقدر
اوسکی تاثیر سمجہہ لے کہ وہ گرز شاہزادہ ابراہیم سے باوجود پناہ کرنے عمود کے رک نسکا اور شاہزادہ اوسکی ضرب کے صدمہ سے
بیہوش ہوگیا اس سے زیادہ مین نہین کہہ سکتا کہ کیا ہوگا غرضکہ یہہ دونون اسی گفتگو مین مشغول تہے کہ ایک جاسوس نے خبر دی کہ شاہزادہ
ابراہیم بن حیدر اگرچہ شدت درد او تکلیف ضرب سے نہایت مضطر و بیقرار ہے مگر مثل شاہزادہ معزالدین کی غافل و بیہوش نہین ہے
ہر چند جراح وغیرہ معالجہ مین مصروف ہین لیکن ابہی تک تکلیف درد موجود ہے جمشید نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم کے شانہ پر ضرب
قوی پہونچی ہے غالب ہے کہ اس ضرب سخت کے صدمہ سے جان بر نہو طبعی نے کہا ای جمشید یہہ گمان و قیاس تیرا محض لغو اور
غلط ہے کیا معنی کہ شاہ جادوان نے وہ عمود قدرت مخصوص معزالدین کے قتل کیواسطے تیار کیا ہے نکہ ہر ایک پہلوان کے
لئے مین جانتا ہون کہ ابراہیم کو چند روز مین صحت کلی ہوجائیگی حاصل کلام جمشید نے ضارمنکوس سے کہا ای
استاد تم جلد حاضرین دربار کو رخصت کرو اور کہدو کہ خداوند نے خوابگاہ مین آرام کیا کسواسطے کہ بہی صدمات کشتی ہی اسقدر کسل
وتکان پہونچی ہے کہ میرے ہوش وحواس درست نہین ہین دو روز آرام لیکر جنگ و حرب کا عزم کرونگا اور اوسی روز جنگ مغلوبہ کا حکم
دونگا مین چاہتا ہون کہ جلد تر یہہ مہم جنگ فیصل ہوجای غرضکہ جمشید دو روز سے محلسرا مین رہتا ہے اور روغن سحر کی جسم پر مالش کرواتا ہے
اوسطرف اردوی معلی مین شاہزادہ ابراہیم شدت درد سے اسقدر بیتاب و بیقرار رہتا کہ کسی پہلو آرام نہ آتا تہا لمحہ بلمحہ حالت متغیر ہوتی تہی

ابوالحسن اور پادری ایدروس وابوعامر وغیرہ کی ہوش وحواس بجا نہی ہر شخص مایوس ومحزون تہا کر دیکہیی ان ولاوران نامدار کا کیا آل ہوتا ہے
اور یہہ دلاور کسطرح صحت پائینگے دوسرے صاحبقران اکبر کیطرف بہی اسقدر پریشانی تہی کہ بیان سے باہر ہے اور وہ شہریار عالی وقار اوسی
حالت غشی وبیہوشی مین بدستور مذکور مبتلا ہے یعنی چودہ روز کامل گذرے ہین کہ خورد ونوش سے محروم ہے اور دانہ وآب اوس عالیقدر کے
حلق سے نہین اوترا اس سبب سے نبض مین بہی کسقدر ضعف آگیا ہے حکمای حاذق طرحطرح کی تدبیرین کرتی ہین کہ ایک جرعہ شربت
کسی صورت سے معدہ مین پہونچی مگر ممکن نہین ہوتا یعنی دہان مبارک ایسا پیوستہ ہے کہ کسیطرح لب وا نہین ہوتے اور ضعف
وناتوانی لحظہ بلحظہ ترقی کرتی ہے حکیم مسیح الملک وغیرہ اطبا نہایت متشوش ومتفکر ہین اور قسم قسم کے خیال فاسد دل مین پیدا
کرتی ہین اور روز وشب دعا ومناجات مین دست بدعا رہتے ہین کہ الہی تو اپنے فضل وکرم سے شاہزادہ نامور کو جلد تر شفا بخش بلکہ
ہر شخص شاہزادہ کا حال دیکہکر یہی کہتا ہے کہ خدا خیر کرے مآل بد نظر آتا ہے اگر چند روز یہی صورت رہی صاحبقران کا جان بر ہونا
دشوار ہے الغرض ابوالحسن نے لشکر کا یہہ حال دیکہکر زنگاوہ زنگاری پوش کو قصر اخضر مین ملکہ شمسہ تاجدار کے پاس بہیجدیا ہے
کہ اب اوسکا لشکر مین رہنا مصلحت نہین ہے زنگاوہ زنگاری پوش باچشم گریان ودل بریان ملکہ شمسہ تاجدار کی خدمت مین روانہ ہوئی
ہرگاہ قصر اخضر مین پہونچی ملکہ شمسہ تاجدار از راہ خلق ومروت سلیے زنگاوہ سے بسلوک ومراعات پیش آئی بعد ازان صاحبقران کا
حال واقعی پوچہا زنگاوہ نے جو حال بچشم خود دیکہا تہا بی کم وزیاد بیان کیا ملکہ شمسہ تاجدار اس حال ہوش ربا کو سنکر اسقدر روئی کہ سیل
سے دامن وآستین تر ہوگئی اور آخرکار فرط گریہ وبکا سے غش کر گئی جسوقت ملکہ عالم گریہ وبکا کرتی تہی اوسکے رونے کی آواز دردناک اردوی
معلی تک پہونچی تہی اسیطرح خلدانہ وغیرہ خواتین بہی نالہ وفغان کرتی تہین اور ہر ایک نازنین نے اسقدر سینہ زنی کی تہی کہ تن نازنین مجروح
ہوگیا اور چشم نرگس سے فوارہ خون جاری تہا اوسوقت خواتین مذکور کی گریہ وزاری سے سامع کا دل وجگر شق ہوتا تہا ہرگاہ پادری
ایدروس اور ابوعامر نے اون خواتین کے آہ وفغان سنے ابوعامر فی پادری کو قصر اخضر مین بہیجا کہ خواتین کی تشفی وتسلی کر دے پادری
ایدروس قصر اخضر مین گیا اور ملکہ شمسہ تاجدار کو بانواع واقسام کلمات سمجہایا اور طرحطرح سے تشفی کرتا رہا بلکہ بقسم وسوگند کہا ای ملکہ
جہان اگر خدا نخواستہ شاہزادہ عالیقدر کی حالت دگرگون ہو جاے تم مجہی بعذاب سخت ہلاک کروانا ایملکہ یاد رکہو جبتک کہ شاہزادہ
کی نبض مین حرکت ہے خداوند کریم سے امید ہے کہ شاہزادہ جلد تر صحت پائیگا اور بالفرض والتقدیر اگر نبض بہی حرکت کرنے سے باز
رہیگی اوسوقت بہی خداوند شفا بخش حقیقی سے امید واثق ہے کہ شاہزادہ بلند اقبال غسل صحت فرمائیگا اور انشاء اللہ العزیز اپنے تمام مقاصد و
مطالب دلی پر کامیاب ہوگا ہرچند پادری ایدروس کلمات تشفی آمیز سے ملکہ کو سمجہاتا تہا مگر ملکہ کو کسیطرح کا یقین نآتا تہا اور ملکہ کی گریہ دردناک سے
پادری کے دل پر اسقدر صدمہ پہونچتا تہا کہ بے اختیار اوسکی چشم پرآب ہوجاتی تہی اور بادل اندوہگین علام الغیوب سے شاہزادہ کی صحت
وسلامتی کا ملتجی ہوتا تہا حاصل کلام پادری نے ہر قسم سے ملکہ شمسہ تاجدار کی طمانیت کی اور تشفی وتسلی کرتا رہا مگر ملکہ عالم کسی صورت سے مطمئن
نہوئی چار وناچار پادری ایدروس قصر اخضر سے چلا آیا اور اردوی معلی مین پہونچا اوسوقت صاحبقران اکبر کا حال دیکہا تقریب شمسان
شب تا صبح کی نبض مین دوچند ضعف پایا یہہ حال دیکہکر پادری ایدروس بلکہ جمیع حاضرین بارگاہ ادنی واعلی وضیع وشریف مجروح وسینہ سوختہ
باواز دردناک زار زار گریہ ہوا اوسوقت کوئی شخص لشکر مین ایسا نتہا جسکی چشم اشک خونی سے خالی ہو ہر فرد بشر کے دیدہای غمناک خونچکان تہی
اسیطرح طبیب و منجم صاحبقران کا احوال دیکہکر مایوس وہراسان ہورہی تہی پادری ایدروس باربار اوس طبیب حکمت کو صاحبقران کی
نبض دیکہاتا مگر کچہ فائدہ نظر نآتا تہا بلکہ ہردم ضعف وناتوانی مین ترقی ہوتی تہی ہرگاہ ابوالحسن اور پادری ایدروس وغیرہ
نے اطبا کو بدحواس وپراگندہ دل دیکہا زیادہ تر مضطرب وبیقرار ہوے حاضرین بارگاہ سے ایک بزرگ ملایک سرشت نے کہا

جا جو اس اضطراب اور گریہ وزاری سے کیا حاصل ہے آفریدگار عالم جل جلالہ و عم نوالہ شفا بخش عالم کو ہی یاد کرو اور اوسکے فضل و کرم کی امیدوار
رہو وہ چارہ ساز دردمندان عالم اپنے کارخانہ قدرت و حکمت سے ایسے دوای حیات بخش عطا فرمائیگا کہ ایک لحظہ مین صاحبقران گیتی ستان
کو شفای کلی حاصل ہوگی اور کوی سبب و سامان پردہ غیب سے ایسا ظہور مین آئیگا کہ خود بخود کلفت و ایذا رفع ہوجائیگی بہرحال صبر و شکر
کرنا چاہیے کسواسطے کہ زمانہ تکلیف و مصیبت کا گذر گیا ہی اور اب وقت خوشی و خرمی کا عنقریب نزد آنیوالا ہے یہہ سمجہو کہ ہر ایک تکلیف کے
بعد راحت ضرور ملتی ہے بہر نوع خاطر جمع رکہنی چاہیے کہ انشاء اللہ تعالے عنقریب شاہد مراد جلوہ گر ہوا چاہتا ہے غرضکہ وہ روز و شب لشکر اسلام
مین عجب اضطرار و اضطراب مین گذرا کہ کسی فرد بشر مین تاب و توان باقی نتہی جاسوسان خبر رسان دمبدم اس واقعہ کی خبر جمشید کو دیتے تہے
اور وہ کافر نقارہای خوشی بجواتا تہا ابو حاکم نے اس خبر کو سنکر فرط شادمانی سے اپنا عمامہ سر او تار کر پہینکدیا اور مثل لونڈیوں رقص کرنی لگا
اوس وقت جمشید بہی محل سے باہر آگیا تہا ابو حاکم نے جمشید سے کہا انجدا وند کل وہ روز آفت ہے جیسے اہل اسلام روز قیامت کہتی ہین
یعنی کل خداوند کا غضب گروہ خدا پرستون پہ نازل ہوگا مین خوب جانتا ہون کہ اوس روز سے بہتر و خوشتر کوئی روز مسرت انگیز نہوگا
ای ضار منکوس وای جناب جمشید مخدوم تم بہی اپنی چشم کور سے تماشا دیکہنا کہ مین کس ذلت و خواری سے اس فرقہ مضرت کو پامال کرتا ہون
کسلئے کہ مین مدت دراز سے اوس گروہ ستمگر کے خون کا تشنہ ہون خداوند کے اقبال سے ایک حملہ لشکر اور ضربات پاشنہ مرکبان
آتش قدم سے ایسا پامال کرونگا کہ لشکر کا نام و نشان تک باقی نہین رہیگا راوی کہتا ہی کہ اوس مجلس جفا مین ایک مرد انصاف
دوست بہی موجود تہا ہرگاہ اوس مرد نے ابو حاکم کے کلمات واہی تباہی سنے اوس نیک نہاد نے کہا ای ابو حاکم تو نہین جانتا
کہ عدو شود سبب رزق گر خدا خواہد یا ای بیوقوف اگر خدا پرستونکا اقبال بلند ہے الہ مسبب الاسباب ضرور کوئی نکوئی سبب
پردہ غیب سے ایسا پیدا کردیگا کہ عین حالت یاس و درماندگی مین اونکی کمک کے سامان ہوجاینگے ورای ازین ایک سبب
اونکی تقویت کا یہہ ہے کہ جسوقت اہل اسلام اپنی زندگی سے سیر او رمایوس ہونگے اوسوقت بامید درجات شہادت یکدل و
جان ہوکر کفن بسر بستہ مرگ و ہلاک کو گوارا کرینگے اور مسرت دل بلای سیدریان کی مانند کفار پر یورش کرینگے اور اسطرح سینہ
بسینہ و کلہ بکلہ حرب و ضرب مین آمادہ ہونگے کہ تمکو جان بچانی دشوار ہوجائیگی کیا معنی کہ تم خود اونکی حرب و ضرب کو بارہا دیکہ چکے ہو کہ ایک
دلاور خدا پرست سو پہلوانان کفار پر غلبہ رکہتا ہے اس صورت مین احتمال ہے کہ تمام شان و قدرت خداوندی تمہارے تن سے راہ نکل
جائیگی ای ابو حاکم تو اس بات کو خوب سمجہہ لے کہ کیا صورت پیش آئیگی ضار منکوس نے کہا امیرو با انصاف حق شناس واقعی اسطرح
ہی تو معقول کہتا ہے کلمہ حق یہی ہے کہ آدمی انصاف کو ہاتہہ سے نہ دے جمشید نے کہا ای استاد مین یہہ پوچہتا ہون کہ اب معیاد اندازی کے
کیا تدبیر کرون کسواسطے کہ ہنوز میرے دست و بازو سے کسل و تکان رفع نہین ہوی اور مین حرب و ضرب کی لایق نہین ہون میری صلاح یہہ ہے
کہ روز فردا معرکہ جنگ کو موقوف رکہون دو روز کے بعد پہر دیکہا جائیگا ضار منکوس نے کہا کیا مضایقہ ہے چند روز جنگ کو ملتوی کردو
اس عرصہ مین کسل و تکان بہی رفع ہوجائیگی یقین ہے کہ معز الدین بہی جب تک علم کو روانہ ہوجاے اوسوقت لشکر اسلام کا مستاصل
کرنا چندان دشوار نہین ہوگا غرضکہ جمشید نے جنگ کو ملتوی کردیا اب لشکر اسلام کا حال سنو کہ اہل لشکر کو نو روز اور
نو شب ایک صورت سے قلق و اضطرار مین گذرے کہ ہر شخص کو خواب و خور حرام مطلق ہوگیا تہا ہرگاہ اطبا صاحبقران
اکبر کی نبض کو ملاحظہ فرماتے تہی ہر روز ضعف و ناتوانی مین ترقی پاتی تہی اس ترکیب کو دیکہکر اطبا کا دل زیادہ تر پریشان ہوتا
تہا اور ہر شخص کا طائر روح قالب عنصری سے پرواز کرتا تہا اس معاینہ سے ابو الحسن اور بادری ایدروس و ابو عامر وغیرہ
متعلقان صاحبقران اکبر مثل مردہ صد سالہ بیجان تہے اس اثنا مین شیخ اعظم عرب کہ ابدال و برگزیدہ بندگان حق سے ہی بارگاہ مین آیا

اور صاحبقران اکبر کی بالین پہونچکر دعا ہائے جلیلہ باطل السحر وغیرہ جو خاص شفای امراض واسرار سحر کے واقع ہین پڑھکر صاحبقران کے جسم
مبارک پر دم کیا اور حاضرین بارگاہ سے مخاطب ہوکر کہا صاحبو آج مینے عجب واقعہ دیکھا ہے کہ خواہ مخواہ مجھی ایک توقع امید ہوتی ہی
اور میرا دل گواہی دیتا ہے کہ صاحبقران کو جلد شفا حاصل ہوگی مینے عالم واقعہ مین کیا دیکھتا ہون کہ ایک مرد بزرگ ملایک صورت مجھسے کہتا
ہے کہ ای احمد تو جملہ اہل اسلام موجودہ واقعہ جبل علی کو صاحبقران اکبر کی صحت وسلامتی کا مژدہ پہونچا دی پس یہہ جملہ کہکر وہ مرد بزرگ میرے
نظر سے غایب ہوگیا مین اگاہ مین بیدار ہوا اپنے دل کو ہر طرح شاد ومنبسط پایا بعد اسکے مجھی امید قوی ہے کہ میرا خواب رویای صالح سے ہو اور
کوئی امر جدید پردہ غیب سے ظاہر ہو جائے حاضرین بارگاہ شیخ احمد کے قول کو مثل وحی آسمانی سمجھے مین ہر ایک نے اس روایت کو تسلیم
کیا اور کہا یا شیخ خدا کرے کہ تمہارا خواب رحمانی راست ہو اور صاحبقران اکبر اس بلائی مہلک سے نجات پائی غرضکہ اس مژدہ جان بخش کو
سنکر جملہ حاضرین بارگاہ مسرور ہوئے اور لطیفہ غیبی کی منتظر رہے راوی سلسلہ بند داستان کمیت خامہ زرین بال کو عرصہ
جشن صحت صاحبقران اکبر شاہزادہ کامگار شہنشاہ تاج بخش فلک رخش جہاندار گردون توا شکنندہ طلسم بیضا
بہمن نہنگا منہ پیکار گردن کش اشرار وکفار بادشاہ واجب التعظیم شاہزادہ ابوتمیم مین جولان دیتا ہی یعنی پہونچنا
اسرار اللہ ابن شاہ آگاہ کا جبل اعلی مین اور معالجہ کرنا صاحبقران کا بہ برکت آیات قرآنی ونقوش جلیلہ اور
صحت پانا صاحبقران اکبر کا اوس بلای سحر سے اور قتل ہونا سحار جادو کا سلطان ابوالحسن کی سعی وکوشش سے
اور مستاصل ہونا لشکر کفار کا اور حالات جشن کتخدائی صاحبقران والاتبار سے نگارندہ نقاش معنی فریب
عروس سخن راچنین واد زیب سخن سنج دانای شیرین کلام چنین داد این داستان را انتظام معرکہ آرایان میدان فصاحت
دیکہ تازان عرصہ بلاغت اس داستان گوہر فشان کو اسطرح روایت کرتے ہین کہ جب علاوہ ان خاص اور دوست داران با اختصاص
صاحبقران اکبر کا اضطراب واضطرار حد سے گذر گیا اور نوبت گریہ وزاری اور دعا ومناجات کی بہی حد اعتدال سے متجاوز ہوگئی
بلکہ یہہ صورت واقع ہوئی کہ صاحبقران کا ہر ایک ہوا خواہ اور خیر اندیش اوس اختر فلک کامگاری کی صحت وری اور کامیابی
سے نا امید ومایوس ہوگیا اور صاحبقران کی زندگی کے طرفسی رشتہ امید بالکل منقطع ہو چکا اوسوقت یکبارہ دریای رحمت
الہی جوش مین آیا اور بحر فضل وکرم کبریائی مین طغیانی ہوی بمقتضا ے امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف
السوء اون بندگان مضطرب الحال کے مزرعہ امید پر باران رحمت کا تقاطر ہوا یعنی یہہ وہ وقت ہے کہ شیخ احمد طرف حاضرین
بارگاہ کے روبرو اپنے واقعہ خواب کو نقل کر رہا تہا کہ اس اثنا مین درگہہ سالار نے سلطان ابوالحسن کو بلایا اور کہا یا سلطان
ایک مرد سوداگر خواجہ جنید مغربی نامی سرزمین حجاز سے آیا ہے اور دربارگاہ پر استادہ ہے اور صاحبقران والاتبار
کی ملازمت کا امیدوار ہے بلکہ وہ تاجر امیر شجاع الدین کی خدمت مین زیادہ تر خلوص واتحاد کا اظہار کرتا ہے جملہ دلاوران فوج
معہ شاہزادہ ابراہیم کہ شدت سوزش زخم اور تکلیف درد جراحت سے بیتاب وبیقرار ہو رہے تہے اس خبر کو سنکر یکبارہ بستر اندوہ ورنجوری سے اوٹہہ بیٹھے
امیر شجاع الدین نے کہا اگرچہ یہہ موقع اور ہنگامہ مقتضی اسکی نہین ہے کہ کسیکو یہان بلایا جائے لیکن خواجہ جنید ایسا شخص نہین ہے کہ مین اوسکی
درخواست کو منظور نکرون یا سمعی کہ خواجہ جنید اکبر وکریم الطبع سراپا اخلاق ومروت نماز گذار وہ تقوی شعار خدا ترس ہے جسکی تمام عمر حج وزیارات اور
عبادات طاعات جملہ کار خیر مین گذری ہے اور ہمیشہ اوسکی اوقات عبادت وشب بیداری مین بسر ہوتی رہی اور وہ مرد عارف دایم الصوم رہتا ہی اور ا
وسکا کاروبار سے جسقدر نفع اوسے حاصل ہوتا ہے دو حصہ اوسمین سے راہ خدا مین صرف کرتا ہی اور ایک حصہ اپنی وجہ معاش اور قوت بسری مین لاتا ہے
ابوالحسن جوہری نے کہا کہ ای امیر نامدار کیا تعجب ہے کہ خداوند کریم ایسی بزرگ جامع الصفات کی برکت قدم اور دعا سے شفی مطلق حق تعالی ہم سب کو اس

مفسدہ محلل سے نجات بخشے اور صاحبقران اکبر کو شفا حاصل ہو جائے ای امیر امداد اس بزرگ کا نام سنکر خواہ مخواہ میرے دلمین بہی ایک طرحکی فرحت و انبساط پیدا ہوئی ہے اور میرا دل گواہی دیتا ہے کہ اس بزرگ کی تشریف آوری خالی از منفعت نہین ہے **الغرض** ابوالحسن جوہر نے ورگہ سالار سے کہا کہ جلد تر جاؤ اور اوس بزرگ کو باعزاز تمام بارگاہ مین لے آو ورگہ سالار نے عرض کیا یا سلطان اوس تاجر کے ہمراہ ایک اور بزرگ نورانی چہرہ ملایک صورت بہی ہے کہ جس کے بشرہ سے سراسر آثار زہد و تقوی مشاہدہ ہوتے ہین اور سن شریف اوس کا قریب چہل سال کے معلوم ہوتا ہے ابوالحسن وغیرہ امرائے نامدار نے جسوقت اوس بزرگ کا حال سنا ہنوز اوسکے فیض دیدار سے مشرف نہوئے تہے لیکن خود بخود اوس بزرگ کی محبت دلمین پیدا ہو گئی اور خواہ مخواہ ایکطرحکا سرور و انبساط ہر ایک کی خاطر پر مستولی ہوا بلکہ وہ تمام مجلس غم و اندوہ یکبار نشاط و خرمی سے مبدل ہو گئے اور ہر ایک کے لب وابستہ تبسم و شگفتگی آشنا ہو گئے ابوالحسن جوہر بے اختیار مع سلطان شاہ وغیرہ سلاطین ذوالاقتدار بارگاہ معلی سے باہر نکلا اور صفحہ اول کے قریب خواجہ جنید اور اوس بزرگ خجستہ صفات سے ملاقات کی ہرگاہ ابوالحسن جوہر کی نظر اوس بزرگ ملایک خصال کے جمال پر آگئی بے اختیار ایک طرحکی ہیبت و سطوت جوہر کے دل پر مستولی ہوئی اوس وقت ابوالحسن جوہر کو یہہ معلوم ہوتا تہا کہ گویا موکلان غیب مجہے باز و گرفتہ اوس بزرگ کے رو برو لئے جاتے ہین ابوالحسن بے اختیار اوس بزرگ کی جانب قدم برداشتہ چلا جاتا تہا **الحاصل** ابوالحسن جوہر نے اول سلام کیا اور اوس بزرگ کے دست و پا کو بوسہ دیا اوس بزرگ عالی گوہر نے بہی جوہر سے معانقہ کیا اور فرمایا بسم اللہ تشریف لیچلو یہہ فقیر بہی خاص اسیواسطے یہان آیا ہے کہ صاحبقران اکبر کے پرتو جمال سے شرف سعادت حاصل کرے اور اوس ماہ اقبال کو ایک نظر دیکہے غرض کہ ابوالحسن مثل ادنی ملازم اوس بزرگ کے پیش پیش خیمہ معلی تک آیا جب وہ بزرگ عارف باللہ بارگاہ صاحبقرانی مین داخل ہوا اوس وقت آذرشاہ و سلطان شاہ و ملک الفوہ سلاطین ثلاثہ بہی ہمراہ تہے آذرشاہ نے کہا ای برادر سلطان شاہ قربان اس دین مبین کے جسمین ایسی ایسے بزرگان روشن ضمیر صاحب کمال موجود ہین اللہ داخل ہین ملک الفوہ نے کہا ای برادر مین اسی نظر سے اس دین کو قبول کرنا چاہتا ہون اگر صاحبقران اکبر بصحت و عافیت ہوتا و اللہ مین اسیوقت دایرہ اسلام مین داخل ہو جاتا سلطان شاہ نے کہا ای برادر قسم تمہارے سر عزیز کی میرے دلمین بہی حق سبحانہ تعالی نے اس دین مبین کی ایسی ہی محبت پیدا کر دی ہے انشاء اللہ تعالی بعد صحت و شفا پانے صاحبقران اکبر کے میرا جام مراد بہی بادۂ اسلام سے لبریز ہو جائیگا آذرشاہ نے کہا خداوند شفا بخش حقیقی جلد تر صاحبقران اکبر کو صحت عطا فرمائی کہ مین بہی شرف اسلام سے جلد تر مشرف ہو جاؤن **القصہ** ابوالحسن جوہر اوس شمع شبستان ولایت کو ہمراہ لیکر خیمہ معلی مین آیا ابو عامر فردوسی اور پادری ایدروس وغیرہ سلاطین و امرا اوس پیشوای دین کا استقبال بجا لائے ابو عامر فردوسی پدر والاگہر ملکہ شمشاد جادار نے اپنے دلمین نیت کی اگر صاحبقران اکبر اس بزرگ خجستہ کردار کی دعا اور توجہ سے صحت پائی مین آج ہی بصدق و خلوص عقیدت سے مسلمان ہوتا ہون ورا سے ازین جملہ سرداران مجروحین مین بہی اسقدر طاقت و توانائی حاصل ہو گئی تہی کہ اپنے بستر رنجوری سے اوٹہکر اوس بزرگ کی ملازمت مین حاضر ہوے اور ہر ایک نے اوس خجستہ کردار کے کفدست کو بوسہ دیا وہ بزرگ بہی ہر ایک کے ساتہ لطف و التفات پیش آیا لیکن کسی سے کلمہ و کلام نکیا اور براہ راست صاحبقران اکبر کی بالین کیطرف زیر پلنگ بیٹہہ گیا ہرگاہ صاحبقران اکبر کا حال کثیر الاختلال دیکہا آبدیدہ ہوا اور بے اختیار تین مرتبہ کلمہ سبحان اللہ و الحمد للہ زبان پر جاری کیا اوسوقت تک اہل مجلس مین اوس بزرگ کے احوال سے کوئی واقف نہین ہوا تہا مگر ہر شخص نے اوس بزرگ فرشتہ صورت کا اسقدر آداب و لحاظ مرعی رکہا کہ حد و نہایت سے گذر گیا ابوالحسن جوہر نے سرداران حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا صاحبو تمنے دیکہا کہ اس بزرگ کا رعب و داب کسقدر

ہمارے قالب پر پیدا ہوا ہے کہ ہمکو ہرگز کلمہ و کلام کی جرأت نہیں ہوتی بجز اسکے اور کیا کہا جاوے ۔ بیت حق محبت این از خلق نیست ۔ ما محبت این مرد صاحب دل نیست ۔ ما جسوقت شاہزادہ ابراہیم بن حیدر نے اوس بزرگ ملایک صورت صاحب کرامت عارف باللہ کو دیکھا اوسی حالت کرب و بیقراری اور شدت درد و بیتابی مین بے اختیار تصدق ہونیکا قصد کیا لیکن وہ سراپا کرم اشفاق مجسم مانع آیا اور شاہزادیکو اوس حرکت سے باز رکھا جو پہلے جو پہر ترکیب شاہزادہ ابراہیم کے دیکھی اور شاہزادہ کا اعتقاد اسقدر جو پایا شاہزادہ ابراہیم سے آہستہ پوچھا ای گرامیقدر تمہاری ترکیب اور خلوص اعتقاد سے ثابت ہوتا ہے کہ تم نے اس عارف باللہ کو ضرور کسی جاہی دیکھا ہے کہ اسطرح ادب و لحاظ سے پیش آتے ہو شاہزادہ نے فرمایا ای برادر ابوالحسن البتہ اس خدا آگاہ سے میری ملاقات ہوئی ہے لیکن مین عالم اسباب کے خلاف اس بزرگ سے ملا ہون جوہر نے کہا ای شاہزادہ یہہ عجیب معما تمنے بیان کیا میری سمجھہ مین نہین آیا یعنی تم عالم آخرت مین کب تشریف لیگئے تھے کہ ان حضرت سے ملاقی ہوئے شاہزادہ ابراہیم نے لبخند تبسم ریز کہا ای برادر مین عالم منام و واقعہ مین اس بزرگ سے ملا ہون یعنی جسوقت کہ لشکر جادو اور معاملہ ساحرہ کے فتح طلسم بھی پیش تہا اور مین اوسوقت نہایت درماندہ و حیران کار ہوا تہا اوس وقت اس بزرگ کو اپنے مرشد و ہادی شاہ آگاہ کے ہمراہ عالم واقعہ مین بہی دیکہا تہا بعد اوسکے حسب ہدایت و ارشاد شاہ آگاہ کے یہہ بزرگ نقاب افگندہ رہنمونی فتح طلسم اور قتل جادوان نابکار مین میرے ہمراہ رہے تھے البتہ ہنگام رخصت ایک نظر مین اس بزرگ کے جمال انور کو عالم ظاہر مین دیکہا ہے واللہ تم باللہ یہی صورت مبارک تھی سرمو تفاوت نہین ہے اس اثنا مین وہ بزرگ بہی اپنی اوراد و رسم سے فارغ ہوگیا تہا مرشد نے فرمایا ای فرزند ابوالحسن جوہر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم سب سردار و امرا اہل بارگاہ سلطانی فقیر کے دریافت حال مین متفکر و متحیر ہوگے ہو لیکن گدا ے گوشہ نشین کمترین خلایق اول اپنا اظہار احوال کرتا ہے کہ تمہارا فکر اور استعجاب رفع ہوجاوے بعد اسکے اپنے امورات مرجوعہ مین مشغول ہوگا ای فرزند آگاہ ہو کہ یہہ ناچیز خاصی اصل مین تمہارا اور صاحب قران اکبر کا خالو ہے یعنی شاہ آگاہ رازدان کا فرزند ہے اس کلمہ کو سنکر تمام اہل مجلس بار دگر قدمبوس بجالائے اوس بزرگ نے کہا صاحبو اس فقیر کو اسرار اللہ سید اسحق مشہور کرتے ہین مین ابتدای عمر پنج سالگی سے مدینہ منورہ مین سکونت رکہتا تہا اور میرا پدر بزرگوار کہ اپنے وقت کا قطب تہا ہمیشہ سیاحی و جہانگردی مین اپنی اوقات شریف گذارتا تہا گاہ گاہ میرے دیکھنی کو بہی تشریف لے آتا تہا اور مین مدینہ منورہ مین تحصیل علوم اپنے والدہ کے ہمراہ بسر اوقات کرتا تہا چنانچہ مین نے علوم ظاہر استادان کامل فن سے حاصل کی اور علوم اعمال سینہ بسینہ میرے پدر بزرگوار سے مجہہ کو پہونچے ہین اس اثنا مین میری والدہ ماجدہ نے اس جہان فانی سے سفر آخرت اختیار کیا مین بعد تجہیز و تکفین اوس مغفورہ کے اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ نجف اشرف و کربلائے معلی اور مشہد مقدس کو گیا اور بعد حصول زیارات بغداد مین آیا چند روز وہان زیارات امامین مین گذارے بعد ازان میرے پدر بزرگوار نے بار دگر مکہ و مدینہ کا قصد کیا اور دس بارہ برس مکہ و مدینہ مین رہکر ملک مغرب کو تشریف لیگئے جب ملک مغرب سے مراجعت کی اوسوقت میرا سن چہل سالہ تہا ایک روز وقت صبح بعد عبادت و ریاضت میرے پدر بزرگوار خواب سے بیدار ہوئے اور مجہسے ارشاد فرمایا ای فرزند آگاہ ہو کہ سیدہ عالیہ خاتون جسکی مادر بزرگوار کو مین مثل تیرے اپنا فرزند سمجہتا ہون مدت دراز سے وہ شاہزادہ نامدار اپنے وطن مالوف ملک مغرب سے نکلا ہے اور شہر و دیار مین پہرتا ہوا جبل اعلی مین پہونچا اور اوسی منزل مقصود مین مقیم ہے چنانچہ اسی سبب سے مینے شاہزادہ ابراہیم بن حیدر کو جو رشتہ مین اوس شاہزادہ کا چچا ہوتا ہے شاہزادہ موصوف کی خدمت مین روانہ کیا تہا کہ اوس عالم سفر و تنہائی مین اپنے برادرزادہ کا شریک حال رہے اور تعویذ باطل السحر ابراہیم کے بازو پر مینی باندہے تہے کیلئے کہ

کہ بعض ساحرون کا قتل اوسکے ہاتھہ پر مقدر ہوا تہا بعد ازان میرے پدر بزرگوار نے فرمایا کہ ایفرزند آگاہ ہو کہ شاہزادہ معز الدین کا ستارہ
اقبال اسقدر بلند ہوگا کہ وہ بلند اقبال روی زمین پر شہنشاہی کریگا اور کارہای جہانستانی و کشورکشائی اوس سے ایسی
ظہور مین آئینگی کہ کسی شاہان روے زمین کو میسر نآئی ہونگی لیکن فلان ایام مین ایک کافر ملحد کے ہاتھہ سے بسبب طلسم بندی
ایک ساحر زبردست کے اوس شاہزادہ کو صدمہ عظیم پہونچیگا اور وہ ساحر لعین اوس صدمہ کے طریق معالجات بہی اسطرح
مسدود کر دیگا کہ مردان لشکر عاجز و درماندہ ہو جاینگے اوسوقت شاہزادہ کے لشکر مین سخت اضطراب و اضطرار واقع ہوگا
اور حکمائے معاون و مددگار بہی اوسوقت لشکر مین موجود نہین ہونگے کیلئے کہ وہ ساحر حکما کی راہ آمد و رفت مسدود کر دیگا یہانتک
کہ اہل لشکر سے کوئی شخص حکماے موصوف تک نہین پہونچ سکیگا یعنی راہ طلسم نظر سے مخفی ہوگی لیکن بتقدیر ربانی صحت
پانا شاہزادہ کا خاص میرے وہان موجود ہونے پر موقوف و منحصر ہوا ہے مگر عالم مجبوری ہے کہ مین اوسوقت اس عالم
ظاہر مین موجود نہین ہونگا معہذا مین یہہ لوح سہ گانہ بنا کر تیرے حوالہ کرتا ہون تو الواح ثلاثہ کو اپنے پاس بحفاظت نگاہ
رکہیو اور فلان ایام مین تو اوس شاہزادہ کے لشکر مین جو جبل علی کی دامنہ مین مقیم ہے جانا اور اپنے خواہرزادہ کا مع امراء
مجروحین معالجہ کرنا بعد ازان میرے پدر بزرگوار نے ایک لوح حروف تکسیر معوذتین سے بنائی اور دو الواح حروف آیات
قرانی سے بکمال محنت و مشقت تیار کین اور اونکو آبیاری اسم اعظم اور اسمائی جلیلہ باطل السحر مین غسل دیکر میرے
سپرد کیا اور جو امورات مناسب قابل تلقین تہے وہ بہی تعلیم کئے و بالآخر بعد چند روز کے میرے پدر بزرگوار نے عالم
ہستی سے بعالم معاد و دانی سفر کیا مین حسب ارشاد اور ہدایت وقت کا منتظر رہا ہرگاہ ایام موعود قریب تر پہونچی
مین اس طرف کا عازم ہوا اول ایک مغرب مین آیا وہان کنارہ دریا پر اس شخص یعنی خواجہ جنید تاجر سے میری
ملاقات ہوئی قضارا یہہ شخص بہی اسی طرف کا آنیوالا تہا مین بہی اس شخص کے ہمراہ کشتی مین بیٹہا اور بفضل و کرم
ذوالجلال منزل مقصود پر پہونچ گیا اور تم احباب کے شرف دیدار سے مشرف ہوا راوی مسودہ اوراق لکہتا ہے
کہ اوس بزرگ اسرار الہیہ نے یہہ کلمات ایسے زبان مین بیان کئے تہے کہ بجز ابوالحسن اور بعض امرا کے کسیکے فہم مین
نہ آئین اور اس اخفا کی وجہ یہہ تہی کہ مبادا جاسوسان کفار اس خبر کو جمشید وغیرہ کے کان تک پہونچادین اور وہ
نابکار ہوشیار ہو جائین غرضکہ اس معاملہ مین حتی الامکان احتیاط کی گئی بعض ہم جاسوسان خبر رسان نے جمشید کو
اسقدر آگاہی دی کہ ایک درویش صاحب کمال لشکر اسلام مین آیا ہے اور سرداران لشکر اسلام کمال اعزاز و حرمت سے
اوسکو پیش رکہتے ہین اور حد سے زیادہ خاطر و تواضع کرتے ہین اور تمام لشکر مین یہہ بات مشہور ہے کہ اوس درویش صاحب
کرامات کی تعویذ دعا سے صاحبقران اکبر صحیح اور تندرست ہو جائیگا جمشید پلید اس خبر کو سنکر ہنسا اور کہا معلوم ہوتا ہے
کہ اہل لشکر کی عقل زایل ہوگئی ہے خیر کچہہ مضایقہ نہین سرداران اسلام جہانتک ممکن ہو تدبیر و معالجہ مین کمی نکرین
لیکن معز الدین کا جانبر ہونا دشوار ہے کیا معنی کہ وہ ضرب عمود قدرت ایسی نہین پہونچی ہے کہ کسی
علاج و تدبیر سے رفع ہو جاے مین خوب جانتا ہون کہ معز الدین کا رشتہ عمر قطع ہو چکا ہے فقط چند نفس
حیات باقی رہی ہین وہ بہی ایک دو روز مین تمام ہوا چاہتے ہین ہان اگر حکیم قسطاس الحکمت لشکر مین موجود ہوتا البتہ
احتمال تہا کہ شاید اوسکے اعمال طلسمی کے اثر سے کوئی شکل مفید نکل آتی مگر میرے مرشد نے اوسکا علاج اول
ہی ایسا کر دیا ہے کہ قسطاس کا لشکر تک پہونچنا محالات سے ہے ورای ازین کوئی شخص لشکر کا قسطاس تک

پہونچ ہی نہین سکتا پھر دوسرا شخص مثل قسطیلاس کے پردۂ عالم پر کوئی درویش و حکیم وغیرہ بھی ایسا نظر نہین آتا کہ جمشید
خداوند کی تقابیر کو دفع کرے الغرض جمشید پلید کو بھی اوس روز کی جنگ و کشتی سے ایسی کسل و تکان عارض ہوئی کہ
اوسکے دست و پا بلکہ تمام اعضای بدن مین درد پیدا ہو گیا ہے کہ جسکے سبب سے شب و روز بارگاہ مین رہتا ہے باہر
نہین نکلتا اسیطرح ضرار منکوس طبعی بھی اپنے خیمہ نکبت اثر مین رات دن عیش و عشرت مین مشغول رہتا ہے اور اپنی
غلامان غول مثل سے پس و پیش کی خدمت لیتا ہے اور غلامان مذکور بھی قرار واقعی خدمت بجالاتے ہین چنانچہ آجکل وہ
نابکار بھی بعیش و شادمانی بسر کرتا ہے اور رات دن ایسا محو عیش و عشرت ہے کہ اوس مردک کو دنیا و مافیہا کی خبر
نہین ہے ہر وقت افعال شنیع مین مشغول رہتا ہے آمدیم بر سر قصہ حال ہرگاہ شاہ اسرار الہہ اسرار الحق نے اپنا
تمام احوال حاضرین بارگاہ کے سامنے بیان کر لیا بعد اوسکے ایک مکان خلوت اپنے واسطے علیحدہ مقرر کیا اور چند مردمان
مخصوص کو اپنی خدمت مین رکھا اور ایک لوح اون الواح ثلاثہ سے نکالکر صاحبقران اکبر کے سینہ پر رکھی اور دوا انار شیرین
منگائے اور اوسپر چند حروف بطور نقش کے لکھے ہرگاہ وہ حروف نقش خشک ہو گئے اوسوقت انارین مذکور کا شربت تیار کیا اور
اوس شربت مین گلاب و بید مشک وغیرہ عطریات ڈالکر لوح مذکور کو شربت مین غسل دیا جب بعد ایک ساعت کے صاحبقران
اکبر نے خمیازہ لیا شاہ اسرار الہہ نے اوسی وقت قدرے شربت اوس عالیقدر کے حلق مین ڈال دیا ہرگاہ وہ شربت پر تاثیر شاہزادہ
کے معدہ مین پہونچا دو ساعت کے بعد شاہزادہ نامدار نے آنکھہ کھولی اور کسیقدر ہوشیار ہوا اوسوقت حاضرین بارگاہ کو عجب سرور
و طرفہ فرحنا کی حاصل ہوئی کہ تقریر و تحریر سے باہر ہے ہر شخص شگفتہ دل ہو گیا اور ایک لخت تمام غم و اندوہ راحت و مسرت سے
بدل ہوا جمیع سردار و سلاطین نے درگاہ الہی مین سجدہ شکر ادا کیا اور ہزار جان سے داور حقیقی کا سپاس بجالائی جوہر نے
فرط انبساط سے قصد کیا کہ اس خبر کو تمام لشکر بلکہ قصر اخضر و قریہ فردوس تک شایع کر دی اور نقارہ ہای شادمانی لشکر مین بجوا دی
لیکن شاہ اسرار الہہ نے منع کیا اور فرمایا ای فرزند صبر کرنا چاہئی ہنوز وہ وقت نہین آیا ہے خاطر جمع رکھو انشاء اللہ تعالی صاحبقران
اکبر بعد ایک ہفتہ کے غسل صحت فرمائیگا اور بعد دو روز کے بفضل الہی سے کلمہ و کلام بھی کریگا اوسوقت تک صبر کرنا چاہئی اور
جسطرح مین کہون تم عمل مین لاؤ کیا معنی کہ اول اوس ساحر نابکار کے عمل طلسم کو باطل و برطرف کرنا ضرور ہے جسنی یہہ ہنگامہ
و قیامت برپا کر رکھا ہے اور تمہارے لشکر پر یہہ بلائی سخت نازل کی ہے ای فرزند ابو الحسن میری صلاح یہہ ہے کہ تم اس مہم کے
انفصال پر کمر ہمت باندھو کیا معنی کہ یہہ مہم خاص تمہارے نام مقدر ہوئی ہے ابو الحسن یہہ مژدہ خوش سنکر نہایت محظوظ ہوا
اور شاہ اسرار الحق کی پای مبارک کو بوسہ دیکر عرض کیا کہ ای دستگیر بیکسان مین بندہ حکم ہون جو ارشاد فرماؤ عمل مین لاؤن
سے پھر چنین فرمائی بندہ ایم ما ما چو خامہ بحکمت سر افگندہ ایم ما ما یا مرشد برحق اب حالت منتظرہ کیا ہے برائی خدا جلد تر
ارشاد فرماؤ کہ مین اوس نابکار مردود ازلی کو مستاصل کرون اب ایک لمحہ تاخیر و درنگ بھی گوارا نہین ہے بخدای
کریم اوس لعین کی طرف سے میرا دل سرتا سر پرخون ہو گیا ہے علی الخصوص جسوقت سے کہ حضرت نے ارشاد فرمایا ہے مین
بیتاب و بیقرار ہون اور یہہ دل چاہتا ہے کہ کسیطرح اوس کافر تک پہونچون اور ایک جرعہ خون اوس کافر کا پی کر اپنے دل کو
تسکین دون مگر مجبور ہون کہ پر و بال نہین رکھتا ورنہ ایک آن واحد مین جاتا اور اوسکا قلع و قمع کر دیتا الحاصل اس
عرصہ مین صاحبقران اکبر نے بار دیگر آنکھہ کھولی اور ایک گھونٹ شربت بھی شاہ اسرار الہہ کے ہاتھ سے نوش فرمایا اوس روز
اسقدر طبیعت بحال ہوئی کہ افاقہ ہوا کہ تمام دن [illegible] ہوش [illegible] مین نکلا [illegible] لیتا ہے مگر ہنوز

زبان مین طاقت گویائی نہین آئی بعد اسکی شاہ سراج الحق نے اون الواح ثلاثہ کو آب مین غسل دیا اور وہ آب ہر تاثیر تمام
سے داران مجروح کی جراحت پر ملا اور اسی آب مغسول مین مرہم کو ملاکر جراحت پر رکھہ دیا علاوہ اسکے ایک دوا اور بھی
اوسی آب سے بناکر شاہزادہ ابراہیم کے شانہ و بازو پر لگائی عنایت ایزدی سے اوسیدم جراحت اور درد کی تکلیف
مین تخفیف ہوگئی بعد ازان شاہ سراج الحق عارف باللہ نے ایک لوح اون الواح ثلاثہ سے ابوالحسن جوہر کو دی اور جو تدبیر
و مکر مناسب وقت تہا ابوالحسن کو سمجہا دیا اور یہہ ارشاد فرمایا ای فرزند ہماری یہہ تجویز ہے کہ تم اپنے شاگرد یعقوب حرانی کو
بہی اپنے ہمراہ لو اور باقبال صاحبقرانی خنار جادو راندہ درگاہ الٰہی کے قتل پر کمر ہمت چست باندہو ابوالحسن جوہر نے حسب الارشاد
اوس مرشد دین کے اوسیوقت ساز سرہنگی اپنے تن پر آراستہ کیا اور مع یعقوب ولاور بموجب منشا مانی شاہ سراج الحق
روانگی کا عزم کیا اور تمام حقایق و معارف بخوبی حافظہ مین کرلی جو عنقریب ایک موقع و محل پر معرض بیان مین آینگے راوی
کہتا ہی کہ ہنوز ابوالحسن جوہر روانہ نہوا تہا کہ ایک شخص صاحب حسن و جمال گوشۂ بارگاہ سے پیدا ہوا اور شاہ سراج الحق کے پاس
آیا اول اوسنے سلام کیا اور پوچہا یا ہادی مجہے کیا حکم ہے شاہ سراج الحق اوس شخص کو گوشہ مین لیگیا اور دو ساعت کامل دونون
تخلیہ مین گفتگو کرتے رہے بعد اوسکے وہ شخص خلوت سے نکلا اور نظر سے غایب ہوگیا ابوالحسن اس مشاہدہ سے متحیر ہوا کہ یہہ کیا
معاملہ ہے معلوم نہین کہ یہہ کون شخص تہا اور کہانسے آیا تہا اور یکبارگی کہان غایب ہوگیا کوتاہی سخن شاہ سراج الحق نے جوہر سے
کہا ای فرزند تم روز فردا اطمینان خاطر جمعی تمام مع یعقوب حرانی منزل مقصود کو روانہ ہو جاو مگر اپنی روانگی کے حال سے کسی متنفس کو آگاہ نکرنا
یعنی سوای چند امرای مخصوص کے جو واقف حال ہین دوسرا کوئی شخص آگاہ نہو بیخبر و بلا اطلاع یہانسی روانہ ہو جاو جانا

ابوالحسن جوہر کا بمعیت یعقوب حرانی حسب ہدایت شاہ سراج الحق اور باطل کرنا خنار جادو کے طلسم سحر کا اور اسیر ہونا خنار ساحر کا بتائید یزدانی

راوی کہتا ہی کہ دوسری روز قبل از طلوع آفتاب سلطان
ابوالحسن جوہر اور یعقوب حرانی سرحلقہ عیاران طرار گردن شکن کفار و اشرار ساز و سامان سفر سے مسلح و مکمل ہوکر کمر بستہ شاہ
سراج الحق کی خدمت مین آئی اور اجازت طلب کی شاہ سراج الحق نے ابوالحسن کے کان مین سخنان چند ارشاد فرمائے
اور جوہر و یعقوب کو حفظ و حمایت حافظ حقیقی مین سپرد کیا اور بخندہ پیشانی سفر کی اجازت دی جوہر نے عرض کیا ای برگزیدہ
درگاہ رب العزت مین امیدوار ہون کہ اوس شخص کے حال سے مجہی بہی آگاہ فرمایا جائی جس سے حضرت نے تخلیہ مین
گفتگو کی تہی کسلئی کہ اوسوقت سے مین ایک عالم حیرت مین مبتلا ہون شاہ سراج الحق نے فرمایا ای فرزند حیرت کی کیا بات ہے یہہ
سمجہو کہ وہ شخص موکلان طبقہ اعلی سے ایک موکل ہے اور جبرائیل اوسکا نام ہے وہ موکل اسوقت میری پاس آیا اور
اوسنے خنار جادو کے خبر صحیح مع اوسکے غلامان مطیع کی مجہی دی تہی جو احوال مین نے تم سے بیان کیا ہے بے کم و زیاد اوس
موکل نے مجہسے بیان کیا تہا ای فرزند یہہ رقعہ میرا اور لوح رہنما مجہسے لو اور دونون کو بحفاظت اپنے پاس رکہو کسواسطی کہ اس
مہم مین رقعہ تمہاری رہنمائی کریگا ای ابوالحسن تمکو یاد رہی کہ جو کلمات مینی تمکو فہمایش کئی ہین وہ سب موافق
ورہنموئی اوس موکل کے تہے اور یہہ رقعہ ہدایت آمیز اور لوح محافظ جان جو تمہارے پاس ہین اگر تمکو کوئی بات
اس رقعہ مین تم دیکہہ لینا خدای تعالی آسان کردیگا ابوالحسن جوہر نے شاہ سراج الحق کے دست حق پرست کو بوسہ دیا
اور وقت صبح کاذب کہ کسی قدر تاریکی شب باقی تہی مع اپنے شاگرد یعقوب کے روانہ ہوگیا عیاران لشکر سے ابوالحسن نے
تاکید کی کہ مین واسطے ایک کار ضروری کے طلسم مین جاتا ہون جب تک مین لشکر مین نہ آؤن تم [illegible] اور مین شاہ سراج الحق سے

اجازت لیا کسواسطے کہ میری عدم موجودگی مین تمام لشکر بلکہ جمیع امورات لاحقہ کا اعتبار جناب معرفت مآب شاہ سراحق کو ہیگا
جو حضرت عارف باللہ ارشاد فرماوین تم سب موافق اوس کی کاربند رہنا خبردار خلاف ہدایت و ارشاد ہرگز عمل مین نلانا
ہونگ وغیرہ نے قبول کیا اور کہا یا اوستاد آپ بہرحال مطمئن رہین ہم فضل الٰہی سے ہر طرح لشکر کے نگران رہین گے قصہ
کوتاہ بعد جہانیش ابوالحسن اور یعقوب نے منزل مقصود کی راہ لے اول دونون عیار طرار بلائی روزگار کوہستان پست
و بلند مین داخل ہوے اور دونون اوستاد و شاگرد قدم بر داشتہ باد صرصر کی مانند اوس نشیب و فراز دریای کوہستان
مین چلی جاتے تہی جو ہر ایک اسم بزرگ تعلیم کردہ شاہ سراحق یعقوب کے شمشیر و خنجر پر بہی دم کر دیا تہا کہ وہ خنجر جادوان
رو ئین تن کے جسم ناپاک پر کارگر ہو جائے اور دوسرا اسم موافق ارشاد سراحق کے یعقوب کو تعلیم کیا کہ وہ اپنے سراپا پر دم کرلے
بلکہ وقتاً فوقتاً پڑہکر دم کرتا رہے کہ اثر سحر سے محفوظ رہے اور بعض کلمات تعلیم کردہ شاہ سراحق بہی یعقوب کو تعلیم کئی تہی بلکہ
ہنگام روانگی شاہ سراحق نے ایک تعویذ یعقوب کے بازو پر باندہ دیا تہا اور جو ہر کودہ لوح باطل السحر اور وہ رقعہ کاغذ رہنما
بجای لوح باطل طلسم دیا تہا غرضکہ جب یعقوب اور ابوالحسن نے بہ تیز گامی قریب پانچ فرسخ راہ کی طی کرلی ایک درہ وسیع
طولانی مین پہونچی اور بموجب ارشاد شاہ سراحق اوس درہ کوہستان مین داخل ہوگئی **ان دونون عیار نامدار کو
اشنار راہ روی مین چھوڑ کر دو کلمہ خنار فی النار ساحر کے بیان ہوتے ہین** اول اس سامع خراش نے
یہہ بیان کیا ہے کہ ایک روز خنار جادو نے جمشید سے یہہ روایت بیان کی تہی کہ فی الحال مین اپنے طالع مین کسیقدر ضعف
پاتا ہون اسلئے میرا ارادہ ہے کہ مین چند روز ایک گوشہ تنہائی مین مخفی ہوکر اعمال سحر کے ادا مین مشغول ہون اور چالیس روز
اسی محنت و مشقت سحر خوانی مین بسر کرون کہ وہ ضعف طالع رفع دفع ہو جائے چنانچہ وہ لعین حسب منشار دلی اوسی
روز سے غایب ہے یعنی جمشید پلید سے رخصت ہوکر اپنے ضعف طالع کو تبدیل کرنے کی غرض سے ایسی درہ کوہستان
مین چلا گیا ہے جہان انسان و حیوان کا مطلق رہگذر نہین ہے اور انسان کیا فرشتہ کا بہی اوس طرف گذر نہین ہوا تہا
غرضکہ وہ کافر اوس کوہستان مین جا کر مخفی ہوا ہے اور تمام دریای کوہستان کو اوسنی اعمال سحر سے بند کر دیا ہے
کہ کوئی شخص اوس کافر کا سراغ نہ پا سکے راوی کہتا ہے کہ واقعی اوس مردود خلایق نے از روی علم سحر اپنے طالع منحوس
مین ضعف و اختلال دریافت کیا تہا بلکہ اوہی ایام مذکورہ مین اوسنی اپنی مرگ و اجل کو دیکہا تہا اس سبب سے اوس
مردک کے دل پر سخت ہراس و اندیشہ پیدا ہوگیا تہا اوس حرامزادہ نے اپنے غلامان خاص کو جو از روی شمار چالیس نفر
ساحر زبردست ہین اور ہر وقت اوس لعین کے خدمتگذاری مین موجود رہتی ہین اور وہ مردود اون غلامان قوی ہیکل سے
شغل شنیعہ بہی کیا کرتا ہے اونکو بہی اس راز سے آگاہ کر دیا تہا کہ فی الحال مجہی ایام بد نظر آتی ہین اور مین اپنے احوال مین اسر
اختلال پاتا ہون ہر وقت اپنی اپنی کار و خدمت پر ہوشیار رہا کرو اور طلسم بندی سے کسی وقت غافل نہ ہو مبادا کوئی
شاگردان حکیم قسطلاس سے اس طرف کا قصد و ارادہ کرے اور تمہاری غفلت و سہل انگاری مین اپنا کام کر جائے چنانچہ
اوس کافر نے اسطرحسی انتظام کیا اور اوس طلسم کے سات دربند مقرر کئی ہین اور ہر ایک دربند پر پانچ نفر غلامان ساحر کو
نگہبانی پر مامور و معین کیا ہے کہ باشکال مہیب پاسبانی کرتے رہین لیکن اس حال سے وہ نابکار غافل تہا مصرع صید را چون
اجل آید سوی صیاد رود لہٰذا مقدرات الٰہی اور مشیت ایزدی کسیطرح مبدل نہین ہو سکتی آمدیم بر سر مطلب کہ ابوالحسن
جو ہر اور یعقوب حرانی دونون عیار نامدار اون دریای کوہستان مین پہونچی اور جو نشان و علامت شاہ سراحق نے جوہر کو

بتائی تہی وہ سب مقام بمقام موجود پائے چنانچہ دونون عیار نامدار حسب ارشاد و ہدایت اون وادی کوہستان مین
داخل ہوئے بموجب نسخہ راہ طی کی تہی کہ روبروسے ایک اژدہای خونخوار آتش فشانی کرتا ہوا دہان کشادہ نظر آیا اور
ان دونون کا سد راہ ہوا لیکن اوس اژدہای خونخوار نے ان دونون کو دیکہا بلاے بیدمان کی مانند کیا اپنی جگہہ سے
حرکت کی اور پے ہم شعلہای آتش بار دہان سے نکالنے شروع کئے یعقوب نے اوس بلای جانستان کو دیکہکر کہا ای استاد
عالی نژاد تم اس نہنگ بلاے بیدمان آدمخوار کو دیکہتے ہو کس مہابت و صلابت سے چلا آتا ہے جسکے مشاہدہ سے ترک فلک
کا زہرہ آب ہوتا ہے ابوالحسن نے کہا ای برادر تو کسیطرح خایف نہو ہرگز اندیشہ کا مقام نہین ہے یہہ اوسی ساحر کے سحر کا کر
ہے بلکہ یہہ سمجہو کہ طلسم سحر کا یہہ دروازہ ہے تم بلاخوف و ہراس میرے ہمراہ چلے آو غرضکہ جوہر نے بعد فہمایش کے قدم آگے
رکہا اور اوس اژدہے کے دہن مین در آیا یعقوب بہی مجبور استاد کے عقب مین داخل ہوا چونکہ وہ اژدہا محض بے اصل اور
بے سود و بے بود تہا یعنی بزور اعمال سحر اس شکل مہیب سے نظر آتا تہا اور اصل مین طلسم سحر کا یہی دروازہ ہے ہرگاہ جوہر اور یعقوب
اوس اژدہے کے دہان مین پہونچے ایک تاریکی نظر آئی جوہر نے فتیلہ عیاری زنبیل حکمت سے نکالکر روشن کیا اور قدم بڑہایا بعد
ایک ساعت کے روشنی نمایان ہوئی اور روبرو ایک گنبد کو دیکہا اوس گنبد کی برابر پانچ شخص بصورت زنگیان سیاہ رو
و بدکردہ صورت مضطرب غولان صحرائی کی مانند بیٹہے ہوئے شراب زہر مار کر رہے تہے جسوقت اون زنگیان سیہ رو تیرہ
درون نے جوہر و یعقوب کو دیکہا بہیئت مجموعی غوغا کنان شمشیرہاے برہنہ ہاتہہ مین لیکر اپنی جگہہ سے اوٹہے اور یعقوب و
جوہر پر حملہ آور ہوگئے یہہ دونون دلاور بہی بانچہ ہای آتش بار و خنجر دشمن شکار اون ملاعین کے قتل پر مستعد ہوئے اور
دو نفر کو اون روسیاہون نے خاک و خون مین ملا دیا ازانجملہ تین نفر باقیماندہ گنبد مین داخل ہوگئے فضل الہی سے یعقوب بلند
اور روح کے اون ملاعین کا کوئی حربہ یعقوب و جوہر کے جسم پر کارگر نہوا دونون عیار نامدار ہرطرح محفوظ رہے القصہ
بعد ایک لمحہ کے اوس گنبد سے ایک زنگی بصورت اژدہاے دہان آتش فشان باہر نکلا ابوالحسن نے بسرعت تمام ایک تیر
جانستان اس قادراندازی سے اوس نابکار کی پیشانی پر مارا کہ وہ نابکار تڑاوہ ہوگیا اسیطرح دوسرا تیر یعقوب نے اوسکے
چشم خونخوار پر مارا بعد اوسکے جوہر نے ایک اسم بزرگ پڑہکر اوس زنگی کیطرف جو بصورت اژدہا تہا پہونکا اوس اژدہے کے پیکر مین
آتش سوزان پیدا ہوگئی اور اوس آتش نے اژدہے کے جسم کو صاف و پاک جلا دیا بمجرد ہلاک ہونے اژدہے کے ایک طوفان
ظلمت پیدا ہوگیا جب تاریکی طوفان رفع ہوئی جوہر نے دیکہا کہ وہ زنگی سیاہ رو سوختہ و برشتہ میدان مین پڑا ہے اسیطرح دوسرا
زنگی قوی ہیکل ناقہ سوار گنبد سے باہر آیا اور انواع انواع تخویف و تہدید سے اوسنے ابوالحسن کو ڈرایا آخرکار مایوس ہوکر ایک عمود
کوہ شکن کہ بجای خود ایک پارہ کوہ تہا ابوالحسن کے سر پر مارا جوہر نے اوس عمود کو دونون ہاتہہ سے بقوت مردی تہام لیا اور
ایک اسم جلیل پڑہکر اوس زنگی پر پہونکا بمجرد دم کرنی اسم کے عمود زنگی کے ہاتہہ سے نکل گیا اور بجاے عمود ایک شیر غرش
کنان ظاہر ہوا اوس شیر نے یعقوب کیطرف جست کی یعقوب نے خنجر آبدار سے اوس شیر کو قلم کیا بعد ازان ابوالحسن نے ضربات
عمود زنگی کا مغز پریشان کر دیا بارہ گرد ہی طوفان عجیب ہوگیا اور چارطرف تاریکی پہیل گئی بعد برطرف ہونے طوفان کے معلوم ہوا
کہ اون زنگیان پنجگانہ کی لاشہاے ناپاک زمین پر افتادہ ہین جوہر نے اون لاشہاے ناپاک کو انبار ہیزم مین ڈالکر جلا دیا
اور مع یعقوب حرانی گنبد مین داخل ہوا بروقت داخل ہونے گنبد کے ایک وسیع نقب نظر آیا جوہر و یعقوب بے پس و پیش اوس نقب
مین پہونچے ہرگاہ وہ نقب ختم ہوئی کیا دیکہتے ہین کہ ایک صحرای ہولناک و پرخطر مین پہونچے جو سرتاسر جانوران موذی سے مالامال

ہے یعنی ہر طرف ماران سیاہ مختلف الالوان پھرتے ہین یعقوب نے کہا ای اوستاد طرفہ صحرائی پرخطر اور دشت خوفناک ہے
کہ ماران گزندہ سے بھرا ہوا ہے یا استاد اسطرف سے راہ روی مین نہایت دقت پیش آئیگی اور اون جانوران موذیہ سے کسطرح
سلامت نکلینگی میرے نزدیک کسی دوسرے راہ سے چلنا چاہئی جوہر نے کہا ای برادر عالم مجبوری ہے کہ سوای اس راہ کے کوئی
دوسری راہ منزل مقصود کی نہین ہے پس تم خاموش و لب بند میرے عقب مین چلی آو اور تماشا دیکھو کیا ہوتا ہے یعقوب نے کہا
ای استاد معاذ اللہ یہہ کس قسم کی راہ ہی مین حیران ہون تم کسطرح اس راہ سے سلامت گذروگے جوہر نے کہا ای برادر آگاہ ہو
کہ خنار جادو نے بزور سحر طلسم بندی کی ہے اور اوس طلسم سحر کی ہفت دربند مستحکم مقرر کئے ہین چنانچہ ایک دربند کو تم نے بفضل الٰہی سے
موافق ہدایت مرشد برحق کی باطل کیا اور دوسرا دربند یہہ ہے انشاء اللہ تعالی اس دربند کو بھی بمدد اقبال صاحبقران باطل کرتا ہون
یعقوب نے کہا ای استاد دربند کا باطل کرنا اور طلسم کا برطرف ہونا مسلم لیکن شاگرد اور استاد کا سلامت رہنا دشوار ہے یا استاد
طلسم جب فتح ہوگا کہ ہم سلامت رہینگے اور ہمارا سلامت رہنا ان جانوران موذیہ کے ہاتھ سے معلوم اول یہہ ارشاد فرماو کہ اس راہ
پر آفت اور دشت مخزن ماران مین قدم کسطرح رکھین اور ان اژدہای زہردار سے کیونکر جان سلامت رہی ابو الحسن نے کہا بہر حال
خاطر جمع رکھو حل کنندہ مشکلات تمام کام آسان کردیگا کسیطرح کی گزند نہین پہونچیگی الغرض ابو الحسن دست راست کیطرف اوس
دشت ماران مین روانہ ہوا اور ایسی مقام مین پہونچا کہ تمام میدان اور سطح زمین سنگریزونسی بھرا ہوا تھا جوہر نے اون سنگریزون سے
چھہ سنگریزی سیاہ رنگ چنے ہر ایک کنکر بصورت انسانی نقش تھے جوہر نے نصف سنگریزی اپنے پاس رکھی اور نصف یعقوب
کو دی یعنی تین خود رکھی اور تین یعقوب کے حوالہ کئی اور ایک اسم جلیل تعلیم کردہ شاہ سراج الحق پڑھکر سات مرتبہ اپنے اوپر اور سات
مرتبہ یعقوب کے سراپا پر دم کیا اور بار دگر اوس دشت آفت و بلا مین راہی ہوا یعقوب سے کہا ای برادر یہہ جانوران موذی
محض نمود بے بود اور صور وہمیہ ہین جو اسطرح متشکل بنظر آتے ہین تم ہرگز خوف و بیم نکرو اس شعبدہ سحر کے کچھہ اصل و حقیقت
نہین ہے کس واسطی کہ یہہ ماران سیاہ اصلی نہین ہین بلکہ ریسمان ہای گرہ دار ہین جو بصورت مار و اژدہا معلوم ہوتی ہین ہان
انہین ایک مار کلان برنگ سیاہ ہے اور اوسکے جسم پر خال ہاے زرد ہین اور ایک خال سرخ اوسکی پیشانی پر ہے وہ البتہ
ایک ساحر زبردست ہے جو بصورت اژدہا بنا ہوا ہے تم اوسکو ان سنگریزونسی مارنا آخرکار وہ اژدہا صورت اصلی سے متشکل ہوکر تم سے
بجنگ و حرب پیش آئیگا مگر خاطر جمع رکھو کہ اوسکا سحر تم پر اثر نہین کریگا کس واسطی کہ تعویذ باطل السحر تمہارے بازو پر بندھا ہوا ہے جسوقت
تم سے وہ لعین حرب و ضرب مین مشغول ہو تم بھی خواہ شمشیر آبدار خواہ خنجر دشمن شکار اوسکا کام تمام کرنا اور مین بھی اسیطرح اون
ملاعین سے پیش آونگا اس دربند مین بھی چہہ نفر غلامان خنار باشکال مختلف نگہبانی پر مامور ہین مختصر کہ یعقوب ابو الحسن سے
یہہ حقیقت سنکر مطمئن ہو گیا بالاخر دونون عیار نامدار اوس دشت بلا مین پہونچی یعنی ایک دست راست کیطرف سے اور دوسرا دست
چپ کی جانب سے روانہ ہوا اور وہی اسم باطل السحر دونون اپنے سراپا پر دم کرتی تھی اگرچہ اون اشکال ماران موذی
کو چار سمت دیکھکر دونون کی دل پر ایک نوع کا ہراس ہوتا تھا مگر جسقدر آگے جاتے تھے اون جانوران موذیہ کو نیست و نابود
پاتے تھے یعنی وہ ماران سیاہ ریسمان و خاشاک کی مانند معلوم ہوتے تھے تا آنکہ اوسی مار کلان زرد خال تک پہونچی دیکھا
کہ وہ مار سیاہ سب مین بزرگ تر ہے مگر نگاہ قہر آگین بار بار یعقوب و جوہر کیطرف دیکھتا تھا جب وہ مار قریب تر آگیا یعقوب
و جوہر نے سنگریزہ مارنے شروع کئی آنگاہ وہ مار کلان مع ماران دیگر کے یکبار غائب ہونے لگا اور طرفۃ العین مین ماران
مذکور بصورت زنگیان سیاہ رو مسلح و مکمل نمایاں ہوئی اور بطرفی باحربہ ہای خنجر مگر یعقوب اور ابو الحسن پر تاخت لائی یہہ دونون

ولاور یعنی یعقوب و جوہر بھی بجنگ و حرب مستعد ہوگئے وہ زنگی اول بہ تیغ و تبر جنگ کرتے رہے جب کشود کار نہ دیکھا مجبور سحر خوانی
مین مشغول ہوئے اور حتی الامکان ان عیاران نامدار کی طرف افسون پڑہکر پہونکا مگر کچھہ اثر و فائدہ حاصل نہوا چار و ناچار بجنگ
زور و بازو پیش آئی فضل الٰہی اور مدد اقبال جہان پناہی سے دونون بہادر بہمہ وجوہ اونپر غالب رہے یعنی جوہر نے اپنے حریف
کو خنجر سے مارا اور یعقوب نے بضرب شمشیر آبدار حریف کو قتل کیا بعد ازان جوہر نے بدستور مذکور وہی خس و خاشاک جو بشکل باران دشت
مین نظر آتا تہا فراہم کیا اور اون نابکارونکی لاش کو انبار خاشاک مین ڈالکر جلا دیا بعد ازان مع یعقوب حرانی پیشتر روانہ ہوا قصہ
مختصر اسیطرح ایک ایک فرسخ راہ کی تفاوت سے دونون عیار زنگیان سیاہ رو کو قتل کرتے ہوئے جاتے تہے بعض
اونمین بجنگ و مقابلہ پیش آتے تہے اور بعض صرف سحر خوانی سے مقابل ہوکر جہنم واصل ہوتے تہے ہر گاہ وہ زنگیان روسیاہ جو اصل
مین چہ نفر غلامان شمار ساحر سے تہے قتل ہوئے وہ دربند دوم باطل ہوگیا اور یعقوب و ابو الحسن دونون بلا خوف و وسواس
پیشتر روانہ ہوگئے اور بعد طی مسافت ایک دریائے ذخار ناپیدا کنار پر پہونچے دیکہا کہ وسط دریا مین ایک میل واقع ہے اور
پانچ جانور سطبر و کلان بصورت کرگس اوس میل پر بیٹہے ہوئے باواز مہیب و صداے ہولناک فریاد کرتے ہین اور گاہے ایک دو جانور
اونمین سے آب دریا مین غوطہ لگاتا ہے اور ایک لحظہ کے بعد ایک اژدہای آتش فشان یا نہنگ آدم خوار آب دریا سے سر نکالکر چار طرف
نگاہ قہر آلود دیکہتا ہے اور گاہ باشکال عجیبہ و مہیبہ نکلکر جوہر و یعقوب کیطرف حملہ کرتا ہے اور کبہی وہ جانور بصورت زنگیان سیاہ رو متشکل ہوکر
با شمشیرہای برہنہ جوہر و یعقوب کیطرف حملہ کرتے تہے اور پہر اوسی شکل کرگس مین میل پر جا بیٹہتے تہے یعقوب نے پوچہا ای استاد یہہ کیا تماشا
تازہ ہے جوہر نے کہا ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دربند سوم اسی مقام سے عبارت ہے یعقوب نے کہا ای استاد عالی نژاد اوس رقعہ کو ایک نظر دیکہہ لینا
چاہئے کہ بہمہ وجوہ خاطر جمع ہو جائے مبادا کوئی غلطی یا سہو ہمسے وقوع مین آئے جوہر نے اوس کاغذ کو نکالکر مطالعہ کیا اور کشود کار سے بہر صورت اطلاع
حاصل کرلی بعد ازان ایک دائرہ کہینچکر معہ یعقوب کے اوس دائرہ مین بیٹہا اور اسم جلیل کو پڑہنا شروع کیا بعد ایک ساعت مستقیمہ کے ایک طوفان تیرہ و تار
پیدا ہوا اور اوس طوفان عظیم مین مار و کژدم وغیرہ حشرات الارض جانوران موذیہ و اخگر سوزان مثل قطرات باران آسمان سے برستی تہی اور بیرون
دائرہ گرکر نابود ہو جاتے تہے اور بسبب اوس دائرہ کے ان دونون پر کسی طرح کا ضرر و آسیب نہ پہونچتا تہا الغرض ساعت اولین یہی ہنگامہ برپا رہا اور
ساعت دوم مین دیوان قوی ہیکل با حربہ ہای خنجر و تبر نمودار ہوئے اور ان دونون کے تخویف و تہدید مین دقیقہ فرو گذاشت نہین کیا مگر جوہر و
یعقوب نے اپنی جگہہ سے حرکت نکی بدستور مذکور بے خوف و اندیشہ اوس دائرہ محفوظہ مین بیٹہے رہے اسی طرح ساعت سوم مین غولان صحرائی
باشکال مہیب ظاہر ہوئے اور بعد حرکات مہیبہ نابود ہوگئے ساعت چہارم مین حیوانات درندہ مثل خوک و خرس وغیرہ نظر آئے اور ساعت
پنجم مین ہوائی تند و تیز مثل باد صرصر چلنی شروع ہوئی اوس وقت جوہر نے یعقوب سے کہا ای برادر اب تم ایک لحظہ آنکہین بند کرلو اور خود بہی
چشم بند ہو بیٹہا بعد ایک ساعت کے آنکہہ کہولکر دیکہا کہ اوس دریا وغیرہ شعبدہ ہائے سحر سے اثر تک باقی نتہا تمام و کمال برطرف ہوگیا تہا
بلکہ بجائے میل ایک پارچہ سنگ بصورت کوہ مرتفع نظر آیا اور وہ پانچ نفر زنگی قوی ہیکل دراز قامت خوکان صحرائی پر سوار اوس پارہ کوہ سے
اوترکر بجنگ و حرب ان دونون کے مقابل ہوگئے ابو الحسن اور یعقوب ولاور ان شیطان ہی اوس وقت دائرہ محفوظہ سے باہر نکلے اور با تیغ و خنجر جانستان
اون ملاعین پر جاری مگر جوہر نے اول ایک اسم بزرگ تعلیم کردہ حضرت سرائتی پڑہکر اون نابکارون پر پہونکا تاکہ وہ زنگی اپنی صورت اصلی مین
داخل ہو جائین چنانچہ جوہر دم کرنے اسم مذکور کے وہ زنگی قد و قامت یکبار اون زنگیون کے برطرف ہوگئی اور وہ نابکار بصورت اصلی قد و قامت
انسانی مین ظاہر ہوگئی اور وہ خوکان صحرائی کہ بزور سحر اونکی مطیع ہوگئے تہے اون نابکارونکو زمین پر پٹک کر گریز کرگئے حاصل کلام وہ نابکار زنسالان
وارزان بہت مجموعی شمشیر و خنجر جوہر و یعقوب پر حملہ آور ہوئے مگر بفضل خداوند کریم و برکت اسمای اعظم کوئی حربہ دونونکے جسم پر کارگر نہوا

اور طرفہ العین مین ابو الحسن اور یعقوب دلاوران نامدار نے اون ملاعین کو جہنم واصل کر دیا ہر گاہ وہ ملاعین جو اوس مقام کے نگہبان
تہے قتل ہوے وہ در بند سیوم بہی مفتوح ہو گیا جسوقت ان عیاران نامدار یعنی یعقوب و جوہر کو گرسنگی کا غلبہ ہوتا تہا اپنی زنبیل اور
انبان عیاری سے کلیچہ و میوہ وغیرہ نکال کر کہا لیتے تہے اور شبکو دائرہ محفوظہ مین باآرام تمام خواب راحت مین بسر کرتے تہے اسی
طریق سے دونون نامدار در بند چہارم کیطرف روانہ ہوے اور بعد طی کرنے قلیل راہ کے ایک محوطہ کے قریب پہونچے مگر تاریکی شب
زیادہ ہو گئی تہی اوس محوطہ کا دروازہ بند پایا جوہر نے روبروی دروازہ دایرہ کہینچکر مع یعقوب کے آرام لیا اور قدرے غذا نوش
فرمائی یعقوب نے بہی اپنے انبان و زنبیل سے کلیچہ وغیرہ نکال کر کہایا اور نماز ادا کی ہر گاہ ابو الحسن نے طعام و وظایف سے
فرصت کر کی استراحت کا قصد کیا اول ایک اسم ارشاد کردہ جناب کرامت مآب یعقوب کو تعلیم کیا اور تاکید کی کہ اس اسم کو باین عدد پڑہکر
خواب کا قصد کرنا اور خود بہی اوس اسم کے ورد مین مشغول ہوا اور بعد ادا اوراد اسم بستر خواب پر دراز ہو گیا یعقوب نے ہنوز اوراد اسم کو تمام
نکیا تہا کسیقدر باقی تہا کہ یعقوب کے شہر بند حواس پر خواب کا اسقدر غلبہ ہوا کہ بے اختیار آنکہین بند ہونے لگین آخر کار یعقوب بیخود
ہو کر سو رہا اور بعد ایک ساعت کے بیدار ہو کر اوراد اسم باقی ماندہ کو پورا کیا اور بسبب فراغی شب مہتاب بادگر سونیکا قصد نکیا شب
ماہ کے سیر کرتا رہا اثنای سیر مین کیا دیکہتا ہے کہ ناگاہ اوس محوطہ کا دروازہ کہلا اور تین شخص اوس دروازہ سے باہر نکلے یعنی ایک نازنین شکیلہ
و جمیلہ اور دوسرا شخص غلام وضع اور تیسرا شخص سردار بوضع و لباس ترکان ناقہ پر سوار تہا یہہ تینون شخص یعقوب کو نظر آئی القصہ
وہ تینون زن و مرد فرش سبزہ آغشتہ میدان مین آکر بیٹہہ گئے اوس سردار ناقہ سوار نے اوس نازنین سے کہا ای قحبہ ہرزہ کیسہ و قرنابہ شوم یہہ عالم
تنہائی اور سیر شب ماہ بغیر کباب بری کے لطف نہین دیتی تو یہہ کام کر کہ اول ایک آتش دان بنا اور اس دیگچہ کو اوس آتش دان پر رکہہ کے
اور قدرے خس و خاشاک بہی فراہم کر رکہہ مین اس غلام کے ہاتہہ گوشت شکار بہیجتا ہون تو اوس گوشت سے قورمہ و کباب
بامزہ تیار کر مین شکم سیر کہاؤنگا یہہ کہکر وہ شخص مع غلام کے ایک طرف کو چلا گیا اوس عورت نے حسب ہدایت اوس
شخص کے سب سامان تیار کر رکہا یعقوب بنظر غور یہہ تماشا دیکہتا رہا ایک لحظہ نگذرا تہا کہ وہ غلام ایک آہو ذبح کئے لے آیا اور اوس
عورت کے حوالہ کیا اور خود بار دگر واپس چلا گیا اوس عورت نے اول گوشت آہو کو پاک و صاف کیا اور اوس دیگچہ مین ڈالکر
پکانا شروع کیا بالآخر وہ عورت گوشت کو پکاتے تہے اور اوس شخص ناقہ سوار کو ہزار در ہزار دشنامہای سخت دیتی تہی اور
باربار یہہ کلمہ اوسکی زبان سے نکلتا تہا خداوندا توان ساحران بے ایمان ظلم شعار کو ایسا مستاصل کر کہ اونمین کوئی متنفس
بہی زندہ نرہے اور ہمارے مسلمانان پاک سرشت انکی دست تظلم سے نجات پائین اور اون مظلومون کو ذلت و رسوائی
سے محفوظ رکہہ القصہ کوتاہ وہ عورت یہہ کلمات اس طرح سوز و گداز سے کہتی تہی کہ اوسکے حال پر رحم آتا تہا اور
بے اختیار زار و قطار روتی تہی حتی کہ یعقوب کو اوسکے حال پر رحم آگیا دل مین کہا ای یعقوب معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ عورت مسلمان ہے اور ان ساحران لعین کے پنجہ ظلم مین گرفتار ہوئی ہے اگر واقعی یہی حال ہے البتہ واجب
الرحم ہے چونکہ وہ شب پرتو ماہ سے روشن تر از روز تہی اوس عورت کا حسن و جمال نہایت خوشنما معلوم ہوا
یعقوب نے اوس عورت سے پوچہا ای عورت تو کون ہے اور تیرا کیا واقعہ ہے اوسنے کہا مین خدا پرست پاک اعتقاد
ہون مجہی اس ساحر نابکار سر حلقہ ساحران خنار نے اسیر و گرفتار کر رکہا ہے اب کوئی صورت اور کوئی تدبیر
رہائی کی مجہی نظر نہین آتی کہ اس دام بلا سے رہائی پاؤن اسواسطی درگاہ خدا مین داد بیداد کرتی ہون کہ مسبب الاسباب
کوئی سبب پردہ غیب سے میری نجات کا پیدا کر دی ہر گاہ یعقوب نے یہہ سرگذشت اور خنار جادو کا نام سنا

اوس عورت سے کہا ای مظلومہ تو خاطر جمع رکہہ ہم اسی قصد و ارادہ سے یہان آئے ہین کہ ساحر نابکار کو تہ تیغ اوسکے تابعین
کے جہنم واصل کرین اور اوسکے طلسم سحر کو تمام و کمال باطل و خراب کر دین چنانچہ تین دربند کو ہم نے مفتوح کر لیا ہے اب قریب
اس دربند چہارم کو بہی باطل کرتے ہین اوسوقت تجہی بہی اس قید سحر سے نجات ہو جائیگی اوس عورت نے یعقوب کو دعا
دی اور وہ قورمہ با مصالح ایسا تیار کیا کہ اوسکی بو دور تک جاتی تہی یعقوب جو تین روز سے طعام و گوشت کا جویا تہا اور
آجتک ایک دو کلیچہ خشک پر اکتفا کرتا تہا بے اختیار قورمہ کا نام سنکر راغب ہو گیا اور یعقوب کے موہنہ مین پانی بہر آیا اوس
عورت نے کہا ای جوان مجہی افسوس آتا ہی کہ یہہ قورمہ بامزہ مین اس محنت و جانکاہی سے پکاؤن اور وہ کافر ساحر نابکار زہر مار
کرے اور کسی مسلمان دیندار کے حصہ مین نہ پہونچی ای جوان مجہی اپنی محنت و جانکاہی کا زیادہ خیال آتا ہے تو ہی انصاف کر کہ مینی
کس درد سر اور مشقت سے تیار کیا ہے کاش کسی مسلمان کے شکم مین جاتا مین خوش ہوتی اور میرے محنت و جانفشانی حاصل ہو جاتی
ای جوان مین یہہ کہتی ہون اگر کچہہ قباحت نہو اور تو مناسب سمجہی اور تیرا دل خواہش کرے ایکدو لقمہ بقدر خواہش نفس اول تو کہا لے کہ
میرا دل خوش ہو جاے بعد ازان وہ ساحر زہر مار کریگا یعقوب نے دل مین کہا ای یعقوب تو نی اسم بزرگ کو اعداد معین تک
تمام کر لیا ہے اب کچہہ اندیشہ کا مقام نہین رہا کیا مضایقہ ہے بقدر خواہش اوس گوشت نعمت خداداد کو نوش جان کرو
اور بجای گزک اس نازنین کی شفتالوی لب و دہان سے کام و زبان کو صاف کرو اور اس شب ماہ مین ایکدو ساعت
حظ اوٹہاو القصہ یعقوب اوس عورت کے مکر و فریب مین آکر دایرہ سے نکلا اور اوس عورت کے پاس پہونچا وہ
قطامہ نہایت لطف و مدارا سے پیش آئی یعنی پیند نان پختہ اور وہ قورمای تیار شدہ اوسنے یعقوب کے روبرو رکہدیا
یعقوب نے اول ایک لقمہ کہایا تہا کہ کام و زبان اوسکے ذایقہ سے تلخ ہو گیا یعقوب اوس گوشت سے دست کش ہوا
اور کہا ای عورت کیا سبب ہے کہ اس گوشت کا طعم اسقدر تلخ ہے کہ زبان پر رکہا نہین جاتا عورت نے کہا شاید
مرچ وغیرہ مصالح مین کوئی چیز تلخ آگئی ہوگی تو دوسرا لقمہ کہا اب کے تلخی نہین ہوگی یعقوب نے دوسرا لقمہ کہایا
یہہ لقمہ اول سے بہی زیادہ تر تلخ و بدمزہ تہا یعقوب نے اوس لقمہ کو پہینکدیا اور کہا ای عورت تو نے نہایت بدمزہ
گوشت پکایا ہے یعنی اس گوشت مین اسقدر بوی بد آتی ہے کہ میرا دماغ پریشان ہوا جاتا ہے یہہ کلمہ سنکر وہ
عورت دست بدست زنان استادہ ہو گئی اور اوسنے اپنی صورت کو ایک عفریت و لوبیکر کی شکل سے مبدل کر لیا جب تک
کہ یعقوب اوس عورت سے مخاطب ہوا اور اپنی جگہہ سے حرکت کرے چند نفر زنگی عقب سے پیدا ہوئے اور یعقوب کو
دست بدست اسیر و دستگیر کر لیا یعقوب نے یہہ حال دیکہکر فریاد کی ای اوستاد جلد تر ہوشیار ہو اور میری مدد کو پہونچو مجہی
ان ساحران ظلم پیشہ نے گرفتار کر لیا ہے اوس وقت صبح بہی ہوتی کو تہی ابوالحسن یعقوب کے فریاد سے بیدار ہو گیا دیکہا کہ ساحران لعین
یعقوب کو کشان کشان لئے جاتے ہین یہہ حال دیکہکر نہایت بیدماغ اور سراسیمہ ہوا اوسطرف وہ زنگی یعقوب کو ہمراہ لیکر اوس مکان مین داخل
ہو گئی اور پہر بتور دروازہ کو بند کر لیا ابوالحسن جوہر نے اوسی حالت اضطراب و پریشانی مین نماز صبح ادا کی اور وہ کاغذ بغل سے نکالکر
مطالعہ کیا اسلئے کہ وہ کاغذ بمنزلہ لوح عقدہ کشای طلسم تہا وقت مطالعہ انجاح مقاصد کی ہدایت ہو جاتی تہی الغرض اوس کاغذ مین
یہہ عبارت نظر سے گذری کہ جسوقت تم دربند چہارم پر پہونچو تو کر و فریب شیاطین سے محفوظ رہنا بلکہ اپنی رفیق ہمدم کو تاکید بلیغ کرنا کہ تا اختتام
اوراد اسم آرام نکرے ہر چند خواب اوس پر غلبہ کریگا مگر وہ ہر طرح خواب سے باز رہے جب تک کہ اعداد اسم تمام نہو لیں بالفرض اگر خلاف احکام
عمل مین لایا اور ساحرون کے مکر مین گرفتار ہو گیا خیر کچہہ مضایقہ و اندیشہ کا مقام نہین ہی بہرحال تم اوسکی طرف سے مطمئن رہنا بلکہ گمان غالب یہہ ہے کہ

اور اسیطرح ظہور مین آئیگا اور تمہارا رفیق یعنی یعقوب ضرور ساحرون کی مکر مین گرفتار ہوجائیگا کسواسطے کہ مشیت ایزدی
مین اسیطرح جاری ہوا ہے بہمہ وجوہ خاطر جمع رکہو کچہہ اندیشہ نہین ہے حتی کہ تم بہی اگر قید ہوجاوگے وہ ساحر تمکو ضرر
نہین پہونچا سکتے اور تمہارے ہلاک پر قادر نہین ہونے کے کسلئے کہ لوح محافظ جان تمہاری پاس موجود ہے تمام اندیشے اون
ساحرون کے باطل ہونگے انیفر زند ہرگاہ ایسا امر واقع ہو اور تمہارا رفیق طریق یعنی یعقوب گرفتار ہوجائے اوسوقت تم دست
چپ کیطرف جانا ایک چشمہ پر پہونچوگے کہ بجائے آب وہ چشمہ خون سے لبریز ہوگا اوسوقت تم ایک پارچہ نان سر کمند مین باندہنا اور
یہہ اسم مرقوم پڑہکر اوسپر دم کرنا بعد ازان بطریق شصت سر کمند کو چشمہ مین ڈالنا ایک ماہی سرخ رنگ اوس پارچہ نان
کو کہالیگی انگاہ اوس ماہی کو چشمہ سے کہینچ لینا اور کشان کشان بقدم سرعت و استعجال اوس محوطہ تک لیجانا انگاہ بحبت
عیاری اوس ماہی کو وسط دروازہ مین اویزان کردینا بعد ازان تم ایک مقام بلند پر استادہ ہوکر اس اسم مرقوم کے پڑہنے مین
مشغول رہنا بعد ایک ساعت کے دروازہ کشادہ ہوجائیگا اور اوس محوطہ سے ایک فوج بقصد جنگ وپیکار با حربہ ہاے غیر
مکرر باہر نکلے گی لیکن وہ اشکال تمام وکمال بے اصل محض ہونگے ہرگز خوف وہراس کو دل مین راہ ندینا اور بدستور اوس اسم
مین سرگرم ومصروف رہنا جسوقت وہ فوج نزدیک تر پہونچے اسم مذکور کو اوس فوج کیطرف پہونکنا وہ فوج شعبدہ سحر تمام
وکمال نابود ہوجائیگے مگر ایک شخص صاحب عمامہ سیاہ جو وجود اصلی رکہتا ہے باقی رہجائیگا تم اوس شخص کو ضرب تیر سے
خواہ اور کسی حربہ سے قتل کرنا بعد اوسکے اور فوج کثیر باشکال مہیب تعداد مین اول سے زیادہ تر محوطہ سے باہر آئینگے تم بدستور
مذکور مثل فوج اول کی اوسے بہی باطل کرنا یعنی اسیطرح چار شخص چار حربے محوطہ سے باہر آئینگے تم بدستور معین سبکو باطل کرنا اور
شخص چارمین کو خدنگ جانستان کا نشانہ کرنا وہ شخص تیر خوردہ فرار ہوکر محوطہ کے اندر داخل ہوجائیگا ہرگاہ اوسکا خون زمین
محوطہ پر گریگا ایک طوفان عظیم برپا ہوگا جب وہ طوفان برطرف ہوگا محوطہ کو مطلق نابود وباطل پاوگے پس سمجہہ لینا کہ دربند
چہارم مفتوح ہوگیا بعد ازان دربند چہارم سے تم پیشتر روانہ ہوجانا مگر کسی وقت کاغذ کے مطالعہ سے غافل نرہنا اور تمکو جو ضرورت
لاحق ہو یا کوئی مشکل سخت اور کار اہم پیش آئے کاغذ کو مطالعہ کرنا تمام مشکلات حل ہوجائینگے قصہ کوتاہ ابوالحسن جوہر موافق ہدایت
وارشاد کاغذ کے عمل مین لایا اور بعد فتح کرنے دربند چہارم کے دربند پنجم کیطرف روانہ ہوا لیکن یعقوب کی طرف سے ہر لحظہ پریشان
خاطر تہا بعد طے مسافت ایسی مقام مین پہونچا کہ ایک خندق پر از آتش سد راہ ہوئی ابوالحسن نے دیکہا کہ اوس خندق کے دوسرے
کنارہ پر پانچ شخص باہم بیٹہے ہوئے ایک آدمی کو ذبح کرتے ہین اور اوسکے گوشت کے کباب پکاکر کہارہے ہین جب وہ نابکار اس
فعل سے فارغ ہوئے ایک نے جوہر کو دیکہا ہے تابانہ اوٹہا اور ایک درخت کے پس پشت جاکر یعقوب کو اوسی مقام مین لے آیا اور
قصد کیا کہ بدستور آدم اول اوسے بہی ذبح کرین اور کباب پکاکر کہائین اس حال کو دیکہکر ابوالحسن جوہر کو تاب نرہی شدت قہر وغضب
سے بیخود ہوگیا بے تابانہ فریاد کی ای حرامزادو کہان ہو ستم شعار تمہارا حریف مقابل مین ہون وہ بیچارہ بے گناہ تمہارا حریف نہین
ہے اون سیاہ رویان تیرہ روزگار نے پوچہا اے شخص تو کون ہے جو اسکے درد کا شریک ہوتا ہے جوہر نے کہا ای ولد الحرام تم نہین جانتے
کہ مین تیغ زن جادوان جہان گردن کش ساحران زمان فاتح طلسم دربند ہون اون ملاعین نے پوچہا اے شخص کس دلیل سے تو اپنی
طلسم کشائی کی تصدیق کرتا ہے اور ہم کسطرح تیری قول کو باور کرین ابوالحسن کہ یعقوب کی طرف سے ازبس مضطرب الحال و
پریشان خاطر تہا وہ لوح باطل السحر اونکو دکہادی اون نابکارون نے کہا پہر تو کسلئے بیکار استادہ تماشا دیکہہ رہا ہے خندق سے
عبور کرکے ہمارے پاس چلا آ کہ ہم اس شخص سے دست بردار ہون اور اوسکی عوض تیرا گوشت بامزہ کہائین اور ابلیس کی جان کو دعا دین

ابوالحسن نے اوس حالت اضطراب مین قصد کیا کہ سبت زدہ اون ملاعین کے پاس جا پہونچی اور یعقوب کو رہائی دی مگر کاغذ
کی ہدایت یاد آگئی اوسیوقت کاغذ کو بغل سے نکالکر دیکہا ہرگاہ ابوالحسن کاغذ کے دیکہنے مین مشغول ہوا اون ملاعین نے یہہ کام
کیا کہ ایک بدبخت یعقوب کے سینہ پر سوار ہوگیا اور اوسنے حلق پر کارد پہیرنا شروع کیا اوسوقت یعقوب نے فریاد کی کہ
ای کشندہ ساحران جہان جلدتر مجہی چہڑا یہہ نابکار مجہی ہلاک کرتے ہین برای خدا ایسے وقت کاغذ کی مطالعہ کا نہین ہے
اول مجہی ان ظالمان جفا پیشہ کے ہاتہہ سے نجات دے بعد اوسکے کاغذ کو ملاحظہ فرمانا کیا معنی کہ جسوقت ان ملاعین نے مجہی ہلاک
کر دیا پہر کاغذ کا دیکہنا بیکار ہے یاد رکہہ اگر تو کاغذ کے مطالعہ سے دست بردار نہوا ایک لحظہ مین مجہی زندہ نپائیگا اور دست
افسوس ملیگا اور بالفرض بعد میرے ہلاک کے تو نے کاغذ کی ہدایت پر عمل کیا پہر مجہی کیا حاصل ہوگا اور تیرے طلسم کشائی بالکل
غلط معلوم ہوگی ایجوان تو بہی سمجہہ مصرع پس ازانکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد ہاہا اگر میری رہائی منظور ہی کاغذ کا دیکہنا ملتوی کہہ
اور خندق سے جلدتر عبور کر الغرض جوہر نے اوسکی فریاد و فغان کو ہرگز خیال نکیا اور کاغذ کے مطالعہ مین مشغول رہا ہرگاہ مطالعہ
کاغذ سے فارغ ہوگیا باطمینان خاطر سر اوٹہا کر دیکہا اور ایک تیر جانستان کمان مین رکہکر اول اوسی مرد کے سینہ مین کہ بصورت
یعقوب فریاد و فغان کر رہا تہا اس قادر اندازی سے مارا کہ سینہ سے گذر کر مقعد کے پار ہوگیا اوس لعین کی ہلاکت کے بعد بدستور
طوفان ہوا اوسی طوفان تیرہ و تار مین کہ ظلمت و تاریکی نے عالم کو گہیر لیا تہا ابوالحسن نے دیکہا کہ شمشیر ہای آبدار برق تابان
کی مانند گرد و پیش لمعہ افروز ہین ابوالحسن بہی بسرعت تمام تیغ شمشیر کشیدہ دور سر گردش دینی لگا جب وہ تاریکی رفع ہوئی ابوالحسن
نے دیکہا کہ چار نفر زنگی با شمشیر ہای برہنہ بہیبت اجتماعی چار طرف سے حملہ آور ہین ابوالحسن جوہر بہی بفضل الہی سے بہادری اور فن
عیاری مین سر حلقہ بہادران روزگار ہے اوس دلاور نے چستی اور چالاکی کو کام فرمایا اور بطرفۃ العین ہین اون روسیاہون
کا کام تمام کر دیا یعنی بتجربہ ہای عیاری و ہم فن مبارزت اون ملاعین کو اسطرح قتل کیا کہ ساکنان ملا اعلی نے تحسین
و آفرین کی اوسوقت ابوالحسن کا یہہ حال تہا کہ کبہی حریف مقابل کو تلوار دکہا کر حریف پہلو کا سر قلم کرتا تہا اور گاہی
حریف پہلو پر حملہ آور ہوکر حریف عقب کو دو حصہ کر دیتا تہا اسیطرح اوس دلاور نے چارون زنگیان سیہ رو کو خاک و خون مین ملا دیا
دوبارہ گرد ہی طوفان تیرہ و تار پیدا ہوا ایک لمحہ کے بعد جب ہوا صاف ہوئی دیکہا کہ اوس خندق و آتش کا نام و نشان تک
نہین ہے ابوالحسن جوہر نے بدستور بدکردار اون ناپاکون کی نعش کو جلا دیا اور روانسی ورنہ بہشت کیطرف راہی ہوا چند میل
راہ طی کی تہی کہ ایک درخت کے قریب پہونچا دیکہا کہ ایسا ایک درخت بلند و بالا سر بفلک کشیدہ پایا ہین جو دیدہ سے
کہ جسکی نہایت نہین ہے اور ایک سر بریدہ اوس درخت مین آویزان ہے اور پہلو مین اوس سر بریدہ کے ایک شاخ درخت
مین لوح آویزان ہے ابوالحسن نے ایک ساعت وہان توقف کیا کہ تابش آفتاب سے آسودہ ہو لے اس سبب اوس درخت کے
سایہ مین بیٹہہ گیا جب بقدر آسودہ ہوگیا بار دگر اوس سر آویزان کو دیکہا بعینہ یعقوب کا سر نظر آیا کہ سر مو فرق نہ تہا اور لوح مین یہہ
عبارت لکہی تہی ابوالحسن طلسم کشا کو غدار جادو کی طرف سے معلوم ہو کہ مین خوب جانتا ہون کہ تیرا یہان آنا وجال سے خالی نہین ہے
یا میری اجل تیرے ہاتہہ مقدر ہے یا تیرے خون مین میرے ہاتہہ رنگین ہونے والے ہین ای ابوالحسن یاد رکہہ اور آگاہ ہو کہ تو نے بگمان ساحر اپنی
شاگرد یعقوب کو بدست خود ہلاک کیا ہے مگر تیرا گمان محض غلط تہا شاید تو سمجہا کہ کوئی ساحر بصورت یعقوب متشکل ہوکر
فریاد و فغان کرتا ہے یہہ حال تو نے جو کچہہ کیا اپنی حق مین بہتر نکیا اگرچہ یعقوب کا بچانا تجہہ بہی لابد ہو گیا تہا اوسکے مرگ کا
چندان افسوس نہین ہے اگر یعقوب تیرے ہاتہہ سے ہلاک نہوتا البتہ [illegible] کوئی نکوئی اوسکے خود قتل کرتے

لیکن افسوس اس امر کا ہے کہ یعقوب ایک جوان دلیر اور عیار یکتا ے آفاق تہا ایسا عیار صفحہ ہستی پر بار دگر پیدا ہونا مشکل ہے ای ابو الحسن آگاہ ہو کہ یعقوب نے وقت مرگ یہہ وصیت کی تہی کہ میرے سر کو فلان درخت کی شاخ مین جسطرف سے ابو الحسن کا گذر ہو آویزان کر دینا چنانچہ حسب وصیت یعقوب کے اوسکے سر بریدہ کو تیرے سر راہ آویزان کیا اور مین بار وصیت سے سبکدوش ہو گیا یعقوب نے دوسرے یہہ وصیت کی تہی کہ میرے اوستاد ابو الحسن جوہر سے کہدینا کہ میری اجل اسیطرح سے تمہارے ہاتہہ پر مقدر تہی وہ ظہور مین آئی اگر تم طرہ مشکین جمال میری معشوقہ کو میریطرف سے تسلی اور تشفی کرنا اور یہہ کہنا کہ ای نازنین میرے نفس حیات مستعار اسقدر ہی تہی وہ تمام ہو گئی بہر حال صبر و شکیب کرنا چاہئی مگر تو میری درود و فاتحہ سے غافل نرہنا ای اوستاد اگر کبہی تمہارا گذر میرے وطن مالوف کیطرف ہو میری خواہر غمزادہ خاتون سے کہنا کہ وہ بہی میرے مرگ مین صبر گوارا کرے اور بہر نوع اوسکی تسلی بہی کر دینا علاوہ اسکے میرے سر بریدہ کو غسل دیکر خواہ بغیر غسل جسطرح تم مناسب سمجہو دفن کر دینا کسواسطی کہ خنار جادو سے بہی مینے اجازت لے لی ہے اور اگر تم نے میری وصیت پر عمل نکیا یاد رکہو کہ مین روز بازپرس تمہارا دامن گیر ہونگا الغرض ابو الحسن اوس لوح کی عبارت پڑہکر نہایت متفکر و اندوہگین ہوا اور بے اختیار آبدیدہ ہو گیا دل مین کہا لاحول ولا قوت الا باللہ ای ابو الحسن کس خلجان اور کشمکش غم و اندوہ مین طبیعت مبتلا ہوئی ہے کہ ہر لحظہ پریشانی روبکار ہوتی ہے حالانکہ مینے اسوقت تک کوئی کام خلاف ہدایت کاغذ مرقومہ اور ارشاد شاہ سراج الحق کے نہین کیا اور جو کام کیا ہے وہ بموجب تحریر رقعہ کی کیا ہے چنانچہ یعقوب علی کا ہلاک کرنا بہی حسب ارشاد رقعہ کے وقوع مین آیا تہا اور اگر کوئی غلطی خلاف ہدایت مجہسے ظہور مین آئی ہو وہ مجہی یاد نہین مگر مین خوب جانتا ہون کہ مجہسے کوئی غلطی سرزد نہین ہوئی ہے البتہ ایک امر خیال مین آیا ہے کہ یہان مثل خندق کے ضرور کوئی مکر و دغا ہوگی القصہ ابو الحسن اسی فکر و تشویش مین تہا کہ ناگاہ روبرو سے ایک شیر غرش کنان نظر آیا اور دست راست سے ایک دیو قوی ہیکل بمہابت و صلابت نعرہ زنان اور دست چپ کیطرف سے ایک غول صحرائی فیل مست کی مانند بشور و غوغا اور پس پشت سے ایک زنگی تنومند مسلح و مکمل شمشیر برہنہ بدست گرفتہ اشتلم کنان ظاہر ہوئی اور اون چارون نے ہر طرف سے جوہر کو گہیر لیا اوسوقت ابو الحسن نہایت سراسیمہ و بدحواس ہو گیا مگر بسرعت تمام اسم کو پڑہکر اپنے گرد دائرہ کہنچا اور کاغذ رہنمای طلسم کو بغل سے نکالکر دیکہنا شروع کیا وہ چارون ملاعین بلاہا ے طلسمی مستعد بہ آزار رسانی بیرون دایرہ ایستادہ رہے مگر دایرہ کے اندر قدم رکہنی کی جرات و مجال نہوئی ابو الحسن نے اوس کاغذ مین یہہ عبارت لکہی دیکہی کہ ایفرزند ہرگاہ تم ایک درخت کے قریب پہونچو اور اپنے رفیق یعقوب کا سر شاخ درخت مین آویزان دیکہو ہرگز وہ سر بریدہ یعقوب کا نہین ہے تم فریب و دغا مین نہ آنا کیا معنی کہ یعقوب ببرکت تعویذ بہر صورت حافظ حقیقی کی حفظ و حمایت مین ہے خاطر جمع رکہو یعقوب کو کسیطرح کی مضرت نہین پہونچی گی لیکن مقام مذکور مین چار نفر غلامان خنار جادو جو اوس مقام کے محافظ و نگہبان ہین چہار طرف سے باشکال مہیب و باحربہ ہای مختلف یکبارگی تمہارے سر پر ہجوم لاینگے اور تمکو نرغہ مین لینگے اوسوقت تم اسم مذکور کو پڑہکر اپنے گرد دایرہ کہینچ لینا پہر کوئی آسیب تم پر نہین پہونچی گا بعد اسکے اوس حیوان صورت کو جو تمہارے روبرو ایستادہ ہو ضرب تیر سے ہلاک کرنا اور اوس دیو ہیکل کو شمشیر آبدار سے نار جہنم مین پہونچانا اسیطرح اوس غول صورت کو خنجر آبدار سے قتل کرنا پہر بے تکلف دایرہ سے نکلکر اوس زنگی کو بقوت دست و بازو سطح زمین پر مارنا اور اوسکا سر قلۂ بدن سے کندہ کرنا اوسوقت در بند طلسم مفتوح اور باطل ہو جائیگا ابو الحسن جوہر نے اوس کاغذ کو بوسہ دیکر بغل مین رکہا اور موافق ہدایت عمل مین لایا یعنی بعد ہلاک ہونے چارون ملاعین کے وہی طوفان تیرہ و تار واقع ہوا

اور بعد برطرف ہونے طوفان کے تمام آثار طلسمی مفقود پائے اور وہ درخت کہ اندر طلسم سے اوس وقت بلند و بالا نظر آتا تھا اب بعد برطرف ہونے
طلسم کے دیکھا کہ ایک درخت ببول صحرائی ہے اور ایک طرف درخت کے وہ چاروں لاشہ ہائے ناپاک بصورت اصلی سطح زمین پر افتادہ تھے
ابو الحسن جوہری نے بموجب ارشاد اون لاشوں کو بھی بدستور سابق آگ میں ڈالدیا اور خود دربند ہفتم کی طرف روانہ ہوا وقت شب حسب معمول حصار
کھینچ کر شب کو براحت و آرام بسر کیا اور قسم غذا سے جو کچھ پاس تھا کھا کر سو رہا دم صبح بیدار ہو کر اول نماز ادا کی بعد اوس کے کاغذ کو
ملاحظہ کیا کاغذ میں یہہ عبارت نظر سے گذری کہ اے فرزند ابو الحسن آگاہ ہو کہ بعنایت ایزدی بفضل یزدانی دربند ششم بھی بآسانی مفتوح
ہوگیا اب فقط دربند ہفتم باقی ہے اور سردار ناپاک ساحران باقیماندہ اسی دربند میں موجود ہے لیکن اوس مردود نے اپنے کو ایسا مخفی
کر رکھا ہے کہ کوئی شخص اوس تک سراغ نہیں لیجا سکتا اب تم کو ایک کام کرنا چاہیے کہ تم اون نابکاروں کی نظر سے مخفی ہو جاؤ ورنہ
تم کو سخت مشکل پیش آئیگی اور کام خراب و ابتر ہو جائیگا اور اس کام کا تدارک یہہ ہے آگاہ ہو کہ اوسی حوالی میں یعنی بدست راست ہفت
دو فرسنگ ایک غار عمیق ہے اوس غار میں ایک مار سیاہ نہایت طویل القامت ہشتاد گز ہے اوس مار کا نام صاحب الفقرات ہے تم اوس
مار کو جس طرح ممکن ہو ہلاک کرو اور ایک چشمہ بھی اوسی غار کے قریب و جوار میں ہے بعد قتل کرنے [illegible] مذکور کے اوس چشمہ میں غسل کرنا
بعد اوس کے پوست مار کو جدا کرنا اور اوسی چشمہ کے پانی سے اپنے ہاتھ کو دھونا کہ اوس مار کے زہر کا اثر بالکل دور ہو جائے بعد اس کے تم
دیکھوگے کہ استخوان پشت مار ایسی ہوگی جس کے سات فقرہ یعنی سات بند ہونگے غرضکہ بعد اس مشاہدہ کے تم اوس وقت ایک آئینہ اپنے
مقابل رکھکر ہر ایک فقرہ استخوان مار کو اپنی پیشانی پر ملنا جس فقرہ کے اثر سے اپنی صورت کو نظر سے غایب پاؤ اوس فقرہ کو لے لینا اور
بحفاظت تمام سر پر باندھ لینا تم اوس کی تاثیر سے تمام جادوان نابکار کی نظر سے مخفی ہو جاؤگے بعد فارغ ہونے اس کام کے تم
جانب جنوب غار کے روانہ ہو جانا ایک چاہ عمیق و تیرہ پر پہونچوگے دہنہ چاہ پر چار دیو قوی ہیکل [illegible] بیٹھے ہونگے تم اونکی نظر سے اس طرح غایب ہو جانا کہ وہ ہشیار
نہ ہوں بلکہ تم وہاں کھڑے رہنا اور اونکی گفتگو گوش ہوش سے سننا ایک ساعت کے بعد آب چاہ جوش کھا کر بالائے دہنہ چاہ آجائیگا اور ایک نہنگ طویل القامت
اوس آب سے سر نکالیگا اور اوسی وقت ایک مرغ کوچک پرواز کنان بالائے ہوا سے پہونچیگا اور اوس نہنگ کے دہان میں کہ مثل
غار کشادہ ہوگا داخل ہو جائیگا تم بھی بجلدی تمام اوس مرغ کے عقب میں نہنگ کے مونہہ میں چلے جانا ایک لمحہ کے بعد تم ایک
مقام میں جا پہونچوگے بس یہہ سمجھو کہ وہ مقام خاص ساحران بدکیش کی سکونت کا ہے اوس وقت تم پھر کاغذ کو دیکھنا اور اوس پر عمل کرنا والسلام
القصہ ابو الحسن جوہری موافق ارشاد اوس رقعہ کے عمل میں لایا اول اوس مار بزرگ کو ضرب تیر سے مار ڈالا بعد ازان مار مذکور کی استخوان پشت سے
چوتھا فقرہ استخوان کا لے لیا اور اپنی پیشانی پر حسب ہدایت لگا دیا اوس کے آئینہ میں اپنی صورت کو دیکھا واقعی ایسی شکل زشت و کریہہ نظر آئی کہ
جوہری نے اپنی صورت کو خود نہ پہچانا بعد اس عمل کے اوس فقرہ استخوان مار کو سر پر باندھ لیا اور اوس غار سے باہر نکلا اور بعد طے مسافت
دہنہ چاہ مذکور پر پہونچا دیکھا کہ چار تیرہ دیو قوی ہیکل دہنہ چاہ پر بیٹھے ہوئے بزبان انسانی باہم کلمہ و کلام میں مشغول ہیں ایک دیو نے دوسرے
سے کہا اے فلان افسوس صد افسوس کہ دشمن ابلیس نے چھہ دربند طلسم کے باطل کر دئیے ابھی ہم ہراس میں ہیں ہمارے استاد بہزاد کا حال
ہر دم تباہ ہوتا جاتا ہے حتی کہ اوس آدمزاد بلائے روزگار فاتح طلسم کے خوف سے ہم سے بالا استاد بنا جادو گھر میں چھپے جا کر کوشش کرتا
معلوم نہیں کہ اس معاملہ کا مآل کار کیا ہوگا اور اکثر ساحران زبردست شاگردان خاص سے کہ ہر ایک بجائے خود ساحری میں یگانہ عصر تھا اوس
آدمزاد کے ہاتھ سے قتل ہوئے صرف ہم پانچ نفر باقی رہے ہیں ہمکو بھی اپنی زیست کی امید نہیں ہے دوسرے نے کہا اے فلان
اس خواہش سے یہ تمام خرابی و بربادی ہمارے استاد بہزاد کی اوسی مادر قحبہ کے سبب سے وقوع میں آئی ہے ورنہ
ہم کہان اور یہہ مقام ہمیں کیا انجام کہان ہمیں یہان آنے سے کیا سروکار تھا خیر جو گذشت گذشت اب بھی کچھہ نہیں بگڑا

بخت ساز گار پر شادمان ہوتا تھا صاحبقران نے فرمایا اے شخص بس اب زیادہ جوش و خروش مسرت بہتر نہیں ہے مبادا کوئی صورت غشی کی
مرگ پیدا ہو جائے تو اول اپنا احوال بیان کر کہ اصل میں تو کون ہے اور یہاں کس سبب سے رہتا ہے اور تیرا مطلب اصلی کیا ہے اول وہ گریہ
بے اختیار کیا تھا اور یہ سبب شادمانی کیا ہے اور مجھ سے تیری کیا غرض و تمنا متعلق ہے کہ مدت دراز سے تو میرے انتظار میں بیٹھا ہوا ہے اور
جوان نے صاحبقران اکبر کو دست گرفتہ مسند پر بٹھایا اور کہا اے شہریار فرخ فال و اے شاہزادہ بلند اقبال فاتح طلسم ہفت پیچ و زوج ملکہ ماہ سیما اول تم اس
مسند پر تشریف رکھو اور رنج راہ سے آسودہ ہو لو اوس وقت اس غلام حلقہ بگوش سراپا درد کا احوال کثیر الاختلال استماع فرمانا کہ یہ کمترین
غلام کس مصیبت و آلام میں گرفتار ہے یہ کہکر وہ جوان اوس حجرہ میں گیا اور وہاں سے ایک قہوہ دان نقرے کا لے آیا اور طرفۃ العین میں صاحبقران
اکبر کے واسطے قہوہ تیار کیا اور صاحبقران کو پلایا مگر فرط خوشی سے اوس جوان کا وہی حال تھا کہ دمبدم صاحبقران کے تصدق ہوا جاتا تھا اور بار بار
عالم خوشی و خوش وقتی میں دست بدست زنان رقص کرتا تھا صاحبقران اکبر اوس شخص کی اوضاع و حرکات سے نہایت متحیر بلکہ ناخوش ہوتا
تھا اور اوس کو اس حرکت سے مانع آتا تھا غرضکہ بعد ایک لمحہ کے اوس جوان نے ایک مرغ کو ذبح کیا اور سامان پخت یعنی برنج و مصالح اور
منقل و دیگچہ نقرئی وغیرہ اوسی حجرہ سے نکالا اور مرغ مذبوحہ کا گوشت پکانے میں مشغول ہوا اس اثنا میں صاحبقران اکبر کو بار دگر قہوہ پلایا گیا صاحبقران
نے کہا اے جوان کرم پیشہ اب تمام مراتب خاطر و مہمانداری ختم ہو چکی کوئی دقیقہ تواضع و تکریم میں باقی نہیں رہا یعنی شربت و قہوہ میں نے بذوق
دل پیا گوشت مرغ جو ہنوز تیار ہو رہا ہے مطمئن ہوں کہ وہ بھی شکم سیر اور بذوق خاطر کھا لونگا کس لیے کہ مجھے تیری خاطر زیادہ عزیز ہے
مگر برائے خدا تو ایک لمحہ میرے پاس بیٹھ اور اپنا حال سراپا حیرت و استعجاب بیان کر کہ میرا خلجان طبیعت دفع ہو اور تیری سرگذشت پر مجھے
آگاہی ہو جائے کہ تو اصل میں کون ہے اور کیا نام رکھتا ہے اور اس مقام طلسم میں کس تقریب سے وارد ہوا ہے یا خاص اسی مقام طلسم کا باشندہ
ہے بالآخر اوس جوان نے صاحبقران کا ارشاد بجان و دل قبول کیا اور بار دگر حجرہ میں جا کر ایک رکابی نقرئی پر از لوز بادام لے آیا اور صاحبقران اکبر
کے روبرو رکھ دی بعد ازان دست بستہ عرض کیا کہ اے شہریار جہاں اول تو اس لوز بادام سے شغل فرمائیے اور یہ غلام اپنا نقل گذارش
کرتا ہے صاحبقران اکبر کو اوس جوان کی تکریم و تواضع سے شک گذرا کہ مبادا کوئی مکر و دغا ہو کیا معنی کہ عالم طلسم میں چند بار ایسے معاملات
پیش آ چکے ہیں یہاں بھی کوئی اوسی طرح کا معاملہ پڑتا نکلے کس واسطے کہ یہ شخص اعنی جوان بار بار لوز بادام کے کھانے میں اصرار کرتا ہے
علاوہ اس کے اس نوجوان نے کمال تپاک سے میری دعوت و مہمانی کا سامان بھی مشغول کیا ہے بہر حال اس معاملہ تازہ میں لوح
ہادی طریق سے مشورہ لینا چاہیے دیکھوں کیا ارشاد ہوتا ہے آخرکار صاحبقران اکبر نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اور ہر ایک سطح لوح میں دیکھتا
رہا کہ کوئی عبارت مرقوم نظر آئے لیکن ایک حرف بھی لوح میں نظر نہ آیا صاحبقران اکبر سمجھا کہ ہر طرح خیر و عافیت ہے اگر کوئی معاملہ دغا و
فریب کا ہوتا ضرور لوح سے ہدایت ہوتی بہر نوع طبع عالی مطمئن ہو گئی اور بااطمینان تمام اوس جوان کی تواضع قبول فرمائی بعد ازان صاحبقران
اکبر نے ایک دانہ لوز بادام نوش فرمایا اور کہا اے شخص ہم نے بپاس خاطر تیرے یہ تواضع قبول کی اب تو اپنا احوال بیان کر وہ جوان اول
آداب و کورنش بجالایا اور پہلو سے ادب بیٹھ گیا بعد ازان عرض کیا اے شہریار گردون وقار ؏ تا جہان ست و جہان باشی و
بہ خلق کامران باشی وہ اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ کمترین غلام حلقہ بگوش ملک نشین آہن پوش کا وزیر زادہ ہے اور میری قوم بھی بنی
نوع انسان سے ہے اور خواجہ سرد ملک اس غلام کا پدر بزرگوار ہے جو ملک نشین کی خدمت میں عہدہ وزارت پر مامور و ممتاز ہے
اس غلام کو یہ نوجوان شہر کرتے ہیں اے شہریار بلند اقبال قبل اس کے کہ صاحبقران کا بنایا ہوا طلسم میں رونق افروز ہوں سرزمین طلسم
میں یہ آئین و قاعدہ جاری تھا کہ با یہ ساکنان ممالک طلسم خدا پرست و کفار بنی آدم و بنی الجان بسبب اتصال سرحد اور مشارکت
باہم گر آپس ابتدا اتحاد و طریقہ دوستی و رسم نامہ و پیام مستحکم رکھتے تھے کہ ہر حال میں باہم ایک دوسرے کا شریک و مددگار ہوا جاتا تھا

اگر ایسا ہوا پھر سخت مشکل پیش آئیگی اون غلاموں نے کہا ای شاہ جادوان یہہ چاہ پر سنواڑق بن لواڑق غلام بشکل اژدہا ہائے آتش فشان
موجود ہے اور اوس نے دور چاہ کو حلقہ کر رکھا ہے بلکہ اوس نے اپنی آتش فشانی سے تمام صحرا کو آتش زار بنا رکھا ہے کسی فرد
بشر کی مجال و قدرت نہیں ہے کہ اوس صحراے آتش مین قدم رکھسکے خنار نے کہا ای غلامان وا بہمان اس وقت میرے حواس ایسے
منتشر ہین کہ مجھے ہرگز یاد نہیں آتا کہ میرے غلام کسقدر قتل و ہلاک ہوئے اور کسقدر باقی ہین اے زردشت و سامری لعنت ہے تمپر
کہ اس وقت درماندگی مین بھی میری مدد و کمک نہین کرتے گویا میری طرف سے کور ہوگئے ہو مین نہین جانتا کہ مجھ سے ایسی کیا تقصیر
و خطا سرزد ہوئی ہے کہ تمنے مجھپر یہہ قہر و غضب نازل کیا ہے غرضکہ خنار نابکار ایک حالت بدحواسی و سراسیمگی مین یہہ کلمات مزخرف
کہتا تھا اور زار زار روتا تھا ورقا غلام نے کہا ای اوستاد پدیہا ہم یہہ کہتے ہین کہ جو امر شدنی تھا وہ ظہور مین آیا اب اس گریہ و زاری سے کیا حاصل
ہے تمکو اب کونسی امید و توقع باقی رہی جس کے تم منتظر ہو یعنی وہ ناشدنی جمشید پلید جس کے واسطے ہماری جان و آبرو تک برباد ہوگئی
اوس سے کسی طرح کی فلاح کی توقع نہین ہے کیا معنی کہ وہ خود تمہارے پشم خایہ کے طفیل سے جمشید بنا ہوا ہم اس صورت مین بہتر یہہ ہے
کہ یہان سے جلد تر گریز کر چلو خیر ہم جسقدر غلام باقی رہے ہین اپنی جان کو سلامت لیجائینگے خنار نے کہا ایغلامان کیسا جمشید اور کسکی
امید فی الحال مین اپنی جان و آبرو کی فکر و تشویش مین مبتلا ہو رہا ہوں جمشید کون فرساق اور قیمہ ہے کہ اوس سے امید فلاح رکھون
مگر ایک مشکل سخت اور پیش آئی ہے اوسکا کیا علاج کیا جائے مجھے از روے علم نجوم تحقیق ہوگیا ہے کہ جمشید کی زیست و مرگ میری زیست
و مرگ پر منحصر ہے یقین ہے کہ مین اور جمشید ایک روز فنا ہوجائینگے گو وقت کا کسقدر پس و پیش ہوگا اس کی مجھے خبر نہین ہے ورنہ آج مین فرار
ہونیکے معاملہ مین ایک اور مشکل واقع ہوئی ہے یعنی اس عرصہ مین مین نے مکرر ارادہ کر کے یہان سے فرار ہوجانیکا عزم کیا کہ کسی طرف کو
نکل جاؤن مگر راہ گریز کو شش جہت سے مسدود پایا کسی سمت سے نکلنے کی راہ نظر نہ آئی گویا میرا طلسم میرے حق مین قفس بن گیا
ہرگاہ مین بہ نیت گریز کسی سمت سے جانیکا قصد کرتا ہون اطراف اربع اور بالاے آسمان سے موکلان بلا سیہہ ہاے آتشین
مارتے تھے اس ترکیب سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دشمن جان ابلیس و ابلیس پرستان یعنی شکنندہ طلسم ساحران بھی کوئی مربی قوی
و زبردست اپنا معین و مددگار رکھتا ہے اوسی اوستاد کامل الفن نے ہر طرف سے راہ گریز کو مسدود کر دیا ہے ورقا غلام نے کہا
ای اوستاد آقا اس باغ کے فلان برج مین اوسی جوان خراب کنندہ طلسم کا ایک رفیق قید ہے شاید وہی شخص اوسکا مربی و سرپرست ہو اور پہلے
اس شخص نے واسطے خبر رسانی کے دانستہ اپنے کو گرفتار قید کیا ہو اگر تمہاری اجازت ہو ہم اوس کے بند بند جدا کر دین غالب ہے کہ وہ جوان مخرب
طلسم اوس کے قتل کو سنکر خوفناک ہو اور اس طلسم کی بیخ کنی سے باز رہے خنار جادو نے کہا ای ورقا غلام یہہ گمان تیرا غلط ہے وہ دشمن قوی عجب فولاد جگر
آفت زمانہ ہے اگر بالفرض وہ سنیگا کہ میرے رفیق کو ساحرون نے قتل کر دیا ہے یقین ہے کہ وہ بلاے روزگار زمین و آسمان کو تہ و بالا کر دیگا یہہ سمجھو کہ وہ
ہماری آزار رسانی سے دست بردار ہو جائیگا بلکہ احتمال قوی ہے کہ اس واقعہ کو سنکر زیادہ تر ہمارے استیصال کی فکر مین کوشش کریگا ای ورقا تمکو معلوم ہے
کہ مین نے کسقدر شعبدہ ہاے سحر سے اوسی ڈرایا اور کوئی تہدید اوسکی تہدید و تخویف مین باقی نہین رکھا لیکن وہ ستمدل فولاد جگر کسی صورت سے خوفناک
نہین ہوا اور اوسی جرات و دلیری سے طلسم کے پامال کرنے مین مصروف رہا ورقا نے کہا ای اوستاد آقا اگر تمہارے نزدیک یہہ امر قرین مصلحت ہو تو ہم ایسی کوئی
تدبیر نکالین یعنی اوس قیدی کی معرفت اوس جوان تک پیغام بھیجکر ملاقات کرین اور صلح و آشتی کا پیام دین شاید اس امر پر رضامند ہوجائے اور ہماری مخلصی
کی صورت نکلے خنار نے کہا ای ورقا تم ایسے خیالات خام اپنے دماغ سے نکال دو یہہ صورت کسی طرح ممکن نہین ہے کہ وہ ملک الموت
ساحران قابض ارواح خنار بغیر قبول دین اسلام کے صلح و آشتی پر رضامند ہوجائے یہہ امر شدنی نہین ہے اور نہ یہہ ہوسکتا ہے کہ ہم ترک سحر
کرین اور اپنے دین آبائی کو چھوڑکر خداے نادیدہ کو سجدہ کرین کس واسطے کہ ایسا ایسا آسمان ہمارے بزرگون نے ہم ہی مین ابلیس و آئین زردشت و سامری

شوید شیر و نہنگ ۞ تا عدو پے باین سکان نبرد ۞ راوی کہتا ہے کہ اسوقت کار پردازان قضا و قدر نے خنار کو بیچین کیا اور اس مردود کے دل مین یہہ وسوسہ گذرا ۵ چون رسیدہ است وقت خنار ۞ بانچنین احتیاط جان نبرد ۞ الغرض حسب الحکم خنار نابکار کے وہ تینون غلام دہنہ چاہ پر گئے اور تین غلام اوس نابکار کی خدمت مین رہے لیکن خنار جادو کا اضطراب دل لحظہ بلحظہ زیادہ تر ہوتا گیا آخر کار وہ ساحر بدکردار بیتاب و بیقرار ہوکر حوض مین گرا اور غوطہ کھاکر ایک نہنگ طویل القامت مہیب صورت کی شکل سے پیدا ہوگیا اور کہا اے ورقا غلام تم بچشم غور دیکھو کہ مین نے حکمت عملی سے اپنی شکل و ترکیب کو کس طرح تبدیل کیا ہے اب اگر وہ دشمن جان اس ہیئت مین مجھے دیکھیگا کیا تصور کریگا ورقا نے کہا ای اوستاد بہنا قسم ہے خداوند زردشت و سامری کی اگر اس وقت تیری صورت ناپاک کو ابلیس بھی دیکھے خوف و وحشت سے جامہ کو نجس کردے دوسرا کس شمار و قطار مین ہے وہ عزرائیل جان ساحران آدمزاد و خاکی الاصل ضعیف الجثہ ہرگاہ اس شکل مہیب کو دیکھیگا ضرور قالب تہی کردیگا خنار نابکار نے بار دگر اوس حوض مین غوطہ مارا اور اس دفعہ ایک اژدہائے آتش فشان کی صورت سے ظاہر ہوا اور اپنی شکل ایسی زشت و مکروہ بنائی کہ ورقا وغیرہ غلام بھی خوفناک ہوے اور بالاتفاق کہا اے استاد جس حال مین کہ ہم باوجود ساحر ہونیکے خائف ہوتے ہین پھر اوس شخص آدمزاد کا کیا دل و گردہ ہے کہ ایک نظر بھی دیکھنے کی تاب لاسکے خنار جادو نے کہا ای غلامان حالانکہ مین ہر ایک اوضاع و ترکیب سے صورت کو تبدیل کرتا ہون اور یہہ طرح اپنے دل کو سمجھاتا ہون مگر بیتابی دل اور اضطراب قلب کسی صورت سے رفع نہین ہوتا اس کرب و بیقراری کا کیا علاج کیا جائے کسی پہلو مجھے قرار نہین آتا الغرض وہ نابکار ہر بار ایک شکل تازہ پیدا کرتا تھا یعنی جسوقت اوسکا اضطراب دل زیادہ ہوتا تھا وہ نابکار ایک شکل مہیب سی مبتدل ہوکر آب حوض سے سر نکالتا تھا ۵ زبس جست آن کافر پر دغا

گہے مار و گہہ ماہی گہہ نہنگ
بہر صورتے کان بپاراستے

چو طبعش ازین نیز نیرنگ بختے
ربائی بچنگ اجل خواستے

باجناس مرغان در آمیختے
ولیکن ندانستی آن بے خرد

گہی شیر گردید و گہہ اژدہا
گہی زاغ گشتی و گاہے زغن
کہ این صورتے نیز ممکن بود

گہی یوز و گہہ روبہ و گہہ پلنگ ۞
گہی باز و گہہ گشتہ مرغ چمن

۞ القصہ ابو الحسن

جوہر اوس نابکار کی حرکات مضحک کا تماشا دیکھ رہا تھا اور بے اختیار ہنستا تھا اور اپنے دل مین کہتا تھا کہ یہہ اوس ظالم سے قسم کی سزا اس حرامزادہ کو ملتی ہے کہ اس نابکار نے ہزارہا مومنان پاکدین کو اذیت پہونچائی ہے واقعی یہہ اوسی شیطنت کا نتیجہ ہے کہ یہہ نابکار پیش از مرگ اپنی مرگ کا امیدوار ہے مگر افسوس ہے کہ باوجود اس تباہی حالت کے بھی ابلیس پرستی کو ترک کرنا گوارا نہین کرتا الحق ۵ گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ ۞ بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد ۞ بالآخر ابوالحسن جوہر ایک گوشہ مین آیا اور اوس کاغذ پارہ کا وہنا کو مطالعہ کیا اوس کاغذ مین مرقوم تھا اے فرزند عالیقدر سلطان ابوالحسن جوہر واسے سر حلقۂ عیاران خنجر گذار شکنندۂ طلسم و کشندۂ ساحران نابکار برادر سلطان عالی مقدار آگاہ ہو کہ جس وقت وہ طائر سیاہ رنگ جو اصل مین خنار جادو ہے نہنگ کر دہان مین داخل ہوجا اور فی الحقیقت وہ نہنگ بھی ایک غلامان خنار جادو سے ہے جو صورت نہنگ نظر آتا ہے تم بھی طایر مذکور کے عقب مین دہان نہنگ کے اندر داخل ہوجانا پس یہہ سمجھو کہ خاص مقام خنار جادو مین جا پہونچے بعد ازان ایک ساعت تم اون ساحران نابکار کی صحبت اور گفتگوی مضحک اور اضطراب دل کا تماشا دیکھنا اور شکر الہی بجالانا چپ وہ ساحر نابکار اپنی نجات و رہائی اور فرار کی تدبیر کرینگے مگر کسی طرف سے اونکو راہ فرار نظر نہ آئیگی مجبور ہو ناچار اوسی مقام پر بحالت یاس ہراس پڑے رہینگے اور تمھاری تلاش و تجسس مین سرگرم ہونگے تم بخاطر جمعی تمام اونکا حال دریافت کرلینا اور تمھارا رفیق طریق یعقوب حرامی فلان برج مین قید ہے اگرچہ جادوان لعین نے چند روز سے اوس مومن پاکدین کو آب و نان نہین دیا ہے لیکن خدا سبحانہ تعالی نے اوس کی رفع تشنگی و گرسنگی کی تدبیر اول ہی سے فرمادی ہے اور اوس دلاور کو اون سپہر روز نگار کے دست تطاول سے بھی محفوظ رکھا ہے اے فرزند تم اوسے گفتگو کے فلان باغ کے جانا

ایک درخت گز نظر آئیگا اوس درخت کے تنہ مین ایک شیشہ نیلگون چھپا ہوگا وہان پہونچکر اول تم وضو کرنا اور بیچ درخت کے پاس
بیٹھکر چند چوب درخت قطع کرنا اور اوس رشتہ کو تاب دیکر ایک کمند باریک بنانا بعد ازان تین روز و شب اسی حالت پوشیدگی
مین فلان اسم کو پڑھنا اس اوراد اسم سے یہہ ہوگا کہ جو شیاطین خنار نابکار کے سحر سے اوس کے رفیق و مطیع ہوئے ہین یکبار اوس
کافر غدار سے کنارہ کر جائینگے تم ہر دم اوس اسم کو چوب و کمند پر دم کرتے رہنا ہرگاہ روز چہارم وہ اسم ختم کرلو وقت صباح اوس چوب
کو اور رشتہ مذکور سے ایک قفس تیار کرنا اور باقی رشتہ کو حلقہ حلقہ بشکل دام بنانا وہ کافر غدار یعنی خنار فی النار و فور اضطراب و شتاب
منطرا سے اول اقسام اقسام شکل سے اپنی تبدیل ہیئت کریگا بعد ازان بصورت طایر ابابیل پرواز کنان اوس گنبد مین آئیگا اور
سقف گنبد کے ایک سوراخ مین داخل ہوجائیگا اور فلان وقت و فلان ساعت بضرورت آب و دانہ اوس سوراخ سے نکلکر بیرون
گنبد جائیگا اور فلان وقت پھر گنبد مین داخل ہوگا تم وقت و موقع پاکر حلقہ کمند کو جو بصورت دام بنایا ہے اوس سوراخ کے مونھ پر
اس طرح لگا دینا کہ ظاہر نہو جب وہ نابکار اوس سوراخ مین جانے کا قصد کریگا دونون پاؤن خنار نابکار کے حلقہ ہاے دام مین
پھنس جائینگے اوس وقت بسرعت تمام دام کو کھینچ لینا کہ حلقہ ہاے کمند اوس کے پاؤن مین مستحکم ہوجائین پھر اوس نابکار کو رہائی
کی مجال و قدرت نہین رہیگی ہرگاہ وہ نابکار گرفتار ہوجاے تم اوس کو قفس تیار مین بند کر دینا اوس وقت خنار کو تبدیل اشکال کی
قدرت بھی مطلق نہین رہنے کی جب اس کام سے تم فارغ ہوجاؤ اوس قفس کو لیکر اوسی حالت اختفا مین فلان وقت اردوے معلے
مین داخل ہوجانا والسلام غرضکہ ابوالحسن جوہر اوس عبارت کو پڑھکر بہت خوش ہوا اور کاغذ کو بوسہ دیکر بغل مین رکھ لیا اور موافق
ارشاد و ہدایت درخت گز کے پاس آیا اور چوب و رشتہ کو لیکر کمند تیار کی اور ایک قفس بنایا بعد ازان اسم بزرگ کے ورد مین مشغول
ہوا اثناے اوراد اسم مین شب و روز صداہاے عجیب و غریب اور آوازہاے تہدید آمیز کان مین آتی تھین لیکن اوس اسم جلیل کی
برکت سے ابوالحسن کے دل پر کسیطرح کا ترس و بیم نہوا اور ابوالحسن بدستور اسم خوانی مین مشغول رہا جس وقت اوراد اسم سے فارغ ہوگیا
اور قفس مذکور بھی تیار کر لیا حسب ارشاد قفس کو ایک گوشہ مین قایم کر دیا اور پارۂ کاغذ کو ملاحظہ کیا وہی ارشاد سابق لکھا ہوا دیکھا ہان
اسقدر عبارت زیادہ لکھی تھی کہ اے فرزند عالیقدر جس وقت تم خنار جادو کو مقید کر لو لفتہ غلامان خنار کو قتل کرنا اور یعقوب کو اوس قید
زندان سے جو فلان برج کے اندر ایک چاہ تیرہ و تار مین مقید ہے رہا کرنا بعد ازان خنار جادو کی گرفتاری مین جس طرح تمھاری خوشی
ہو اور تم مصلحت وقت دیکھو عمل مین لانا کس واسطے کہ ہر طرح فضل الہی تمھارے شامل حال ہے کسی طرح کا اندیشہ نہین ہے ابوالحسن
اس عبارت کو دیکھکر نہایت خوش ہوا اور شکر الہی بجا لایا اور کاغذ کو بوسہ دیکر بغل مین رکھ لیا اور موافق ہدایت گنبد مذکور مین گیا اور خنار
جادو کے آنے کا منتظر رہا وقت زوال جو بر آے دیکھا کہ ایک طایر خرد بصورت ابابیل سوراخ سقف سے نکلا اور گنبد کے باہر چلا گیا ابوالحسن
جوہر کہ اسی وقت کا منتظر تھا موقع و وقت پاکر بھانے عیاری کے وسیلہ سے سقف گنبد پر کہ قریب پندرہ درعہ کے مرتفع تھی پہونچا
اور قریب سوراخ پہونچکر حلقہ ہاے دام کو سوراخ مذکور کے گرد چسپان کر دیا اور خود اوسی گوشہ مین مخفی استادہ ہوگیا اور ریسمان دام کو
ہاتھہ مین لیکر اوس جانور کے آنیکا منتظر رہا بعد ایک ساعت کے خنار جادو بشکل ابابیل گنبد مین آیا اور اوسی سوراخ اپنے مامن مین
داخل ہوگیا اور اوسی وقت اوس کے غلامان باقیماندہ بھی گنبد مذکور مین آئے اور باآواز بلند کہا اے آقا و استاد یہہ کیا طریق تونے اختیار
کیا ہے اور ہمارا کیا حال ہے کہ رات دن سوراخ مین چھپا رہتا ہے خنار نے کہا ع حال سگ حال گربہ حال شغال چو کسی و اسیر این جال ع

ابوالحسن چہ پایہ مکان چہرہ ده
چند پیرہ عیان کرده
ان گرفتار ترس و بیم و ہم
طایرہ ... دو بیم و بیم چہ ا ے

نابکار و مین تم سے پھر پوچھتا ہون کہ تم کس واسطے یہان آئے ہو تمھارا اس وقت بدین آنے کا کیا کام ہے جلد یہان سے دفع ہو

اور اپنے اوسی مقام مین چلے جاؤ آگاہ ہو کہ ایک ساعت سخت ترین ساعات سے میرے طالع ایام مین باقی رہی ہے یعنی وہ ساعت
جو ساعات مرگ مین شمار کی جاتی ہے آنیوالی ہے جلد یہان سے گریز کرو ورنہ تم بھی میرے ساتھ ہلاک ہوگے ہان بعد گذرنے
اس ساعت سخت کے تمھارے آنیکا مضائقہ نہین ہے اون غلامون نے کہا اے احمق نامرد یہان عجب تماشے کی بات ہے ہرگاہ ایک ساعت
سے زیادہ تیرے جینے مین وصل ہونیمین باقی نہین ہی اور تو خود کہتا ہے کہ بعد اس ساعت کے وہ آفت برطرف ہو جائیگی پھر اس صورت مین
وہ ایک ساعت سخت تک ہم سب غلام بھی اسی مقام مین حاضر کیون نرہین کہ باسانی وہ آفت دفع ہو جائے اور حتی الامکان اوس کے
دفع مین کوشش کرین خنار جادو نے بار دگر اوس سوراخ سے سر باہر نکالکر اون غلامون کو جواب دیا ای نادر فہمیدہ مین نے از روے علم دریافت
کیا ہے کہ میری ساعت مرگ و فنا بعد وقت زوال ظہور مین آئیگی اسی سبب سے مین نے اس سوراخ کو اپنا امن قرار دیا ہے تم جلد یہان سے
گریز کرو۔ راوی کہتا ہے کہ جس وقت خنار فی النار نے اوس سوراخ سے سر باہر نکالا اور حالت قہر و غضب مین غلامون کو جواب ترش
دیا اور چاہتا تھا کہ بار دگر سوراخ کے اندر سر کھینچ لے ابوالحسن جوہر نے بسرعت و چالاکدستی سر کمند کو کھینچ لیا حلقہ ہاے کمند اوس نابکار کی گردن
مین ایسی سخت بند ہوئی کہ اوس نابکار کا دم خفا ہونے لگا جوہر نے اس قوت سے کمند کو کھینچا کہ وہ نابکار غلطان زنان زمین پر گرا اوس
وقت تبدیل اشکال کی قوت بھی اوس نابکار سے یکبار سلب ہو گئی اوسی ہیئت طائری مین مقید ہو گیا بلکہ قوت نطق انسانی بھی اوس مردک
کی بالکل زایل ہو گئی تھی ہر چند اوس مرگ نصیب نے شور و غوغا کیا مگر کسی نے نہ سنا کہ وہ کیا بکتا ہے ابوالحسن جوہر نے اوس نابکار کو
گرفتار کر لیا ہرگاہ اون غلامون نے یہ حال دیکھا کہ اوستاد بد نہاد گرفتار ہو گیا نہایت پریشان ہوئے مگر متحیر تھے کہ گرفتار کنندہ کسی طرح
نظر نہین آتا ہے کیا معاملہ ہے اب کیا تدبیر کرین اور اوستاد کو کس طرح دام سے رہائی دین جادو ناچار ہر طرف سے باحربہ ہاے عزم کر کے اوس
ابابیل کی طرف حملہ آور ہوے کہ شاید وہ دشمن یہان پنہان تھا کسی حربہ سے ہلاک ہو جائے ابوالحسن نے یہہ چالاکی کی کہ اوس ابابیل کو ہاتھ مین
لیکر جست جبارانہ اوس مقام سے علیحدہ ہو گیا وہ تمام حربہ ہاے سخت انھین ناپاکون کے جسم پر کارگر ہوے اور ہر ایک نابکار ضرب خنجر وغیرہ
سے مجروح ہوا ابوالحسن جوہر بسبب تشنہ ولاوری و مردانگی اپنا غائب رہنا مصلحت نسمجھا اوس ابابیل اسیر کو زنبیل حکمت مین داخل کیا اور خود
ظاہر ہو گیا اگرچہ اون ملاعین شش گانہ کا ایک گروہ معقول تھا اور ابوالحسن بذات واحد تنہا تھا مگر سحر و افسون کی طرف سے اطمینان خاطر
تھا کہ سحر و افسون کا اثر نہین ہونیکا دلیرانہ شمشیر کشیدہ اون ملاعین کے مقابل ہو گیا **القصہ** کیفار فاسد بآہستہ استادہ ہو کر کہا ای نابکار
چنانچہ تم نے اپنے اوستاد شقی کا احوال بچشم خود دیکھ لیا کہ قضا نے کس طرح اوس مردک کو میرے ہاتھ سے اسیر و دستگیر کروا دیا اور ابلیس کی مری
سے کچھہ مدد نکی اور نہ اوس ابلیس سے استمداد کا کام آیا پھر بھی تم مجھہ سے خوفناک نہین ہوتے مین تمکو ہدایت کرتا ہون اگر اب بھی تم زردشت
سامری کو لعنت کرو اور دین ابلیس کو چھوڑ کر دایرہ اسلام مین داخل ہو جاؤ اور اپنے اعمال بد سے توبہ کرو البتہ مین تمھارے قتل و ہلاک سے
درگذرونگا ورنہ تم جانو عنقریب اپنا حال بد بچشم خود دیکھ لوگے مگر مقتضاے اس کے کہ ع چو تیرہ شود مرد را روزگار ہمان آن کند
کش نباید بکار ع اون ملاعین کا پیمانہ عمر لبریز ہو گیا تھا ہر ایک نے جوہر کو ناسزا کہا اور با تیغ و خنجر جوہر کی طرف حملہ آور ہوئے ابوالحسن
جوہر کہ ہیبت اور بہادر روزگار ہے اون ملاعین پر اس طرح دوڑا جس طرح شیر نیستان گلہ گوسفندان مین در آتا ہے ع یکے را بسر زد
یکے را بگردن ع یکے را بخنجر زد آن شیر افگن ع دگر را بیک ضربت شمشیر ع زبان ساخت جاری بشکر قدیر ع غرض کہ طرفۃ العین
مین اوس دلاور نے تمام ملاعین کو آتش جہنم سے ملحق کر دیا الا گوپال نامی کو اسیر کر لیا تھا کیونکہ وہ مردک بنفاق مسلمان ہو گیا تھا
ہرگاہ گوپال بدخصال نے اسلام قبول کیا ابوالحسن نے اوسے رہائی دی بعد ازان اوس ابابیل کو زنبیل سے نکالکر قفس مین بند کیا اور بعد الفراغ کوکا
یعقوب کی نجات مین مستعد ہوا اور گوپال سے پوچھا اے شخص یہ بتا کہ میرا یعقوب جوانی کہان ہے گوپال نے کہا یا امیر یعقوب فلان حجرہ اندر چاہ و بند اوس مین مقید ہے

حضرت ایک ساعت آرام فرماوین کہ کسل و تکان سست و پائی رفع ہو جاوے اور تھوڑے شیرینی وغیرہ نوش فرماوین بعد اسکے مین تمکو اوس چاہ پر لیجاونگا
اور خود اوس چاہ مین اوترکر یعقوب کو نکال لاونگا ابوالحسن جوہر بھی کسل و تکان جنگ سے کمال و ماندہ ہو رہا تھا لب حوض ایک تخت پر
بیٹھ گیا گوپال سے کہا اے گوپال فلان درخت سے چند ثمر انار شیرین لے آ اور شربت تیار کر کہ مین گرسنگی و تشنگی رفع کرون گوپال نے اتفاق موقع
وقت پاکر اس فکر مین مصروف ہوا کہ زہر قاتل اوس شربت مین ملاکر ابوالحسن کو پلاوے اور اوس دلاور کا کام تمام کردے غرضکہ وہ ملعون
ایک گیاہ کے حال سے بخوبی واقف تھا جو زہر قاتل کا حکم رکھتی تھی اوس لعین نے اول انار شیرین کا شربت تیار کیا اور چاہتا تھا کہ اوس
گیاہ کو شربت مین ملادے اس طرف جوہر شربت کے انتظار مین تھا کہ شربت کو پیکر اوس چاہ زندان پر جائے اور یعقوب کو قید سے
نجات دے ہنوز وہ شربت تیار ہوا تھا اور اوس گوپال بدبخت نے وہ گیاہ زہر قاتل شربت مین ملائی تھی ناگاہ کیا دیکھا کہ یعقوب ایک شخص کی ہمراہ سینے
سے چلا آتا ہے ابوالحسن یعقوب کو دیکھکر فرط خوشی سے بیتابانہ تخت سے اوٹھا اور یعقوب کو سینہ سے لگالیا اور پوچھا اے برادر اگرچہ مین جانتا تھا
کہ تمہارا حال بخیر و خوبی ہے بارے یہہ بتاؤ کہ اس عرصہ مین تمپر کیا تکالیف و راحت گذری اور مین بھی بفضل قادر کریم جملہ امورات سے فارغ ہو کر اسی قصد
و ارادہ سے بیٹھا تھا کہ تمکو بند قید سے نجات دون الحمدللہ کہ تم خود تشریف لے آئے معلوم ہوتا ہے کسی موکلان غیب نے تمکو نجات دی ہے یعقوب
نے جوہر کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا اے اوستاد والا نژاد وجہان آفرین تمہاری عمر دراز کرے میری سرگذشت یہہ ہے کہ دربیچہا ہم مین جو
غلطی مجھسے واقع ہوئی تھی اور مین اوس عورت کے مکر و فریب مین آگیا اوس کی تعزیر مین سزا پائی ایک بہ سحر مین گرفتار ہو گیا اصل حال یہ
ہے ہرگاہ مین قید ہو گیا وہ جادوان نابکار مجھے گرفتہ و بستہ خنار جادو کے پاس لیگئے اول میرا حال تحقیق کیا بعد اوس کے میرے
قتل پر آمادہ ہوا اوس وقت اس ورقا غلام نے کہا اے اوستاد مین یہہ کہتا ہون کہ انسان کا قتل کرنا البتہ آسان ہے مگر پھر دوبارہ زندہ کرنا
کسی صورت سے ممکن نہین ہے میری صلاح یہہ ہے کہ بالفعل اس شخص کو قید مین رکھنا چاہیئے شاید انجام کار کوئی صورت بہتر نکل آئے
بارے اوس لعین خنار جادو نے ورقا کا کہنا قبول کیا اور مجھے ایک چاہ تیرہ و تار مین قید کرنے کا حکم دیا اور میری نگہبانی پر اسی ورقا غلام
کو متعین کر دیا یہہ شخص ہر روز مجھے آب و نان دیتا رہتا تھا آج یہہ شخص میرے پاس آیا اور اس نے مجھے اوس چاہ زندان سے نکالا اور
یہہ تمام ماجرا بیان کر دیئے اور میرے قدم پر سر رکھکے اپنے قصور کا خواستگار ہوا بعد ازان تمام سرگذشت خرابی جادوان لعین کی اور اب یہہ ہونا
خنار جادو اپنے مرشد کا بیان کیا اب یہہ شخص تم سے بھی اپنی خطا کا عفو چاہتا ہے اور دین اسلام کی ہدایت کا خواستگار ہے ابوالحسن جوہر
یعقوب کی ملاقات سے اسقدر خوش ہوا تھا کہ اوس کے بدن مین پیراہن تنگ ہو گیا تھا فرط مسرت مین اوسی وقت ورقا کے التماس کو
قبول کیا اور چند کلمہ دین کے تعلیم کیے ورقا غلام از صدق دل دائرہ اسلام مین داخل ہو گیا ہرگاہ اوس گوپال نابکار نے یہہ حال دیکھا
خوف و دہشت سے اسقدر بدحواس ہوا کہ اوس گیاہ زہر قاتل کا شربت مین ملانا بھول گیا فقط افشردہ انار شیرین بناکر لے آیا ابوالحسن
اور یعقوب نے وہ شربت انار بطیب خاطر پیا اور شکر الہی بجالائے وقت شام جوہر نے ورقا اور گوپال سے کہا یارو تم یہہ بتاؤ کہ خنار کا
خزانہ اور جواہر خانہ کہان ہے تمکو ضرور حال دریافت ہوگا ورقا غلام نے جواہر خانہ وغیرہ کا جوہر کو نشان دیا ابوالحسن تمام مال و متاع
خنار کا اپنے قبض و تصرف مین لایا اور ارادہ کیا کہ آجکی رات اسی باغ مین بآرام و عافیت بسر کرے اور ہرگاہ دو ساعت شب باقی رہے
اپنی منزل مقصود کی راہ لے گوپال ملعون نے جوہر سے کہا اے دلاور اگر حکم ہو طعام وغیرہ تمہارے واسطے تیار کرون کس لیئے کہ مین
طعام کے پکانے مین دستگاہ کامل رکھتا ہون ورقا غلام نے بھی اوس کے قول کی تائید کی کہ فی الحقیقت گوپال اس کام مین کاریگر ہے اور
طعام خوش ذائقہ پکاتا ہے ابوالحسن نے کہا کیا مضائقہ ہے طعام تیار کرو ہم دیکھین کہ تم کس لذت کا کھانا پکاتے ہو گوپال حرامزادہ نے
یہہ کام کیا کہ بے اطلاع ورقا غلام کے طعام مین وہ گیاہ زہر قاتل ملا دی جب طعام کو بالکل تیار کر لیا اوس وقت ورقا کو باشارہ بلا کر ما فی الضمیر سے آگاہی دی

اور سلطان ابوالحسن نے بہی اوسکے حال پر نوازش فرمائی اور امیدوار رحمت صاحبقرانی کا کیا الغرض وہ شب بالطیبان خاطر
اوس باغ مین بسر کی بعد ازان جوہر نے اوس قفس کو روبرو رکہا اور خار سے بات کی معلوم ہوا کہ وہ لعین نطق انسانی کی
قدرت نہین رکہتا بلکہ یہہ حال اول ہی اوس کا غذ بتا سے دریافت ہوگیا تہا کہ خار یعنی تبدیل ہیئت کی بہی قدرت نہین رکہتا جبتک کہ
رشتہ کمند مین بستہ ہے اسی شکل طایری مین رہیگا اگر وہ رشتہ اوسکے پانون سے نکل جاوے اور وہ لعین قفس سے باہر نکلے البتہ اوسوقت
اوسے تبدیل ہیئت کی قدرت ہوگی ورنہ کسیطرح ممکن نہین کہ اس صورت اسیری مین تبدیل ہیئت کرسکے الغرض ابوالحسن جوہر خار سے کلمہ
وکلام کرتا تہا مگر وہ نابکار بقدرت گویائی نپاتا تہا کہ جوہر کی بات کا جواب دیتا غم وغصے سے اوسی صورت طایری مین دہر دہر کے اپنے
پروبال کو منقار سے نوچتا تہا اور بہ نگاہ قہرآگین جوہر کو دیکہتا تہا اس اثنا مین ورقا غلام جو قفس کے پاس آیا اور اپنے آقا خار کو
دین اسلام کی نصیحت وہدایت کی اوس بدبخت ازلی سیہ درون تیرہ روزگار نے بنگاہ قہر وغضب ورقا کو دیکہا اور بوضع طایران
شور وفغان کیا اوسوقت اوسکی حرکت سے ظاہر ہوتا تہا کہ یہہ لعین بزبان طایری کلمات ناسزا کہتا ہے قصہ مختصر ابوالحسن
اور یعقوب نے وہ شب باآرام وعافیت وہان بسر کی وقت صبح ابوالحسن جوہر نے تمام جواہرات وخزانہ کا پشتارہ باندہا اور
جسقدر یعقوب وجوہر سے اوٹہہ سکا اوٹہا لیا باقی مال واسباب ورقا کی تحویل مین امانت رکہوا دیا اور ورقا کو اوسی باغ مین رہنیکا
حکم دیا بعد ازان ابوالحسن جوہر اور یعقوب حرانی اوس قفس ابابیل کو لیکے لشکر ظفر پیکر کی طرف روانہ ہوئی جوہر نے دیکہا کہ اب تمام
زمین صحرا پستو خارستان نظر آتا ہے اور اون بلیات سے مطلق صاف وپاک ہے یعنی نہ وہ دریاے آتش ہے نہ وہ اژدہا ہے
بلکہ کوئی شکل اوس بیابان مین نظر نہین آتی دونون عیار نامدار بلا وسواس گپ زنان درہاے کوہستان مین داخل ہوے اور درہ بدرہ وغار
بغار چلے جاتے تہے بالاخر شب جمعہ قریب بنصف شب کے ایک درہ سے باہر نکلے دیکہا کہ قبہ ہای بارگاہ صاحبقرانی اور خیام لشکر نصرت اثر
روبرو سے نظر آتی ہین دونون عیار نامدار قدم بر داشتہ کمال مسرت وشادمانی مین بساعت سعید بارگاہ معلی مین داخل ہوے حضرت
شاہ سراج الحق اوسوقت صاحبقران اکبر کے پاس موجود تہے اور دلاوران نامدار مثل امیر مجاہد الدین وامیر جلال الدین وامیر محمد وامیر
زادہ سیف الدین وغیرہ امرا آدمی وفادار بہی بارگاہ گردون پناہ مین حاضر تہے اور حالت زخمداری سے چاق ہوگئے تہے مگر کسیقدر ضعف
ونقاہت جسم مین باقی تہی اور ہر ایک نامدار بانبساط خاطر حرف وحکایات مین مصروف تہا اسیطرح صاحبقران گیتی ستان کا احوال
فیروزی مآل بہی بنسبت سابق کے قرین صحت پایا یعنی صاحبقران کو اسقدر افاقہ ہے کہ غسل صحت کرنے مین صرف دو روز باقی ہے
ہین ناگاہ ابوالحسن جوہر اور یعقوب حرانی مع قفس ابابیل بارگاہ معلی مین پہونچی ابوالحسن نے صاحبقران کو دیکہا کہ بفضل الہی سے تخت سلطنت
واقبال پر تکیہ زدہ رونق افروز ہے اور رنگ بشرہ وسرخی رخسار سے آثار مرض بالکل باقی نہین چاقی فرط شادی وشادمانی سے ابوالحسن نے
اول دوگانہ شکر درگاہ کبریائی مین ادا کیا بعد ازان تخت ہمایون کو بوسہ دیکر دعا وثنای شہریاری باآواز بلند ادا کی ؎ کہای شہریار سعادت
قرین ۞ معین تو باد اجہان آفرین ۞ بعالم فشون تو منصور باد ۞ بود دشمنت ہر کہ مقہور باد ۞ اجہان راشہنشاہ اعظم توئی ۞ منظر کردہ
نور خاتم توئی ۞ طلسم جہان را ہست کشادہ ۞ نگہدار ذات تو رب العباد ۞ صاحبقران اکبر نے ابوالحسن جوہر کو بعجبت کے دیکہا اگرچہ صاحبقران کو
تمامی احوال سے مفصل واقفیت ہوگئی تہی یعنی شاہ سراج الحق کی زبان مبارک سے تمام سرگذشت خار جادو کی اور اوس ساحر ملعون کے شعبدہای سحر سن لئے تہی اور
کیطرح سے ہر طرح خاطر اقدس مطمین ہے لیکن بمقتضای محبت بکمال اشتیاق اپنی بار دعا وابوالحسن کو سینے سے لگایا اور دیتک ہمکنار رکہا باجود اس الطاف خسروانی کا شکر
ادا کیا صاحبقران اکبر نے ابوالحسن سے احوال پوچہا ابوالحسن نے از ابتدا تا انتہا جو واقعات گذری تہی بکم وکاست بیان کئی اور وہ قفس شاہ سراج الحق اور صاحبقران اکبر کے روبرو رکہدیا
شاہ سراج الحق نے خار جادو کو قفس سے باہر نکالا تاکہ کسیقدر قدرت گویائی ونطق انسانی آجاوے ہاں مگر رشتہ کمند اوسکے پانون سے نکہولا بعد ازان صاحبقران اکبر اور شاہ سراج الحق

اوس مرتد کو دین اسلام کی ہدایت کی اور بانواع دلایل و براہین تلقین کیا لیکن کوئی پند و ہدایت اوس کافر پر موثر نہوئی اوس مرتد نے
کہا مین خوب جانتا ہون کہ تم مجھے قتل و ہلاک سے ڈراتے ہو مگر مین ہرگز مرگ سے نہین ڈرتا بالفرض اگر مین قتل ہو جاونگا مجھے امید ہے کہ خداوند ابلیس
بعد مرگ مجھے زندگی جاوید بخشیگا اور اپنی درگاہ خاص کا مقرب کریگا اور اگر مین دین اسلام قبول کرلونگا چاہیے کہ نوشتہ تقدیر مبدل ہو جاے اور مرگ جال
مجھسے دست بردار ہو یہہ ممکن نہین ہے پھر اسطرح دوسرے دین کا اختیار کرنا بے سود ہے جسمین کوئی منفعت دنیوی حاصل نہو مین اپنے دین آبائی کو ہرگز ترک کرنا
گوارا نہین کرتا اسلیے کہ مین زندگی جاوید کا امیدوار ہون مجھسے خداوند ابلیس نے وعدہ کیا ہے اور مجھے ہر طرح توقع ہے کہ خداوند ضرور اپنی وعدہ کو وفا کریگا
کیا معنی کہ خداوند زیست و مرگ پر قادر ہے ابو الحسن نے کہا مصاحبو تم ناحق دماغ خراشی کرتے ہو یہہ مردود ازلی کسیطرح نہین سمجھیگا کیا معنی کہ اوسکی رگ و پے
مین محبت ابلیس لعین کی رچ گئی ہے پھر پند و ہدایت بھی فضول ہے باسیہ دل چہ سود گفتن وعظ نرود میخ آہنی در سنگ بالاخر جب شاہ سراج الحق بھی اوس
مرتد کی طرف سے ناامید ہو گئے ناچار اوسے قفس مین بند کر دیا اور یعقوب حرافی کے حوالہ کیا اور حکم دیا کہ اب اس رانده درگاہ الہی کی خوراک کم بخش
مقرر کر دو کیونکہ دین اسلام اوسکی قسمت مین نہین ہے عالم مجبوری ہے ہمنے کوئی دقیقہ اوسکی فہمایش و ہدایت مین باقی نہین رکھا اب راوی
داستان گذار جمشید پلید کا حال گزارش کرتا ہے واضح ہو کہ جسوقت خبر صحت صاحبقران اکبر کی تمام لشکرون مین شایع ہوئی جمشید پلید
نے بھی یہہ خبر ہوش ربا سنے کہ شاہزادہ معز الدین نے مع امراے عالیقدر صحت پائی کمال ملول و مشوش ہوا کہ یہہ کیا صورت وقوع مین آئی
طرفہ ماجرا ہے مین اس وقت تک اس امر کا منتظر تہا کہ معز الدین کے مرگ مین چند ساعت باقی رہی ہین مگر دفعتاً یہہ کیا ماجرا معکوس ظہور مین
آیا غرضکہ مضطرب الحواس ہو کر ضمار منکوس طلعچی کو بلوایا اور پوچہا ای اوستاد بد نہاد یہہ کیا سانحہ ہوش ربا سننے مین آتا ہے اسکی اصل کیا ہے
تو اگر کچھہ واقفیت رکہتا ہو میرے روبرو بیان کر ورنہ مین اس غم و غصہ مین قبض روح سے ہلاک ہو جاونگا ضمار منکوس نے کہا اے خداوند جمشید تیری شان
خداوندی افضل تر ہے تجھے ایسے امورات بے سروپا سے ترس و ہراس کرنا سزاوار نہین ہے عالم اسباب مین اسقسم کے امورات اتفاقی
اور معاملات امید و بیم ہمیشہ واقع ہوتی رہتی ہین خداوند کو ان مقدمات سے کیا سروکار بلکہ خداوند کو ہر وقت یہہ خیال رکہنا چاہیے
کہ ایک تقدیر اگر بگڑ گئی یا پوش سے دوسری تقدیر جدید اختراع کر دیگا اسیطرح معز الدین کے معاملہ کو بھی تم اتفاقی سمجہو اول تم نے
معز الدین کے مرگ اوس معبود قدرت کی ضرب پر تقدیر کی تہی شاید کسی سبب اوسمین نقص رہگیا اور احتمال ہی کہ بمقتضاے اسباب
عالم وہ تقدیر معکوس ہو گئی ہو کچھہ مضایقہ کی بات نہین ہے بار دگر خداوند کوئی تقدیر زبردست کر دیگا جمشید نے کہا ای استاد یہہ
سب کچھہ مسلم لیکن تقدیر کی معکوس ہونے کا بھی کوئی سبب خاص ہوتا ہے وہ بیان کرنا چاہیے ضمار منکوس نے کہا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ وہ فقیر مجہول الاحوال جسکا حال اول تم نے سنا تہا کہ لشکر اسلام مین معز الدین کی اصلاح مزاج کیواسطے آیا ہے گمان غالب ہے کہ وہ فقیر اپنے فن
مین صاحب کمال ہے کیونکہ اوسنے بزور دعا و اسماء جلیلہ اثر سحر کو بالکل برطرف کر دیا ہے چنانچہ معز الدین اور اوسکے رفقائی اوس بلای مرگ سے نجات پائی
اور چاق و تندرست ہو گئے اس سبب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص وحید عصر اور کاملین روزگار سے ہے ورنہ قاعدہ کلیہ یہہ ہے کہ جب تک ساحر زندہ
رہیگا اوسکا عمل سحر بھی برطرف نہین ہونیکا البتہ بعد مرگ ساحر کے اثر سحر بالکل زایل ہو جاتا ہے مگر اسوقت تک مجھے یقین واثق ہے کہ خداوند جادو
زندہ و سلامت ہے کیا معنی اگر اوسے کوئی ضرر پہونچتا باغ بہشت اور طبقات دوزخ ایک آن واحد مین نیست و نابود ہو جاتے نشان تک باقی
نرہتا حالانکہ وہ دونون بہشت اصلی قایم ہین جمشید نے کہا تم کسی آدم معتبر کو وہان بہیجو کہ وہان جاکر دونون مقامات کی جلد تر خبر لائے ضمار منکوس
نے ایک غلام کو اوسیوقت کوہ مذکور کیطرف بہیجا وہ غلام بقدم سرعت گیا اور خبر لے آیا اور بیان کیا کہ بہشت و دوزخ دونون اسوقت تک
قایم ہین کسیطرح کا نقص اونمین نہین آیا ہرگاہ جمشید نے یہہ خبر سنی کسیقدر مطمین ہوا ضمار منکوس سے پوچہا ای اوستاد معلوم ہوتا ہے کہ وہ قلعہ
زمین سحر بھی ہنوز اپنی حالت پر قایم ہے اور معبود شمشیر سحر و ہجرہ الالف کا اثر بھی زایل نہین ہوا ضمار منکوس نے کہا اے جمشید خاطر جمع رکہہ

ہمراہ لیا اسوقت تک بحال برقرار ہین کسی چیز کی حاجت اور واصلیت مین فرق نہین آیا ہی جمشید پلید نے کہا ای آفتاب دلیر انصاف ہے کہ مین معز الدین سے
ایکبار پھر لڑ سکتا تھا مگر باراستہ کرون اور اس مرتبہ معز الدین کا اوسی زمین مین سحر پر لیجا ایسی ضرب عمود قدرت اوسکے سر پر لگاؤن کہ معز الدین کا وہم فنا
ہو جاوے اور یہہ ہر روزہ کا قضیہ یا شغیہ ایک ہی روز مین فیصلہ پاوے اور اس دفعہ معز الدین کو اتنی بھی مہلت نہ دون کہ وہ زخم خوردہ اپنی لشکر تک
سلامت جا سکے بلکہ براہ راست فردوس برین کو تشریف لیجاوے دیکھون پھر وہ فقیر مجہول الاحوال کیا معالجہ کریگا بعد ازان شمشیر قدرت سے
جملہ امرای معز الدین کو مستاصل کرنا کچھ دشوار نہین ہے ایک ہی دن مین تمام لشکر کو تہ و بالا کر دونگا جس حال مین کہ معز الدین کا قدم درمیان
نہوگا امرا بیچارے کیا کر سکتے ہین اونکا لشکر بلا افسر کسطرح تاب مقاومت رکھیگا اکثر تہ تیغ ہونگی اور بعض اپنی جان سلامت لیکر کسیطرف صحرا
نکل جاینگے یا کسی نہنگ بحری کا لقمہ ہونگے خمار شکوہ نے کہا خداوندگار کا ارادہ ہمہ وجوہ قرین صواب ہے اگر خداوند کی مشیت بھی مدد ہی
مدد کرے لیکن مین یہہ کہتا ہون کہ خداوندگار کو چندے روز عیش و عشرت بھی ترک کرنا چاہی بلکہ خداوند ایسی محنت و ورزش کری کہ زور و
قوت مین چار چند ترقی ہو جاوے غرضکہ جمشید نے حسب نصیحت اوس دیوس کے اوسی روز سے عیش و آرام کو مطلق ترک کر دیا اور ہر روز
ورزش و محنت مین مصروف رہتا ہی افسانہ نگار سلسلہ بند داستان التماس گذار ہے کہ جس دن سے خمار جادو واصل جہنم ہوا ہی
اوسکے آثار سحر بھی ہر جگہ سے کم ہونے شروع ہو گئی ہین چنانچہ جمشید کی پیشانی کے داغ شقاوت کا اثر بھی نصف رہگیا ہی اور سحرون داغ
شقاوت کی دلون مین تغیر کلی ہوا ہی یعنی اشبوط و بلی و دیگران شاہ خارجی و نضرون حبشی وغیرہ کے عقاید بالکل بدل گئی اب شاہان و
سلاطین جمشید کا وجود بالوجوہی سمجھنے لگے اور جمشید پلید کو چشم حقارت سے بدتر جانتے ہین چنانچہ ایکروز جمشید پلید نے دربار عام کیا جملہ سلاطین بھی بارگاہ
مین حاضر ہوئے مگر ہر ایک نے سجدہ کرنے مین تامل و تساہل اختیار کیا جمشید نے دیکھا کہ جملہ شاہان و سلاطین سجدہ کرنے مین تکلف کرتے
ہین شاید اثر داغ انکے دل پر سے کم ہو گیا ہے آج بار دگر انکو داغ پیشانی دکھا دونگا کہ اثر سحر تازہ ہو جاوے لاجرم وہ لعین اوسوقت خاموش
ہو رہا کچھ نکہا اشبوط وغیرہ سلاطین بارگاہ باہم کلمہ و کلام کرتے رہے اور ہر کلمہ مین حسب عادت قدیم جمشید کو صاحبقران خود پرستان
کے خطاب سے یاد کرتے تھے اوسوقت جمشید زیادہ تر مشوش اور متفکر ہوا اگر مصلحت کچھ نکہتا تھا بعد ازان جمشید نے ایک معتمد کے ہاتھ صاحبقران کو
پیام پہونچایا ای معز الدین تجھی یاد ہوگا کہ میری عمود قدرت سے تجھی کس حال کو پہونچایا تھا باہم بنظر رحم و شفقت خداوندی تجھی اچھی دارو ی قدرت سے
بار دگر شفا بخشی صرف اسی خیال سے کہ اب بھی تو میری خداوندی کا قایل ہو اور مجھی اپنا خداوند سمجھی اگر اس مرتبہ بھی تو نے خداوند کے
حکم سے سرتابی کی اور اپنے خداوند کو نہ پہچانا یاد رکھ اس دفعہ معرکہ کارزار مین اوسی عمود قدرت سے تجھی اسطرح ہلاک کرونگا کہ مرغ و ماہی تیری حال پر
افسوس کرینگے بعد ازان شمشیر قدرت سے تیرے رفقا کو قتل و غارت کر دونگا بہتر یہی ہے کہ تو دست و گلو بستہ میری خدمت مین حاضر ہو اور مجھی اپنا خداوند سمجھ آیندہ تو دانی
و کار تو سہ منت انچہ حق بود گفتم تمام ہا تو دانی دگر بعد ازین والسلام الغرض یہہ پیام صاحبقران کے پاس پہونچا صاحبقران اوسکے جواب مین کہلا بھیجا
ای گیدی مصرع مانخوب می شناسیم پیران پارسا را ای ملعون مین تجھی روز اول سے جانتا ہون اور خوب پہچانتا ہون کہ سب مین تو ایک زنگی بچہ آفاکش ناپاک حرام
ہے اور سب مین تو کوئی وقر ساق و دیوث ہی اس سے زیادہ جو کچھ تو کہتا ہی بجز اسکے کیا کہا جاوے تو کچھ کہتا ہی خاطر جمع رکھ اب وہ وقت قریب آگیا ہی انشاء اللہ تعالی
میدان جنگ و معرکہ کارزار مین تجھی جواب معقول ملیگا اور یہہ بھی یاد رکھ کہ مین بھی عمود قدرت سے تیرا سر توڑ دونگا جمشید اس پیام کو سنکر نہایت درہم
و برہم ہوا اور مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کہا کر خاموش ہو رہا اشبوط وغیرہ بھی ایک لمحہ بارگاہ مین بیٹھکر اپنی خیمہ گاہ مین چلے آئے اور جملہ سلاطین نے ایک جا ہی
جمع ہو کر یہہ کہا یارو ہم نے اسوقت تک اس ناپکار کو بیفایدہ سجدہ کیا تھا کوئی بات کار رسا قابل نہوا اشبوط نے کہا خداوند عالم کی مرضی اسیطرح تھی اور انہی
اس معاملہ مین حق نازل ہو چکی تھی کہ تو چندے روز جمشید کی اطاعت اختیار کرکے سوائی کی زمانہ سابق مین بھی بعض شاہان ہوا کئی اطاعت کرتے رہے ہین [illegible]
نے کہا ای اشبوط اس بات کو مین بھی جانتا ہون کہ یہہ فعل ہم سے بغیر مرضی خداوند سواے کام نحس کے سرزد نہین ہوا لیکن اب آیندہ ہم اس فعل کے مرتکب نہین ہونگے

جمشید کیا کیدین کہ ہم حق و ناحق اوسکی اطاعت مین ہین اور ہر وقت اوسکے روبرو سر و گردن کو خم کرین اور بے سبب اپنی خداوند قدیم کو بھول جائین بکران شاہ
خارجی نے کہا اوچ یہہ ہے کہ یہہ مردان تمہاری بیہودہ گوئی اور کلمات حماقت آمیز سے ناراض ہو گئی ہین چنانچہ اوسی کی پاداش مین ہمارے
پسران نوجوان کو بذلت و خواری قتل کروایا تہا اشبوطہ اقیموس پسران مقتول کا ماتم کرنیپر بی اختیار روئی نضرون ربیعی نے کہا ای بکران شاہ
میرا گمان یہہ ہے کہ فضارنکوس و لوس نے ہمکو کسی اعمال سحر مین مسحور کر دیا تہا کہ ہم اپنے اختیار سے باہر ہوکر اوسکی متابعت کا دم بھرنے لگے تہے
اسی سبب سے ہمارے بزرگ و پیشوا بہی ہمارے حال سے غافل ہو گئے بلکہ ہمارے حرکات ناشایستہ سے ناخوش ہوئے بالآخر اب جسقدر توجہ اون بزرگونکی
ہمارے حال پر معلوم ہوتی ہے کہ دفعتاً ہمارے قلب جمشید ملحد کی طرف سے منحرف ہو گئی ہین اس اثنا مین اشبوطہ گیدی ساحرہ نے گردن اوٹہائی
اور آنکہہ کہولکر ایک ساعت کے بعد کہا یارو اسوقت مجہی خداوند ولیم کی جانب سے پہر وحی نازل ہوئی ہے کہ نضرون شاہ ربیعی جو کچھہ
کہتا ہے اوسکا قول درست و صحیح ہے اقیموس فرنگی و بکران شاہ خارجی بہی اوسکی ہمزبان ہوئی اور اشبوطہ کے قول کی تصدیق کے بعد از ان ان سلاطین مین
باہم عہد و پیمان ہوا اور یہہ امر قرار پایا کہ ہر شخص اپنے خداوند کا ذکر جو ملت قدیم الایام سے کہتا آیا ہی خواہ وہ نیک ہے یا بد اوسکی لئی وہی بہتر ہے کوئی شخص ایکدوسرے
کے دین و آئین کو اور خداوند کو باطل نکہی اس اثنا مین ابو حاکم فردوسی شیطان مجسم بہی اوس صحبت مین پہونچا نضرون و بکران شاہ جو ابو حاکم سے دوستی
اور اتحاد قدیم رکہتے ہین دونونے تمام گفتگو ابو حاکم کے روبرو بہی نقل کی ابو حاکم نے کہا مین خود دو روز سے اسی فکر و تشویش مین مبتلا ہون کہ جمشید پلید
کو ہم کس دلیل سے اپنا مسجود سمجہین اور آجتک ہم سے جو فعل سرزد ہوا وہ البتہ کسی سحر کے اثر سے تہا کہ دفعتاً ہمارے قلب باستثنا ہوگی اور جمشید کے مطیع و
منقاد ہو گئی لیکن فی الحال یہہ بہی مناسب او مصلحت وقت نہین ہے کہ یکبار جمشید سے منحرف ہو جائین اگرچہ جمشید قابل پرستش نہین نسہی مگر معز الدین
کا دشمن جان ضرور ہے یارو میرے اعتقاد مین وہی شخص خداوند ہے جو معز الدین کا قاتل ہے علاوہ اسکے مینی مدت تک اپنی خدا سے معز الدین
کے ہلاک کی دعا کی مگر کچھہ سود مند نہوئی اور کچہہ ظہور خداوندی نہ دیکہا شاید یہہ بات ہو کہ میرا خداوند اوسکے ہلاکت کی قدرت نہین رکہتا
یا خداوند اسقدر ضعیف و کہنہ ہو گیا ہے کہ اوسکی قدرت خداوندی ہی بالکل بوسیدہ ہو گئی ہے کسی کام کی قابل نہین رہی یا یہہ
امر ہے کہ خداوند دانستہ تغافل کرتا ہے بہر صورت اب اوس خداوند جدید کی پرستش کرنی ضرور ہے جو معز الدین کا قاتل ہے
خواہ وہ خداوند کے ملت و آئین کا ہو مین بدل اوسکا فرمانبردار ہون غرضکہ ابو حاکم کی تقریر کو سنکر جملہ سلاطین خندہ زن ہوسے
مگر اوسکی رائے کو پسند کیا اور باہم یہی قول فیصل ہو گیا کہ بالفعل جمشید سے بہتر معز الدین کا کوئی حریف مقابل نظر نہین آتا فی الحال چند روز
بمصلحت جمشید کی متابعت کرنی چاہئی کیا معنی کہ اول باثر سحر یا باستدعا جمشید کو ہم سجدہ کرتے تہی اوسیطرح اب بنفاق و مصلحت
اپنی غرض سے چند روز سجدہ کرنا چاہئی اسمین کوئی قباحت لازم نہین آئیگی دیکہو پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے غرضکہ بعد گفتگو و شنو
کے وہ صحبت شورہ برخاست ہوئی اور جملہ سلاطین اپنے اپنے خیمہ مین چلے گئے اب لشکر فیروزی مآل کا حال بیان ہوتا ہے
ہر گاہ صاحبقران گیتی ستان کو اوس صدمہ مہلک سے صحت ہو گئی صاحبقران اکبر نے سلطان ابوالحسن جوہر کو بار دگر طلسم ضیا مین حکیم قسطاس
الحکمت کے پاس بہیجا چنانچہ ابوالحسن جوہر حسب الحکم صاحبقران اکبر طلسم کیطرف روانہ ہوا فضل الٰہی سے اب راہ طلسم کو بالکل صاف پایا ابوالحسن نے
شکر الٰہی ادا کیا اور بعد طی مسافت باغ قصر البیرین مین پہونچا حکمای عالیقدر کو دیکہا کہ انصرام آرایش جشن شادی مین ہمہ تن مصروف ہین
یعنی حکمای والا منزلت نے از روی علم طلسم و حکمت ایک پل طویل و مستحکم اوس دریای ذخار پر جو دروازہ عجایبات ارسطو اور قصر البیرین
کے مابین واقع ہے تیار کر رہی ہین اول یہہ حال گذارش ہو چکا ہی کہ دروازہ دویم طلسم اجرام و اجسام قصر البیرین کی محاذی واقع ہوا ہی
مابین قصر اور دریای طلسم ایک سطح زمین وسیع و رفیع واقع ہوا ہی اور صاحبقران اکبر کی کتخدائی اسی باغ و قصر مین قرار پائی ہے اور
عروسان صاحبقران اکبر کا مقام قصر اخضر و طلسم اجرام و اجسام مقرر ہوا ہے جسطرح قلعہ یاقوت نگار خاص عقد صغری کے واسطی

تجویز ہوا چنانچہ اوسی مقام مین ملکہ صبح دلکشا او ملکہ صبح روشنگہر کا عقد بآئین شایستہ ظہور مین آیا او بزم کتخدای اوسی قلعہ فیح النشان یعنی یاقوت
نگار مین آراستہ ہوئے تہی جسطرح یہہ حال اول ضبط تحریر مین آچکا ہے آمدم بر سر قصہ حال ابوالحسن جو سر حکمای عالیقدر کی خدمت با تجمل
پہونچا اور حکمای عالیقدر مرتبت کا قدمبوس بجالایا اول ابوالحسن نے جفای فلک فتنہ پرداز او نیرنگی زمانہ کجباز کا گلہ کیا بعد ازان تمام
سرگذشت چشم زخم پہونچنی صاحبقران اکبر او امرای عالیقدر او تمام لشکر کی ابتری کی کفار کے ہاتہہ سے او شرارت جمشید پلید کی معہ
دعوی باطلہ الوہیت جمشید پلید کا بسبب سحر خنار جادو کے او ہنگامہ پردازی اوس ساحر لعین کی او پہونچنا شاہ سر الحق کا معہ ابطال طلسم
خنار جادو یعنی کوشش خود اور گرفتار ہونا اوس ساحر ملعون کا بصورت ابابیل اور آنا اپنا مکرر طلسم بیضا مین ابتدا سے انتہا تک بشرح و بسط
نقل کیا حکیم فیطاس الحکمت یہہ قصہ جانکاہ و افسانہ حیرت ریا سنکر نہایت اندوہ ناک ہوئے مگر صاحبقران الہی کی صحت کا مژدہ سنکر شکر
الہی بجالائے حکیم بزرگ نے ابوالمحاسن سے فرمایا ای حکیم والاقدر ہزاران ہزار ستایش و نیایش ایزد سبحانہ تعالی کو سزا او ای بندہ ناچیز ضعیف
ترین عالم کو کیا قدرت و مجال کہ اوسکی کارخانہ قدرت و حکمت مین دخل دیسکے او دقایق حقایق علم الہی کو دریافت کرسکے ای ابوالمحاسن و ای
اخشیجان با وجود اسکے کہ مجہہ ہیچمدان بندہ درگاہ الہی کا شہرہ علم و حکمت تمام جہان مین مشہور ہے او مین ہر قسم کے معاملات
و مقدمات ظاہر و باطن سے واقف و ماہر ہون مگر حق یہہ ہے کہ بغیر حکم ربانی کوئی کام نہین کرسکتا چنانچہ تم نے بہی دیکہا کہ
اس معاملہ مین حکم ایزدی اسیطرح جاری ہوا تہا کہ مین چندروز مطلق مظفرالدین کے حال سے بیخبر رہون یعنی کسیوقت بہی اسطرف کا
خیال و اندیشہ میرے دل مین نگذری باوصف اسکی کہ اوس فرزند نو آیین کا حال ابتر و غیر ہو گیا کہ نوبت بہلاکت پہونچی او مجہہ مطلق آگہی نہو
الحمد للہ والمنة کریم کارساز و شفابخش حقیقی نے اپنی فضل و کرم سے شفای کلی بخشی معلوم ہوتا ہی کہ مشیت ایزدی او تقدیر ربانی مین یہہ صحت
اوس بزرگ خجستہ صفات برگزیدہ حق شاہ سر الحق کے نام مقدر ہوئی تہی اسلئے مین اوسطرف سے لاعلم محض رہا بہر حال شکر خدای جل شانہ کا
ادا کرتا ہون کہ مآل کار بخیر و خوبی گذرا بعد ازان حکیم عالیقدر نے اسطرلاب کو روبرو رکہکر زایچہ کہینچا او حالات مستقبلہ شاہزادہ مظفرالدین
کی اور کیفیت لشکر ظفر پیکر کی دریافت فرمائی او ابوالحسن سے کہا ای فرزند عالیقدر بہرصورت خاطرجمع رکہو کہ اب کوئی آفت و مصیبت ارضی
و سماوی اوس لشکر نصرت اثر پر نازل نہین ہونیکی جو کچہہ معاملات نیک و بد پیش آنی تہی وہ آچکے او انجام بخیر و خوبی ظہور مین آیا اب
کوئی مقام فکر و اندیشہ کا نہین بلکہ یہہ سمجہو کہ مشیت ایزدی یہین اسیطرح جاری ہوا تہا عالم مجبوری ہی بہر حال خداوند کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اونے ہمارے حال پر
فضل و کرم فرمایا اب تم خدای جہان آفرین کی عنایت کے شکر وقت امیدوار رہو عنقریب تمہارے مقاصد کی شگفتہ کو ہر آئینگی ای فرزند ابوالحسن مجہہ از روی
علم الیبا ظاہر ہوتا ہی کہ دو چار روز کے عرصہ مین تمام لشکر کفار معہ جمشید پلید صاحبقران اکبر کی تیغ خون آشام کا لقمہ ہونگے اور کوئی متنفس لشکر کفار کا زندہ
و سلامت نہین بچیگا الحاصل بعد اس بیان کے حکیم والامنزلت نے ایک رقعہ معذرت اندوز اپنے دستخط خاص سے صاحبقران اکبر کو تحریر کیا او دوسرا رقعہ شاہ سر الحق
کے واسطی لکہا اس رقعہ مین بعد اشتیاق ملاقات شاہ سر الحق کی عنایت کا شکر و سپاس عرض کیا تہا باقی مضمون بلا تحریر اجمالا اون دونون رقعون کو ابوالحسن کے
حوالہ کئے او کہا کہ صاحبقران او شاہ سر الحق کی خدمت مین پہونچا دینا ابوالحسن نے بجان و دل قبول کیا او دو روز حکیم عالیقدر کی خدمت مین رہکر تمام کارسازی حکمای عالیقدر کی جو پول
پل وغیرہ کی ترتیب و آرایش مین صرف ہوئی تہی او آیندہ جو سامان و اسباب صنعت و حکمت کا حکمای والاقدر نے مہیا کیا تہا او وہم و قیاس سے باہر تہا ابوالحسن نے
بچشم حق پسند مشاہدہ کیا او حکمای باد انش و فرہنگ کی علم و حکمت او سلیقہ شعاری پر ہزار تحسین و آفرین کی او اپنے دل مین صاحبقران روزگار شاہزادہ مظفرالدین کے
یاوری اقبال و بلندی طالع سے بہت شادمان ہوا او کہا سبحان اللہ و بحمدہ نیر سپہر کامگاری کیا صاحب اقبال او طالع بلند خجستہ بخت ہی
جسکی کارفرمائی مین ایسے حکمای با فرہنگ عالی مرتبت خدمت گذاروں کی مانند کار و خدمت مین ہمہ تن مصروف ہین او اس کار و
خدمت کو اپنا فخر و سعادت دارین سمجہتے ہین آفریدگار عالم اوس درة التاج شہریاری کی جاہ و جلال کو تا دور عالم افزون فرمائے

اور جمیع عمر و صلی اور مقاصد دلی اوسکے اپنے فضل و کرم سے برلائے بعد ازان ابو الحسن حکمائے عالیقدر سے رخصت کا طالب ہوا حکیم قسطاس نے فرمایا ای فرزند بسم اللہ تشریف لیجاو انشاء اللہ العزیز ہم بھی بشرط فرصت لشکر ظفر اثر میں آئینگے اور جنگ آخر کا تماشا دیکھینگے تم صاحبقران اکبر و شاہ سر الحق سے ہمارا اسلام شوق زبانی بھی کہدینا اور معذرت کرنا قصہ کوتاہ ابو الحسن جو بر دونون رقعہ لیکر روانہ ہوا اور بعد طی مسافت اردوے معلی میں پہونچا اول صاحبقران اکبر او شاہ سر الحق کی خدمت میں حکمائے والا منزلت کا سلام شوق پہونچایا اور حکیم عالیقدر کے نہ آنیکی معذرت بیان کی بعد اوسکے وہ دونون رقعہ نظر اشرف سے گذرانے صاحبقران اکبر نے ایک رقعہ شاہ سر الحق کو دیا اور دوسرا رقعہ خود ملاحظہ فرمایا اوس رقعہ میں مرقوم تہا کہ اے فرزند نور العین عجب بے خبری اور طرفہ غفلت ہم سے وقوع میں آئی ہم کمال محجوب و شرمسار ہین یعنی نصیب دشمنان تم ایسی حال میں مبتلا ہو جاو اور ہم مطلق تمہاری حال سے غافل رہین اور ایسا حادثہ سخت لشکر ظفر پیکر پر گذر جائے اور ہم بیخبر محض اپنے کار و بار میں مصروف رہین الحق کہ اثر سحر قوی ہے اوس کافر غدار کے سحر کا اثر ہماری دلپر ایسا محیط ہوا تہا کہ ہم تمہاری طرف سے بالکل غافل ہو گئے بہر حال شکر ہے کہ مآل کار بخیر و عافیت ظہور میں آیا خداوند حقیقی کے فضل و کرم کا شکر و سپاس ادا کرنا چاہیے اور آیندہ خیر و برکت و فتح و نصرت کی امیدوار رہو انشاء اللہ تعالی ہم مخلصان صادق بھی عنقریب واسطے مبارکباد فتح و نصرت کے حاضر خدمت ہونگے والسلام

اب راوی توسن خامہ برق رفتار کو میدان رزم بیان میں جولان دیتا ہے اور حال خرابی مآل جمشید علیہ اللعنت والنکال معہ مرگ اوس بد مآل کے اور استیصال جملہ اشرار و کفار کا گذارش کرتا ہے

بیارای سخنگوے آرزم و کین ✽ بساط سخن برافگن برزمین ✽ سخنگوی زان نامور شہریار ✽ فسونی بدم بر دم ذو الفقار ✽ گزارش گر دفتر خسروان ✽ چنین کرد عہد گزارش روان ✽ نبرد آزمایان معرکہ سخنوری و بساط آرایان رزم سخن پروری کلک آتش بار سے اسطرح شرر افشانی کرتے ہین کہ جمشید پلید اول ہی صاحبقران اکبر کی صحت پانے کی خبر سنکر مشوش و مکدر ہو رہا تہا بلکہ ہر لحظہ اوسکے دلمین خرابی حالت مرگ و ہلاکت کا اندیشہ خود بخود پیدا ہوتا تہا خصوصاً ولیعہد کمال درجہ ملول و محزون ہے دوسرے وہ نابکار اپنی پیام کا جواب شرکی شیر کی سنکر زیادہ تر بیدماغ و اندوہناک ہوا ہے مگر اس امر سے بالکل غافل ہے کہ عنقریب اوسکا ستارہ اقبال خانہ وبال کیطرف رجعت کرنیوالا ہے او صبح عشرت شام نکبت سے مبدل ہوا چاہتی ہے مگر ہنوز لا علم محض ہے اور ابہی تک وہ نخوت و غرور اوسکی دماغ میں سمایا ہوا ہے اور وہی دعوی باطلہ الوہیت کئے جاتا ہے الغرض بعد سننے جواب پیام کے اوس کافر غدار نے بصلاح و مشورت خمار سنکو پس و پوشنگ کے رزم و پیکار کا تہیہ کر دیا ✽ نبرد آزمودان کافر کینہ خواہ ✽ کہ نہند از نو آرایش رزم گاہ ✽ کہ فردا بمیدان کین می دوم ✽ بکین دلیران چمن می روم ✽ کنم چون برآید بچرخ آفتاب ✽ زمین را بخون دلیران خضاب ✽ القصہ جمشید پلید نے بارگاہ کو آراستہ کیا او تخت قدرت پر جو تختہ تابوت سے مبدل ہوا چاہتا ہے جلوس کیا اور جملہ دلیران پرخشم و کین کو بارگاہ میں بلا بھیجا تمام پہلوانان لشکر حاضر ہو گئے اول جمشید نے اپنی خودستائی مین لاف و گزاف ماری بعد ازان باواز بلند کہا ای دلیران شمشیر زن و ای دلیران گردنکش آگاہ ہو کہ فرعون و نمرود وغیرہ شاہان پیشین نے چار سو برس کامل بجاہ و جلال دعوی خدائی کیا تہا لیکن مثل میری اونہی ثروت و دولت نصیب ہوئی اور نہ جاہ و حشمت پائی اور نہ میری مانند زور و قوت و منصب صاحبقرانی اونہی حاصل ہوا مجہو دیکہو کہ خداوند الوہیت نبرد و ذی کیسا جاہ و جلال عطا کیا ہے حتی کہ مجہی فرزند بنا لیا اور اپنا منصب خداوندی مجہی تفویض کر دیا تم ہی برزبان انصاف کہو کہ یہ منصب و مراتب آجتک کسیکو نصیب ہوے ہین اسلئے تمہین تم بندگان راسخ العقیدت نے اگر مجہکو سجدہ کیا اور اپنا معبود سمجہا کچہہ بیجا نہین کیا سوا اوسکے مین ہر نوع اس مرتبت کی سزاوار ہون ای حاضرین بارگاہ و ای بندگان خاص اپنے خداوند و معبود جمشید کو سجدہ کرو اور عطایائے خداوندی کی امیدوار رہو روز فردا تماشا دیکہنا کہ خداوند اوس بندہ منحرف یعنی معز الدین کو کسطرح ضرب عمود قدرت سے خاک معرکہ میں یکسان کرتا ہے

که صفحهٔ ہستی سے اوسکا نشان تک مسدود ہوجائیگا کیا ہلاکہ اول مرتبہ ضرب سخت خداوندی سے بچ رہا وہی جسم ولقمۂ خداوندی اوسکے
شامل حال ہوگیا تہا جس سبب سے وہ سلامت رہا ہے دفعہ خداوند اوسپر ایسا قہر وغضب نازل کریگا کہ ہرگز معرکہ سے اپنے جان سلامت نہین
لیجائیگا بلکہ ایک ہی ضرب مین خداوند اوسکی تمام لشکر کو مستاصل کردیگا ابو حاکم جمشید کی گفتگو کو سنکر بے اختیار سجدہ مین گرا اور کہا اے خداوند جمشید
ہرگز مثل اور ونکی تجہسے منحرف نہین ہوا ہیجان و دل تیری خداوندیکا مقر و معتقد ہون اسیطرح سب سے سجدہ کرنے مین سبقت کرتا ہون جمشید نے
اوسوقت اپنی عمامہ کو پیشانی ظلمانی سے بلند کیا اور وہ داغ شقاوت سبکو دکہایا مگر اوس داغ شقاوت کا اثر بسبب گرفتار ہونے خنجر جادو
کم ہوگیا ہی کوئی متنفس حاضرین بارگاہ سے مثل سابق اعتقاد نلایا بار ہم اکثر نے بترس جان اور بعض نی بطمع و امید موہوم سجدہ کیا الغرض تمام
شب یاہی صحبت گرم رہی او جمشید سرشار نشہ و مستی شراب مین بغرور و تکبر تمام شب تخت پر بیٹہا ہوا لاف وگزاف بہادری کرتا رہا جب دو ساعت شب سے
باقی رہی اوسوقت طبل جنگ بجنی کا حکم دیا اور خود بستر مرگ پر آسودہ ہوگیا ہر گاہ صدائی طبل لشکر اسلام مین پہونچی او تہمتنان کینہ خواہ نی وہ صدا سنی
ہر ایک تہمتن کے خون شجاعت و دلاوری نے رگ و پی مین جوش کہایا ہر متنفس کینہ خواہی مین مستعد و آمادہ ہوگیا صاحبقران اکبر نے یعقوب حرفی کو
حکم دیا کہ لشکر ظفر پیکر مین بہی کوس نبرد بجوادو غرضکہ حسب الحکم صاحبقرانی نقارخانہ شاہی مین نقارہائے جہانبانی و طبل خورشیدی نوازش مین آئی قصہ کوتاہ
کوس حربی او طبل رعد آسا کی صدا دلیران لشکر کفار کے کانمین پہونچی سے ز فریاد نقارہ گاو دم ، علی الصبح بر آمد ، تر دیدہ خم ز اوس کوس عل
آساکی صدائی گوش دریدہ شگاف سے دلیران آہن دل کے سینی شق ہونی لگے ہر ایک یہ سمجہا کہ آج اسرافیل نے صور قیامت پہونکی ہو غرضکہ تمام
روئین جگر کا ہیبت و دہشت سے زہرہ آب ہوا او بزدلان لشکر کے دلونسے یکبار ہمت اور شجاعت پرواز کر گئی راوی کہتا ہے
کہ حضرت شاہ سر اسحق نے صاحبقران اکبر کو اوس عمود او تیغ سحر کیجال سے آگاہ کردیا ہی بعد ازان یعقوب سے فرمایا کہ اوس غدار جادو کو
قفس سے باہر نکالو یعقوب نے اوس راندۂ درگاہ الہی کو کہ بشکل ابابیل قفس مین مقید تہا باہر نکالا شاہ سر اسحق نے اوسی کمند کا رشتہ اوسکی
شکم مین باندہا اور بار دگر چند کلمہ نصیحت آمیز بہی ارشاد فرمائی مگر اوس ملحد کے دل مین کسیطرح اثر نہوا بالاخر اوس نابکار کو یعقوب کے سپرد کردیا
اور فرمایا ای یعقوب جسوقت کہ اس ناپاک کا وقت آخر پہونچی تم اول خنجر سے اسکی زبان کو قطع کرلینا اور یہہ رشتہ کمند کمر سے جدا کر دینا پہر
یہہ نابکار اپنی صورت اصلی کیطرف رجوع کریگا اوسکا تم مختار ہو جسطرح مناسب سمجہو اوسکو ہلاک کرنا اسیطرح صاحبقران اکبر کو جمشید کی روئین تنی
اور اوسکے اسپ سلاح وغیرہ کے مسحور ہونی سے باخبر کیا اور ارشاد فرمایا یا صاحبقران نامدار تمکو یاد رہی کہ وقت محاربہ جمشید مرگ و ہلاک مین عمود
ششم تمہاری کام آئیگا مین بموجب الہام ربانی او نیز از روی علم نجوم تمکو آگہی دیتا ہون کسواسطے کہ اوس لعین کے اجل اوسی عمود پر مقدر ہوئی ہے
تم اوسی عمود ششم پیکر سے جمشید کو خواب دینا انشاء اللہ تعالی جمشید پلید اوس عمود کی ضرب سے جان بر نہین ہونیکا آمدم بر سر داستان حال غرضکہ اوس
جمشید کے لشکر مین صدائی کوس رعد آسا کو سنکر بسبب اضطراب و پریشانی پیدا ہوئی کہ ہر ایک دلیر کا خواب و آرام جاتا رہا در اندیشہ گردنکشان یکبار یہ
کہ فردا ایکا کہ گرد و فلک ، کرا تاج اقبال بر سر نہد ، کرا تخت تابوت بر سر نہند ، زمانہ کرا ساز کاری کند ، ستارہ بجان کہ بازی کند ، ندانیم
فردا چہ خواہد رسید ، نزدیدہ ندیدہ و شدہ ناپدید ، القصہ ایک ساعت شب باقی تہی کہ دلیران جنگجو دونون لشکر کی درستی سلاح و یراق
او آراستگی ساز و سامان جنگ مین سرگرم رہی سے ز ترک بر ترک ہمہ پوشیدہ شد ، نہ دل سکونت نہ در دیدہ خواب ، جسوقت کلفت شب
روی عالم سے دور ہوئی او سلطان خاوری تخت فیروزہ فام پر جلوس کیا بہادران جنگجو او دلیران رزم خو نی غبار ملال چہرہ سے دہو ڈالا اور
بزدلان پست ہمت کی نظر مین روز روشن تیرہ و تار نظر آنی لگا غرضکہ وہ صبح صادق صبح قیامت کا نمونہ معلوم ہوتی تہی سے
دم صبح کین خسرو تاجدار ، بہ تخت فلک کرد جلوہ گری ، ز ہر سو سپاہی زہم کینہ جو ، رسیدند در عرصۂ رزمگاہ ، جسوقت آفتاب عالمتاب نی دریچہ
مشرق سے سر نکالا جمشید لعین بطمطراق تمام معہ سلاطین بیدین و لشکر بیشمار کین میدان جنگ مین آیا اور اول اپنی لشکر کی صفوف درستی

اور قلب و جناح و میمنہ و میسرہ کو آراستہ کیا اور خود تخت قدرت پر سوار ہو کر بغور و رو بکار پیش لشکر ایستادہ ہوا شہسوار طلسم کوران شاہ ختائی و نجاشی و ابو حاکم فرودے
و نصرون ربیعی و نقیموس و ہانوس فرنگی و بیدین سقطی جملہ سلاطین تخت کے گرد و پیش صف بستہ ایستادہ ہو گئے اسیطرح دوسری طرف شہنشاہ دادگر
بندہ برگزیدہ حضرت داور بادشاہ پاک دین صاحبقران نصرت قرین شاہزادہ معز الملک والدین باجاہ و جلال و نصرت و اقبال مرکب جہان پیما پر
سوار ہو کر میدان رزم مین جلوہ آرا ہوا ✽ در او دیا در رکاب سمند بسے جائے آمد بچرخ بلند ✽ زہر سو برآمد غریو اغرلو ✽ سلیمان روان شد بتسخیر دیو
شہریار کشور گیری عساکر نصرت قرین کو ملاحظہ فرمایا اور راست چپ یمین و یسار سے صفوف لشکر کو آراستگی دی جملہ لاوران نامدار و بہادران
نصرت شعار و پہلوانان شیر افگن و تاجداران شمشیر زن و تہمتنان ظفر قرین و ہزبران بیشۂ خشم و کین یعنی امیر مجاہد الدین و امیر جلال الدین و
امیر شجاع الدین و امیر معظم الدین و امیر رفیع الدین و امیر خلیل الدین و امیر عظیم الدین و امیر محمد و امیر سیف الدین و امیر سلطان و امیر خلیل و
امیر یوسف و امیر اسد الدین و امیر یعقوب و امیر کامل الدین و امیر ابراہیم و امیر نور الدین و امیر سراج الدین و امیر عبد اللہ و امیر شوکت الدین
و امیر اسحاق و امیر نصیر الدین و سیدی سالم و اسلم بن سالم و طنیخو نیزہ باز و عمران بن جنید و الواح بن التوم و شرفیل بن سماعیل و سمعاج اژدر و
و الطال زنگی و اقبال زنگی و اسود حبشی و سلفار حبشی و عامر مصری و سالک مصری و بابان دمشقی و شامان دمشقی و سیفو مغربی و کافور مغربی
وغیرہ بہادران یکتاز کینہ خواہ و برجیو و عیاران برق رفتار و سرہنگان خنجر گذار ہمراہ رکاب سعادت نصاب موجود تھے غرضکہ صاحبقران گیتی ستان
بخدم و حشم با فوج و سپاہ جرار و دلاوران جنگ گذار میدان رزم مین مقابل حریف صف آرا ہوا راوی کہتا ہے کہ اوس روز معرکہ پیکار مین
اوس سکندر حشمت سلیمان رفعت کی ہمراہ رکاب ہمایون سرداران طلسم ہوشربا مثل شارق شاہ و ملک ثاقب و ملک اسعد وغیرہ بھی حاضر تھے اور
سلاطین بنی آدم طلسم مصفا بھی واسطے تماشائی جنگ کے آئے تھے راوی مختصر نگار نے اسمای سلاطین بالتفصیل لکھنی مصلحت نسمجھی کہ طوالت
کتاب ناظرین نازک طبع کو گران گذریگی معہذا فہرست اسمای سلاطین متعلقہ طلسم کو قلم انداز کیا اصل فسانہ اور نفس قصہ سے غرض رکھی آمدم
برسر قصہ جسوقت یہہ دونون لشکر کوہ پیکر مثل موج دریا اپنی اپنی خیام گاہ سے روانہ ہو کر دو نو طرف میدان کارزار کی کوہ کی ستون کی
مانند صف بستہ ایستادہ ہوے ✽ رسیدند لشکر بجای مصاف ✽ دو پرکالہ استد چون کوہ قاف ✽ خسک بر گذرگاہ کین ریختند ✽
تفنگیان خروشیدن انگیختند ✽ زبسیاری لشکر ہر دو جانے ✽ فرو بستہ کوشندہ راست پای ✽ در آمد بغریدن آواز کوس ✽
فلک بر دہان دہل داد بوس ✽ غبار زمین بر ہوا راہ بست ✽ عنان سلامت برون شد ز دست ✽ ز سم ستوران دران پہن دشت ✽
زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ✽ جگر تاب شد نعرہای بلند ✽ گلوگیر شد حلقہ ہای کمند ✽ سنان بر عنان راست کردند مرد ✽
رخ روز از گرد شد لاجورد ✽ بہ پیکار کین دست افراختند ✽ ز ہر چار سو موزن انداختند ✽ چوان شد سوار تنہ ناسور ✽
سر آراست خود را بتاج و کمر ✽ چو از ہر دو سو لشکر آراستند ✽ یلان سو بسو مردمی خاستند ✽ قصہ کوتاہ ہر گاہ دونون لشکر جنگ گذار
آراستگی پا چکے ہر ایک دلاور رزمجو کینہ خواہی مین آمادہ ہو گیا ملک النوبہ و آذر شاہ اور سلطان شاہ و ابو عامر فرودی پدر والاقدر ملکہ شمشہ
تاجدار بھی پس پشت لشکر ظفر پیکر صف بستہ ایستادہ تھے ہنوز کسی لشکر سے کوئی دلاور جنگجو اور بہادر رزمخواہ بعزم پیکار میدان مین نہین آیا تھا
ناگاہ گوشۂ بیابان سے ایک مختصر گرد بلند ہوئی جاسوسان تیز قدم صبا رفتار دونون لشکر ونسے واسطے خبر کے گئے اور طرفۃ العین مین خبر لائے
کہ تالان مصری و ثالان مصری دو سردار قوی ہیکل بجمعیت ایک لاکھ سوار آتشبار جمشید کی مدد کیواسطے آئے ہین اور ایک پہلوان نشہ
دلاوری اور سرور پہلوانی مین فیل صحرائی کی مانند بدمست ہو رہا ہے اونکی مرومان ہمراہی کی یہہ روایت ہے کہ ان پہلوانونکو کافور
چہرہ جمشید فرساق نے بہیجا ہے چنانچہ دونون پہلوان دمشق سے کوچ در کوچ چلے آتے ہین ہنوز دونون پہلوان نووارد جمشید یہ
پہلوان نشست میدان نہ پہونچے تھے کہ دوسری گوشۂ بیابان سے گرد اوٹھی ہرگاہ پردۂ نقاب روی ہوا سے برطرف ہوا دیکھا کہ ایک لاکھ جانثار

سوار ساز و یراق سے مسلح و مکمل چلے آتے ہین ایک جاسوس نے صاحبقران اکبر کو خبر دی کہ یہہ لشکر جرار الماس زنگی کا ہے جو جمشید پلید کے پدر
کافور زنگی کا رشتہ مین خالو ہوتا ہے الماس زنگی نے یہہ سنا تہا کہ ہشتہ جبل اعلی مین جمشید بن کافور خدا پرستو نسے جنگ و حرب مین مصروف ہے
اسلئے الماس زنگی بپاس خاطر کافور بمعہ سپاہ شب بتقاضا جمشید کی مدد و کمک کو یہان آیا ہے اور الماس زنگی بہی بظاہر ایک پہلوان تنومند و ہیکل
اور بادہ شرارت نظر آتا ہے کیا عجب کہ اوسکے بشرہ سے آثار فتنہ و فساد پائے جاتے ہین الحاصل اوس روز اسیطرح بعد ایک ساعت کے پس و پیش
یکے بعد دیگرے چند سردار با فوج و لشکر کفار کی مدد کو پہونچے از انجملہ کیوان گنبد سر ساٹھہ ہزار سوار و پیادہ کے جمعیت سے شبوط دیلمی کی
مدد کو آیا اور بلواج شیر پیشانی پچاس ہزار مردان نبرد آزما کی جمعیت سے نصرون بیجی کی کمک کو پہونچا اسیطرح مطراق ازرق چشم جمعیت
چالیس ہزار سوار و پیادہ ہائے خوارج یقصبین و دمشق و دیار بکر سے بکران شاہ خارجی کی استعانت و مدد کے لئے آیا غرضکہ اسیطرح تا شام
لاکھہ پچاس ہزار فوج و لشکر نجاشے و ابو حاکم و لقیوس زنگی و سیدین مستوطی کی مدد کو پہونچا اور ہر ایک سردار نو وارد جمشید کی ملازمت مین
اب لشکر کفار مین پانچ لاکھہ سوار و پیادہ جدید نو وارد فراہم ہو گئے ہین اور لشکر کفار مین اسقدر کشمکش ہے کہ عرصہ میدان کارزار
تنگ تر ہو گیا ہے جمشید پلید نے ہر ایک سردار نو وارد کو علی قدر مراتب نوازش و خلعت سے سرفراز کیا اور ہر ایک کی دعوت و مہمانی مین
بزم طرب آراستہ کی اور حکم دیا کہ جملہ سرداران تازہ وارد کے خیام اسی میدان مین متصل بارگاہ و لشکر خداوندی استادہ کروا دو ورائے ازین وقت
شب قریب آگیا ہے ہم یہہ چاہتے ہین کہ اسے میدان جنگ گاہ مین بارگاہ خسروی استادہ ہو جائے ہم آج شب کو اسی مقام پر ان سرداران نو وارد کے
دعوت و مہمانی مین بسر کرین گے اور ان سردارونکو اپنی صحبت سے محظوظ کرین گے روز فردا دیکہا جائیگا کہ معاملہ جنگ مین کیا صورت
پیش آتی ہے الغرض ایک خیمہ مختصر اوس کافر غدار کے واسطے رزمگاہ مین استادہ کیا گیا اوسطرف صاحبقران اکبر نے بہی مجبوراً میدان رزم مین
ایک بارگاہ خورد استادہ کروائی اور بمعہ امرائے نامدار رزمگاہ مین شب کو بسر فرمایا اب جمشید گیدی کا حال سنو کہ وقت شب اوس پلید نے
دربار عام کیا جملہ سرداران قدیم و جدید دربار مین جمع ہوئے جمشید نے باواز بلند کہا اے بندگان خاص خداوند تمنے میری قدرت خداوندی
کو دیکہا کہ خداوند نے ایک روز مین کسقدر فوج و لشکر اور سرداران شمشیر زن تمہاری مدد و کمک کے لئے خلق کر دئے ہین بعد ازان اثنائے
گفتگو مین اپنا داغ شقاوت بہی حاضرین دربار کو دکہایا اگرچہ کسی نے بدل تو نہین کی البتہ بعض مصاحبان قدیم نے اسبب خوشامد سجدہ
کر لیا شبوط و نصرون وغیرہ سلاطین نے از راہ خردگی اطلاق اپنے تئین سے حرکت نکی اور البتہ سجدہ کرنے مین تغافل کیا جمشید نے بہی او
تغافل کو دیکہا او متحیر ہوا مگر کچہہ شکوہ زبان پر نلایا بالآخر شرابدار کو حکم دیا کہ شراب قدرت مجلس مین حاضر کرو شرابدارونے سامان
و اسباب مے خواری مہیا کر دیا جمشید نے ہر ایک کو اپنی ہاتہہ سے ایک ایک جام شراب پلایا جب نشہ شراب ہر دو مغز سے دماغ کار ہو گئے
جمشید نے کہا اے ہواخواہان جمشید خداوند و اے دشمنان معز الدین تم اس ہنگامہ جنگ کے آخرین معرکہ کا زار آلہیہ کرو اور چشم انصاف دیکہو کہ
اس جو فوج و لشکر میرے پاس موجود ہے کسی بادشاہان روئے زمین کو کبہی میسر آیا ہو گا اور اسقدر پہلوانان شیر افگن میری بارگاہ مین
موجود ہین کہ ہر ایک پہلوان تنہا سے خود آتش و باد ... ان شیر غران خیال کیا جاتا ہے کسی شاہ و سلاطین کو ایسے دلاوران نامی نصیب نہو
ہونگے اے بندگان خاص آگاہ ہو کہ آج مثل میرے شہنشاہ با جاہ و جلال کہ فرزند ارجمند خداوند طبیعت مجرد ہے وہ عالم پرور دگار
موجود نہین ہو ورائے ازین جو شاہ و سلاطین ذیجاہ میری رفاقت و بندگی مین کمربستہ حاضر ہین اونمین کوئی سلاطین ایسا نہین ہے جو فرزند اللہ کا
دشمن جانی اور عدو سے قابی نہو ہر ایک سلاطین خدا پرستو نسے عداوت و پرخاش رکہتا ہے مینہ انہین تم سے یہہ کہتا ہون کہ
قسم ہے تکو میری سر پاک کی اور قسم ہے تکو اوس خداوند کی جسکے طریق و آئین مین پہلے تم تہے میری نصیحت کو بدل منظور کرو اور
باہمدگر یکجہتی عہد و پیمان کرلو کہ جب تک معاملہ جنگ فیصل و یکسو نہو جائے ہرگز اہل اسلام کی خدمت او قتل و قمع سے

دست بردار نہوتا اور جب تک ہمارے تن مین جان اور جہان مین جرأت و توان باقی ہے اہل اسلام کے کشت و خون سے باز نہ آنا آیندہ
ہر ایک کو اپنی فعل کا خمیازہ حاصل ہے جملہ سردار و سلاطین نے جمشید کی نصیحت کو تسلیم کیا اور ہر ایک نے بقسم و سوگند باہمدگر عہد و پیمان کیا اور
ہر ایک خداپرستون کے قتل و ہلاک پر آمادہ ہوگیا اسیطرح صاحبقران اکبر نے اپنی امرای نامدار سے فرمایا یارو مین نے اپنے دل مین عہد وثوق
کرلیا ہے کہ جب تک میرے دست و بازو مین قدرت و توان رہیگی مین ہرگز ان ملاعین کفار بدشعار کے استیصال مین کوتاہی نہین کرونگا
قسم ہے مجھے خدای آفریدگار عالم کی جب تک معاملہ جنگ و پیکار یکسو نہو لیگا مین بھی محاربہ سے دست بردار نہین ہونگا جملہ دلاوران
اسلام نے عرض کیا قسم ہے حضور کے سر مبارک کی جب تک ہمارے قالب مین جان باقی ہے انشاءاللہ تعالی ایک متنفس کو لشکر کفار سے زندہ نہین
چہوڑینگے ع مسلمان و کافر پی قتل ہم ﴿ یکی عہد بستند با صد قسم ﴿ کہ این بار ما کار یکسو کنیم ﴿ مدارا گذاریم و پیکر کنیم ﴿ نداریم جز و میدان جنگ ﴿
نسازیم در قتل دشمن درنگ ﴿ القصہ اسطرف کفار مین تمام شب اسی صحبت قیل و قال اور عہد و پیمان مین گذری اور اسطرف صاحبقران اکبر
توکلت علی اللہ استیصال اعدا مین عزم بالجزم کرلیا اور شب کو امرای عالیقدر کے ساتھ اسی حرف و حکایت مین بسر فرمایا ع دگر روز
کین آتشین آفتاب ﴿ برانگیخت آتش ز دریای آب ﴿ دم صبح جمشید ملحد بکبر و غرور تمام و استکبار بالا کلام جملہ سردار و سلاطین کو ہمراہ رکاب لیکر
تخت قدرت پر سوار ہوا اور جنگ گاہ مین آیا اور بار دگر لشکر کی صف آرای کو معاینہ کیا اسیطرح دوسری طرف صاحبقران اکبر مع شہنشاہ
بحر و بر شاہزادہ معز الدین نامور معہ امرای نامدار و دلاوران نصرت شعار میدان مصاف مین رونق بخش ہوا اور بآئین شایستہ لشکر کی
آراستگی فرمائی راوی کہتا ہے کہ آج جمشید کا قصد تہا کہ بذات خود میدان کارزار مین جاکر معز الدین کو اپنی مقابلہ مین طلب کرے کہ
معاملہ جنگ آج ہی فیصل ہو جاے اسی اثنا مین تالان مصری و مالان مصری و الماس رنگی و مہران زنگی بلوچ و شیر سیاہ پوش و عمر ازرق چشم وغیرہ پہلوانان تازہ وارد و عمر کیوان جد ہو
جمشید کے پاس آئے ہر ایک پہلوان نے جمشید کے تخت کو بوسہ دیا اور کہا اے صاحبقران جمشید شان اب تک معاملہ جنگ تمسی لوگ اور تمہارے دلاوران لشکر سے متعلق تہا اگر جنگ و جدل ہمارے
حصہ کی ہر کسو اسطے کہ ہم خاص اسی قصد و ارادہ سے یہان آئے ہین حالانکہ تم بذات خود میدان جنگ مین جاتے اور معز الدین کا
قلع و قمع کرتے مگر اوسکی بعد بجز اسکے کوئی مقدمہ باقی نرہتا کہ جنگ مغلوبہ واقع ہوتی اور اس ہنگامہ حرب و ضرب اور معرکہ
دار و گیر مین ہماری فنون سپہگری کا لطف نآتا کیا معنی کہ اوس جنگ مغلوبہ محشر مین کوئی کسیکا پرسان حال نہوتا اوسوقت ہماری
دلمین حسرت و ارمان رہ جاتا حالانکہ ہم بھی اوس جنگ مغلوبہ مین دست و پا ہلاتے اور حریف کا کشت و خون کرتے لیکن ہماری کوشش و
کوشش کون دیکھتا لہذا ہم امیدوار ہین کہ آج تم عزم جنگ کو موقوف رکھو اور ہمین اجازت دو کہ ہم میدان کارزار مین جملہ
سلاطین عالیشان اور دلیران بلند مقام کے روبرو اپنے فنون سپاہگری اور ہنر جرأت و بہادری کو ظاہر کرین جمشید نے کہا اے دلیران
شجاع روزگار آج میرا قصد و ارادہ مصمم تہا کہ مین خود میدان کارزار مین جاؤن اور ایک ہی ضرب شمشیر قدرت مین معز الدین
کا کام تمام کردون کہ جلدتر اس قضیہ کا انفصال ہو جاوے لیکن تمہاری خاطر عزیز ہے مین تمہاری التماس کو رد نہین کرسکتا اگر
تم ہی اول قدم بڑہاؤ اور اپنا جوہر شجاعت ظاہر کرو ہنوز یہ پہلوان گفتگو مین تہی کہ پہر دیکھا ساسان [illegible] آیا اور گوشہ
بیابان سے ایک گرد تیرہ و خیرہ بلند ہوئی جب پاس گرد پہنچی ہوا [illegible] عالیشان ساتھ ہمراہ سوار [illegible] حجاب گرد
صاحبقران اکبر کو اطلاع ہوئی کہ یہہ فوج و لشکر شاہزادہ فلک احتشام عمر یاران [illegible] کا ہے کہ جلو [illegible] کیا ہے
ملازمت صاحبقران اکبر کے یہان آیا ہوا اور اس فوج کے عقب مین ایک لشکر چالیس ہزار سوار جرار [illegible] گذار [illegible]
پہلوان مشکل قبائل رستم دستان [illegible] آیا [illegible] وہ لشکر عمر یاران [illegible] شاہزادہ دریا باد [illegible] واضح ہو کہ ان شاہزادون کا
[illegible]

اور حسرت سے کہا ای جمشید مرگ نصیب یہہ فقط تیری شومی ملاقات سے واقعہ پیش آیا کہ میرا برادر بزرگ مثل سگ و شغال ہلاک ہوگیا پہر تالان
مصری ایک حالت غیظ و غضب مین بلا اجازت جمشید مرکب تاختہ میدان مین آیا اور یکبارگی شمشیر آبدار غلاف سے کہینچکر شاہزادہ کے
سر پر لگائی شاہزادہ عالیقدر نے سپر فولادی پناہ کی اوس نابکار نے بچستی و چالاکی اسقدر ضربات شمشیر شاہزادہ کے سر پر لگائین کہ
آخر کار ضربات متواتر سے اوس حرامزادہ کے شمشیر شکستہ ہوگئی شاہزادہ نے کہا باش ای مادر قحبہ بے حیا اب ممکن نہین کہ تو میرے ہاتہہ سے
صاف و پاک سلامت نکل جای یہہ کہکر شمشیر خون آشام غلاف سے نکالی اور اس ضرب دست سے ایک ہاتہہ مارا کہ وہ شمشیر برق بلا
سپر و خود و مغفر اور سر کو چاک کرتی ہوئی سینہ مین اوتر گئی اور وہ کافر بہی قدم بقدم برادر بزرگ کے نار جہنم سے واصل ہوگیا جمشید کمال بد دماغ
ہوا مگر بظاہر کہا ای بندگان خداوند تمنے دیکہا کہ خداوند نے بندہ بے اعتقاد کو کس ذلت سے ہلاک کروایا ہی یاد رکہو جو بندہ خداوند سے گستاخی
کریگا اور اپنے عقیدہ مین ضعف لائیگا اوسکا انجام یہہ ہوگا اور بدترین عذاب سے ہلاک کیا جائیگا ای بندگان خاص خداوند کوئی دلیر ہے
کہ میدان مین جاکر اس بندہ منحرف سے تالان مصری و ثالان مصری کا انتقام لے اسقال دیلمی کہ ایک پہلوان شجاع و زبردست تازہ
وارد اشبوط دیلمی کی مدد کو آیا تہا جمشید کی اجازت سے میدان مین گیا اور بعد بہل حرب و ضرب کے قتل ہوا بعد اوسکے کیوان گنبد سر شاہزادہ
کے مقابلہ مین گیا اوسے بہی شاہزادہ نامدار نے سگ و شغال کی مانند ہلاک کیا اشبوط نے دونون ہاتہہ اپنے سر و رو پر مارے اور بزبان حسرت آمیز کہا
ای جمشید معلوم ہوتا ہے کہ اب تیری خداوندی معکوس ہوگئی کسلئے کہ ایسے پہلوان دیو سیرت خداوند دیلم نے تیری مدد و کمک کو بہیجے اور وہ اسطرح
ذلت و رسوائی سے کشتہ ہوگئے اور تجہسے پشیم کندہ نہوئی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اب تیرا اقبال ادبار سے مبدل ہوگیا ہے اور تیری شان خداوندی
بہی خاک ذلت مین قریب ملنے والی ہے کیا معنی کہ خداوند دیلم تجہسے نامہربان ہے ضرور غضب خداوندی تجہپر نازل ہونیوالا ہے ہرگاہ جمشید نے
یہہ کلمات سخت اشبوط سے سنے ورد غضب اوسکے دماغ سے نکل گیا شدت غصہ سے اشبوط کے مونہہ پر تہوک دیا اور کہا ای قرمساق کیا کہہ
کہتا ہے کہ خداوند کی شان مین ایسے کلمات واہی تباہی بکتا ہی ابہی چار روز کا ذکر ہے کہ میری حضیہ مالی کرتا تہا اب اسقدر گستاخ ہوگیا کہ خداوند
کے آداب و لحاظ کو بالای طاق رکہدیا اور سر میدان خداوندی کی فضیحت کرتا ہی ان اہل بندگان جمشید اس بے حیا کی مونہہ پر اسقدر تہپانچہ مارو کہ یہہ قرمساق بیدم ہوجاے
الیقموس اور ضحاکوس نے سفارش کی اور کہا ای خداوند بندہ سوختہ دل ہے اسکی گستاخی قابل اعتبار نہین ہے خداوند کو ہر حال مین صبر و تحمل اور اپنی بندون پر رحم
کرنا سزاوار ہے بعد ازان ضحاکوس نے آہستہ جمشید کے کان مین کہا ای احمق یہہ وقت پرخاش و غصہ کا نہین ہے مبادا اجلہ سلاطین بیدل ہوکر تجہسے منحرف ہوجاویں
جمشید بہی اس کلمہ کو سنکر خاموش ہو رہا اوسطرف شاہزادہ عمرو جان بن مرجان نے نعرہ مارا کہ ای کافران لعین وای ملحدان بیدین معلوم ہوتا ہے کہ مردان
رزم جو تمہارے لشکر مین ختم ہوگئی جو ابتک کوئی پہلوان میرے مقابلہ مین نہین آیا آگاہ ہو کہ مین ہنوز حرب و ضرب سے سیر نہین ہوا ہون اگر کوئی پہلوان
اجل گرفتہ مرگ آرزو تمہاری لشکر مین ہو میری مقابلہ مین بہیجو کہ مین شام تک ایک گوشہ جہنم کو آباد کردون غرضکہ شاہزادہ کے نہیب سے بیلاق زنگی طیلاق زنگی
دو پہلوان یکی بعد دیگرے لشکر کفار سے میدان جنگ مین آئی اور بفضل الہی شاہزادہ کے ہاتہہ سے نوبت بنوبت درہ جہنم مین پہونچی جب قریب پندرہ
دلاوران نامی کے قتل و ہلاک ہوچکی اور وقت شام بہی قریب آگیا جمشید نے طبل بازگشت بجوادیا اور کمال بیدماغی و پریشان حالی سے بارگاہ مین داخل ہوا
وقت شب صحبت میخواری قایم کی ہرگاہ دو دو چار چار جام شراب پی اور نشہ شراب ہوش ربا سے دماغ گرم ہوگیا حاضرین بارگاہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا یارو
مین خیال کرتا ہون کہ یہہ بیچاری بندگان خداوند حق و ناحق کسلئی ہلاک ہون کیا معنی کہ مین اول بہی رضامند تہا کہ کوئی بیگناہ بے سبب ہلاک ہو مگر عالم مجبوری
ہے کہ وہ چند مرگ نصیب خود ہی مصر ہوئی تہی اور آخر کار اپنی حرکت بیوقوفی کا نتیجہ پایا اب مین اس قسم کی میدانداری کو موقوف کرتا ہون کل صبح کو مین
ہون اور معزالدین دیکہو خداوندان بندگان بیگناہ مقتول کا کسطرح اوس سے انتقام لیتا ہی کہ مرغ و ماہی اوسکے حال پر تاسف کرین الماس زنگی
یعنی خالوی پدر جمشید تازہ وارد نے کہا ای جمشید مینے یہہ سنا کہ تو دعوای خدائی کرتا ہی مگر مجہے حیرت ہے کہ تجہہ مین کونسی شاخ زعفران ایسی پیدا ہوئی ہے

جیسے سبب کے تونے ایسا دعوای بلند کیا ہے جمشید نے الماس زنگی کے جواب مین یہی سخنان سابق پوچ و لغو بیان کئے کہ مین خدا و خداوند طبیعت مجرده کا مالک
و فرزند بلکہ خدا و خداوند کو پیدا کیا ہون اگر کوئی بندہ نادان میری خدائی مین شک لائی وہ کافر ہے الماس نے کہا کہ واقعی جمشید عقل سے بی بہرہ ہے اور بیشک
وہ شیدا ایسا و خلل دماغ واقع ہوا ہے الماس نے کہا ای جمشید پھر تم کس واسطے تکلیف جنگ گوارا کرتے ہو صبر کرو کل مین میدان کارزار مین جاؤنگا اور تمہاری دل سے
اس غم و غصہ کو نکال دونگا غرضکہ جمشید نے الماس زنگی کا التماس منظور کیا اور حکم دیا کہ آج الماس کے نام طبل جنگ بجواؤ چنانچہ حسب الحکم جمشید کے لشکر کفار
مین طبل جنگ بجا اسطرف لشکر اسلام مین بھی کوس رزمی کے صدا بلند ہوی مردان جنگ جو ہر طرف خبردار و ہوشیار ہو گئی علی الصباح اور ہر
سلطان خاور تخت طاوسی پر جلوه گر ہوا اور ہر لشکر وان مین کمربندی ہوی اور دونون لشکر کینہ خواه مثل کوه البرز میدان جنگ مین استاده ہوی
اور بعد صف آرای الماس زنگی بغرور تمام از سرتاپا دریای آہن مین غرق رزمگاه مین پہونچا اور مثل دیو منار قامت وسط میدان مین استاده ہوکر
حریف طلب کیا اوس روز بھی شاہزاده عوجان دلاور اوس گبر دیو پیکر کے مقابلہ مین گیا اور دو ساعت شجاعت و مردانگی سے حرب و ضرب
کرتا رہا بالآخر شاہزاده مجروح ہوگیا اور جنگ و پیکار کی تاب و توان نرہی عیاران لشکر شاہزاده کو میدان سے لے آئے بعد ازان شاہزاده مرزبان
بن بہرام نے صاحبقران اکبر سے میدان کی اجازت حاصل کی اور اوس پہلوان دیو پیکر یعنی الماس زنگی کے مقابلہ مین گیا الماس زنگی نے
بچشم حقارت شاہزاده کیطرف دیکھا شاہزاده نے فرمایا ای سیاه رو دراز قامت کیا حیرت زده دیکھتا ہی اگر آرزوی جنگ تیرے دل مین ہے
سامنی ہو اور کوئی حرف بد زبان پر نلا ورنہ میدان سے دفع ہو اور کسی دوسرے مرگ نصیب کو میدان مین بہیج دے الماس زنگی نے کہا ای جوان مجھی شرم آتی ہے
کہ مثل تیری طفل ضعیف الجثہ سے مقابلہ کرون ای جوان تو خود بچشم انصاف دیکھ لے کہ کجا مین دیو پیکر اور کجا تو ایک شیشہ ناچیز میرا اور تیرا مقابلہ
کیا ورای ازین تونے دیکھا ہوگا کہ تیرے برادر خورد کو کس آسانی سے مین نے مجروح کیا ہے کہ وہ طفل میری ایک ضرب دست کی تاب نلا سکا حالانکہ مینی ضرب
شمشیر نہایت سبک اوسکے سر پر لگائی تہی مگر وہ پہلوان اوس ضرب سہل کو بھی نباہ نکر سکا اگر مین اوسوقت کسیقدر قوت کو کام مین لاتا وہ ہرگز
جان بر نہوتا اور خاک معرکہ مین یکسان ہو جاتا شاہزاده فلک احتشام مرزبان بن بہرام نے یہہ کلمہ سنکر الماس کے کلہ پر ایک تپانچہ مارا اور کہا بانش
ای خیره سر برگشتہ بخت سیہ درون تیره روزگار کیا گپہ کہتا ہے اگر میرا برادر خورد شاہزاده عوجان دلاور بعد قتل کرنے چند کافر بیدین کے
مجروح ہوگیا کیا قباحت ہوی مردان جنگ گذار کا مجروح ہونا اونکی شجاعت و دلیری کا جوہر ہی ای گبر بےحیا تو کس بات پر غرور و ناز کرتا ہے
ع نبرد دلیران کجا دیده ؛ ہمین خویشتن را پسندیده ؛ غرضکہ بعد ہرزہ زبانی نوبت بجنگ نیزه پہونچی دونون دلاور اول جنگ نیزه مین مشغول
ہوئے شاہزاده مرزبان نے چند طعن مین اوس گبر مغرور کا نیزه ہوائی کر دیا بعد ازان ایک فصل عمود بازی مین مشغول رہی اور غالب و مغلوب مین تمیز نہوا آخرکار
دونون دلاوران رستم دل نے شمشیرہای برق تاب غلاف سے نکالین اور حرب و ضرب مین مصروف ہوئے بعد رد حملات شاہزاده مرزبان نے ایک ضرب شمشیر اس زور
و قوت خداداد الماس زنگی کے سر پر ماری کہ گردن و گلو مین دم کو خفا کرتی ہوی سینہ مین اوتر گئی وہان بھی نٹھہری دل و جان آہنی زره کو قطع کیا اور مثل ابر نیسان
تنگ مرکب سے نکل گئی اور مع راکب مرکب چار پرکالہ کر دیا ع زبس کوفت بر فرق او بیدریغ ؛ شد از تنگ مرکب عیان برق تیغ ؛
قضا گفت گیر و قدر گفت ده ؛ فلک گفت احسن ملک گفت زه ؛ بہر جا کہ شمشیر او کار کرد ؛ یکی را دو کرد و دو را چار کرد ؛ اوسوقت جمشید پلید کا
غم و غصہ سے یہہ حال ہوا کہ وہ مردک حیرت زده صورت دیوار استاده تہا اور شاہزاده کی ضرب دست کو دیکھکر بے تاب ہو گیا نزدیک تہا کہ شاہزاده پر تالائی مگر ضبط کیا کسواسطے کہ
چند زنگیان بدمست جو اپنی زور پہلوانی و شجاعت کے رو برو جمشید کو بہی خاطر مین نلاتی تہی اور واقعی ہر ایک زنگی عفریت صورت دلاوری مین یکتای زمانہ تہا اون سیہ رو بدبختان
ازلی نے جمشید کے رو برو لاف و گزاف کرنی شروع کی اور کہا ای جمشید ہمین اجازت دی کہ ہم سب بہیئت مجموعی اس مسلمانوں کے مقابلہ مین جائینگے کیا معنی کہ اسوقت الماس کے
قتل عالم ہماری نظر مین تیره و تار ہو گیا ہے اب ہمکو تاب نہین رہی الغرض ہنوز جمشید نے جواب نہ دیا تہا کہ گوپال زنگی و کرپال زنگی و لالو زنگی و لادن زنگی و مرجان زنگی
و دنبال زنگی یکبار بے اجازت جمشید میدان جنگ مین پہونچی مگر دل مین کوی مصلحت سمجھکر ایک طرف میدان مصاف مین استاده ہو گئے

از انجملہ دو زنگی لپس و بیس مقابلہ مین آئی اور نعرہ مستانہ مارکر ایجوان شوم بخت خداوند بت زنگبار تجہی قہر و غضب مین گرفتار کرے تو نے ستم کیا ہے
کہ محبوب خداوند زنگبار کے خون سے زمین معرکہ کو رنگین کردیا ایجوان الماس زنگی محبوب خداوند کو تو نے قتل نہین کیا گویا عالم پر قیامت نازل کردی
اب تو ہر طرح واجب القتل ہے یاد رکہہ ہماری ہاتہہ سے زندہ و سلامت نہین جائیگا شاہزادہ نامدار نے دیکہا کہ ان نابکارون کے نیت مین فساد معلوم
ہوتا ہے شاہزادہ نامدار بہی ہوشیار ہوگیا کہ مبادا یہہ حرامزادی لپس و بیس سے حملہ آور ہوجائین اوسوقت قباحت ہوگی باحتیاط تمام شمشیر کشیدہ دونون
جانب نگران رہا بالآخر موافق اندیشہ کی ظہور مین آیا کہ گوپال نابکار شاہزادہ کی مقابل ہوا اور مرجان سیہ رو نے عقب سے شاہزادہ پر حملہ کیا غرضکہ دونون نابکار
یکبار حملہ آور ہوے شاہزادہ عالیقدر نے بچستی و چالاکی سپر فولادی سے گوپال کی شمشیر کو رد کیا اور دست راست سے ایک تیغ سیہ تیغ مرجان نابکار کی کمر پر
ایسی لگائی کہ بی عمل دو حصہ کردیا بعد ازان دوسری ضرب شمشیر خون آشام مین گوپال لعین کو جہنم واصل کیا اسیطرح اون زنگیان روسیاہ کو تا نشام
نار جہنم مین پہونچایا اوسوقت شاہزادہ کی حرب سپاہانہ کو دیکہکر دوست و دشمن کی زبان سے تحسین و آفرین نکلی چار و ناچار جمشید نے طبل بازگشت بجواد یا
صاحبقران اکبر نے خوان ہای زر سرخ شاہزادہ کے فرق پر نثار کی اور تکلیف جنگ سے معذرت کی شاہزادہ مرزبان نے کہا اشہریار والا مقدار یہہ فتح
و نصرت اور ہماری کارگذاری فقط اقبال شاہی کے طفیل سے ہے ورنہ مین ضعیف ہیچ کارہ محض کیا قدرت و مجال رکہتا ہون کہ کوئی کام مجہسے
ظہور مین آئے صاحبقران اکبر نے شاہزادہ مرزبان کے حال پر زیادہ تر الطاف خسروانہ مبذول فرمایا **الغرض** جمشید پلید رزمگاہ سے بارگاہ مین آیا
اوس روز الماس زنگی کا رنج و غم اسقدر تہا کہ تمام بارگاہ گویا ماتم سرا بنگئی تہی جمشید نے ابو حاکم سے کہا ای بندہ خداوند آگاہ ہو کہ یہہ بہی خداوند کی تقدیر
تہی کہ اپنے اظہار قدرت کے لئے ان چند دلاوران مرگ لقب کو کشان کشان یہان بلایا اور بہشت قدرت مین اونکو مقیم کیا تم اون مقتولون کے لاشونکو بہشت
قدرت مین پہونچاؤ ہنوز جمشید اسی گفتگو مین تہا کہ نگہبانان بہشت جمشید کے پاس بارگاہ مین آئی اور بیان کیا ای خداوند فی الحال عجب معاملہ تازہ نظر آتا ہے
یعنی خود بخود بہشت قدرت کی وہ رونق و زینت کم ہوگئی ہے اور اکثر مقامات سے گل و ریاحین شگفتہ خشک ہوکر گرے جاتی ہین اسیطرح سبزہ شاداب
و نونہالیدہ بہی پژمردہ ہوگیا ہے اور بعض بعض چشمون مین آب روان بہی مطلق نظر نہین آتا جمشید اس خبر وحشت کو سنکر متحیر ہوا اور ضمار منکوس سے
پوچہا ای اوستاد تو سنتا ہے کہ یہہ نگہبان کیا کہتے ہین دفعتاً یہہ کیا بلا نازل ہوئی اسکا سبب بیان کر ضمار منکوس لعین نے اول فکر کیا بعد ازان
کہا ای جمشید ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بلای آسمانی خمار کے سر پر نازل ہوئی ہے اور وہ ساحر ضرور کسی آفت ناگہانی مین گرفتار ہوگیا ہے
کہ یکبارگی داغ پیشانی کا اثر مفقود ہوا اور بہشت و دوزخ کی یہہ کیفیت سنی جاتی ہے بجز اسکے اور کیا تصور کیا جائے کہ خمار جادو خواہ ہلاک ہوا یا کسی مصیبت
سخت مین مبتلا ہے بہر حال کوئی معاملہ بد ضرور پیش آیا ہے غرضکہ اس واقعہ ہوش ربا کو سنکر ضمار منکوس کے طایر ہوش پرواز کر گئی اور ایک
اضطراب عظیم اوسکے دل پر مستولی ہوگیا اوسوقت جمشید سے اسقدر کہا کہ ای جمشید یہہ محل و موقع اس امر کی تحقیقات کا نہین ہے اول دشمن
کو اپنے سر سے دفع کرو تاکہ یہہ معاملہ بالکل یکسو ہوجاے اوسوقت بہشت و دوزخ بہی از سر نو تیار ہو سکتے ہین مگر ضمار منکوس کے بیان سے جمشید کے دل
مین بہی خمار جادو کیطرف سے اندیشہ پیدا ہوگیا جمشید نے اوسیوقت سے داغ شقاوت کا دکہانا موقوف کردیا کہ مبادا وہ داغ روسیاہی
موجب رسوائی کا ہوجاے **الحاصل** جمشید نے بار دگر قصد کیا کہ اپنے نام طبل جنگ بجوائی مگر مہراق ازرق چشم و کہراق ازرق
چشم و پیلاد کوہ تن و میلاد کوہ تن زنگی و سیفوق دمشقی و ماہان بخشی و مہلوق و بلی وغیرہ پہلوانان زبردست کہ قریب بیس پہلوان نامی و
گرامی کے ہین اپنی جگہہ سے اوٹہی اور کہا ای جمشید ہم چند پہلوان متفاوت کم و بیش یہان آئی تہی اس صورت مین جبتک ہم زندہ ہین تمکو ہرگز
میدانداری کی تکلیف نہین دینگے خواہ ہم بہی اور ونکی مانند اپنی مقر اصلی کو پہونچین یا مظفر و کامیاب ہین بہر حال طبل جنگ ہماری نام
بجوانا چاہئی جمشید نے قبول کیا اور اون پہلوانون کے نام طبل جنگ بجوایا اوسطرف لشکر اسلام مین صاحبقران اکبر شاہزادہ مرزبان سے سرگرم حرف
و حکایت تہا کہ یکبار طبل جنگ کی صدا کان مین پہونچی صاحبقران نے بہی طبل جنگ کا حکم دیا دونون لشکرونین کوس حربی نوازش مین آئی

نقیبان و ورود ہم و چاوشان نے بعد تمام شب کا ساری لشکر کی تگ و دو مین مصروف رہے اور ہر ایک بخت خفتہ کو بیدار اور بیدار کو آمادہ پیکار کیا
جب سپیدۂ صبح نمودار ہوا دونون لشکر آتش بار میدان کارزار مین پہونچی اور اپنی اپنی قیام گاہ پر استادہ ہوگئی بعد تسویہ صفوف و قتال و جدال اول
کہراق زنگی کہ اپنی شجاعت و دلیری کے روبرو عالم مین کسیکو موجود نہ سمجہتا تہا اور واقعی کہراق ایک پہلوان زبردست شجاع زمانہ ہے اور اصل اس
پہلوان کی زنگبار صغرا سے ہے اکثر معرکہ ہای جنگ مین اس پہلوان نے داد شجاعت دیہے جمشید سے رخصت کا طالب ہوا جمشید نے اول کہراق
سے پنجہ کیا اور اوسکی زور و قوت کو اپنے زور سے مقابلہ کیا فی الحقیقت کہراق کو جملہ پہلوانان نامدار مین زور آور پایا بخوشی دل اجازت دی اور
ایک جام شراب لبریز اپنی ہاتہہ سے کہراق کو پلایا کہراق زنگی برادر خورد مہراق زنگی کمال نخوت و غرور سے لاف زنان میدان جنگ مین آیا اور
وسط میدان مین استادہ ہوکر اسقدر خودستائی اور لاف و گزاف کی کہ اوسکی بیہودہ گوئی پر اہل لشکر خندہ زن ہوئی **راوی کہتا ہے**
کہ وہ پہلوان زبردست و تنومند قبیلہ شمر سے بکران شاہ خارجی کے لشکر مین تہی اور کہراق و مہراق سے عداوت قدیم رکہتے تہے اسوقت کہراق کی لاف سنی
اور خودستائی سے نہایت ناخوش ہوئی اور موقع وقت پاکر دونون بالاتفاق ایکطرف صحرا مین نکل گئے اور نقاب انداختہ ایک گوشہ بیابان سے
اسپ تازان اوسوقت پہونچی کہ کہراق میدان مین استادہ رجز و شتلم بک رہا تہا دونون نقابدار جلوبزار اوسکے مقابلہ مین آئی اور اپنی شجاعت کی
ستائش کرنے لگے ہرچند کہراق نے پوچہا ای گمنام تم کون ہو اور مجہسے تمہاری عداوت و پرخاش کا باعث کیا ہے کہ تم بےسبب میری مقابل ہوئے ہو
اون دونون پہلوانون نے بجز دشنام کچہہ جواب نہ دیا بلکہ شمشیر کشیدہ یکبار حملہ آور ہوگئے کہراق کہ ایک پہلوان زبردست تہا دونون نقابدارون کی ہاتہہ سے
تلوارین چہین لین اور زنجیر کمر مین ہاتہہ ڈالکر دونونکو صدر زین سے اوٹہا لیا اور اس زور و قوت سے سطح زمین پر مارا کہ نقش زمین ہوگئی بالآخر معلوم
ہوا کہ یہہ دونون بکران شاہ کے پہلوان تہے جمشید نہایت متعجب ہوا اور بکران شاہ سے پوچہا کہ یہہ کیا معاملہ تہا بکران شاہ نے لاعلمی بیان کی جمشید نے
کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ دونون بندہ خداوند راندہ درگاہ ہوگئی تہے اسلئے خداوند نے انپر غضب نازل کیا انکے لاشہ ہای ناپاک دوزخ مین ڈلوا دو
بعد ازان جمشید نے کہراق کو اپنے پاس بلایا اور ایک تاج مرصع کہراق کو دیا اور تین جام شراب متواتر اپنے ہاتہہ سے پلائی کہراق پہر میدان جنگ مین آیا اور اوسیطرح لاف
و گزاف بکنے لگا شدید الشداد جہان پہلوان پسر گردن آور زادہ صاحبقران اکبر سے رخصت کا خواستگار ہوا صاحبقران نے فرمایا ای دلاور تم اس سفر و ملک گیری
مین تکلیف شاقہ اوٹہائی ہے اور ہنوز رنج راہ سے آسودہ بہی نہین ہوئے تم کسواسطے یہہ زحمت گوارا کرتے ہو جہان پہلوان نے عرض کیا ای شہریار حضور کی
مرضی یہہ ہے کہ غلام اس جنگ سے محروم رہے اور شریک فتح و ظفر نہو چار و ناچار صاحبقران اکبر نے شدید الشداد کو اجازت دی جہان پہلوان پسر گردن سوار
ہوا اور معرکہ کارزار مین پہنچکر ایسا نعرہ جگر شگاف مارا کہ تمام صحرا لرز گیا جمشید کی زبان سے بی اختیار نکلا کہ اب کہراق کی خیریت نظر نہین آتی یعنی شدید الشداد سے
مقابلہ ہوا ہے کسیطرح مجہسے پا ہیگی نہین کہا شدید الشداد کہراق کو زندہ نہین چہوڑیگا ای استاد تم بتاؤ کہ ان دونون پہلوان پرخاشجو کی جنگ کا مآل کیا ہوگا
ضمار نیکوس نے کہا مجہسے کیا پوچہتی ہو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کہراق کی قضا آگئی اگر وہ ہمہ تن فولاد و آہن ہوگا شدید الشداد کے مقابلہ کی تاب نہین لائیگا جمشید نے کہا تم
بہی اپنی تقدیر کی مین بہی یہی خیال کرتا ہون ضمار نیکوس نے کہا ای گیدی بس اب قسم و سوگند وغیرہ کو زبان سے نہ نکال اور اوسی مذہب الحاد پر قایم و مستقل رہ جمشید نے
کہا ای نابکار اسکا سبب مجہسے بیان کر تو کس وجہ سے کہتا ہے ضمار نیکوس نے کہا وہ سبب یہی ہے کہ تیری مقصد مین داخل ہوگئی مگر مین یہہ کہتا ہون کہ تو کس خواب گ مین آلودہ ہے
یعنی تو جس قرمساق کے زور خا پر دعوای خدائی کرتا تہا وہ بالیقین جہنم واصل ہوگیا جمشید نے کہا ای گیدی کیا بکتا ہے وہ قرمساق ابہی زندہ ہی بالفرض اگر مر جاتا یہہ
دوزخ و بہشت بالکل نابود ہوجاتے اور بقول تیری وہ گیدی مر گیا ہماری پاپوش سے مین اس لذت خداوندی دشنا ہوکر کسطرح آوے ایک لخت ترک کردون خبار جادو
نہین ہے منصبی مین اپنی قوت دست و بازو بر خداوندی کی دونگا اور آرزین اگر تو قرمساق بہی مر جائے تجہہ کو بہی تیری پروا نہین ہے القصہ شدید الشداد جہان پہلوان نے میدان
مین پہنچکر نعرہ مارا اور کہراق سے کہا باش ای حرامزادہ مغرور سگ جیا فقط دو گریہ بچون کی قتل کرنے سے اسقدر لاف و گزاف طول و طویل کرتا ای قرمساق شاید تو بہی
اپنے زعم مین پہلوانان سرداران کی برابر اپنے کو شمار کرتا کہراق زنگی نے دیکہا کہ آج عجب دیو پیکر سے مقابلہ کا اتفاق ہوا دیکہی انجام کیا ہوتا جہان پہلوان نے پوچہا ای دلاور

نے سنا ہے کہ اول تو سبیل کہ اب کہ طریق کا پابند تہا پہر تو ل اوس دین میں کیا نقص دیکہا ہے دیکہی کہ معز الدین کو دین کو تو فی قبول کیا اور اوسکی متابعت اختیار کی معلوم ہوا کہ تو معز الدین کے جمال با کمال پر فریفتہ ہو گیا تہا اس سبب سے اوسکی حلقہ اطاعت میں داخل ہوا پہر حال اگر تو دین لفظ پر نجاست سے باخوش ہے کہ ان شاہ کا دین قبول کر میں کہ ان شاہ تیری سفارش کرونگا شدید الشداد دلاور کہراق کی اسکے مونہہ پر تہوک دیا اور کہا ای ولد الزنا تو نہین جانتا ہے اوس دین مبین کو اختیار کیا کہ پردہ عالم پر اوس سے بہتر دین دیگر کوئی ملت و آئین نہین ہے ای نابکار آگاہ ہو کہ خیرخواہ و وفادار وہی نوکر ہے جو اپنے آقا کی نعمت کا عاشق صادق ہو پس میں بہی اپنی آقا جامع الصفا کا دلدادہ شیدا ہون کہراق نے شدید الشداد کے کلمات نہایت غضبناک ہوا اور شدت غضب سے مبہوت ہو گیا مثیل بانند ایک عمود پارہ کوہ بقوت تمام شدید الشداد کے سر پر مارا شدید الشداد نے اوس عمود کو باسانی رد کر دیا کہراق نے چند ضربات عمود اور شمشیر و تلوار شدید الشداد کے سر و گردن پر لگائیں جہان پہلوان نے وہ ضربات اسطرح دفع کر دیں جسطرح طفل خورد سال سے کوئی بازی کرتا ہے اوسوقت کہراق کی نظر مین عالم تیرہ و تار ہو گیا شدت غم و غصہ سے عمود و شمشیر کو ہاتہہ سے پہینکدیا اور شدید الشداد کے دست و گریبان ہو گیا جہان پہلوان نے کہراق کے ساق پا کو تہام کر مثل پر کاہ صدر زین سے اوٹہا لیا اور گرد سر چرخ دینے لگا مہراق برادر کہراق کو اس واقعہ کے دیکہنے سے تاب نرہی کسلئے کہ مہراق بہی ایک پہلوان زبردست قوی ہیکل ہے بتیابانہ عنان مرکب کو رہا کر دیا اور میدان میں پہونچکر شمشیر کشیدہ شدید الشداد کی مقابل ہو گیا اور بزبان کف آلود کہا ای ستم کیش مین تجہسے براستی کہتا ہون کہ میری برادر کہراق کو چہوڑ دے ورنہ یاد رکہہ مین تجہی اسی شمشیر خون آشام سے پارہ پارہ کر دونگا جہان پہلوان ہرگز اوسکی طرف مخاطب نہوا بلکہ کہراق کو زیادہ ترچرخ دینا شروع کیا بالآخر مہراق نے شدید الشداد جہان پہلوان کی دست چپ کی طرف سے وہی شمشیر آبدار بزور و قوت تمام شدید الشداد کے لگائی چنانچہ جہان پہلوان کی بازوی چپ مین خفیف زخم آیا مگر جہان پہلوان نے اوسی دست مجروح سے مہراق کی ساق پا کو بہی تہام لیا اور بدستور مذکور صدر زین سے اوٹہا لیا اور دونون نابکارونکو گرد سر چرخ دینا شروع کیا اوسوقت میدان کارزار مین عجب تماشا تہا ہر ایک لشکر سے آواز خندہ اور ہر طرف سے صدای تحسین و آفرین آنے لگی ضارنسکوس طلوعی نے جمشید سے کہا ای گیدی تجہ دمغرور شدید کی قوت دلاوری اور زور پہلوانی کو بچشم خود دیکہ جمشید نے کہا میں اوس شدید کی زور و قوت کو جانتا ہون تم دیکہنا کہ روز فردا مین بہی معز الدین سے اسیطرح پیش آونگا یا یہہ ہوگا کہ بضربات عمود دلی ورپی اوسکا سر پریشان کر دونگا ضارنسکوس و یوس نے کہا مجہی ہرگز یقین نہین کہ ایسا معاملہ پیش آئی جمشید نے کہا کل کا دن قریب ہے مین تجہی دکہا دونگا کیا ہوتا ہی اوسوقت تجہی یقین آجائیگا ضارنسکوس نے کہا خیر جو کچہہ ہوگا وہ ظہور مین آئیگا مگر مجہی اپنی فکر ہے کہ دیکہیں انجام کیا ہوتا ہے **الغرض** شدید الشداد نے اون دونون پہلوانون سے کہا ای کہراق و مہراق دیکہو اسوقت تم دونون میری ہاتہہ پر معلق ہو اور اجل معلق تمہاری سر پر سوار ہی اگر اب بہی تم اپنی طریق بد سے توبہ کر لو اور دین اسلام مین داخل ہو جاو البتہ تمہاری رہائی ممکن ہے ورنہ عنقریب تم اپنی مقر اصلی کو پہونچا چاہتی ہو دونون گمر سیہ دل نے صاف انکار کیا شدید نے کہا الحق ؎ گلیم بخت کسی راکہ بافتند سیاہ ٭ بآب زمزم و کوثر سپید نتوان کرد ٭ چار و ناچار دونون کو یکبار اسطرح زمین پر مارا کہ پوست و استخوان تک نظر نہ آیا اور اعضای بدن سرمہ سا ہو گئے اوسوقت جمشید کے طایر ہوش پرواز کر گئے شدید الشداد جہان پہلوان نے وسط میدان میں استادہ ہو کر بہ ہیبت و صلابت ایک نعرہ دلیرانہ ایسا مارا کہ اہل لشکر کے اعضا مین بدن مین رعشہ پیدا ہو گیا شدید الشداد نے کہا ای جمشید جہنم نصیب اگر کوئی پہلوان مرگ آرزو باقی ہو میدان مین بہیج کسواسطے کہ میرے دست و پا درد کرتے ہین علاوہ اسکے مین دیکہتا ہون کہ ابہی گوشہ جہنم بہی خالی ہے غرضکہ شدید الشداد کے تہدید سے جمشید نے بیس پہلوان یکتا و بہادر کہ ہر ایک اپنی وقت کا رستم و اسفندیار تہا ملازمان قدیم و جدید سے شداد کے مقابلہ مین بہیجی اور اون پہلوانو نسے کہا تم بہیئت مجموعی شداد کے مقابلہ مین جاو اور اسقدر ضربات عمود و شمشیر شدید الشداد کے سر و گردن اور پشت و پہلو پر مارو کہ اوسی دم لینے کی فرصت نملے اور اوس سے یہہ کہو کہ ای پہلوان ہم چند پہلوان آفاق اسواسطے آئی ہین کہ قرار واقعی تمہاری دست و پا کا درد رفع کر دین واقعی تمہارا دست و بازو کا درد رفع نہین ہوگا جبتک کہ ہم بیس نفر تمہاری قدر نکرین غرضکہ وہ بیس پہلوان بالاتفاق

بہی سیلاب مصری وبہرام زنگی والقوم مصری وطرسول دمشقی وصادوق نعیبی وعبد العزیز وعبد المروان وغیرہ میدان مین گئی اور شدید الشداد سے کہا ای
دلاور اگر کسی دوسرے کو اپنی مدد کے لئے تم طلب کرو البتہ ہم تمہاری دست وپا کا ورد بطرف کرین چنانچہ ہم اسی قصد وارادہ سے یہان آئی ہین جہان پہلوان
نے کہا ای نابکارو مین سوای خدای عزوجل کے کسیکو اپنی حمایت مین نہین بلاتا تم کیا ہو اگر جمشید کا تمام لشکر میرے مقابلہ مین آجائے مین تنہا اوسکے
استیصال کو کافی ہون اور خدای تعالی میرا حافظ ونگہبان ہے اوسوقت یعقوب حرانی ونہنگ مصری عیاران نامدار بہی معرکہ میدان مین موجود تہی شداد نے
کہا ای یعقوب قسم ہے تمکو صاحبقران اکبر کی سر مبارک کی تم کسیکو اہل لشکر سے میری مدد کو نہ پہنچانا مجہی خداوند کریم کے ظل حمایت مین
سپرد کردو مین ان نابکاران سیہ باطن سے تن واحد سمجہہ لونگا چنانچہ شدید الشداد نے کوئی حربہ ہاتہہ مین لیا نہ سپر فولادی پناہ کی تن تنہا اون نابکارون کے
انبوہ مین در آیا وہ زنگی عفریت بدمست کی مانند بہیئت مجموعی باحربہ ہای غیر مکرر ہر چہار طرف سے شدید الشداد پر حملہ آور ہوئی شدید الشداد جہان
پہلوان نے گردن کو ہمیز کیا اور دو نفر کو اون زنگیان سیہ درون سے گردن وگلو گرفتہ صدر زین سے اوٹہا لیا اور دونو کو بکلہ بکلہ اسطرح پکڑا تا کہ مغز پاش پاش
ہو کر ناک کی راہ نکل گیا بعد ازان دونون کے لاشون کو اس زور وقوت سے اون نابکارون پر مارا کہ چند سیہ درون اوسکی ضرب سے ہلاک
ہو گئے اسیطرح اور دو نفر کو صدر زین سے اوٹہا کر بدستور مذکور جہنم واصل کیا طرفۃ العین مین جملہ نابکارون کو نار جہنم سے داخل کر دیا اگرچہ شدید الشداد
کا جسم بہی جا بجا سے مجروح ہوا مگر فضل الہی اور تائید سبحانی سے سب کفار کو خاک معرکہ مین یکسان کر دیا اس مشاہدہ سے مردمان لشکر
کفار کا بند بند لرز گیا صاحبقران اکبر نے چند خوان زر سرخ وسفید معرکہ میدان مین جہان پہلوان کے فرق پر نثار کروای شدید الشداد نے بآواز
بلند کہا ای جمشید ملحد تو کیا استادہ تماشا دیکہہ رہا ہے میدان مین کسلئے نہین آتا مین باوجود اس کوفت وکسل کے بہی موجود ہون اگر کچہہ بہی تجہہ مین
بہادری ہے میرے سامنے آ ہنوز وقت بہی باقی ہے میدان مین قدم رکہہ ایک مفصل باہم زور آزمائی کرین جمشید نے کہا ای گبر میری
شان اس سے افضل تر ہے کہ مین مثل تیری پہلوان ادنی سے جنگ کرون تو اپنے آقا سے کہدے کہ روز فردا کفن بر سر بستہ میدان کارزار مین
قدم رکہی اور میرے مقابلہ مین آئی وہی تمہو وقدرت تیرے سر کا مشتاق ہے اور وہی شمشیر قدرت ولاد روانکے خون کی تشنہ لب ہے اور زمین
معرکہ ہم آغوشی کی آرزو مند ہے یہہ کہکر جمشید نے طبل بازگشت بجوا دیا اور بارگاہ مین داخل ہو گیا جملہ اہل لشکر اوسکے سخنان
مضحکات پر خندہ زن ہوئے اور اپنے خیام گاہ پر چلے آئے جمشید پلید نے پانچ روز جنگ وجدل کو موقوف رکہا اس عرصہ مین ورزش
ومحنت کرتا رہا اور جسقدر معجون القوت وشراب سحر باقی رہی تہی سب زہر مار کی علاوہ ازین ضار ملوس طلعی جسقدر اعمال سحر سے
آگہی رکہتا تہا اس عرصہ مین باعمال سحر اوس نابکار نے ایک شراب تیار کی جسکے پینے سے زور وقوت جمشید کا دوچند ترقی
پا جائے جمشید نے اس پانچ روز شب مین ورزش ومحنت کی اور شراب کے استعمال سے زور وقوت بہی بہم پہونچایا شب ششم
بارگاہ نکبت اثر مین جلوس کیا اور مردمان لشکر سے بار دگر وہی عہد وپیمان سابق کی تجدید کی کہ معز الدین کے قتل وہلاک مین کوتاہی
نکرنا جملہ کفار کہ دشمن جان اہل اسلام تہے بقسم وسوگند راضی ہو گئے بعد ازان جمشید نے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اور بآواز بلند کہا ای
حاضرین بارگاہ یہہ معرکہ جنگ آخرین معرکہ ہے ؎ ببینم کرا بخت یاری دہد ۞ کرا ذلت فاش وخواری دہد ۞ غرضکہ جسوقت لشکر
اسلام مین طبل جنگ کی صدا پہونچی صاحبقران نے فرمایا آج ہماری لشکر مین بہی جملہ نقارہای رزمی وطبل حربی یعنی کوس سلیمانی و
خورشیدی بجوادو چنانچہ حسب الحکم شاہی نقارخانہ مین یکبار نقارہ نوازون نے نقارہای سلیمانی وخورشیدی پر چوب دی
اوسوقت تمام میدان معرکہ مین ایک زلزلہ پیدا ہو گیا اور صدای طبل وکوس کا زمین کا زہرہ آب ہونے لگا ؎ خروشیدن طبل
وغرندہ کوس ۞ ہمیکرد بر رعد غران فسوس ۞ ز غریدن کوس عبرت سرا ۞ زمین گشت سیکاہ گردون زجا ۞ تمام شب دلیران
جنگجو کو آراستگی سلاح ویراق مین گذری اور کسیکی چشم خواب راحت سے آسودہ نہوئی راوی شرارہ ریز حکایت ۔

واقف شوی اگر ز رتو آسطح جہان گر آگہی ❊ کہ چون روز دیگر عید آفتاب ❊ برآید برین عالم انقلاب ❊ فلک افلاک شد بشارت رسان ❊
باہل زمین خاصہ با مومنان ❊ کہ ای دوستان خدای جہان ❊ بریدہ شد نہای این کافران ❊ شمارا بود مژدہ ای اہل دین ❊
کہ امروز گردید نصرت قرین ❊ چہ ملحد چہ کافر قتیل شماست ❊ بجیبا اثر جز این شماست ❊ شمارا چو توفیق حق یاور است ❊
بدست شما قتل ہر کافر است ❊ بہ تیغ شہنشاہ خورشید سیر ❊ نجمشید باشد نہ بگران غیب ❊ دلیران ازین مژدہ خرم شدند ❊
روان سوی میدان کین آمدند ❊ کلاہی نظامی عالیجناب ❊ در اینجا مناسب بود با کتاب ❊ خراسیدن لاجوردی سپہر ❊
ہمین کرد برگشتن ماہ و مہر ❊ میندار کز مہر با زنگ نیست ❊ سراپردہ این چنین سرسری است ❊ درین پردہ بگذشتہ بیکار نیست ❊
سررشتہ بر پا پدیدار نیست ❊ نہ زین رشتہ سر میتوان تافتن ❊ نہ سررشتہ را می توان یافتن ❊ سخن مختصر چون دو فوج و سپاہ ❊
سوی یکدگر آمدہ کینہ خواہ ❊ خشک برگذرگاہ کین ریختند ❊ نقیبان خروشیدن انگیختند ❊ تزک بر تزک سو بسو در شتاب ❊

نہ در دل سکونت نہ در دیدہ خواب ۔ القصہ صاحبقران اکبر نور دیدہ حضرت خیر البشر با جاہ و جلال مع سلاطین ذوی الاقتدار و امرایان نامدار و پہلوانان نصرت شعار و دلاوران دشمن شکار سمند جہان پیما پر جو نسل سمند مرصع تن سے تہا اور ہر ایک خط و خال اوس طاؤس زرین بال کا مثل آفتاب درخشان تہا سوار ہوکر قلب لشکر مین پہونچا اور چتر یاقوت کی سایہ مین استادہ ہوا اول صفوف لشکر کو آراستگی دی —

صف بستن صف میمنہ ساز کرد ❊ ز تیغ اژدہا را دہن باز کرد ❊ صف میسرہ ہم برآراست چپ ❊ یکی کوہ گفتی ز پولاد رست ❊
جناح انچنان بست در پیشگاہ ❊ کہ پوشیدہ شد روی خورشید و ماہ ❊ ز قلبی کہ چون کوہ پولاد بود ❊ پناہندہ را قلعہ آباد بود ❊
سلاح و سلب داد خواہندہ را ❊ بقوی کرد پشت پناہندہ را ❊ ز چپ و راست آراست از رنگ تیغ ❊ چو آرایش گلبن از اشک میغ ❊
پس و پیش را کرد چون خارہ کوہ ❊ برانگیخت قلب ثریا شکوہ ❊ چو از ہر دو سو لشکر آراستند ❊ یلان سو بسو ہرد می خواستند ❊

سپاہ است و رایت بگردون زنی . آن چشم جہان و در رشنائی ❊ تا اوسطرف جمشید ملحد اپنے نشہ دعوی باطل مین بدمست اور جوش زور و قوت جہان داری و پہلوانی مین مغرور بطمطراق و استکبار تمام تخت قدرت پر سوار مع گبران حلقہ فگن و دلاوران گردن شکن و سلاطین پرخشم و کین قلب لشکر مین آکر استادہ ہوا اور صفوف لشکر کو مثل دیوار ہای آہنی راست و درست کیا بعد ازان ایک عیار کو بلا کر حکم دیا کہ جملہ بہادران و دلیران لشکر کو آگاہ کردے کہ آج خداوند جمشید بذات خاص جنگ و حرب کا قصد و ارادہ رکہتا ہے راوی کہتا ہے کہ جمشید نے ایک کلاہ تیار کی تہی اور اوس کلاہ پر جواہر گران بہا اور مروارید کلان نصب و آویزان کئے تہے جس روز کہ خود معرکہ کارزار مین جاتا تہا کلاہ مذکور عیار کو دیتا تہا کہ وسط میدان مین جاکر بالاے آسمان پہینکدے اس حرکت سے اوس احمق مطلق کی غرض خاص یہہ تہی کہ مردان لشکر جمشید کی سپہ اندازی سے آگاہ ہوجائین وہ عیار بدستور مذکور کلاہ کو پہینکتا اور پہر جمشید کے حوالہ کر دیتا تہا اس مرتبہ بہی جمشید نے وہی حرکت مضحک کی مگر اتفاقات قضا و قدر سے وہ کلاہ دا سدفعہ زمین پر گری اور ایک مروارید کلان گران آن سے شکستہ ہوگیا جمشید اس واقعہ سے نہایت متوہم و آزردہ ہوا خصوصًا اس دیوس کہ اوسوقت ششدر و متحیر مثل صورت دیوار استادہ تہا اور اوس لعین کے ہوش و حواس مطلق بجا نہ تہے اس فال بد کو جمشید کی شکست پر محمول کیا اوس دیوس کو یقین کامل ہوگیا کہ اس سپہ اندازی مین جمشید کی خیر نہین ہے خواہ جمشید مجروح ہو یا معرض قتل مین آئے کوئی نکوئی واقعہ ضرور ظہور مین آنیوالا ہے بلکہ اور سلاطین بہی اس فال بد کو ایسا ہی سمجہے الغرض جمشید نے اپنے دل کو ہر طرح تسلی دی اور بدو یا خداوند طبیعت مجبور ہوکر تخت سے اوترا اور اسپ کتل پیکر نام پر سوار ہوا اور مرکب کو جولان دیتا ہوا میدان کا عزم کیا ❊ قضا مین داخل در بیار بہ متقابل باد و بہم کارزار ❊

فلک خستہ میکرد بر مردنش ؛ بآن یاوہ گوئی و گند خوردنش
غرض چونکہ آن بیحیای پلید ؛ زصفت تا بسر نصف میدان رسید
ولیکن بقوت بکردار دیو ؛ شد از نعرہ اش دست کین سخت ریو
کہ ای ہمسر من بمیدان خرام ؛ کہ معلوم گردد ز ہر یک مقام
ازین نامداران نصرت قرین ؛ بجز تو نخواہم بمیدان کین
ہمین گرز خارا شکن سینہ کوب ؛ کہ آن گرز رامی شناسی تو خوب
چہ استادہ ای شہہ نامدار ؛ شتابی کن و در بمیدان بیار

سلاطین و کفار ازین اندر جلو ؛ بدل جملہ گویان پرستش نمود
یکی نعرہ زد آن سگ بد صدا ؛ کہ شد عرعر خران زو ہوا
چنان انکہ صدا زو بصاحبقران ؛ ز راہ تکبر بصد عز و شان
بہ بینیم از ما بلندی کراست ؛ تنومندی و ارجمندی کراست
وگر با تو خواہم کہ یکرو کنم ؛ درین معرکہ کار یکسو کنم
بدست من اینک ببین و بگیر ؛ ز تیغ قضا خود شدہ چین د بہیر

القصہ جمشید لعین نے وسط میدان مین پہونچکر سلاطین ہمراہی کو معذرت رخصت کیا اور بعزور و نخوت تمام اشتلم کنان ولاف گویان صاحبقران اکبر کو اپنی مقابلہ مین بلایا او سطرف صاحبقران گیتی ستان حلقہ فگن گوش گردان وگردن کشان بندہ برگزیدہ حضرت داور شہنشاہ بحر و بر صاحبقران اکبر سلطان واجب التعظیم شاہزادہ معز الدین ابو تمیم اوس گبر مغرور و بدمست کی لاف زنی و یاوہ گوئی سے اسقدر آشفتہ ہوا کہ شدت قہر و غضب سے رنگ رخسار گلنار ہوگیا یکبار پشت مرکب سے جدا ہوا اور شاہ سراجی سے اجازت میدان حاصل کی اول بدست حق پرست تنگ سمند جہان پیما کو چست کہینچا اور بار دگر توسن پر سوار ہوکر سوی میدان خرامش فرمای سلاطین و امرای عالیقدر و عیاران صاحب خنجر ہمراہ رکاب سعادت نصاب ہوے

چوان شہسوار شہہ نامور ؛ برآراست خود را بتاج و کمر
بپوشید خفتانی از کرگدن ؛ ہیکل بپا راستین تا بدن
درخشان یکی تیغ چون چشم گور ؛ بیلارک و در و رفتہ چون پای مور
سنان کش یکی نیزہ ای ارش ؛ تاب جگر یافتہ پرورش
کلاہی ز پولاد چینی بر سرش ؛ کہ گوہر بہ سنگ آبدار گوہرش
روان کرد رخش عنان تاب را ؛ برانگیخت چون آتش آن آب را
بگرد سمندش ز سلاطین ہجوم ؛ چو پیرامن ماہ تابان نجوم
شجاعان رستم توان ہر دیار ؛ استادہ ہمین بر یمین و یسار

سلاح تاک وار ترتیب کرد ؛ بجوشن پا ز تیغ ترکیب کرد
یکی خود پولاد آئینہ فام ؛ نہاد از بر فرق چون سیم خام
یکی و داغ رخشندہ چشمہ دار ؛ کہ در چشم آید یکی چشمہ دار
حمایل یکی تیغ ہندی چو آب ؛ بگوہر تر از چشمہ آفتاب
بر او بیختہ تا ہمی زہر دار ؛ بوقت زدن تلخ چون زہر مار
برقص آمدہ اسپ زیر عنان ؛ ہوا بستہ از راہ رنجیدگان
بلاان مرصع کمر بستہ ؛ بخدمت ہمہ دستہا بر کمر

الحاصل شاہ سلیمان قدر نے عنان توسن کو روکا اور جملہ سلاطین و امرایان والا قدر کو معذرت تمام رخصت فرمایا اور توسن پری نژاد کو جو ہیر کی توسن برق رفتار شعلہ جہندہ کی مانند گرم رفتار ہوا

یکی مرکبی چون شہاب اژدہی ؛ فروزان ز برج شرف کو سکہ ؛ بجستن چو برق و برفتن چو باد ؛ ہمانا کہ از برق و وز باد زاد ؛ نسیمی رسیدی اگر بر سرش ؛ زمین سوختی از شرار سمش ؛ ز ہر سو بر آمد غو عسر بوا عنبریو ؛ سلیمان روان شد بہ پشت پری دیو

ہرگاہ صاحبقران گیتی ستان حریف کی مقابل معرکہ کارزار مین پہونچا ہیبت و سطوت جہانبانی سے جمشید کے اندام مین رعشہ پیدا ہوگیا اوس روز صاحبقران اکبر نے اکثر آلات حرب زیب تن فرمائی تھی اور اکثر آلات سنگین مثل گرز رستم وغیرہ بیشتر ایک عرابہ پر رکھوا کر جنگ گاہ مین بہیجدی تھی غرضکہ شہریار نامور نے وسط میدان مین جاکر ایک نعرہ اللہ اکبر یا اسد اللہ الغالب ایسا جگر سے کہینچا کہ تمام کوہ و صحرا صدای نعرہ گردون شگاف سے لرز گیا اور باین مضمون رجز خوانی شروع کی

منم کز تیغ و تیر و خنجر و گرز و کمند مین ؛ جم و اسفندیار و رستم و اسکندر و دارا ؛ بخون غلطد بخاک افتد بگرید غم خورد نالد ؛ ز درد سینہ و پشت و سر و دست و رو و پا ؛ شہ صاحبقران سلطان عالیشان معز الدین ؛ کہ از بیم فتد آہن دلان را لرزہ در اعضا ؛ بعد ازان مرکب کو مہمیز کیا اور اسطرح تگاور برنگا ور حریف کی مارا

کہ چند قدم حریف کے مرکب کو پس پا کر دیا جمشید پھر اپنی مرکب کو اوسی مقام پہ لے آیا اور ایک ساعت عالم سکوت مین صاحبقران اکبر کیطرف
حیرت زدہ ہو دیکھتا رہا بالآخر کہا اے شہزادہ معز الدین مجھے یقین کامل تہا کہ تو میری ضرب محو و قدرت کے ترس و بیم سے ہرگز میرے مقابلہ
کا قصد نہین کریگا مگر آفرین ہے تیرے دل و جگر اور شجاعت و دلیری پر باوجود ضرب سخت اوٹھانیکے پھر میدان کارزار مین آیا اور میرے
مقابلہ مین آمادہ جنگ ہو گیا شاید وہ ضرب قدرت تیرے دل سے سہو و محو ہو گئی کہ کسیطرحکا خوف و ہراس تو نے نکیا صاحبقران اکبر نے
بلب تبسم پھر فرمایا اے احمق زنگی بچہ تو کس مرتبہ کا خر بیدم ہے کہ تجھسے کوئی شخص خوف و اندیشہ کرے اے بیوقوف معلوم ہوا کہ تو بھی اپنی کو
مردان تہور شعار کی ذیل مین شمار کرتا ہے اے نامرد جہان اپنی چشم کور سے دیکھ کہ تو بذات خود کونسی سرمایہ زور و قوت رکھتا ہی کسیطرحکا
جوہر مردی و مردانگی تجھ مین پایا جاتا ہے پھر تو با این مفلوکی شیران بیشہ شجاعت و دلاوری کی ہمسری کرتا ہے اے سگ خارشتی تجھے
یاد ہی کہ تیرا شیوہ ہمیشہ ساحران لعین کی خانہ مالی کا رہا ہی اور تو نے فقط ساحرونکی امداد سے جمشید نام پایا ہے ورنہ تو اصل مین ایک
زنگی سیاہ رو کا بچہ ہے جمشید نے کہا اے شاہزادہ یہہ قول تمہارا محض غلط ہے ہمنے کس ساحر کی امداد سے رونق پائی اوسکا نام بتاؤ بلکہ مین
ہمیشہ ساحرون پر لعنت کرتا رہا ہون صاحبقران اکبر نے فرمایا اے کیدی دروغگو اول تیرا اوستاد قرمساق ضار منکوس دیوس ساحرون کی
پشم موجود ہے جو تیری رونق کا بانی مبانی ہوا ہے دوسرا تیرا معاون عنقریب اسی میدان مین ظاہر ہوا جاتا ہے جمشید نے کہا اے شاہزادہ
ایسا کلمہ دروغ زبان سے نہ نکالو میرا اوستاد دبنہاد اکبر و حکیم با دانش و علم ہے اوسے سحر و ساحری سے کیا سروکار صاحبقران اکبر نے
جمشید کے مونہہ پر تہوک دیا اور فرمایا اے مردک ہمارے سامنے صاف و صریح انکار کرتا ہے اوس نطفہ شیطان ضار منکوس کے ہمیشہ سحر و ساحری
مین اوقات گذری ہے اوسی اہل حکمت سے کیا نسبت استغفر اللہ وہ نطفہ شیطان کوئی اس طریقہ عالیشان کی پشم خایہ کی برابری بھی
نہین کرسکتا یہہ مرتبہ عالی اونہی نخبہ صفات برگزیدہ حق پر ختم ہے ضار منکوس حرامزادہ حکما کی ادنی غلامونکی مرتبہ کو بھی نہین پہونچتا یاد رکھے
اونہین تو یاد کر کہ معجون القوت کس حکیم کی بنائی ہوئی تہی جو تو نے زہر مار کی اور یہہ زور و قوت تو نے حاصل کیا اب تو ان باتونسے انکار
کرتا ہے اور انکار بھی ایسا گویا ان حرکات سے پاک ہے جمشید نے کہا جسقدر تم نے بیان کیا محض غلط اور بے اصل ہے وہ معجون حکیم
طبعی کے نسخہ طلسم کی بنائی ہوئی تہی صاحبقران نے فرمایا بس یاد رکھ کہا ہم اوسکا حال اصلی بخوبی معلوم ہے حکمای والا قدر کا یہہ شیوہ نہین کہ وہ
ایسی شی مجنس تیار کرین وہ اوسی مردک کور چشم تیرے اوستاد بدنہاد کا سلوک تہا کہ تجھے دانستہ کہلایا اسکی علاوہ یہہ مکروہی باطل جو تو نے
اختیار کیا ہے اسکا سبب اصلی کیا تہا جمشید نے کہا کہ مین کچھ شبہہ نہین کہ ہر ایک شی خداوند طبعیت مجردہ کا ظہور ہے اس صورت مین واقعی ہر ایک
شے خداوند طبیعت ہے اوسی خداوند نے مجھے اپنی فرزندی مین قبول کیا اور بعالم ظاہر اپنی ظہور قدرت کیواسطے اپنا سجدہ شہادت بھی عطا فرمایا بلکہ فقط
لفظ خداوندیسی ممتاز کیا کہ مردمان گمراہ عالم کو اپنے سجدہ کی ہدایت و دلالت کرون صاحبقران اکبر نے فرمایا اچھا یہہ بتا کہ تیری داغ پیشانی کی کیا
اصلیت ہے اور اوسکی تاثیر کی علت غائی کیا ہے کہ بغور دیکھنے اوس داغ کی نظارگی تجھے سجدہ کرتا ہے جمشید نے کہا وہ بھی خداوند طبیعت مجردہ کی عطائی خاص
کی ایک علامت ہے صاحبقران نے پوچھا اب اوس داغ ظلمت کا اثر دفعتاً کسطرح مفقود ہو گیا اسکا کیا سبب ہے جمشید نے کہا ایسا معلوم ہوتا کہ خداوندکی تقدیر
مین شاید کچھ ناگہانی آگئی تہی اصلی ہر ایک تقدیر کا اثر بھی ضعیف ہو گیا اب میرا قصد ہی کہ مین بار دگر تقدیر مین تازگی پیدا کرون ورنہ اے زمین خداوند بھی کوئی
شے جدید مجھے عطا کریگا صاحبقران اکبر اوس بے حیا کی کلمات مزخرف پر خوب ہنسا اور فرمایا اے قرمساق کاذب بے غیرت جہان یہ اپنی
تمام حقیقت مجھسے سن وہ تیرا خداوند کاذب مکار جادو تہا کہ تیرا رفیق ہوا اور یہہ تمام تماشا اوسنے اعمال سحر سے بنا کر تیرے حوالہ کی تہین جسکے
سبب سے تو نے یہہ دعوای بلند کیا اور خشید یعنی نقارہ شادمانی بجایا یہہ تمام فساد برپا کیا ہوا اوسی شقی ازلی کا تہا فضل الہی سے اوس نطفہ شیطان کا
قلع و قمع ہو گیا ہر گاہ جمشید نے یہہ احوال اوستاد اوس مردک کا رنگ رخ کافور ہو گیا بلکہ جمشید کے بند بند مین رعشہ پیدا ہو گیا صاحبقران اکبر سے پوچھا

ای شاہزادہ علوی نسب سچ تہا یہہ راز تجہپر کسطرح ظاہر ہوا صاحبقران اکبر نے فرمایا ہمکو موکلان بارگاہ صمدیت نے اس راز و اسرار سے
آگاہ کیا ہے اس اثنا مین یعقوب حرانی وہ قفس ہاتہہ مین لیکر پہونچا جسمین وہ شیطان مجسم یعنی خنار جادو بشکل ابابیل مقید تہا یعقوب نے
اوس قفس کو بلند کیا جمشید نے بنظر غور دیکہا اور متحیر ہوا اور دل مین کہا معلوم نہین کہ یہہ کیا معاملہ تازہ ہے جو یہہ عیار اس جانور کو بار بار کہتا
یہہ حال از علت نہین ہیچ بالآخر صاحبقران اکبر سے پوچہا ای دلاور یہہ کیا مسخرگی و استہزا ہے کہ یہہ عیار طرار خداوند کے ساتہہ خرچ کرتا ہے
صاحبقران اکبر نے فرمایا کیا مضایقہ ہے آخر وہ تیری خواہر شکین طرہ کا شوہر ہے اور تو اوسکا برادر زن ہی تیرے ساتہہ جسقدر استہزا کرے
شایان ہے ای گبر ہی معلوم ہوتا ہی تیری زبان شاید گنگ ہے کہ تو خود اوس عیار سے نہین پوچہتا جمشید نے کہا میری شان اس سے
رفیع تر ہے کہ مین ایک ادنی ہاجی عیار سے ہمکلام ہون یعقوب حرانی نے بار دگر اوس قفس کو دکہایا اور کہا ای جمشید بچشم کور دیکہہ کہ یہہ تیرا
خداوند کوئی ہی کہ بارہا تو نی اوسے سجدہ کیا ہے اور اکثر صحبت تخلیہ مین اوس سے ہم بغل ہوا ہے اب وقت آخری مین بہی ایکبار تو اسی
سجدہ کرلے کہ خداوند گوشہ جہنم مین تجہی کوئی جائی لائق عنایت کرے جمشید نے یعقوب کیطرف سے موتہہ پہیر لیا اور صاحبقران اکبر سے کہا ای
شاہزادہ معزب زمین آگاہ ہو کہ آج مینی قسم سخت کہائی ہے کہ جب تک معاملہ جنگ کو یکسو نکرونگا تجہسے دست بردار نہین ہونیکا صاحبقران
اکبر نی فرمایا ای گبر ہی بس یہی سمجہہ لے کہ مینی بہی اپنے دل مین عزم بالجزم کیا ہے کہ جب تک تجہی نار جہنم سے ملحق نکرونگا رزمگاہ سے ہرگز قدم باہر
نہین رکہنیکا جمشید نے پوچہا اب یہہ فرماؤ کس قسم سے جنگ و حرب کرنیکا ارادہ ہے صاحبقران نے فرمایا جو قسم تجہی بہتر معلوم ہو تو وہی
اختیار کرلے مین ہر صورت سے موجود ہون جمشید نے کہا میرا یہہ ارادہ ہے کہ اول مین اور تو باہم نیزہ بازی کرین دیکہین کچہہ مقصود حاصل
ہوتا ہے یا نہین اسکے بعد جنگ شمشیر اور پہر جنگ کشتی اور زور آزمائی کرینگے اگر اس کشش و کوشش مین بہی مطلب نہ نکلا اوسوقت عمود بازی کی نوبت آئیگی
صاحبقران اکبر نے فرمایا بہر صورت آج تو اپنی دل کا ارمان نکال لے مین فضل الٰہی سے ہر ایک فن اور ہنر مین موجود ہون غرضکہ جمشید خوشوقت ہوکر
آمادہ جنگ ہوگیا اور نیزہ خطائی کہ بصورت افعی تہا ہاتہہ مین لیا اوسطرف صاحبقران اکبر نے بہی نیزہ دو سر کو ہاتہہ مین سنبہالا اور حرب
برق دم صبا رفتار کو گشت دیا توسن خوشخرام کا یہہ حال تہا کہ ادہر صاحبقران اکبر کے وہم مین خدشہ گذرا ادہر توسن کے دل مین نقش ہوا
وہی حرکت کی جو اکبر کے وہم مین تہی غرضکہ دونون دلاور نیزہ وری مین مشغول ہوگئے اور دو ساعت کامل ایسی نیزہ بازی کی کہ دوست و دشمن کی زبان سے
صدای تحسین و آفرین نکلی ہے ہر دو دلاوران خم افگندند ٭ نیزہ در نیزہ ہم افگندند ٭ ہر دو را آتش از سنان می جست ٭ ہرچہ این میکشاد آن می بست
آخرکار صاحبقران اکبر نے طعن ستم مین ایک ضرب نیزہ اوس گبر مغرور کے وسط نیزہ پر اس زور سے لگائی کہ حریف کا نیزہ مثل تیر شہاب ہاتہہ سے
نکل گیا دونون لشکرون سے آفرین اور مرحبا کا شور بلند ہوا اوسوقت جمشید کو بہی ایک گونہ خفت حاصل ہوئی یعقوب حرانی مع قفس برابر استادہ تہا بی اختیار
ہنسا اور کہا ای جمشید تف ہے تیری ریش پر ایسی ہنرمندی پر دعوی خداوندی کرتا ہی ای گبر ہی ایکدم بہی نیزہ کو ہاتہہ مین قایم نکرسکا جمشید کو یعقوب کا
طعنہ سخت ناگوار گذرا صاحبقران اکبر سے کہا ای معزالدین معلوم ہوتا ہی کہ تو نے بہی کسی ساحر سے مدد لی اور یہہ جانور اوسی ساحر نے اعمال السحر سے بنا کر دیا ہی جو
یعقوب موقع حرب و ضرب پر لئی ہوئی تیری برابر استادہ ہی مین جانتا ہون کہ اسی سبب سے تو نیزہ وری مین مجہپر غالب آیا صاحبقران اکبر نے فرمایا ای نابکار
خاطر جمع رکہہ عنقریب اس جانور کی حقیقت تجہپر بلکہ جملہ حاضرین معرکہ پر ظاہر ہوجائیگی ای گبر ہی آگاہ ہو کہ یہہ جانور خنار جادو تیرا مربی ہے اوسکا سحر تیرے واسطے ہی نہ کہ
میرے لئی ای حرامزادہ تو نہین جانتا کہ مسلمان سحر و ساحر دونون پر لعنت کرتے ہین اور یہہ بہی تجہی یاد رہی کہ اب قدرت سحر و ساحری تیرے لئی ای لعین مین مطلق نہین ہی
قریب ہے کہ تم دونون یعنی بندہ و خداوند بہم پیش اپنے مقر اصلی کو پہونچنے والے ہو جمشید پلید نے بشدت قہر و غضب شمشیر آبدار برہنہ کی [illegible]
کہنچی صاحبقران اکبر اوس شمشیر کے حال سے واقف و ماہر ہوگیا تہا کہ ہنوز اثر کسیقدر اوس مین باقی ہی پہر فولادی کو بنیاد نکیا بلکہ شمشیر [illegible]
ہاتہہ قوی تہی نیام انتقام سے نکالی اور اوس تلوار طلسمی پر اوس شمشیر [illegible] کی ضربات شمشیر لگانی شروع کین

مگر صاحبقران اکبر نے تمام ضربات اوسی تلوار پر اسطرح دفع کین کہ ہر بار جمشید کی شمشیر عرقندی شکستہ ہو جاتی تہی آخر کار ضربات متواتر سے اوس ملحد
کی شمشیر مثل ارہ کی ہو گئی مگر شمشیر جہان کشا پر بسبب اعمال طلسم خطناک نہ آیا اور اپنی حالت اصلی پر رہی اوسوقت جمشید نے ایک آہ سرد ناک جگر سے
کہینچی اور دل مین کہا افسوس صد ہزار افسوس ایسا طالع بلند اور اقبال ارجمند مجہی نصیب نہوا کہ ایسی شمشیر نادر روزگار میری ہاتہہ بہی آتی بالآخر اوسی غم
و غصہ مین شمشیر کو زمین معرکہ پر پہینکدیا اور حیرت زدہ استادہ ہو کر صاحبقران اکبر کی صورت دیکہنی لگا اوسوقت یعقوب حرانی عیار نامدار نے قفس کو
کہولا اور خنار نابکار کو باہر نکالا بعد ازان ایک رشتہ اوسکی کمر مین ڈالکر یا ننامرغ دست آموز کی اپنے ہاتہہ پر اوسی بٹہایا وہ نابکار یعنی خنار
جادو اگرچہ اوسی صورت طایری مین رہا لیکن اوسکی زبان کسیقدر گویا ہو گئی ہرگاہ خنار جادو نے دیکہا کہ جمشید کی شمشیر بصورت ارہ ہو گئی اور
جمشید نے اوس شمشیر کو زمین پر پہینکدیا اور اوس ملعون نے ایک آہ حسرت ناک جگر سے کہینچی اور اپنی مرگ پر یقین ہو گیا اور کہا اے جمشید خبردار زینہار
ہرگز ترس و ہراس کو اپنی دل مین جگہہ نہ دیجو جبتک کہ تیری دست و بازو مین قوت رہے جنگ سے دست بردار نہونا خواہ تو ہلاک ہو یا حریف
پر غالب آئی بہر حال الطاف خداوندی کا امیدوار رہ زیادہ برین نیست کہ تو قتل ہو جائیگا مگر یاد رکہہ کہ خداوند ابلیس تیرے مراتب کو بلند کردیگا
اور اپنی درگاہ کا مقرب خاص بناویگا اے جمشید خاطر جمع رکہہ مین عنقریب خداوند ابلیس کے پاس جا نیوالا ہون تیری شفاعت ضرور کرونگا بلکہ
تیرے آنیکا منتظر رہونگا اے جمشید مین تجہی مژدہ دیتا ہون اگر تو حریف پر غالب آجائی فہو المراد ورنہ یقین کرکہ تو مقرب درگاہ ابلیس ہو گیا کیا معنی
کہ درگاہ ابلیس مین دوسرا کوئی تجہسے زیادہ تر مقرب خاص نہین ہے اور یہہ بہی یاد رکہہ کہ کائنات مین عزیز از دین ابلیسی کوئی دین بہتر و خوشتر
نہین ہے تو ہرگز اس دین سے منحرف نہونا غرضکہ اوس کافر نے ایسے سخنان موثر باواز بلند جمشید کو سنائی کہ جمشید کے دل مین نقش کالحجر ہو گئی
اگرچہ جمشید نے اسوقت تک اوس لعین کو نہین پہچانا لیکن خنار منکوس و لیوس سمجہہ گیا کہ یہہ وہی ساحر بیدین خنار جادو ہے کہ بصورت ابابیل اسیر
ہو گیا ہے راوی کہتا ہی کہ اسوقت ابلیس پلید بہی بذات خاص اکمر و تہبل و شکیل کی وضع مین جمشید ملحد کی نظرون مین جلوہ گر ہوا تہا اور
وہ سخنان تاثیر بخش خنار جادو کی زبانی جمشید کو سنوائی تہی اور زیادہ تر کفر و ضلالت پر اوس ملحد کو آمادہ کردیا آمدیم برسر مطلب
جمشید اون کلمات کو سنکر کسیقدر مطمئن ہوا اور حواس گم شدہ فراہم ہو گئی باردگر صاحبقران کا گلہ گیر ہو گیا صاحبقران اکبر بہی خانہ زور مین در آیا
بالآخر دونون گبر تلاش کشتی مین مصروف ہو گئی راوی کہتا ہی کہ جمشید پلید کے دست و بازو مین بہمہ وجوہ زور و قوت اصلی و خارجی اسیقدر
رکہتا تہا کہ تین شبانہ روز صاحبقران اکبر سے بہر دی و مردانگی زور آزمائی کرتا رہا روز چہارم جمشید کی دست و بازو سے زور طاقتی مطلق جاتا رہا
بلکہ طاقت اصلی مین بہی کمی ہونی شروع ہو گئی یہانتک کہ تمام اعضای بدن مین سستی و کاہلی پیدا ہو گئی بالآخر جمشید بکبار جنگ سے علیحدہ
ہو گیا اور صاحبقران سے کہا اے شاہزادہ معز الدین مینے دیکہہ لیا کہ ہنوز تیرے دست و بازو مین تاب و توان باقی ہی اور اس تلاش زور و قوت
مین مقصود بہی حاصل نہین ہوا اب مین چاہتا ہون کہ چند ساعت موافق اقرار عمود بازی شروع کرین تعجب نہین کہ معاملہ جنگ یکسو ہو جائی لیکن
ایک شرط میری تم منظور کرلو یعنی ضرب عمود پہلی مین لگاونگا ہرگاہ سات ضرب متواتر مین لگالون اور حرارہ قاتل نہو اوسوقت تمہاری ضرب
کی نوبت آئیگی اسیطرح تم سات ضرب لگانا راوی کہتا ہی کہ جمشید نے یہہ شرط اسواسطے کی تہی کہ وہ ملحد اپنے زعم باطل مین وہی
معاملہ سابقہ سمجہی ہوئی ہے کہ زمین مطلسم پر حریف کو لیجا کر بدستور اول عمود قدرت سے ہلاک کرونگا اور اس معاملہ سے بیخبر ہے
کہ آثار سحر ایکدفعہ کی باطل ہو چکے ہین اگر کسیقدر باقی ہین وہ اسقدر نہین کہ صاحب باطل السحر پر کارگر ہون علاوہ ازین جمشید کو یہہ بہی خبر نہین ہے کہ قبل میری مرگ کے خنار جادو
ہلاک ہوگا پہر آثار سحر کسطرح قایم و بحال رہینگی غرضکہ اوس نابکار کو یقین ہے کہ ہنوز عمود قدرت مین وہی تاثیر اول باقی ہی کہ اوسکی ضرب کو پناہ نہین ہے مین ایک ہی
ضرب مین معز الدین کا کام تمام کرونگا اگر معز الدین ضرب اول مین بچ گیا البتہ ضرب ثانی تم مین ضرور وہ خاک معرکہ مین ملادونگا اور باالفرض والتقدیر
اگر ضربات پی ہم مین بہی سلامت نکل گیا پہر نوبت جنگ نیزہ و شمشیر شروع کرونگا دیکہون کہانتک میری ضرب و دست سے سلامت رہتا ہی

غرضکہ ایسی خیالی پلاؤ دل مین پکا کر اوس بلید نے صاحبقران سے شرط کی اور صاحبقران اکبر نے بمقتضای شجاعت و دلیری اور از راہ مروت
جبلی شرط مذکور کو منظور فرمایا اور جمشید سے کہا کچھ مضایقہ نہین ہے جسقدر تیرے دل مین ارمان اور حوصلہ باقی ہی تو نکال لے اور جب تک تیرے
دست و بازو مین طاقت رہی ضربات عمود لگا کہ تیرے دل مین کوئی آرزو باقی نرہجائے جمشید مین تجھے اول ہی آگاہ کئی دیتا ہون کہ تیری رگ
و اجل آ پہونچی ہے قریب ہے کہ تو نار جہنم سے داخل ہونی والا ہے جمشید نے یہہ کلمہ سنکر کہا ای شاہزادہ مین چاہتا ہون کہ آج کی شب مجھے مہلت دو
کہ مین کسیقدر کسل و تکان سے آسودہ ہو جاؤن کسواسطے کہ تین شبانہ روز اسی کشش و کوشش مین مجھکو گذر گئی ہین اس صورت مین آدمی کو ایک
لمحہ آرام بھی کرنا ضرور ہی تم بھی آج کی شب آرام لے لو کل پھر ہم ہین اور یہی معرکہ ہے سمجھ لیا جائیگا صاحبقران نے فرمایا ای جمشید اول تو نے یہہ
اقرار کیا کہ جبتک معاملہ جنگ یکسو نہو گا حرب و ضرب سے مین دست بردار نہین ہونیکا اب مین مناسب نہین سمجھتا کہ بغیر یکسوی معاملہ میدان جنگ سے بقصد آرام چلا جاؤن
اور بہ ندامت و انفعال بارگاہ مین آرام کرون ہرگز مجھے منظور نہین ہے جمشید نے کہا ای شاہزادہ اگر تم بارگاہ مین جانا معیوب سمجھتے ہو پس اسی میدان رزم مین خیمہ
استادہ کروا لو اور تمام شب براحت و آرام بسر فرماؤ مین بھی اسی مقام مین شب گذار دونگا غرضکہ جمشید نے صاحبقران اکبر کو ایسا شرمسار کیا کہ اوس معدن اخلاق
و مروت نے مجبور ہو کر اوس ملحد کا التماس قبول فرما لیا اور ایکشب کی اوسے مہلت دیدی بالآخر جمشید اپنی خیمہ نکہت اثر مین چلا گیا اور صاحبقران نامدار نے
بھی وہ شب بارگاہ معلی مین گذاری یعنی نصف شب سلاطین و امرا کی صحبت حرف و حکایت مین بسر فرمائی اور نصف شب عبادت و ریاضت مین گذاری
اور علی الصباح لشکر کی تیاری کا حکم دیا ــ روز دیگر کہ این جہان پر غرور دیافت از چشم خورشید نور ترک روز آمد بایین نسین سپہر ز ہندوی شب برابہ تیغ
افگند بہر نہ دوسرے روز دونون لشکر کوہ پیکر آلات حرب سے آراستہ ہو کر جنگاہ مین آمادہ ہوئی جمشید ملحد بدستور زرنگ و احتشام سے معرکہ میدان مین آیا اسطرف
شاہزادہ گردون شکوہ سلاح و یراق حرب طلسمی زیب تن فرما کر مرکب جہان پیما پر سوار ہوا اور رزمگاہ مین تشریف لایا دونون دلاور وسط میدان
مین مقابل ہوئی راوی کہتا ہی کہ ضار منکوس دیو سپید نے اوس شب ایسا خواب پریشان دیکھا کہ تمام شب ملول و محزون رہا یعنی ضار منکوس نے عالم واقعہ مین
یہہ دیکھا کہ جمشید میدان معرکہ پر اسطرح افتادہ ہی کہ تمام اعضای بدن اوسکے ایسے سرمہ سا ہو گئے ہین کہ ہرگز تمیز نہین ہو سکتی علاوہ اسکے وہ ملحد کیا دیکھتا ہی کہ مین
ایک مقام تیرہ و تار مین محبوس ہون اور میری بدن مین یکایک شعلہ آتش پیدا ہو گیا ہے اور اوس شعلہ نے تمام جسم کو خاکستر کر دیا ہی غرضکہ اس واقعہ
محلل روح کے مشاہدہ سے اوس دیو سپید کا بند بند لرز گیا اوسیوقت خولاک غلام کو بلایا اور کہا ای فرزند محرم راز آج مینے عجب طرح کا خواب متوحش محلل جان
دیکھا ہی کہ میرے ہوش و حواس درست نہین رہی مجھے معلوم ہوتا ہی کہ معاملہ جنگ دگرگون ہو جائیگا اور مجھے اندیشہ ہی کہ اس معرکہ مین کسیطرح کا ضرر پہونچے
ای فرزند اگر کوئی مامن و مسکن تیری خیال مین ہو مجھے بتا کہ یہانسے جان سلامت لیجاؤن اور کسی ایسی مقام مین پناہ لین کہ ہماری حال سے
کوئی فرد بشر آگاہ نہو کسواسطے کہ خداپرستان جمشید سے زیادہ میرے دشمن جان ہین ہرگاہ جمشید کی آنکھ بند ہوئی ضرور بضرور میری بھی ہلاکی ہوگی
اوسوقت اونکی ہاتھ سے کسیطرح رہائی ممکن و متصور نہین ہے ای فرزند مین خوب جانتا ہون کہ اس مرتبہ جمشید معرکہ میدان سے زندہ و سلامت
نہین آئیگا اس صورت مین ہر طرح مقام خطرناک سے علیحدہ ہونا مناسب ہے قطع نظر اسکے اگر جمشید زندہ بھی رہا تاہم بھی اوس سے کیا
سروکار ہی آدمی کو بہر صورت اپنی جان کی حفاظت کرنی ضرور ہی ای فرزند اس معاملہ مین جہانتک ممکن ہو سعی کرو اور یہانسے جلد تر گریز کر چلو کیا معنی کہ جان
بچی لاکھون پائے کسکا جمشید کہان کی دوستی اگر مین زندہ رہا چند جمشید اس سے بہتر پیدا کر لونگا بہر نوع یہانسے علیحدہ ہونکی جلد تر فکر کرنی چاہئی مین جانتا ہون
کہ عنقریب پہلوانان لشکر اسلام بلای روزگار میری تخریب و آزار کی فکر مین مصروف ہونگی پس تو جلد تر کوئی گوشہ مامن و مسکن بہم پہونچا کہ وہان چلکر
چند روز باآسودگی گذاردون بعد ازان حسب موقع وقت پا کر ملک مصر کو روانہ ہو جائینگے ای خولاک جلد تر کوئی فکر و تدبیر کر کیا معنی کہ عنقریب دور دورہ خداپرستان
ہوا چاہتا ہی خولاک نے کہا ای آقا طبعی اسوقت نازک مین مامن و مسکن کا ملنا نہایت دشوار ہی کسواسطے کہ افواج قاہرہ اہل اسلام نے تمام حدود کوہستان
کو قبض و تصرف مین کر لیا ہی کوئی جاتی ایسی نہین رہی کہ افواج سلطانی کی قبضہ سے باہر ہو ضار منکوس نے خولاک کے لب و رخسار کو بوسہ دیا

اور کہا ای فرزند سطح تجہسے ہوسکے کوئی امن پیدا کر سکے غرضکہ خواب علامہ اوسیوقت بامر ہیکے تلاش تجسس مین روانہ ہوا لیکن صنادشکوس کا
دوسرا غلام ہدایت نام ایک گوشہ مین مخفی استادہ یہہ تمام گفتگو آقا و غلام کی بگوش ہوش سن رہا تہا اس گفتگو کو سنکر دل مین کہا لعنت خدا
کی اس طریق باطل پر مین اسوقت عہد کرتا ہون اگر اسعد شاہزادہ معزالدین اس مہم پر کامیاب ہوگا مین بہی خدای برحق کو سجدہ کرونگا اور
دایرہ اسلام مین داخل ہو جاونگا آمدیم برسر قصہ اوس روز ابو حاکم فردوسی الیتموش نگی کے خیمہ مین آیا اور شہو طہ بکران شاہ و بفرون و مجانے
وسیاہین مستغلی کو بہی بلایا و سب سلاطین الیتموش کے خیمہ مین جمع ہوی ابو حاکم نے کہا یارو مین تم سی یہہ پوچہتا ہون کہ اب تمہاری کیا صلاح ہے
مین اس جنگ آخر کی ترکیب دگرگون پاتا ہون بالفرض اگر مقدمہ جنگ معکوس ہو گیا پہر کیا تدبیر و فکر کرنی چاہئی تم سب اپنی اپنی جگہہ کیا سمجہی ہوی ہو بہرحال
کوئی تدبیر معقول بیان کرو مبادا دشمن کا دست تطاول ہماری طرف دراز ہو بکران شاہ خارجی نے کہا ای ابو حاکم مینی بجای خود یہہ عہد کیا ہے ....
کہ جبتک ہماری دست و بازو مین زور و قوت اور توانائی باقی ہوگی دست و پا مارونگا اور دشمنان دین کے استیصال مین کوشش کرونگا بعد ازان جیسا
موقع ہوگا دیکہا جائیگا ای ابو حاکم آخر اوس روز جو عہد و پیمان ہم نے باہم کیا تہا وہ لغو اور بیہودہ نہین ہے جملہ سلاطین موجودہ نے بکران شاہ کے قول کی تائید
کی اور متفق اللفظ کہا کہ ہم سب بجان و دل اوس عہد و پیمان پر قایم رہینگے اور حتی الامکان اعدا کی قتل و غارت مین کوتاہی نہین کرینگے آخر ہمارے پاس
بہی فوج و لشکر بیشمار ہے اور پہلوانان جنگ گذار بہی موجود ہین ہم کلہ بکلہ حریف کو جواب دینگے ای ابو حاکم تو عبث خوف و دہشت سے پا بجامہ کو
نجس کئی دیتا ہی ای گیدی ہم ایسے لقمہ تر نہین ہین کہ معزالدین ہمین باسانی نگل جائیگا وقت مقابلہ تو خود دیکہہ لیگا کہ ہم سے کیا کار نمایان ظہور مین آیا
بالفرض والتقدیر اگر جمشید خود پرست بہی ہلاک ہو جائیگا تو ہمارا ایک موی لشم بہی کم نہین ہونیکا کسواسطے کہ ہم سب سلاطین بجای خود زور و قوت مین
جمشید ثانی ہین ابو حاکم نے کہا آفرین صد ہزار آفرین تمہاری جرات و دلاوری پر واقعی مردان تہور پیشہ و فولاد جگر ایسے ہی ہوتے ہین مجہی یقین واثق ہے
کہ تم ضرور اپنی ارادہ پر کامیاب ہوگی لیکن یاد رہی اول یہہ بتاو اگر جمشید خود پرست قتل و ہلاک ہو گیا اوسوقت تم معزالدین سے کس قسم سے جنگ
و مقابلہ کروگی بکران شاہ نے کہا ای گیدی قسم چہ معنی دارد ہم بدستور معرکہ جنگ آراستہ کرینگے اول پہلوانان رستم توان کو اپنے لشکر سے میدان کارزار
مین بہیجینگے بعد ازان بذات خود بقدر زور و قوت حریف سے جنگ کرینگے خواہ حریف پر غالب آئین یا ہلاک ہون ابو حاکم نے کہا ای بکران شاہ
یہہ رای تیری نہایت ضعیف اور بیکار ہی یہہ مصلحت مجہی پسند نہین آئی کسواسطے کہ تم نے بچشم خود دیکہہ لیا کہ جمشید خود پرست زور و قوت اور جوہر
شجاعت مین کسقدر یکتای روزگار تہا تمہارے پہلوانان لشکر مین کوئی پہلوان جمشید کے پارہ سنگ بہی نہین ہے تم دیکہو کہ جس حال مین جمشید سے معزالدین
کی اسقدر کشیدہ نہوی پہر دوسرے کی کیا تاب و طاقت ہی کہ اوس فولاد بازو کے ضرب دست کا تحمل کر سکے اور اوس رستم زمان کے عہدہ سے برآئی
علاوہ ازین معزالدین کو کیا ضرورہی کہ خود تمہارے مقابلہ مین آئی اور زحمت جنگ گوارا کرے صدہا دلاوران صف شکن و بہادران شیر
افگن اوسکی لشکر مین ایسے موجود ہین کہ ہر ایک پہلوان فولاد بازو تن واحد تمہاری لشکر کے استیصال کو کافی ہوگا ازانجملہ ایک شدید الشداد
اور دوسرا امیر محمد دلاور بلای روزگار دونون پہلوان پرکالہ آفت موجود ہین کہ ایکدم مین عالم کو تہ و بالا کر دینگے میری دانست
مین کوئی تدبیر ایسی معقول نکالنی چاہئی جس سے مقصود حاصل ہو جملہ سلاطین ابو حاکم کی راے کو سنکر متامل ہوئے اور کہا ای شاہ
فردوسیہ ہم ایسے شوریدہ و پراگندہ حواس ہین کہ ہرگز ہماری عقل و فہم درست نہین ہین تم ہی کوئی تدبیر ارشاد فرماو کہ اب کیا
کرنا چاہئی ابو حاکم نے کہا میری صلاح یہہ ہے جسوقت تم دیکہو کہ ہنگام پیکار جمشید پر کوئی آفت سماوی نازل ہوئی اور
جمشید معزالدین سے مغلوب ہو گیا تم سب سلاطین بالاتفاق بہیئت اجتماعی مع دلاوران چیدہ یکبار شمشیر کشیدہ میدان
کارزار مین جا پہونچنا و بیخبر معزالدین پر چارطرف سے یورش کر دینا اور ضربات پیہم سے معزالدین کو اسقدر پریشان کرنا کہ اوسی
دم لینی کی بہی فرصت نملی اگر تمہارا بخت و اقبال یاور و مددگار ہے البتہ اس تدبیر سے معزالدین ضرور ہلاک ہو جائیگا

ورنہ تم سب مرگ و ہلاک کے امیدوار ہو الحال میرے خیال میں بجز اسکی کوئی تدبیر اور چارہ کار ایسا نہیں ہے کہ معز الدین پر تم ظفر پاؤ جسوقت
اسقدر ہولناکی نے ابو حاکم سے یہہ مشورت سنی فرط شادمانی سے بے اختیار ناچنے لگا اور کہا یار و قسم ہے مجھے اپنی دین و آئین کی اسیوقت
میری پاس وحی نازل ہوئی تھی اور خداوند دیلم نے یہی مضمون اوس وحی میں لکھا ہی اسوقت ابو حاکم کی یہہ رائے اوس مضمون سے
ایسے مطابق ہوئی تھی گویا ابو حاکم وحی کے مضمون سے آگاہ تہا ای ابو حاکم سچ بتا کہ تجہی وحی کی مضمون سے کسطرح آگہی ہوئی ابو حاکم نے
کہا ای احمق دیوانہ ہوا ہی کسکی وحی کیسا دیلم تو کس خبط میں گرفتار ہی کچہ اپنی رہائی کی صورت نکال مبادا قریب تر جاہی وحی تجہہ پر بلای جانستان
نازل ہونیوالی ہی خاطر جمع رکہہ ایکدو روز میں تجہی وحی کا مضمون سنادونگا سچ یہہ ہی اگر تو کچہ بہی عقل و فہم سے بہرہ رکہتا اس حال بد میں گرفتار ہوتا
غرضکہ سلاطین مذکورہ نے ابو حاکم کا مشورہ پسند کیا اور عہد و پیمان باہمی کی موافق وقت کے منتظر ہیں اب راوی توسن کلک
مشکفام کو بار دگر میدان رزم میں جولان دیتا ہی بہارای سخنگوی رزم آفرین ۞ بساط سخن برفگن بزمین ۞ سخن گوی
زبان نامور شہریار ۞ فسونی بدم بیدم ذوالفقار ۞ راویان شکر افشان سخن نے اس داستان ندرت بیان کو اسطرح رقم کیا ہی کہ جسوقت جمشید
پلید نے دیکہا کہ کوئی حربہ شاہزادہ مویدمن اللہ المعز الدین بقوت اللہ قدیر کارگر نہوا وہ پلید مایوس مطلق ہوگیا حتی کہ جنگ زور و قوت میں بہی
ہرطرح اپنی کو مغلوب دیکہا چار و ناچار وہی عمود قدرت جسپر فی الجملہ اوس گیدی کو اعتماد ہی ہاتہہ میں لیا اور کہا ای شاہزادہ معز الدین اب خبردار
وہوشیار ہوجا اور کلمہ آخری ورد زبان کرلی کیسلیی کہ تیرا وقت آخر آپہونچا ہی اس عمود کوہ شکن کے ضرب سے تو کسطرح سلامت نہین رہیگا
بچشم خود دیکہہ لے یہہ وہی عمود سرشکن ہی جسکی ضرب سے تو مدت دراز تک حالت مرگ میں پڑا رہا ای اسد شعہ حسب اقرار مین سات ضرب عمود متواتر
تیری سر و گردن پر لگا دونگا دیکہون تو میری کس کس ضرب سے بچیگا یقین ہی کہ اول ہی ضرب سخت میں تحت الثری کو جا پہونچی اور قبر و مزار کی
بہی حاجت نرہی کہ بعد مرگ نام و نشان پایا جائی بالفرض اگر ضرب اول میں تو بچ رہا ضرب دوئم میں ضرور گاوزمین کے شاخ سے وصل ہوجائیگا۔
صاحبقران اکبر نے فرمایا ای گبر مغرور ہرزہ گو بس یاوہ گوئی نکہا اور زبان کو بند کر دیکہون تو کس ضرب پر ناز کرتا ہی ای ولد الزنا قریب تر حال
کہلا جاتا ہے کہ مرگ و اجل کسی نصیب ہوئی اور کون لقمہ عمود واژدہا پیکر ہوگیا کوئی دم جاتا ہی کہ پردہ غیب سے کوئی معاملہ تازہ ظاہر ہونیوالا ہے
۵ ببینیم تا کردگار جہان ۞ درین آشکارا چہ دارد نہان ۞ الغرض جمشید نے عمود کوہ پیکر کو سر کے گرد چرخ دیا او سطرف خنار جادو نے
بآواز بلند کہا ای جمشید جسقدر تیری دست و بازو میں قوت و توانائی ہے اسوقت کوتاہی نکیجو اور ہرطرح مطمئن رہ کہ تیرے پیچ و پیسار دو
خداوند مدد و اعانت کو موجود ہیں یعنی ایکطرف میں زندہ و حیات موجود ہوں اور دوسری جانب ابلیس استادہ ہی تو بے اندیشہ حرب و ضرب کر
اور فتح و نصرت کا امیدوار رہ علاوہ اسکے میرا عمل سحر بہی اس عمود سے باطل نہین ہوا ہی حالانکہ مین اسوقت پنجہ اجل میں گرفتار ہوں مگر
تاحال زندہ و سلامت ہوں یاد رکہہ کہ میرے دم حیات میرا عمل سحر کبہی شے سے زایل نہین ہونیکا لیکن مجبور ہون کہ سحر خوانی کی اسوقت
اپنی میں قدرت نہین پاتا ورنہ تماشا دکہا دیتا بہہ حال تو حریف سے غافل نرہ غرضکہ جمشید مرگ نصیب نے اوس عمود کو اس زور
و قوت سے شاہزادہ کے سر پر مارا کہ اگر بجای شہزادہ کوئی پارہ کوہ بہی ہوتا ریزہ ریزہ ہوجاتا شاہزادہ والا قدر نے عمود دستم کو جسپر
شاہ سراج الحق نے چند آیات قرآنی سے نقش باطل السحر لکھدیا تہا دم عمود پناہ کیا ہرگاہ عمود نے عمود پر ضرب کہائی کہ صدای فواق
تمام کوہستان میں پہیل گئی اور جمشید کا عمود اس زور سے عمود پر گرا تہا کہ توسن جہان پیمای کے دست و پا اوس ضرب سخت کے
صدمہ سے زمین مسحور میں غرق ہوگئی اگرچہ مرکب طلسمی کو ضرر نہین پہونچا بازہم وہ توسن حرکت سے مجبور ہوگیا راوی کہتا ہی
کہ یہہ قطعہ زمین وہی مسحور طلسم ہے جو خنار جادو نے جمشید کی جنگ و حرب کے واسطے تیار کیا تہا اگرچہ فی الحال صاحبقران اکبر اس قطعہ مسحور کے احوال واقف تہے
اور حسب التماس جمشید اور مقتضای مروت جبلی بلکہ خاص اتمام حجت کے سبب دانستہ اوسی زمین مسحور پر جنگ قبول کی ہے

الغرض جسوقت اوس گاؤ کی ضرب سے مرکب جہان پیما کی دست و پا زمین مین غرق ہو گئی اوسوقت اسقدر زمین سے گرد اوٹھی کہ صاحبقران کبیر
اوس گرد و باد مین مخفی ہو گیا جمشید گیدی کمال خوشدلی سے لاف و گزاف کرنے لگا اسی اثنا مین صاحبقران اکبر نے مرکب کو ایک ٹھوکر کی ہر گاہ مرکب نے ٹھوکر
کہائی اوس غبار و آتش کو تاب نہ رہی اور برق وار اوس گرد و باد سے نکل گیا صاحبقران اکبر باردگر جمشید کے مقابل ہوا جمشید اوس عیار سے نہایت متحیر بلکہ
بیدماغ ہو گیا باردگر ضرب اول سے زیادہ تر بسخت شاہزادہ نامدار کی سپر پر ضرب لگائی اسدفعہ بھی وہی صورت پیش آئی یعنی پای مرکب تا بزانو زمین مین غرق
ہو گئی مگر کسیطرحکا ضرر و آسیب راکب و مرکب کو نہ پہونچا ہر گاہ جمشید نے حریف کو زندہ و سلامت اپنے مقابل پایا شدت غم و غصہ سے بیتاب ہو گیا اور بار سیوم
اس زور و قوت سے عمود مارا کہ اگر عمود دستم پناہ گیر اور مرکب جہان پیما طلسمی زیر ران نہوتا یقین تہا کہ راکب و مرکب پیوند زمین ہو جاتی مگر فضل الہی شامل حال تہا
اور اسما علیہ محافظ جان تہی دونون راکب و مرکب سلامت رہی اوسوقت بالکل جمشید کی کمر ٹوٹ گئی اور ہر طرح اوس نابکار کو اپنی ہلاکت و مرگ کا یقین کامل
ہو گیا اوسی اثنا مین ابلیس علیہ اللعنت باردگر جمشید پر ظاہر ہوا اور بخیال چند خوشنودی آمیز جمشید کو تسلی بلکہ شاباش اعلی کا امیدوار کیا قصہ کوتاہ
جمشید پلید نے سات مرتبہ موافق اقرار بقدر طاقت و حوصلہ ضربات عمود صاحبقران اکبر کے سر پر لگائین اور اپنی زور و قوت کا کامل امتحان کر لیا جب اوس
مکار نے کسیطرحکا کشود کار نہ دیکہا اور ہر طرح اوسکے ہمت پست ہو گئی بادل افسردہ کہا ای معز الدین آج مجہی معاف فرما و روز فردا پہر زور آزمائی
کرینگا آج کی شب تم بہی کسل و تکان سے آرام پالو اور مین بہی کوفت جنگ سے آسودہ ہو جاؤن کل پہر بہی میدان جنگ ہی اور ہم ہین مگر آفرین ہے
تمہاری جرات و دلاوری پر کہ تم نے میری ضربات عمود کوہ شکن کا تحمل کیا واقعی بجز تمہاری ذات خجستہ صفات کے تمام عالم مین کوئی
پہلوان میرا حریف نبرد نہین ہے آفرین صد ہزار آفرین واقعی آہن دل و فولاد جگر ہو بس اب مجہی رخصت دو یار باقی و صحبت باقی
ہنوز موقع جنگ کا بہت وقت سے پہر دیکہا جائیگا صاحبقران اکبر اوس پلید کی حیلہ پر ہنسا اور فرمایا ای جمشید آگاہ ہو اگرچہ یار باقی
ہے مگر صحبت بالکل آخر ہو گئی مین تیری خاطر سے اسقدر رعایت کر سکتا ہون کہ تو نے سات ضربات عمود کے مجہہ پر لگائین مین چار ضرب
کی رعایت کرتا ہون البتہ تین ضرب مین بہی اون ضربات کے جواب مین اسوقت لگاؤن پہر تجہی رخصت دیدونگا اگر تو میری ضرب
دست سے سلامت رہگیا اوسوقت تجہی اختیار ہے کہ معرکہ جنگ کو روز فردا پر موقوف رکہ ہو مضایقہ نہین ہے لیکن ای بیغیرت جہان
تجہی شرم نہین آتی کہ چار روز سے تو متواتر مجہپر اپنے حربے آزماتا ہے اور اب میرے وقت پر گریز کرینگا تو نے ارادہ کیا ہے ای بیحیا نامرد
جہان ای بیغیرت و حمیت پر تو لاف بہادری مارتا ہی ای نامرد بخیال شاید اب تو یہہ چاہتا تہا کہ چند ضرب عمود لگا کر میرے مقابلہ سے گریز
کر جائی اور اپنی عقب گذاری کرے لا ای حرامزادہ مین کب تجہی جانی دیتا ہون کہ تو میدان سے زندہ چلا جائی ای بیحیا تو نے عبث میدان
پہلوانی مین قدم رکہکر مردان عالم کے نام کو داغ لگایا اور اپنی دل مین یہہ سمجہا کہ مین بہی دلاور نبرد آزما ہون ای نابکار نامرد بہادران یاد رکہہ
کنون وقت آن رفت ای بیحیا کہ در معرکہ نبرد ی لاف بازہ رسید آن زمانیکہ از دست من بہ زخم گرییان جوئی کفن پس او جمشید اگرچہ شیدا
ہوا اور میری ضرب دست بے پناہ کو روک نہ سکا ہو گدا مجہی خبر نہین کی تہی جسوقت جمشید نے ضرب کا نام سنا گویا اجل کا نام سنا ہر اعضای بدن مین رعشہ آگیا
اگرچہ جمشید اول ہی زیست سے مایوس ہو چکا تہا اب مطلق نا امید ہو گیا اور اوس نابکار کے قالب تن سے روح پرواز کر گئی ناچار روناچار بادل ناخواستہ
عمود ہاتہہ مین لیا اور مستعد و آمادہ ہو گیا صاحبقران اکبر نے اول حجت شرعی ادا کی اور چند بار دین اسلام کی ہدایت کی مگر اوس شقی ازلی کے دل پر
کسیطرحکا اثر نہوا کسلئے کہ ابلیس لعین دمبدم اوسکو باب فساد کو ترغیب و تحریص کر رہا تہا وہ مردک کسی عنوان شاہزادہ کی ہدایت
و تلقین کو خیال مین نلایا اور صاف و پاک انکار کیا بلکہ جواب مین یہہ کہا ای شاہزادہ معز الدین تو نے مجہی کیا سمجہہ رکہا ہے
کہ ایسی تلقین و تعلیم کرتا ہی اور عطیات موہوم کی بشارت دیتا ہی حال آنکہ مین اپنی دل مین جو کچہہ اپنا استاد سمجہی ہوئی ہون وہ کافی ہی مجہی کسیکی
تلقین و ہدایت کی حاجت نہین ہے صاحبقران اکبر نے دل مین کہا کہ واقعی یہہ سیاہ رو ایسا تیرہ درون ہی کہ اسپر کوئی پند و ہدایت موثر ہو جاتی کیا معنی کہ

ــــــہ علیم بحث کسی را گر با قدرت باد ؛ با تب زرزم و کوشر سفید توان کرد ؛ ہنوز صاحبقران والاقدر کے دست بحجر نکلا تھا کہ یعقوب جرالی
نے لبہای جمشید مصرع بسفر رفتت مبارک باد ؛ ای خداوند آخر تم جہنم کی سیر کو تشریف لیجاتی ہوا یک سلہ یہہ تماشای نادیہی بچشم کور دیکہی جاو
تمہارے دل مین حسرت نرہے بلکہ اپنے مرشد کو بہی ہمراہ لے لو آخر ہنگام سفر ایک رہبر درکار ہوگا کیا معنی کہ یہہ ملعون شیطان بہی مدت سے
نار جہنم کا امیدوار ہے یہہ کہکر یعقوب نے اوس خسار جادو کو ہاتہہ مین لیا اور اول اوسکی زبان قطع کی پہر ہر دو بازو کو جدا کر دیا او تمام اعضا اوسکے
خنجر سے کاٹ کر میدان مین پہینکدی ہر گاہ اوس لعین کی روح خبیث نے پرواز کی ناگاہ ایک طوفان عظیم محیط ہوگیا اور ہر طرف سے عجیب
وغریب صدائی ہولناک آنی لگی بعد ایک ساعت کے ہوا صاف ہوئی دیکہا کہ خسار جادو کا لاشہ ناپاک بصورت اصلی میدان مین
افتادہ ہے **الغرض** شہریار نامور صاحبقران اکبر نے بعد ہلاک ہونے خسار ساحر کے عمود رستم کو ہاتہہ مین لیا اور تین بار گرد سر چرخ
دیکر بقوت صاحبقرانی جمشید کے سر پر غرور پر مارا ــــــہ بدست شہنشہ یکے گرز بود ؛ کہ گوگرزیل کوہ البرز بود ؛ بسستوہیدہ آنرا بزور
رکاب ؛ بزد بر سر آن علیہ العذاب ؛ بہرسو کہ مغفر بسر شد نہان ؛ بسرش را بگردن عیان شد مکان ؛ شد این سر برسد را سینداش جایگاہ
کمر از میان رفت صد میل راہ ؛ ز جان پلیدش چہ گویم سخن ؛ بدوزخ در آمد بر آمد ز تن ؛ **راوی کہتا ہی** کہ شہریار کشور گیر کی
اول ہی ضرب دست مین اوس ناکام کا کام تمام ہوگیا ہر چند جمشید نے عمود کو بناہ کیا لیکن اوس قوت مجسم کی ضرب بے پناہ
ہرگز نرک سکی اوسی ضرب مین مغز پاش پاش ہوگیا اور روح خبیث قالب عنصری سے پرواز کرگئی اور ضرب دوم مین تمام استخوان
بدن مع اعضای مرکب یکسان ہوگئی اسیطرح ضرب سیوم مین ہیولاے بیکرش خاک معرکہ مین مل گیا بعد اس واقعہ کے زمین و آسمانسے
غلغلہ تہنیت وشادمانی بلند ہوا اور ہر طرف سے صدائے تحسین و آفرین آنی لگی ــــــہ قضا گفت گیر و قدر گفت دہ ؛ فلک گفت احسن ملک
گفت زہ ؛ چو شہ گرز بر فرق بدخواہ زد ؛ قضا بوسہ بر دست آن شاہ زد ؛ کہ یا آفرین ہا برین دست پاک ؛ کز ان دشمن حق در آمد بخاک
برین دست و بازو ہزار آفرین ؛ کہ زد اینچنین کافری بر زمین ؛ بر و باد صد لعنت کردگار ؛ بود رحمت حق بر آن شہریار ؛ **الغرض**
ہر گاہ اوس لعین کے وجود ناپاک سے جہان پاک ہوگیا صاحبقران اکبر کے گوش حق نیوش مین بالاے آسمانسے صدای تحسین و آفرین
آئی شہریار نامور نے نظر بالا کی دیکہا کہ ایک تخت ہوا پر معلق ہی اور چند شخص اوس تخت پر بیٹہے ہوئے صاحبقران کے دست و بازوی جہان
کشا پر آفرین کر رہے ہین صاحبقران اکبر نے بغور چشم ملاحظہ کیا دیکہا کہ استاد عالی نژاد جناب حکیم قسطاس الحکمت
مع شاگردان خاص حکیم ابوالمحاسن و حکیم اشیجان و حکیم عیقر طوس تشریف رکہتے ہین بعد ازان حکیم قسطاس
اوسی میدان مین تخت سے اوترے اور شاہزادہ عالیقدر کے دست حق پرست کو بوسہ دیا شاہزادہ نامدار
شرف دیدار سے مشرف ہوا غرضکہ بعد مصافحہ و معانقہ حکیم موصوف مع شاگردان خاص کے اوسی تخت پر
بیٹہکر تشریف لے گئے **القصہ** ہر گاہ جمشید پلید کا واقعہ ہوگیا اور اون ملحدان بیدین یعنی سلاطین لشکر
جمشید نے یہہ حال ہوش ربا اور واقعہ غم افزا بچشم خود بین دیکہا کہ اوس سر حلقہ اشرار جہنم نصیب
کی نعش مع لاشہ مرکب خاک معرکہ مین ملگئی یہانتک کہ پوست و استخوان کا نشان تک نظر نہین آتا یکبار
موافق عہد و پیمان تمام سلاطین بہیئت مجموعی با تیغ ہاے عریان و دشنہ جانستان صاحبقران اکبر پر
تاخت لائے اور ہر چہار طرف سے اوس شہریار دوی الاقتدار کو مثل نگین انگشتری گہیر لیا ازان جملہ
سر گروہ کفار یکران شاہ خارجی و نصرد ن بیجی نے پیش قدمی کی نہی کسواسطے کہ دونون
نابکار کینہ خواہ امور مبارزت و پہلوانی مین اپنی کو رستم و اسفندیار جانتے تہے

اول وہ دونون ملحد جلو ریز شمشیر کشیدہ صاحبقران پر گری اور یمین و یسار سے دونون نے حملہ کیا صاحبقران کشور گیر مثل کوہ بے ستون تقابلی حواس اپنی جگہ پر قایم و استادہ رہا جسوقت دونون ناعاقبت اندیشون نے شاہزادہ کیطرف دست دراز کیا شاہزادہ نامدار نے دونون ملحدون کی دال کر بیچ ہاتھ ڈالکر صدر زین سے اوٹھا لیا اور ایکطرف سطح زمین پر پٹکدیا عیاران اسلام جیپ و راست کمین مین موجود تھی دست بدست دونون کو دست و پا باندھکر میدان سے لیگئے اس عرصہ مین اون سلاطین نے بجمعیت کثیر ہر طرف سے یورش کر دی اور پے ہم ضربات شمشیر گانی شروع کین لیکن بفضل الٰہی سے زرہ صد شقانی صاحبقران کے جسم پر موجود تھی کسیطرح کا ضرر و آسیب بدن پر نہ پہونچا بعد ازان صاحبقران اکبر نے شمشیر صاعقہ سکندری غلاف سے کھینچی اور اون کافران بدکیش کے انبوہ مین شیر نیستان کی مانند در آیا اور بطرفۃ العین مین اون وباہ صفات کو خاک و خون مین ملا دیا یعنی کسیکا سر شمشیر آبدار سے قلم کیا اور کسیکا عمود کوہ شکن سے سر کچلا اسیطرح بعض کو بضرب نیزہ جانستان تراز و کیا اوسوقت شاہزادہ رستم توان کا یہہ حال تھا کہ جسطرف وہ ہزبر بیشۂ شجاعت قصد کرتا تھا مثل آتش سوزان اون لعینون کے نیستان حیات کو خاکستر کرتا تھا غرضکہ بطرفۃ العین مین برق شمشیر سے اونکی خرمن حیات کو پامال کر دیا آفرین صد ہزار آفرین اوس شہریار جہان گیر کی جرأت و ہمت مردانہ پر کہ بذات واحد اون غولان مست کے انبوہ کثیر مین پائی شجاعت قایم رکھا اور اوس دلیری و مردانگی سے کفار کو قتل و غارت کیا کہ ساکنان ملاء اعلیٰ کی زبان سے صدای تحسین و آفرین بلند ہوئی راوی لکھتا ہے کہ شمشیر برق تاب وش آن اعدا پر مثل رشتۂ زنار حمایل ہو کر تنگ مرکب سے نکل جاتی تھی اور گاہے عمود کوہ پیکر مثل غضب خدا دشمنان دین کی سر پر گرتا تھا اسیطرح خدنگ جانستان مثل انگشت ملک الموت ہم آغوش جان و خنجر بران ہمکنار دل ہوتا تھا ~~~

هر و نبرد آن یل ارجمند	بشمشیر و خنجر بگرز و کمند	بریدو دریدو شکست و ببست	یلان را سر و سینه و پا و دست
بهر جا که شمشیر او کار کرد	یکے را دو کرد و دو را چار کرد	مگر تیغ او دیت سجده بود	که بودش سر سرکشان در سجود
بهر سو که مرکب بر انگیختے	بشمشیر خون یلان ریختے		

القصہ عرصۂ قلیل مین شاہزادہ کامگار نے قریب سو کافر زبردست و توانا کی خاک و خون مین ملا دی اس اثنا مین دلاوران اسلام و بہادران بہرام انتقام پہلوانان شمشیر زن و دلیران شیر افگن یعنی امیر محمد اور امیر سیف الدین و امیر مجاہد الدین و امیر جلال الدین و امیر خلیل و امیر سلطان و امیر یوسف و امیر شجاع وغیرہ جملہ دلاور ترکیب جنگ کو دیکھکر بیتاب لشکر سے نکلا اور مرکب پویان نعرہ زنان اون غولان دشت پیمائی پر تاخت لائے ~~~ دلاور دلیران گردون شکوہ بر زخم سنان و حملہ گرز [illegible] اوسطرف کفار با خنجر و شمشیر آبدار کفن بر سر بسته دست از جان شسته اسطرح مرگ پر آمادہ ہو گئے کہ اوس ہنگامہ رستخیز مین تن حریف کی قتل و قمع مین کوتاہی نکرتی تھی اور مانند خوکان صحرا شیر مردان شجاعت سے کا [illegible] جنگ و ضرب مین مشغول تھے ~~~

دویدند هر جانب یکدگر	بهر تیغ و سنان و به تیر و تبر	برون شد ز انداز ه بیداد ها	بجوق جهید فریاد ها
یکے با دم تیغ گردن برید	یکے با سنان چشم جوشن درید	یکے گفت بخروش و مردانه باش	دگر گفت خاموش و فرزانه باش
یکے گفت گیر و یکے گفت هان	بگردون برآمد فغان یلان	جهان گرم هنگامه جنگ شد	که راه نفس در گلو تنگ شد
ز گرد سواران دران پهن دشت	زمین شش شد و آسمان گشت هشت	بهر جانبی مردان در ان جمله	فگندی ببرین همه فلک غلغله
امیر دلاور محمد بنام	برآورده شمشیر کین از نیام	چو هر کس سوی دشمنان تاختے	بلا شهر از مرکب در انداختے
جلال و مجاهد دگر سیف دین	بدستور بودند هنگام کین	شجاع و غضنفر خلیل و جلیل	نمودند لیکن کار ابرا قتیل
دلیر و دلاور شدید الشداد	برانگیخت طوفان بشمشیر داد	نگار دلیران عالی مکان	بهم تا کجا شرح مردی شان
که هر یک چه کرده بمیدان کین	از آن تاجداران نصرت قرین	به هر سو روان گشته دریای خون	چنان در هنگام تیغ [illegible] درون

القصہ رفتہ رفتہ دلیران فتنہ جو و دشمنان رزم جو دونون لشکرون کی ہر چہار طرف سے با تیغ و خنجر او حسبہ ہا تہ [illegible] بمیدان جنگ مین آ پہنچے

اور ایکدوسریکا گریبان گیر ہوگیا اسوقت ایسا ہنگامہ شور و شغب اور معرکہ قتل و قتال برپا ہوا کہ ترک فلک کی نظر سے بھی آج تک ایسا معرکہ نگذرا تھا یہانتک کہ قابض ارواح کو خود واسطے راہ فرار کی ایسا معنی کہ ہر طرف سے خدنگ و تیر کا مینہ برستا تھا اور ہر سمت شعلہ برق شمشیر کی لپٹ چمکتی تھی خرمن ہنگامہ کارزار و آتش کشت و خون کے گوٹی دوسری جگہ کان میں نہ آئی تھی ہر جانب سرہائے بریدہ کے تودے اور تن بیجان کے انبار لگی ہوئی تھی

 دلیت از تیغها باز شد

تن از زخمها سینه باز شد	زخون بر زمین تیغ جدول کشید	اجل ساعت رفتن روح دید	دم تیغ از بس فرو چید زخم
بگردن چو زنجیر پیچید زخم	یلان را ز بس تیغ در کار بود	بریدی همانجا که زنار بود	چنان مرغ روح از بدنها پرید
که از صدمه دام زره را درید	شقایق صفت شق شد از تیغ فرق	بخون مرد چون داغ گردید غرق	دم تیغ را ساحری شد پدید
فسون جدائی بر اعضا دمید	ز زخم پیاپی چو آمد بتنگ	بریجوی سینه با شد خدنگ	چو افسانه یارب دم تیغ خواند
که هر جو بشنید و در خواب ماند	غبار ایچنان اوج را کرد ساز	که شد طفل انجم همه خاکباز	ز بس بوسه لعل خندان گرفت
لب زخم را بخیه دندان گرفت	زخون تیغ سر مشق یاقوت داد	بقطعه نویسی بود اوستاد	سواران بخون غرق و رهبت بال
چو ابروی سیلاب آشفته حال	بکف از دو سو نیزه در رفته بود	دو سیر پنجه از بهر گرفته بود	همی گفت تیری به تیری دگر
دران دم که گردید زرکش سفر	که ما باز یابیم هم از کجا	بگفتا که در کوچه زخمها	که یافت جان جای دیگر پناه
چنان باز برگشت از نیمه راه	نشسته ز بس گرز بر پهلوی تیر	همین بود سنگ ترازوی تیر	کمان را کشش خالی اندر کمر
که پر شد ز تیر و سپر و گر	سبک دست خیال ناوک فگن	سپر دوخت چون آبله بر بدن	برین آبله چشم دشمن گریست
که کس براو ر دیگر نه زیست	ز خرطوم فیلان بست الحذر	کراز دود لعاست گیرنده تر	بر انداختی فعل کاه خمار
می خون ز پیمانه کارزار	شراب خطر آنکه در میکشید	سپر را چو ساغر بسر میکشید	بادو دستند مرد را کار بود
بگو معرکه جمعه بازار بود	دلیری که از زندگی سیر بود	حریص از پی خوردن تیر بود	بتن موی هم داد بر خاشش داد
بدان سان که خاشاک در گرد باد	شکسته بر طایر جان قفس	نهان گشت در سینه سیر چون جرس	بتفسیر این خانه خسته دار
زره قالب خشت گشت از غبار	بسی خوشنما بود هنگام جنگ	بغل گیری پردلان با خدنگ	دران ماهی زخمها شد کباب
ز بس تافت دام زره ز آفتاب	ز بس جسم گردی نمودار شد	چو سر کاسه خود نمودار شد	گذشته خدنگ از تن زخمدار
بهر برج باد پر لاله زار	نگاور ز بس خشم تر داشتی	بهر سو رکاب دگر داشتی	ز پیکان با شده دشت بلا
زره چهها پر سم باد پا			

راوی لکھتا ہے کہ یہ محاربہ سخت اور معرکہ عظیم سرزمین جبل اسلے میں ایسا واقع ہوا تھا کہ ابتدائے نظام عالم سے اب تک اسکی نظیر تاریخ روزگار میں نہیں نکلیگی نہ کبھی گوش فلک پیر نے سنا نہ چشم سپہر نے دیکھا واقعی جنگ اور ایسی جنگ خونریز تھی جسے ہنگامہ رستخیز کہنا چاہئے کیا معنی کہ اس قتل گاہ میں خون مقتولوں سے گل معرکہ سرتا سر گل ہو گئے تھے اور میدان مصاف میں لاشہائے مقتول کا اسقدر انبار ہوا تھا کہ بجائے خود دوسرا جبل اعلیٰ نظر آتا تھا اور روانی سیل خونی سے چشمہ نیل کی طغیانی خجل تھی اگر اس رزم کے کیفیت اور پہلوانان شمشیر زن کی دلیری و مردانگی بالتفصیل بیان کیجائے ایک افسانہ طویل مرتب ہوگا مصنف اختصار پسند نے اس طول بیان اور افزایش عبارت کو قصہ خوانان زبان آور کی حوالہ کیا البتہ قصہ خوانان چرب زبان اس داستان شور انگیز کو بفصاحت و بلاغت ادا کر سکتے ہیں **الغرض** ایسا ہنگامہ کشت و خون اور بازار قتل و قتال گرم ہوا تھا کہ گاؤ زمین کا زہرہ آب ہوتا تھا اور برش شمشیر و خنجر نے دلاوروں کی دو نسے مہر و الفت تک قطع کر دی تھی اور دلاوران شمشیرزن کشت و خون میں ایسے سرگرم تھے کہ ایک دوسرے کا پرسان حال نہ تھا نہ پسر کو پدر کی خبر تھی نہ پدر پسر کا پرسان تھا یہانتک کہ اپنی بیگانہ کی شناخت نہ رہی تھی ہر شخص جانستانی پر مستعد اور جانفشانی پر آمادہ تھا اوس معرکہ دار و گیر میں امیر محمد شہود کی مقابل ہوگیا قضارا اوس روز وہ خارج از ال

بھی پاس عہد و پیمان و رفیق قدیم حضوری مردان چند سے معرکہ کارزار مین آیا تھا اور پنجہ اجل نے اوس گیدی کو کشان کشان امیر محمد کے مقابل کر دیا چونکہ
اشبوطہ بھی ایک پہلوان قوی ہیکل ہے اس معرکہ مین ظلم و بیداد کر رہا تھا یعنی اکثر بزدلان لشکر پر اوس گیدی نے سفاکی کا ہاتھ صاف کرنا شروع کیا
اور اکثر کو بے سر کر دیا امیر محمد دلاور نے اوس گیدی کے ظلم کو دیکھا اور قریب پہونچکر ایک نعرہ گوش در ار کہ باش باش سے حرامزادہ سفاک کوتاہ اندیش
دست نگہدار تیرا حریف قابض ارواح مقابل آ پہونچا ہے اب خبردار ہو جا جسوقت اشبوطہ نے امیر محمد دلاور ملک الموت عزرائیل جان کی صورت دیکھی اوس
گیدی کا بند بند لرز گیا اور با فسردہ دلی کہا اے مرد نصیب خوب ہوا کہ تو میری مقابل آگیا مین خود تیری تلاش مین تہا کہ آج خاطر خواہ اون داغہاے کہنہ کا
عوض لون معلوم ہوتا ہے کہ اجل نے تجھے دست گرفتہ میری مقابل کر دیا اب قصاص و انتقام باسانی سے لونگا مگر اب ایک افسوس میری دل مین ہیگا
کہ اسوقت میری ضرب دست کا کوئی دیکھنے والا نہین ہے جو شمشیر و علم کی حرب و ضرب کی ستایش کرتا اور داد دیتا امیر محمد نے کہا اے گیدی خاطر جمع رکھ
تیری تعریف و ثنا تیری مرگ و ہلاک کے بعد ہوگی یعنی جسوقت تیرا گوشت و استخوان سگ و شغال بخوشدلی کہاینگے وہ جانوران صحرا اسے شکم سیر ہوکر
بفریاد و شور و غوغا تیرے ستایش کرینگے اور تیرے مرگ پر نوحہ بجوش آینگے گریہ کرینگے آخرکار اشبوطہ اس کلمہ کو سنکر بہایت غضبناک ہوا اور تلوار غلاف سے نکالکر
بقوت تمام بر امیر محمد دلاور کے سر پر لگائی امیر محمد صاحبقران اکبر کی حکم کا پابند تھا کہ حتی الامکان سلاطین کو زندہ اسیر کرنا چاہیے معہذا اوس
دلاور نے اشبوطہ کے ہاتھ سے تلوار چہین لی اور ایک مکا اوس گیدی کے کلہ پر اس زور سے مارا کہ وہ گیدی رو گردان ہوگیا اشبوطہ نے امیر محمد کا گال
کمر تہاما اور دست و بغل ہوگیا اور جنگ زور کشتی مین در آیا امیر محمد دلاور نے اشبوطہ کی دوال کمر مین ہاتھ ڈالکر زور اول ہی مین صدر زین سے اوٹھالیا اور
عیاران لشکر کے سپرد کر دیا عیاران مذکور دست و پا بستہ اشبوطہ کو لیگئے اور لفرون و بکران کے ذیل مین مقید کر دیا بکران و لفرون نے اشبوطہ سے کہا اے
اشبوطہ بارے آج تیری پیغمبری کی حقیقت ظاہر ہوگئی کہ معزالدین کی نوکر کے ہاتھ سے اسیر ہوا شاید اوسوقت وحی نہ پہونچی ہوگی اشبوطہ نے کہا بہر حال
تم سے بمراتب بہتر رہا کیا معنی کہ مین بذات واحد بمردی و مردانگی اسیر ہوا ہون اور لعنت ہے تمہارے تن و توش پر کہ تم دونون غولان وحشی اس
نامردی سے اسیر ہوگئی بکران شادمے نے کہا اے قساق کیا کہہ کہتا ہے ہم تجہسے مرتبہ مین بہتر ہین کہ ہم دونون ایک شہنشاہ عالی وقار کے ہاتھ
اسیر ہوئی اور تجھے اوسکے ادنی نوکر نے بذلت و خواری گرفتار کیا القصہ اوس معرکہ قتل و قتال مین اسقدر خونریزی ہوئی کہ ایک جوئی
خون بہکر نہر سیحون مین داخل ہو گئی اتفاقات زمانہ سے اس سیل خون کا نہر سیحون مین داخل ہونا گویا طلسم قہر اخضر کے بطلان کا سبب من جانب اللہ
پیدا ہوگیا یعنی وہ سیل خون کا نہر سیحون مین پہونچنا تہا کہ اوسطرف طلسم قہر باطل ہوگیا ہنوز بطلان طلسم کا حال صاحبقران اکبر کو معلوم نہین ہے
عنقریب بعد فراغ جنگ منکشف ہو جائیگا غرضکہ اوس ہنگامہ کشت و خون مین القیموس زنگی امیرزادہ سیف الدین سے دوچار ہوا اور امیرزادہ نامدار نے
دیکھا کہ اوس ستم کیش نے قریب سو پہلوانان لشکر کے بیسروپا جان کر دی اور ہنوز سفاکی سے باز نہین آتا امیرزادہ سیف الدین بن مجاہد الدین نے
بیتابانہ مرکب کو تازیانہ مارا اور اوس بیدین کے مقابل جاکر کہا اے حرامزادہ بیداد گر سفاک خبردار ہو کہ پیک اجل تجہسے دوچار ہوا اے والدالزنا ان بیچاری
مفلوک کی خون ناحق سے کیا فائدہ ہے تیرا حریف مین ہون میری طرف مخاطب ہو القیموس زنگی نے وہی شمشیر خون چکان امیر سیف الدین کے
سر پر ماری امیرزادہ نامور نے شمشیر کو دستانہ پر رد کیا اور القیموس کی بند کمر مین ہاتھ ڈالکر زور اول ہی مین صدر زین سے اوٹھالیا اور رہبر
جولان اندیشہ کے حوالہ کیا جولان اندیشہ نے القیموس کو دست و پا بستہ لشکر مین لیگیا اسیطرح امیر یوسف دلاور دوران نے آذربایجان زنگی القیموس
کے سپہسالار کو کہ شجاعت و پہلوانی مین اپنے اقران پر تفوق رکھتا تھا اسیر و دستگیر کیا اور روس پہلوانان نامی کو درہ جہنم مین پہونچایا امیر عظیم الدین
نامدار نے مشلتہ ور مصری کو ایک ہی ضرب تیغ بیدریغ مین مع مرکب چار پرکالہ کر دیا اور دو لشکر کو گردن و نگون بستہ لشکر مین بہیجدیا امیر شجاع الدین
عرب نے اکثر کو بقتیغ کیا اور بہرام مصری کو کہ زبردست ترین پہلوانان لشکر کفار سے تھا کمند حلقہ زن سے اسیر کر لیا اسیطرح سات پہلوان جلیقی
امیر جلیل الدین کی نہنگ تیغ کے لقمہ ہوئے اور امیر خلیل و امیر سلطان کے ہاتھ سے مقتول و مجروح نامزد ہم مین پہونچے امیر ہاشم و امیر حمزہ ثانی

وامیر عظیم الدین و امیر عبداللہ سلطی دس بن ارجاس و بہرونی زنگی و منقوس و سمعول لاوران شیر افگن کو مع چار پہلوان قوی ہیکل قتل کیا سبب جن سے عادل
اور ایک پہلوان زور آور لشکر کفار کا مثل فیل مست منحول صحرائے عوش کنان کف بدہان آیا وہ ریش و بروت کو تاب دیتا ہوا شدید الشداد جہان پہلوان
کے مقابل میں آیا جہان پہلوان نے حسب عادت قدیم اوس پلیتن کو پا گرفتہ زمین پر پٹک دیا اور پاؤں پر پاؤں رکھکر اوس کو پکڑ کر وا تسرین تمام
دو پارہ کر دیا اسیطرح ایلیموس شاہ فرنگ بزرگ کہ فنون مبارزت میں یکتائی روزگار تھا شاہزادہ ابراہیم بن حیدر کے ہاتھ سے طفل شیر خوار کے مانند
اسیر و دستگیر ہوا یعنی شاہزادہ نامدار نے ایلیموس کو گردن و گلو بستہ یعقوب حرانی کے سپرد کر دیا یعقوب نے دست بدست ذیل اسیروں میں پہونچایا انہنگ سے ہی
و یعقوب حرانی دونوں بلائی روزگار معرکہ جنگ سے ہی ایکطرف استادہ تھے جو نامرد گریزپا اوسطرف جاتا تھا دونوں عیار حلقہ کمند میں اوسی گرفتار کر لیتے تھے اب
صاحبقران نصرت قرین شاہزادہ معز الدین کا حال سنو کہ شاہزادہ باشارہ حضرت اسد الحق جنگ و حرب سے علیحدہ ہو کر ایکطرف فیل بلند پر استادہ ہو گیا اور دو رہ بین
کشف القلین ہی ملاوران شمشیر زن کی حرب و ضرب کا تماشا دیکھ رہا تھا اگر کوئی اجل گرفتہ اوسطرف چلا آتا تھا اول لازمان صاحبقرانی اوسی وہ نیکی تلقین کرتے تھے
جسنے بیشہ رضا دین اسلام قبول کر لیا امان پائی ورنہ شاہزادہ کا منکر لضرب تیر جان شکار اوسکا کام تمام کر دیتا تھا غرضکہ اسعرصہ میں ایک لاکھ بیس ہزار مردان بخیر اوبان
حلقہ اسلام میں داخل ہوئی بعد ازان صاحبقران نے دیکھا کہ نجاشی شاہ حبشی البطال زنگی کی مقابل میں آیا اور البطال نے نجاشی سے کہا او روسیاہ تیرہ روزگار بس دست تظلم کو کوتاہ
کر تا کجا بیچارہ ضعیفان لشکر کا خون ناحق اپنی گردن پر لیگا اور اپنی نامہ اعمال کو زیادہ تر سیاہ کریگا بس اب میری طرف متوجہ ہو وہ ہوس جنگ جو تجھکو ہے نکال لے ابھی نجاشی ہوقت نہی سکتی
وقت تیری ہاتھ نہیں آئیگا اور اس افت اخری میں تیرے دل کا ارمان ہی نکل جائیگا ؎ بسیم کر انجنت یاری دہد ؎ فتح و ظفر سازگاری
دہد ؎ اے نجاشی تیرا حریف ہم نبرد میں ہوں دیکھوں کہ تو کسقدر زور و قوت اصلی رکھتا ہے نجاشی نے کہا اے زنگی بہر انتظار کسکا ہے مردان
تہور شعار ہمیشہ جان بازی پر مستعد رہتے ہیں میں تیرے سامنے موجود ہوں ؎ بیا پنجہ داری زمردی نشان ؎ کمان کیانی و گرز گران
البطال زنگی نے کہا اے کندہ ناتراش تو نہیں جانتا کہ مردان اسلام یافتہ اول حرب و ضرب میں سبقت نہیں کرتی نجاشی نے کہا اے
البطال اگر تیری دین و آئین میں یہی قاعدہ مقرر ہے لیکن ہی اول حربہ آزمائی میں سبقت نہیں کرتا بہتر یہ ہے کہ میں اور تو باہم جنگ کشتی
میں زور آزمائی کریں الغرض دونوں پہلوان جنگ کشتی میں پنجہ بپنجہ ہو گئے اور ایک پہر کامل فیلان مست کی مانند زور و قوت
کرتے رہے بعد ایک پہر کی البطال دلاور بفضل خدا و اجلال نجاشی پر غالب آیا اور اوسکے دست و پا باندھکر کشان کشان صاحبقران نامدار کی
خدمت میں لیگیا شہریار نامور صاحبقران اکبر نے نجاشی کو زندان میں بھیجدیا اسیطرح قفقاح اژدر خوار جو شیوہ دیلی کا عاشق ہے سمعاج اژدر دہ
دلاور نامہ سے مقابل ہوا سمعاج دلاور نے کہا او گمراہ مغرور اس شمشیر زنی کا ہے سے کیا فائدہ ہے میں تیرا حریف مقابل ہوں میرے سامنے آ
دیکھوں تیرے دست و پا میں کسقدر طاقت ہے قفقاح اپنے زور و قوت کے سامنے سمعاج کو طفل دبستان سمجھتا تھا یہ کلمات سنکر قہقہا مارا
اور کہا او سمعاج میں یہ پوچھتا ہوں کہ تو نے دین دیلی کو کسواسطے ترک کیا اور پیغمبر دیلم سے کیلئے منحرف ہوا سمعاج نے کہا ایمردک
تو نے بچشم کور نہیں دیکھا کہ پیغمبر کی پیغمبری کس مرتبہ بلند کو پہونچی اور بجاے وحی اوسپر کیا بلا نازل ہوئی میں بھی روز بد کو سمجھکر
اوس دین باطل سے کنارہ کش ہوا تھا اب تجھے بھی ہدایت کرتا ہوں کہ تو بھی اگر اپنی نجات دارین چاہتا ہے اس دین مبین میں داخل ہو جا
ورنہ تو جان شمشیر بیدار [illegible] سے واصل ہوا چاہتا ہے قفقاح یہ سنکر نہایت افروختہ ہوا اور مثل مار دم بریدہ پیچ و تاب کھاکر شمشیر خون
آشام سمعاج کے سر پر اس زور و قوت سے لگائی کہ سمعاج اگر دستانہ فولادی کو دم شمشیر پناہ نکرتا و تیغ بیدریغ سے شکم تا سینہ
خستہ ہو نکلے بار نہم پر اس شمشیر سے دستانہ فولادی قطع ہو گیا مگر اس ضرب کے ساتھ ہی قبضہ دستانے سے ضرب کا کر قفقاح کے ہاتھ
سے نکل گیا سمعاج دلاور نے بھی وہ چالاکی کسنہ گر کے کمر سے قفقاح کو اسیر کر لیا اور لشکر میں بھیجدیا اوسطرف ابو حاکم کینہ ور فتنہ
پرداز عالم نے یہ کیا کہ یکبارہ معرکہ کارزار سے نکلکر تلاش کرتا ہوا اپنے برادر حقیقی ابو طاہر شاہ فرد وسیہ کے پاس پہونچا اوسوقت ابو حاکم

بھی ایک جای بلند پر بالای تخت استادہ جنگ مغلوبہ کا تماشا دیکھ رہا تھا کہ ناگاہ پیچھے پشت سے ابو حاکم شقی ازلی جا پہونچا اور ابو عامر کو غافل پا کر ایک تلوار اوسکے سر مین اس ضرب سخت سے لگائی کہ ابو عامر کا کاسہ سر شق ہوگیا اور ایک فوارہ خون اوسکے دماغ سے نکلا ابو عامر نے ایک آہ سوزان سینے سے کھینچی اور کہا افسوس ہزار افسوس کہ چشم مشتاق اور دل آرزومند فرزند کی جشن عروسی سے ناکام ہے خیر مرضی مولا اسم حادولی مشیت ایزدی مین یہی جاری ہوا تہا کہ مین ناشاد و نامراد اس دار فانی سے جاؤن یہ کہکر ابو عامر اوس زخم منکر کے صدمہ سے غش کہا کر زمین پر گرا اور بیہوش ہوگیا ابو حاکم راندۂ درگاہ بعد اس حرکت کے بقدم سرعت وہان سے گریز کر گیا ہنوز چند قدم دور گیا تہا کہ کمند اجل اوسکے پاؤن مین حلقہ زن ہوگئے یعنی اثنائے راہ مین سلطان ابو الحسن اوسکا سد راہ ہوا اور اوس ولاور کو شاک گذرا کہ شاید ابھی ابکا ر ابو عامر کے ساتھ کسیطرح کی بدسلوکی سے پیش آیا ہو ورنہ اس لعین کا کیا کام تہا کہ اسطرف آتا اسکا آنا خالی از علت نہین ہے آخر کار ابو الحسن نے ابو حاکم کو دیکھکر نعرہ مارا کہ باش ای حرامزادہ نامرد جہان خبردار اب آگے قدم نہ رکھیو ورنہ پشیمان ہوگا اول تو یہہ بتا کہ اسطرف کس تقریب سے آیا تہا اگرچہ مین تمام واقعہ سے آگاہ ہون اور خاص اس سبب سے تیری تلاش مین پہرتا تہا الحمد للہ کہ تو ہاتھ آگیا مجھے معلوم ہے کہ تو اپنے برادر حقیقی کے قتل کے ارادہ سے اسطرف آیا تہا اور اب چاہتا ہے کہ یہان سے صاف و پاک نکل جاؤن اے حرامزادہ کی گذارم کہ زندہ بدر روی شاید تو اس حال سے غافل تہا کہ تیرا قابض ارواح بہی راہ مین دوچار ہوجائیگا اب تو ہوشیار ہوجا مین قریب تر تجھے ورطۂ جہنم مین پہونچاتا ہون ہرگاہ ابو حاکم نے ابو الحسن کو دیکھا اور یہہ تقریر سنی خوف و دہشت سے اوس لعین کا پیشاب خطا ہوگیا اور تمام اندام مین رعشہ آگیا ابو الحسن سے باواز مہیب کہا اے شخص تجھے شرم نہین آتی کہ باوجود عیاری پیشہ ہونیکے بادشاہان عالی نسب سے مقابلہ کرتا ہے میری غیرت اس بات کو قبول نہین کرتی کہ مین بادشاہ ہو کر ایک ادنی عیار سے مقابلہ کرون اور تیرے خون ناپاک سے اپنی شمشیر گران قیمت کو داغ لگاؤن ہان مین یہہ چاہتا ہون کہ یہہ موقع و محل تنہائی البتہ مردان دلیر کی زور ازمائی اور جنگ و مصاف کا ہے کسواسطے کہ ہر طرف ہنگامۂ قتل و قتال گرم ہو رہا ہے اور دلیران جنگ جو اپنے اپنے جوہر مردی و مردانگی دکہا رہے ہین کوئی کسیکا پرسان حال نہین ہے اگر کوئی پہلوان میرا ہم پلہ ہوتا مین بہی اپنا جوہر شجاعت و مردانگی دکہاتا اے ابو الحسن اگر تو اسوقت امیر حمزہ وغیرہ سے کسیکو میری مقابلہ مین لے آتی البتہ مین بصورت جنگ و حرب کو موجود ہون میری صلاح یہہ ہے کہ تو یہان سے بقدم سرعت جا اور امیر حمزہ کو خواہ کسی دوسرے سردار کو لے آ مین اسی مقام پر تیرا انتظار کرونگا الغرض اوس مکار نے بہت تمہید مکر آمیز بیان کی اور طرح طرح کے حیلہ و بہانہ کرتا رہا مگر ابو الحسن نے یہہ بہی نہ سنا کہ بکتا کیا اوی بلکہ ابو الحسن دل مین سمجھ گیا کہ اس دغاباز کا مقصود اصلی یہہ ہے کہ مین اس نابکار کی مکر و فریب مین آکر یہان سے چلا جاؤن اور یہہ دغاباز موقع فرصت پاکر کافور ہوجائے غرضکہ ابو الحسن نے اوس تمہید بے سروپا کو سنکر کہا باش اے بے ادب تجھے نطفۂ حرام بحضرت جہان خدا نکرے کہ تو صاحبقران اعظم کی اولاد مین شمار کیا جائے اے بدبخت روسیاہ مین خوب جانتا ہون کہ تو بہی مثل ہابیل و قابیل فرزندان حضرت خیر البشر کے ننگ خاندان ہوا ہے خاطر جمع رکہہ کہ ایکدم و ساعت مین اپنی اعمال کی سزا پائیگا اے گیدی نامرد جہان باوجود اسکے کہ تو مجھے عیار پیشہ کہتا ہے اور پھر ایسے کلمات بے سروپا میرے سامنے بیان کرتا ہے اور مجھے فریب دینا چاہتا ہے اے ناخلف تو یہہ نہین جانتا کہ مینے مثل تیرے صدہا پہلوانان زبردست جنگ گذار اور پہلوانان مکار کو بزور پہلوانی اور ہم لقبون عیاری اسیر و دستگیر کیا ہے مین کسطرح تیری دام مکر مین آجاتا علاوہ اسکے مجھے خود شرم آتی ہے کہ مثل تیرے سگ بازاری کے خون مین اپنے جوہر خنجر و شمشیر کو آلودہ کرون اے حرامزادہ یاد رکھ مین فقط ایک ریسمان کہنہ سے تیری دست و پا

باندہ کرکشان کشان لیجلے لشکر مین لیجاوُن کا قصہ کوتاہ ابو حاکم اجل گرفتہ نے دیکھا کہ اس عزرائیل جان کے ہاتھ سے رہائی مشکل ہے کسی طرح جان بچتی نظر نہین آتی چار و ناچار شمشیر کشیدہ سامنے ہوا اور چند ضربات شمشیر پیہم ابوالحسن کے سر و گردن پر لگائین ابوالحسن نے اوسوقت دل مین خیال کیا کہ صاحبقران اکبر کا حکم قطعی ہے کہ ان سلاطین کو حتی الامکان اسیر کرو مگر مشکل یہہ ہے اگر مین اس ملحد فتنہ پرداز کو حسب الحکم صاحبقرانی اسیر کرتا ہون مجھے یہہ اندیشہ ہے مبادا وہ شہریار مروت شعار بپاس و لحاظ اسکے کہ یہہ نابکار صاحبقران اعظم کی اولاد ہے شاید رہا فرمادے اوسوقت مشکل ہوگی اور یہہ نابکار ضرور کوئی نکوئی فتنہ تازہ برپا کریگا بہتر یہہ ہے کہ اس ملحد کو جہنم واصل کرو صاحبقران کو بحیلہ و بہانہ راضی کرلیا جائیگا اور بعذر معقول سمجھا دینگے اس دغاباز کا زندہ رکہنا مناسب نہین ہے بالآخر اوس عیار نے بعد رد حملات شمشیر جدو شکار غلاف سے نکالی اور ایک ضرب اسلوار اوس ملحد کی سر پر ایسی لگائی کہ از فرق تا سرین بے عدل دو حصہ کردیا بعد ازان ابوالحسن جوہر پادری ایدروس کے پاس آیا اور حقیقت حال بیان کی پادری نے اوس مردود کی نعش کو بنظر اسکے کہ اولاد آل بیضا سے تھا دفن کروادیا پھر ابوالحسن ابو عامر کے پاس گیا اور دیکھا ابو عامر بیچارہ عجب حال مین مبتلا ہے کہ اوسکے سر سے ایک سیل خون جاری ہے اور بیہوش مطلق پڑا ہوا ہے اور زخم کے صدمہ سے نہایت بیقرار ہے ابوالحسن نہایت پریشان ہوا اور دیکہا کہ پادری ایدروس نے اوس زخم کا علاج کیا مگر کچھہ فائدہ نہین ہوا رفتہ رفتہ یہہ خبر ملکہ شمسہ تاجدار کو پہونچی ملکہ نے اس واقعہ کو سنکر اپنا گریبان چاک کیا اگرچہ بوجود رنج و ملال ابو حاکم کے قتل سے خرسند ہوئے کسواسطے کہ یہہ تمام فتنہ برپا کیا ہوا اوسی فتنہ پرداز کا تھا ملکہ آفاق نے ابوالحسن جوہر کو بلایا اور کہا ای برادر بجان برابر تو نے دیکھا میرا پدر عالیقدر کس حال مین مبتلا ہے برائے خدا اوسکے علاج و درمان مین ایسی تدبیر فرماؤ کہ جلد تر اوسکا زخم مندمل ہوجائے ورنہ مین اس کاہش رنج و غم مین تحلیل ہوجاوُن گی ابوالحسن نے کہا ای ملکہ عالم درگاہ خدا سے ناامید ہونا نہین چاہئے شفابخش حقیقی جلد تر صحت کلی عطا فرمائیگا تم کسی طرح کا اندوہ و ملال دل مین نلاؤ ہر طرح خاطر جمع رکہو تمہارا پدر والاگہر جلد تر غسل صحت فرمائیگا مین شاہ سراج الحق کے خدمت مین جاکر تمام حقیقت حال بیان کرتا ہون وہ مسیحائی وقت کوئی تدبیر ایسی ارشاد فرماوینگے کہ تمہارے پدر عالیقدر کو دو روز مین شفا ہوجائیگی بعد اسکے ابوالحسن ملکہ سے رخصت ہوکر بار دگر ابو عامر کے پاس آیا اور اوس مجروح کو اوسیطرح بیہوش مطلق چشم بند افتادہ دیکہا بعد ازان ابوالحسن بقدم سرعت و استعجال شاہ سراج الحق کیخدمت مین آیا اور تمام سرگذشت بیان کی اوس درویش مقبول بارگاہ صمدیت نے ایک نقش لکھکر جوہر کو دیا اور کہا کہ اس نقش کو ہر وقت ابو عامر کے سینہ پر رکہو اور ایک نسخہ مرہم کا بھی لکھدیا کہ اس مرہم کو آب نقش مین تیار کرو اور زخم پر لگاؤ شفابخش چارہ ساز صحت بخشیگا ابوالحسن اوس نقش اور نسخہ مرہم کو لیکر پادری ایدروس کے پاس گیا اور تمام ترکیب موافق ارشاد شاہ سراج الحق کے بیان کی پادری نے اوس مرہم کو اوسیوقت تیار کیا اور زخم پر لگایا بعد ازان ابوالحسن پھر معرکہ جنگ و معرکہ دار و گیر مین پہونچا دیکہا کہ ہنگامہ رستخیز بدستور قایم ہے اور تین شبانہ روز گذر رہے ہین کہ معرکہ قتل و قتال ایک صورت سے برپا ہے اس اثنا مین مسرور بن نجاشی کہ ایک پہلوان زبردست و توانا ہے ابوالحسن کے پس پشت آیا اور بیخبر ایک ضرب شمشیر ابوالحسن کے سر پر لگائی اگر اوسوقت ابوالحسن لمعہ شمشیر سے باخبر نہوجاتا البتہ وہ شمشیر بے پناہ کام تمام کردیتی مگر بفضل الہی ابوالحسن خبردار ہوگیا اور بسرعت تمام ضرب شمشیر دستانہ فولادی پر روکے مسرور بن نجاشی چاہتا تھا کہ ضرب دیگر اوسی زور و قوت سے لگائی لیکن ابوالحسن جوہر نے فرصت ندی اور بچالاک و چستی کمند حلقہ در حلقہ لیکن عیاری اس سرعت سے

پھینکے کہ حلقۂ کمند دست وگلو مین بند ہوگیا اور بقوت دست وبازو سرور کو صدر زین سے اوٹھا کر زمین پر گرا دیا بعد ازان اوس ملحد کو دین اسلام کی ہدایت کی جب وس رانده درگاه کی زبان سی انکار سنا مجبورا وسی شمشیر خون چکان سے اوس ملحد کا سر قلم کر دیا اسیطرح سیدین سقطی شاہزادہ ابراہیم بن حیدر سے دوچار ہوا اول بزور دست وبازو جنگ کرتا رہا جب کسی طرح کا غلبہ نپایا سحر وافسون کو کام مین لایا ہرگاہ سحر بہی کارگر نہوا لاچار وناچار گریز کا قصد کیا شاہزادہ نامدار نے مرکب کو جولان دیکر ایک ضرب عمود کوہ شکن اس ضرب دست سے لگائی کہ وہ کافر جہنم واصل ہوگیا **الحاصل** کہانتک طول بے مزہ دیا جائی اس ہنگامہ رستخیز اور معرکہ آتش ریز کو سات شبانہ روز گذرے کہ معرکہ کیش وکین ایک صورت سے قایم رہا اور اسقدر کشت وخون ہوا کہ دیدہ فلک پیر نی بہی آجتک نہ دیکھا تہا ہزار در ہزار سر بے تن اور تن بے جان افتادہ نظر آتی تہی اور مرکبان دست وپا شکستہ کا حساب عالم الغیوب پر روشن ہے کہ وہ کسقدر کام آئے تہے غرضکہ روز ہشتم نسیم فتح وظفر نے گوشہ پرچم علم شہریاری کو ہلایا اور غازیان لشکر اسلام کفار پر آثار ہراس دیکہکر نعرہ زنان چار طرف سے تاخت لای طرفۃ العین مین لشکر کفار کو پامال کر دیا ہزار در ہزار معرض قتل مین آئے اور بقیۃ السیف ہر طرف منتشر ہوگئے اور لشکر اسلام مین نقارہ وکوس نصرت کی صدا بلند ہوئی اور دلاوران نصرت نصیب نی نعرہای شادی لگانی شروع کی **راوی آئین بند دفترہائے افسانہ بیان کرتا ہے** ہرگاہ بعد فراغ جنگ معرکہ کارزار کو دیکہا اور لاشہ ہای مقتولونکا شمار ہوا تمام اشرار وکفار قریب نو لاکہہ کے معرض قتل مین ائے تہے اور آلات حرب سے میدان رزم مالامال ہوگیا تہا ازان جملہ ہفتاد بادشاہ وسلاطین خرد وبزرگ خاک وخون مین غلطان تہے اور سات لاکہہ بقیۃ السیف دایرہ اسلام مین داخل ہوئے اسیطرح فیلان جنگی واسپان راہوار کا کچہہ شمار نہین کہ کسقدر قتل وغارت ہوئے الغرض جسوقت لشکر کفار ہزیمت یافتہ منتشر وپراگندہ ہوگیا صاحبقران والاتبار نے غازیان اسلام کو حکم دیا کہ جسقدر مال واسباب غنیمت تمہ لیا جاہی لو دلاوران لشکر حسب الحکم تاخت وتاراج پر گرے اور اسقدر مال واسباب تاراج کیا کہ ہر ایک دلاور اموال غنیمت سے مستغنی ہوگیا بعد ازان شاہزادہ فیروزے نال صاحبقران بلند اقبال مظفر ومنصور جنگگاہ سے تشریف لایا اوسوقت ہر جانب سے تحیت ومبارکی کا نزول تہا ایک راوی کا قول ہے کہ صاحبقران اکبر کو اول مرکب طلسمی یعنی توسن جہان پیمائی مبارکباد دیتی تہی یعنی تین مرتبہ بزبان حیوانی گویا ہوا تہا ہرگاہ صاحبقران اکبر نے مرکب کو دلاسا دیا جب وہ مرکب خاموش ہوا غرضکہ شاہزادہ نصرت قرین بجاہ وجلال خرامان خرامان تشریف لایا مگر صدائے مبارکی ہر سمت سے پی ہم گوش مبارک مین چلے آتے تہے یعنی عالم عالم بہ تہنیت نوا سنج تہا

چو روشن شد آن فتح بر اہل عالم ٭ صدا داد نقارہ الفتح الفتح ٭ بصاحبقران تہنیت داد ہر یک ٭ نقدجاء نصر من اللہ والفتح

ز دیوار ودر گوش ہر یک شنیدی ٭ کلام دلالت کنندہ علی الفتح ٭ ہرچند شہریار فرخ فال بچشم حیرت دیکہتا تہا کوئی شخص تہنیت خوان نظر

آئے مگر کسی قسم کی شکل انسانی وحیوانی نظر نہ آئی تہی **القصہ** جسوقت صاحبقران نصرت قرین مع دلاوران مظفر وغازیان ظفر انجام نعرہ زنان ونقارہ نوازان خیمہ معلے مین داخل ہوا وہان بہی یمین ویسار اور ہر گوشہ خیام مرفوعات سے آواز تہنیت چلی آتی تہی مگر کوئی شخص مبارکباد دینیوالا نظر نآتا تہا صاحبقران اکبر بدولت واقبال تخت رفعت وکامرانی پر جلوہ افروز ہوا اول شہریار کشورگیر نے سجدات شکر درگاہ کارساز بندہ نواز مین ادا کی بعد ازان سلاطین نامدار وامرائے ذوی الاقتدار کے نذرین قبول فرمائین اور حکم دیا کہ لاشہ ہائے کفار کو ایک جا زمین مین دفن کرو اور مقتولان اسلام کے نعش کو حسب شریعت دفن کرنا چاہیے ابو الحسن جوہر نے اس کام کا انصرام یعقوب حرانی کے سپرد کیا اوس سلیقہ مند دانشور نے تمام لاشہ ہائے مقتول کو بوجہ احسن دفن کروایا اور میدان معرکہ کو نجاست وغلاظت سے پاک وصاف کر دیا اب راوی اوس کافر بد کیش یعنی ضرار منکوس دلوس کا **حال مع مرگ وہلاک بعضے اشرار کے بیان کرتا ہے** ہرگاہ صاحبقران گیتی ستان نے

قتل و غارت سے فرصت پائی ضارنکوس لعین کا حال پوچھا کہ یارو کسیکو اوس ملحد کی خبر ہے یا نہیں کہ وہ نطفۂ شیطان اس ہنگامۂ دار و گیر سے کہان
گم ہوگیا کیا معنی کہ ہم نے اوس نابکار کو بعد قتل ہونے جمشید پلید کے صف لشکر مین موجود پایا یعقوب نے عرض کیا اے شہریار والا مقدار اس غلام نے
اول ہی لاشہ ہائے مقتولین مین اوس راندۂ درگاہ کے نعش کو تلاش کیا مگر کہین نشان نملا صاحبقران نے فرمایا سچ یہہ ہے کہ ہم سے غلطی
فاش ہوئی کہ ہم اوسکی طرف سے بالکل غافل ہوگئے ایسا نہو کہ وہ مادر بخطا صاف و پاک یہان سے زندہ و سلامت فرار ہوجائے اور اپنے
شرارت ذاتی سے بارہ دگر کوئی فتنہ برپا کرے کسواسطے کہ وہ لعین گمراہ کنندہ عالم ہے اوسکا زندہ رہنا قرین مصلحت نہین ہے اوسکو ضرور
تلاش کرنا چاہیئے ابو الحسن جوہر نے عرض کیا یا صاحبقران اس غلام نے بندوبست کر دیا ہے یعنی اوس معلوبہ جنگ مین چار سردار زبردست
فلان و بہمان کو چار طرف روانہ کر دیا ہے کہ ہر طرف سے سرحد کوہستان کو مسدود کر دین اور کسی مفرور لشکر کو بالخاص ضارنکوس کو جانے نہ دین اور
جسطرح ممکن ہو گرفتہ و بستہ اوسی ہمارے پاس لے آئین مگر مین جانتا ہون کہ وہ کافر بعد قتل ہونے جمشید کے عین سرگرمی جنگ معلوبہ
مین صف جنگ سے غایب ہوگیا ہے البتہ اوس وقت تک میرا خیال تہا کہ وہ نطفۂ شیطان عقب تخت جمشید کے استادہ تماشا دیکہہ رہا
تہا مگر اوسکی ترکیب سے معلوم ہوتا تہا کہ وہ نابکار وقت کا منتظر ہے کہ اگر ترکیب جنگ کو دگرگون دیکھے بے خبر گریز کر جاوے بالآخر جسوقت
سلاطین کفار بہیئت مجموعی جہان پناہ پر حملہ آور ہوتے میرا خیال بھی اوسطرف کھنچ جاتا رہا وہ دیوس بھی اوسیوقت موقع پاکر گریز کر گیا مین
ایک لمحہ اس خیال مین مصروف رہا کہ مبادا شہریار کو چشم زخم پہونچے اس عرصہ مین وہ نابکار کافور ہوگیا ورنہ مین اوس ناپاک کو جانے
دیتا بہرحال اب بہی کہین جا نہین سکتا کسلیئے کہ ہر طرف سے راہ کوہستان مسدود ہے عنقریب گردن و گلو بستہ آیگا یا اوسکے خبر مرگ گوش
زد ہوگی صاحبقران نے فرمایا اے برادر ابو الحسن واللہ جبتک مین اوس لعین کی خبر مرگ نسن لونگا مجہپر تمام عیش و آرام اور خواب و خور
تلخ رہیگا ابو الحسن جوہر نے اوسیوقت یعقوب کو اشارہ کیا کہ جلد تر عیاران تیز رفتار کو ہر طرف ضارنکوس کے تلاش مین روانہ کرنا چاہیئے
یعقوب نے چند عیاران برق رفتار کو روانہ کر دیا مگر ابو الحسن جوہر نے جسوقت صاحبقران اکبر کو ضارنکوس کے گم ہو جانے سے متفکر
ملول و مکدر دیکہا نہایت متغص ہوا اور ضارنکوس کے تلاش و تفحص مین زیادہ تر سرگرم ہوا اور عیاران چالاک ہر طرف اوسکے تفحص و تجسس مین
روانہ کئے اون عیاران طرار نے غار بغار اور گوشہ بگوشہ کوہستان میں تلاش کیا مگر کہین نشان و سراغ اوس نابکار کا نپایا ابو الحسن
اس خبر کو سنکر نہایت بید ماغ تہا کہ ناگاہ ایک شخص آیا اور جوہر سے بعد سلام کے یہہ کہا اے دلاور تم سے مین کچھہ مخفی کہنا چاہتا ہون جوہر نے
کہا اے شخص بے تامل جو کچھہ کہنا ہے میرے کان مین کہدے اوس شخص تازہ وارد نے باہستگی کہا یا سلطان مین ضارنکوس طبعی کا غلام و ملازم خاص
ہون اور ہدایت آبدار میرا نام ہے ایک روز میرا آقا ضارنکوس اپنے غلام خولک سے خلوت مین یہہ کہہ رہا تہا کہ اے خولک اسدفعہ مین معاملہ
جنگ کی ترکیب دگرگون دیکھتا ہون مصلحت وقت یہہ ہے کہ تو اول سے کوئی مامن و مفر پیدا کر رکھہ کہ وقت گریز چندے وہان
قیام کرون خولک نے بعض مقامات کوہستان کا نشان دیا ضارنکوس نے وہ مقامات پسند نہین کئے آخر کار خولک غلام دوسرے
روز بارہ دگر تلاش و تفحص مین گیا اور دوسرے روز آکر ضارنکوس کے کان مین کچھہ کہا اگرچہ مین بہی اوسوقت حاضر تہا
مگر میرے کان تک مطلق آواز نہ آئی کہ اوسنے کیا کہا اسقدر مینے سنا کہ اوسنے کسی چاہ کا نام لیا تہا یا سلطان ضارنکوس
دیوس فلان روز عین سرگرمی جنگ مین بعد قتل ہونے جمشید کے بیخبر لشکر سے فرار ہوگیا اور وقت روانگی جنیفہ
ملعونہ جمشید کے دخولہ کو بہی ساتھہ لے گیا ہے اور اسطرح بیخبر بہاگ گیا ہے کہ کسیکو آگاہی نہین ہے یہانتک کہ مجہے بہی
اطلاع نہین کی مگر مجہے یقین ہے کہ اسی کوہستان مین کسی چاہ کے اندر ضرور مخفی ہوا ہے اور بعد رفع ہونے فتنہ و فساد کے جسوقت
اوسی کامل یقین ہوجائیگا کہ عیاران لشکر اسلام تلاش سے باز رہے اوس وقت ضرور چاہ سے نکلکر کسیطرف چلا جائیگا اگر اسوقت اوسکی تلاش کیجائیگی البتہ سراغ ملسکتا

ورنہ بعد دو روز کے او سکا ہاتھ آنا مشکل ہوگا ابوالحسن جوہر یہہ حال سنکر خوش ہوا اور اوس شخص کو صاحبقران اکبر نے تحسین لکہ یا وہ شخص پیشتر از ایام
دین اسلام ہدایت پاچکا تہا اب صاحبقران کی سعادت ملازمت سے بہرہ مند ہوا اور بصدق و صفائی قلب بطیب خاطر اسلام میں داخل ہوگیا صاحبقران
اکبر نے بعد نوازش خسروانہ ہدایت سے اوس چاہ کا حال پوچہا ہدایت نے کہا شہریار مجہے مطلق معلوم نہیں ہے کہ وہ چاہ کہاں ہے پیشتر میں نے سنا تہا وہ عرض کیا بارے
صاحبقران اکبر نے یعقوب حرامی و نہنگ مصری و جولان اندلسی عیاران طرار کو تاکید کی کہ جسطرح ممکن ہو ضارسنکوس کو پیدا کرو ورنہ تمہارے
حق میں بہتر نہوگا القصہ یہہ عیاران طرار ہر طرف دشت و کوہ میں تلاش و تجسس کرتے پہرے ایکروز بحسب اتفاق جولان اندلسی بالائی کوہستان
شرقی کیطرف جا نکلا اور ایسے مقام پر پہونچا کہ ایک درخت سبز کے سایہ میں ایک منہ چاہ معلوم ہوتا ہے جولان اندلسی نے بچشم غور دیکہا کہ منہ چاہ پر ایک اژدہا
طویل القامت کریہہ منظر مہیب صورت حلقہ زدہ بیٹہا ہوا ہے جولان اندلسی اوس اژدہے کو دیکہکر نہایت خوفناک ہوا اور اوس نہنگ بلا کا جولان کے دل پر ایسا
خوف و ہراس غالب ہوا کہ جولان کو ایک لمحہ وہاں قیام دشوار ہوگیا چار و ناچار پا بسر نہادہ وہانسے بہاگا اور آردوی معلی میں پہونچکر سلطان ابوالحسن جوہر سے
حقیقت حال بیان کی کہا سلطان فلان کوہستان میں ایک چاہ کے دہنہ پر اس قسم کا نہنگ آفت میں نے دیکہا ہے جسکے دیکہنے سے انسان کا زہرہ آب ہوجاتا ہے
مجہے احتمال ہے کہ ضارسنکوس پوش ضرور اوسی چاہ میں مخفی ہوگا اسی سبب سے اوس لعین نے کسی شیاطین کو بشکل اژدہا اپنی حفاظت و خودداری کے لیے اوس
چاہ پر معین کیا ہے ابوالحسن جوہر یہہ روایت سنکر بدیع عالم منجم کے پاس گیا اور اس حال کو بیان کیا بدیع عالم نے زایچہ کہینچ کر ضارسنکوس کا حال مستقبلہ دریافت کیا
اور جوہر سے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ضارسنکوس ایک مقام عمیق پر کشادہ میں مخفی ہے غالب ہے کہ وہ مقام عمیق چاہ ہے آپ سے عبارت ہو جوہر نے اوسیوقت یعقوب
و نہنگ کو معہ بعض عیاران طرار روانہ کیا اور حکم دیا کہ تم سب اطراف چاہ مذکور سے دور دور علیحدہ علیحدہ کسی گوشہ مخفی میں جا بیٹہو اور منتظر رہو کہ کسوقت وہ
کیدی چاہ سے باہر نکلتا ہے اگر نفس الامر وہی چاہ میں مخفی ہے البتہ تم سے پوشیدہ نہیں رہیگا یعقوب نہنگ نے چند عیار طرار کو اپنے ہمراہ لیا اور مقام مذکور سے
پہونچے تمام روز ضارسنکوس کی تلاش و تفحص میں مصروف رہے مگر کچہہ حال نہ کہلا بالاخر نہنگ مصری اور جولان اندلسی معہ عزت و شتاب عیاران فولاد
جگر نے کہا اے اوستاد یعقوب تم اردوی معلی کو تشریف لیجاو اور ان تین عیارون کو اپنے ساتہہ لو ہم چار عیار تمام شب اسی مقام پر رہینگے دیکہیں
پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے الحاصل یعقوب حرامی معہ عیاران سہ گانہ لشکر ظفر پیکر میں آیا اور ابوالحسن جوہر کے روبرو یہہ سرگذشت بیان کی و
نہنگ وغیرہ چارون عیار علیحدہ علیحدہ پاسبانی میں بیٹہے رہے جب نصف شب سے تجاوز ہوگئی اوسوقت ایک روشنی لب چاہ نظر آئی نہنگ نے
جولان سے کہا اے برادر الحمد للہ ہماری محنت و کوشش رایگان نگئی یہہ روشنی خالی از علت نہیں ہے اس اثنا میں نہنگ نے دیکہا کہ وہ اژدہا دور چاہ سے
غایب ہوگیا اور ضارسنکوس معہ اوس عورت یعنی جیفہ کے باہر آیا اول گذارش ہوا ہے کہ جیفہ ملعونہ ارجاس مردار خوار کی خواہر جمشید کی منکوحہ خاص ہے
ضارسنکوس بظاہر اوسکی خدمت کرتا تہا او بعض وقت جمشید سے مخفی اپنے تصرف میں لاتا تہا چنانچہ بعد قتل ہونے جمشید کی جیفہ کو بکمال حیلہ اپنے ساتہہ لے آیا ہے
القصہ ضارسنکوس دیو پوش معہ اوس عورت کے چاہ سے باہر نکلا اور لب چشمہ فرش زدہ بیٹہا اور ایک شمع روشن روبرو رکہہ لی اس عرصہ میں خولک
غلام معہ کباب مرغ و نان اور شیرمال معہ دو شیشہ شراب ایک گوشہ سے آیا اور اسباب خورد و نوش فرش پر رکہہ دیا ضارسنکوس نے خولک غلام سے پوچہا اے فرزند
لشکر حریف کی کیا خبر لایا ہے خولک نے باوب سر کہا کیا پوچہتے ہو اوس لشکر میں ہر ایک ادنی و اعلی بعیش و عشرت اور بہ نشاط و شادمانی مشغول ہے مگر یا وجود اس کے
تیری تلاش و تفحص میں بہی ہمہ تن مصروف و سرگرم ہیں ضارسنکوس اس خبر جانگاہ کو سنکر مشوش ہوا بلکہ بند بند اوس کا تہر تہرا لرز گیا خولک سے کہا اے فرزند میں نے
اپنے اور جمشید کی طالع کو زوال میں دیکہا تہا چنانچہ جمشید کا ادبار بچشم خود دیکہہ لیا اب اپنے معاملہ میں نہایت متوحش ہون دیکہئے انجام کیا ہوتا ہے اے لڑکے
مصلحت وقت یہہ ہے کہ یہاں سے نکل چلو کسی دوسرے ملک میں محفوظ رہیں چندے روز بسر کرینگے مبادا حریف اس مقام کا سراغ پاکر بے وقت پہونچے اور
کوئی خرابی واقع ہو خولک نے کہا اے اوستاد بہتر ہے عیاران لشکر تجسس میں ہر طرف مصروف ہیں ہنوز اسی جگہہ قیام رکہو کیا معنی کہ فی الحال
یہانسے نکلنا دشوار ہے اے اوستاد مگر میں یہہ کہتا ہون کہ اب تو مقدمہ خالیف کیون ہوتا ہے جس حال میں کہ تو نے یہہ اژدہا ہے محافظ یہان لگا رکہا ہے

اور مین جانتا ہون کہ شاید مدت العمر مین تجھسے ہی کام ظہور مین آیا ہو گا پھر کسیطرح ممکن نہین کہ اس اژدہے کو دیکھکر کوئی فرد بشر اسطرف آنیکا قصد کرے بلکہ اسی
سبب سے ابتک کوئی عیار وغیرہ اسطرف سے نہین گذرا ورنہ عیاران لشکر کوہ بکوہ و سنگ بسنگ تلاش کر چکے ہین یقین ہے کہ ایکدو روز مین یا اوس عمر کو نحجستہ
دست بردار ہو جاینگے اوسوقت مضائقہ نہین جسطرف چاہو نکل چلنا ضاہنکوس نے کہا اے فرزند خولک مجھکو اس امر کا زیادہ تر خوف ہے کہ مبادا استاد عجب
یا حکیم قطاس الحکمت یا شاگردان حکیم کہ علامہ عصر ہین یا صاحبقران کہ بذات خاص جو باطل السحر کا مالک ہے سراغ پاکر اسطرف چلے آئین اوسوقت میرے سحر و ساحری کے کام نہین آئینگے اور ان
ہو یہین لعب کے ہاتھ سے عقب گذاری مشکل ہو جائیگے کسواسطیکہ وہ نیز نہ سحر اثر کریگا نہ عمل جادو کارگر ہونگے لامحالہ مین اور تو اسیر و دستگیر ہو جاینگے اور کوئی تدبیر
بن نہین آتی کی خولک نے کہا البتہ یہہ خیال تمہارا درست ہے مگر فی الحال اسی جا مین چندروز صبر کرو اور دیکھو کیا ظہور مین آتا ہے ضاہنکوس نے آہ دردناک کہا
یا ابلیس و سامری یہہ وقت مدد اور استعانت ہے جلد تر پہونچو اور دیکھو کہ تمہارا بندہ خاص کس کشمکش جانکاہ اور حال تباہ مین گرفتار ہے یہہ کہکر اوس کافر نعمت نے
چند جام شراب بیہوش ربا زہر مار کئے جب طغیانی نشہ سے دماغ گرم ہوگیا ولولہ مستی مین جنفیہ تلخ سے اپنا روسیاہ کیا چونکہ وہ شب شب جادہی تھی لامحالہ وہ تار سے روشن و منور
ہو رہا تھا نہنگ لاور نے بچشم خود یہہ تماشا تمام دیکھا اور تمام گفتگو آقا و غلام کی بکم و کاست بگوش ہوش سنی کسواسطیکہ نہنگ نے اول ہی سے یہہ تدبیر کی تھی
کہ درختان خاردار مین زمین کو کھود کر جوف زمین مین جا بیٹھا تہا اور اون روسیاہ کی نظر سے مخفی بیٹھا ہوا سب گفتگو سن رہا تھا الغرض ضاہنکوس تمام
شب شرابخواری و روسیاہی مین مصروف رہا جب چار ساعت شب سے باقی رہی پہر اوسی چاہ مین معہ اپنی مدخولہ کے داخل ہوگیا اور یہہ بیہودہ کو وہی نہنگ بلا دیکھا
گرد حلقہ زدہ پاسبانی مین موجود ہوا اوسیطرح خولک غلام ایکطرف صحرا زدہ نکل گیا اوس وقت یہہ چارون عیاران ظفر ارتباط معاینہ اس تماشہ کی کمین سے نکلکر
اردوی معلی مین پہونچے دیکھا کہ ہرطرف لشکر مین نقارہای شادی و مبارکی بج رہے ہین اور حکیم عالی جناب حکیم قطاس الحکمت بہی اپنی کار ہر جہہ کو ملتوی
رکھکر واسطے مبارکباد و فتح و نصرت کے تشریف لائے ہین اور صاحبقران گیتی ستان حکیم موصوف سے اس گفتگو مین مصروف ہے کہ اے استاد والا نژاد جبتک
ضاہنکوس مردود قتل و ہلاک نہو گا یا دایرہ اسلام مین نہ آئیگا مین اس فتح کو ہرگز فتح کامل نہ سمجھونگا باوجود اس فتح و ظفر کے والدہ مین استعداد ملول و آزردہ خاطر ہون
کہ خواب و خور مجھے تلخ معلوم ہوتا ہے اگر وہ کافر زندہ و سلامت نکل گیا بس یہہ سمجھو کہ یہہ اہتمام عیش و عشرت مکدر ہوگیا حکیم قطاس اور شاہ سعر الحق نے فرمایا اے شہریار
ایسے کافر ازلی کے مسلمان ہونیکا ہرگز یاد نکرو کسواسطیکہ اوسکی رگ و پے مین محبت ابلیس و سامری سرایت کرگئی ہے اوسکی ذات سے یہہ توقع ہرگز کہنی نہین چاہیے اے شہریار
عالی وقار یہہ وجہ خاطر شریف مطمئن فرماو کہ اوس ملحد کا پیمانہ عمر سے لبریز ہو چکا ہے قریب تر عیاران نامدار کی کمند اجل مین گرفتار ہوگا یا بخط مستقیم در جہنم کو
پہونچیگا ابہی یہہ گفتگو ہو رہی تہی کہ جولان و نہنگ وغیرہ عیاران نامدار بارگاہ مین آئے اور صورت حال سلطان ابو الحسن نظر ہر کی ابو الحسن اس خبر کو سنکر بغیر
اسکے کہ صاحبقران کو خبر کرے اور اجازت لے اوسیوقت پچاس عیاران ظفر تخیر گذار کو ہمراہ لیکر روانہ ہوگیا اور درہای کوہستان کو طے کرتا ہوا چلا جاتا تہا
مگر بسبب ناہمواری راہ و مغارات پیچ در پیچ کے اوس کوہستان شور انگیز مین راہ غلط ہوگئی باوجودیکہ نہنگ و جولان وغیرہ عیار ہمراہ تھے اور اسی راہ سے دو دفعہ
مین گئے تھے مگر وہ راہ راست یاد نہ رہی اور ایک جادہ غیر متعارف کیطرف چلی گئی راوی کہتا ہے کہ ان عیارون کا راہ کو بہول جانا بدین سبب تھا کسواسطیکہ
ضاہنکوس ہر روز درہای کوہستان کو اور جادہ مذکور کو دگرگون بشکل حصار نشان و علامت راہ کو تغیر دیتا تہا یعنی جس مقام پر کوئی درخت خرد و کلان
دیکھتا تہا اوس درخت کو بشکل دگر تغیر کر دیتا تہا تاکہ پتہ و نشان راہ مفقود ہو جاوے معہذا بسبب تغیر مقام ان عیارون نے راہ کو فراموش کر دیا
الغرض بعد سرگردانی و بادیہ پیمائی گروہ عیاران نامدار ایک درہ کوہ مین پہونچے جہان ایک مختصر قلعہ کہنہ او غیر آباد تھا ابو الحسن نے ایک لمحہ وہان
قیام کیا اور کیسہ عیاری سے کچھ کلچہ وغیرہ نکالکر کھائے بعد ازان ابو الحسن نے کہا اے یعقوب تعجب ہے کہ باوجود واقفیت راہ کی تم بہی سرگردان
عالم کیا اب بتاو کیا تدبیر کرین اور منزل مقصود پر کسطرح پہونچین کیا معنی کہ اس کوہستان پرخار مین کوئی راہ بہی نظر نہین آتا جس سے راہ کا
نشان دریافت کیا جاوے یعقوب اور نہنگ نے تفت و انفعال سے سرنگون ہو گئے اور بزبان خجالت زدہ کہا اے استاد قسم ہے تمہارے سر مبارک کی ہم نے
دانستہ راہ کو فراموش نہین کیا خدا جانے کیا سبب ہوا کہ وہ راہ ہماری نظر سے مخفی ہو گئی ہم خود متحیر و متفکر ہین غرضکہ یہہ عیار اسی گفتگو مین تہے کہ ناگاہ

تو وہ بائی خشت کہنہ و انبار خاشاک دو ایک مار سیاہ مہرہ دردہان گرفتہ نظر آیا اور پہر وہی انبار خاشاک میں غایب ہو گیا ابو الحسن اوس مہرہ کو دیکہکر بیتاب ہو گیا
اوسیوقت عیاروں کو اشارہ کیا کہ جلد تر اس انبار خشت و خاشاک کو کندہ کرو اور اوس مار صاحب مہرہ کو جلد تر نکالو ایسا نہو وہ جانور گم ہو جائے عیاران کو بیلچے
لیکر مستعد ہو گئے اور طرفۃ العین میں اوس انبار کو علیحدہ کر دیا مار صاحب مہرہ وہان سے نکلا اور پہر ایک سوراخ میں چلا گیا ابو الحسن نے حکم دیا کہ اس مقام کو سرتا
کہودو اور اوس مار صاحب مہرہ کو نکالو کہ ایک شی نادر زمانہ اوسکی پاس ہے یعنی وہ مار مہرہ لایق نذر سلاطین ہے عیاران طرار نے اوس مقام کو کہودا ہر گاہ وہ انبار تمام و کمال
ایکطرف ہو گیا وہان سے ایک دہنہ نقب نکلا اور ایک قفل کہنہ و بوسیدہ زنگ آلود نقب کے دروازہ پر لگا ہوا تہا ابو الحسن اس تماشے کو دیکہکر حیران ہوا اور اوس
قفل کو دروازہ سے جدا کر دیا اور معہ یعقوب وغیرہ اوس نقب میں داخل ہو گیا جب قریب پچاس زینہ کے نقب میں طے کئے اور سطح زمین پر قدم رکہا دیکہا
کہ وہ مار صاحب مہرہ بہی پیش پیش چلا جاتا ہے اوسوقت ابو الحسن زیادہ تر متعجب ہوا اور دلمیں خیال کیا کہ اس مار کا اسطرح دفعتاً نظر آنا اور ہمارے ساتھ
نقب میں رہنا خالی از علت نہیں ہے شاید یہہ مار کوئی موکلان غیب سے ہو اور ہماری رہبری کرتا ہو اسی فکر و تشویش میں اوس مار کے ساتھ چلا جاتا تہا مگر
ابو الحسن کے دلمیں یہہ خیال نقش ہو گیا کہ کوئی امر تازہ ضرور ظہور میں آنیوالا ہے الغرض ابو الحسن نے فتیلہ عیاری کو روشن کیا اور ایک عالم حیرت میں
بجمعیت عیاران مذکور مار کے عقب میں چند قدم گیا جسوقت منتہائے نقب پر پہونچا مار مذکور مہرہ کو چہوڑکر ایک سوراخ میں داخل ہو گیا ابو الحسن نے دیکہا
کہ منتہائے نقب پر ایک پردہ مثل دیوار کے حائل ہے اور پس دیوار سے ایک آواز حزین یعنی باریک آتی ہے اور کوئی شخص باتیں کرتا ہے بلکہ جملہ عیاران ہمراہی
نے بہی وہ آواز سنی اوسوقت ابو الحسن نے عیاروں کو کلمہ کلام سے خاموش کیا اور نوک خنجر سے اوس دیوار میں ایک سوراخ کیا بعد ازان اوس روزن سے
دیکہا کہ پس دیوار ضار منکوس دیو ایک عورت سے روسیاہی میں مشغول ہے ابو الحسن نے کہا یارو طرفہ ماجرا ہے کہ ہم اس حرامزادہ نابکار کو آسمان پر تلاش
کرتے ہین اور یہہ مادر بخطا پردہ زمین میں مخفی ہے مگر شکر ہے خداوند تعالی کا کہ باسانی سراغ مل گیا اب دیکہا جائیگا ابو الحسن یہہ تماشا دیکہکر
ہو رہا اور اوس مہرہ مار کو اوٹہا کر زنبیل میں داخل کیا بعد اوسکے معہ عیاران ہمراہی نقب سے باہر نکلا اس اثنا میں مہتر سعد کہ تلاش راہ
و تفحص چاہ میں گیا ہوا تہا وہ بہی پہونچا اور ابو الحسن سے عرض کیا یا سلطان میں نے چاہ کو تلاش کر لیا ہے یعنی جسوقت میں نے نشان علامات
راہ کو بغور دیکہا معلوم ہوا کہ اوس کافر بدکیش نے تمام علامات راہ کی شکل کو تبدیل کر دیا ہے اسصورت میں اوس راہ کا نشان پانا نہایت
دشوار تہا الحمد للہ کہ وہ مقام دریافت ہو گیا بسم اللہ اب تشریف لیچلو ابو الحسن جوہری اس حال کو سنکر بہت خرسند ہوا اور اون عیاران ہمراہی سے
دس عیاروں نہ نقب پر متعین کئے اور باقی عیاروں کو اپنے ہمراہ لیکر اوسی مقام چاہ پر پہونچا اور بدستور مذکور درختان خاردار میں مخفی ہو گیا جب نصف
شب گذری موافق معمول خولک غلام آیا اور اوسیطرح فرش و روشنی شمع کو لب چاہ اوسنے درست کیا اور ہر شمع روشن ہوئی اور وہ اژدہا
دہنہ چاہ سے نابود ہو گیا ابو الحسن اس تماشے کو دیکہکر دلمیں سمجہا کہ شمع کی روشنی اژدہے کے بطلان کی نشانی ہے کیا معنی کہ جبکہ روشن ہوئی شمع
وہ جانور نیرنگ سحر یکبارگی نابود ہو گیا اب فقط ایک ریسمان افتادہ نظر آتی ہے اور قبل روشنی شمع کی یہی ریسمان بجائے خود ایک نہنگ دہان
نظر آتا تہا الغرض بعد درست ہونے فرش و روشنی کے ضار منکوس دیو معہ حبیبہ ملعونہ چاہ سے باہر نکلا اور لب چشمہ دونوں اوس فرش پر بیٹہے
سب سامان خورد و نوش موجود و مہیا کر دیا تہا ضار منکوس نے معہ مذکورہ اور خولک غلام کے شراب و کباب زہر مار کیا اوس وقت ابو الحسن جوہری نے اوس
مار کو جسکا ذکر اول معرض بیان میں آیا ہے سر پابند ہا اور نظر سے مخفی ضار منکوس کی صحبت تخلیہ میں پہونچا اور بچشم خود اوس دیو کی صحبت کا تماشا
دیکہتا رہا ہر گاہ ضار منکوس دیو نشہ شراب سے بدمست ہو گیا ایک آہ سرد ناک اوسنے جگر سے کہینچی اور کہا اے فرزند لخت جگر حبیبہ
میری معشوقہ صادقہ تو جانتی ہے کہ میں کس حال بد میں گرفتار ہوں اور روز و شب مجہہ پر کسطرح گذرتی ہیں یعنی شب و روز مجہے نفس شماری میں بسر
ہوتی ہیں اور ہر وقت یہی دیکہتا ہوں کہ میرا آفتاب عمر قریب تر غروب ہونیوالا ہے اور مجہے یقین کامل ہے کہ عیاران معز الدین ضرور میری
تلاش و تجسس میں مصروف ہونگے ای جان جہان قسم ہے مجہے تیری جان عزیز کی مجہے ہرگز اپنی مرگ و ہلاک کا افسوس نہیں ہے ہان تیری

مجھی اسقدر صدمہ ہی کہ میرا دل و جگر شق ہوا جاتا ہی کس واسطے کہ مین تجھکو اپنی فرزند سی زیادہ تر عزیز سمجھتا ہون معلوم نہین کہ میری بعد تیرا کیا حال ہوگا
اور لوگ تیری نگہبان ہونگی اور کون بدبخت تجھکو تحت و تصرف مین لائیگا مگر مین خوب جانتا ہون کہ کوئی شخص تجھے مثل میری دوست نہین
رکھیگا کیا سبب کہ مین تجھکو فرزند کی برابر رکھتا ہون یہہ کہکر وہ نابکار زار و قطار رویا اور اوسی حالت گریہ مین حبیقیہ کو بغل مین لیکر
اوسکے لب و رخسار سی دو چار بوسی لئی اور کہا ایجان طبعی تو اسوقت کو بہی غنیمت سمجھہ لے شاید پہر یہہ وقت بہی ہاتہہ نا ئی آؤ دو چار لمحہ عیش و عشرت
کرلین معلوم نہین پہر کیا معاملہ پیش آئی آخر کار یہہ فلک تفرقہ انداز دشمن جان کفار ہی ضرور بالضرور باہم کر تفرقہ پیدا کریگا اس صحبت
چند ساعت کو کیون رائیگان کرین یہہ کہکر اوس نابکار نی حبیقیہ قطامہ کو فرش پر دراز کیا اور روسیاہی مین مشغول ہوگیا ہرگاہ اوس فعل سی فارغ
ہوگئی اوس حبیقیہ قطامہ نی کہا ای خولک غلام اگر تو بہی مجھسے غربت رکہتا ہو اس صحبت مین شریک ہوجا مین حاضر ہون آخر کار تو بہی اپنی آقا کی
مرگ مین ضرور رفاقت کریگا پہر نہ ایسا وقت تجھکو نصیب ہوگا اور نہ ایسی معشوقہ تیری ہاتہہ آئیگی ضارمنکوس نی کہا ای فرزند خولک بزرگون کا نام لے
اور مستعد ہوجا معلوم ہوتا ہی کہ میری فرزند کی خواہش نفس منطفی نہین ہوئی ہی لحمہ دو لحمہ میری معشوقہ دلنواز کو اپنی صحبت سی شاد کرین
اس خدمت سی ہرگز ناخوش نہین ہونگا ۔ غنیمت شمر صحبت عاشقان را ٭ دمی چند دان عمرون خوش را ٭ القصہ وہ غلام ناہنجار
مثل غول بیابانی اوس قحبہ فاجرہ سی جفت ہوگیا ابو الحسن جوہر نظر سی غائب ایکطرف استادہ یہہ تماشا ہی نفرت دیکہہ رہا تہا اور ہزار ہزار لعنت اون
نابکارون کی افعال قبیح پر کرتا تہا اس اثنا مین ضارمنکوس نی کہا ای خولک آج مین اپنی طبیعت کو عجب خوف و ہراس مین مبتلا پاتا ہون یعنی ہر لحمہ میرا
دل مثل ماہی بے آب پہلو مین مضطرب و بیقرار ہوتا ہی معلوم نہین کیا سبب ہی تو جلد جا اور گرد و پیش جاکر چاہ و چشمہ کو بغور دیکہہ آ اور کوئی عیار اسلام
یہانتک نہ پہونچا ہو خولک نی کہا ای آقا سگ بیچارہ تو عجب نامرد جہان ہی کہ اہل اسلام کی خیال سی پاجامہ کو نجس کئی دیتا ہی ای نامعقول اس دشت ویران
او مغارات پیچ در پیچ کوہستان مین کسکی مجال و قدرت ہی کہ باوجود طلسم بندی قدم رکہہ سکی ای بیحیا تو نہین جانتا کہ اس مقام دشوار گذار مین فرشتہ آسمانی نہین
آسکتا آدمی کی کیا طاقت ہی کہ اسطرف منہ کری ضارمنکوس نی کہا خیر کیا مضایقہ ہی ایکنظر دیکہہ لینا بہتر ہی خولک غلام اوٹہا ہنوز چند قدم گیا تہا
کہ ابو الحسن نے عیاران ہمراہی کو اشارہ کیا کہ اس نابکار کو گرفتار کرلو نہنگ مصری کمین مین موجود تہا اوس سرہنگ مان نی عقب سی کمند حلقہ در حلقہ
رہا کی اور اوس لعین کو دست و پابستہ ایکطرف مغارہ کوہ مین ڈالدیا خولک نی جب اپنی کو اس حال بد مین گرفتار دیکہا تو آواز بلند کہا اے
عیاران اسلام مین نی اسیوقت سی ضارمنکوس دیوث کی دین باطل پر لعنت کی مین بخلوص نیت دین اسلام مین داخل ہوتا ہون یعقوب نی کہا
الفلان اس حرامزادہ کو ہلاک نکرو اسی صورت سی دست و پا بستہ رہنی دو بعد ازان ابو الحسن جوہر چند عیاران طرار کو دہنہ چاہ پر چہوڑکر خود
صاحبقران اکبر کی خدمت مین روانہ ہوا اوسطرف ضارمنکوس نی دیکہا کہ خولک غلام کے آنی مین دیر ہوئی اوس نابکار کو فکر بالای فکر
پیدا ہوا کہ شاید اوسی آفت مین مبتلا ہوگیا ہو وہ لعین چند جام شراب پی ہم پی کر معہ مدخولہ چاہ مذکور مین داخل ہوگیا ابو الحسن جوہر نی صاحبقران کو
تمام سرگذشت سی آگاہ کیا صاحبقران نہایت خورسند ہوا اور سجدات شکر درگاہ ایزدی مین بجالایا حکیم قسطاس الحکمت نی فرمایا یا صاحبقران نامدار
اب مین رخصت ہوتا ہون کہ قصر البرین مین جاکر انصرام سامان جشن شادی کو انجام دون تمکو چاہیی کہ بعد قتل ضارمنکوس لوٹکی ایک جشن
عالی اس فتح و فیروزی کا آراستہ فرماؤ اور مدت جشن چہل روزہ مقرر کرنی چاہئی انشاء اللہ تعالی جشن کتخدائی بہی اسی جشن عالی مین شریک ہوجائیگا
صاحبقران اکبر نی قبول کیا اور حکیم عالیمنزلت رخصت ہوکر طلسم ضیا مین تشریف لیگئی بعد ازان ابو الحسن جوہر نی عرض کیا ای شہریار کامگار
ضارمنکوس لعین کی قتل و ہلاک کی کیا تدبیر کرنی چاہئی کس واسطی کہ وہ حضور کے خوف و بیم سی ایسی مقام مین مخفی ہوا ہی کہ اوسکا وہانسی نکلنا مشکل ہی
یعنی وہ نابکار زیر زمین پوشیدہ ہوا ہی میری نزدیک اوس مردک کو وہانسی نکالنا اور رسوائی عالم کرنا بہتر و مناسب نہین ہی صاحبقران اکبر نی
بلبہ خندہ ریز فرمایا معلوم ہوتا ہی حضرت کو اوسکی حال پر کچہہ رحم آیا ہی جو اوسکے حق مین ایسی کلمات فرماتی ہو اور تمہاری فحوای کلام سی تراوش ہوتا ہی

کہ ہم اوسکے قتل و ہلاک سے دست بردار ہو جائین جوہر نے کہا یا صاحبقران میرا یہہ قول نہین ہے کہ اوسکے قتل سے دست بردار ہونا چاہیے
بلکہ اوسکے قتل کی تدبیر یہہ ہے جو غلام عرض کرتا ہے بعد ازان ابو الحسن نے تمام احوال اوس نقب کا اور نشان دہانہ صاحب مہرہ
کا تفصیل بیان کیا اور کہا میرے نزدیک یہہ تدبیر مناسب ہے کہ اوس نقب مین سرتاسر باروت فرش کر دیجائے اور دہانہ چاہ پر ایک شخص
جاکر اوس شقی ازلی کو دین اسلام کی ہدایت و تلقین کرے اگر اوسنے دین اسلام قبول کر لیا خوب المراد ورنہ سر نقب سے اوس باروت مین آگ دیدینگے
کہ وہ لعین زیر زمین براہ راست آتش جہنم سے ملحق ہو جائیگا حکمائے عالیقدر اور شاہ سراحق نے جوہر کی رائے کو پسند کیا اور ابو الحسن کو
اجازت دی کہ تمکو اختیار ہے جسطرح چاہو اوس مردک کو ہلاک کرو شاہ سراحق نے فرمایا ای فرزند ابو الحسن خبردار زنہار اوس نجس
نطفہ شیطان کے مکر و دغا مین نہ آنا مبادا وہ مکار بنفاق دین اسلام قبول کر لے اور صاف و پاک رہا ہو کر نکل جائے دیکھو اگر وہ
نابکار زندہ نکل گیا پھر اوسکا ہاتھ آنا ممکن نہین ہے بعد ازان شاہ سراحق نے ایک اسم اعظم ابو الحسن کو تعلیم کیا کہ اول اس اسم کو پڑھکر
اوسپر دم کرنا اگر اوسکے دلمین نفاق ہوگا بے اختیار زبان سے کہدیگا و نیز بصدق نیت دایرہ اسلام مین داخل ہوگا جوہر نے وہ اسم
جلیل یاد کیا اور لشکر ظفر پیکر سے ایک جماعت عیاران طرار کے اپنی ہمراہ لی اور چند من باروت تیز و تند ہمراہ لیکر دہانہ نقب پر پہونچا
اور اوس نقب مین سرتاسر باروت کا انبار کروایا بعد ازان ابو الحسن نے وہ اسم اعظم خولک پر دم کیا اور پوچھا اے خولک راست راست
بیان کر کہ تو باشد رضا و صفای قلب سے دین اسلام مین داخل ہوا ہے یا تیری نیت مین مکر و دغا ہے خولک جوہر کے کلام سے
مثل بید لرز گیا اور ایک لمحہ خاموش رہکر بے اختیار کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا اور کہا اے ابو الحسن نامدار و ای شاہ عیاران
خنجر گذار سچ یہہ ہے کہ اوس وقت مین نے بے شک ترس جان سے بمکر و نفاق دین اسلام قبول کیا تھا اور اب مین بصدق
نیت و صفای دل سے مسلمان ہو گیا اور دین ابلیس و طریق ضارسنکوس پر لعنت کرتا ہون خواہ تمکو باور آئے یا نہ آئے جو
امر حق و واقعی تھا مین نے گذارش کر دیا اب میرے حق مین جو مناسب سمجھو عمل مین لاؤ ؎ گر سبیل وفاداری اینک دل و جان
ور قصد جفاداری اینک سر و گشت ۔ سلطان ابو الحسن جوہر نے اس مرتبہ دیکھا کہ خولک راست بیان کرتا ہے اور اوسکے کلام سے
بوئے صدق مشام جان مین آتی ہے نہایت خرسند ہوا اوسیوقت خولک کو رہا کر دیا بعد ازان خود ایک گوشہ
مغارات کوہ مین معہ عیاران ہمراہی مخفی ہو گیا اور خولک سے کہا تو بدستور معین شراب و کباب ضارسنکوس کے پاس لیجا
جسوقت اوسکا دماغ ناپاک نشہ شراب سے گرم ہو جائے اوسوقت اوس لعین کو دین اسلام کی ہدایت کرنا بعد ازان اوسکی مافی الضمیر سے
ہمین آگاہ کیجیو پھر جیسا مناسب ہوگا ہم حکم دینگے خولک نے قبول کیا اور ضارسنکوس کی صحبت مین پہونچا اور ابو الحسن بہی اوس
استخوان بار کو سر پر باندھکر خولک کے عقب مین ہو لیا کہ آقا و غلام کے سوال و جواب کو بگوش ہوش سنے غرضکہ خولک سامان
شراب و کباب لیکر دہانہ چاہ پر پہونچا اور ضارسنکوس کو آواز دی ضارسنکوس بہی معہ نقل و میوہ و شمع و فرش چاہ سے باہر نکلا
اور معہ مدخولہ جگرپارہ جیفہ قطامہ صحبت عیش و عشرت مین بیٹھا اور خولک سے پوچھا ای فرزند کل شبکو مین نے تجھے حریف کی تجسس
و تلاش مین بہیجا تہا کہ گرد و پیش مین تحقیق کرے مبادا کوئی حریف دشمن جان یہان نہ پہونچا ہو مگر تو ایسا گم ہوا کہ پھر پتہ نہ لگا اور مجھے
عجب فکر و تشویش مین مبتلا کر گیا خولک نے کہا ای آقا آگاہ ہو تو یہہ سمجھا کہ مین جہان رہونگا اوسی تجسس و تفحص مین مصروف رہونگا
چنانچہ بعد تفحص اب حاضر ہوا ہون اور شراب و کباب بہی تیرے لئے لیتا آیا ہون تو اسے زہر مار کر القصہ ضارسنکوس دلشاد اور
جیفہ قطامہ نے دو دو چار چار جام شراب زہر مار کئے جب وہ دونون بدمست ہو گئے خولک نے کہا ای آقا کل شبکو یہہ ماجرای عجیب میری
نظر سے گذرا اگرچہ اس کوہستان مین کسی عیار و حریف کو مین نے نہین دیکھا مگر ایک پیر مرد نورانی شکل سفید ریش کو مین نے دیکھا کہ تسبیح

ہاتھ مین لیے ہوئے اس کوہستان مین ایکطرف استادہ تہا اوس بزرگ نے مجھے اپنے روبرو بلایا اور فرمایا ای خولک آگاہ ہو کہ پروردگار عالم
سوا دین اسلام کے جو طریق و آئین ہے وہ باطل ہے البتہ شاہزادہ معزالدین جو دین و عقیدہ نیک رکہتا ہے وہ برحق ہے
بعد اوسکے اوس بزرگ نے چند دلایل و براہین ایسے بیان کیے کہ میرے ذہن مین آگئی اے آقا اب مین حیران ہون کہ کسکو تسلیم قبول
کرون ضارمنکوس نے کہا اے خولک وہ شخص ضرور کوئی شیاطین سے ہوگا کسواسطے کہ طبیعت مجردہ نے ایسے ہی اشخاص کا نام
شیطان رکہا ہی خولک نے اوس لعین پر دلمین لعنت کی اور کہا ای آقا بعد اسکے میری یہہ نوبت ہوئی کہ یکبارگی مجہپر ایسا غلبہ خواب
طاری ہوا کہ خود بخود آنکہیں بند ہونے لگین مین اوسی مقام مین سو رہا عالم واقعہ مین کیا دیکہتا ہون کہ ایک بزرگ پیرمرد نورانی شکل
میری پہلو مین استادہ ہے اوس بزرگ نے بہی مجہسے اوسی قسم کی نصیحت آمیز کلام کیے ضارمنکوس لعین نے کہا ای فرزند ہرگز ایسی
روایات کو خیال مین نلاو یہہ اصول قابل اعتبار نہین ہوتے اور یہہ سمجہو کہ طبیعت مجردہ خداوند کل مخلوق ہے بعد ازان خولک ضارمنکوس سے
بدلایل و براہین گفتگو کرنے لگا اور ایسی تقریر دلپذیر شروع کی کہ اوس سگ بی حیا کو معقول کر دیا یہانتک کہ ضارمنکوس کو کچہہ جواب بن
نہ آیا خاموش ہو رہا آخر الامر خولک سے کہا اے غلام تو مجھسے یہہ کلمات مذاق بطریق استہزا کہہ رہا ہی یا واقعی تیرا دین اسلام کیطرف میلان ہے
خولک نے تبسم کہا ای اوستاد سچ یہہ ہے کہ مین بصدق دل سے اوس دین مبین کیطرف مایل ہون طبیعی نے کہا تونے خوب کیا جو اوس
دین کو قبول کر لیا آگاہ ہو کہ مجہہ بہی ایک نوع کا میلان خاطر اوس ملت کیطرف ہے مگر مین وقت کا منتظر ہون القصہ اوس
نابکار نے اس ذکر کو قطع کر دیا اور دوسرا ذکر شروع کیا بعد ایک لمحہ کے وہ لعین وہانسے اوٹہا اور یہہ بہانہ بول خولک کی عقب مین
استادہ ہو کر ایک خنجر اس زور سے اوس بیچارہ بیگناہ کے مارا کہ اوسکا سر تن سے جدا ہو گیا اور بجلدی تمام اپنی مدخولہ کو ہمراہ لیکر چاہ مین
داخل ہوا اوسوقت ابوالحسن جو ہر اوسمقام پر نظر سے مخفی موجود تہا اور یہہ تماشا دیکہہ رہا تہا مگر ایک لمحہ ایسا غافل ہوا کہ اوس لعین نے
بسرعت تمام خولک کو قتل کر دیا اور ابوالحسن کو خبر نہوئی جس وقت ابوالحسن نے یہہ معاملہ دیکہا کمال مکدر اور بیدماغ ہوا چاہتا تہا کہ
اوس غم و غصہ مین اپنی جگہہ سے حرکت کرے کہ اس اثنا مین وہ لعین چاہ مذکور مین داخل ہو گیا چارو ناچار ابوالحسن نے لب چاہ استادہ ہو کر
اول اوس اسم کو پڑہکر چاہ کے اندر پہونکا کہ اوس مکار حیلہ ساز کی راہ مسدود ہو جائے بعد ازان چاہ کے اندر نگاہ کی دیکہا کہ ایک زینہ چوبی
اوس چاہ مین موجود ہے اور اندرون چاہ اسقدر وسعت ہے کہ بجائے خود ایک مکان معقول معلوم ہوتا ہے اور اوس مکان مین دونون
زن و مرد یعنی ضارمنکوس اور حبیبہ بآرام تمام بیٹہے ہین اور ایک شمع روشن سامنے دہری ہے اوسوقت چند ساعت شب باقی رہی تہی
ابوالحسن وہانسے چلا آیا اور اپنے مقام پر نماز صبح گاہی ادا کی اور بعد ادائے نماز بار دگر دہنہ چاہ پر پہونچا اور آواز دی اے ضارمنکوس
اسوقت کس حال مین مبتلا ہے راست راست بیان کر یعنی اسوقت تو اپنے مرگ پر راضی ہے یا نجات چاہتا ہی ضارمنکوس ابوالحسن اور
یعقوب کی آواز کو پہچانتا تہا وہ آواز سنکر مثل بید لرز گیا اور سمجہا کہ دونون ملک الموت قابض ارواح سر پر آپہونچے اب کسیطرح رہائی
ممکن نہین ہے مگر سخت جانی و بیحیائی سے یہہ جواب دیا کہ شخص زندہ دل خوش رہتا ہی مین بہی ہر حال مین خوش ہون کیا معنی کہ مدت العمر
مین نے بعیش و کامرانی بسر کی اگر اس عمر میری کے ہین ہلاک ہو جاون کچہہ افسوس نہین ہے بلکہ امیدوار ہون کہ طبیعت مجردہ بار دگر مجھے
دنیا مین پیدا کرے اور مین تم دشمنان جان سے قرار واقعی قصاص و انتقام لون ابوالحسن نے مکرر اوس لعین کو دین اسلام کی ہدایت کی
اور انواع و اقسام دلایل سے سمجہایا مگر اوس مادر بخطا نے ہرگز قبول نہین کیا اور کہا ای ابوالحسن انصاف کر کہ سو برس کا زمانہ گذر گیا کہ مین
اسی دین خود پرستی مین بسر کرتا ہون بلکہ میری تمام عمر اسی طریق طبعی مین گذر چکی ہے اب مجہکو شرم آتی ہے کہ اس دین صد سالہ کو چہوڑ کر دوسرا
طریق جدید اختیار کر لون اور تمام عالم مین ہو رہون نفرین ہو جاون زیادہ برین نیست کہ تم مجہے ہلاک کرو گے مین اول ہی اپنی مرگ پر آمادہ بیٹہا ہون

اور جسقدر نفس چند باقی رہے ہین اونکا شمار کرتا ہون اے ابوالحسن آگاہ ہو کہ مجھے ہرگز اپنی زیست کی خوشی نہین ہے کیا معنی کہ جب جمشید سا فرزند دلبند
پردۂ عالم پر نہین رہا پہر مین بحال خراب زندہ رہکر کیا کرونگا قطع نظر اسکے میری عمر طبعی بہی آخر ہو چکی ہے بہر نوع ایکدن اجل آنیوالی ہے
مین بقسم کہتا ہون کہ مین مرگ سے راضی و خوش ہون اور دین خداپرستی مجھے کسی حالمین گوارا نہین ہے اب مجھکو تلقین و ہدایت سے معاف رکھو
ابوالحسن جوہر اس گفتگو کو سنکر مایوس ہوگیا اور دلمین کہا ؎ با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ ⁂ نرود میخ آہنی در سنگ ⁂ گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ
بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد ⁂ بعد ازان ابوالحسن نے اوسکی مدخولہ جنیفہ قطامہ کو آواز دی اور اوسکا منشاء طبعیت بہی دریافت کیا اوس فاحشہ
نے بہی صاف انکار کیا اور جواب دیا کہ مجہے ضارمنکوس کی ہر صورت سے خوشی منظور ہے جس حالمین کہ یہہ شخص بمنزلہ پدر کے مجہے اوفتادہ کہتا ہے
پہر مین کسطرح اسوقت آخر مین اوسکی رفاقت کو ترک کرون ہرگز مجہے ترک دین کی توقع نرکہو مجہے جہنم مین جانا منظور ہے مگر دین اسلام
اختیار کرنا منظور نہین ہے جب ابوالحسن اور یعقوب دونون فہمایش سے ہر طرح مایوس ہو گئے اور اتمام حجت مین کوئی دقیقہ باقی نرہا چار و ناچار
ابوالحسن نے وہی عمل کیا یعنی عیاران بتیغہ نقب کو کہلا بہیجا کہ انبار باروت مین آگ دیدو چنانچہ وسینہ نقب پر جولان و سمر عشتا دو عیار طرار تعین تہے
بمجرد استماع حکم قارورہ ہائے آتش اندرون نقب پہینکے اور تمام عیاران گرد و پیش کو کنارہ کر دیا ابوالحسن جوہر معہ عیاران ہمراہی و روبر لب چاہ کے
ایک گوشہ مین استادہ ہو گیا غرضکہ ضارمنکوس بعد گفت و شنود کے اپنے مرگ کا متیقن ہوا اور دلمین کہتا تہا دیکہون ابوالحسن میرے ہلاک کی کیا تدبیر
کرتا ہے کسواسطے کہ اوس لعین کی ہر طرح خاطر جمع تہی کہ ابوالحسن جوہر کسیطرح اندرون چاہ نہین آسکتا جب تک اصل مقام کا سراغ نپاوے
اور وہ مقام ایسا نہین ہے کہ دفعتاً اوسکو پالے غرضکہ اوس نابکار نے اسی حالت فکر و اندوہ مین جنیفہ کو
دست گردن بغلمین لیا اور کہا ایجانجہان اب کسکا انتظار ہے آؤ ایک ایک جفتی اس وقت آخر مین بہی کرلین پہر تم کہان اور ہم کہان یہہ کہکر
وہ مردک اوس فاجرہ سے روسیاہی مین مشغول ہوگیا ناگاہ پردۂ زمین سے ایک آواز جگرشگاف نکلی وہ دونون خوف و دہشت سے
باہمدگر پسینہ پسینہ ہو گئے بالآخر پردۂ زمین شق ہوا اور آتش شعلہ زن اوس چاہ مین پیدا ہوئی اور یکبار دونون زن و مرد مثل گلولۂ توپ
و تفنگ چاہ سے نکلے اور سوئے آسمان پہونچے اور اوسیصورت سے ہم آغوشی سے غلطان غلطان خاص بارگاہ معلی کے روبرو زمین پر گرے
راوی کہتا ہے کہ اوس نقب کی اونچی ایسی آواز سخت و ہولناک جگرشگاف بلند ہوئی تہی کہ اکثر جانوران صحرائی اوس آواز کے صدمہ سے
ہلاک ہو گئے تہے اور تمام زمین کوہستان سراسر شق ہو گئی تہی حالانکہ اردوی معلی اس کوہستان سے دس بارہ فرسخ دور رہتا تہا
مگر وہانتک اس آواز کا صدمہ پہونچا کہ صدہا مرکبان لشکر خوف و دہشت سے رہا ہو گئی اور اکثر مردمان قریب و جوار کے گوش کر
ہو گئے تہے الغرض بعد رفع ہونے اس طوفان کے ابوالحسن جوہر و یعقوب حرامی سجدۂ شکر بجالائے اور بزبان مسرت بیان مترنم
؎ الحمد کہ آن ملحد مردود لعین ⁂ بہرہ آتش دنیا شدہ در نار جہنم ⁂ آن سگ دشمن دین چون بسوی دوزخ رفت ⁂ خاطر جملہ محبان شدہ بتنعیم
اوسطرف صاحبقران اکبر نے بہی اسوقت اوس آواز ہولناک کو بگوش دل سنا دلمین سمجہا کہ وہ مردود درگاہ کبریائی ضرور آتش جہنم سے
ملحق ہوا ہے شکر الہی بجالایا اس اثنا مین دیگر سالار نے اوس تماشائے عجیب کی اطلاع کی صاحبقران اکبر معہ جملہ دلاوران
نامدار بیرون بارگاہ تشریف لایا اور دیکہا کہ وہ دو شخص زن و مرد باہمدگر وصل و چسپان زمین پر افتادہ ہین اور ایسے وصل ہوئے ہین
کہ باوجود اس صدمہ سخت کے بہی جدا نہین ہوئے اگرچہ دونون سوختہ و برشتہ کیجہ ہورہے و ہیئت مطلق شناخت نہوتی تہی مگر صاحبقران
اکبر نے بفراست دریافت کیا کہ یہہ وہی کافر شقی ضارمنکوس ہے جسے ہوکلان قضا و قدر نے یہان پہنچایا ہے اور یہہ تماشائے عجیب و غریب
ہمین دکہایا اوسوقت ہزار در ہزار مردمان لشکر مجتمع ہو گئے اور اس تماشائے نادر کو دیکہکر ہنستے تہے بعد ازان صاحبقران اکبر نے
حکم دیا کہ ان نابکارون کو پا کشیدہ لیجاؤ اور انبار ہیزم مین ڈالکر جلادو چنانچہ حسب الحکم شہریار مردمان لشکر نے دونون کو جلا دیا لعنة اللہ

صاحبقران اکبر نے تخت رفعت و اقبال پر جلوس فرما کر دیوان عام کیا اور سلاطین اسیر کو کہ اشبوط دیلمی و نصرون ربعی اور بکران شاہ
خارجی و نجاشی اور اقیموش زنگی و ایلمون فرنگی وغیرہ کو جو سلاطین عمدہ و ذیجاہ سے تھے بلا یا ازانجملہ بعض سرداران نامی
مثل ابو حاکم فرو دینی و بیدین مسقطی معرکہ کارزار میں دلاوران اسلام کی نہنگ شمشیر کے لقمہ وہان ہو گئے تھے غرضکہ
ان سرداروں سلاطین موجودہ کو صاحبقران اکبر نے دربار میں بلا کر فرمایا اے بکران تو نے تمام عمر مذہب خوارج میں جو بدترین مذاہب ہے
بسر کی اب اسوقت آخری میں اگر تو اپنی افعال سے توبہ کرے اور بصدق دل و صفائی قلب مسلمان ہو جائے میں تیرے
قتل سے باز رہوں بلکہ تجھے اعزاز و احترام سے اپنی بارگاہ میں رکھوں گا ورنہ تو جان قریب تر نار جہنم سے واصل ہوا چاہتا ہے
کیونکہ تو بہر نوع واجب القتل ہے بکران نے کہا اے شاہزادہ اصل یہہ ہے کہ جو طریق و ملت ابتدائے عمر سے میں نے اختیار
کر لیا ہے میں اوسے عمدہ ترین مذاہب و ملل جانتا ہوں بجز اسکے کسی مذہب کو بہتر اور اچھا نہیں سمجھتا مجھے اس تکلیف سے معاف
رکھو صاحبقران اکبر نے حکم دیا کہ اس لعین کو معہ اسکے تابعین کے انبار ہیزم میں رکھکر آگ دیدو کہ جلد تر نار جہنم سے ملحق
ہو جائے بالآخر حسب الحکم قضا شیم بکران کو آتش سوزان میں ڈالدیا بکران کا سپہ سالار معہ مردان خاص جو قریب
ساٹھہ ہزار سوار کے تھے دایرہ اسلام میں داخل ہو گئے صاحبقران اکبر نے اوس گروہ کو شدید الشداد جہان پہلوان کی
جماعت میں داخل کر دیا بعد ازان صاحبقران گیتی ستان نے دربار برخاست فرمایا اور اسیران مذکور کو بار دگر زندان میں
بہیجدیا اور خود بدولت نے دلاوران نامدار کے ساتھہ صحبت عیش و عشرت اور بزم حرف و حکایت گرم رکھی اوس روز
شاہزادہ والا مقدار نے اسقدر نقد و جنس اور زر و مال فقرا و مساکین کو عطا کیا کہ ہر ایک متنفس مستغنی ہو گیا دوسرے روز دربار
عام میں نصرون ربعی کو بلایا او حتی الامکان کلمات ہدایت ارشاد فرمائے کہ اے نصرون تو اس عقیدہ باطل سے توبہ کر
اور دین اسلام میں داخل ہو جا تمام عمر تیری عافیت سے گذریگی اور تجھے سرمایہ دارین حاصل ہوگا ورنہ ایکدو لمحہ گذرتا ہے
کہ مثل بکران تو بھی اپنے مقر اصلی کو پہونچیگا نصرون نے پوچھا اے شاہزادہ وہ مقر اصلی کونسا ہے اوس سے مجھے آگاہ فرماو
صاحبقران نے فرمایا وہی گوشہ جہنم جہان تیرے بزرگان کذاب مقیم ہیں نصرون نے کہا اگر مقر اصلی اوسی مقام کو عبارت ہے
کیا اندیشہ ہے گویا میرا دار الخلافہ ہے میں بخوشدلی وہان بسر اوقات گذار اکرتا ہون اور وہان کی عقوبت کو نعمتہای فردوس سے بہتر سمجھونگا
علاوہ ازین ہزار در ہزار بادشاہان باجاہ و حشم مثل فرعون و نمرود و شداد وغیرہم اونہین طبقات جہنم کی گلگشت کرتے ہونگے مین
بھی اونکی صحبت میں شب و روز شاد و خرم رہونگا میں ہرگز خلد برین کی خواہش نہین کرتا کیا معنی کہ اوس مقام مطہر میں جا بجا
بجز فرش بوریا اور چند سفال گلی کی کوزے دوسری شی نہین ہوگی اور ساکنان حق اللہ پاک ذات اللہ کرتے ہونگے
پہر میں کس طمع پر اپنا دین قدیم رائیگان کرون لو اب حکم دو کہ جلد تر مجھے طبقات جہنم میں پہونچادین صاحبقران
اکبر نے اوس لعین کے عقیدہ پر ہزار نفرین کی اور حکم دیا کہ اس ملعون کو لیجاو اور تیرباران کرو عیاران لشکر
دست بدست نصرون کو لیگئے اور بضربات تیر جہنم واصل کر دیا بعد مرگ نصرون کے اوسکی زن منکوحہ معہ
پسر خوردسال جسکی عمر پنج سالہ تھی بمعیت مردمان بقیۃ السیف کے دربارگاہ پر حاضر ہوئے اور شدید الشداد
کی سفارش سے بصدق دل و خلوص عقیدت مسلمان ہو گئے اوسکے مردمان ہمراہی کہ قریب پچاس ہزار سوار کے تھے
وہ بھی دایرہ اسلام میں داخل ہوئے بعد ازان صاحبقران والا تبار صحبت خلوت میں تشریف لیگیا اور شبکو بعیش و آرام حرف و
حکایات رنگین میں بسر فرمایا دوسرے روز بدستور روز گذشتہ دیوان عام کیا اور اشبوط دیلمی و اقیموش زنگی کو زندان سے بلوایا اول اشبوط سے بنرمی زبانی ارشاد کیا

اے شاہ دیلم آخرکار تو اپنی حماقت ذاتی اور فتور عقل سے اس حال کو پہونچا اب بہی اگر تو اوس دین باطل سے توبہ کرے اور پروردگار
عالم کو پہچانے تیرے حق مین بہتر ہے اشبوط نے کہا اے شاہزادہ معزالدین ایکبار جمشید مردود کے سبب سحر اوس ساحر لعین کے
سجدہ کیا تہا وہ عالم مجبوری تہا کہ اثر سحر مین ایسا مبتلا ہوا کہ نیک و بد کی مطلق تمیز نہ رہی اور اب بار دیگر عالم ہوشیاری مین دیدہ و دانستہ
اسطرح خدائے نادیدہ کو سجدہ کرون اور اپنا معبود سمجہون مین ہر حال مین خداوند دیلم کو اپنا اور تمام عالم کا خداوند جانتا ہون خداوند
روز بد نصیب نکرے کہ دین پیغمبری دیلم کو ترک کرون اے معزالدین اگر تو میری ایذا رسانی کے درپے ہوگا یاد رکہہ تجہکو خداوند دیلم سنگسار
کریگا کسواسطے کہ خداوند نے مکرر یہ کہکر مجہپر وحی نازل کی ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا اے گیدی خاطر جمع رکہہ کہ تجہپر بجاے وحی
اجل نازل ہونیوالی ہے بعد ازان شاہزادہ نامدار ذی القیموس کی طرف مخاطب ہوکر کلمات ہدایت ارشاد فرمائے اور کوئی دقیقہ
نصیحت و فہمایش مین باقی نرکہا مگر اوس سیہ قلب پر کوئی نصیحت کارگر نہوئی بلکہ اوس ضلالت پیشہ نے اہل اسلام کے حق مین ناسزا
کہنا شروع کیا چار و ناچار بعد افہام تفہیم شاہزادہ گردون مکان صاحبقران گیتی ستان المؤید من الغیب معزالدین اللہ نے اون دونون
نابکاران سیہ روزگار کو معہ اکثر تابعین کے دار پر کہنچوادیا اور تیرباران کا حکم دیا چنانچہ حسب الحکم عالی دونون شقی ازلی جہنم واصل ہوے
؎ از وجود کافران شد پاک عالم شکر حق ۰۰ پے بہ پے کردند رو سوئے جہنم شکر حق ۰۰ دشمنان حق مکان کردند بئس المصیر
بہر شما اے دوستان فرض است ہردم شکر حق ۰۰ بہ کوتاہی سخن۔ ان دونون جہنم نصیب کے لشکر مین ایک لاکہ سوار جرار اور پیادہ بے
انشمار موجود تہی یکبار باشندہا دایرہ اسلام مین داخل ہو گئی صاحبقران اکبر نے ریحان زنگی کو جو اوس لشکر کا سپہ سالار تہا القیموس کے
ملک کا فرمانروا کیا اور حکم دیا کہ جبتک القیموس کا فرزند سن تمیز کو پہونچے تم اوسکی مملکت کا بندوبست رکہو کسواسطے کہ وہ طفل صغیر سن
ہنوز دس سال کی عمر رکہتا ہے اوسکی تربیت مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نرکہنا اسیطرح اشبوط کا ملک معاج اژدر در کو تفویض کیا
بعد ازان روز دوئم تلیموس فرنگی شاہ دیار فرنگ بزرگ اور نجاشی شاہ حبش کو حضور مین بلوایا اور بزبان نرم تلقین ہدایت فرمائی تلیموس نے کہا
اے شہریار اصل حال یہ ہے کہ مدت العمر اوس دین عیسوی مین بسر کرتا ہون اب آئین صورت و طریق تو بہت سے بعید ہے کہ اسوقت آخر مین صرف حیات مستعار
اور زیست چندروزہ کی طمع سے اوس دین قدیم کو ترک کرون اور دین جدید مین بخواہ نخواہ یا بنفاق داخل ہوجاؤن ہان اگر شہریار کسیقدر . . . . .
جبر مجہپر مقرر فرماوین البتہ مین باشندہا اطاعت و فرمانبرداری مین حاضر رہونگا صاحبقران اکبر نے تلیموس کی التماس قبول فرمایا اور اوسیوقت سالکردیا
تلیموس اسی روز صاحبقران سے رخصت ہوکر معہ فوج و لشکر قریہ الیسیف پر دار الملک کو روانہ ہوگیا صاحبقران اکبر نے وقت رخصت تلیموس کو ایک خلعت گران بہا عنایت
فرمایا اور بعزت و حرمت رخصت کیا بعد ازان نجاشی شاہ حبش سے پوچہا اے شاہ حبشہ تمکو تمہارا کیا قصد و ارادہ ہے آیا تم امان چاہتے ہو یا مرگ کے امیدوار ہو ہنوز نجاشی نے
کچہہ جواب نہ دیا تہا کہ ابطال زنگی اور سیدی سالم نے دست بستہ عرض کیا اے شہریار عالی قدر ہم امیدوار ہین کہ آج شہ و ہم ملک حبشہ کی مہمانی کرین اور کلمات پند و نصیحت بطریق حرف و
حکایت اونکو سناوین کیا عجب ہے کہ ملک حبشہ کے دلپر ہماری نصیحت کا اثر ہوجاوے صاحبقران نے قبول کیا اور نجاشی کو اونکے حوالہ فرمایا ابطال زنگی و سیدی سالم نجاشی کو اپنے خیمہ مین
لیگئے اور انواع و اقسام خاطر و مدارات مین گرمجوشی کی بسکہ زنگا و زنگباری بوتن تہے نجاشی کو بہی قصر اخضر سے بلوالیا تہا زنگا وہ بہی اس اثنا مین وہان
آپہونچی اور اپنے پدر نجاشی کے پاؤن پر گر پڑی نجاشی دختر کے ملنے سے بہت خورسند ہوا کسلئے کہ مدت دراز کے بعد اوس نے دختر کی صورت دیکہی تہی بعد ازان ابطال و سالم
نے نجاشی کو بدلایل و براہین ہدایت کی فضل الہی سے نجاشی کے دل سے زنگ کفر مطلق دور ہوگیا اور اوسنے دین اسلام بلاعذر و حجت قبول کیا دوسرے روز
جسوقت صاحبقران اکبر تخت دولت و اقبال پر رونق افروز ہوا ابطال زنگی و سیدی سالم نجاشی کو ہمراہ لیکر حاضر دربار ہوئے نجاشی نے
باشتیاق و صفائی عقیدت دین اسلام قبول کیا صاحبقران گیتی ستان نے ایک خلعت گران بہا نجاشی کو عنایت فرمایا بعد ازان سلطان شاہ
واقد شاہ و ملک النوبہ کہ قدیم الایام سے اوس دین کی طرف میلان خاطر رکہتے تہے صاحبقران اکبر سے مستدعی ہوئے اور عرض کیا یا صاحبقران گیتی ستان

بھی ہوئی بیدواز ہین کہ حضور دین ارکان دین تلقین فرمائین صاحبقران اکبر نے چند مسائل دین انکے سامنے بیان فرمائے اور طریق و ملت نبوی
سلاطین مذکورہ کو تعلیم کیا تینون شاہان ذیجاہ بخلوص دل مسلمان ہوگئے صاحبقران اکبر اوس روز اسقدر خورسند ہوا کہ تقریر و تحریر سے باہر ہے
بعد ازان صاحبقران اکبر نے چارون سلاطین اوسام کو علاوہ خلعت ہائے بیش بہا کے چند رقومات تحفہ طلسمات بھی عنایت فرمائین کوتاہی سخن
جسوقت شاہزادہ والاتبار صاحبقران گردون وقار نے زمین جبل اعلی کو وجود کفار و اشرار سے پاک و صاف کر دیا اور جملہ عساکر لشکر ظفر اثر مین شریک ہوگئے
ایسا لشکر قیامت اثر ہوگیا کہ ترک فلک کی نظر سے بھی آجتک ایسا لشکر نگذرا تھا صاحبقران گیتی ستان سجدات شکر جناب باری عزاسمہ
مین بجالایا اور سات روز جشن فرمایا اور اس جشن کا نام جشن ظفر مقرر کیا اور اس جشن ہفت روزہ مین صاحبقران والاتبار نے اسقدر
زر و جواہر اور اسپ و سلاح وغیرہ امرائے نامدار کو عنایت فرمایا کہ کسی کو سلاح و یراق کی احتیاج نرہی اسی طرح غربا و مساکین کو
زر و مال سے مستغنی کر دیا ہر ایک فقیر و محتاج امیر و تونگر ہوگیا بعد اسکے شہریار نامور شہنشاہ بحر و بر یعنی موافق نامدار عیش و عشرت مین
مصروف ہوا اور سطرف جملہ دلاوران نصرت قرین نعرہائے شادی لگاتے تھے اور ہر شخص فرط مسرت و شادمانی سے مثل گل خندان تھا
اس ایام جشن مین کوئی خیمہ و خرگاہ لشکر ظفر مین ایسا نتھا جسمین ہنگامہ نشاط و انبساط نہو اور ہر فرد لشکر اوسکے واسطے اپنی قیام سکو
مین بے فکر و اندیشہ شب و روز بعیش و عشرت بسر کرتا تھا قصہ مختصر اردوے معلے مین ہر طرف غلغلہ مسرت و شادمانی بلند تھا
اب راوی صاحبقران گیتی ستان شاہزادہ نصرت قرین کو جشن فتح و نصرت مین بانبساط و شادمانی مشغول
رکھتا ہے اور دو کلمہ آراستگی جشن عقد کے گذارش کرتا ہے واضح ہو کہ مولف پریشان خیال کو اس آرایش جشن شادی کے بعد
قصہ ہمایون اور افسانہ رنگین شاہزادہ مظفر الدین کا ختم کرنا منظور ہے کہ جلد تر اس تصنیف و تالیف اور راویان شیرین بیان سے فارغ البال
ہو جائے الحمد للہ والمنت کہ اس ہیچمدان بے سروبرگ نے اس جلد آخرین کو کہ سرتا سر مسرت و شادمانی اور حکایات رنگین سے بھری ہوئی
ہے اتمام کو پہونچایا اور سلسلہ وقائع کو یہ اک دیا اب یہ افسانہ ناپیدا کنار تا دور عالم نور افزائے چشم اولی الابصار رہیگا و رائے ازین اس
خاکسار کے پدر مرحوم و مغفور کی یادگار نا تمام رہگئی تھی اوسے بھی حسب دلخواہ تکمیل کو پہونچا دیا جسکے شوقین و نظارہ بین خاطر مشتاق
دلاں بیقرار اور چشم والا نظران پر انتظار تھے شکر ہے کہ جملہ داستانہائے پریشان اور افسانہائے پراگندہ سلسلہ وار شیرازہ تحریر سے سلک بیان مین
منسلک ہوئے اب فقط یہ احوال باقی ہے کہ جملہ عاشق و معشوق آرزومند وصال اور طالب و مطلوب وصال حقیقی سے کامیاب ہوجائین اور بعد
عقد و نکاح حقیقی آرام سے اپنے وطن مالوف کو روانہ ہوں اور یہ کہنگار سامعہ خراش بھی اس بیہودہ سرائی سے فارغ البال اپنی عمر گرامی کو
یاد الہی و عافیت بسر کرے داستان آرایش جشن عقد صاحبقران و ملکہ عالم خاتون نسوان بنی آدم سہرآرائی فیروز
ملکہ شمسہ پاد و ملکہ نوبہار گلشن افروز او ملکہ ناطقہ روشن بیان وغیرہ مہ سیمایان عقد امرائے نامدار توقیر

بیدو گار سیاہ لقا بیوا جات نگردانیم	قضا بگردش رطل گران نگردانیم	بچشم دل بتماشای اندرونیم	زجان وتن بہارانہ بان نگردانیم
گل افگنیم و گلاب بر رہگذر پاشیم	می آوریم و قدح در میان نگردانیم	ندیم و مطرب و ساقی ز انجمن رانیم	بکار و بار زنی کاروان نگردانیم
گہی بلابہ سخن با ادا بسا سیم	گہی بہ بوسہ زبان در دہان نگردانیم	نہیم شمع بگیرد و با ہم آویزیم	شوخی کہ روی اختران نگردانیم
سہ سپا با میان خوبی بازکر	گل آمد در باغ را بازکن	ز جیبہ بنفشہ برانگیز تا ب	ز نرگس مست برکش زخواب
سہی سرو را بال برکش فراخ	بقمری خبر دہ کہ سبز است شاخ	بکی مژدہ بر سوی بلبل فراز	کہ عہد گل آمد بہ بستان فراز
حیا سے سبزہ و شوے سے گرد	کر زنگ و بستہ شود لاجورد	ز نسترن باز موی سپید	سیاہی دو از سایہ مشک بید
بستان ر سے اوہ کرو	بہ نہسرے زمین زر اندر کن	سمن بادہ دو دو کا از خوان	روان کن سوی گلبن آب روان

بسرسبزی از عشق چون من کسان | سلامی بهر سبزه سرسان بو
درختان شگفتند در طرف باغ | برافروخته هر گلی چون چراغ
سرائیده کن نالهٔ چنگ را | برآور برقص این دل تنگ را
بیا چون سراب را دسته بند | برافشان پیالای سرو بلند
بیا ای بخوبی چو ماه تمام | بده ساغری زان می لعل فام
چو صاحبقران ثریا جناب | بوصل سه دلبر شود کامیاب
دویم نوبهاران پریزاد ماه | که بر عارض او بلغزد نگاه
گرامی رفیقان صاحبقران | شوند از کمال شرف کامران
تو بازینت این بزم را ساز ده | بدستم عنان سخن باز ده
که ختم کتاب است اکنون قریب | بنام شهنشاه نصرت نصیب

هوا معتدل بوستان دلکش است | نوا در دل دوستان خوش است
بمرغ زبان بسته آواز ده | که آهنگ خوش نغمه را ساز ده
سر زلف معشوق کن طوق را | برافگن بگردن خود این طوق را
بیا ساقی ای مایهٔ انبساط | جهان را جمال تو باغ نشاط
که در پیش دارم یکی داستان | گلستان کن خاطر دوستان
یکی شمسه آن ماه حسن جمال | که او را بخوبی نباشد همال
سیوم ناطقه کورهٔ دلبری | بخوبی به حور و پری برتری
بلطف خداوند جان آفرین | برآید مراد محبان دین
که سازم من این داستان را تمام | فراهم سرور دل خاص و عام

بساط آرایان بزم سخنوری و آرائش دہان جشن خسروی اس داستان سراپا عیش و نشاط و روایات سراسر مسرت و انبساط کو اسطرح زیب و زینت دیتے ہین کہ جسوقت صاحبقران نصرت قرین شاہزادہ معزالدین والا تمکین نے خاطر ہمایون کو قتل کفار سے مطمئن فرمالیا اور بہمہ وجوہ اندیشہ ہائے دور و دراز کار سے فارغ البال ہوگیا اور اسیطرح ابوالحسن جوہر و یعقوب حرانی دونون عیاران نامدار ضحاک منکوس دیوں کے مرگ و ہلاک سے فرصت پاکر اردوے معلے مین داخل ہوے صاحبقران اکبر کو ضحاک منکوس کی مرگ کا مژدہ دیا بعد ازان صاحبقران اکبر بفراغ خاطر نشاط آگین چند روز آراستگی جشن ظفر مین مع دلاوران نامدار روایت حالیمقدار مشغول ہوا اور بعد انعقاد جشن صاحبقران گیتی ستان بہ نشاط و انبساط مع یاران دمساز و رفیقان محرم راز شب و روز عیش و عشرت اور بزم ہائے نشاط مین سرگرم طرب رہا جب مدت جشن قریب اختتام پہونچی اور ہنگامہ جشن عروسی قریب تر آیا اسوقت سے

حکیم خردمند عالی مقام | که قسطاس خوانند او را بنام
رسید آن گزین ساعت عیش رای | که بخت کند باز قلعه کشائی
بفرمود صاحبقران با حکیم | که ای در کمالات شهلت ندیم

بتقدیر گفتا ای کامیاب نصیب | مبارک بود وقت تو وصل حبیب
بمالک طرب رهنمونی کند | بفرخنده حالی فزونی کند
بهر چیز فرمان کنی بنده ایم | چو خامه بحکمت سر افگنده ایم

تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ جسوقت حکمائی باد انش و فرہنگ یعنی حکیم قسطاس الحکمت و حکیم عیقطوس حسنی نے روزنامچہ کتاب طلسم مین ترتیب جشن عروس اور انعقاد بزم کتخدائی صاحبقران اعظم و صاحبقران اصغر کو ملاحظہ فرمایا اور حکمائی موصوف کو معلوم ہوا کہ ترتیب جشن عروسی صاحبقران اکبر بڑی شان و تکلف کے مع تہی زیادہ عمل مین آئیگی کیا معنی کہ محل جشن عروسی صاحبقران اعظم و صاحبقران اصغر کیواسطے باغ زاہدہ خاتون مقرر ہوا تھا اور نوشہ عروس اوسی باغ عالی منزلت مین قیام گزین تہی ہنگام عقد [illegible] دروازہ جنوبی باغ سے داخل ہوے تہی اور دروازہ شمالی مین داخل ہون چنانچہ دونون دروازہ ہائی جنوبی و شمالی کی بابت سند رو ہے تہی کہ تقریر و تحریر سی باہر ہی جسطرح جلد ہفتم خورشید نامہ مین مفصلاً اونکی داستان بشرح و بسط گذارش ہوئی اور ناظرین والا فطرت کی نظر سی گذر چکی ہی یعنی میدان جنوبی و شمالی ایک وسیع صحرای الانتہا ہوا تہا جسکی [illegible] عالی تہی جہان ہزار در ہزار خیام و بارگاہ استادہ ہوئی تہی اور سلاطین ذیجاہ و شاہان گردن کلاہ کا مقام تہا غرضکہ ہنگام جشن عروسی وہ صحرای نزہت افزا و میدان پرفضا بسبب آرائش و روشنی چراغان اور تکلف بازار و دکاکین کی سرتاسر معمور و آباد ہوگیا تہا باہم وہ جشن عالی اوس صحرای پر بہار و باغ زاہدہ خاتون مین واقع ہوا تہا لیکن جشن ہمایون صاحبقران اکبر کا اس قصر عالی منزلت یعنی قصر البرین مین قرار پایا گاہ واقعی یہہ قصر عالی بنا بہی وسعت و رفعت مین باغ زاہدہ خاتون سے کسیطرح پایہ کمی نہین رکہتا اسیواسطے یہہ باغ و قصر فردوس منزل قیام گاہ عروس و نوشاہ قرار دیا گیا ہی کہ صاحبقران اکبر مع امرای نامدار

وسلاطین ذوی الاقتدار بعیش و عشرت تشریف رکہی گا چونکہ صاحبقران کی ہر ایک مرتبہ نامدار اور رفیق والا مقدار کی داستان عاشقی جلدہائی گذشتہ مین
ذکر ہو چکی ہی مکرر اعادہ کی حاجت نہین ہی کہ بار دگر علیحدہ علیحدہ ہر ایک نامدار کا حال بیان کیا جای بازم بسبیل اجمال گزارش کرنا ضروری ہی کہ بسبب
بعد زمانہ و درازی مدت ناظرین افسانہ کی صفحہ خاطر سی وہ وقایع رنگین سہو و محو ہو گیا ہوگا بار دگر مسرت بخش حافظہ ہو جای اور والا نظران روشن روان و
افسانہ ہی حظ اوٹھائین یہہ نامہ نگار اول ہر ایک سردار با وقار کی معشوقونکی نام بیان کرتا ہی کہ نظارہ گیان افسانہ کی طبع نازک خلجان مین مبتلا نہی اور بوجہہ
احسن ہر ایک قصہ سی واقفیت حاصل ہو جای مخفی نرہی کہ امیر جلال الدین فیروز بیٹی کی محبوبہ مصورہ بانو ہی اور امیرزادہ سیف الدین دو نازنین قمر طلعت کا
عاشق و دلدادہ ہی از انجملہ ایک عقیلہ سیم اندام بنی نوع انسان سی ہی اور دوسری قمرای حور پیکر جنس پریزادی ہی اسیطرح امیر خلیل بہی دو محبوبہ زہرہ لقا کا
عاشق ہی یعنی ایک جمیلہ عالم افروز ہے اور دوسری گوہر افروز بنت نعمان شاہ ہے اور امیر سلطان عالیقدر بہی دو محبوبہ حور نژاد سے دلبستگی
رکہتا ہے یعنی زہرہ روشن بدن اور شکیلہ سیم تن امیر عالیقدر کی سلک ازدواج مین آئینگے اور یہہ نازنینان ماہ پارہ سرداران مذکور کو سیر عجائبات
حکیم ارسطو مین ملی تہین اور امیر مجاہد الدین نامدار کی محبوبہ دلنواز سعادت بانو بنت نور الزمان شاہ ہے جسکے واقعات طلسم سبع سباع مین گذری
ہین اور امیر محمد بن جلال الدین دو محبوبہ کا مالک ہی یعنی ایک ملکہ سرو سہی بنت سلطان ابو الحسن مصری ہی جسکی داستان جمشید جم نصیب کی
ضمن حالات مین بیان ہوئی ہے اور دوسری محبوبہ یعنی عذار مہر افروز پری ہے اور تیسری سنبلہ ماہ پیکر بنت اشبوط دیلمی ہے یہہ تینون شاہزادیان
امیر محمد سی واسطہ رکہتی ہین اور خواہر مہر افروز پری امیر سیف الدین نامدار کی معشوقہ ہی چنانچہ امیر سیف الدین ہی تین شاہزادیونکا عاشق ہے اسیطرح
امیر یوسف کی محبوبہ شعلہ نارنجی پوش فارسیہ ہے غرضکہ ان امرای نامدار کا حال زیادہ تر بالتفصیل اسوجہہ سے بیان نہین کیا گیا کہ ہر ایک کی داستان
عاشقی جداگانہ واقعات رنگین سے مالا مال ہے اور بعض رفقای صاحبقران اکبر مثل امیر مظفر و امیر شجاع الدین و امیر غضنفر و امیر معظم الدین وغیرہ
ایسے ہین کہ ہر ایک کی واقعات عاشقی بطور اختصار ایکمرتبہ حوالہ قلم اعجاز رقم ہو چکی ہین ان امرای والا قدر کی محبوبہ سیم اندام بعض نوع پریزادی ہین
اور بعض آدمزاد ہین ناظرین افسانہ کو یاد ہوگا کہ ان امرای عالیقدر کی سرگذشت آخر طلسم سبع سباع مین بضمن جشن صاحبقران اکبر بیان
ہوئی ہے اور وہ نازنینان طلسم ملکہ ماہ پیکر و حور پیکر و مہر پیکر و خورشید عذار و سرو قامت و کبک رفتار و لالہ عذار وغیرہ ہین جو مراحل طلسم
سے متعلق ہین اور ابتک اونہی مقامات طلسم مین بود و باش رکہتی ہین چنانچہ ہر ایک نازنین کا افسانہ ناظرین بلند نظر کی نگین خاطر
پر نقش ہوگا علاوہ ازین اکثر رفقای صاحبقرانی ساکنان عجائبات طلسم ارسطو سے ہین جو حلقہ غلامی صاحبقران اکبر کا آویزہ
گوش رکہتے ہین اور ہر ایک رفیق صاحب وقایع عشق و عاشقی ہے از انجملہ بہرام سرخ کلاہ ہے جسکی معشوقہ دلنواز شرف
افزا پری ہے اور اوس کی داستان عشرت خیز طلسم فلک مشتری مین گذری ہے اور خواہر شرف افزا پری ملکہ گلنار پری
ابو المکارم سے بستگی دل رکہتی ہے اسکی داستان ہی اثنای سفارت مین ابو المکارم کی گذارش ہوئی ہے اسیطرح
ساکنان عجائبات سے حفیظ ثریا مکان ہے کہ منطقہ زرین کمر اور فرنگ سلطان پریزادون سے تعلق خاطر
رکہتا ہے اور شاہزادہ اصغر بن طافی شاہ حمراسے گلنار پوش کا عاشق ہے اور شاہزادہ احمر بن عادل
شاہ رعانہ زر دندان کا والہ و فریفتہ ہے اور شاہزادہ ادریس نوجوان کی محبوبہ پرانے حیدرمان ہے
اور سوداوہ مشکین لقاب مسعود ناجو کی محبوبہ ہے علاوہ انکی صاحبقران کے رفیق شاہزادہ قمری مشتری طلعت اور
شہاب نوجوان و ضرغام شیردل ہین کہ جنکی محبوبان صادق الوفا سعیدہ قمر طلعت و سوسن جان بخش و نرگس شہلا ہین اور
ہر ایک کی داستان عاشقی بالتفصیل معرض بیان مین آئی ہے دوسرا عالی سلطان مرشد خانقاہ کی دختر کا عاشق ہے

اور پسر مرشد خانقاہ علیائے بلند پرواز پری کا شیدا ہے اور رافع بن اسفع مرغ حبشی کی دختر بلند پیشانی کا عاشق ہے اور خوشنود ترک
پری بدر عالم نجم کی محبوبہ کا نام ہے اسیطرح ایک عاشقان سوختہ جان سے قنطور نوجوان ہے کہ مرجان شاہ گہرباری کی دختر سے
تعلق دل رکہتا ہے اب راوی فراموش کار پریشان گفتار کی حافظہ مین بہ شمشاد نوجوان پسر دایہ ملکہ شمسہ تاجدار جو سرو چپت
پری کا عاشق ہے اور ترک سخت کمان شاہزادہ سقلاب جو دختر غاصر خان ملکہ ماہ ترکان کا دلدادہ ہے کوئی عاشق باقی نہین رہا
البتہ ابو الحسن جوہر اور یعقوب حرانی جنکی معشوقہ ملکہ خلدانہ بنت عمران شاہ و مخمور شیرین کار و تلعہ رازدار و بستان افروز و طرہ مشکین
خال مشہور و معروف ہین ان حضرات بابرکات کی تشریح کی ضرورت نہین ہے کسواسطیکہ یہہ دونون مثل سایہ صاحبقران کے ساتہ
رہتی ہین حاصل کلام اب اون عاشقان محروم الوصال کا زمانہ وصل قریب تر پہونچا ہے کہ سامان جشن عروسی قصر البرین
مین قرار پایا یعنی صاحبقران اکبر صید قشتالہ و شادمانی مع امرائے مذکورہ اس قصر عالی منازل مین تشریف رکہیگا اسیطرح عروسان
نوکتخدا کی مقام و منازل سہ گانہ قرار پائے ہین یعنی ایک قلعہ یاقوت نگار جو صاحبقران اکبر کے عقد صغریٰ کے واسطے آراستہ کیا گیا تہا
اور دوسرا مقام خاص ملکہ شمسہ تاجدار کا یعنی جبل اعلی اور قریہ فردوس و قصر اخضر جو اس قصہ ہمایون کا اصل الاصول ہے اور فی الحال
اسی قصر عالی مین خلدانہ و سرو سہی و شعلہ فارسیہ و سنبلہ ماہ پیکر و طرہ مشکین خال وغیرہ بہی ملکہ عالم کی خدمت مین حاضر ہین تیسرا
مقام عروسی عجائبات ارسطو ہے کہ جملہ نازنینان پریزاد محروم الوصل مثل نوبہار و ناطقہ و محبوبہ ہائے رفیقان صاحبقران اکبر اوسی طلسم عالی
منازل مین اپنے اپنے مقام و منازل مین موجود ہین حالانکہ صاحبقران اکبر نے ہر ایک نازنین پریزاد کے مسکن و منزل کی سیر کی ہے
مگر اوسوقت ہر ایک مقام بسبب اثر طلسم کے بعد مسافت رکہتا تہا اور اب بباعث برطرف ہونی آثار طلسمی کی وہ بعد المشرقین
نہین رہا بلکہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک صرف ایک ایک دو دو فرسخ عرصہ راہ سے زیادہ نہین الحاصل اب یہہ تجویز
قرار پائی ہے کہ تمام عاشقان محروم الوصال اور تفتہ دلان خستہ حال صاحبقران گیتی ستان کے پاس قصر البرین مین جمع ہون
اور روز عقد و یوم کتخدائی ہر ایک عاشق زار کو صاحبقران اکبر اپنے ہاتہ سے نوشا بناکر بآرایش و زیبایش قصر البرین سے اپنے ہمراہ
خانہ عروس تک لیجائے اور بعد عقد و نکاح دونون زن و مرد کو بار دگر اپنی منزل خاص قصر البرین مین لے آئے اور نوشاہ و عروس
دو چار روز بعیش و کامرانی اوس قصر عیشگاہ مین بسر کرین بعد ازان دوسرے طالب وصال کے عقد مین شریک ہون اسیطرح عروس منزل عروس کو
نوشاہ و عروس کے کاروبار شادی مین شریک رہے قصہ کوتاہ اسی طریق و ترتیب سے موافق قرارداد حکمائے عالیمنزلت کے
ہنگام کتخدائی جملہ رفیقان صاحبقران اکبر انتظام کو پہونچیگا اور بعد عقد و مناکحت ایکدوسرے کا شریک عقد رہیگا مثلاً جب روز کتخدائی اصفر نبیرہ
خاقانی شاہ کا قریب آیا اصفر نوجوان مع پدر و مادر سامان و اسباب عروسی باغ قصر البرین مین پہونچا صاحبقران اکبر نے ایک ایوان اوسکے
قیام کیواسطے عنایت کیا اور شب کتخدائی بدستور مذکور معین ہوئی صاحبقران اکبر اصفر نوجوان کو لباس شاہانہ سے آراستہ فرماکر بتکلف تمام
اپنے ہمراہ شہر عادل شاہ مین لیگیا اور ملکہ حمراے گلنار پوش بنت عادل شاہ سے اوسکا عقد کردیا بعد ازان عروس و داماد اپنے
پدر و مادر کے گہر گئے اور دو روز کے بعد اصفر نوجوان پہر قصر البرین مین گیا اور اپنے جلو ہسن سے خسرو پورہ کی بزم عروسی مین شریک ہوا اور
اوسکی معشوقہ حمراے گلنار پوش ملکہ زمانہ و فرزندان کو گہر گئی اور اسکی کار عروسی کو انجام دی غرضکہ اسی مثل و ترتیب سے ہر ایک کی تقریب کو نباہنا
کرنا چاہئے کہ بعد نکاح ایکدوسرے کی بزم عروسی مین شریک ہوتا تہا اب راوی خیال آفرین ساز و سامان آرایش و آئین
بندی کا ذکر باجمال بیان کرتا ہے واضح ہو کہ حکمائے والامنزلت حکیم قسطاس حکمت اور حکیم سقراط و حکیم بو الحسن و
حکیم اخترجان نے بجنت شاہ و مقامات طلسم کو اسطرح زیب و زینت سے آراستہ کیا ہے کہ ہر طرف باغ قصر البرین سے تا قصر اخضر حد آراستہ قائم

ہوئی ہے اور جانب دوئم شہر حیرت وغیرہ مقامات طلسم عجائبات حکیم ارسطو ہے اور سمت سیوم تا شہر یاقوت نگار حد بندی کی ہے
اور جانب چہارم شہر عسکریہ تک دور دراستہ میدان دشت و صحرا کو سامان و اسباب چراغان سے آراستہ کیا ہے یعنی قنادیل بلورین
و فانوس ہائے نگارین زرین کار و آتشبازی وغیرہ انواع و اقسام آلات روشنی جابجا نصب کئے ہیں اور قصر البرین سے تا قصر اخضر
وسعت صحرا کو رشک فرح وسیع بنا دیا ہے یعنی دور دور یہ سامان چراغان و آلات روشنی اور رنگارنگ شیشہ ہائے بلورین و قمقمہ ہائے نقرئی و طلائی مینا
کار سے زیب و زینت دی گئی ہے اور اس چراغان کی پشت پر خیمہ ہائے زربفتی و سقرلاتی و مخملی زرین کار بوقلمون برابر استادہ کئے ہیں اور ہر ایک
خیمہ و خرگاہ کا قبہ طلائی و نقرئی مثل خورشید تابان درخشان ہے اور ہر ایک خیمہ کی پیش گاہ میں ایک ایک حوض صاف و شفاف سنگ مرمر کے بنا ہے شیشہ ہائے مختلف الالوان سے تعمیر کیا
گیا ہے اور ایک ایک نہر لبالب نہر سلسبیل آب شیرین کی باغ قصر البرین سے تا قصر اخضر اسطرح تیار کی ہے کہ ہر ایک خیمہ و خرگاہ کی گرد پھرتی ہے نہر مذکور میں آب صاف
رواں رہتا ہے اسطرح ہر چہار جانب یعنی تا عجائبات حکیم ارسطو اور شہر عسکریہ و یاقوت نگار و قصر اخضر بلطافت و خوبی پانی رواں رہتا ہے چونکہ فیما بین
طلسم بیضا و طلسم ارسطو ایک دریا بے زخار واقع ہوا ہے اس سبب سے یہ نہر قصر البرین سے دریای مذکور کے کنارہ تک ہے اور کنارہ دوئم دریا سے
ایک نہر وسیع و کلان تا خانہ عروسان طلسم تیار ہوئی ہے اور اوس دریا کی دونوں جانب سواحل پر دیوان عجنہ کو حکم ہے کہ تختہ ہائے سنگ و چوب
کلان و عریض کوہ قاف وغیرہ مقامات سے لاکر دریا پر ایک پل مستحکم و استوار جلد تر بناؤ چنانچہ چار ہشت دیو و اقلع و الواجھی گروہ دیوان قاف
اس خدمت پر مامور کئے گئے ہیں اور ان دیوان عجنہ چالاک دست سلیقہ مند نے تھوڑے عرصہ قلیل میں پل مذکور کو تیار کر دیا اور دونوں جانب پل کی سامان آرائش
چراغان و اسباب آتشبازی بکمال زیب و زینت سے آراستہ ہوا ہے اسطرح شہر حیرت و مقام تجمل اور شہر حشمت نگار و شہر صورت پرستان و ممالک حصار
چار فلک و شہر کرسی و مقامات مشکوی حیرت اور جملہ ایوان و قصور و منازل کو بآئین شایستہ تجمل و زینت ایسا آئین بند کیا ہے کہ ہر ایک مقام
فلک نشین پر طعن کرنے لگا واضح ہو کہ ایک سمت قصر اخضر و باغ قصر البرین کی محاذی فضای دشت طلسم بیضا تا کنار دریا واقع ہے اسطرح دیگر
جانب صحرا سے پر بہار عجائبات طلسم ارسطو میں تا شہر حیرت ہے اور مابین سرزمین طلسم بیضا و طلسم ارسطو کی دریا ہے مذکور حایل ہے
اور دونوں طرف ان مقامات کی قلعہ یاقوت نگار شہر عسکریہ واقع ہوئے ہیں فی الحال بسبب تزئین و آرائش تمام سرزمین طلسم قطعہ آتش زار نظر آتا ہے
اور اسقدر زمین طلسم کو رونق و زینت ہوئی ہے کہ زمین طلسم کو فلک نشین سے نسبت دین شایان ہے اسطرح ہر ایک جادہ راہ کثرت قنادیل اور جلوہ زاری
چراغان سے خط کہکشان پر طعن کرتا ہے علاوہ ازین سرتاسر دشت و صحرا نکہت گل ہای رنگارنگ و شمیم ریاحین عنبر بوسی خطہ کشمیر و ختن بنگیا ہے یہ ہے کہ
حکمای عالیمنزلت کی حسن سلیقہ اور جوہر دانش پر ہزار ہزار تحسین و آفرین ہے کہ ان مقامات دور دراز و بیابان و صحرا کو کس شان و تکلف سے آراستہ کیا ہے کہ ساکنان
ملاء اعلی اوسکی مشاہدہ سے رشک کرتے ہیں اور صحن گردون حسد جلوہ گری چراغان سے پرحسرت ہے [illegible] سلطنت وقت ابو عامر فردوسی کو ادھر
زخم جان خراش سے افاقہ کلی حاصل ہوگیا اور اوس نجستہ بخت نے غسل صحت فرمایا اپنے داماد والا نژاد کے شان و شکوہ شاہنشہی کو دیکھکر شاد و
فرحان ہوگیا بے اختیار ابو عامر کے آئینہ دل میں نور اسلام نے جلوہ کیا اوسیوقت سے عزم بالجزم کر لیا کہ اپنے دین آبا سے اور آئین قدیم کو ترک
کردی اور بخلوص عقیدت و صفائی قلب ملت محمدی میں داخل ہو چنانچہ ابو عامر نے اپنا مافی الضمیر پادری ابدروس کے روبرو ظاہر کیا پادری ابدروس
فرط مسرت سے سجدات شکر بجا لایا اور اوسیوقت صاحبقران اکبر کے پاس آیا اور ابو عامر کا داماد اور [illegible] تمام احوال عرض کیا صاحبقران گیتی ستان
ہی اس مژدہ جان بخش اور خبر فرحت افزا کو سنکر بہت شادمان ہوا اور خداوند دو عالم کا شکر ادا کیا بعد ازان بلب تبسم ریز ارشاد فرمایا ای پیشوای ملت
آل عبا قسم ہے مجھے پروردگار عالم کی جسقدر قدر و منزلت اور شوکت و جلال اللہ جل شانہ نے مجھے عطا فرمایا ہے میں حصول دولت و جاہ سے اسقدر
خوش نہیں ہوں مگر ابو عامر کے مسلمان ہونے سے ایسی نشاط و انبساط مجھے حاصل ہوئی ہے کہ بیان باہر ہے [illegible] قتل دشمن و فتح طلسم [illegible]
ہوئی یا اور [illegible] فیض سرچشمہ [illegible] ہزار شکر بدرگاہ کارساز کریم ہے کہ ہر مراد کی باد شمیم [illegible] صاحبقران اکبر نے اس خوشی و نشاط میں

تین شبانہ روز جشن عشرت فرمایا جملہ امرا و سلاطین بھی آمزدہ فرح بخش سے مسرور و شاد ہوے الغرض پادری اید روح بخش بھی شہر فردوس کہ اسباب رونق و
چراغان سے ایسا آئین بند و آراستہ کیا تہا کہ اون مقامات طلسم سے بھی اسکو ہر چہ رونق و تکلف میں سبقت لیگیا یعنی شہر فردوس بزینت و آرایش
بالقصہ فردوس بین نظر آتا ہو غرضکہ بعد اس تیاری و آراستگی کی صاحبقران الاعظم مع سلاطین و امرایان خاص شہر فردوس میں تشریف لایا اور
بعد سیر و تماشاے شہر مع سلاطین و سرداران عالیقدر براہ راست قصر البرین میں داخل ہوا اور ہر ایک شاہ و سلاطین کی سکونت و قیام کیواسطے
قصور و ایوان علیحدہ علیحدہ مقرر فرماے واضح ہو کہ اوس قصر عالی منازل میں اسقدر وسعت و گنجایش ہے کہ صاحبقران کی جملہ رفقاء ہمراہی
اور سلاطین لشکر کے قیام و سکونت کو کافی ہو چنانچہ ہر ایک رفیق علیحدہ علیحدہ قصر و ایوان میں مقیم ہو گیا بعد ازان حکماے اربعہ اور صاحبقران
اکبر اور شاہ سراج و قاضی احمد طریف ابو الحسن حج مہر اور بعض امرا مخصوص باہم صحبت مشورہ میں جمع ہوے اوسوقت حکماے والاقدر نے فرمایا
یا صاحبقران اب یہہ ارشاد فرماو کہ اول ان عاشقان مشتاق اور امرا آرزومند وصال سے کس مضطرب الاحوال کی عقد و نکاح کا سامان درست
کیا جاوی اور کسکی بزم کتخدائی سے ابتدا عمل میں آوی تمہارے نزدیک کون شخص اول عقد کا مستحق ہے اوسیکے بزم کتخدائی اول شروع ہو غرضکہ
جملہ ارباب مجلس اہل الراے نے یہہ تجویز کی کہ اول ساکنان طلسم ارسطو کا عقد ہونا چاہئیے اور اون عاشقان محروم الوصال کو اول مقصود دلی
سے کامیاب کرنا ضرور ہے چنانچہ جملہ ارباب جلسہ کا اس راے سے اتفاق ہو گیا اور سب نے اسی تجویز کو پسند کیا بعد ازان اس مشورت کی اطلاع
ملکہ نوبہار گلشن افروز و دیگر زنان پریزاد و ساکنان عجایبات کو دیگئی ملکہ نوبہار اوسیوقت آراستگی سامان عقد و نکاح میں مشغول ہو گئی بعد ازان
صاحبقران اکبر نے اول شاہزادہ حفیظ ثریا مکان کا عقد منطقہ زرین کمر بنت محفوظ اور ملکہ فرنگ سلطان سے قرار دیا اور سعید نوحدار کو کہلا بھیجا کہ جلسہ
عروس کی عقد و نکاح کی تیاری کرنی چاہیے فلان روز اور فلان ساعت ہم نے عقد کیواسطے مقرر کی ہے سعید نوحدار نے بجان و دل
قبول کیا اور سامان کتخدائی کی تیاری میں مشغول ہوا فتح کرسی نشین نے تمام شہر کو آئین بند کیا تہا کسواسطے کہ ملکہ نوبہار کا حکم اول ہی پہونچ گیا تہا
کہ شہر کرسی اور قصر شمن و قصر مرصع کو مثل فلک نہم آراستہ کرو چنانچہ تمام شہر کرسی کو مع قصور و ایوان سرتا سر آراستہ کردیا ۵ ہر خانہ شمع شدہ از
مہیا و ران گشتہ ہر خواستہ ۰ مے و مطرب و ساقی سیم ساق ہمی داد زینت طاق و رواق ۰ اوسطرف محفوظ قلم وار اپنی پسر حفیظ ثریا
مکان کی ہمراہ باغ قصر البرین میں آیا اور بزم کتخدائی کو آراستہ کیا صاحبقران اکبر نے حفیظ کی عقد و نکاح کا ایک جشن عالی بکمال تکلف و رونق آراستہ
فرمایا اور اوس جشن میں محفوظ قلم وار نے اپنی شان و مرتبہ کی موافق ہر ایک امرای صاحبقرانی کو خلعت و جواہر نذر کیا صاحبقران فیع الاقتدار بذات خاص
اوس جشن شادی میں میر مجلس تہا اور سرانجام و انصرام میں ہمہ تن مصروف و سرگرم تہا اسی طرح دوسری طرف ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ روشن بیان
و غیرہ خواتین عالیقدر سعید نوحدار کی گہر تشریف لیگئین اور دونون خواتین نے اپنے ہاتہہ سے عروس کو لباس و پوشاک عروسی سے آراستگی دی اور
شب عروسی منطقہ زرین کمر کو زر نقد اور جواہر گران بہا مع لباس و پوشاک شاہانہ بخشا اور سراپاے عروس کو مثل طاوس طناز ایسا آراستہ کیا کہ
زہرہ و مشتری بولیان فلک از رشک نقاب شب برو نہ پرد الاصاحبقران گیتی ستان مع امرایان نامدار و سلاطین ذوی الاقتدار بآواز جہیدو
سعید حفیظ ثریا مکانکو بشان و جلوس تمام تر اپنی ہمراہ لیکر شہر کرسی کیطرف روانہ ہوا یعنی صاحبقران اکبر نے حفیظ ثریا مکان کو اپنی برابر مرکب پری نژاد پر سوار
کیا اور راست و چپ سواری کی تمام امرا عالیقدر و سلاطین ذی الاقتدار مرکبان برق رفتار پر ہمراہ تہی اور عقب سواری جملہ مردان فوج سرتا پا زری پوش مسلح
و مکمل جلو میں تہی اور ہر طرف نقارہ شادی بجتی تہی غرضکہ صاحبقران اکبر اس جلوس و تجمل سے نوشہ کو ہمراہ لیکر دروازہ عجایبات میں داخل ہوا واضح ہو
کہ یہہ وہی دروازہ طلسم ارسطو ہے کہ صاحبقران اکبر قبۃ المثال یعنی گنبد گیتی نما کی سیر سے فارغ ہو کر باہر نکلا تہا اور جبل لال و قریہ فردوس کی طرف روانہ
ہوا تہا ہر گاہ سواری ہمایون مع نوشاہ دروازہ میں داخل ہوی اور صاحبقران اکبر اوس دریا کی پل پر پہونچا عجب کارخانہ قدرت دیکہا اور طرفہ
تکلف و زینت کی آرایش نظر سی گذری کہ وہم و قیاس سی باہر تہی یعنی دونو طرف پل کی روشنی چراغان اس تکلف و آرایش سی کی گئی تہی

کہ جلوہ چراغان سی وہ شب بہتر از روز معلوم ہوتی تہی علاوہ اسکی ساکنان عجائبات ہزار در ہزار زن و مرد بالباس ہای تکلف کشتیون پر سوار آرایش
روشنی فانوس و قنادیل سطح آب پر ہر طرف گشت کرتی پہرتی تہی اوسوقت سفاین کی روانی سطح آب پر عجب لطف دیتی تہی گویا کشتی مہ و خورشید سطح فلک
پر روان ہے جسوقت اون سفاین جلوہ آرا کا عکس پانی مین گرتا تہا جلوہ زار روشنی سی ایک آسمان بالای آسمان انجم و کوکب تابندہ سی معمور نظر آتا تہا صاحبقران کہ
آرایش دریا کا تماشا ملاحظہ کرتا ہوا شہر کرسی مین پہونچا اوس شہر کو بہی سرتاسر سامان آرایش سی مزین و پر تکلف پایا حالانکہ صاحبقران اکبر نی شہر کرسی کو اسوقت
بہمہ وجوہ مثل سابق معمور و آباد دیکہا اگر بعض مقامات عجائبات حیرت انگیز مفقود دیکہی جسوقت صاحبقران اکبر نی شہر کرسی کو ملاحظہ کیا تمام مصائب و صعوبات
سابقہ جو اثنای سیر مین گذری تہی یاد آگئی القصہ شہریار نامور خانہ عروس مین تشریف لایا اور نوشاہ کہ بجای لایق اپنے پہلو مین مسند زرنگار پر متمکن کیا سعید لوح
صاحبقران گیتی ستان اور امرای عالیقدر کی واسطی مقام سکونت علیحدہ علیحدہ آراستہ کیے تہے ہر ایک سردار و سلاطین کو علی قدر مراتب قصر و ایوان مین فروکش کیا
اور ہر قسم کا سامان عیش و عشرت مہیا کر دیا غرضکہ صاحبقران اکبر روزانہ مع امرای عالیقدر مقامات شہر کرسی کو ملاحظہ فرماتا تہا اور ہر ایک منازل و قصور کو نشان
دیتا تہا او ہنگام سیر جو مصائب گذری تہی اونکا اظہار فرماتا تہا صاحبقران نی دیکہا کہ جو عجائبات و نادرات طلسمی حیرت فزا اول نظر آتی تہی وہ تمام و کمال برطرف
ہوگیی مگر مقامات و منازل بدستور اپنے ہیئت اصلی پر قایم و بحال ہین یعنی جو چشمہ کہ بسبب اثر طلسم ایک دریای موج زن معلوم ہوتا تہا اب وہ ایک حوض مختصر
دکہائی دیتا ہی اور جو عمارت اوسوقت بجای خود قصر و ایوان عالیشان نظر آتی تہی وہ ایک خانہ مختصر سے زیادہ نہین ہے الا بعض مکان یعنی قصر مثمن و قصر مربع
و منزل خاص تمام و کمال اپنی ہیئت اصلی پر قایم دیکہی اسیطرح چمنستان و مرغزار بہی بدستور سابق سرسبزی و شادابی مین تازہ ہیئت پائی اور گل و ریاحین کو
اوسیطرح نکہت فزا و عنبر بار پایا مگر عجائبات طلسم سی کسی شی کا نشان تک نہ تہا قصہ کوتاہ شب جمعہ ساعت سعید مین حفیظ ثریا مکان اور منطقہ
زرین کمر کا عقد ہوا اور بعد مدت دراز کی دونون عاشق و معشوق ایکدوسری کی پرتو جمال سی شادکام ہوئی اور دونون نی شکر ادا کیا کہ ہم طالب و مطلوب صاحبقران اکبر
کی طفیل سی اپنی کام دل کو پہونچی غرضکہ بعد عقد و نکاح حفیظ ثریا مکان عروس کو ہمراہ لیکر اپنی مسکن خاص یعنی اپنی پدر و مادر کے گہر گیا اور صاحبقران اکبر
بہی محفوظ قلم داں کی گہر تشریف لایا محفوظ نی شہریار گردون مکان کا استقبال کیا اور اوس منزل عالی مین فروکش کیا جو صاحبقران اکبر کی نزول اجلال کیواسطے
معین تہی حفیظ ثریا مکان باوجود عقد و نکاح شرعی بپاس و لحاظ صاحبقران اکبر اپنی محبوبہ کی صحبت زفاف سی محترز رہا اور دل مین یہ خیال کیا کہ ہنوز صاحبقران
اکبر کا وصال حقیقی واقع نہین ہوا ایسا امر مقتضای آدمیت نہین ہے کہ اول ہم غلامان بارگاہ اپنی حظ نفس کو مقدم سمجہین اس سبب سے حفیظ امر زفاف کا
مرتکب نہین ہوا ہر گاہ صاحبقران اکبر نی یہہ روایت حفیظ کی سنی نہایت برفروختہ ہوا اور حفیظ کو بلا کر تیرش روئی کہا ای حفیظ تجہی شرم بہی نہ آئی سعید کی
تو یہہ وقت جا اور رسم زفاف کو فیصل کر اگر ایک لمحہ درنگ و تاخیر ہوئی واللہ مین بالطبع ناخوش ہونگا ای نجیف تجہی شعور نہین آتی کہ ساکنان طلسم علی الخصوص
زنان ناقص دوست اس حرکت سی تجہی کیا تصور کرتی ہونگی معلوم ہوتا ہے تو بہی ساکنان طلسم کی روبرو خفیف کروائیگا بس بہتر یہہ ہے کہ اب ایام ہجر
طول ندو اور لذت وصل سی شادکام ہو اور مین ہر ایک شخص طالب وصال کو قسم دیتا ہون کہ ہر ایک بعد عقد و نکاح اپنی زن و محبوبہ سی بفراغ خاطر کام دل
حاصل کرے اور ہرگز ایک دوسری کی رعایت ملحوظ نرکہی اگر کوئی شخص آیندہ ہماری رعایت و لحاظ کی سبب سی خلاف حکم کریگا واللہ و باللہ ہمکو کمال
درجہ رنج و ملال ہوگا بلکہ ہم اوس شخص کو اپنی زمانہ عشرت کا آزار رسان سمجہینگی الغرض جسوقت حفیظ نی صاحبقران اکبر کی زبانسی یہہ کلمات تہدید
سنے اوسیوقت اپنی زن یا کالعدم یعنی منطقہ زرین کمر کو دست گرفتہ خلوت مین لیگیا اور بصد شوق و آرزو بیدلی تنگ در بغل مین لیا اور سینہ سی لگا کر دل ناکام
کو مسرور کیا واقعی صاحبقران کا ارشاد تہدید آمیز حفیظ کے حق مین ایسا ہوا کہ گویا سرو و بستان باد وزیدن تہا حفیظ غلبہ شوق سی بیتاب ہوگیا اور اوس
مشتاق وصل نی رسم زفاف کو انجام دیا بعد غسل و تبدیل لباس شکر گویان صاحبقران اکبر کی خدمت مین حاضر ہوا اور پای مبارک کو بوسہ دیکر دعا و ثنا
ادا کی صاحبقران نی فرمایا ای حفیظ مبارک ہو ۵ چہ خوش باشد کہ بعد از انتظاری ٭ بامیدی رسد امیدواری ٭ چہ خوش وقتی و خرم روزگاری ٭
کہ یاری برخوردار از وصل یاری ٭ چہ نیکو ساعتی است آن ساعت نیک ٭ کہ با عاشق نشود دلدار نزدیک ٭ کہ باغ حسن او دلخواہ بیند ٭

کل مقصود خاطر خواہ حاصل ہو یہہ سامعہ خراش کج مج گفتار التماس گذارہی کہ ہنوز واقعات کتخدائی بی حد و نہایت ہین اور اس نامہ نگار کی قلم و زبان
مین طاقت گویائی کمتر ہے لہذا ہر ایک طالب و مطلوب کی عقد و نکاح کا سامان و تکلف بعبارات رنگین کس طرح بیان کیا جاوی وراے ازین
اگرچہ چند سطرین اس طرز مین بافزایش عبارت لکہی جائین مضایقہ نہین مگر اس دفتر بی پایان کی آرایش عبارت کسی طرح ممکن نہین ہے سوا حسن
عبارت اور تزئین کلام سے اس مسودہ اوراق کی قطع نظر کی قصہ خوانان فصیح زبان بآب و تاب بیان کر لینگے اگرچہ داستانہاے جشن کتخدائی
اور واقعات بزم وصل عاشق و معشوق کو بآرایش و تکلف بیان کرنا اور اس افسانہ مسرت خیز کو بافزایش عبارت رنگین ضبط تحریر مین لانا دشوار
نہین ہے مثلاً حفیظ ثریا مکان بمجرد ارشاد صاحبقران اکبر ایک عالم جوش و خروش اور غلبہ مسرت و نشاط مین اپنی محبوبہ کو دست گرفتہ خلوت مین
لیگیا اور ہزاران ہزار شوق و ولولہ محبت محبوبہ کو تنگ تر سینہ سی لگا کر لذت جان حزین حاصل کی اور اوس مایہ حیات کی لب و رخسار کے [illegible]
بوسی لگے کہ عارض و رخسار لالہ فام نیلوفری ہوگئی اور لپستان مالی سے رخت عروس پارہ پارہ ہوگیا بعد ازان وہ تشنہ کام وصال کام دل کا طالب
و خواستگار ہوا اور معشوق نی بہزار کرشمہ و ادائی دلربائی و ناز دلفریبی انکار و اغماض کو روا رکہا لیکن عاشق آرزومند مشتاق وصال و ولولہ مستی
و غلیان شوق مین ایسا مدہوش تہا کہ اوس حیص بیص اور انکار و اصرار مین سینہ بسینہ ہوکر شیر و شکر کی مانند وصل ہوگیا اور کمال اشتیاق سے
کام دل حاصل کیا اگرچہ بعض ناظران افسانہ رنگین طبع اس آرایش بیان اور انداز عبارت کو پسند کرینگے اور بعض ارباب تہذیب نفس کو یہہ طرز
لکہنی مقبول خاطر نہین ہوگی بہر حال اگرچہ سطرین بآب و تاب لکہی جائین البتہ ممکن ہین معاذ اللہ ان دفترہای بی پایان اور قصص فراوان کا
تحریر کرنا بشر کی ہمت و قدرت سی باہر ہی وراے ازین یہہ افسانہ سخنوران دقیقہ سنج کی نظر سے گذرتا ہے وہ اس طرز جدید کو دیکہکر ناخوش ہونگی لاجرم یہہ
نامہ نگار اپنی کوتاہ قلمی کا عذر خواہ ہی اور ہر ایک داستان عروسی کو باجمال گزارش کرتا ہے الحاصل جب حفیظ ثریا مکان منطقہ زرین کمر کی صحبت
عیش و عشرت سے سیر ہوگیا صاحبقران اکبر نی دونون محب و محبوب کو خلعت خاص مع عقد مروارید بیش بہا اور تاج مرصع و زیور زنانہ مرحمت فرمایا
اور منطقہ زرین کمر کو ملکہ فرنگ سلطان کے پاس روانہ کیا واضح ہو کہ ملکہ فرنگ سلطان کا مقام اوس طرف دریای عجائب کے واقع ہے جسے
دریاے شہر کرسی بہی کہتے ہین منطقہ زرین کمر کشتی مین سوار ہو کر ملکہ فرنگ سلطان کی گہر پہونچی جہان مرطوب شاہ پدر ملکہ فرنگ سلطان حکمرانی
کرتا ہے اور اوس شہر کو نگارستان کی نام سے مشہور کرتی ہین مرطوب شاہ نی نگارستان سے بیرون شہر دو فرسنگ تک دو رستہ و جواہر اور روشنی چراغان
اور ہر قسم کی آرایش سی ایسا مزین کیا تہا کہ شہر نگارستان اسم بامسمی ہوگیا تہا صاحبقران اکبر نی حفیظ ثریا مکان کو بصد شان و تجمل اپنے ہمراہ شہر نگارستان
مین جو خانہ عروس تہا لایا مرطوب شاہ نے صاحبقران کا استقبال کیا اور باعزاز و احترام شہر مین لیجاکر اسباب دعوت و مہمانی صاحبقران کے واسطے
کہولدیی غرضکہ بعد دو روز کے شب عقد آئی ساعت سعید مین حفیظ اور فرنگ سلطان کو منعقد کیا دونون طالب و مطلوب وصل حقیقی سی کامیاب ہوئے بعد ازان
صاحبقران اکبر مع عروس و داماد شہر کرسی مین تشریف لایا اور دوسری روز مع امرائی نامدار قصر البحرین کی طرف مراجعت فرمائی حفیظ ثریا مکان بعد انفصال
رسم زفاف صاحبقران اکبر کی خدمت مین حاضر ہوا شہریار کشورگیر نی حفیظ کو وصال دلدار کی مبارکباد دی حفیظ نی شکر و سپاس مکرمت سلطانی ادا کیا بعد ازان صاحبقران
گیتی ستان حکمای والا قدر کے پاس تشریف لیگیا اور تمام مقدمات عقد و نکاح سی حکمای موصوف کو آگاہ کیا حکیم قسطاس نی ارشاد فرمایا ایشاہزادہ کامگار ہمارا یہہ رائی ہے کہ
شاہزادگان عجائبات کا عقد اسطرح مقرر ہونا چاہئے کہ حضور ہی تا اختتام جشن عروسی اوس ہنگامہ مقدس ساکنان عجائبات او سی مقام مین نزول اجلال فرمائین اور شاہزادہ عروس و داماد کو
زیر قدم ہمایونی زینت بخشین او شبانہ روز عجائبات مین اوقات شریف بسر فرمائین اور جو بت نوشتہ عقد نوشتہ کو بطور رسم جلوس و تجمل سی اپنی ہمراہ خانہ عروس مین لیجا کر منعقد
فرمائین کیونکہ ساکنان عجائبات کی کتخدائی کا قضیہ جلد ختم ہوجاوی بعد ازان ہمارے رفقاے خاص کی نوبت آئیگی الغرض صاحبقران اکبر نی اس رای کو پسند فرمایا اور
اوسیوقت تمام ساکنان عجائبات کو حکم پہونچا دیا اور تاریخ عقد مسعود اللہ وردی جلد سلاطین عجائبات سامان کتخدائی اور تیاری جشن مین مصروف ہوئی بعد ازان صاحبقران اکبر
نی حکیم عالیقدر لقاسی پوچہا کہ خورشید فلک حکمت واسعی معان اب یہہ ارشاد فرماو کہ دل کس شخص کی کتخدائی اور تقریب شادی شروع کیجاوی حکیم صاحب نے

فرمایا شہریار عالی وقار جاری نزدیک بہرام چرخ کلاہ اول کتخدائی اور وصل دلدار کا مستحق تھا کیونکہ بہرام اول حضور میں آیا ہے لیکن حسن عالمین کہ اوسکا عقد طلسم اول ہو چکا جس
سے اب صفدر بن طافی شاہ کا عقد اول ہونا چاہیے اور بعد اوسکے مسعود نوجوان کا اور مسعود کے بعد احمد بن عادل شاہ کا عقد کیا جائے صاحبقران نے حسب ارشاد تاریخ عقد مقرر فرمائی اور
یوم عقد سے طافی شاہ و عادل شاہ کو مطلع کیا اور تاکید کر دی کہ سامان عقد تیاری جشن عروسی جلد آراستہ کرو طافی شاہ وغیرہ اس مژدہ جانبخش سے نہایت مسرور ہوئے اور
صاحبقران اکبر کی نزول اجلال کیواسطے شقایق افروز پر کا باغ دلکشا آراستہ کروایا کہ صاحبقران گیتی ستان مع سلاطین و الاکرام اوس باغ فردوس منزل مین ورود بخش ہوئے الحاصل
بعد اس حکم و احکام کی شہریار جہاندار شاہزادہ نصرت شعار قصر البین سے سوار ہوا اور مع امرا و سلاطین عالیقدر بجا کبات از طرب مین تشریف لیگیا اور باغ شقایق افروز مین فروکش ہوا
وہ باغ خلد آئین بھی اسقدر وسیع و رفیع ہے کہ تمام عملہ و فعلہ شہریاری کو اوس باغ کی قصور و ایوان کافی و وافی ہوگئی طافی شاہ وغیرہ سعادت قدمبوسی سے مشرف ہوئے
بعد ازان بتکلف شاہانہ مراسم دعوت و ضیافت ادا کی اور ہر ایک امرائی صاحبقران نے کو خلعت ہای فاخرہ بخشا ہرگاہ یوم عقد آیا ساعت مسعود مین صاحبقران نے صفدر بن طافی شاہ
کو لباس شاہانہ آراستہ کیا اور اپنے ہمراہ بجلوس و تجمل تمام خانہ عروس مین لیگیا جلوس سواری بدستور نامکو مقرر ہوا تھا کہ پیش پیش سواری کی نوشاہ مرکب پر ہم عنان صاحبقران اکبر کے اور
عقب سوار و چپ و راست جملہ امرا و سلاطین نامدار جلو مین چلتے اور ان کے بعد تمام مردان لشکر ظفر پیکر ملبس زرکار صف بستہ رہین راوی کہتا ہے کہ شہر طافی شاہ یعنی شہر کشان سے
ملک عادل شاہ تک کہ خانہ عروس ہے چند منزل راہ تھی صاحبقران اکبر روزانہ منازل مین آرام فرماتا تھا اور شبانہ بہ جلوس کے مسافت کرتا تھا بالآخر شہر عادل شاہ مین نزول
اجلال فرمایا اور سواری ہمایون حوالی شہر مین داخل ہو عادل شاہ نے تمام شہر کو ایسا آئین بند و آراستہ کیا تھا کہ چشم سپہر نے بھی ایسی رونق و شان نہ دیکھی ہوگی جس وقت عادل شاہ
نے صاحبقران اکبر کے تشریف آوری کی خبر سنی ایک منزل شہر سے باہر آیا اور استقبال کیا بجا لایا بعد ملازمت صاحبقران اکبر اور نوشاہ کو باعزاز و حرمت تمام اپنے ہمراہ شہر مین لیگیا اور باغ طرب فزا مین کہ
سراسر جوش گل و ریاحین او زہرت و تکلف مین نمونہ خلد تھا صاحبقران گیتی ستان کو فروکش کیا اور لوازم دعوت و مہمانی کما ینبغی ادا کی اور علی قدر مراتب ہر ایک سردار و سلاطین
کے ساتھ سلوک و مدارات پیش آیا بیان ملکہ ناطقہ روشن بیان سامان کتخدائی اور زیبایش و آرایش عروس مین مصروف و سرگرم تھی الغرض ساعت سعید مین صاحبقران اکبر نے
صفدر نوجوان کو اوسکی معشوقہ سے [illegible] منعقد کیا اور تمام مراسم عقد بخیر و خوبی انجام کو پہونچے صفدر نوجوان بعد مدت دراز محبوبہ سے وصل ہو شادکام ہوا اور حسب اجازت
صاحبقران اکبر رسم رفاقت کو انجام دیا دو محبوب باہم در آغوش [illegible] کام تمنا شکر بجا لائی [illegible] بعد انفراغ عقد صفدر نوجوان مع عروس اپنے وطن مین آیا اور عیش و عشرت
مین مشغول رہا اسی اثنا مین ساعت عقد مسعود ناچو کی قریب پہونچی صاحبقران اکبر نے راسب شاہ پدر مسعود و ماہ لقاب کو و احمد شاہ پدر مسعود ناچو کو اطلاع دی کہ جلد تر جشن کتخدائی
آراستہ کر چنانچہ جملہ عروسان تاجہ مسعود اوہ مشکین نقاب کی گھر مین جمع ہوئین اور مردان کتخدا [illegible] صاحبقران کی خدمت مین حاضر رہے جس وقت صاحبقران اکبر کا حکم عالی راسب شاہ و احمد شاہ نے
سنا اوسی وقت تمام سازو سامان شادی مین مصروف ہوگئی اور چند قلیل مین شہر دستار کو آرایش و تکلف سے نگارخانہ چین بنا دیا بالآخر صاحبقران گیتی ستان بدستور معین مسعود ناچو کو ہمراہ
لیکر بجلوس و تجمل تمام خانہ عروس مین تشریف لایا اور ساعت سعید مین مسعود ناچو کو مسعود اوہ مشکین نقاب سے عقد فرمایا اور اوس عاشق بیقرار و شیفتہ دلدار کو وصل حقیقی سے بہرہ مند کیا
واضح ہو کہ ابراہیم ناچو اور مسعود ناچو اقبال شاہ کے فرزند ارجمند ہین اقبال شاہ و پسر نور الزمان شاہ ہی اور ملکہ سعادت بانو بیسی اقبال شاہ کی خواہر حقیقی ہی جو امیر مجاہد الدین دلاور کی معشوقہ ہے
اور یہ وہی اقبال شاہ ہی جو طلسم اجرام و اجسام مین صاحبقران کا رفیق طریق اور معاون و مددگار بمنزلہ اقبال کی رہا ہی اور اب بنام نہاد تبسل شاہ بجائی نور الزمان شاہ تخت فرمانروائی
حکمرانی کرتا ہی اور جبال حصار سی کی سلطنت و مملکت بھی داخل ہین القصہ بعد فراغ عقد مسعود ناچو کی صاحبقران اکبر احمد نوجوان کی سامان کتخدائی مین مشغول ہوا اور
ملک ارمن جزیرہ نشین پدر ملکہ دردندان کو آگاہ کیا کہ سازو سامان شادی تیار کرو ملک ارمن نے بمجرد وصول حکم صاحبقران اکبر اوس جزیرہ نزہت خیز کو سراسر رشک چراغان بنا دیا صاحبقران
گردون وقار حسب معمول احمد نوجوان کو بھی ہمراہ لیکر مع جملہ سلاطین والا تبار و شان و شوکت تمام جزیرہ ارمن مین پہونچا ملک ارمن نے اوس جزیرہ پر بہار کو روشنی چراغان اور انواع
انواع آرایش سے ایسا مزین کیا تھا کہ صاحبقران اوسکی مشاہدہ سے نہایت محظوظ ہوا ملک ارمن صاحبقران اکبر کی خبر آمد آمد سنکر بہر استقبال حاضر ہوا اور سعادت ملازمت
حاصل کی بعد ازان صاحبقران اکبر کو مع جملہ اساسہ شاہی اپنے ہمراہ لایا اور ایک ایوان عالی مین مقیم کیا اور چار شبانہ روز کمال تکلف و رونق سے مراتب جہانداری
ادا کئے صاحبقران گیتی ستان روزانہ اوس جزیرہ خوش آب و ہوا اور سرزمین نزہت افزا مین صید و شکار فرماتا تھا اور شبانہ بعیش و عشرت اور استماع رقص و نغمات دلکش مین
آیا تھا بالآخر ساعت سعید مین شیخ احمد سہبانی ملکہ دردندان بنت ملک ارمن کو احمد نوجوان کی عقد مین منسلک کیا جملہ امرا و سلاطین حاضرین مجلس نے عادل شاہ و ملک ارمن کو

مبارکبادی بعد عقد خوانی اسد نوجوان رسوم معمولی سی فرصت پاکر اپنی محبوبہ مایہ حیات کے وصل سی بہرہ مند ہوا اور اوس شب عشرت مین دونون محب و محبوب نے
کام دل حاصل کیا اس نکاح کی بعد ادریس نوجوان اور رانی چندر مان کی بزم کتخدائی آراستہ ہوئی یہہ ادریس بعد سلطان ہونیکی قزاق کی خطاب سے نامزد ہوئی
ورا ادریس نوجوان بسبب اسکی کہ ساکنان حصار طلسم سی تہا زمرہ رفقائی صاحبقرانی مین داخل کیا گیا ہی اسیوجہہ سی موافق تجویز حکیم عالیقدر ادریس کا عقد بہی رفقائی
صاحبقرانی کی ذیل مین مقرر ہوا اور بآئین شایستہ اوس کا عقد قمر اسی کیا گیا اسی طرح اسد بن بہرام کا عقد جو دو دمان گاہ آہنگر سے تہا گلگونہ پری بنت حشمت شاہ
سے مقرر ہوا اور ساعت نیک مین بجلوس و تجمل صاحبقران والا تبار اسد کو خانہ عروس مین لیگیا اور بآئین شایستہ اسد کے جشن عقد کو انجام فرمایا اور محب و محبوب کو
ایکدوسری کی وصل سی کامیاب کیا اور دونون عاشق معشوق اپنی مراد دلی کو پہونچی مخفی نرہے کہ یہہ جملہ معترضہ بہی گذارش کرنا ضرور تہا کسواسطی کہ بسبب طول مدت
ناظران افسانہ کی فراموش خاطر سی ہو و محو ہو گیا ہی کہ اثنای سیر عجائبات حکیم ارسطو مین شمشیر ہفت شہر جو تحفہ طلسم تہی اسی مقام مین صاحبقران اکبر کے ہاتہہ آئی تہی اور وہ تلوار
نادر روزگار اسی ملکہ جہان یعنی گلگونہ پری بنت حشمت شاہ نے صاحبقران کو دی تہی اور اسوقت تک وہ شمشیر صاحبقران کے پاس بطور امانت ہی مگر اب
حشمت شاہ نے بخوشی دل و بشرح رضا صاحبقران کی نذر کردی معہذا اس سامعہ خراش پراگندہ حواس نے بار دگر سخنوران نکتہ سنج کے گوش گذار کیا ہے آمدیم
بر سر مطلب جب ہر گاہ شاہزادہ بلند اقبال نے اسد نوجوان کی عقد و نکاح سی فرصت پائی بعد ازان بدولت و سعادت برج حوت مین تشریف لیگیا جو سعیدہ
قمر طلعت دری مشتری طلعت کی محبوبہ کا مسکن ہے وہان پہونچکر دری مشتری طلعت کو سعیدہ قمر طلعت سے ہم آغوش کیا اور شہاب نوجوان کو سوسن جان بخش سے
کامیاب فرمایا اور شاہزادہ ضرغام شیردل کو نرگس شہلا سی ہمکنار کیا اور شاہزادہ عالی سلطان کو عرفانہ خاتون سے منعقد فرماکر وصال حقیقی سے شاد کام فرمادیا
جملہ عاشق و معشوق و محب و محبوب اپنی مراد ہائے دلی کو پہونچی راوی خیال بند اگر ہر ایک رفیق صاحبقران کی عقد و نکاح اور تکلف بزم کی کیفیت
کا اظہار کرے البتہ طول تیزہ ہوگا بازہم باجمال بیان کیا جاتا ہے یعنی صاحبقران اول برج حوت مین تشریف لایا جو شہر گوہر آویز سے عبارت ہے اور ملکہ سعیدہ قمر طلعت
بعد اپنی پدر کے بالاستقلال یہان کے حکمران ہے صاحبقران اکبر نے سعیدہ قمر طلعت کو جو حکیم ابو المحاسن کی فرزند خواندہ ہے دری مشتری طلعت سے منسلک فرمایا
حکیم ابو المحاسن نے شہر گوہر آویز کو تا شہر سہم السعادت کہ دری مشتری طلعت کا مسکن خاص ہے اسباب آرایش و روشنی چراغان سی ایسا آئین بند کیا تہا کہ
دوسرا کوئی مقام عجائبات کا اسکی ہم پلہ نہ تہا غرضکہ بعد عقد و نکاح صاحبقران اکبر شہر سہم السعادت مین رونق افروز ہوا اور چند روز بعیش و کامرانی بسر فرمائی یعنی روزانہ
صید افگنی سی مسرت دل حاصل کرتا تہا اور شبانہ بعیش و عشرت گذارتا تہا ملکہ ناطقہ روشن بیان بہی اس جشن عقد مین تشریف لائی تہی کسواسطی کہ یہہ سرحد اسی ملکہ
آفاق کی ملک مین شامل ہی ملکہ ناطقہ نی زر و جواہر بیشمار اور خلعت و لباس گران بہا سعیدہ کو مرحمت فرمایا اسیطرح شہاب نوجوان اور ضرغام شیردل و عالی
سلطان و جمیل بن عرفان کا عقد کوہ مراد کے متصل واقع ہوا کسواسطی کہ یہہ مقامات قریب قریب واقع ہوئی تہی غرضکہ ہر ایک کے بزم کتخدائی بخیر و خوبی انجام کو
پہونچی یعنی تزئین و آرایش ہر ایک مقام مین بتکلف و زینت تمام ہوئی تہی جب صاحبقران اکبر نے جملہ ساکنان عجائبات کو اونکی مراد و مقاصد دلی سی کامیاب فرمایا
بعد الفراغ کار خود بدولت و اقبال باغ قصر البرین مین تشریف لایا اور حکمار والا منزلت کی فیض ملاقات سی مشرف ہوا جملہ نوشاہ ہمراہ رکاب ہمایون حاضر تہی ہر ایک
نی حکمار عالیقدر کے سعادت قدمبوسی حاصل کی اور حکیم والا منزلت کی تربیت کا شکر و سپاس ادا کیا صاحبقران اکبر نے حکیم قسطاس الحکمت سی پوچہا ای جناب
حکمت مآب مین اسوقت مقامات طلسم کو دیکہکر کمال متحیر ہوا ہون یعنی جو مکان و قصر اور ایوان وغیرہ ہنگام سیر میری نظر سی گذرتی تہی اسوقت ہر ایک مقام و منازل با رفعت
و وسعت معلوم ہوتا تہا اب وہ رفعت و وسعت مطلق مفقود ہوگئی اسکا سبب اصل کیا ہی حکیم صاحب نی فرمایا ای فرزند والا گہر آگاہ ہو کہ اکثر مکانات و قصور اور دشت و
چمن وغیرہ آثار طلسمی سی مزین معلوم ہوتی تہی اور بیار طلسم کی چشم تماشا بین مین بالانواع و اقسام ترکیب و اوضاع سی جلوہ گر ہوا تہی جسطرح تمنی ہنگام سیر اون مقامات کو دیکہا اوسوقت
اثر طلسم کا باعث تہا جو تمکو اس تکلف و خوبی سی معلوم ہوئی ہر گاہ تم ان مقامات کی سیر سی فارغ ہوئی گویا اون مقامات کی طلسم کا بطلان ہوگیا وہ زیب و کیفیت طلسمی بہی
بر طرف ہوگئی اور ہر ایک شئی طلسمی کا زمانہ آخر ہوا اسیطرح جو شہر و بلاد اصلی و واقعی تہی وہ ہیئت اصلی قایم و بحال رہی لیکن حصار طلسم اسوقت تک بدستور موجود ہے اور ہمیشہ قایم رہیگا
یعنی نقل طلسم سید العجائب کہ وہ تماشا گاہ محض تہا اسطرح یہہ حصار طلسم بہی مدت دراز تک بحال و برقرار رہیگا ای فرزند عالیقدر بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اب عمر طلسم [illegible]

قلیل مدت باقی رہی ہی بعد اسکی یہہ طلسم و حصار مفقود ہو جائیگا یعنی حق سبحانہ تعالی نی اس عاجز خاکسار جہان کو کوئی فرزند کور وارث سی عطا نہین کیا جو ملقب
بقسطاس نامزد ہوتا اور عمر طلسم ہی قایم رہتی چنانچہ عہد حکیم ارسطو سی اسوقت تک چہہ پشت سی نوبت بنوبت داروغہ طلسم ہی لقب سی ہوتی آئے ہین اور میری جد امجد پشت بپشت
عہدہ داروغگی عجائبات پر ممتاز ہوئی ہین اور یہہ ساتوین پشت ہی کہ بلطف پدرگان الہی اس عہدہ داروغگی سی منسوب ہی اور اس عاجز کو قسطاس ہفتم داروغہ طلسم مشہور
کرتے ہین مگر مشیت ایزدی مین یہہ نام کوئی فرزند کور وارث سی مقدر نہین ہوا اس سبب سی معلوم ہوتا ہی کہ عمر طلسم ہی آخر ہوگئی ہی کسواسطی کہ یہہ علامت فنای طلسم کے دلیل
قوی ہی علاوہ اسکی یہہ قاعدہ کلیہ ہی کہ تماشاگاہ خاص ایک شخص زید و عمر کی ذات سی نامزد ہوتا ہی جسوقت وہ سیار طلسم سیر و تماشای طلسم سی فارغ ہوگیا اسیوقت عمر طلسم بہی
تمام ہو جاتی ہی الابعض مقامات جو اصلی ہین وہ چند روز قایم و بحال رہتی ہین جسطرح کہ قبلہ النال کہ نمونہ کائنات ہی جو تمنی ان طلسم عجائبات مین دیکہا اور تمام و کمال اوسکی سیر فرمائی گویا کائنات
حقیقی کا مشاہدہ کرلیا یہہ مقامات البتہ ایک مدت تک باقی رہینگی مگر اسکی قیام و ثبات کا حال حکیم حقیقی کو روشن و ہویدا ہے آخر کار کہانتک ایکروز انکو بہی فنا مقدر ہے بس یہہ سمجہو کہ جسطرح عالم کون و
مکان حادث ہے یہہ کائنات بہی بی بنیاد ہین صاحبقران اکبر نی کہا ای برگزیدہ درگاہ رب العزت یہہ بہی ارشاد فرمائی کہ طلسم مصر العجایب کی کیا صورت ہوئی حکیم قسطاس الحکمت نے فرمایا اے شہریار
کامگار اصل حقیقت یہہ ہے کہ جسوقت صاحبقران اعظم شاہزادہ خورشید تاج بخش اوس طلسم حال کی سیر سی فارغ ہو گیا چالیس برس کے زمانہ تک طلسم مصر العجایب بدستور قایم رہا ہر گاہ حکیم افریطوس
اپنی داروغہ طلسم نی اس جہان فانی سی رحلت کی وہ طلسم خود بخود مفقود ہو گیا بلکہ صفحہ گیتی سی معدوم ہو گیا صاحبقران اکبر نی فرمایا ای معدن رازہای سربستہ آپکی فحوای کلام سی یہ راز منکشف ہوتا
ہے کہ طلسم کی داروغہ طلسم کی عمر سی وابستہ ہوتی ہی یعنی جسوقت داروغہ صاحب کی آنکہہ بند ہوئی کائنات طلسم بہی نظر سی غایب ہو جاتی ہی حکیم صاحب نے فرمایا ظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے
آئندہ علام الغیوب بہتر جانتا ہی صاحبقران نی پوچہا یا حضرت آپ یہہ ارشاد ہو کہ بعد فنای عمر طلسم ساکنان طلسم کا کیا حال ہوتا ہی اور وہ کسطرح اور کیونکر بسر اوقات کرتی ہین حکیم صاحب نے کہا ای صاحبقران
ساکنان طلسم مین وہ لوگ ہین جو وجود اصلی رکہتی ہین اور بضرورت و مصلحت خاص مقامات طلسم مین آباد کئی گئی ہین یہہ گروہ بعد فنا ہو جانی طلسم کی اپنی حالت اصلی پر باقی و برقرار رہتے ہین
اور بموافق اپنی قسمت کی بسر اوقات کرتی ہین یا موافق آب و خورش مقامات مختلف مین چلی جاتی ہین اور بقدر ذوق و حوصلہ اپنی گذر اوقات کا سامان بہم پہنچا لیتی ہین چونکہ بعد برطرفی طلسم کے
وسعت ممالک تا قلیل رہجاتی ہی بایں سبب اونہی ساکنان طلسم سی کوئی شخص اولوالعزم سلاطین زبردست تمام ممالک پر قابض و حکمران ہو جاتا ہی اور وہان دل سی ساکنان ممالک طلسم اوسکی تابع فرمان
رہتی ہین یعنی اون ممالک مین اوسی سلطنت و فرمان روائی کرتا ہی اسیطرح بعض وجود خارجیہ جو محض آثار طلسمی مثل حشرات الارض پیدا ہوتی ہین اونکا وجود آثار طلسم کی ساتھ رہتا ہے ہر گاہ آثار طلسم
برطرف ہوئی وہ بہی نیست و نابود ہو جاتی ہین نام و نشان تک اونکا باقی نہین رہتا القصہ جب یہہ مراتب و مدارج تمام و کمال صاحبقران اکبر نی استماع فرمائی حکیم صاحب بانی ای دانای گنجینہ اسرار
حکمت و معرفت آپ بہہ ارشاد فرماؤ کہ فی الحال کس شخص کی عقد و نکاح کا سرانجام کیا جائی کیونکہ عاشقان شہر کرسی اور ساکنان حصار تمام و کمال علی قدر مراتب نوبت بنوبت اپنی مراد دلی
اور وصال حقیقی سی کامیاب ہو گئی اب فقط امیر فیروز باقی ہین حکیم صاحب نے ارشاد فرمایا ای شہریار عالیمقدار بس اب تمہاری جشن عقد کا سامان ہونا چاہئے کہ نازنینان طلسم یعنی ملکہ نو بہار و ملکہ نالہ مقصد عشوق
بہار دختر سلطان روح الملک وغیرہ تمہاری سالک وحیت مین داخل ہون لیکن اول اپنی امرا اور رفیقان خاص کو جو نازنینان طلسم کی عاشق ہین منعقد فرماؤ اور علی قدر مراتب سبکو وصل معشوقان
طلسمی سی بہرہ مند کرو کہ وہ بہی بطفیل ذات ہمایون کام دل سی شادمان ہون کہ منجملہ ان نازنینان طلسم کے ممالک یعنی ملکہ منصورہ بانو محبوبہ امیر جلال الدین کا منقام اور امیرزادہ سیف الدین
و امیر خلیل کی محبوبہ کی ممالک طلسم اجرام و اجسام کی پائین پانچ شمار کئی جاتی ہین یعنی اون ممالک کی چار طرف حصار و حصار طلسم محیط ہین اس نظر سی اول امیر جلال الدین کو منصورہ بانو کی
عقد سے کامیاب کرو بعد از آن امیرزادہ سیف الدین کو اور اسکی بعد امیر سلطان و امیر خلیل کو نوبت بنوبت منعقد فرماؤ بعد عقد امرای مذکور کے امیر مجاہد الدین کو ملکہ سعادت افروز بنت نور الزمان
سی منعقد فرماؤ بعد از آن جسوقت کہ امیر مجاہد الدین کے عقد سی فارغ ہو لو عاشقان چہار طلسم جو طلسم فلک کرسی سے تعلق رکہتی ہین اونکی ہم عقد کو انجام دو بعد اسکی فلک نہم کی متعلق ہی دو عاشق
ہین یعنی ایک سیف بن ارقم ملکہ رافعہ بانو کا طالب اور دوسرا بدر عالم نجم خوشنواز پری کا عاشق ہی اور یہہ دونون طالب ناکام مدت دراز سی تشنہ لب وصال اور آرزومند ہم آغوشی دامن وصل ہی
وابستہ ہین ان دونون کو وصال حقیقی سی شاد کام فرمانا فرض ہی لیکن اس ترتیب عقد مین اسقدر فرق ہوگا یعنی بعد از عقد امیر مجاہد الدین تمہارا انعقاد نافذ ہونا چاہئے کہ ترتیب جشن عقد کامل ہو جائے
ای شہریار بلند اقبال باینہمہ سرگرمی و مسرت بہی اسوقت کمال ورجہ ملال ہی کہ اس جشن شادی اور ہنگامہ تہنیت کتخدائی مین تمہاری والدین سلطان اسمعیل و خاتون جہان ملکہ عالیہ
خاتون شریک نہون اور اس عشرت سے محروم رہین کسقدر رنج و ملال کا مقام ہی ای شہریار فلک وقار میری یہہ صلاح ہی کہ ان خجستہ صفات کا اس شادی مین شریک ہونا واجبات سی ہے جسطرح
ہوسکی اونکو طلب فرمانا چاہئی صاحبقران اکبر نی جسوقت والدین کا نام سنا ایکبار جگر سوز سینہ تک پہنچی اور زار زار مثل ابر نو بہار رویا اور اسقدر سیل اشک آنکہون سی جاری ہوئی کہ دامن و آستین

شہزادگی شاہزادہ دل کہا ای شاہ عالی جاہ اسوقت حضرت نے ایسا کلمہ زبان سے ارشاد فرمایا ہی کہ مثل نشتر میرے دل و جگر کے پار ہوگیا گو حیران ہون کہ کیا تدبیر کرون اور کس طرح اونکو
بلاؤن کیا معنی کہ کوئی صورت بلانیکی بھی نظر نہین آتی اگر اونکی بلانیکا قصد کرتا ہون تو بعد مسافت اسقدر ہے کہ ہمت پست ہوجاتی ہی اور خیال کرتا ہون کہ اسقدر راہ دور و دراز اور مقامات
دشوار گذار سے کسطرح یہان تک پہنچ سکتے ہین علاوہ اسکی ایک طرح یہ بھی ہے کہ یہہ مسافت بعید ہو اور وہ مع الخیر یہان تک پہنچین قطع نظر اسکے چند ماہ کا لیے ہی مشکل طرح سے پہنچین وہان سے ماہ مورت
علاوہ ایک عید بحث اپنی گرین یہان کسطرح علیحدہ نہین ہوسکتا یعنی امر عقد و نکاح شاہ عالی مرتبے مین بقدر تصرف ہوا ورنہ ممکن تہا کہ مین یہان جاکر اپنی والدین کے پاس آئین تب شادی جشن کتخدائی
آراستہ کرتا اگر یہہ صورت ہر طرح غیر ممکن سمجھ لیا ہے کہ حوائج شاہ عالیقدر دین مین جاری ہو چکا ہے وہ کسطرح سہل ہوسکے مگر بعض عروسی روز ازل سے اسی مقام مین مشروط کیا گیا ہی وراء ازین مین خوب
جانتا ہون اگر ممالک مغرب یہان سے قریب ہوتا ہون پہر بھی نہ پہنچ سکتے پدر عالیقدر کے تشریف لانیکی ہرگز امید نہین ہے کسواسطے کہ سلطان عالیمقام مقدمات طلسمات و رسم و راہ پریزادان طلسم سی اول ہی
واقف و آگاہ ہین اور جملہ معاملات طلسم کو سراسر سہل اور نیرنگ خیال فرماتی ہین کسواسطے کہ اس قسم کی ہزار در ہزار معاملات و واقعات طلسم جام جم مین پدر عالیقدر کو پیش آچکی ہین اسوجہ سی سلطان جملہ
امورات کو سراسر سہل و تماشای محض تصور فرماتی ہین یعنی سلطان عالیشان کا قول ہے کہ معاملات طلسم ایسے ہین جسطرح کوئی شخص عالم خواب مین کوئی کرشمہ و تماشای نادر دیکھتا ہی اور
وقت بیداری وہ سب سامان فراموش ہوجاتا ہی حکیم صاحب نے فرمایا یا صاحبقران واقعی جو تم نے ارشاد کیا درست و بجا ہی لیکن شرط انصاف نہین ہے کہ ایسے قیاس و گمان سے ہم سلطان کا خیال تک
نکرین اور مطلق غافل ہوجائین یا صاحبقران یہہ کسطرح ہوسکتا ہی کہ اس بزم طرب اور جشن عشرت مین تمہاری والدین شریک نہون یا صاحبقران میری یہہ آرزو ہی کہ سلطان اسمعیل اور ملکہ
عالیہ خاتون اس جشن مین موجود ہون اور تمہاری عروس ماہ تمثال کی جلوہ جمال جہان آرا سے چشم و دل کو نور آگین فرمائین صاحبقران نے فرمایا ای پیشوای طریق جس حال مین
کہ حضرت کا دل میرے والدین کی تشریف آوری کی لئے اسقدر بیتاب و مضطر ہے مجھے دیکہا چاہئے کہ مین اونکا جگر گوشہ ہون میرا دل غم زدہ اونکی مفارقت مین کسقدر سیماب وار
بیقرار ہوگا بہر حال اگر حضرت اس باب مین کوئی تدبیر معقول فرما سکتے ہین پہر تاخیر کیا ہے جلد ارشاد فرمائی حکیم صاحب نے کہا ہان ہان اس معاملہ مین ایک تدبیر معقول کرسکتا ہون تم
ایک عریضہ بخدمت پدر عالیقدر کے واسطے تیار کرلو اور ایک رقعہ مین بہی لکہتا ہون اور میری صلاح یہہ ہے کہ اس کار و خدمت پر ابوالحسن جوہر کو مامور فرماؤ یا صاحبقران تمکو معلوم ہے کہ اسوقت
و سعادت جشن شادی مین اور جشن عالی کا انتظام کرنا لازم ہے اسواسطے کہ تمام نظم و نسق اس جشن ہمایون کا صاحبقران اعظم نے بذات خاص تجویز فرمایا ہے معہذا اوسی تجویز کا موقوف
عمل درآمد ہونا چاہئے راوی سلسلہ بند داستان ہای رنگین صاحبقران اکبر کو عیش و عشرت مین سرگرم مشورہ رکہتا ہی اور جانا ابوالحسن
جوہر کا ملک مغرب کو سلطان اسمعیل یقوت اللہ کی خدمت مین اور ہمراہ لانا سلطان اسمعیل اور ملکہ عالیہ خاتون والدین صاحبقران
اکبر کا اور شریک ہونا فرزند ارجمند کی شادی مین بیان کرتا ہے نگارآرایان چمنستان سخنوری و گلدستہ بندان حدیقہ معنی پروری اس داستان طرب
نشاط و مسرت کو اسطرح زیب و زینت دیتی ہین کہ جسوقت ارسطوی زمان حکمت اساس جناب حکیم قسطاس الحکمت کی یہہ صلاح ہوئی کہ سلطان اسمعیل و ملکہ عالیہ خاتون والدین شاہزادہ کامگار
اس جشن ہمایون مین شریک ہون اوسوقت حکیم عالی منزلت نے ایک رقعہ اپنی دستخط خاص سے سلطان فلک بارگاہ کو اپنی طرف سے اس مضمون کا تحریر کیا کہ بعد حمد و ثنای
کردگار اس ناچیز خلایق بندہ ضعیف الاساس حکیم قسطاس کی طرف سے سلطان کی رائے بیضا ضیا پر روشن و منکشف ہو یہہ حقیر بعد آداب و کورنش سامعان عالی مین
گزارش کرتا ہے ای شہنشاہ والا جاہ و ای سلطان گردون بارگاہ مسرور ہے کہ حضور کا فرزند بخت بلند نیر برج کامرانی و اختر سپہر جہانبانی وارث تخت و نگین شاہزادہ
معزالدین نصرت قرین صاحبقران روزگار تخت و دولت سے جدا ہوکر رہگرای جبل اعلی و قریہ فردوس ہوا اور اوس شہریار کشور گیر نے لوای عزیمت جہانستانی کو بلند
فرمایا اوس فخر دودمان سلطنت کی ذات خجستہ صفات سے ایسے ایسے فتوحات و کارہای جہانستانی ظہور مین آئی ہین کہ تا انقراض عالم جریدہ روزگار پر یادگار رہین گے اگرچہ
سلطان کو ابوالحسن جوہر کی زبانی اور نیز بخوای عرضداشت شاہزادہ کامگار کے کبہی بالاجمال ہویدا ہون گے اور وہ معاملات باعث انبساط و خوشنودی سلطان والاشان
ہوئے ہون گے لیکن مصرع شنیدہ کے بود مانند دیدہ لہذا یہہ عاصی پر معاصی مشتاق جمال سلطانی بدل آرزومند ہے کہ سلطان ذوی الاحتشام اپنے فرزند جگر گوشہ
[illegible] تیار ہی [illegible] بچشم ملاحظہ فرماکر دل و جان کو مسرت بخشین معہذا حضور کی سواری ہمایون کے واسطے دو تخت روان مع چند
پریزادان تیز بال مرسل ہین امید کہ حضور جلد تر تشریف لائین اور اپنے فیض قدم ہمایون سے [illegible] شاہزادہ [illegible] بلند
اقبال کا خاص حضور کی تشریف لانی پر موقوف و منحصر ہے والسلام خیر الانجام غرضکہ حکیم عالی منزلت نے رقعہ مذکور لکہا اور دوسرا رقعہ [illegible] ابوالحسن جوہر کو

حوالہ کیا اور ارشاد فرمایا اے فرزند ابو الحسن اگر سلطان فلک جاہ اس رقعہ کو دیکھکر تشریف آوری سے انکار کرین تو اوسوقت تم یہہ دوسرا رقعہ پیش کر دینا انشاء اللہ
تعالیٰ اوس رقعہ کو دیکھکر ضرور بالضرور راضی ہوجاینگے اور ہرگز عذر و انکار نکرینگے اسیطرح صاحبقران اکبر کی ایک عریضہ مشتمل اشتیاق قدمبوس لکھا اور مضمون
رقعہ کو صرف دو بیت پر اکتفا فرمایا ❊ دل قدمبوس آرزو دارد ❊ شوق دیدار موبمو دارد ❊ چاک دل در فراق حضرت شاہ ❊ دم بدم خواہش رفو دارد ❊ بعد ازان
دو تخت روان مکلف و مکلل بجواہر مع چہل پریزاد قوی بازو تیز پرواز ملازمان ملکہ لو بہارے ابو الحسن جوہر کے ہمراہ فرمائی اور ابو الحسن کو ملک
مغرب کی طرف روانہ کیا پریزادان تیز بال عرصہ تین روز مین سرحد آفریقیہ پہونچ گئے جوہر نے ان پریزادون کو ایک قلعہ کوہ پر مقیم کیا اور خود ملباس
ہرنگی یعنی ساز و یراق و زنگولہ ہاے عیاری سرتاپا جسم پر آراستہ کئے اور گلبانگ قدم پر بارتا ہوا بجناح سرعت شہر آفریقیہ مین پہونچا ابو الحسن جوہر کو دیکھکر ساکنان
شہر مین شور و غوغا بلند ہوگیا ہر ایک کوچہ و بازار مین یہی ذکر تھا کہ مدت دراز کے بعد ابو الحسن جوہر شاہزادہ کا عیار وفادار خود بخود پیدا ہوا ہے معلوم نہین کہ
شاہزادہ کے کیا خبر لایا ہے اثنای راہ روی مین جو شخص شناسا و غیر شناسا ابو الحسن سے دوچار ہوجاتا تھا اول نذر دیتا تھا اور شاہزادہ کا پرسان حال ہوتا تھا
رفتہ رفتہ یہہ خبر مسرت افزا سلطان کی گوش ہمایون تک پہنچی اور ملکہ عالیہ خاتون شاہزادہ کے مادر مہرپرور نے بہی سنتے فرط خرمی و انبساط سے بیقرار ہوگئی اوسیوقت
ایک خواجہ سرا خاص کو بہیجا کہ جوہر کو براہ راست محل سرا مین لے آؤ اور تاکید کردی کہ ابو الحسن کو براہ راست اول میرے پاس لانا غرضکہ بشارت خواجہ سرا ے
محلی تلاش کنان جوہر کے پاس گیا اور بعد ملاقات جوہر کو حسب الحکم ملکہ آفاق کی اپنے ہمراہ محل سرا مین لیگیا ہرگاہ ابو الحسن محل سرای شاہی مین پہنچا دیکھا
کہ سلطان فلک جاہ اور ملکہ دوران دونون سراپا چشم دیدہ براہ انتظار مین بیٹہی ہین ابو الحسن نے اول حد ادب سے آداب و کورنش ادا کیا اور بعد دعا و ثنا
ایک لعل بیش بہا جو ابو الحسن کو طلسم سے ہاتہہ آیا تہا سلطان کے نذر کیا سلطان نے ابو الحسن کو فرط نشاط و شادمانی مین تنگ تر سینہ سے لگایا اور پیشانیکو
بوسہ دیکر خیریت حال پوچہے **نظم** شہنشاہ برجست و او را ستود ❊ بتنگ اندر آغوش آورد زود ❊ پس او را بپرسید از رنج راہ ❊ دشمن
پہ پیرو پروزبان عذر خواہ ❊ کہ اے از تو بازوی دولت قوی ❊ بذات تو پشت رفاقت قوی ❊ بگو راست بارے بگو حال او ❊ کہ با خیر باد امہ و سال او ❊
ہم از خوبی لشکرش وہ خبر ❊ کہ در قسمتش باد فتح و ظفر ❊ چو جوہر ز شاہنشہ این لطف دید ❊ شگفتہ چو گل جامہ در تن درید ❊ چنین داد پاسخ کہ اے نامور ❊
بود لشکرش را بلطفت نظر ❊ شب و روز اندر دعای تو ہست ❊ طلبگار خیر از برای تو ہست ❊ بعد ازان سلطان عالی شان اپنے فرزند دلبند
کی درد مفارقت مین اسقدر روئی کہ سیل اشک روان ہوگئے غرضکہ ابو الحسن سلطان کی ملازمت سے فارغ ہوکر ملکہ عالم کا قدمبوس ہوا
اور ایک جفت مروارید تحفہ طلسم نا در روزگار ملکہ عالیہ خاتون کی نذر کیا ملکہ آفاق نے فرط محبت سے ابو الحسن کے سر پر دست شفقت پہیرا اور شاہزادہ
والا قدر اپنے فرزند جگر پیوند راحت جان و دل کے پرسان حال ہوئے جسوقت جوہر نے ملکہ عالم کی سعادت قدمبوس حاصل کرلی حسب الارشاد
سلطان عالی شان کی روبروے تخت اپنی صندلی پر بیٹہا کسواسطے کہ ابو الحسن بہی بارگاہ سلطانی مین ایک طرحکا اعزاز و وقار رکہتا ہے اور صاحبقران
گیتی ستان کا یار در رضائی ہے الغرض سلطان اور ملکہ عالیہ خاتون نے باشتیاق تمام شاہزادہ بلند اقبال یعنی اپنے فرزند ارجمند کا حال دریافت
کیا اور فرمایا اے فرزند ابو الحسن قسم ہے پروردگار عالم کی کہ اوس چشم و چراغ دودمان سلطنت کی مفارقت مین آج تک کیا کیا آلام سوہان روح
ہم پر گذر گئی ورشبانہ روز اوسکی درد مہاجرت مین ہم نے کس مصیبت مین گذارا کہ خدای جہان آفرین پر روشن و ہویدا ہے بہر حال ہزار ہزار شکر درگاہ
صمدیت مین ادا کرتا ہون کہ مدت دراز کے بعد آج اوسکی صورت میری چشم مشتاق اور دل مہجور مین مرتسم ہوئی ہے یعنی تیرا دیکہنا بمنزلہ اسکی ہے
کہ بیٹے معز الدین کو دیکہہ لیا و اللہ مین تجہے دیکہکر اسقدر شادان ہوا ہون کہ تمام رنج و الم مہاجرت یک لخت میری دل سے جاتا رہا اور خود بخود دل کو
ایک طرحکا نشاط و تازگی حاصل ہوئی اے فرزند اب اوس نور دیدہ کی خیریت حال سے جلد تر مجہے شاد کر ابو الحسن نے بعد ادای دعا و ثنا التماس کیا

❊ چہ می پرسی ز احوالات شاہی ❊ بآفاق شہرت تابندہ ماہی ❊ بدولت در جہان صاحبقرانی ❊ بشوکت عالمی را کامرانی ❊
بہر در دمندان دارسندہ ❊ مراد اہل دل حاصل کنندہ ❊ نہنگ قعر دریای جلادت ❊ پلنگ بیشہ قدر و جلالت ❊

سوید از جناب ایزد پاک ؛ مجسم قدسی در مرکز خاک ؛ بالآخر ابوالحسن جوہر نے تمام و کمال معاملات و مقدمات جو ان تک ظہور مین آئی تہی بالتفصیل
بیان کیئے اور اسقدر شاہزادہ کی اولوالعزمی و کشورستانی کی صفت و ثناکی کہ سلطان فلک جاہ اور ملکہ عالیہ خاتون وفور نشاط و مسرت سے پیرہن
مین نسماتی تہی بعد استماع اس حال فرخندہ مآل کی دونون زن شوہر درگاہ بی نیاز مین سجدات شکر بجالاے اور بار دگر جوہر کو سینہ سے لگاکر اوسکی پیشانی
سے بوسے لیئے اور فرمایا ؎ مرحبا خوش خبر اسے ہدہد فرخندہ قدم ؛ ای تو تاج سر و سرکردہ مرغان حرم ؛ بال افشانی تو در نظر منتظران ؛
خوشتر از جلوہ طاوس گلستان ارم ؛ ہر گاہ جوہر نے تمام و کمال قصہ ہمایون بیان کیا یعنی جو جو واقعات شاہزادہ معزالدین نصرت قرین کو
اثنای راہ مین تا جبل اعلی و قریہ فردوس پیش آئی تہی گزارش کیئے سلطان فلک بارگاہ نے بانبساط خاطر ارشاد فرمایا ای ابوالحسن حالانکہ ہم
نے بہی ایک زمانہ مین ایک طلسم عالی بنا یعنی طلسم جام جم کی سیر کی اور اوس طلسم عالی درجات کی طبقات کو باطل کیا ہے لیکن ہزار ہزار شکر
ایزد کارساز بندہ نواز کا کہ ہمارے فرزند ارجمند کو بہی خدای عزوجل نے ایسا طالع اور اقبال ارجمند عطا فرمایا کہ وہ فیروز بخت ہم سے بہی گوی سبقت
لیگیا یعنی ہم نے ایک ہی طلسم کی سیر کی اور اوس عالیقدر نے چند طلسمات عالی منازل کو بقوت دست و بازو مفتوح کیا ازان جملہ دو طلسم رفیع
درجات یعنی طلسم سبع سباع اور طلسم بیضا بمدد اقبال توانا فتح کیا اور تیسرا طلسم اہرام و اجسام جو عجائبات حکیم ارسطو سے عبارت ہے اوسکی تمام و کمال
سیر کرلی اور بعض اشیا نادر روزگار تحفہ طلسمی کا مالک ہوا الحق کہ پسر بہ از پدر افتخار دودمان او بسزاوار تخت و سلطنت اسی کو کہتے ہین اللہ جل
شانہ نے جس طرح مجہے اوسکی استماع حال سے خرسند فرمایا ہے خداوند جامع المتفرقین جلد تر اوسکے جلوہ جمال اور پرتو دیدار سے مجہے بہرہ مند
فرمائے ابوالحسن نے عرض کیا یا سلطان والامکان یہہ غلام اسیواسطے قدم ہمایون مین حاضر ہوا ہے کہ شاہزادہ بلند قدر کو حضور کی سعادت
قدمبوس سے مشرف کردے یعنی حضور کو پردہ قاف مین لیئے چلون اور حضور اپنے فرزند دلبند کی ملاقات سے مسرور ہون اور چند روز پردہ
قاف کا سیر و تماشا بہی فرمائین وہ بہی خالی از مسرت نہین ہے بلکہ اس ضمن مین بعض امور اور بہی حضور کے باعث خرسندی کا ہونگے
الغرض بعد بگو و بشنو ابوالحسن نے صاحبقران اکبر کا عریضہ اور حکیم صاحب کا رقعہ سلطان والاحشم کی خدمت مین پیش کیا سلطان اسمعیل
جسوقت اپنے فرزند کی عریضہ کو دیکہا فرط محبت سے بوسہ دیا اور آنکہون سے لگایا علی الخصوص چند سطرین ملکہ نوبہار و ملکہ شمسہ تاجدار
کی طرف سے اوس عریضہ مین درج تہین اونکو پڑہکر سلطان فلک جاہ کمال محظوظ ہوئے اور مسرت بالاے مسرت حاصل ہوئی بعد ازان حکیم
صاحب کا رقعہ اشتیاق آمیز دیکہا اور حکیم صاحب کی عنایت کا شکر ادا کیا بعد ازان سر بزانوی فکر رکہا اور دیر تک دل سے مشورہ کرتا رہا اور
انواع انواع طرح سے اپنے جانے کے معاملہ مین خیال کیا مگر کوئی تدبیر نظر نآئی ابوالحسن سے ارشاد فرمایا اے فرزند مینے اپنے جانیکے معاملہ
مین ہر طرح فکر کیا مگر عالم مجبوری ہے کسی طرح میرا جانا نہین ہوسکتا اصل حقیقت یہہ ہے کہ مین بالطبع تماشای رقص و نغمات
پریزادان طلسم کا مشتاق نہین ہون بفضل خداوند دو عالم مینے مدت دراز تک اس قوم آتشی کا رقص و نغمہ سنا ہے اور ہزارہا ہزار تماشا
نادر مقامات طلسم مین میری نظر سے گذرچکی ہین مجہے کسی چیز کی ہوس باقی نہین ہے البتہ معزالدین کے دیکہنے کا اشتیاق مجہے بیتاب و بیقرار
کرتا ہے اور کسی قدر حکیم قسطاس کی زیارت جمال کا بہی مشتاق ہون لیکن کیا کیا جاے چند امور ایسے مانع ہوتے ہین کہ مین جانے سے
معذور ہون مین خیال کرتا ہون کہ اپنے مملکت و سلطنت کو تنہا چہوڑکر کس طرح چلا جاؤن علی الخصوص ان ایام مین کہ سوزش جرایف کی
افواہ موحش ہر روزہ میرے کان مین پہونچتی ہین اور بتواتر خبر سنتا ہون کہ کافور رخشیدی مع لشکر بیقیاس و سپاہ جرار اس مملکت کی
تسخیر کا عزم رکہتا ہے اور کافور کو ایک عداوت خاص بسبب جمشید ملحد کی میرے ساتہہ پیدا ہوگئی ہے یعنی اوس نابکار کا برادر حقیقی جمشید جو
سحر جبل اعلی مین میرے فرزند کے ہات سے قتل ہوا ہے ہرگاہ یہہ خبر وحشت اثر کافور کی کان تک پہونچی کافور نے اس عداوت و پرخاش کے
سبب سے اسطرف کا قصد و ارادہ کیا ہے لہذا مجہے اندیشہ ہے کہ مبادا کافور خروج کرے اور میرے ملک مین خرابی واقع ہو القصہ ابوالحسن تعجب

فضل الٰہی سے عقل وفہم رسا رکہتا ہے بجائی خود غور کرے کہ مین کس طرح اپنی مملکت کو لی سر چہوڑکر چلا جاؤن اگر جاسوس کافور کی طرف سے اس شہر مین رہتے ہین ہرگاہ وہ میری قصد وارادہ سے آگاہ ہوئی اوسیوقت میری جانی کی خبر کافور کو پہونچائینگے اور وہ دشمن جانی سپاہ ولشکر لیکر اس ملک پر یورش کریگا اور میری عدم موجودگی مین اس سرزمین بلکہ تمام مملکت کو پامال کریگا اس صورت مین ایسا کوئی شخص ارکان سلطنت مین مجہے نظر نہین آتا کہ کافور کی افواج قاہرہ کا جواب دیسکے پہر خیال کرو کہ بعد میرے اس ملک اور اہل ملک کا کیا حال ہوگا اور رائے ازین غیرت وحمیت اس امر کے مقتضی نہین ہے کہ مین دیو واجنہ سے معاملات جنگ مین مدد واستعانت لون ای فرزند میرے جانی مین چند درچند قباحین ہین اس سبب سے مین اپنا جانا یہان سے مناسب نہین جانتا معہذا مین باشد رضا وخوشی دل اجازت دیتا ہون کہ حکیم صاحب قبلہ جو مثل میری معز الدین کی مربی وسرپرست ہین اوس فرزند بخت بلند کی مہم کتخدائی کو موافق رسم وملت محمدی بخیر وخوبی انصرام فرماوین اور بعد الفراغ مہم کتخدائی وغیرہ امورات لاحقہ اوس عالیقدر کو اسطرف روانہ کردین کہ مین بہی اپنے زمانہ حیات مین اوسکی نظارہ جمال سے شادمان ہوجاؤن مگر حکیم صاحب کو ایک امر کا ضرور خیال ملحوظ رکہنا چاہئے کہ عروسان بنی الجان یعنی قوم آتشی سے کوئی عروس یہان آنیکا قصد نکرے کسواسطیکہ خلاف واقعات اور حکم شرع متین کسی امر ممنوع کا ظہور مین آنا مصلحت نہین ہے یعنی بعد نبوت حضرت سلیمان علیہ السلام کے کسی بنی آدم اور بنی الجان مین رسم اختلاط وارتباط قایم نہین ہوئی یہہ سلسلہ ربط وضبط حضرت سلیمان علیہ السلام کی ذات خجستہ صفات پر ختم ہوگیا ہے اور ہمارے پیشوائے دین حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوات والسلام کے عہد رسالت مین یہہ طریقہ موانست جاری نہین رہا معہذا اب یہی امر صلاح وقت ہے کہ معز الدین بعد عقد ونکاح عروسان پریزاد آتشی نژاد کو اونکی مسکن ومقامات کو روانہ کردے اور خود مع عروسان بنی آدم مثل شاہان وسلاطین مع لشکر وبنگاہ اپنے وطن مالوف کو روانہ ہوجائے ابو الحسن جوہر سلطان والاجاہ کی گفتگو کو سنکر خاموش ہوگیا اوسوقت کچہ جواب ندیا اوس طرف ملکہ عالیہ خاتون سلطان کے عزم اور انکار سے ملول وافسردہ خاطر ہوگئے مگر شوہر کے روبرو دم نہ مارسکے حالانکہ اوس آرزومند دیدار کا دل یہی چاہتا تہا کہ کسی طرح فرزند پارہ جگر کو ایک نظر دیکہے اور دیدہائے محروم کو پرتو جمال سے نور آگین کرے لیکن سلطان کی گفتگو سے شکستہ خاطر ہوگئے اور خداوند مسبب الاسباب سے ملتجی ہوئے کہ بار الہا تو اپنے فضل وکرم سے کوئی سبب ایسا مہیا کردے کہ سلطان کسی طرح پردہ قاف کی جانے پر رضامند ہوجائین اور مین مہجور جمال جلوہ دیدار فرزند اور عروسان نونہال کی نظارہ حسن سے شادکام وبہرہ مند ہون غرضکہ ملکہ عالم کی چشم مہجور سے برابر قطرات اشک کا تار بندہا ہوا تہا اور شدت گریہ سے بیحال ہوگئے تہے حاصل کلام ہرگاہ ابو الحسن نے سلطان کی تقریر عذر آمیز سنے دل مین مایوس ہوا اور وہ رقعہ حکیم صاحب کا جس کا حال اسوقت تک مخفی ہے بغل سے نکال کر سلطان کی خدمت مین پیش کیا سلطان نے اوس رقعہ کو بنگاہ غور ملاحظہ کیا اوس رقعہ مین حکیم فضیلت مآب نے لکہا تہا کہ اے شہنشاہ فلک بارگاہ اسوقت اوضاع فلکی اور نیز احکامات نجوم سے اس بندہ ضعیف کو ایسا دریافت ہوا ہی کہ حضرت اسطرف تشریف لانی سے بوجوہات چند درچند معذور ہین مین جانتا ہون کہ سلطان والاجاہ انواع انواع طرحی اپنے عذرات معقول ارشاد فرمائینگے اور فی الحقیقت سلطان کے عذرات بجا ودرست ہین کہ درینولا اسباب اندیشہ ناک پیدا ہوئی ہین باینہمہ مین خیال کرتا ہون کہ سلطان فلک جاہ کا تشریف لانا اور فرزند کی جشن کتخدائی مین شریک ہونا بہی ایک امر واجبات سی ہے معہذا حضور کو ایک تدبیر کرنی چاہئے جس سے بہمہ وجوہ خاطر مبارک کو اطمینان کلی ہوجائیگا اور وہ تدبیر یہہ ہے کہ سلطان بذات خاص کسیوقت ایک گوشہ خلوت مین تین شبانہ روز عبادت الٰہی مین مشغول ہون اور یہہ اسم اعظم جو رقعہ کی پیشانی پر مرقوم ہے باعداد معین پڑہتے رہین انشاء اللہ تعالیٰ روز چہارم وقت صباح ایک شخص سوکلان عالم غیب سے سلطان کی شکل وشمایل سے ہمصورت ظاہر ہوگا اور وہ بزرگ سلطان سے دریافت کریگا یا سلطان جم جاہ تم نے مجہے کس مطلب کے واسطے یاد کیا ہے اور عالم غیب سے اس بزم ظاہری مین مجہے حاضر ہونیکی تکلیف دی ہی تم اپنا منشاء دلی ارشاد فرماؤ

کہ فی الحال کونسا کار اہم اور مہم سخت و دشوار پیش نہاد رکہتے ہو یا سلطان تم اوس شخص سے یہہ کہنا اے موکل غیب تو جانتا ہی کہ میری
فرزند ارجمند کی تقریب شادی اور جشن کتخدائی کا سامان جبل اعلی اور قریہ فردوس مین حسب مشیت ایزدی مقرر ہوا ہی اور جشن شادی مین
میرا شریک ہونا بہی واجبات ملکیہ تقدرات سے ہے سہذا میرا قصد ہے کہ مین جبل اعلی مین جاکر اپنے فرزند دلبند کی بزم کتخدائی مین
شریک ہون اے موکل غیب مین نے تجہے اسواسطے تکلیف دی ہے کہ تو مجہے مقام مذکور کے جانے مین استعانت کر او جبتک مین
اوس کار ضروری سے فرصت پاکر یہان آون تو میرا قائم مقام رہ اور اس ملک و سلطنت اور فوج و لشکر کا ہر نوع انتظام رکہنا کہ
میرے ملک مین کسیطرح کا فتنہ و فساد واقع نہو اور نیز دشمنان ملک و مدعیان تاج و تخت میرے جانے سے آگاہی نپائین یا سلطان
ہرگاہ تم اوس شخص سے یہ درخواست کروگے وہ موکل تمہاری درخواست کو منظور کریگا بعد ازان حضور بخاطر جمعی تمام ملکہ عالیہ خاتون
اور بعض معتمدان خاص اور کنیزان حرم و خاتونان محترم ان تخت ہائے روان پر جو تمہاری سواری کیلئے بہیجی جاتی ہین سوار ہو کر
اسطرف کا عزم فرماو اور اپنے فرزند کی مہم شادی کو بخیر و خوبی انجام دو کسواسطے کہ جشن شادی خاص تمہاری تشریف آوری اور شریک
ہونے پر موقوف و منحصر ہے بلکہ تمام کاروبار شادی کا التوا ہی خاص اسیوجہ سے ہوا ہے الغرض جسوقت سلطان نے اوس رقعہ کے
مضمون کو دیکہا عجب طرح کی مسرت و انبساط حاصل ہوئی اور سلطان عالیقدر اس نوید سے اسقدر خوش ہوا کہ جامہ بدن تنگ ہو گیا
اور جسقدر یاس و اندوہ سلطان کے دل مین پیدا ہوا تہا یک لخت رفع و دفع ہو گیا اور خاطر ہمایون بہمہ وجوہ مطمئن ہو گئی اوسوقت سلطان کا
یہہ حال تہا کہ وفور اشتیاق سے سیماب وار بیقرار ہو رہے تہے اور بے اختیار دل مین کہتے تہے کسطرح اسیوقت جبل اعلی مین جا پہونچون
غرضکہ سلطان اوسی حالت مسرت و انبساط مین اپنی زوجہ ملکہ عالیہ خاتون کے پاس تشریف لائے اور اس حال فرخندہ فال کو بلب
نشاط انگیز فرمایا ملکہ عالم اول ہی سے سراپا آرزو و تمنا ہو رہی تہی اس مژدہ جان بخش کو سنکر مثل گلخندان ہو گئی اور سمجہی کہ میری دعا درگاہ
جناب باری عز اسمہ مین مستجاب ہوئی چنانچہ یہہ اوسی دعا کا اثر ہے کہ سامان سفر خود بخود پیدا ہو گئے قصہ مختصر سلطان والاجاہ حرم سرا سے
باہر تشریف لائے اور اعیان سلطنت مثل حسام الملک امیر الامرا و لبیب الملک وزیر و امیر جلیل الدولہ و سیف الدولہ و نصرت الدین
و سیف الملک و حفیظ الدین و شجاع الدین و غازی الملک و مقدر الدولہ و امیر علاء الدین و عالی خواجہ و معالی خواجہ خواجگان دون
مشیر وغیرہ امرایان نامدار کو بلاکر اول اس حال کو بیان کیا بعد ازان اسباب مین مشورہ لیا اور پوچہا کہ تم سب اس معاملہ مین کیا صلاح دیتے ہو
آیا میرا جانا پر وہ قاف کو مناسب ہے یا نہین بعض وقائع نگاران پیشین نے لکہا ہی کہ سلطان والاحشم نے خاص لبیب الملک و حسام الملک کو
خلوت مین بلاکر مشورہ لیا اور اپنے عزم سے آگاہی دی تہی دونون وزیر الممالک نے زمین خدمت کو بوسہ دیکر عرض کیا کہ حضرت ظل سبحانی
بخاطر جمعی تمام تشریف لیجائین کسیطرح کا وہم و ہراس فرمانا نہین چاہئے کسلئے کہ ہم غلامان جان نثار حاضر ہین فرشتہ آسمانی کا بہی مقدور نہین
کہ اس سرزمین کیطرف نگاہ فاسد سے دیکہہ سکے اور بشر کا کیا حوصلہ ہے کہ ہماری قید حیات مین اس مملکت کی سرحد تک بہی قدم رکہہ سکے
غرضکہ بعد اس مشورہ کے سلطان نے ابوالحسن جوہر کو طلب کیا اور تمام سرگذشت شاہزادہ معز الدین کی ازسرنو دونون وزیرونکو
سنوائی ابوالحسن و دونون وزیر الممالک سے بغلگیر ہوا اور تمام احوال شاہزادہ کامگار کا بیان کیا بعد ازان سلطان نے حسب تحریر حکیم
قرطاس الحکمت کے ایک گوشہ تنہائی مین بیٹہکر اوراد اسم کو شروع کیا روز چہارم وقت صباح ایک شخص موکلان غیب سے ظاہر ہوا
سلطان نے دیکہا کہ ایک شخص ملایک وضع سراپا بیری صورت و شکل سے مشکل ہے گویا اسمعیل ثانی ہے اوس موکل نے
پوچہا یا سلطان تم نے مجہے اس بزم دعوت مین کسکام کیلئے بلایا ہے ارشاد فرماو کہ مین جلد تر اوس کام کو انجام دون سلطان نے
اوس شخص سے اپنا مدعا دلی بیان کیا موکل غیب نے سلطان کی درخواست کو منظور کر لیا اور کہا یا سلطان عالی وقار تم بہر نوع

خاطر جمع رکہو مین بہر وقت موافق معمول مثل تمہاری تخت سلطنت وحکومت پر جلوس کیا کرونگا و احکامات نظم و نسق مثل تمہارے ہوتے رہینگے انشاء اللہ تعالی
تا معاودت تمہارے کسیطرحکا فتنہ و فساد ملک مین برپا نہین ہونیکا تم بلا وسواس و اندیشہ بہ کوہ قاف کو تشریف لیجاو کسی قسم کا تردد اور فکر دلمین نکرو
خداوند کریم ہر ایک مشکل کو آسان کردیگا قصہ کوتاہ جس وقت سلطان اسمعیل کا اطمینان خاطر ہوگیا ابو الحسن سے فرمایا ای فرزند اب تو اون تخت روانکو
جلد تر حاضر کر ابو الحسن جو بر وقت شب کوہ مذکور اپنی فرودگاہ پر گیا اور تخت ہائے سواری کو ہمراہ لیکر چلا آیا سلطان اسمعیل اور ملکہ عالیہ خاتون
دونون زن و شوہر بنشاط و انبساط مع چند کنیز و خواص وقت نیم شب تخت ہائے مذکور پر سوار ہو کر روانہ ہوگئی ملکہ عالیہ خاتون نے سنجر الدین کی
والدہ اور مادران امیر مجید و امیر سیف الدین کو بھی اپنی ہمراہ لیا تہا غرضکہ تخت ہائے سواری پر ندہ ان تیز بال نے ایک شبانہ روز مین نہر الشنحو کے کنارہ
پہونچا دیا کہ راوی لکہتا ہے کہ لب نہر ایک قصر عالی ہو موسوم بقصر احمر بنا ہوا ہے ابو الحسن نے موافق ہدایت حکیم قسطاس و صاحبقران اکبر کے سلطان
فلک بارگاہ کو اوس قصر عالی مین فروکش کیا اور خود بتقدیم سرعت قصر البربر مین پہونچا اور صاحبقران اکبر کو معہ حکیم عالیمنزلت سلطان کی تشریف
آوری سے آگاہ کیا صاحبقران اکبر نے اوسیوقت امرایان لشکر اور سرداران عالیقدر سے امیر مجاہد الدین و امیر جلال الدین و امیر عظیم الدین کو سلطان
والاشان کی خدمت مین روانہ کیا کہ امیران نامدار سلطان کا استقبال باعزاز و احترام بجالائین چنانچہ امیران مذکور قصر احمر مین پہونچے اور سلطان
گردون مکان کا قدمبوس حاصل کیا سلطان عالیشان سرداران نامدار کو دیکہکر کمال مسرور ہوئے اور ہر ایک کے حال پر علی قدر مراتب تفضلات
و مکرمت شاہی مبذول فرمایا دوسری روز صاحبقران گردون سریر شاہزادہ سنجر الدین آفاق گیر معہ دلاوران نصرت شعار مثل امیر مجاہد
و امیرزادہ سیف الدین وغیرہم تجمل و شکوہ تمام تر سوار ہو کر اپنی پدر عالیقدر کیخدمت باسعادت مین تشریف لیگیا حکمائے ثلاثہ بھی شاہزادہ کی ہمراہ
رکاب تہے سلطان اسمعیل حکمائے والاقدر کی تشریف آوری کی خبر سنکر نیم فرسخ تشریف لائے اور استقبال کیا بعد ازان حکمائے بزرگ سے بر سبیل مساوی
معانقہ و مصافحہ فرمایا اور حکیم قسطاس سے کہا ای برگزیدہ درگاہ الہی حضرت نے اسقدر تکلیف فرمائی اور مجہی گران بار منت کیا حضرت کو زحمت فرمانے کی
کیا ضرورت تہی مین خود اسی قصد و ارادہ مین بیٹہا تہا کہ حضرت کی خدمت فیض موہبت مین حاضر ہو کر فیض صحبت سے بہرہ اندوز ہون بہمہ حال
حضرت نے جو سلوک و احسانات مجہہ ناچیز و میری اولاد کے حال پر مبذول فرمائے ہین اوسکا شکر کس زبان سے ادا کرون بخدائے لایزال کہ اگر ہر
موئے تن گردد زبانی و بزنور انم بہر یک داستانی ٭ پہر بہی مجہسے شکر ادا نہین ہو سکتا سچ یہہ ہے کہ حضرت کی عنایت و کرم کا بار گران تا قیامت میری
تمام خاندان کے سر و گردن پر رہیگا علاوہ اسکے جب تک یہہ قصہ رنگین اور افسانہ نو آئین جس آرائے زبان قصہ خوانان شیرین بیان ہوگا و شایقین
والا نظر و سامعان رنگین طبع اس افسانہ نادر روزگار کو سنکر مسرت دل حاصل کرینگے البتہ حضرت کی مکرمت و عنایت بہی جلوہ افزائے زبان
ہوگی حکیم صاحب نے کہا یا سلطان باوقار اس گنہگار کے حق مین حضور کا ارشاد لطف آمیز فقط از لطف خسروانہ ہے حضور اس نوازش و مکرمت سے پیش آتے ہین
ورنہ میرا سلوک و رعایت شاہزادہ سنجر الدین کی ذات ہمایون کے ساتھ کسی قسم کا نہین ہو تقی اوس شاہزادہ فیروز بخت کو خداوند جہان آفرین نے
روز ازل سے صاحب اقبال بلند اور صاحبقران روزگار پیدا کیا ہے اور جملہ مقدمات جہان کشائی و معاملات کشورستانی اوس اختر فلک کامگاری کی ذات سے
وابستہ فرما دئے ہین یا سلطان عالیشان حضور کو یاد رہے کہ یہہ مرتبہ جہانبانی اسی شاہزادہ فرخندہ بخت کی ذات ہمایون تک رہیگا آیندہ تمہاری اولاد کو
کوئی شخص اس مرتبہ بلند کو نہین پہونچیگا بلکہ عشر عشیر مرتبہ کا بہی مستحق نہین ہو گا یا سلطان حضور کو ہر وقت شکر و سپاس ایزدی ادا کرنا چاہیے
کہ تمہارے فرزند ارجمند کو وہ شوکت و جلال اور علو جاہ حاصل ہے کہ سلاطین ذیجاہ اوسکے پایہ تخت کو بوسہ دیتے ہین اور مثل غلامان حلقہ بگوش خدمت
و چاکری مین کمر بستہ استادہ رہتے ہین علاوہ اسکے اوس شہر یار کشورگیر کی نیری اور زوجہ کہ آسمان زمان پر پریزادہ و آدمزادہ مشہور ہوئی ہین جنکی حسن و جمال کی مثل
و نظیر پردہ عالم پر نہین ہے گویا حق سبحانہ تعالی صانع حقیقی نے اون زنان رشک حور کو اپنی ید قدرت سے بنایا ہے القصہ بعد ملاقات حکمائے ثلاثہ کے
سلطان اسمعیل قصر احمر مین تشریف لائے اور تخت زرنگار پر جلوس فرمایا اوسیوقت شاہزادہ سنجر الدین نے پدر والاگہر کے قدم کو بوسہ دیا اور کف پا کو

انکو فوراً سلطان والاحشم و شاہزادہ نامدار کو مثل جان عزیز تنگ تر سینہ سے لگا لیا اور پیشانی کو بوسہ دیا اوسوقت سلطان اسمٰعیل کی مسرت
و خرسندی کا یہ حال تھا کہ زبان خامہ اوسکی بیان مین قاصر ہے ہرگاہ شاہزادہ والاتبار نے اپنے پدر بزرگوار کی سعادت قدمبوسی حاصل کر لی محلسرا مین
تشریف لیگیا اور اپنی مادر مہربان ملکہ عالیہ خاتون سے ملا ملکہ آفاق فرزند لخت دل کو دیکھکر بیتابانہ مسند سے اوٹھی اور بے اختیار نور العین کو سینہ سے
لگاکر اسقدر روئی کہ غش کی نوبت پہونچگئی بعد ازان ملکہ عالم نے شاہزادہ کو سراپا کی بلائین لین شاہزادہ سعد الدین نے مادر بزرگوار کے قدم کو آنکھون سے
لگایا اوسکے شوق دل مادر مہربان سے بغلگیر ہوا نوبت بنوبت زنان محلسرا شاہزادہ کی بلاگردان ہوئین علی الخصوص شاہزادہ کی دایہ نے غلبہ محبت و جوش
شفقت مادری سے شاہزادہ کو آغوش مین لیکر تنگ تر سینہ سے لگا لیا اور لب و رخسار کے بوسے لیے شاہزادہ وہی فرط محبت سے مثل اپنی مادر مہربان کی دایہ کو
باشتیاق تمام ملا بعد ازان دیوان عام مین تشریف لایا اور نوبت بنوبت ہر ایک سلاطین و سرداران لشکر کو ملازمت سلطانی سے مشرف کیا
اور ہر ایک سلاطین و امرا کی حال سے سلطان والاجاہ کو آگاہ کیا سلطان نے علی قدر مرتبہ ہر ایک کے حال پر سلوک خسروانہ فرمایا الحاصل بعد حصول
سعادت ملازمت صاحبقران اکبر سلطان کو ہمراہ لیکر بارگاہ گردون اساس مین تشریف لایا سلطان والاحشم نے جسوقت بارگاہ معلی اور علم
گردون سا و نقارخانہ خورشیدی و اصفی وغیرہ سامان و اسباب طلسمی کو دیکھا خدا کو یاد کیا دل مین کہا واقعی جو اساسہ شاہی میرے فرزند بخت بلند کو
اللہ جل شانہ نے عطا فرمایا ہے کسی شاہان روی زمین کو میسر نہ آیا ہوگا بعد ازان سلطان عالیشان نے جوش محبت سے بار دگر فرزند کو سینہ سے
لگاکر لب و رخسار کے بوسے لیے اور ہزار ہزار شکر یزدان پاک کا ادا کیا صاحبقران اکبر نے پدر والاقدر کو تخت زمرد پر متمکن کیا اور خود دست بستہ روبرو
تخت استادہ ہوگیا سلطان عالیشان نے اپنے فرزند نور بصر کو دست گرفتہ تخت پر اپنے پہلو مین بٹھا لیا بعد ازان سلطان نے بطرف بارگاہ معلی کو
بنظر غور و امتیاز ملاحظہ فرمایا ایسی بارگاہ باشان و شوکت رفیع و وسیع دیکھی کہ آجتک ایسی بارگاہ باوجود مرتبہ شہنشاہی نظر سے نگذری تھی
سلطان والاجاہ نے دیکھا کہ اس بارگاہ فلک اشتباہ مین اسقدر وسعت ہے کہ ہر طرف بارگاہ مین صدہا پہلوانان کوہ پیکر و دلاوران قوی
ہیکل مثل شدید الشداد و سمعاج اژدر و روالواح بن التوام و طیفور نیزہ باز جا بجا اپنے اپنے مراتب و مناصب سے کرسی و دنگل پر بکمال شان و شوکت بیٹھے ہین
اور ایک طرف سلاطین نامدار غلامان حلقہ بگوش شاہزادہ کامگار کی مثل شاہزادہ ابراہیم بن جمشید و شاہزادہ مرزبان بن بہرام و شاہزادہ گوہر جان
بن مرجان باعزاز و احترام صندلی و نیم تخت پر متمکن ہین سلطان عالی وقار اس شان و جلال کو دیکھکر حیرت میں تھا کہ اسی اثنا مین حسب الحکم
صاحبقران اکبر شراب ریحانی کہ ایک تحفہ ہائے طلسم سے ہے اور بانواع عجیب سرور و کیفیت جان فزا رکھتی تھی داروغہ آبدارخانہ نے حاضر کی راوی
سلسلہ بند افسانہ نے اول اسی شراب نادر الخواص کا ذکر کیا ہے کہ شراب مذکور اس طلسم مین اسقدر موجود و مہیا ہے کہ تمام مردمان لشکر صاحبقران
کو کافی و وافی ہو جائے اور تا ہنگام جشن کسی قسم کی شراب کی حاجت نہ ہی الغرض اس شراب مفرح دل و دماغ کو چند شیشہ بلورین زمرد
سے ساغر ہائے یاقوت نگار حسب الارشاد شاہزادہ والاقدر حاضر کیے سلطان والاحشم نے بموافق فتوائے شیخ عرب و شیخ رکن الدین عرب چند جام نوش فرمائے
بعد ازان ہر ایک سلاطین و امرائے عالیقدر کو جام ہائے شراب تقسیم ہوئے اوسوقت بجائے نقل و گزک قصہ ہمایون اور وقائع مسرت آیات صاحبقران اکبر کا
لذت بخش کام و زبان تھا یعنی کوئی شخص فتنہ پردازی و محاربات مضحک جمشید جہنم نصیب کی نقل کرتا تھا اور کوئی خمار بنکوس ملحد کی شرارت
و بیحیائی کو بفصاحت ادا کرتا تھا سلطان اوس تر دماغی و سرور بادہ مسرت بخش مین گاہے متحیر ہوتے تھے اور گاہے اون شرارت پیشہ کی حرکات
مضحک پر تبسم فرماتے تھے مگر ہر دم کلمہ شکر و سپاس آفریدگار کا سلطان کی زبان پر جاری تھا بعد ازان حکمائے عالیقدر اور صاحبقران اکبر سلطان
والاجاہ کو قصر البحرین کی سیر کو اپنے ہمراہ لیگئے سلطان نے ایسا قصر فردوس منازل اور باغ بہشت دیکھا کہ منازل طلسم جام جم طاق نسیان پر
دل سے فراموش ہوگئے غرضکہ بعد سیر و تماشائے قصر و باغ دور و سلطان نے وہان قیام کیا اور مجلس نشاط آراستہ کی بعد ازان بارگاہ گردون
اساس مین تشریف لی آیا راوی کہتا ہے کہ بارگاہ گردون اساس اب مابین قصر الخضر و قصر البحرین استادہ ہوئی ہے اور تمام خیمہ و خرگاہ

عساکر صاحبقران بہ پشت آرایش چہار خان کے سر تا سر استادہ ہین الغرض ایکروز سلطان والاحشم اور شاہزادہ نصرت قرین بہ علاء سلاطین
و امرائے نامدار و حکمائے عالیقدر تخت دولت و رفعت پر جلوس فرمایا تہا اور پہلوانان و سرداران ذوی الاقتدار علی قدر مراتب اپنی اپنی
صندل و نیم تخت پر متمکن تہے اس اثنا مین درگہ سالار نے صاحبقران اکبر سے عرض کیا یا صاحبقران وہ نیدہ نقابدار جو روز شروع کتاب
خوانی سے تا اختتام جشن تاریخ الاعظم بارگاہ مین حاضر ہوتے تہے اسوقت بشوکت تمام و تجمل مالا کلام در بارگاہ سپہر احتشام پر حاضر ہین اور
امیدوار باریابی کے ہین صاحبقران اکبر نے فرمایا جلد تر جاؤ اور اون نقابداران عالیقدر کو ہمارے پاس لے آؤ ہمکو افسوس ہے کہ تمنے اون
جوانان ذوی احتشام کو بارگاہ مین آنے سے کسلئے روکا درگہ سالار نے عرض کیا الٰہی شہریار گردون وقار ہماری کیا مجال و طاقت ہے کہ ہم
اونکے سد راہ ہوتے بلکہ ہمنے اون صاحبون سے کہا تہا کہ تم بلا وسواس بارگاہ مین تشریف لیجاؤ مگر وہ خود بیرون بارگاہ استادہ ہو گئے
اور کہا ہم بغیر اجازت صاحبقران والا قدر بارگاہ کے اندر قدم نہین رکہ سکتے تم جاکر اول حضور پُرنور مین عرض کرو اور جو حکم صادر ہو ہمکو اطلاع دو
غرضکہ اسی اثنا مین دوسرے درگہ سالار نے عرض کیا الٰہی شہریار مکرم ایسا سنا جاتا ہے کہ ان نقابداران نامدار کے ہمراہ مختصر لشکر و سپاہ
اور اسباب وغیرہ بہی ہے اسواسطے یہہ نقابدار لب دریا خیمہ زن ہوئے ہین صاحبقران اکبر نے اوسیوقت بعض سرداران ذوی الاقتدار کو بہیجا
کہ اون نقابداران نامدار کو باعزاز و احترام اپنی ہمراہ لے آؤ چنانچہ سرداران عالی مناصب گئے اور نقابداران عالیقدر کو بحرمت و عزت بارگاہ مین لے آئے
ہرگاہ نقابداران مذکور بارگاہ مین داخل ہوئے صاحبقران اکبر نے سر و قد اونکی تعظیم دی اور ہر ایک سے بغل کشادہ ملاقات فرمائی انکے ساتھ
جملہ سرداران و امرایان بارگاہ بہر تعظیم استادہ ہو گئے اور نقابدار اونسے بغلگیر ہوئے نقابدار بعد معانقہ اپنی نشست گاہ پر جو روز اول سے اونکے
واسطے مقرر تہی اور جسکا حال بشرح و بسط جلد ہائے گذشتہ مین بیان ہو چکا ہے اوسی جاے مقررہ پر بیٹہہ گئے بعد مزاج پرسی صاحبقران اکبر نے
فرمایا کہ اے نجوم فلک سروری و امی کو آپ سپہر برتری تمکو کچہہ یاد ہے کہ روز اول تمنے ہمسے بزبان سخن بیان کیا وعدہ فرمایا تہا اسوقت مین
تمسے بطور یاددہی مکرر اظہار کرتا ہون یعنی تمنے یہہ اقرار کیا تہا کہ انشاء اللہ تعالی بعد ختم ہونے کتاب تاریخ الاعظم کے ہم اپنا احوال تمام و کمال
نقل کرینگے اور جلوہ جمال ماہ مثال سے بہی محروم نہین رکہین گے اب وہ وقت آپہونچا اور مدت ایفائے وعدہ بہی تمام ہو گئی اب الکریم
اذا وعد وفا ہونا چاہیے مین تمہارے استماع حال اور جلوہ جمال تم حضرت بابرکات کا بدل مشتاق ہون برائے خدا از راہ کرم جبلی کہ مردان
وفا شعار کا طریقہ ہے ایک لمحہ اپنے پرتو دیدار خورشید آثار سے چشم منتظر کو نور آگین فرماؤ اور نقل احوال فرخندہ مآل سے گوش حق نیوش اور
دل مشتاق کو مسرت بخشو یہہ سنکر ایک نقابدار مرواریدپوش نے پردہ نقاب چہرہ نورانی سے بلند کیا صاحبقران نے دیکہا کہ ایک جوان
بعمر شباب بست سالہ ہے جسکے شعاع انوار حسن خورشید مثال سے تمام صحن بارگاہ روشن و منور نظر آتا ہے اور ہنوز بیاض عارض و رخسار پر پیدا ہوگئے
خط نمایان ہوا ہے اور بعض بعض مقام پر خال سبز اور رگ ہاشمی جلوہ گر ہین اس نقابدار کے رنگ بشرہ سے صاف ظاہر ہوتا تہا کہ یہہ
نوجوان کسی زن پریزاد کے شکم سے پیدا ہوا ہے بعد ازان اون نقابداران مذکورہ نے بہی اپنے اپنے چہرہ سے نقاب کو دور کیا
صاحبقران نے دیکہا کہ اون نقابدارون مین بہی بعض بعض کے عارض و رخسار پر خال سبز و رگ ہاشمی ہویدا تہی از انجملہ ایک نقابدار
جو سرگروہ نقابداران مذکور تہا اوسنے اول پردہ نقاب کو چہرہ سے دور کیا تہا اور سلطان والاحشم کی پاے مبارک کو بوسہ دیا اوسوقت
سلطان عالی وقار کی رگ محبت نے حرکت کی اور اوس نقابدار کو بے اختیار سینہ سے لگا لیا اور پیشانی کو بوسہ دیا بعد ازان
اوس نقابدار نے صاحبقران اکبر سے مصافحہ کیا اور دست مبارک کو آنکہون سے لگایا صاحبقران اکبر اوس جوان نقابدار سے
بغلگیر ہوا بعدہ اونکے ہر ایک نے اپنا حال نقل کیا بعد استماع حال معلوم ہوا کہ یہہ نقابدار صاحبقران اکبر کے نخل ترقی کے ثمرہ ہین
یعنی چار نقابدار اونمین پسران سلطان اسمٰعیل و قائم الملک و شاہزادہ حمید سلطان ابو القاسم ہین اور باقی عرب شجاع

وغیرہ کی اولاد ہوئی ہین کہ سلسلۂ طلسم جم میں ہر ایک شاہزادہ فرمانروائی طلسم عظیم کا ہوا اور ان سب پر اون طلسمون کے اولاد پیدا ہوئی تو جسکا حال بالتفصیل فقرہ دہم جلد کمالیہ میں مصنف لکہا
خیال نے بالتفصیل لکہا ہے الغرض جب سلطان اسمعیل و صاحبقران اکبر نقابداران کو کا احوال سنا اور انکی جمال آفتاب تمثال سے نور آگین ہوئے سلطان نے بار دیگر اپنے فرزندان برادران حقیقی کو
سینہ سے لگایا اور صاحبقران اکبر بہی بار دیگر اونسے بغلگیر ہوا اوس وقت ایک غلغلۂ نشاط و شادمانی تمام بارگاہ میں بلند ہو گیا جملہ سلاطین و امرا نے شاہزادگان نقابدار سے ملاقات کی ہر گاہ معانقہ
و ملاقات سے فرصت پائی نقابداران مذکور نے چند تحائف پردۂ قاف کے سلطان اسمعیل و صاحبقران اکبر کی نذر کئے واضح ہو کہ ان شاہزادونکا ملک اعظم خاص کوہ اسود کوہ
احمر لعل و ابیض پردۂ قاف فقرہ دہم میں ہو ملکہ نوبہار کی ممالک میں ان شاہزادونکا ملک سے کمتر راہ کا تفاوت ہے بعد ازان اون شاہزادون نے سلطان سے عرض کیا یا سلطان ہم یہان
نہین آئی ہین بلکہ ہماری مادران مہربان بہی ہمارے ساتھ آئی ہین ہمیشہ اسید وار ہین کہ ہماری والدہ بزرگوار ملکہ آفاق کنیزانہ محلمین جاکر سعادت قدمبوس حاصل کرین سلطان عالم پناہ نے
بخوشی دل اجازت دی اور فرمایا کہ نہایت مناسب ہے اون خواتین کو حرمسرا میں لیجاؤ اور کہدو کہ تا ہنگام شادی حرمسرا میں قیام کرین چنانچہ خاتونان پریزاد نو وارد ملکہ عالیہ
خاتون کے پاس گئین اور خاتونان عالیقدر یعنی نسوان قاف و نسوان دنیا شیر و شکر کی مانند باہم بغلگیر ہوئین ملکہ عالم نے خواتین پردۂ قاف کی خاطر و مدارات میں دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا
بعد ازان صاحبقران اکبر نے سلطان والاجاہ اپنے پدر بزرگوار کو معہ تمام نسوان حرمسرا و خاتونان قاف قصر لعل بیت مین مقیم کیا اور ہر ایک کے واسطے علحدہ ایوان و قصر پر تکلف
مقرر فرمائی اول یہہ جملہ گذارش ہوا ہے کہ اوس قصر عالی رفعت میں صد ہا قصر و ایوان مثل دیوان خاص و دیوان عام بنا کار سلاطین سابق تعمیر کرگئی تہی اور خاص اسی
جشن شادی کے واسطے تعمیر ہوئی تہی وہ ایسا وسیع باغ فردوس آئین ہے اوس میں اسقدر وسعت و گنجایش ہے کہ جملہ متعلقان صاحبقران اکبر کو علیحدہ علیحدہ مقامات تفویض ہوئے جسطرح
باغ زاد خاتونون میں صاحبقران اعظم و معظم کا عملہ و فعلہ تقسیم ہوا تہا فی الحال جملہ مہمانان صاحبقران اکبر یعنی مردمان پردۂ دنیا و ہم پردۂ قاف اس قصر رفیع الشان میں قیام گزین ہوئے
راوی لکہتا ہے کہ ملکہ عالیہ خاتون کے دل محبت منزل میں اکثر اوقات یہہ شوق خلش کرتا ہے کہ کسیطرح عروس صاحبقران اکبر کی جلوۂ جمال جہان آرا سے دیدہ و دل کو نور آگین کرون بلکہ ملکہ
شمس تاجدار و ملکہ نوبہار وغیرہ کو دیکہون کیونکہ اکثر ملکہ عالیہ خاتون نے حسب مدح ملکہ شمس تاجدار و ملکہ نوبہار اور ناطقہ روشن بیان کی حسن و جمال خورشید مثال کے تعریف سنی ہے شوق و
اشتیاق حد نہایت پیدا ہو رہا تہا ملکہ صبح روشن گوہر و ملکہ صبح دلکشا دونون خواتین ملکہ عالیہ خاتون کی خدمت میں حاضر رہتی ہین اور ملکہ عالم دونون عروسان نیک کو کر پر تو جمال سے چشم
مشتاق کو تازگی بخشتی ہیں باہم ملکہ شمس تاجدار کے دیکہنے کا اسقدر شوق محیط دل ہے کہ ملکہ عالیہ خاتون بیتاب و بے قرار رہتی ہین بالآخر ملکہ عالم کو اسقدر صبر گوارا ہوا کہ چند روز تامل کرکی
ایک روز صاحبقران اکبر سے اپنا مشتاق ہونا ظاہر کیا صاحبقران اکبر نے اپنے استاد والانہاد حکیم قسطاس الحکمت کے روبرو والدۂ ماجدہ کا اشتیاق بیان کیا حکیم الامیر نے بلا توقف ارشاد
فرمایا کچہہ قباحت نہیں ہے ملکہ عالم سے کہدو کہ موافق رسم و قاعدہ اپنی ملک کی ایک انگشتری بتعین نسبت کی ہمراہ لیجائین اور وہ انگشتری ملکہ کی انگشت میں پہنادین ملکہ سے اسکی تقریب
جملہ خواتین عالیقدر کو بہی اپنے ہمراہ قصر میں لیجائین او سبب جملہ مانع سیر پردۂ قاف و ساکنان دنیا اس رسم کو بخوبی ادا فرمائین الغرض صاحبقران اکبر نے اسیوقت پادری ابدروس و ابو عاصم
ملکہ شمس تاجدار کے پدر والاقدر کو اس حال سے آگاہ فرمایا ابو عاصم و پادری ابدروس نے قصر خضر میں اس حال کی آگہی دی ہر گاہ زنان خورد و بزرگان قصر خضر نے ملکہ عالیہ خاتون کی آمد کی اطلاع پائی تو جلد
ملکہ شمس تاجدار کو بتکلف شاہانہ لباس و پوشاک سے طاؤس زرین بال کی مانند آراستہ کیا اور ایک تخت جواہر نگار پر ہزاران ہزار زیب و زینت سے ممکن کیا ادہر ملکہ عالیہ خاتون وغیرہ خواتین عالیقدر پریزاد و
آدم زاد یعنی مادر امیر محمد امیر زادہ سیف الدین بہادر نو تجمل قصر خضر میں داخل ہوئین خواتین قصر خضر نے بائین شایستہ ملکہ عالم کا استقبال کیا اور باعزاز و احترام ملکہ عالیہ خاتون کو قصر میں لاکر ایک
جائے لائق پر بٹہایا اور مراتب تہنیت و تحسین و خوبی ادا کئی بعد رسم شادی وغیرہ مراسم معمولی زنان قصر ملکہ شمس تاجدار کو حجلۂ عروسی سے باہر لائین اور ایک مسند جواہر نگار پر رونق افروز کیا ملکہ عالیہ خاتون نے
جس وقت ملکہ شمس تاجدار کی حسن آفتاب مثال کو بنظر غور دیکہا ملکہ عالم پر ایک حالت حیرت طاری ہو گئی اور بانتظارہ ملکہ عالم کو نہی عالیہ خاتون نے صانع حقیقی کو سپاس کی ادا کیا اور عالیہ خاتون نے گلے
محبت سے ایسی حرکت کی کہ ملکہ جانتی تہی وہ اختیار حالت شوق میں عروس کے تصدق ہوئی لیکن بعض خواتین اس رسم سے مانع ہوئین بالآخر ملکہ عالم نے عروس کے سر پر ہاتہ پہیر کی بلائین لین اور سینہ سے لگاکر
روئے خوبصورت کو بوسہ دیا اور انگشتری وغیرہ رسم لوازم عروس کے دست و بازو پر بند بالہمہ ایسکی ارباب طرب یعنی زنان قاصہ خوانندہ حاضر ہوئین اور نغمات شادی و مبارکباد سے گرم کیا بعد اسکے جسطرح مادر
امیر محمد نے ملکہ سے روبرو دیکہا اور رسم نسبت ادا کی بعد ازان مادر اسلم نوجوان اور یعقوب جرار نے اپنی فرزند دلبند کی عروس نگاہ وہ نگار کے ہاتہون میں انگشتری پہناکر خیال کے دست حنائی میں حنا کی رسم
پہنائی پہر ملکہ عالیہ خاتون نے ابو الحسن کیطرف سے مادر زن رسوم نسبت ادا کی یعنی خالہ بہ مادر و بنت عمران شاہ کو آغوش محبت میں لیکر عارض و تن سے بوسہ دیے اور انگشتری نسبت معہ تحفہ تہنیت بہر
وجواہر خلعت کی دست نگارین مین پہنائین اوسوقت قصر خضر میں عجب ہنگامۂ نشاط و شادمانی گرم تہا کہ چار طرف سے صداے تہنیت و مبارکباد کی آتی تہی بلکہ عالیہ خاتون ہمدم ملکہ شمس تاجدار کے

سامان محبوب کی خدمت سلک ہے جیسا یہ سیم اندام اور گوہر بزم افروز بہشت نعمان تیار ہو دونون زنان نے سہرا مثال اہل حلیل سے منسوب کیا پھر دونون نے حقیقی یعنی اسم سلطان حلیل کی ایسی
اصلی اور مقصود دلی سے کامیاب ہوئے دونون لاولد نامدار نے شکر و سپاس خالق کون و مکان کا ادا کیا پھر شاہزادہ والا قدر عقد نکاح سے فارغ ہو گیا اوس کے ایک صورت یعنی امیر مجاہد الدین
والا و کو بیکانہ کام تر لباس و پوشاک سے آراستہ فرما کر اپنے ہمراہ بتزک و جلوس شاہانہ نقارہ و نوبت نوازان خانہ عروس تک لیگیا مخفی نہی کہ محبوبہ امیر مجاہد الدین یعنی ملکہ سعادت بانو دختر
نو از زمان شاہ بہی انداز محبوبی او عشوہ و ادا ہی مین ایک نازنین بے شمل و نظیر و دلربائی زمین زمانہ میں پیکر فرطلعت کا حسن و ملاحت جو فطرت و دانش میں بہی محبوبان جہان کو سبق دیگئے
خوش قسمتی امیر مجاہد الدین کی کہ اس پیرہ سالی مین ایسی معشوقہ سراپا تمکین و وقار ہاتھ آئی سخنوران والا نظر امیر مجاہد الدین نامدار کی داستان عاشقی جلد ہای گذشتہ میں ملاحظہ فرما
چکے ہین بار دیگر اوس حال کا اعادہ کرنا اور طول بیجا دینا فضول ہی باوجود بیکہ اس کا ایک عرصہ بعید گذر گیا ہی غالبا وہ داستان ناظرین کو فراموش خاطر ہو گئی ہو بسبب مطالعہ حکایات چند در
لطافت خیز کی سہو ہو گئی ہو گی بار دیگر کلمہ با جمال گذارش کیے جاتے ہین واضح ہو کہ جس وقت صاحبقران اکبر نی طلسم سبع ستارہ کی سیر تماشی اور فتوحات سے حاصل ہو فرصت پائے
اور بفتح و فیروزی ایک جشن سبار کی بزم عشرت آراستہ فرمائی اوس جشن نشاط میں تمام امرائے عالیقدر کو بیرون طلسم سے بلوا کر شریک عشرت کیا تھا مگر امیر مجاہد الدین کو
بسبب نگرانی و حفاظت لشکر ظفر اثر طلب نہین فرمایا تھا اس سبب سے امیر موصوف نی ربایا تہا اور ایک رقعہ لطیفہ شکوہ آمیز صاحبقران کی خدمت مین ارسال کیا تہا صاحبقران اکبر نامدار اپنے
شکوہ سے نہایت منفعل ہوا اور اس ندامت کی تلافی میں ایک مرقع تصویر ملکہ سعادت بانو کا جو طلسم سبع ستارہ سے ہاتھ آیا تہا امیر کبیر کے پاس بہیجدیا کسو سطیکہ صاحبقران کو منظور تہا
کہ امیر نامدار سعادت بانو کی تصویر دیکھ کر پسند کرلی اور مین فی الجملہ اس سے خود قرار دیا ہی پاس جو سہر انجام پایا غرضکہ شاہزادہ والا تبار نے وہ مرقع امیر مجاہد الدین کے پاس بہیجا اور
انما فی الضمیر ہی کہلا بہیجا ہے کہ امیر کبیر نے وہ صورت زیبا او طلعت رعنا کو دیکھا ہزار جان و دل سے عاشق و فریفتہ ہو گیا اور باوجود اس سن و سال بزرگ کے ایسا مبتلا ہوئے
زلف عنبرین ہوا کہ عنان صبر و تحمل ہاتھ سے نکل گئی سچ ہی کہ عشق جانہ برانداز عجب بلائی بد ہی کہ اسکے دست برد سے کوئی پیر و جوان محفوظ نہین رہتا اس غارت عالم نے ہزارہا ہزار
خانمان ویران کر دئے ہین بقول شخصی کہ عاشقی را چہ جوان چہ پیر مرد * عشق در ہر دل کہ زد تاثیر کرد * غرضکہ اوسی روز سے امیر کبیر کی کانون میں آتش عشق کی اشتعال ہے
شروع کی کہ روز بروز امیر کا حال دگرگون ہونے لگا اور نوبت دیوانگی کی پہونچی مگر ہر وقت صاحبقران اکبر وعدہ سے اپنی دل مضطر کو تسلی و تشفی دیتا تہا اور خوب جانتا تہا ہی
کہ آخر کار بخیر و خوبی مقصود حاصل ہو جائیگا اور واقعی امیر کبیر کا سمجہنا بیجا نہین ہی کیا معنی کہ صاحبقران اکبر نے امیر نامدار سے وعدہ مستحکم فرمایا ہی کہ انشاء اللہ تعالی وقت موعود پر
ہم تمکو وصل دلدار سے بہرہ مند کرینگے چنانچہ وہ وقت موعود آیا اور صاحبقران اکبر نے حسب وعدہ امیر مجاہد الدین کو بہی مدت دراز کی بعد محبوبہ کی آغوش میں بٹہایا اور امیر نامدار کی آرزو
و تمنائے دیرینہ بر آئی امیر کبیر صاحبقران اکبر کی عنایت و مکرمت کا شکر و سپاس بجا لایا صاحبقران اکبر نے امیر مجاہد الدین کو وصل دلدار کی مبارکباد دی راوی کہتا ہے
اگر مملکت ہندوستان کی مانند زنان سر چہرہ عشوہ طراز نازک بدن پریزاد قاف میں بہی با فراط و تفریط میسر آتین البتہ مرمان عساکر سلطانی جفت حلال سے باقی نہ رہتی بلکہ
نفر کی حصے میں ایک ایک زن ماہ پارہ آئینہ رخسار پہونچتی مگر عالم مجبوری ہے کہ پریزاد قاف میں فرقہ اناث کم ہے او خلقت کو بیشتر اس سبب سے ہزار ہا ہزار مرجان لشکر سلطانی آج
نعمت عظمی سے محروم رہے جاتے ہین تاہم اس جشن بیجا ہوئے ہین اس کثرت سے زنان پریزاد او آدم زاد موجود ہین کہ مرمان لشکر کم محروم رہینگے چنانچہ صاحبقران اکبر کا قصد ہی کہ
بعد اختتام ہنگامہ عروسی جسقدر زنان مطہرہ جو بمقامات دور و دراز و منازل طلسم سے مال قصص و غنیمت کی یہان آئی ہین اون عجوزون کو مردان لشکر کے حصے مین تقسیم کیا جائی و البتہ استحقاق
کسی فی و بشر کو جائے شکایت نہین رہنی ہے اور ہر شخص اس نعمت سے مستفیض ہو جائیگا آمدیم بر سر قصہ حال کہ شاہزادہ والا تبار جشن عقد امرایان عالیقدر سے فارغ البال ہو کر قصر الیس میں
تشریف لایا اور استاد عالی نژاد حکیم قرطاس کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام حقیقت عقد و نکاح کی بیان کی بعد ازان دریافت کیا ای گنجینہ حکمت و معرفت آپ ارشاد فرمائی کہ
جشن کتخدائی کی بابت کیا حکم ہی کیا معنی کہ جملہ امرایان عالیقدر کی عقد و نکاح بخیر و خوبی انجام کو پہونچی اور سب عاشقان محروم الوصال اپنی کام دل سے شاد مان ہو گئے اب جس طرح ارشاد عالی ہو
موافق اسکی سر انجام کیا جائے حکیم عالیمنزلت نے فرمایا ای صاحبقران گیتی ستان اس بزم شورش میں جناب سلطان فلک شکوہ اور ملکہ عالیہ خاتون اپنے پدر و مادر کو بہی
شریک کیجیے اور بعد اوسکے جو تجویز مناسب ہو گی ہم سے بیان کرو نگا غرضکہ سلطان رفیع الاشان اور ملکہ عالیہ خاتون دونون شوہر و زن تشریف لائے حکیم صاحب نے ارشاد فرمایا ای شہزادہ
عالیقدر الحمد للہ کہ فضل الہی سے مہم کتخدائی عاشقان امیدوار متعلقہ طلسم حصار و یا بیکن باغ غیرہ بوجہ احسن انجام کو پہونچی اور جملہ مرادمندان اپنی آرزو دلی سے بہرہ مند ہو گئے اب تمہاری
جشن عروسی اور بزم کتخدائی کا آغاز ہونا چاہیے اگر اس جشن بیجا بونکی رنگی حسب ترتیب اسطرح مناسب ہی اول عقد ملکہ شمسہ تاجدار کا ہونا ہی اور اسکی بعد ملکہ نوبہار و ملطفہ نور بخت

شیخ احمد عرب لاجرعہ پیتے ہین کسیکو محتسب کا خیال نہ حساب کا اندیشہ بفراغ خاطر نوش کرتے ہین چنانچہ مرزا اسد اللہ خان غالب کو
دو شعر اونکے حسب حال ہین ؎ عید است نشاط و طرب و زمزمہ عام است ؛ می نوش گنہ نیست اگر بادہ حرام است ؛ عید است
صلای خور و نوش است جہان را ؛ می روزہ نباشد کہ درین روز حرام است ؛ قصہ کوتاہ صاحبقران گیتی ستان ذی آرایش جشن کو
اس ترتیب و ترکیب سے قرار دیا کہ اوس قصر عالی رفعت کی ہر ایک ایوان دلکشا مین ایک بزم عیش آراستہ فرمائی اور بموافق تعین
ایام جشن چہل و یک مجلس بحسن و خوبی او بتکلف و زینت منعقد فرمائی اسیطرح امرای عالیقدر و سلاطین فیروز جاہ سے چہل و یک
سردار انتخاب کئی اور ہر ایک سردار کو علی قدر مراتب مجلس کی اہتمام پر مامور فرمادیا اور اکثر سرداران دانشمند کو اونکی پسندیدگی
و سربراہی مین تعین کیا اور ہر ایک مجلس و بزم مین اسباب آرایش انواع و اقسام کے فراہم کئے غرضکہ یہہ ہنگامہ بزم نشاط شب و روز
ایک صورت سے قایم رہتا ہے اور ہر وقت پریزادان خوش نغمہ و ساقیان مشکین طرہ ارباب مجلس کو ایسا محظوظ کرتی ہین کہ کوئی فرد بشر
یہہ نہین جانتا کہ آفتاب گیتی افروز اور نیّر جہان آرا کس سمت سے نکلا اور کسطرف غروب ہوا ہر شخص بادہ نوشی و عیش و عشرت مین ایسا
محو و بیخود ہے کہ کسیکو دنیا و مافیہا کی خبر نہین ہے یعنی سرزمین طلسم مین ایسا ہنگامہ عشرت برپا ہو رہا ہے کہ ہر شب شب قدر اور ہر روز
نوروز سے بہتر شمار کیا جاتا ہے ہر فرد دلشیر کو وفور نشاط و شادمانی سے بخبر اسکے کچھہ خیال نہین ہے کہ مطربان زہرہ آہنگ کا نغمہ سنین اور
اور ساقیان شوخ ادا کی ہاتھہ سے جام شراب پئین اور سرور و نشاط مین ہر وقت غرق رہین غرضکہ اس ترتیب و قرینہ سے بزم طرب جو
چہل و یک مجلس سے عبارت ہے مقرر ہوئی او شب و روز دور شراب بھی ہم چلتا ہے اسیطرح تینون مقامات مین بھی آرایش و زیبایش سے
بزم ہای تہنیت آراستہ کی گئی تہین یعنی قلعہ یاقوت نگار و شہر عسکریہ او طلسم ارسطو کی مقام شہر ظہورستان و عرشیہ بھی آراستہ ہوئے
اور چہل و یک مجلس ہر ایک مقام مین مقرر ہوئی تہی غرضکہ اس جشن ہمایون مین تا ہفتاد ہنگامہ شادی مردمان عساکر سلطانی اور
سلاطین خورد و بزرگ معہ عملہ و فعلہ بلکہ حیوانات عساکر تک صاحبقران اکبر کی مہمان تہی اور ہر ایک کی دعوت و ضیافت کا سامان بقدر
مرتبہ سرکار شاہی سے دیا جاتا تہا چنانچہ قصر البرین مین جملہ شاہان و سلاطین اور مردمان عساکر صاحبقران اکبر کے مہمان ہین او بتکلف
تمام ہر ایک کی دعوت و ضیافت ہوتی ہے اسیطرح شہر فناب الجمعار مین سلطان روح الملک بدر ملکہ ناطقہ روشن بیان کیطرف سے
مہمانی کا سرانجام ہوتا ہے اور عرشیہ مین سلطان قیصرنوس بدر ملکہ نوبہار کیجانب سے مہمانان ذی وقار کی خاطر و تواضع کیجاتی ہے اور
قریہ فردوس و جبل اعلی مین سلطان ابوعامر پدر ملکہ شمسہ تاج صدارا دریا دری اندروس نے مہمانی کا اہتمام کیا ہے الحاصل جسطرح مجلس
خاص ان مقامات مخصوص مین آراستہ ہوئی ہین اوسی ترتیب و تکلف سے مجالس عام بھی مقامات ثلاثہ یعنی میدان عرشیہ اور یاقوت نگار
و قریہ فردوس مین جابجا وسط بازار اور گوشہ ہای صحرا مین بتکلف و رونق آراستہ کی گئی ہین اور اون مجالس عام مین مردمان بازاری و ارذال
ہر فریق کے آدمی مجتمع ہوکر سرور و انبساط حاصل کرتے ہین اور ہر ایک مجالس عام مین ہر قسم کا سامان عیش و نشاط مثل
مجالس خاص کی مہیا رہتا ہے اور زنان مطربہ گروہ گروہ اون مجالس کی موجود کی گئی ہین اور وہ زنان طناز ہر وقت حریفان
فاقہ مست کی صحبت عیش کو خوش رکہتی ہین چنانچہ مجالس عوام کا نام معارک عشرت رکہا گیا ہے اور ہر ایک معارک عشرت مین
اسباب و سامان سرور مثل شراب مرد افگن و بنگ ہوش زن و بوزہ عقل ربا و افیون مخلل روح وغیرہ اشیا مقامات طلسم
سباع سے منگا کر فراہم کی ہین اسیطرح زنان رقاصہ و مطربہ کو بھی ممالک دور و دراز سے معارک کیواسطے بلایا ہے
کیونکہ بزم ہای خاص مین نازنینان پریزاد و زہرہ مثال رقص و نغمہ کے لئے مقرر ہوئی ہین اور معارک عوام مین زنان
بازاری نغمہ سرا کو مامور کیا ہے کہ مردمان ارازل بسبب نوعیت و خرق عادات اونکے ادا و کرشمہ بے نمک سے مسرور و شادمان ہوں یعنے

ستے اکثر ہم جلس با ہم جلس پرواز کہوتر بالبوتر باز بازد جنانچہ شب و روز یہہ ہنگامہ طرب و نشاط گرم رہتا ہے او ر مردمان بازاری بفیض انعام معارک مین سرور و انبساط حاصل کرتے ہین قصہ مختصر بیدرود وکامل ان بزم دل افروز و جشن نشاط انداز کا ہنگامہ طرب قصر البرین اور مقامات مذکورہ مین آراستہ رہا او جملہ شاہ و سلاطین جشن فرخ فال مین نغمات مطربان زہرہ آہنگ کی خوش سرائی اور رقاصان کامل فن کے جانفشان گری مین محو تماشا رہے بعد ازان وہ روز محمود اور وقت مسعود عقد کا آیا حکماء عالیمرتبت نے سواری ہمایون کا سامان اور جلوس نوشاہ کا تہیہ کیا اور ایسی ساعت سعید مین کہ مہ و مہر مقارن تہے اور زمین و آسمان سے تہنیت و مبارکی پیدا تہی صاحبقران اکبر بفرخی و فیروزی تخت روان پر سوار کیا جملہ سلاطین والا تبار اور شاہزادگان عالی وقار رکاب ہمایون مین پا پیادہ حاضر تہے غرضکہ شہریار فلک قدر بجلوس و احتشام قصر البرین سے سوار ہو کر قلب الحصار کیطرف روانہ ہوا حکماء اربعہ یعنی حکیم قسطاس و حکیم ابو المحاسن اور حکیم اخشیجان و حکیم عیقر طوس جنی بہی ہمراہ سواری موجود رہے بعض مورخین نے لکہا ہے کہ حکیم عیقر طوس کو حکیم بزرگ نے قصر البرین کے واسطے انتظام کے چہوڑ دیا تہا بالآخر بعد طے مسافت رو بمقام ملک ظہورستان یعنی شہر قلب الحصار مین نزول اجلال فرمایا تکلف و شستگی اور سامان آرائش دو رویہ قصر البرین سے تا قلب الحصار آئین شائستہ کیا گیا تہا اور ایسی آراستگی ہوئی تہی کہ جادہ منازل ہر مقام پر رشک کہکشان بن گیا تہا اور سلطان روح الملک نے تمام سرزمین ظہورستان کو مثل عروس نو آراستہ کر دیا تہا علی الخصوص شہر قلب الحصار کو ایسا آئین بند کیا تہا کہ ہر کوچہ و بازار روشنی اور جلوہ چراغان سے صحن فلک معلوم ہوتا تہا اور باغ نشاط بخش کے تکلف و رونق کا کیا بیان کیا جائے کہ اوس باغ بے مثل روزگار مین کیا کیا سامان آرائش لگایا تہا اور کیسی آراستگی ہوئی تہی کہ کارگاہ دہر مین آجتک ایسی زینت و آرائش کسی زمانہ ماضیہ مین نہوئی تہی اوس باغ فردوس نشان مین جملہ ساکنان مشکوی حیرت یعنے نازنینان زہرہ طلعت اور مقربان ملکہ نوبہار گلشن افروز معہ نادرہ ازدار فروکش تہین بلکہ والدین ملکہ نوبہار بہی تشریف لائے تہے صرف ملکہ نوبہار گلشن افروز بسبب اسکے شریک جشن ہوئی معذور رہے کہ وہ نونہال باغ رعنائی چند روز سے حجلہ عروسی مین بیٹہی ہے تا روز عقد باہر نہین آسکتی اس سبب سے یہان نہین آئی غرضکہ باغ نشاط بخش مین عجب طرح کی بزم طرب انگیز آراستہ ہے کہ تعریف و توصیف سے مستغنی ہے اسیطرح حوالی قلب الحصار مین خیمہ ہای تکلف و بارگاہ زرنگار مقام مقام استادہ ہوگئی ہین کہ عساکر سلاطین اونمین اوترین اور بزم ہای طرب و نشاط مین عیش کرین القصہ جسوقت اعلام سواری ہمایون قریب شہر پہونچے سلطان روح الملک معہ خدم و حشم استقبال بجالایا اور شہریار کامگار کو معہ سلاطین و امرایان نامدار باعزاز و احترام شہر مین لیگیا اور ہر ایک شاہ و سلاطین کو بقدر مراتب قصور و منازل مین فروکش کیا باقی مردمان لشکر سلطانی کو متصل باغ نشاط بخش خیمہ و خرگاہ مین مقیم کیا اور ہر ایک خیمہ مین سامان بزم نشاط مہیا کر دیا بعض راویان صادق القول نے لکہا ہے کہ سلطان روح الملک نے تمام زمین صحرا مین فرش مخملی و زربفتی بچہوا دیا تہا کہ کسی جا سے زمین کی صورت نظر نآتی تہی غرضکہ شہر قلب الحصار مثل عروس آراستہ ہو رہا تہا اور صدای مطربان نغمہ سنج گوش فلک تک پہونچتی تہی نظم

فرش زربفت و تاش و صحرا
یشب یاقوت و بہ زبرجد بود
ساقی ماہروی گلرنگ
اہل مجلس ز بانگ نوشانوش

برق سبز و زارض تا بسما
ور گہر جابجا شگوفہ نمود
مطرب خوش نوا بہ بربط و چنگ
کردہ کر سر زمان ہزاران گوش

از جواہر کہ بد برون ز شمار
ہر طرف مہر خیمہ خراسیدہ
ماہ و خورشید و زہرہ را سپہر
اہل شہر زیادہ بر ایشان

بار آوردہ جابجا اشجار
گرم بودن آفتاب تابندہ
میکشید ندسوی خوشی بہہر
سحر کہ زانون سپرس بیان

بسکہ ہر کس ازان صغیر و کبار :: محو بود و بجلوہ دلدار :: جز از آفتاب ماہ نداشت :: خبر از وی بتی نگاہ نداشت الحاصل شبانہ روز
یہی ہنگامہ عیش و طرب برپا رہا بعد ازان ساعت سعید مین صاحبقران اکبر کو تخت عروسی پر جلوہ گر کیا اور جملہ شاہان والاقدر
و سلاطین نامور معہ سلطان اسمعیل و حکمای عالیمنزلت بزم عقد مین شریک ہوئے حکیم فطاس الحکمت و حکیم ابو المحاسن و حکیم
اخشیجان ملکہ ناطقہ روشن بیان کیطرف سے وکیل و شاہد مقرر ہوئے اور قاضی احمد عرب نے ان دونون گوہر حسن و خوبی کو
سلک زوجیت مین منسلک کیا بعد نکاح خوانی ہر طرف سے غلغلہ تہنیت و مبارکی بلند ہوا شعر بعد عمری شکستگان یکجا نشستند بہ
دو گوہر ایک با عقد بستند بالآخر بعد عقد نکاح سلطان روح الملک پدر ناطقہ روشن بیان نے طبق ہای زر و جواہر فرق
ہمایون پر نثار کیے بعد ازان شہریار گردون وقار کو موافق ضابطہ حرمسرا مین بلایا اور رسوم کتخدائی حسب دستور و قاعدہ ادا ہوئی بعد
رسوم وغیرہ شاہزادہ عالیمکان باغ نشاط بخش کے ایک ایوان عالی مین جو خاص صحبت زفاف کیواسطے مقرر ہوا تہا معہ عروس
تشریف لایا او وقت جملہ پریزادان شہر عشق و ندیم و مصاحبان ملکہ نوبہار یعنی ملکہ صبح دلکشا و نادرہ رازدار وغیرہ وریاغ بہ
حاضر تہین ہر ایک نازنین نے طبق زر و گوہر عروس و نوشاہ کے فرق ہمایون پر نثار کیے طایفہ ارباب طرب نغمہ سرائی زمزمہ
تہنیت و ترانہ مبارکی شروع کیا زنان پریزاد عروس و نوشاہ کو باعزاز و احترام ایوان عالی مین لائین اور تخت عیش و
کامرانی پر بٹہا کر کیا بعد ازان جملہ زنان مذکو نے تخلیہ کر دیا اور اپنی اپنی قیام گاہ پر چلی آئین ہر گاہ صحبت خلی بالطبع ہو گئی صاحبقران اکبر
جو مدت دراز سے اسی وقت خوش کا آرزومند تہا وصل حقیقی سے شادکام ہوا راوی کہتا ہی کہ جس روز صاحبقران اکبر کا عقد ہوا تہا حکما نے
سلطان ابو الحسن جوہر کو بہی غمزہ شیرین کار سے منعقد کیا اور اسی باغ نشاط بخش مین ابو الحسن کی صحبت عیش کے واسطے ایک قصر مقرر ہوا تہا چنانچہ ابو الحسن
جوہر بہی اپنی محبوبہ غمزہ شیرین کار ندیم خاص ملکہ ناطقہ سے ہمکنار ہوا اور مہم زفاف کو فیصل کیا علی الصباح نادرہ رازدار نے صاحبقران اکبر کو وصل حقیقی کے
مبارکباد دی ابو الحسن جوہر بہی اوسوقت خدمت ہمایون مین حاضر تہا نادرہ سے کہا اے خاتون افسوس ہی بلکہ تعجب کا مقام ہی کہ تم صاحبقران
اکبر کو وصال حقیقی اور صحبت زفاف کی مبارکباد دیتی ہو اور ہم اس تعریف و مبارکی سے محروم رکہتی ہو اے خاتون نا انصافی تمہی سے [illegible] اتنا بہی
نہ پوچہا کہ رات کو تمپر کیا گذری آیا بخیر و عافیت رہی یا تمام شب صعوبت و سختی کی حد و جہد مین بسر کی یہ حال جو کچہ ہوا تم سے پوشیدہ
نہین [illegible] معلوم ہو [illegible] والسلام مجہے مبارکباد نہین دی اس سبب سے کہ ایک قسم کی ہی معرکہ شکست و لکد و زور کشتی ہو [illegible] ایک [illegible]
دونون طرف سے مبارکی ادا کرو گی اے خاتون تمہین [illegible] کیسا کار نمایان کیا اور کس مہم سخت کو بآسانی فتح
کیا [illegible] کاری کہ از من آید و مردان چنین کنند :: خدا کری تمہاری مہم زفاف بہی اسی آسانی سے انجام پائے نادرہ رازدار نے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسوقت تمہاری آزردہ
[illegible] جواب نہ پایا صاحبقران اکبر نے ابو الحسن کو ان
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قصہ کوتاہ۔ صاحبقران اکبر ایوان عشرت مین عروس کے پاس تشریف لیگیا بعدازان نادرہ برانداز روشن و دلکشا و چہرہ پریزادان و مہمان سلطان روح الملک سے رخصت ہوکر اپنے ملک یعنی سرزمین اطلس و شہر عرشیہ و طلسمین کو روانہ ہوگئین جسوقت صاحبقران اکبر شاہزادہ والاگہر ایوان عشرت مین تشریف لایا دیکھا کہ ملکہ ناطقہ روشن بیان تخت عروسی پر پریزادان ہزار زیب و آرایش مثل طاوس طناز جلوہ فرما ہے وفور شوق و غلبہ محبت سے عروس کے پہلو مین جا بیٹھا اور سرگرم اختلاط ہوا۔ شعر

مہیا مجلسے بے گرد اغیار — بیا بنیر و گلے بے زحمت خار
شنہ بادہ ابست از شباب — چون بہ بند و بکار شاہ صواب
یار را در کنار خویش کشید — خاطرش آنچہ خواست پیش کشید
کرد حاصل چو گوہر مقصود — سر بسجدہ نہاد و شکر نمود

دل طلب گار بادہ لالہ — جان مشتاق گرد مہ بالہ
یعنی صاحبقران عالیقدر — بر سپہر شرف فروزان بدر
بعد صد بوسہ کامرانی کرد — نامۂ خویش آنچہ دانی کرد

غرضکہ شہریار فلک وقار شاہزادہ نامور صاحبقران اکبر سات روز کامل شبانہ روز اوس باغ نشاط بخش مین بعیش و کامرانی مشغول رہا اور ابوالحسن نے بھی عشرت بلا اندازہ حاصل کی روز ہشتم حکمائے والاقدر نے ارشاد فرمایا کہ سلطان روح الملک اور ناطقہ روشن بیان مع نازنینان ظہورستان بجلوس و تجمل شہر عرشیہ کو تشریف لیجائین اور ملکہ نوبہار کے بزم عروسی کو آراستگی بخشین چنانچہ جملہ نازنینان ظہورستان مثل منطقہ و حمرا و ریحانہ و قمر و جمیلہ و شکیلہ و سوداوہ وغیرہ و ناطقہ روشن بیان مع خدم و حشم سرزمین اطلس کو روانہ ہوگئین۔

داستان کتخدای شہریار بلند اقبال شاہزادہ فرخ فال با ملکہ نوبہار گلشن افروز و عقد ابوالحسن

جوہریان نادرہ رازدار و زینت آرایان بزم نشاط اس داستان سراپا انبساط کو اسطرح آرایش دیتے ہین کہ جسوقت شہریار کامگار صاحبقران اکبر نے جشن عقد سے فرصت پائی اور ملکہ ناطقہ روشن بیان سے گوہر مقصود حاصل کرلیا یعنی وصل حقیقی جو صحبت زفاف سے مراد ہے کامیاب ہوگیا حسب الحکم حکمائے عالی منزلت مع سلاطین و شاہان ذیجاہ ادسی شوکت و شان سے سوار ہوکر زمین اطلس کی طرف عازم ہوا اول ذکر ہوچکا ہے کہ اب وہ آثار طلسمی سرزمین سے نابود ہوگئے ہین وسعت راہ مثل منازل متعارف کے ہویدا تھی صاحبقران اکبر بجلوس و حشم بعد طے مراحل اول شہر صورت پرستان مین پہونچا کہ جسکو مقام حیرت بھی کہتے ہین بہزاد خان حاکم شہر صورت پرستان اور ملک ارفع داروغہ شہر نزول اجلال صاحبقرانی اور موکب ہمایون کی خبر سنکر استقبال کے واسطے آیا اور شہریار آفاق گیر کو مع سلاطین و امرا نامدار شہر مین لیگیا اور باعزاز و احترام منازل عالی مین فروکش کیا اور حسن و خوبی تمام علم و فعلہ صاحبقرانی کی دعوت و مہمانی ادا کی تین روز صاحبقران گیتی ستان شہر صورت پرستان مین رونق بخش رہا اس اثنا مین شہریار فلک سریر نے حوالی شہر کے سیر و تماشے سے خاطر ہمایون کو شادمان کیا اور راشع بن ارفع کو اوسکی محبوبہ رافعہ بانو بلند پیشانی کے وصل مین پہونچاویا بعدازان وہان سے کوچ فرماکر بتجمل و شکوہ شہر آئینہ داران مین تشریف لایا صاحبقران اکبر نے دیکھا کہ اول اس شہر کی راہ میخانہ ہوش ربا اور دشت وحشت و دوزخ سے تھی جو باطن طلسم مین محسوب ہوتی تھی مگر اب وہ علامت آثار طلسمی تمام و کمال مفقود و نابود ہوگئی ہین صرف شہر آئینہ داران کہ اصلی و واقعی تھا قایم و بحال ہے غرضکہ ملک جمال الدولہ پریزاد حاکم شہر آئینہ داران رایات عالیات صاحبقرانی کو دیکھکر مع فوج و لشکر شہر سے باہر نکلا و استقبال بجالایا شہر آئینہ داران بحکم سلطان قیصر نوس اول ہی آئین بند ہورہا تھا ملک جمال الدولہ صاحبقران اکبر کو بتزک و احتشام شہر مین لیگیا اور بآئین شایستہ دعوت و مہمانی بجا لایا صاحبقران اکبر نے دو روز قیام فرمایا اور خوشنوازیری کو بہ عالم منجم کے عقد سے سرفراز کیا بعدازان شہر چشمت نگارین مین داخل ہوا

خواجہ سفیر ناظر دارو غہ شہر حشمت نگار بعد ادائے رسم استقبال و دعوت مہمانی بجا لایا حکیم عالی منزلت حکیم فسطاس الحکمت نے
صاحبقران اکبر سے ارشاد فرمایا یا صاحبقران حضور تین روز اس شہر میں بعیش و کامرانی بسر فرمائیں کسواسطے کہ سلطان ابوالحسن کا
عقد اسی مقام میں ہوگا تم وقت موعود میں ابوالحسن کو مع کر و حشم قصر نادرہ رازدار میں لیجانا اور اوس قصر میں دونوں کو موعد عقد
منعقد فرمانا بعد ازان تمھارے جشن کتخدائی کا سامان ہوگا صاحبقران اکبر حسب الحکم والا منزلت شہر حشمت نگار میں مقیم ہوے
اور بزم عشرت آراستہ فرمائی اور سات روز عیش و عشرت میں مشغول رہا روز ہشتم سلطان ابوالحسن کو لباس شاہانہ سے
آراستہ فرماکر مرکب پری نژاد پر سوار کیا اور بجلوس و شان ابوالحسن کو خانہ عروس میں لے گئے یعنی ایکطرف دست راست
سلطان اسمعیل فلک جاہ مرکب پر سوار تھے اور دوسری طرف صاحبقران اکبر پشت مرکب پر ابوالحسن کے ہمراہ تھا باقی تمام
سلاطین و شاہان نامدار جلو میں ہمراہ سواری روانہ ہوے تھے ابوالحسن جوہر نے ہر ایک سلاطین کو بمقدرت تمام سوار کیا
اسی طرح حکیم فسطاس الحکمت دو روز قبل قصر نادرہ رازدار میں تشریف لے گئے تھے اور اوس قصر کو مع صاحب قصر ہزار زیب و
زینت آراستہ فرمایا بالآخر صاحبقران اکبر مع ابوالحسن جوہر بشوکت و احتشام خانہ عروس میں پہونچے اور منازل عالی میں فروکش
ہوے ملکہ شرف افروز نادر نادرہ رازدار شہر حشمت نگار کی مالک ہے اور بہزاد خان و جمال الدولہ وغیرہ ملکہ شرف افروز کیطرف
نیابتاً حکومت کرتے ہیں ملکہ شرف افروز نے بکمال شایستگی و آراستگی بزم طرب آراستہ کی اور صاحبقران اکبر کی بتکلف تمام
دعوت و مہمانی بجالائے صاحبقران اکبر اور سلطان اسمعیل فلک جاہ مع چند مقربان خاص اوس قصر میں تشریف رکھتے تھے باقی
امرا و سلاطین اطراف قصر میں قیام پذیر تھے صاحبقران گیتی ستان مع رفقائے نامدار و دلاوران عالی وقار جا بجا و مقام بمقام
حوالی قصر کی سیر فرماتا تھا چونکہ وہ قصر شکوہ سے حیرت سے متعلق ہے صاحبقران اکبر ہر ایک مقام کا پتہ و نشان سے آگاہ فرماتا تھا
کہ فلان مقام میں فلان نادرات و تماشا نظر سے گذرا تھا بالآخر سات روز اسی عیش و عشرت میں مشغول رہا اور اکثر پریزادان عشاق کو
مواصلت معشوق سے بہرہ مند فرمایا بعد ازان ساعت سعید میں ابوالحسن جوہر کا عقد کیا یعنی حکیم ابوالعباس نے اپنی وکالت سے
نادرہ رازدار کو ابوالحسن جوہر کی زوجیت میں داخل فرمایا جملہ سلاطین و شاہان ذوی الاقتدار نے سلطان اسمعیل اور صاحبقران
اکبر کو مبارکباد دی بالآخر ابوالحسن جوہر کو صاحبقران اکبر نے بعد ادائے رسوم کتخدائی عروس کی صحبت میں بھیجا اوسوقت ابوالحسن نے انکار کیا اور کہا یا صاحبقران
گیتی ستان اس دفعہ یہ امر خلاف دستور وقوع میں آیا ہے کہ میرا عقد حضور کے عقد سے اول کر دیا گیا خیر اسکا بھی مضایقہ نہیں مگر کسطرح ہو سکتا ہے کہ میں حضور سے
اول صحبت زفاف میں سبقت کروں یہ گستاخی مجھسے نہیں ہوسکتی صاحبقران نے فرمایا ای برادر اس دفعہ یہی دستور و قاعدہ مقرر کیا ہے کہ جسکا عقد اول ہو وہی پہلے
وہ صحبت زفاف کرے اول بہرہ مند ہو جیا تم کبھی اس بات میں انکار نکرو اور ہماری خوشنودی مزاج کو ملحوظ رکھو غرضکہ صاحبقران اکبر نے بمنت و سماجت ابوالحسن
جوہر کو نادرہ کی صحبت میں بھیجا ابوالحسن جوہر حسب ایمائے صاحبقران گیتی ستان ایوان خلوت میں گیا دیکھا کہ عروس بصد زیب و زینت مثل طاؤس بر
بالائے تخت بناز و وقار متمکن ہے و فور شوق سے نادرہ رازدار کی پہلو میں جا بیٹھا چونکہ صحبت چشم غیر سے خالی تھی ابوالحسن نے تنگ محبوبہ کو سینہ سے
لگایا اور بوسہ ہائے چند لب لعل فام کے لئے ہر گاہ توسن نفس نے بدعنانی شروع کی ابوالحسن عروس کو دست گرفتہ بستر خواب پر لیگیا اور بعد شوق و
آرزو کام دل حاصل کیا ۔ سوئے میفشاندنش مرد و دستہ بلند ۔ ز میان پسیم بکشود و بستہ بند ۔ بہ پیکان ان لعل یاقوت گون
گہر سود و اور دھر جان بر دون ۔ غرضکہ ابوالحسن جوہر تمام شب صحبت عیش میں مشغول ہوا اور وقت صباح بعد غسل تبدیل لباس صاحبقران اکبر کی
خدمت بابرکت میں حاضر ہوا صاحبقران اکبر نے ابوالحسن جوہر کو حصول مقصود کی مبارکباد دی اور ملکہ شرف افروز نے حسب قاعدہ ابوالحسن کو خلعت دامادی سے سرفراز کیا
بعد اس بزم عقد کے صاحبقران اکبر چار روز خانہ عروس میں مہمان رہا اور تماشائے قصر یعنی منزل جادوان شاہ وغیرہ کا ملاحظہ فرماتا رہا بعد ازان

حسب الحکم حکیم عالی منزلت قصر ماوردہ را از زوار سے بجاہ و جلال شہر عرشیہ کی طرف روانہ ہوا اور بعد طے منازل حوالی شہر عرشیہ میں داخل ہوا۔ راوی کہتا ہے کہ شہر عرشیہ کے چار طرف استقدر باغات و عمارات و قصور اور صحرائی پر بہار و مرغزار سبز و خرم و نزہت افزا و دلکشا تھی کہ وہ قطعہ زمین بہتر از صحن فردوس نظر آتا تھا چنانچہ ایکطرف اس شہر کے قصور دلپذیر ان سلطان کی حیرت تھی اور ایکطرف باغ مراد بخش واقع تھا اور ایک سمت شہر پناہ اور ایک جانب مرغزار عشرت واقع تھا یہ مرغزار گویا باغ مراد بخش کا صحن تھا علاوہ ان باغ و عمارت کے چند و چنانگر دو پیش شہر کے واقع تھی حکیم قسطاس الحکمت اوسی مقام خاص میں خیام لشکر فیروزی اثر بپا کر وا کے اوسی روز شہر عرشیہ میں تشریف لیگئے اور اپنی فرزند ارجمند ملکہ نوبہار گلشن افروز کی جشن شادی کا سرانجام کیا چنانچہ شہر عرشیہ کہ وسعت و دولت میں اپنا نظیر نہیں رکھتا تھا اول ہی ہر ایک کوچہ و بازار شہر کا مثل عروس آراستہ ہو رہا تھا حکیم عالی منزلت نے از سر نو آراستگی بخشی اور شہر علیین کی طرح وہ نیا شہر عرشیہ ہوا اور سب سامان روشنی و تکلف چراغان سے ایسا آراستہ ہو رہا تھا کہ کاخ گردون اوسکو دیکھ کر خجلت سے معلوم ہوتا تھا اور ہر ایک مقامات عرشیہ میں ساز و سامان دعوت اور طائفہ ہائے رقصندہ موجود تھی۔ شعر۔ آئین بندی ہر باغ و صحرا ۔ مہ بہشت دائم در تماشا ۔ آئین بندی در شہر و بازار ۔ جہان شد ز نو آئین پدیدار ۔ ہمہ آئین عشرت ہر طرف بود ۔ سر اقبال عالم در شرف بود ۔ القصہ جس وقت موکب ہمایون قریب شہر عرشیہ جلوہ افروز ہوئے اور اعلام لشکر ظفر ارتسام ساکنان عرشیہ کو نظر آئی سلطان قیصر نوس پدر ملکہ نوبہار گلشن افروز مع خدم و حشم شہر سے نکلا اور استقبال بجالایا اور سواری ہمایون کو بتزک و احتشام لیجا کر باغ مراد بخش میں فروکش کیا جملہ سلاطین و شاہان والا تمکین جو ہمراہ صاحبقران گیتی ستان کے ہمراہ باغ مراد بخش میں قیام پذیر ہوئے باقی لشکر و عملہ و فعلہ ساز الی عمارات باغ میں تھے ...

مگر بزم طرب و مجلس عشرت ہر ایک ایوان و قصر میں بدستور مذکور آراستہ تھی ہر قسم کا سامان عیش و نشاط علے قدر مراتب ہر فرد بشر کے واسطے موجود و مہیا تھا اسطرح کی ارغوانی و شراب ہائی ساختہ و پرداختہ طلسم اس کثرت سے تھے کہ ہر ایک مقام اور ایوان و قصر میں حوض و نہر بادہ ناب سے لبریز و بالا مال تھی پریزادان تشنہ لب بفراغ خاطر و بے غم محتسب شراب سے سیراب ہوتے تھے راوی کہتا ہے کہ اس کثرت شراب کو دیکھکر اکثر زاہدان تقوا شعار نے شیشہ توبہ کو توڑ دیا تھا اور ساقیان سیم اندام مست و طناز و نازنینان لالہ فام شوخ و شنگ کی ناز و ادا سے دلبری پر ایسے مفتون ہوئے تھے کہ بے اختیار ساغر صہبائی آتش رنگ کے طالب ہوتے تھے اور ساقیان تند خو بکرشمہ ہا و لغزش شراب کے دینے میں اغماض کرتی تھین اور جواب صاف دیتی تھین کہ تم صاحب توبہ و استغفار ہو تم سے اس آب حیات و زندگانی کو کیا نسبت غرضکہ زاہدان عہد ہا اور ساقیان توبہ شکن سے منت و التجا بادہ مسرت بخش کے طالب و خواستگار ہوئے اور کہا۔ شعر

بتہ بر جرم پاک رفتم ز دست
چہ باشد درین جرم بیچارہ دل

بیا ساقی ای خرمن گل بیا
دلم خون شد این ناز پرخاش چیست
زبان بار این ننگ بر داشتہ

تو گل من خزان دیدہ بلبل بیا
تو ساقی و من تائب این عقل کیست
بجان تو کز دل خبر داشتہ

بیا ای شہا مست طاوس مست
زبان کردہ این توبہ خوش بجل

چنانچہ ایک بزم خاص میں امیر جمیل الدین قبائل عرب سے اور خاندان امیر نصیر الدین عم بزرگوار امیرزادہ سیف الدین میں شمار کیا جاتا تھا مجلس منعقد ہوا اور اوس بزم نشاط میں عشوہ نازپری کہ حسن و جمال بے مثال میں شہرہ آفاق تھے مع صد کنیزان ماہرو نازنینان سنبل مو خدمت ساقی گری پر مامور تھے ہر بار بیاد و اونا ز جام شراب امیر جمیل الدین کی تواضع کرتے تھے لیکن امیر اوکو شراب سے انکار کرتا تھا اسواسطے کہ امیر جمیل الدین نے مدت دراز سے توبہ کر لی تھی اور شیخ احمد مکی و شیخ محمد مکی و شیخ عبد الحفیظ بغدادی کی ساتھ زہد و تقوی میں شریک رہتا تھا اس سبب سے عشوہ نازپری کی تواضع سے متحیر ہوتا تھا لیکن وہ ملا ایک قرعہ ہر بار بطریق مذاق بکرشمہ و انداز رعنائی جام شراب پیش کرتی تھی اور امیر جمیل الدین انکار کرتا تھا اسے تم یاران قدح خوار کی تواضع کرو میں اس شغل سے تائب ہو

تاب بیتاب ہوئی بالآخر عشوہ ناز پری نے از راہ شوخی ایسی ادا ہاے رعنائی و کرشمہ دلفریبی کو خرچ کیا کہ امیرزادہ کو خواہ مخواہ ایک تعلق دل
اوس زہرہ تمثال سے پیدا ہو گیا اور رفتہ رفتہ مرتبہ عشق کی نوبت پہونچی جب امیرزادہ اوس زلف عنبرین کا مبتلا ہو گیا بے اختیار دل میں
ہوس پیدا ہوئی کہ اوس نگارین دست سے جام شراب لیکر نوش فرماے چنانچہ شیخ عبدالعظیم بغدادی سے اس بارہ میں اجازت طلب کی شیخ نے
فرمایا اے امیرزادہ نامدار اگرچہ میں اس فعل کا مرتکب نہیں ہوا ہوں لیکن جناب حکیم قسطاس الحکمت سے شراب کی کیفیت سنی ہے واقعی یہہ
شراب اوس قسم کی نہیں ہے کہ ممنوعات میں شمار کیجائے بلکہ یہہ ترکیب مفرح و قوت بخش دل و دماغ ساختہ و پرداختہ حکماے عالیقدر ہے کہ آثار طلسمی سے
ترکیب دی گئی ہے میرے نزدیک اوسکی پینے میں کوئی قباحت لازم نہیں آتی تم بیخوف و اندیشہ نوش فرماؤ امیر جمیل الدین شیخ عبدالعظیم کی
فتوی سے مطمئن ہو گیا اور اوسیوقت عشوہ ناز پری سے پیالہ جام شراب مانگا اتفاق قضا و قدر سے سلطان ابوالحسن جوہر کو بھی اس معاملہ کی
خبر ہو گئی تھی وہ ذات بابرکات اس ماجراے تازہ سے باخبر ہو کر منتظر وقت تھا ناگاہ امیر جمیل الدین نے عشوہ ناز پری سے جام شراب مانگا ابوالحسن نے
عشوہ ناز پری کے کان میں کہا اے نازنین خبردار ہرگز امیرزادہ کو جام شراب نہ دینا جبتک کہ امیرزادہ بہزار منت و سماجت اور عجز و زاری
تجھسے پیش نآئے کیا معنی کہ اس انکار و اصرار میں امیرزادہ کا تعلق دل اور میلان خاطر تیری طرف زیادہ تر پیدا ہو جائیگا دوسرے یہہ بھی
منظور ہے کہ امیرزادہ اپنی حرکت استغنا سے متنبہ ہو جاے کہ آجتک یاران جلسہ رفقاے صاحبقرانی کی صحبت سے عیش و عشرت سے
محترز رہا ہے غرضکہ عشوہ ناز پری نے حسب الایما ابوالحسن جوہر ناز و استغناے محبوبی کو زیادہ تر خرچ کرنا شروع کیا یعنی اوسطرف طلب جام میں
اصرار ہوتا تھا اور اسطرف باوا ہاے استغنا انکار تھا لیکن عشوہ ناز ہر وقت بکرشمہ و لفریب امیرزادہ کو پامال کرتی تھی جسوقت امیرزادہ
جام شراب مانگتا تھا وہ پرکالۂ آفت ز انگشت دکھا کر چلی جاتی تھی اور کہتی تھی حضرت توبہ کرو یہہ فعل تمہارے شایان کار نہیں ہے تم مردان تقوی
شعار میں شمار ہوتے ہو تمکو اس ممنوعات سے احتراز واجب ہے امیرزادہ نامدار اول اوس شوخ تند مزاج سے توبہ کا اٹھانا کرتا تھا اب اس عجز و
الحاح سے جام شراب مانگنا افسوس کا مقام ہے غرضکہ وہ آفت جہان ایسے سخنان تلخ و شیرین سے ہر دم امیرزادہ کے دل کو پامال کرتی تھی اور
اور ایسی ادا ہاے دلگیر خرچ کرتی تھی کہ امیرزادہ ہر ایک ادا جان فریب پر فریفتہ ہو جاتا تھا اور کبھی وہ غارتگر دین و ایمان امیرزادہ کو تانوش دیکھکر
شیشہ و جام روبرو رکھکر کہتی تھی کہ شیشہ و جام شراب موجود ہے اور تم اپنے فعل کے مختار ہو اپنے ہاتھہ سے جام بھرو اور پیو لیکن میں کسی کی توبہ شکن نہیں ہونگی
مجھے کیا غرض پڑی ہے کہ مفت میں عذاب عقبی مول لوں وزر اوزار اپنے ذمہ لوں بھلا میں کیوں ساقی بنوں کہ کسی کی توبہ ٹوٹے شراب کا اوٹھانا نہیں کرتی اے امیرزادہ میری توبہ مثل تمہاری
توبہ کے گوشۂ نہیں ہے کسواسطے کہ میں طایفۂ رقاصۂ خاص شاہی میں داخل ہوں مجھے ہر کس و ناکس کو شراب دینے میں عار آتی ہے قصہ کوتاہ
جسوقت عشوہ ناز پری نے شیشہ و جام امیرزادہ کے روبرو رکھدیا اور وہ کلمات اوسکی زبان شکربار سے سنے غلبہ عشق میں ایک آہ سرد جگر سے کھینچی اور کہا

گر تو ساقی نباشی اندر بزم ۞ کس چرا سوی بادہ میل کند
ستی بادہ از کف خوش مست ۞ بر دو دو رہ رو سبیل کند
یکنظر ہر کہ نرگست بیند ۞ جام می را بآن طفیل کند

بالآخر جب اس صحبت انکار و اصرار کو طول کھنچا صاحبقران اکبر کو بھی
اس معاملۂ تازہ کی خبر ہوئی شہریار نامدار ایک مقام مخفی میں تشریف لایا اور امیر جمیل الدین کے معاملات جو عشوہ ناز پری سے وقوع میں آئے تھے بچشم خود
ملاحظہ فرمائے یعنی عشوہ ناز وقت طلب جام امیرزادہ کو وہی جواب مذکورہ بالا دیتی تھی امیرزادہ مفتون جمال بمنت و سماجت کہتا تھا اے جان جہان
بعمر خود توبہ سحر گفتم استخارہ کنم ۞ بہار توبہ شکن میرسد چہ چارہ کنم ۞ سخن صریح بگویم نمیتوانم دید ۞ کہ می خورند حریفان و من نظارہ کنم
صاحبقران اکبر اس ناز و نیاز کو دیکھکر خوب ہنسا اور عشوہ ناز پری کو کہلا بھیجا کہ اب زیادہ تر اپنے مبتلاے صورت کو آزار نہ دو چنانچہ
عشوہ ناز پری نے حسب الایماء صاحبقران گیتی ستان اپنے دست نگین سے ایک جام شراب لبریز بھرا اور بصد ادا و ناز
امیرزادہ کو دیا امیرزادہ نامدار نے بشوق آرزوی تمام تر وہ جام مراد اپنی دلبر کے ہاتھہ سے لیکر لاجرعہ نوش فرما لیا اور غلبۂ شوق سے

کہ ہر فرد بشر جانباز و مختار تہا کہ بفراغ خاطر سرگرم عیش رہے اور کسیطرح کا دل مین حزن و ملال نرکہے اسوا اسکی صاحبقران اکبر نے در خزاین وا
کردی تہی کہ ہر فرد بشر حاجتمند اپنے حاجت سے مستغنی ہو جائے اور کسی کے دل مین کوئی خواہش و آرزو باقی نرہے بلکہ جتنا والاقدر کی مجالس
عشرت اسی سبب سے حسب قدر و مرتبہ شان علیحدہ علیحدہ آراستہ کی تہین کہ کوئی شخص بسبب آداب لحاظ لذت عیش سے محروم نرہے چنانچہ مبارک
یعنی بزم عوام اس بزم خاص و عام سے جداگانہ مقامات بازارمین قرار دی گئی تہی کہ مردمان عوام شریک بزم ہو کر عیش و عشرت سے ارمان
دل نکالین غرضکہ عجب جشن بے نظیر سرزمین عرشیہ و علیین مین آراستہ ہوا کہ بہرام فلک نے بہی ایسا جشن ہمایون مدت العمر مین نہ دیکہا تہا صاحبقران
گیتی ستان شبانہ مع رفقائے نامدار و دلاوران عالیمقدار مطربان خوش آہنگ کا رقص و نغمہ سنتا تہا اور تماشای روشنی چراغان و آتشبازی
ملاحظہ فرماتا تہا اور روزانہ مع ہر ایک رفیق نامدار و محبوبان سیمین عذار رعنا عشرت مین بصد مسرت و انبساط اختلاط و اور بوس و کنار
مین مشغول ہوتا تہا الغرض ایک ماہ کامل صاحبقران گیتی ستان بدولت و اقبال سرگرم عیش و عشرت رہا بعد ازان جو
ساعت سعید داوان حمید حکیم والامنزلت نے ان دو اختر سعاین فلک رفعت و جلالت کے عقد کی مقرر فرمائی تہی قریب
آئی صاحبقران گیتی ستان صاحب بارگاہ گردون اساس سیار عجائبات حکیم قنطاس شہریار سپہر لوا شکنندہ طلسم بیع سباع
و طلسم بیضا برآرندہ تخت و دیہیم شہنشاہ واجب التعظیم صاحبقران اکبر شاہزادہ معز الدین ابو تمیم اوس ساعت محمود مین لباس
عروسی سے آراستہ ہو کر تخت روان پر سوار ہوا اور بجاہ و جلال شہر عرشیہ و علیین یعنی خانہ عروس کیطرف عزم فرمایا بغرض سلطان
اسمعیل فلک جاہ و سلطان روح الملک جملہ سلاطین و شاہزادگان نبی الجان و بنی آدم سواری ہمایون کی جلو مین پاپیادہ حاضر تہے
اور سامان و جلوس سواری بدستور مذکور آراستہ کیا گیا تہا چار طرف سے شادیانہ تہنیت و مبارکی نوازش مین تہے تخت سواری
صاحبقران اکبر کے واسطے سلطان شمسون قیصر نوش پدر ملکہ نو بہار نے بہیجا تہا کہ شاہزادہ کامگار بجائی مرکب اس تخت پر
سوار ہو کر تشریف لائے اور یہہ تخت رفعت صاحبقران اصغر کی دختران بلند اختر سے ایک دختر نے نمونہ تخت سلیمانی خاص اسی روز
کے واسطے تیار کیا تہا کہ داماد سلطان قیصر نوش روز عقد اس تخت پر سوار ہو کر خانہ عروس مین تشریف لائے اس تخت مین جواہرات
تحفہ عالم نصب کی گئی تہی غرضکہ صاحبقران فلک مکان بجلوس و تجمل باغ مراد بخش سے سوار ہو کر خانہ عروس کیطرف روانہ ہوا
سہ بآئین شایستہ خسروی ٭ برآمد شہنشہ بتخت نوی ٭ روان شد سوی حجلہ نو عروس ٭ فلک کرد تحسین زمین پای بوس ٭
ہمہ شہریار آتش اندر جلو ٭ زہی طالع شاد داماد نو ٭ روان شد چو شاہنشہ کامگار ٭ شرف در یمین بود و دولت یسار ٭
یسار دیہیم تمکین و اقبال بود ٭ خجستہ مہ و فرخش سال بود ٭ غرضکہ اس شان و تجمل سے سواری ہمایون روانہ ہوئی کہ دیدہ
فلک پیر نے بہی ایسی شان و رونق سواری نہ دیکہی تہی ہمراہیان سواری ہمایون سرتاسر لباس جواہر نگار و پیراہن زر نگار سے
آراستہ ہو رہی تہی کوئی متنفس ایسا نہ تہا کہ جسکے تن پر لباس زرین اور جواہر نگار نہ تہا کسواسطے کہ صاحبقران گیتی ستان نے خلعت ہا
طلسمی اپنے رفقای نامدار اور مردمان لشکر کو عطا فرمائی تہی علاوہ ازین سلطان شمسون قیصر نوش اور سلطان روح الملک نے بہی
حسب دستور جملہ ... نامدار کو علی قدر مراتب خلعت عطا کئی تہی غرضکہ ہمراہیان سواری تمام و کمال ادنی و اعلی الباس
و پوشاک ... رہے تہے اور اوس آرایش روشنی مین عجب طرحکی کیفیت معلوم ہوتی تہی اور اوس شب جا
شہر عرشیہ ... روشنی کی گئی تہی کہ چشم نظارہ خیرہ ہوتی تہی یعنی قریب ہزار درخت روشنی کے جو آثار
و طلسم ... ستون نصب کئے تہے اور فصیل کے ہر ایک برج و کنگرہ پر قنادیل روشنی و آتشبازی عجیب حکمت و صنعت و
آراستہ ... شہری اوسکے مشاہدہ سے حیران ہوتی تہی سہ زعکس از زمین تا سپہر برین ٭ تماشاگہی بود حیرت فزا ٭

الحاصل صاحبقران والا تبار بعد فراغ عقد خلوت مین تشریف لیگیا اور فرط اشتیاق و غلبۂ محبت محبوبہ یا یاد آرام جان کو سینہ سے لگایا اور مدت دراز کی تشنہ کامی کو آبیاری وصل سے سیرابی بخشی ~ چگویم چہ کردان شہ نامور ۔ بان ماہ وش و گلبن سیمبر ۔ چگویم چہ کردان شہ سرفراز ۔ بان شمع صد محفل عز و ناز ۔ چگویم چہ کردان شہ نامدار ۔ بان گلشن افروز دل نوبہار ۔ گر این راز سربستہ روشن کنم ۔ اگرچہ ہمہ صفحہ گلشن کنم ۔ ولیکن بخود اقتضائی ادب کہ این نکتہ از دل برآید بلب ۔ غرض انچہ شہ کرد با ان نگار ۔ بود اولش عیش بوس و کنار ۔ نخستین بیاقوت او لعل سود ۔ پس انگہہ گہرہا بران پر فشرد ۔ چو شیر و شکر باہم آمیختند ۔ بسے شیرہ جان بہم ریختند ۔ ز ہم جان مشتاقشان کام یافت ۔ دل مضطرب نیز آرام یافت ۔ شدہ ہر یک از دیگرے کامیاب ۔ زبان را شکر خدا داد و آب قصہ کوتاہ شہریار فرخندہ فال شاہزادہ بلند اقبال اپنی محبوبہ جانی ملکہ نوبہار پری سے کہ وصل حقیقی سے فایز ہوا اور مقصود دلی کو پہونچا بعد ازان بفرخندہ حالی بموافق ارشاد جناب حکیم فنطاس الحکمت چالیس روز شہر عشرتیہ مین جلوہ فرما رہا اور مرغزار عشرت وغیرہ باغات مین صحبت ہای عیش و عشرت گرم رکہی یعنی شبانہ ملکہ نوبہار گلشن افروز کی وصل سے لذت دل و جان حاصل کرتا تہا اور روزانہ سیر و شکار مین بسر فرماتا تہا اسیطرح جملہ رفقای نامدار اپنے محبوبان گل اندام سے جان مشتاق کی حسرت و آرزو نکالتی تہی راوی مختصر نگار اس عشرت بے اندازہ کا حال کہانتک بیان کرے چار و ناچار قصہ خوانان شیرین بیان کے حوالہ کیا کہ داستان گذار فصاحت شعار اس جشن عالی کو بحرب زبانی لذت بخش گوش سامعین کر سکتا ہے آخرکار شہریار کشورگیر نے چالیس روز بعشرت و کامرانی شہر عشرتیہ و مرغزار عشرت مین بسر فرمائی بعد ازان حکیم عالیمنزلت کا حکم صادر ہوا کہ اب شبخانہ والا قصر البرین کو روانہ فرمایا جای اور ملکہ نوبہار گلشن افروز پری مع نادرہ رازدار وغیرہ خواتین بجلوس شان قصر اخضر و قریہ فردوس مین جاکر آرایش عروس اور ترتیب بزم کتخدائی مین شریک ہو اور ملکہ خورشید لقا شمسہ تاجدار کو حجلہ عروسی مین جلوہ افروز کرین غرضکہ صاحبقران گیتی ستان شاہزادہ معزالدین عالی مکان مع رفقای والاشان و سلاطین کامران بجلوس و احتشام ممالک طلسم و سرزمین عجائبات سے سوار ہوا اور بعد طی مسافت چندروزہ بجاہ و جلال باغ قصر البرین مین نزول اجلال فرمایا سلطان قیصر یونس و سلطان روح الملک بہی ہمراہ سواری ہمایون مع خدم و حشم آئی تہی شاہزادہ عالی تبار نے دونون شاہان ذیجاہ کو باعزاز تمام منازل قصر البرین مین فرودکش کیا

داستان کتخدائی شاہزادہ کامگار نور دیدہ دولت روزگار فخر سلاطین نامدار صاحبقران اکبر شاہزادہ معزالدین فلک اقتدار و آراستگی بزم عروسی بہر حلقۂ خوبان جہان خاتون دوران ملکہ شمسہ تاجدار جذب البیان مع دیگر واقعات

نوکہ زیر قلم عجایبت رقم کی جاتی ہین بزم آرایان بساط سخن و چمن پیرایان گلشن انجمن اس داستان سراپا نشاط و انبساط کو اسطرح رقم کرتی ہین کہ جسوقت اوس دانش اساس یعنی حکیم فنطاس نے شاہزادہ والا قدر سے ارشاد فرمایا کہ ای شاہزادہ بلند اقبال و ای فرزند ہمایون فال تمکو مبارک ہو کہ فضل الٰہی سے تم اپنے محبوبان دلنواز یعنی ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ روشن بیان کے وصل حقیقی سے کامیاب ہوگئے اور اب وہ وقت معہود آیا ہے کہ تم مقصود اصلی اور تمنای دلی سے بہرہ مند ہو کہ جسکے باعث تم نے اپنے ملک و دیار اور مادر و پدر کی جدائی اختیار کی تہی خدای عزوجل کارساز حقیقی نے اوس زمانہ مہاجرت کو ایام وصل و کامرانی سے مبدل کردیا ہر نوع شادمان رہو کہ عنقریب اوس ماہ فلک محبوبی یعنی ملکہ خوبان عالم شمسہ تاجدار کے وصل سے کامیاب ہوا چاہتی ہو شاہزادہ نامدار اس مژدہ جان بخش اور نوید دل افزا کو سنکر اسقدر مسرور ہوا کہ جسم نازنین مین پیراہن تنگ ہوگیا اور تمام وقایع گذشتہ ابتدا سے جو کچہ گذرا تہا تمام و کمال آئینہ دل مین جلوہ گر ہوا اور وہی غلبۂ محبت اور جوشش عشق ملکہ شمسہ تاجدار کا از سر نو دل مین پیدا ہوا بے اختیار صاحبقران نامدار نے فرط محبت سے ایک آہ [illegible]

القصہ اس شان و شوکت سے شہریار فلک منزلت خانہ عروس مین تشریف لایا اور مسند شاہی پر جلوہ افروز ہوا بعد ازان وقت عقد
خوانی حکیم قسطاس الحکمت عروس کی طرف سے وکیل مطلق مقرر ہوئے اور شیخ احمد عرب نے صیغہ نکاح پڑھکر دونون اختران فلک خوبی کو
سلک عقد مین منسلک کیا بعد انعقاد نکاح حسب دستور و قاعدہ شہریار فلک مقدار کو اندرون حرمسرا لایا جسوقت شاہزادہ گردون سریر
حرمسرا مین داخل ہوا دروازہ محل سے لیکر مسند نازنینان ماہ پیکر شعلہ عذار و پریزادان گل اندام نسرین رخسار با لباس جواہر نگار صف بستہ
استادہ تہین اول پریزادان زہرہ تمثال دست راست نے خوانہای زر و جواہر فرق ہمایون پر نثار کئے اور پریزادان دست چپ نے طبق ہای برادگل
طلای مینا کار فرق نوشاہ پر نثار کئے ہنگام شب وہ گلہای طلسمی نادر الحقیقت اسقدر روشن و درخشان ہوئی کہ مثل ستارہ معلوم ہوتے
تہے اور تمام صحن محل مین پہیل کر ہوا پر معلق آویزان ہوگئی تہی گویا صحن محل از سرتا سر سقف گردون بنگیا تہا علاوہ اسکے چراغدان سلیمانی و
بیت شاخہ وغیرہ بلوری و طلائی مرصع بجواہر جابجا نصب تہے اور انواع و اقسام رنگ کی روشنی اونمین پیدا ہوتی تہی اسیطرح صحن ایوان
مین ہمرنگ ہائے چراغان طلسمی صحن محل مین بطور دایرہ نصب کئے گئے تہے اونکی روشنی نے صحن محل کو آتش زار کر دیا تہا غرضکہ ہر ایک قصر و
ایوان رقص پریزادان زہرہ آئین سے آراستہ تہا اور ہر ایک گلزمین صحن محل مین روشنی سے خالی نہ تہی صاحبقران والا تبار جسوقت
محل مین داخل ہوا ہر طرف سے ترانہ تہنیت و مبارکبادی کا شور سنا شاہزادہ کامگار بدوش پریزادان تخت روان پر سوار اوس دایرہ
ہمرنگ ہائے روشنی سے تشریف لایا شاہزادہ نامدار نے دیکہا کہ ہر ایک دایرہ روشنی مین پریزادان رقاصہ با لباس ہای مختلف نغمہ و سرود
مین مشغول ہین اسیطرح ہر ایک دو دایرہ روشنی مین بزم طرب آراستہ ہو رہی تہی اور ہزار در ہزار پریزاد با لباس ہای مکلف جابجا موجود
ہین شاہزادہ والا تبار اس تماشای نادر کو دیکہتا ہوا آخر شب اوس ایوان عالی مین پہونچا جہان تخت تمکین و وقار پر ملکہ نوبہار بلباس عروسی
زیب و زینت سے رونق افروز تہی شاہزادہ فلک شوکت عروس کے پہلو مین جلوہ افروز ہوا راوی خیال آفرین اگر ملکہ نوبہار کی شان
و زینت کا حال بیان کرے ایک دفتر مختصر علیحدہ ترتیب دیا جاے واقعی ملکہ نوبہار کو زیب و زینت سے مثل بہار نو آراستہ کر رکہا تہا واضح ہو
کہ یہ وہی ملکہ نوبہار ہی جسنے شاہزادہ عالیقدر کو مدت دراز تک سرگردان و پریشان رکہا ہے اور اوسکی دل اشتیاق منزل کو اپنے فراق
مین خون کیا تہا اب وہی نوبہار مثل جان شیرین شاہزادہ کے پہلو مین نشاط اندوز ہے اور بہزار آرزو و تمنا اس روز سعود یعنی وصل حقیقی کے
امیدوار ہے القصہ بعد ادای رسم معمولی درمیان عروس و داماد مرآت الغیب کو رکہا دونون نیر فلک خوبی نے اوس اینہ جلوہ نما مین ایکدوسری کے
حسن جمال کو دیکہا اور مسبب الاسباب حقیقی کے فضل و کرم کا شکر ادا کیا بعد ازان طبقہای جواہر و گوہر داماد و عروس کے فرق پر نثار ہوئی ابو الحسن جوہری شاہزادہ
کے عقب مین استادہ تہا تمام گوہر و جواہر زنبیل خاص مین داخل کئے اور نادرہ رازدار سے کہا اب تو تم بہی زر و جواہر کو جمع کرو اور بہی دو نادرہ راز
رازدار نے کہا یہ کام میری قدر و منزلت سے باہر ہے تم ایک جاروب ہاتہہ مین لو اور تمام صحن ایوان کو رفت و روب کر دیہ کوئی گوہر و جواہر باقی نہین رہیگا
اوسوقت پریزادان محل سرا نے ان دونون زن و شوہر کے سخنان خلاف آئین پر قہقہا مارا اس اثنا مین حکیم قسطاس الحکمت اور سلطان شمسون قیصر یونس ایک گوشہ سے
تشریف لاے صاحبقران اکبر نے دونون بزرگوارون کو بمراتب و مدارج سلام کیا سلطان قیصر یونس داماد کا تصدق ہوا اور بعدہ شکر جناب باری مین بجا لایا حکیم عالیشان
نے شاہزادہ کا سنگار کرکے ایک پارچہ حریر مثلث سرخ زرنگوش ملا عطا فرمایا اور کہا ای شاہزادہ عالیقدر یہ پارچہ نادر کا نام نقش الظفر ہے اسکو علم ظفر ارتسام پر
نصب کرنا اور اوس علم کا نام علم الظفر رکہنا جبتک وہ علم تمہارے خاندان مین موجود رہیگا حکومت و سلطنت بہی تمہارے خاندان مین رہیگی لیکن جسوقت
بحکم الہی و مشیت کبریائی سلطنت اسمٰعیلیہ دوسرے خاندان مین منتقل ہو جائیگی یہ علم بہی خود بخود مفقود ہو جائیگا راوی کہتا ہی کہ انجام کار حسب
بیان حکیم بزرگ اسیطرح وقوع مین آیا اور سلطنت اسمٰعیلیہ دوسرے خاندان مین منتقل ہوگئی یعنی عہد حکومت العاضد لدین اللہ مین کہ آخر ملوک اسمٰعیلیہ
سے تہا سیف الدولہ شاہی نے خروج کیا اور انتزاع سلطنت ہوگئی بلکہ سلطنت ہای مصر و شام بہی ملوک اسمٰعیلیہ کے قبض و تصرف سے جاتی رہی

چکر سے کہنچی اور تصور جمال دلدار مین محو ہوکر محبوبہ سے مخاطب ہوا اور کہا ای خورشید اوج برتری و ای ماہ فلک دلبری ہرچند مین
آرزومند وصال مسرور و خوشحال ہون اور ہر طرح بھی اطمینان کلی ہے کہ مین تمہاری دولت وصل سے قریب بہرہ اندوز ہونگا اور بھی تمہارا
وصل میرا آئیگا لیکن اس فرط محبت اور وفور عشق کا کیا علاج کرون کہ بیتابی دل سے عجب حالت مجھپر طاری ہوئی ہے کہ صبر و قرار دل محزون سے یکبارگی کنارہ
کرگیا اسلئے خوبان جہان وای مایہ آرام جان ناتوان و امید بالعیدین نہایت شرمسار ہون کہ بیٹھے بٹھائے کشور دل مین دوسرے کو بھی شریک کرلیا لیکن بحکم
شرعی کہتا ہون کہ مین مدت دراز تک عجب عالم دیوانگی و بیخودی مین مبتلا رہا اور ہرگز مجھے اپنے حال و مآل کی خبر نتھی مگر اب وہ خیال و اندیشہ تمام و کمال
دل سے رفع و دفع ہوگیا ہے اور کسیوقت بغیر تمہارے یاد کی بھی بیکار نہین گذرتا ہر دم و ہر لحظہ تمہارا خیال و تصور ہرایون ملل محیط خاطر رہتا ہے

ے ای انکہ کردہ از زلف زور ازل بدامم تا نگذراز انچہ بگذشت اکنون ہمان غلامم ای ہم بسوی میخانہ بود در راہ پیر مغان صہبا بہر کرد و داد جامم
بیخود شدم از ان جام نشناختم قدم را اکنون کہ خود شناسم دانم ہمان بدامم غرضکہ صاحبقران گیتی ستان بہ خیال و تصور دلدار مترنم رہا بعد
ازان حسب الارشاد حکیم عالیمنزلت آرایش جشن کتخدائی و آئین بندی کا حکم دیا چنانچہ حسب الحکم قضا شیم کارپردازان چابکدست نے تمام باغ قصر ابرین کو
از سر نو آراستہ کیا اور تاخانہ عروس یعنی قریہ فردوس و قصر اخضر تک زمین صحرا کو حسب مذکور بالا روشنی چراغان و سامان آتشبازی وغیرہ سے زیب و
زینت بخشی یعنی جشن ہای گذشتہ کی نسبت اس جشن عالی کو زیادہ آراستگی دی گئی تہی اور ہر قسم کا سامان و اسباب عیش و عشرت مہیا کیا گیا تہا بلکہ
مجالس و معارک بہی بے شمار قائم ہوئی تہی چنانچہ اس جشن ہمایون مین دیوان عاشق کی ایک مجلس عقد منعقد ہوئی تہی از انجملہ حارث دیو تہا کہ اوسکا عقد
اسی جشن ہمایون کے انعقاد پر مقرر و منحصر ہوا تہا **الغرض** سلسلہ بند داستان نے اس جشن ہمایون کی ترتیب اول گزارش کی ہے کہ قصر اخضر
تا قصر ابرین و قلعہ یاقوت نگار و شہر عسکریہ تک آئین بندی کی گئی تہی اور اس وسعت مقامات کے گرد و پیش منازل سبع سماع بہی واقع ہوئی
تہی دور وسعت عرض مین کوہ طوطی وغیرہ منازل واقع تہی اور یہہ جملہ مقامات و منازل روشنی چراغان و سامان آتشبازی وغیرہ سے
آراستہ ہوئی تہی علاوہ ازین چار بازار وسیع و رفیع ایسے بازینت و شان آراستہ ہوئی تہی کہ چشم فلک نے بہی نہ دیکہی ہوگی از انجملہ ایک بازار
مجالس و معارک قصر اخضر سے قصر ابرین تک بتکلف و زیبائش آراستہ ہوا جو خاص نزول اجلال سواری ہمایون کے لئے معین تہا اس بازار
مین دو رستہ فانوس روشنی و قنادیل مرصع طلا و نقرہ آویزان تہین اور بشیر اشجار آرایش مذہب و مینا کار اور چمنستان روشنی ہرایک رہگذر
بازار مین ترتیب دی گئی تہی علاوہ اسکے بازار مذکور مین سو چوک تہی جو خانہ عروس سے سرحد طلسم سبع سماع تک پہنچی ہوتی تہے اور ہرایک
چوک مین سو میدان وسیع الفضا ترتیب دی تہے اور ہر میدان مین باغات و نہر و حوض اور سامان روشنی و آتشبازی و چمنستان مصنوعی آراستہ
تہا اسیطرح ایک بازار خانہ عروس سے قلعہ یاقوت نگار تک آراستہ تہا اور بازار چہارم بدستور مذکور قصر اخضر سے دروازہ عجائبات تک آراستہ
کیا گیا تہا اور بازارہای چہارگانہ کا نام بازار عشرت رکہا تہا غرضکہ اس جشن ہمایون کی وسعت آرایش ہرسمت بتیل فرسنگ تہی علی ہذا القیاس
قصر اخضر کی وسعت کو خیال کرنا چاہیے کہ ایسے جشن کتخدائی کیواسطے کافی و وافی ہوگئی **حاصل کلام** ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ و
ملکہ صبح و انکشا و ملکہ صبح روشنگہر و گوہر بزم افروز و ملاحت پری و نادرہ رازدار و غمزہ شیرین کار و گلستان افروز و منطقہ
زرین کمر و غنچہ پریزادان و خواتین طلسم حسب الحکم صاحبقران اکبر و حکیم عالیمنزلت قصر اخضر مین حاضر ہوئین ان خواتین عالیقدر
کے قیام کیواسطے اوس قصر عالی بنا کے ایوان و منازل مقرر ہوئے چنانچہ خلدانہ ماہرو و سرو سہی و طرہ مشکین خال
و سنبلہ ماہ پیکر و غنچہ خواتین مقیم قصر اخضر خواتین پریزاد کی تواضع و مہمانی مین معین تہین غرضکہ جب یہہ ساز و برگ
جشن انعقاد پا گیا حکیم صاحب نے فرمایا یا صاحبقران گیتی ستان یہہ امر تمہارے مرضی مبارک پر موقوف و منحصر ہے
چاہو اول اپنے عقد کا انتظام فرماؤ یا اپنے رفقا سے یا پایندہ کو اول منعقد کرو یعنی باین ترتیب کہ اول عقد امیر حمزہ کا سرہی کرناہو

اور دوم عقد یعقوب حرانی کا طرہ مشکین خال سے اور سیوم عقد امیر محمد کا سنبلہ بانک بنت اشبوطہ کی چہارم عقد شدید الشداد جہان پہلوان کا مشوره بانو خواہر زادہ سمعاج اژدر سے پنجم عقد امیر یوسف کا شعلہ نار سپہ سے ششم عقد اسلم بن سالم کا زنگاوہ زنگاری پوش سے ہفتم عقد طیفور نیزہ باز کا دختر الواح بن التوحم سے ہشتم عقد قنطور ریاباری کا دختر سلطان شاہ مغربی سے نہم عقد ترک سخت کمان کا دختر سقلاب شاہ سے دہم عقد سلطان ابو الحسن جوہر کا صندلانا ہر و بنت عمران شاہ سے بعدان عقود و نکاح کی خود بدولت و اقبال اپنے عقد ہمایون کا تہیہ فرمایین صاحبقران اکبر نے شق ثانی کو منظور فرمایا اور یہی قرار دیا کہ اول رفقائی نامدار کا عقد کرنا چاہی چنانچہ صاحبقران نامدار نے ہر ایک رفیق کو اونکی مقامات معینہ کیطرف روانہ کیا یعنی جو مقام اونکی عقد و نکاح کیواسطے معین تہا اونکو اوسطرف بہیجدیا کہ ہر ایک دولہا اوس مقام سے سوار ہوکر قصر اخضر مین جای اور اپنی محبوبہ کو بعد عقد اپنے مقام مین لے آئی چنانچہ امیر محمد اور یعقوب کو قلعہ یاقوت مین بہیجا اور شدید الشداد کو مع طیفور نیزہ باز شہر اژدریہ کو روانہ کیا کہ انکی جشن عروسی کا وہی مقام مقرر تہا اسیطرح ہر ایک عروس کا مقام قصر اخضر مین ملکہ شمسہ تاجدار کیطرف سے مع سامان آرایش وغیرہ علیحدہ علیحدہ معین ہوا تہا اور صاحبقران اکبر نے ہر ایک دولہا کے پاس چہل سردار نامی واسطی ترتیب و آرایش بزم عروسی کے بہیجدیے تہے چنانچہ امیر یوسف مع چہل سردار امیر محمد و یعقوب حرانی کے پاس قلعہ یاقوت نگار مین گئے تہے بلکہ بعض عیاران نامی بہی مثل ہونگ مصری و زرنگ مصری و سمک مصری وغیرہ سرعت بن ہاشم شتاب اس جشن مین شریک تہے اسیطرح امیر شجاع الدین کو مع چہل سردار امیر سیف الدین کی پاس قنات حصار مین بہیجا اور یہی دستور و قاعدہ ہر ایک سردار کیواسطے مقرر کیا بعد ازان صاحبقران اکبر وقت عقد ہر ایک سردار کے ساتہہ تشریف لیجاتا تہا اور باعزاز و احترام بزم عقد کو سر انجام دیتا تہا چنانچہ اول شاہزادہ قنطور نوجوان کو اوسکی محبوبہ مرجانہ عنبرین مو دختر سلطان شاہ مغربی سے منعقد کیا اور ترک سخت کمان کو بعد عقد قنطور نوجوان ملکہ آتش ملک سے کہ ماہ خوبان و ماہ ترکان بہی لقب رکہتی تہی سلک عقد مین منسلک کیا بعد ازان طیفور نیزہ باز کو اوسکی محبوبہ الواحہ خاتون سے نامزد کیا اسیطرح شدید الشداد کو مشورہ بانو خواہر زادہ سمعاج اژدر کی وصل سے کامیاب فرمایا اور اسلم بن سالم کو زنگاوہ زنگاری پوش بنت نجاشی کے عقد وصل سے ممتاز کیا بعد اس عقد کے امیر زادہ سیف الدین کو بعزت و جلال شعلہ نار سپہ کے عقد مین داخل کیا اور امیر محمد کو بہی خجستہ اشبوطہ کے وصل سے بہرہ مند فرمایا اور دوسرے روز ملکہ سنبلہ کو امیر زادہ امیر محمد کے عقد سے سرفراز کیا اور اوسی شب جشن مین طرہ مشکین خال کو یعقوب حرانی سے منعقد کیا بلکہ خرامان پری کو جو کنیز ان ملاقات پری سے تہی یعقوب سے منعقد کیا جب یہہ تمام عقد و نکاح ختم ہوگئی اور عاشق و معشوق نے لذت وصال سے کامیابی حاصل کرلی صاحبقران اکبر نے حکم دیا کہ سامان جشن از سر نو آراستہ کیا جائے اور مردمان خاص و عام کو اطلاع دیدو کہ ابتدائے شروع جشن سے تا آخر مدت جشن خاص و عام سلطان ابو الحسن جوہر کے مہمان ہین گے اگر کسی شخص کو کوئی آرزو اور تمنای دلی ہو وہ اظہار کرے اوسکی آرزو اور مراد حاصل ہوگی اور ابتدا مدت جشن کی قبل عقد دس روز اور بعد عقد کے سات روز قرار پائی ہی یعنی سترہ دن یہہ جشن عروسی منعقد و آراستہ رہیگا چنانچہ کارپردازان سلیقہ شعار نے آرایش جشن کو حسب الحکم شہریار والا مقدار زیادہ تر رونق دی اور ہر ایک خیام و لشکر مین حکم عالی پہونچا دیا ہر طرف نقار خانہ تہنیت و شادمانی بجنے شروع ہوے قضاے کار اثنائے جشن مین ایکروز مرزبان بن بہرام بقصد شکار لشکر سے نکلا او ہر طرف صحرا و بہار مین صید و شکار کے تفحص مین پہر رہا تہا ناگاہ دختر آذر شاہ سے دو چار ہوگیا وہ نازنین بہی اوس روز بتفریح طبع ایک باغ مین جاتے تہی ناگاہ بسبب تیزی ہوا نقاب سواری کا پردہ ایکطرف سے بلند ہوگیا

جسوقت مرزبان بن بہرام کی نظر اوس نازنین کے جمال دلنشین اور حسن جہان سوز پر گئی ہزار جان و دل سے مفتون ہوگیا اوسطرح
وہ نازنین بہی مرزبان بن بہرام کو دیکھکر مایل ہوئی تہی بالآخر یہہ خبر صاحبقران اکبر کے گوش ہمایون تک پہونچی صاحبقران گیتی ستان
نے اوسیوقت بطور خود اوسکے پدر آذر شاہ سے اوسکی دختر کی خواستگاری کی آذر شاہ نے بانشد رضا منظور کیا قبل از عقد ابوالحسن
جوہر صاحبقران گیتی ستان نے ان دونون محب و محبوب جدید کو ہمکنار کر دیا اسیطرح ایکروز عوجان بن عرجان نے صاحبقران
فلک مکان سے عرض کیا ای شہریار مراد بخش مراد مندان و ای شہنشاہ دستگیر درماندگان مین دو روز سے عجب حال بدین مبتلا ہون
اور اوسکا چارہ کار حضور سے چاہتا ہون صاحبقران نے فرمایا بیان کرو وہ کیا حال ہے جسمین تم مبتلا ہو ہم بہی سنین عوجان
دلاور نے عرض کیا یا صاحبقران والاشان بفرون شاہ ربیع مقتول کی ایک دختر رشک قمر ناصرہ گلرخسار نام لشکر ظفر پیکر
مین موجود ہی اوسکی کیفیت یہہ ہے کہ ربیعا نام دلاور جو تازہ دایرہ اسلام مین داخل ہوا ہے اور لشکر ظفر موج مین قیام رکہتا ہے
وہ شخص بعد قتل بفرون شاہ کے اوس نازنین یعنی ناصرہ گلرخسار کو لے آیا تہا اور اوس سے وصل کا طالب ہوا مگر وہ نازنین اوس
شخص سے کسیطرح رضامند نہین ہوئی اتفاقات روزگار سے کل ایک عورت میرے پاس آئی اور اوسنے یہہ سرگذشت میرے
روبرو بیان کی بلکہ ایک ورق تصویر بہی اوس نازنین مہجبین کا مجہی دیا مین بمجرد معاینہ تصویر کے اوس حسن دلاویز اور صورت زیبا
پر فریفتہ ہوگیا یا صاحبقران اوسوقت سے عجب طرح کا اضطراب و اضطرار قلب مین پیدا ہوا ہے کہ کسی پہلو مجہی آرام نہین آتا آخرکار
صاحبقران والاتبار نے بعد دریافت حال ناصرہ گلرخسار کو عوجان کی سپرد کر دیا عوجان بعد عقد اپنی محبوبہ کے وصل سے شادمان
ہوا اور صاحبقران اکبر کے حق مین دعاگذار رہا بعد ازان ساعت عقد ابوالحسن جوہر کی شروع ہوئی شہریار کشورگیر نے ابوالحسن جوہر کو لباس
شاہانہ سے آراستہ فرماکر مرکب پری نژاد پر سوار کیا جملہ شاہان و سلاطین پیادہ پا ہمراہ تہے بلکہ صاحبقران والاتبار بہی بپاس حقوق
سلطان ابوالحسن چند قدم پاپیادہ جلو مین تشریف لیگیا مگر ابوالحسن نے بمنت و سماجت صاحبقران کو مرکب پر سوار کیا اور جملہ سلاطین
و امراکو بہی پیادہ روی سے مانع آیا تمام دلاوران نامدار بتکلف و شان مرکبان برق دم پر سوار ہوکر جلو مین روانہ ہوئے اور
منزل بمنزل تماشای روشنی و آتشبازی دیکہتے ہوئے ساتہ روز مین قریہ فردوس تک پہونچے ہر ایک منزل مین تکلف و آرایش
روشنی وغیرہ کی بدستور نکوتہی اوسطرف قریہ فردوس کو حکیم عالیمنزلت اور پادری ایدروس نے مثل عروس نو آراستہ کر رکہا تہا اور
عمران بن حبیب پدر ملکہ خلدانہ کو ایک ایوان عالی ایسا با زینت و شان ملکہ شمسہ تاجدار نے جشن عروسی کیواسطے دیا تہا کہ بجای خود
وہ ایوان دوسرا قصر اخضر معلوم ہوتا تہا سلطان عمران شاہ اور اوسکی زوجہ خالدہ بانو نے ملکہ خلدانہ باہر کو تزئین عروسی مین مثل طاوس
زرین بال آراستہ کر رکہا تہا اور جملہ نازنینان قصر اخضر حسب الحکم ملکہ شمسہ تاجدار ملکہ خلدانہ کی عروسی مین شریک تہین بلکہ عالم اس سبب سے
شریک نہین ہوئی کہ حجلہ عروسی مین ممکن نہ تہی ورنہ خلدانہ کے جشن عروسی مین ضرور شریک ہوتی بلکہ ساز و سامان عروسی تمام و کمال اپنے ہاتہ سے
انجام دیتی القصہ جسوقت آمد آمد سواری ہمایون ملک عمران کی گوش زد ہوئی مع فوج و لشکر فردوسیہ باہر نکلا اور استقبال بجا لایا
شاہزادہ کامگار ابوالحسن کو ہمراہ لیکر شہر فردوسیہ مین داخل ہوا اور ملک عمران کے ایوان مین تشریف لایا دو روز ملک عمران
کیطرف سے بزم مہمانی گرم رہی روز سیوم ساعت سعید مین قاضی احمد عرب نے ملکہ خلدانہ کو سلطان ابوالحسن کے عقد مین منعقد کیا

سہ قاضی احمد را طلب فرمود شاہ ہا ہا با کمال اقتدار و خسرو جاہ ہا ہا تا بخوانند عقد سلطان ابوالحسن ہا ہا
با مہ اقبال خوبان زمن ہا ہا عقد خلدانہ بچہر خواندہ اند ہا ہا بر سر ایشان گہر افشاندہ اند ہا ہا عشرت از ہر گل
زمین گل کردہ بود ہا ہا شد شگفتہ ہر کہ دل افسردہ بود ہا ہا تہنیت گفتند شاہانش ہمہ ہا ہا آفرین خوان شہریارانش ہمہ ہا ہا

راوی مختصر نگار اگر اس جشن ہمایون کی زینت و آرایش کو بالتفصیل حوالۂ قلم کرے البتہ ایک عمر طبعی درکار ہے اور آرایش
جشن غالباً پوری تمام ہو واقعی ایسا جشن بے مثل و نظیر آراستہ ہوا تہا کہ بزم پرویزی و جشن جمشیدی اوسکی مقابل ایک شبستان ہے
کمتر خیال کئے جاتے ہین ؎ یکے مجلسے رشک خلد برین ✿ بصد ناز و نعمت چو جنت قرین ✿ ز اسباب عشرت دران انجمن ✿ مہیا
فزون از نشاط زمن ✿ جوان شد ز سر موسم روزگار ✿ دگر تازہ شد شاخ فصل بہار ✿ درآمد ببرج شرف آفتاب ✿ خزان شد
چو بدخواہ خانہ خراب ✿ بروز اندرون روشنائی فزود ✿ ہوا تیرہ بختی جدائی نمود ✿ گلستان ز گل تاج بر سر گرفت ✿ ز شبنم چمن
فرش گوہر گرفت ✿ گہر ریزش ابر کافور بار ✿ بگلشن ہوا گر و گوہر نثار ✿ نسیم بہاری وزیدن گرفت ✿ بہر سو شقایق دمیدن
گرفت ✿ درختان لباس نو آراستند ✿ خیابان چو اورنگ پیراستند ✿ نہالان نو رس شدہ بارور ✿ قبای زمرد کشیدہ ببر ✿
می ارغوانی ز جام بہار ✿ رخ لالہ افروخت بر کوہسار ✿ درآمد بر اورنگ سلطان گل ✿ شد از شوق بلبل ثنا خوان گل ✿ ہوا عطر
افشان شد اندر چمن ✿ رخسارہ نسترین و سمن ✿ جوانان گلشن بناز و فریب ✿ ز نظارہ بردند صبر و شکیب ✿ ہوا شست رخسارہ
خود واگرد ✿ زمین یافتہ خلعت لاجورد ✿ بگرد چمن جدول جوی آب ✿ چو گیسوی خوبان بصد پیچ و تاب ✿ نوا زندہ طاوس کبک
تذرو ✿ سرایندہ قمری بہر شاخ سرو ✿ زباد سحر خندہ زن گلستان ✿ برخسار گل چہچہہ بلبلان ✿ چمن گشت خندان چو اقبال شاہ
سر شاخ پوشیدہ گلگون کلاہ ✿ ز سر و گلستان و راہ بہار ✿ بدان سان کہ بر تخت خود شہریار ✿ القصہ صاحبقران گیتی ستان سر حلقۂ شاہان
زمان شاہزادہ معز الدین عالی مکان بجاہ و جلال مجلس خاص مین تخت دولت و وقار پر متمکن ہوا اور سلاطین و امرای والاشان کہ بعضی اونمین
ساکنان پردۂ قاف اولاد سلطان مہدی و قایم الملک و سلطان اسمعیل سے تہے گرد و پیش شاہزادہ کامگار کی مثل انجم و اختر اپنے اپنے
دنگل و کرسی پر باعزاز و تمکین حاضر تہے صاحبقران اکبر نے ساقیان سیمین عذار رنگین دست کو حکم دیا کہ جامہای بادۂ گلفام و ساغرہای ارغوانی
ہر ایک اہل مجلس کو پلاو اور زنان پریزاد نغمہ سرا زہرہ آہنگ زمزمۂ دلکش سے اہل مجلس کے دلکو مسرت بخشین چنانچہ حسب الحکم
عالی ساقیان گل اندام نے جام بادۂ گلرنگ سے اہل بزم کے دماغ کو تازہ کیا اور مطربان خوش الحان نے نغمات دلکش سے ارباب
مجلس کے دل کو شادمان کیا سبحان اللہ عجب جشن نشاط آراستہ تہا کہ دیدۂ فلک نے بہی مثل اوسکی دیکہا نہ تہا یعنی چند شبانہ روز اہل
بزم ایسے محو نشاط رہے کہ کسیکو خبر نہی کہ دن کب نمودار ہوا اور شب کسوقت آخر ہوی شاہزادہ کامگار بہی ہمہ تن عیش و عشرت
مین مصروف تہا اور شب و روز جشن عشرت مین مع رفقای نامدار داد عشرت و کامرانی دیتا تہا اسیطرح مقام بمقام باغ
قصر البرین مین ایک ایک مجلس جشن بدستور مذکور آراستہ تہی اور شاہزادگان و شاہان نامدار جشن طرب و شادمانی
مین شبانہ روز مسرور ہوتے تہے ایک شب صاحبقران اکبر نے حکیم فیلطاس سے عرض کیا ای استاد عالی نژاد میرا
دل چاہتا ہے کہ مین بمعیت سلطان ابو الحسن جوہر زمہا سے عام و معارک کی کیفیت دیکہون اور طریق صحبتہای
عوام کا مشاہدہ کرون لیکن حیران ہون کہ کسطرح ہر ایک مقامات مین پہونچ سکتا ہون بالفرض اگر پیادہ پا جاؤن
ایک مدت دراز چاہیئے کہ ہر مقام کی بالتفصیل سیر کرون اور اگر مرکب پر سوار ہو کر جاتا ہون پہر بہی کسیقدر عرصہ درکار ہے
کسواسطے کہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک بست فرسنگ راہ ہے اور بالتفصیل کیفیت اوسوقت معلوم ہو سکتی ہے
کہ بوضع تنہائی یعنی یکہ و تنہا پیادہ پا جاؤن اور مقام بمقام مجالس و معارک کو مشاہدہ کرون اس باب مین اگر حضرت
کچھ اعانت فرماوین البتہ ممکن ہے کہ مین اپنے ارادۂ دلی سے بہرہ مند ہون حکیم عالیجناب نے ایک نقش پارچہ سنگ پر
کشیدہ فرماکر صاحبقران اکبر اور ابو الحسن جوہر کو عنایت کیا اور فرمایا کہ تم اس پارچہ سنگ کو کمر مین باندہ لو

اس نقش اعظم کی برکت سے تم چالیس فرسخ راہ آسانی سے طی کر لوگے اور تمہارے اعضا مین کسیطرح کی کسل و ماندگی حادث
نہین ہوگی چنانچہ صاحبقران اکبر نے وہ نقش بزرگ کمر سے باندھا اور ابوالحسن سے مشورہ کیا کہ اب کسطرح مجالس و معارک کی
سیر کرنی چاہیے جوہر نے کہا جس صورت سے حضور کی مرضی مبارک ہو تشریف لیچلو صاحبقران اکبر نے فرمایا ہماری یہہ رای ہے
کہ ایکشب ہم دونون بالاتفاق سیر کرین اور دوشب علیحدہ علیحدہ ہر ایک مقام کو دیکھین جسطرح قتیۃ الشال کی سیر کی تھی اس صورت مین
یہہ حاصل ہوگا کہ جو تماشای تازہ او معاملہ نادر تمہاری نظر سے گذریگا تم میرے روبرو نقل کرنا اور جس چیز نادر کو مین دیکھونگا تمہارے
روبرو بیان کرونگا غرض تین شب مین متواتر تمام مجالس و معارک کا مشاہدہ کرلینگے ابوالحسن جوہر نے شاہزادہ کامگار کی رای
پسند کیا بعد ازان دونون خادم و مخدوم نے لباس عیاری و شبروی تن پر آراستہ کیا اور اہل لشکر سے بے خبر دونون روانہ ہوے
اور مجلس بمجلس و معارک بمعارک سیر و تماشا کرتے پہرے اور مجالس خاص کا اول مشاہدہ شروع کیا چنانچہ اوس مجلس مین پہونچے جسمین امیر شجاع الدین
دلاور میر مجلس تہا اور طرب افزا پری خدمت ساقیگری اور نغمہ سرای پر مامور تہی صاحبقران اکبر نے اہل بزم کی نظر سے مخفی ایک ساعت
تماشا فرمایا کہ طرب افزا مہر بارہا امیر شجاع الدین کو جام شراب دیتی ہے اور اشعار عاشقانہ مناسب حال آہنگ خوش مین گاتی ہے اور
امیر شجاع الدین بھی دفور نشہ و تردماغی مین طرب افزا کی طرف میلان خاطر رکہتا ہے صاحبقران یہہ تماشا دیکھکر دوسری مجلس مین
تشریف لایا جہان امیر مظفر الدین دلاور میر مجلس مقرر ہوا تہا اور شیرین ادا پری ساقی مجلس تہی یہان بہی وہی تماشا نظر سے گذرا کہ
شیرین ادا کو مظفر الدین دلاور پر مفتون پایا کہ ہر بار چشم فسون ساز کی حرکات سے امیرزادہ کو پامال کرتی تہی اسیطرح صاحبقران اکبر نے
ایک مجلس مین عشوہ ساز پری کو امیر ناصر الدین پر فریفتہ دیکہا کہ ہر ایک ادای رامشگری مین صدقہ و قربان ہوتی تہی اور امیرزادہ کو
بہی اوس عشوہ ساز کی ادای دلبری پر مائل پایا صاحبقران اکبر و جوہر ابوالحسن اوس بزم سے چپ آے اور امیر اسحاق دلاور کی مجلس مین پہنچے
ایک لمحہ اس مجلس کا تماشا دیکھکر دوسری مجلس مین جو امیر معین الدین سے متعلق تہی گئے ان مجالس مین بہی ساقیان آتشین رخسار مثل
طرب انگیز و شیرین ادا و جادو آہنگ کو امیران نامدار پر مائل و مفتون دیکہا بعد ازان مجلس امیر خلیل مین تشریف لائی دیکہا کہ امیر
جمال الدین پسر امیر خلیل عشرت بخش ساقی مجلس کے نخوت و تکبر پر بہت برہم ہے گو بخوف پدر خاموش و لب بستہ بیٹہا ہوا ہے یارای
سخن نہین رکہتا کہ عشرت بخش سے ہمکلام ہو غرضکہ صاحبقران اکبر اس تماشے کو دیکہکر دوسری مجلس مین تشریف لایا جہان امیر عظیم الدین
میر مجلس مقرر تہا اور ناز بالا پری ساقی مجلس پر کہ ایک نازنین نوخاستہ تہی عاشق و فریفتہ تہا اور باوجودیکہ شعر و سخن ہمکلام ہو رہی تہی
بعد ازان صاحبقران گیتی ستان اور ابوالحسن جوہر دونون اوس مجلس مین پہنچے جہان ابوالعراب عم صاحبقران اکبر میر مجلس تہا امیر نامدار
سلطان خداداد آرامگاہ الاقالیم باعزاللہ کا فرزند رشید ہے اور سلطان اسمعیل کیطرف سے حکومت اندلس پر ممتاز ہوا ہے چنانچہ اس ہنگامہ جشن
تہنیت مین اپنے برادرزادہ کی خدمت مین پہونچا تہا صاحبقران اکبر نے امیر ابوالعراب کو ایک مجلس بزرگ کا اہتمام دیا ہے غرضکہ
صاحبقران نے دیکہا کہ اس مجلس مین نشاط افروز پری ساقی مجلس اور ہمرا نگ ہے ایک ساعت زیادہ اس مجلس مین بہی قیام فرمایا
اور نشاط افروز کا نغمہ دلکش سنا اسواسطے کہ نشاط افروز خوش نوای و نغمہ سرای مین یکتای روزگار ہے اور صاحبقران
اکبر ہمیشہ بطوع رغبت نشاط افروز کا نغمہ سنتا ہے علاوہ ازین نشاط افروز صاحبقران کا تخم محبت دل مین رکہتی ہے مگر بسبب کم رتبگی کے
اس امر کا اظہار نکر سکتی تہی حسن اتفاق سے نشاط افروز رقص کنان اوسطرف آئی جہان خادم و مخدوم دونون مخفی استادہ مجلس کا تماشا دیکہہ رہے
تہے نشاط افروز ایک زن بلای روزگار کا آفت تہی بادنی التفات مین لعینے ابوالحسن جوہر کو پہچان لیا اور اوسکی تبدیل صورت و تغیر وضع
سمجہہ گئی کہ جوہر کو اپنا اظہار منظور نہین ہے اوس عاقلہ نے بہی تجاہل و تغافل کو کام فرمایا مگر جوہر کیطرف مخاطب ہوکر نہایت دلکش اس غزل کو شروع کیا

ــہ ای پیک رہ بستان بہار با گو ؛؛ احوال گل بہ بلبل بستان سرا بگو ؛؛ با محرمان خلوت و نسیم غم بدار ؛؛ با یار آشنا سخن آشنا بگو ؛؛
ہرچند ما بدیم تو ما را بدان مگیر ؛؛ شاہانہ ماجرای اسیر و گدا بگو ؛؛ جان بر وراست قصہ ما با صبا بگو ؛؛ رمزی از وصبیر و صدقی با بگو ؛؛
آن می کہ در سبو دل صافی بعشوہ بردہ ؛؛ کی در قدح کرشمہ کند ساقیا بگو ؛؛ ولہا ز دام زلف چو بر خاک می فشاند ؛؛ با آن غریب ما چہ گذشت از ہوا بگو ؛؛
بر ہم چو میزد آن سر زلفین مشکبار ؛؛ با ما سر چہ داشت بروی صبا بگو ؛؛ بر این فقیر نامہ آن محتشم بخوان ؛؛ با این گدا حکایت آن بادشاہ بگو ؛؛
در راہ عشق فرق فقیر و غنی چو نیست ؛؛ ای بادشاہ حسن سخن با گدا بگو ؛؛ گر دیگرت بران در دولت گذر بود ؛؛ بعد از ادای خدمت خود و عرض ما بگو ؛؛
حافظ گرت بمجلس او راہ میدہند ؛؛ می نوش و ترک زرق ز بہر خدا بگو ؛؛ بعد ازان اوس نازنین سنے ایک آہ حسرت ناک سینہ پر سوز سے
کھینچی اور رقص کنان دوسری طرف چلی گئے صاحبقران اکبر اگرچہ اول ہی نشاط افروز کے منشا و دل سے واقف تھا بخیال پردہ دری
و ہانسے چلا آیا اور راہ مین ابو الحسن سے فرمایا ای برادر معلوم ہوتا ہے کہ یہہ عورت مجہسے کسی نوعکا تعلق دل و میلان خاطر رکھتی ہی کہ
اوسکے فحوای کلام سے صاف و پاک ظاہر ہوتا تہا ابو الحسن نے کہا یا صاحبقران صاف چہ معنی دارد بلکہ نشاط افروز نے حضور کو بخوبی
پہچان لیا تہا کہ وہ اسطرف مخاطب ہوگئی اور اشعار مناسب حال سے مترنم ہوی میرے نزدیک حضور نشاط افروز کو زمرہ ارباب
طرب مین داخل فرمالین کہ گاہ گاہ وہ دلدادہ بہی فیض جمال سے بہرہ اندوز ہوتی رہی و رای ازین یہہ عورت دفع وقتی کے لئے
بہی بری نہین ہے کیا معنی کہ حسن ملیح اور ادا ہای شوخ رکہتی ہی اور نشہ جوانی مین بہی سرتا پا مست و مخمور ہے صاحبقران اکبر نے
فرمایا سبحان اللہ آپ بہی عجب شخص ہین ہر ایک کی سفارش مین دخل در معقولات دینے کو مستعد ہو جاتے ہین ای یار وفادار اسقدر زمان
پیچیدہ سے اختلاط کو کیا کم ہین جو مین ادہر طرف دست طمع دراز کرون بہہ حال مجہی تمہاری سفارش منظور ہے بینے تمہارے ارشاد کو قبول
کیا **الغرض** صاحبقران اور ابو الحسن نے تمام شب ہر ایک مجالس کا سیر و تماشا کیا یعنی بہی مجالس کو بنظر سرسری دیکہا اور آخر شب
باغ قصر البرین مین داخل ہو گیا اور بعد ادای نماز و عبادت بستر خواب پر آرام فرمایا آخر روز خواب راحت سے بیدار ہوا اور مجلس خاص
مین کہ اخص المجلس کے نام سے مشہور تہی تشریف لایا اور بدستور مذکور رفقای نامدار کی صحبت مین شریک عیش ہوا دوسری شب صاحبقران
اکبر نے جوہر سے فرمایا ای برادر آج تم ایکطرف کو جاو اور ہم یکہ و تنہا دوسری طرف جاتے ہین مگر فلان وقت و فلان ساعت مقام چہر مین
ہمسے ملنا کسواسطے کہ ہم سیر و تماشا دیکہ کر اوسی مقام مین تمہارے منتظر رہینگے جوہر نے قبول کیا اور حسب الارشاد عالی شہر عسکر کیطرف روانہ ہوا
بعد ازان صاحبقران اکبر قلعہ یاقوت نگار کو تشریف لیگیا اثنای راہ مین دو رویہ راستہ روشنی چراغان و آتشبازی سامان آرایش کو بتکلف تمام
ملاحظہ فرمایا تمام قلعہ یاقوت نگار روشنی سے جگمگا رہا تہا ہر جگہ روشنی کا سامان نظر آتا تہا
مزین دیکہا کہ جوش روشنی سے سطح زمین و میدان صحرا سر تا سر روشن و منور ہو رہا تہا اور مقام بمقام بزم طرب و معارک نشاط آراستہ تہی ہر ایک
معارک مین ہزار در ہزار خلایق مجتمع تہی اور زنان رقاصہ و خوانندہ بعشوہ گری ہر ایک معارک مین خدمت ساقیگری کو انجام دیتی تہین صاحبقران
اکبر تماشا کنان قریب قلعہ یاقوت نگار تشریف لایا یہان بہی بدستور معارک جشن آراستہ تہا اور قریب معارک ایک میکدہ وا کیا گیا تہا کہ تشنہ لبان جام قدح
شراب سے سیراب ہوتے تہے صاحبقران نامدار جابجا آرایش کو ملاحظہ فرما کر حکمای با دانش کی حکمت و تدبیر پر تحسین و آفرین کرتا تہا اسیطرح سیر کنان و تماشا بینان مقام
چہر مین جو وعدہ گاہ مقرر ہوا تہا تشریف لایا اس عرصہ مین ابو الحسن جو ہر بہی اوسی مقام مین آیا اور صاحبقران اکبر سے ملا اور جو معاملہ تازہ دیکہا تہا صاحبقران
کے روبرو نقل کیا بعد ازان دونون خادم و مخدوم وہانسے روانہ ہوا اور گرپڑتان قصر البرین مین داخل ہوگئے ایکروز آسودہ ہوکر بار دگر وقت شب دونون خادم و مخدوم
ہمراہ ہوکر ہر طرف سیر و تماشا فرمایا مقام بمقام بدستور مجالس و معارک بطرز نو آراستہ دیکہی اور تمام سرزمین صحرا جوش روشنی چراغان کی وجہ تک تختہ آتش نظر
آتا تہا اور بعض بعض جا صناعان و نگارندے بروج و عمارت وغیرہ سر تا سر روشنی سے ایسے ترتیب دی تہی کہ بروج دوازدہ گانہ سپہر کو اونکے سامنے منزلت نہی
اور اسیطرح چمن و باغ روشنی کی تیار کی تہی کہ اوس باغ و چمن مین سرو و شمشاد و درختان باردار اس صنعت و حکمت سے لگائی تہے

کہ وقت روشن ہونے کے ہر ایک درخت آتش کا معلوم ہوتا تہا اور تمام شب وہ درخت روشن قایم و بحال رہتا تہا اسیطرح تماشای تازہ چند در چند
منظر انور سے گذرے کہ صاحبقران اوسکے مشاہدہ سے عالم حیرت مین مبتلا رہا اور خدا کو بہالی یاد کیا بعد ازان اس سیر و تماشے سے فارغ ہو کر قصر
اکبر قصر البرین مین تشریف لے آیا اور تخت رفعت و جہانبانی پر جلوہ افروز ہوا غرضکہ ہر شب وہی صحبت عیش و بزم طرب آراستہ ہوتی تہی اور
صاحبقران گیتی ستان مع رفیقان عالی وقار می نوشی و معاینہ رقص پریزادان زہرہ تمثال مین مشغول ہوا راوی خیال آفرین سلسلۂ
داستانہای نو آئین گزارش کرتا ہے کہ اثنای جشن صاحبقرانی اور ایام نشاط و کامرانی مین ایک قضیۂ اتفاقیہ پیش آیا
یعنی شاہزادہ ابراہیم بن حمید نے ایکروز صاحبقران گیتی ستان سے رخصت ہفت روزہ حاصل کی اور مع چند رفقای خود واسطے صید
و شکار کی اردوی معلی سے نکلکر چار فرسنگ دور تر صحرا و روشنی سے خیمہ زن ہوا اور ہر روز صحرای پر بہار اور دشت لالہ زار مین صید افگنی
مشغول ہوتا تہا اتفاقات قضا و قدر سے ایکروز ایک آہوی خوش خط و خال کی عقب مین مرکب تازان اپنے رفقای ہمراہی سے جدا ہو گیا
اور اوس مقام صید افگنی سے دور تر نکل گیا بالآخر شاہزادہ کامگار نے اوس آہو کو کمند سے باندہا اور ذبح فرما کر فتراک مین آویزان کیا
بعد ازان وہانسے اپنے مقام کیطرف معاودت فرمائی لیکن اس سرگرمی و دوا دوش مین شاہزادہ نامدار کے مزاج پر تشنگی نے غلبہ کیا
ہر طرف نگران تہا کہ کسی جای آب کا نشان ملے اور مین رفع تشنگی کرون ناگاہ ایکطرف سراغ آب نظر آیا شاہزادہ نے دیکہا کہ چند
سبوی آب ایک جا دہری ہین اور دو شخص قلندر صورت سبوی پر از آب سے آئندہ و روندہ کو پانی پلاتے ہین شاہزادہ ابراہیم نے بہی
جام آب نکالکر اون قلندر منش سے کہا ایفلان مہربانی فرماکر اس جام کو بہی آب سے بہر دو اور میرے حوالہ کرو کسواسطے کہ مین سوار مرکب
ہون ورنہ مین خود بہر لیتا اون دونون قلندر صورت نے بنگاہ قہر شاہزادہ کیطرف دیکہا اور کچہ جواب نہ دیا واضح ہو کہ یہہ دونون
شخص قلندر صورت بلای روزگار عیار طرار ہین یعنی ایک ابو الخدع مکار اشبوط دیلمی کا سرہنگ خاص ہی اور دوسرا اشتر پیر ابو الخدع کا
غلام ہے غرضکہ ابو الخدع اشبوط دیلمی سے ایک ملک کی حکومت لیکر قلعہ خلخال سے چلا آیا ہے چنانچہ یہہ داستان اول بشرح و بسط موجز
بیان مین آچکی ہے فی الحال ابو الخدع نے اشبوط کے قتل کی خبر پائی اور یہہ بہی دریافت ہوا کہ دیار دیلم کی حکومت سماج اژدر درکے نام
تفویض ہو گئی ہے ابو الخداع بکمال مضطر و پریشان ہوا اور بسبب ترس و بیم شبا شب مع اشتر پیر غلام کے دیار دیلم سے نکلا اور بربادی ملک
و دیار کے غم و غصہ مین لباس قلندری پہنا اول لشکر ظفر اثر صاحبقرانی مین آیا اور آرایش جشن شادی دیکہتا رہا اور ہر وقت سامان نشاط
و شادمانی کو دیکہکر وفور غصہ سے زار زار روتا تہا اور ابو حاکم و اشبوط وغیرہ کے قتل پر دست افسوس ملتا تہا ایکروز اپنے غلام اشتر پیر سے
کہا ای اشتر قسم بخداوند دیلم جسوقت مین اس ساز و سامان جشن کو دیکہتا ہون رشک و حسد سے میرے تن بدن مین آتش غیظ و غضب
مشتعل ہو جاتی ہے اشتر پیر نے کہا ای آقا قسم ہے تمہارے سر عزیز کی میرا حال تم سے زیادہ تر بیشتر ہے مگر کیا کیا جائے خداوند دیلم کو یہی منظور تہا
کہ تمام جہان کو دشمنان دین کے قبض و تصرف مین دیدے اب بجز صبر و شکیب کیا چارہ ہے غرضکہ ابو الخدع ناہنجار یہ بار بار چاہتا کہ مکر و فریب سے
کوئی کارنمایان کرے اور دل مضطر کو تسلی دے مگر بفضل ایزدی اور تائید ربی کوئی موقع اوس نابکار کے ہاتھ نہ آیا آخر الامر اوسی قرب و جوار مین
ابو حاکم کی زن و دختر ہوتی تہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ جسوقت زن ابو حاکم جو صاحبقران اعظم کی اولادی تہی خوفزدہ گئی اور ابو حاکم کے کان دختر
رشک قمر یعنی ملکہ شمسہ تاجدار پیدا ہوئی ابو حاکم کو یہہ واقعہ سخت ناگوار گذرا اور اولاد کیطرف سے ناامید ہو کر شدت بدبانی سے دشت و صحرا مین نکل گیا اور
کوہستان مین ایک مختصر قلعہ اور آبادی تہی جسمین قوم مجوس آباد تہی ابو حاکم اوس آبادی مین پہنچا سردار مجوس کہ آذربان نام رکہتا تہا ابو حاکم
کو باعزاز و حرمت اپنی منزل خاص مین لایا اور بعنوان شایستہ ضیافت و مہمانی ادا کی اور اثنای صحبت مین اپنی دختر شہرزادہ بانو کو خدمت ساقیگری
پر مامور کیا کسواسطے کہ اوس مجوس کا خاص منشا طبیعت یہہ تہا کہ کسیطرح ابو حاکم اوس دختر پر مائل ہو جای چنانچہ آذربان کی مراد بر آئی

جسوقت شہزادہ بانو مع شیشہ و جام ابوحاکم کی نظر مین جلوہ گر ہوی ابوحاکم شہزادہ بانو پر مائل ہوگیا بلکہ ابوحاکم کو ایک نوع کا تعلق دل پیدا ہوگیا
آخرکار ابوحاکم نے ابوالخداع کے روبرو اس حال کو بیان کیا ابوالخداع آذرمان مجوس سے قرابت و خویشی رکھتا تہا اوس مکار نے زیادہ تر ابوحاکم
کو فریفتہ کر دیا بالآخر ابوحاکم نے ابوالخداع کو اس کام مین واسطہ مقرر کیا اور اوسکی معرفت آذرمان سے شہزادہ بانو کی درخواست کی
ابوالخداع نے بعد لینے زر و مال کے شہزادہ بانو دختر آذرمان کو ابوحاکم سے ملوا دیا ابوحاکم چند روز اوسی قصبہ مین جاکر مقیم ہوا اور شہزادہ بانو
کو اپنے تصرف مین لایا مگر اپنے برادر ابوساحر کے ترس و بیم سے شہزادہ بانو کو شہر مین نلا سکتا تہا اور نیز اختلاف دین کے سبب بہی
اس راز کو افشا نکر سکا کہ مبادا کوئی قباحت عارض ہو بایں سبب گاہ گاہ اوس قریہ مین جاکر شہزادہ بانو سے ہم آغوش ہوتا تہا قضا کار
اوسی سال مین شہزادہ بانو کے شکم سے ایک دختر رشک قمر پیدا ہوی آذرمان مجوس نے اوس دختر کا نام آذریاقوت رکہا بعد ازان
ابوحاکم نے بباعث واقعات جبل اعلی اوس قریہ مین آمد و رفت موقوف کردی تہی اب وہ دختر رشک قمر سن شباب کو پہونچی ہے
اور اسی نول مین سکونت رکہتی ہی اور واقعی یاقوت آذر حسن محبوبی مین یکتای روزگار اسم بامسمی ہتی کہ شعاع عارض و رخسار سے مہ
و خورشید رشک کہاتا تہا ؎ روی چگونہ روی روی چو آفتابی ؛ موی چگونہ موی حلقہ پیچ و تابی ؛ حالانکہ وہ نازنین خورشید جبین
اختر فلک محبوبی حسن و جمال مین ثانی ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ ناطقہ روشن بیان ہے مگر بسبب عسرت و تنگدستی بحال عوام الناس اوس
کورہ دہ مین بسر کرتی ہے الغرض یہ مختصر قصہ حال جسوقت ابوالخداع نابکار نے شاہزادہ عالیقدر ابراہیم بن حیدر کو دیکہا بادی النظر مین
پہچان لیا بجلدی تمام تہ دارو ی بیہوشی جام آب مین ملا کر دعا گویان شاہزادہ ابراہیم کے پاس آیا اور وہ جام بیہوشی آمیز تواضع کیا
شاہزادہ ابراہیم نے وہ جام آب اوس مکار کے ہاتہ سے لیا اور لاجرعہ پی گیا بلکہ ایک مشت زر اوس مکار کو عنایت فرمایا اور وہانسے روانہ
ہوا وہ مکار بہی شاہزادہ کے عقب مین چلا آیا ایک ساعت نگذری تہی کہ شاہزادہ کے سر مین درد شروع ہوا اور گرانی درد سے سرگردش
کرنے لگا شاہزادہ ابراہیم مرکب سے اوترا اور ایک درخت کے سایہ مین بیٹہ گیا وہ دونون بدبخت استاد و شاگرد بہی زیر سایہ درخت آبیٹہے گئے
شاہزادہ ابراہیم نے فرمایا ای درویش تو نے عجب طرح کا آب سرد رنگین مجہکو پلایا کہ بمجرد پینے کے میرا سر گردش کرنے لگا اور ایک نوع کی گرانی سر مین
پیدا ہوگئی ابوالخداع شاہزادہ کے قریب آیا اور از راہ غضب کہا ای دشمن دین یہود و نصارا آگاہ ہو کہ تو نے کسقدر بندگان خداوند دیلم و سواع
کا مخبر بنا کو قتل و غارت کیا ہی تو نہین جانتا کہ مین اوس روز سے تیرا تشنہ خون ہون اور ہر وقت اسی تلاش و تجسس مین مصروف رہتا تہا کہ اوس
سفاکی کا انتقام لون آج میری مراد و آرزو برآئی اور مقصود دل حاصل ہوا کہ تو میرے دام مکر و فریب مین گرفتار ہوگیا آگاہ ہو کہ میرا نام ابوالخداع
ہے اور بیٹے تجہی بکر گرفتار کیا ہے اور یہہ خداوند و پیغمبر زردشت کی مدد ہی جو تو بآسانی میرے ہاتہ آگیا شاہزادہ ابراہیم اوس مکار کی گفتگو کو سنکر نہایت
غضبناک ہوا اور اوس حالت قہر و غضب مین بےتابانہ اوٹہا بس پرجانتا ہان ہو دو افتاد ان ہان بمجرد حرکت کرنے جگہہ سے سر نے چکر کہایا اور پانؤن مین
ایسی لغزش پیدا ہوئی کہ سنبہل نسکا بے اختیار زمین پر گرا اور بیہوش ہوگیا ابوالخداع نے اوسیوقت شاہزادہ نامدار کو چادر مین باندہ لیا اور اپنے
غلام اشر کی سپرد کر دیا بعد ازان مع گولہ بار شاہزادہ ابراہیم قلعہ مجوسیہ مین داخل ہوا اور آذرمان حاکم قلعہ سے ملکر احوال بیان کیا آذرمان بہی ابوالخداع
کے کارنمایان سے شادمان ہوا بعد ازان باہمدگر دونون نے یہہ مشورہ کیا کہ شاہزادہ کو اسی حالت مین قتل کرنا چاہئی لیکن کتاب زند اور اوسکی شرح
پازند مین یہہ عبارت لکہی دیکہی کہ ایسے قیدی کو بحالت بیہوشی دیا ی ہلاک کرنا نہین چاہئی بلکہ اول سات روز قید شدید مین نگاہ رکہو اور آب و
نان وغیرہ اوسے دیتے رہو بعد ازان پری تو حسن زنان زہرہ مثال اوسکی نظر مین ہر وقت جلوہ گر کرتے رہو اور وقتاً فوقتاً دین آتش پرستی و عقیدہ
زردشتی کے اوسے تعلیم و تلقین کرو اگر وہ قیدی باشد دینا دین آتش پرستی قبول کرے فہو المراد اور بالفرض اگر وہ دشمن قوی ہی چند روز
اور اوسیطرح قید سخت مین نگاہ رکہو اور بدستور مذکور غذا ہای لطیف و نازنینان خوش جمال اوسکے دل ناشاد کو محظوظ کرتے رہو

تاکہ اسیطرح اوسکی خاطر نازک ملول و محزون نہو اسوقت بسبب آرام و آسایش خود بخود و بیقید رام ہوکر باشد شاید دین زردشت اختیار کریگا
اگر اسپر بھی وہ اپنے عقیدہ سے منحرف نہو اس صورت مین اوس صحرای پر خار مین لیجا کر اوسکے اعضاے تن کو بخار ہای مغیلان مثل غربال
مشبک کردو بعد ازان ہیزم خار دار کے انبار مین آتش دیکر اوس مجروح کو ڈالدو کہ وہ تمام و کمال جلکر خاک سیاہ ہو جاے القصہ آذرمان نے
احکام کتاب زند و پازند ابو الخداع کو سنائے اور شاہزادہ کے قتل کا طریق بیان کیا ابو الخداع نابکار بھی مجوسی الاصل تہا اس طریق کو اوسنے
بہی منظور کیا اور شاہزادہ ابراہیم کو آذرمان کے حوالہ کر دیا کہ بہ بند سخت قید مین نگاہ رکہے چنانچہ آذرمان نے شاہزادہ ابراہیم بن حیدر کو دست
و گلو بستہ بازنجیر ایک حجرہ ایوان مین جو حرم سرا کے متصل تہا قید کیا اور بعد بجا ہونے ہوش و حواس شاہزادہ کو ہر طرح پند و نصیحت کی اور دین آتش
پرستی کو بدلایل و براہین ظاہر کیا اور خداوند آتش و پیغمبر زردشت سے جو اعجاز و کرشمہ ظاہر ہوئے تہے وہ بہی بیان کئے بعد ازان شاہزادہ ابراہیم سے
کہا اے شاہزادہ ابراہیم آگاہ ہو کہ تقدیر خداوندی کسیطرح مبدل نہین ہو سکتی خداوند نے تیرے مقدر مین یہی لکہا تہا کہ تو ہماری قید مین گرفتار ہو بلکہ
تیری حیات و ممات ہمارے دست قدرت مین سپرد کر دی ہے ہم جسوقت چاہین تجہے ہلاک کرین خواہ زندہ محبوس رکہین بہر حال تیرے معاملہ مین
ہمکو ہر طرحکا اختیار حاصل ہے لیکن ہم اسوقت تجہے ناصحانہ نصیحت کرتے ہین اگر تو دین زردشتی کو باشد رضا قبول کرلے تیرے حق مین بہتر ہوگا اور
تیرے قتل و ہلاک سے بہی ہم دست بردار ہونگے ورنہ یاد رکہہ کہ کسیطرح اس قید سخت سے تیری رہائی ممکن نہین ہے اگرچہ ہم چند روز بموافق احکام
کتب دینی تیری خورد و نوش کی خبر گیران رہینگے اور ہر قسم کا سامان مایحتاج تیرے واسطے حاضر کرینگے حتی کہ گاہ گاہ کوئی زن جمیلہ بہی تیرے حظ نفس
اور خورسندی خاطر کی لئے بہیجا کرینگے مگر یاد رکہہ کہ تیری نجات و رہائی اوسی شرط پر منحصر ہے کہ تو دین زردشتی قبول کرلے ورنہ حسب احکام کتاب
زند و پازند بانواع عقوبت تو ہلاک کیا جائیگا شاہزادہ ابراہیم بن حیدر نے آذرمان کی نصیحت و پند کو سنکر ہزار ہزار لعنت و نفرین کی اور آذرمان
کو دشنام ہای مغلظ دین ابو الخداع نابکار نے کہا اے آذرمان تو دیوانہ ہوا ہے یہہ فرقہ خدا پرست ایسی ادیان نادرست کا مقلد و پیرو نہین ہے کہ
تیری نصیحت و پند پر راضی ہو جائے اس جوان کو اس معاملہ مین تلقین و ہدایت کرنا ایسا ہے گویا آہن سرد کو نرم کرنا میری دانست مین جہانتک
ممکن ہو اس جوان سفاک دشمن دین زردشت کے قتل مین تعجیل کرنی چاہیے کسواسطے کہ مبادا اسکے ہوا خواہان لشکر کسیکو اسکے حال کی خبر و اطلاع
ہو جائے اور یہہ شکار مفت ہمارے ہاتہہ سے جاتا رہے آذرمان نے کہا اے ابو الخداع ممکن نہین کہ اس کوہستان صعب و دشوار گذار مین کوئی سراغ
پائے اور یہان قدم رکہے علاوہ اسکے ہمین از روی احکام کتب دینی تعمیل کرنی چاہئے ہم چند روز موافق اوس حکم کے اس جوان کیساتہ سلوک
و رعایت ملحوظ رکہتے ہین اگر یہہ جوان رام ہو گیا فہو المراد ورنہ بعد انقضای مدت دیکہا جائیگا الغرض آذرمان نے حسب الحکم کتاب زند ایک
کنیز جمیلہ اپنے حرم خاص سے بآرایش زیور و لباس شاہزادہ کے پاس محبس مین بہیجدی اور کہا اے شاہزادہ اگر تو دین زردشتی قبول کریگا یہہ نازنین
زہرہ مثال تجہے عطا کرونگا شاہزادہ نے کہا انگیسی کیا کہتا ہے تو لاکہ ایک زن زناکار کی عوض میرے دین مبین کو مول لینا چاہتا ہے آذرمان یہہ کلمہ
سنکر محروم و محزون واپس چلا آیا اور شاہزادہ ابراہیم کو اوسی حجرہ تنگ و تیرہ مین مقید کر دیا اوسطرف مردمان ہمراہی شاہزادہ ابراہیم نے بعد دیر تک
شاہزادہ کا انتظار کیا بعد ازان ہر طرف بسراغ پاشنہ مرکب تلاش و تجسس مین نکلے شاہزادہ کو مفقود پایا الا مرکب کو چراگاہ مین علیحدہ دیکہا اوس مرکب کو
ہمراہ لیکر خاک بسر و گریبان چاک صاحبقران اکبر کی خدمت مین پہنچے اور احوال بیان کیا صاحبقران اکبر اس سرگذشت کو سنکر کمال منغص و بیدماغ ہوا
اور تمام عیش و عشرت اوس والا تبار کا تلخ ہو گیا ابو الحسن جوہری سے کہا اے برادر ہم نے سلطان جہانگیر و تمام و کمال کافران لعین کو مستاصل کر دیا تہا اور بیخ کفر و
ضلالت صفحہ ہستی سے کند کر دی تہی لیکن معلوم نہین کہ یہہ دشمن قوی کہانسے نکل آیا اور برادر ابراہیم کو شکارگاہ سے بزور لیگیا جوہر نے کہا یا صاحبقران
گیتی ستان مین زیادہ تر متعجب ہون کہ کیا معاملہ وقوع مین آیا ہے اتفاق سے اوسوقت سلطان اسمعیل بہی صاحبقران اکبر کے پاس تشریف لائے تہے اس
ماجرای تازہ کو سنکر نہایت مکدر و بیدماغ ہوئے اور فرمایا اے فرزند دلبند کمال فکر و تشویش کا مقام ہے مبادا شاہزادہ ابراہیم کو چشم زخم پہونچے اور یہہ

داغ بدنامی تمام عمر ہمارے خاندان پر باقی رہی جلد تر اسکا فکر کرنا چاہئی ابوالحسن جوہر نے عرض کیا یا سلطان عالیشان اول جناب حکیم فضیلت مآب سے
اس معاملہ مین مشورہ کرنا چاہئی دیکھو حکیم عالیمنزلت کیا ارشاد فرماتے ہین غرضکہ صاحبقران اکبر اور سلطان اسمٰعیل مع جوہر حکیم فسطاس کے پاس گئی اور تمام سرگذشت
مسموعہ نقل کی اور کہا ای واقف رازہای نہانی عجب واقعہ سخت پیش آیا ہے کہ ایک بخت میرا خواب و خور اور عیش و آرام تلخ ہو گیا برای خدا
کچھہ فکر و تدبیر کرنی چاہئی حکیم والامنزلت نے ایک لحظہ فکر کیا اور از روی علم نجوم زائچہ طالع لکھکر ارشاد فرمایا ای شاہزادہ عالی وقار و ای سلطان ذوی الاقتدار
ہرگز فکر و ملال کو دل مین راہ مت دو اور اپنا عیش و آرام تلخ نفرماؤ شاہزادہ ابراہیم بصحت و عافیت ہے البتہ بسبب قسمت کسیقدر رنج و تکلیف اوس
ناموس پر لاحق ہوگی مگر مع الخیر عنقریب تمہاری خدمت باسعادت مین پہونچیگا اگر تمکو زیادہ تر اضطراب و اضطرار ہے تم چند عیاران ہوشیار و کارگذار
کو سمت کوہستان روانہ فرماؤ کہ وہ کوہستان مین جاکر شاہزادہ کو تلاش کرین صاحبقران اکبر نے اوسیوقت سو عیاران خنجر گذار اور سرہنگان تیز
رفتار کو سرکردگی مہتر سرعت بن مہتر شتاب کوہستان کی جانب روانہ فرمایا عیاران مذکور توکل بخدا بلا پتہ و نشان بسمت جنوب کوہستان مین
داخل ہوئے **اب شاہزادہ ابراہیم بن حیدر کا حال سنو کہ اوس ناموس پر کیا گذری** واضح ہو کہ آذرمان حاکم قلعہ
مجوسیہ ہر روز نازنینان چند حسین و خوشجمال اپنی کنیزان خاص سے بآراستگی لباس و پوشاک شاہزادہ والا اقتدار ابراہیم بن حیدر کی نظر مین جلوہ گر
کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ای شاہزادہ نامدار اگر تم دین زردشتی کو برضا و رغبت دل قبول کر لوگے یہہ شاہدان چند جو حسن و جمال مین بے مثل و
نظیر ہین تمکو عطا کر دونگا لیکن ہمیشہ اپنے قول کے جواب مین شاہزادہ سے لعنت و نفرین سنتا ہے اور ابوالخداع نابکار آذرمان کو شاہزادہ
کے قتل پر آمادہ کرتا ہے مگر آذرمان ابوالخداع کو یہی جواب دیتا ہے کہ مین ہرگز خلاف حکم کتاب عمل مین نہین لاونگا چنانچہ آذرمان ہر روز
کنیزان خاص کو شاہزادہ کے پاس بھیجتا ہے اور ترک دین کی استدعا کرتا ہے آخرکار نوبت بجای رسید کہ آذرمان نے اپنے چند دخترہای خاص
کو جو حسن و صورت مین بہترین روزگار تھین بھیجنا شروع کیا مگر وہی کلمات نفرین سنے انجام کار آذرمان نے روز ہفتم اپنی دختر ماہ پیکر یاقوت
آذر کو آراستہ کیا اور کہا ای فرزند جگر بند مین چاہتا ہون کہ آج تو زیور و لباس بمثل طاوس زرین بال آراستہ ہو کر اس جوان علوی نژاد کی نظر مین جلوہ گر
ہو اور اپنے پدر مقتول کے دشمن کو باداہای دلبری و کرشمہ ہای رعنائی ایسا مبتلا کر کہ وہ دین زردشتی کو اختیار کر لے اور تیری دام زلف مین گرفتار
ہو جائی ای فرزند یہہ جوان عالیشان برادر صاحبقران زوج ملکہ شمسہ تاجدار ہے کہ بالفعل جس شہریار کے جشن عروسی کا ساز و سامان مہیا ہو رہا ہے
اور یہہ روشنی جو آسمان پر مثل شفق کی نظر آتی ہے اوسی جشن عالی کے چراغان کی ہے علاوہ ازین یہہ جوان نامدار حسن و جمال مین بہی یوسف ثانی ہے
تو خود دیکھہ لیگی اگر وہ شاہزادہ نامدار تیرے حسن و جمال پر مفتون ہو گیا کچھہ مضایقہ نہین ہے کسواسطے کہ حسب و نسب مین خاندان
عالی سے ہے اور تیری خواہر گرامی قدر ملکہ شمسہ تاجدار اس جوان کے برادر صاحبقران لقب کی زوجیت مین داخل ہو گی
اگر تو بہی اس جوان کی سلک ازدواج مین منسلک ہو گئی کچھہ قباحت لازم نہین آئیگی غرضکہ ایسے کلمات سے یاقوت آذر کو راضی کیا
اور یاقوت آذر نے بہی شاہزادہ ابراہیم کی حسن صورت کی تعریف خارجا سنی تہی اول ہی اوس نازنین کو مشاہدہ
جمال کا اشتیاق پیرامون خاطر تہا اب اپنے پدر سے یہہ کلمات سنکر خاموش ہو رہی بالآخر آذرمان نے ملکہ یاقوت
آذر کو مجلس مین طلب کیا اور شاہزادہ ابراہیم کو یاقوت آذر کا پرتو حسن دکہایا جسوقت ایک دوسرے کی نظر
مین برق حسن جہان سوز پرتو افگن ہوئی بمجرد نگاہ دونو طرف سے ایک تیر جان ستان اور خدنگ عشق رہا ہوا اور دونو کی
سینہ بے کینہ مین تا سوفار غرق ہو گیا ؎ ہر دو چون سوی یکدگر دیدند ۞ عاشق ہمدیگر گردیدند ۞ دل
ہمدم شد بزلف وابستہ ۞ خانہ تاب ہر دو بشکستہ ۞ ہر دو را چہرہ زعفرانی شد ۞ اشک در دیدہ زعفرانی شد ۞
در غم یکدگر ز سر بخاک ۞ نالہ ہر دو رفتہ بر افلاک قصہ کوتاہ دونون زن و مرد یک نظارہ جمال جہان سوز ایکدوسرے کی عشق

مائل ہوگئی ملکہ یاقوت آذر نے بسبب شرم وحیا سر جھکا لیا اگر خار محبت شاہزادہ ابراہیم کا ملکہ کے دل مین خلش کرنے لگا یاقوت
آذر بحالت مضطرول مین کہتی تہی افسوس صد ہزار افسوس اس پدر ظالم نے میرے حق مین کیسا ستم صریح روا رکہا ہے کہ مجہے اس
جوان اساس انداز دل کی صورت وشمائل دکہادی اور مجہی اس حال بد کو پہونچایا اب بجز مرگ وہلاک مجہی کوئی چارہ کار نظر نہین آتا
کیا معنی اگر اس جوان نے میرا دین وآئین قبول نہین کیا پہر میرا مآل کیا ہوگا اور یہہ امر نہایت دشوار ہے کہ وہ علوی نژاد مہرے دین کو قبول
ومنظور کرے مجہی کسیطرح یقین نہین ہے اور درصورت دیگر مین کسیطرح اوسکی زوجیت مین داخل نہین ہوسکتی کسواسطے کہ میرے پدر ومادر
بغیر اس شرط کے راضی نہین ہونگے ہر طرح میرے ایام آرام وراحت شب نکبت سے مبدل ہونیوالے ہین ؎ ای فلک تا من
عجب نقش غریبی باختی ؞ باہراد خویش بودم نامرادم ساختی ؞ ؎ طرفہ دامی وردہ من چیدی ای اقبال من ؞ خوش بمن
پیش آمدی ای ماہ من ای سال من ؞ میزدم وایم برای خویشتن فال نکو ؞ خوش دری بر روی من بکشاد اکنون حال من ؞ غرض
یاقوت آذر دیر تک اسے اندوہ وملال مین مبتلا رہی اور دل مین زار زار روئی اگرچہ کہ ترس وبیم سے ہرطرح خودداری کی اور اس راز کو افشا نکیا بالآخر
بجلدی تمامتر نقاب انداختہ حجرہ سے باہر چلی آئی اوسطرف شاہزادہ ابراہیم عجب حال مین مبتلا ہوگیا کہ بمجرد دیکہتے حسن عالم افروز یاقوت آذر کی
ہوش وحواس سے بیگانہ ہوگیا اور آتش عشق کانون سینہ مین شعلہ زنی کرنے لگی جب تک یاقوت آذر روبرو ایستادہ رہی شاہزادہ ابراہیم حیران
وار حسن صورت کو دیکہتا رہا اور بعد جانے یاقوت آذر کے عالم روشن شاہزادہ کے چشم تماشابین مین تیرہ وتار ہوگیا اور بے اختیار آہ سوزناک جگر سے
کہینچی اور دست افسوس ملنا شروع کیا اور کہا سبحان اللہ ؎ فلک طرفہ ظلمی بمن میکند ؞ کہ میخواہد از شرع بیرون بردہ ؞ ای ابراہیم یہہ کیا
قیامت تہی کہ میرے روبرو برپا ہوئی اور یہہ کیا آفت تہی کہ میرے پر نازل ہوئی اوس نازنین کو ایک نظر دیکہنا کیا تہا کہ تیر عشق نے دل و
جگر کو خون کردیا اور زہر عشق رگ وپی مین تاثیر کرگیا اللہ اللہ کیسی آتش حسن تہی کہ برق وش میرے خرمن حیات کو پامال کرگئی ؎
این چہ آفت بود یارب از کجا ؞ بر سرم ناگہہ آمد از قضا ؞ ای ابراہیم قباحت سخت پیش آئی ہے اگر گویم مشکل وگر نگویم مشکل اودہر دل
بسمل کو حالت پر اضطرار مین دیکہتا ہون اودہر بربادی دین وآئین کا خیال آتا ہے اور وہ کافر غارتگر دین وایمان بیک جلوہ
جہان سوز میرے دل وجان کو جلاکر چلی گئی اور اوسکا پدر مسافر ترک دین کی شرط کرتا ہے تقدیر نے عجب کشمکش مین مبتلا کیا
دیکہی مآل کار کیا ہوتا ہے غرضکہ شاہزادہ نامدار ہجوم اندوہ وملال مین اپنے بخت ناساز پر زار زار رویا اور درگاہ قاضی الحاجات
مین دست بدعا ہوا کہ الٰہی اس کشاکش الام سے مجہی نجات دی آذر مان پدر یاقوت آذر ایک گرگ باران دیدہ ہے اوسنے
دونون کشتگان خنجر محبت کی وضع واطوار سے میلان خاطر کو دریافت کرلیا تہا دل مین بہت خوش ہوا کہ تیر مراد نشانہ پر پہونچا
یقین ہے کہ یہہ جوان دین زردشتی اختیار کرے ای آذر مان اگر تیری حسب مدعا ظہور مین آیا اور اس جوان نے دین خدا پرستی کو ترک
کردیا البتہ اس جوان رستم توان سے کارہائی نمایان ظہور مین آئینگے اور دین بعد جانے معزالدین کے تمام ممالک کو تسخیر کرلونگا اور
از سر نو عالم مین دین زردشتی کو رواج دونگا آذر مان بخوشی وخورمی شاہزادہ کے پاس سے چلا آیا اور ابو الخداع کو بلاکر تمام سرگذشت
سے آگاہی دی ابو الخداع نے کہا ای آذر مان تیرا فکر واندیشہ اور تدبیر معقول بہتر ومناسب ہے بشرطیکہ وہ جوان اپنے دین
کو ترک کرے اور عقیدہ زردشتی مین داخل ہوجاے لیکن مجہی کسیطرح یقین نہین ہوتا کہ وہ سفاک بیخ کن کفار اس دین وآئین کو
قبول کرے یہہ امر سراسر عقل کے خلاف ہے آذر مان نے کہا ای ابو الخداع عشق عجب بلا ہی بخانہ برانداز عالم انسان کو بصورت جامہ انسانیت
خارج کردیتا ہے کہ ننگ وناموس کا بہی خیال نہین رہتا دین وملت وغیرہ کیا ہی اسوقت جو جوان یاقوت آذر پر ایسا فریفتہ ہوا کہ شور عشق مین بیچین
واقعی مین یاقوت آذر کی معرفت پیام دونگا یقین ہے کہ وہ [illegible]

بہتر ہے جسے دور ونکا ہو کیا ظہور مین آتا ہے بالآخر ابو الخداع اور آذر مان دونون شاہزادہ کے پاس گئے اور شاہزادہ کی زردی رخسار سے علامات عاشقی
کو دریافت کیا ابو الخداع نے کہا ای شاہزادہ ابراہیم تونے معجزہ پیغمبر زردشت کو دیکہا کہ کسطرح دام بلا مین گرفتار کر دیا اب بہتر یہہ ہے کہ تو
خداوند آتش کو سجدہ کر اور زردشت کو پیغمبر جان آذر مان نے کہا ای جوان اگر تو اس دین کو قبول و منظور کریگا قسم ہے خداوند آتش کی مین اپنی دختر
یاقوت آذر کو جو ماہ تاب اسطرح تیری صحبت مین رکہونگا مع کنیزان چند صحبت پاکیزہ مین رہے اور بعد ازان شش ماہ دیگر صحبت بوس
و کنار کا بہی مضایقہ نہین اور بعد ایک سال کے جسوقت مین تیری طرف سے بالکل مطمین ہو جاونگا اور تو بہی تمام رسوم دینی سے آگاہ ہو جائیگا
اوسوقت تیرا عقد کر دونگا شاہزادہ نامدار نے دل مین کہا لا حول ولا قوت الا باللہ یہہ نابکار دیدہ و دانستہ مجہی آتش پرست کیا چاہتے
ہین ای ابراہیم عجب مخمصہ مین جان پہنسی ہے کہ نہ روی ماندن ہے نہ پای رفتن سخت مشکل ہے اگر ان نابکاران ازلی کے قول پر عمل
کرتا ہون آتش جہنم کے وصل کا مستحق ہونگا اور اگر انکار کرتا ہون آتش فراق جانان دل و جان کو سوختہ و برشتہ کئے دیتی ہے
بار خدایا کیا تدبیر کرون کہ آتش شعلہ زن سے نجات و مخلصی ملے ایک طرف آتش جہنم زبانہ کش دوسری طرف آتش برق فراق با شعلہ
سر ہے اور مین باین حالت بے سر و بے دست و پای مدل مضطر امید و بیم مین افتادہ ہون اب بجز تیرے فضل و کرم کے کوئی صورت
رہائی کی نظر نہین آتی **قصہ کوتاہ** ابو الخداع و آذر مان دونون ثانی شیطان شاہزادہ کے پاس ہر روز متواتر آئے اور دین باطل کی تعلیم
و تلقین کرتے رہے مگر شاہزادہ عالیقدر نے کچہہ جواب نہ دیا بلکہ وہ نامور ہر وقت اپنے حال و مآل پر گریان و نالان رہتا ہے آخر کار ایکروز
شاہزادہ نامدار نے تنگ آکر اون دونون سے کہا ای گبران بیدین سوای ترک دین اور مرتد ہونے کی جس امر کی تم فرمایش کرو مجہی منظور
لیکن تبدیل دین کرنا کسیطرح ممکن نہین ہے کہ مین اپنے عقیدہ پاک کو چہوڑ کر دین باطل کو اختیار کرون یہہ امید اور توقع ہرگز مجہسے نرکہنا ابو الخداع
نے کہا ای آذر مان تونے دیکہا کہ اس جوان نے کیا جواب صاف دیا مین اول ہی کہتا تہا کہ خدا پرست اپنے دین سے کسیطرح منحرف
نہین ہوتے اس جوان کا بہی دین زردشتی اختیار کرنا کسیطرح عقل مین نہین آتا بہتر یہہ ہے کہ اب اس جوان کے قتل مین درنگ و تاخیر
کرنی نہین چاہئی آذر مان نے کہا ای برادر اس جوان کا قتل کرنا کیا دشوار ہے کسواسطے کہ بہر صورت وہ ہمارے قبضہ قدرت مین ہے
لیکن اگر ایسا جوان عالیشان کشورکشا ہماری دین مین داخل ہو جاے عجب رونق و ثروت ہمکو نصیب ہوگی کہ شاہان عالم ہمین دیکہکر
رشک و حسد کرینگے بالآخر دونون نابکار مجلس سے چلے آئے آذر مان نے اپنی زوجہ شیرازہ بانو سے کہا ای خاتون اپنی دختر یاقوت آذر سے
کہو کہ ایکمرتبہ مع دو چار کنیزان محرم اوس جوان مقید کے پاس جاکر با دادای رعنای اوسے اپنا مفتون کرے اور کوئی ایسا جلوہ
دلربائی اوس جوان کو دکہائی کہ وہ بے اختیار ہمارے دین کو قبول و منظور کرلے شیرازہ بانو نے اپنی دختر سے اس مصلحت کو بیان کیا
یاقوت آذر یہہ روایت سنکر نہایت ملول و پریشان خاطر ہوئی کسواسطے کہ وہ اول ہی شاہزادہ کے سودای محبت مین نیم جان ہو رہی
تہی لیکن بعد تامل و فکر اس تدبیر سے خورسند ہوئی اور مادر کی تجویز کو منظور کرلیا آخر کار ایک شب یاقوت آذر مع دو کنیز خاص اوس
حجرہ مجلس مین گئی اور طعام و شراب بہی ہمراہ لیگئی تہی جسوقت دونون عاشق و معشوق نے ایکدوسری کے حسن پر نظر کی ہوش سے بیگانہ ہو گئی بعد
ایک لمحہ کے جب ہوش مین آئی تو دیکہا اسطرف شاہزادہ ابراہیم نے اوسی آفت جان اسماعیل انداز رہزن دین و ایمان کو پیش نظر جلوہ گر پایا بے اختیار صدقہ و قربان ہونے لگا اوسطرف یاقوت آذر مضطر
بیقرار بیتاب ہو گئی شرم و حیا فنا ہو گئی بالآخر یاقوت آذر نے کہا ای شاہزادہ نامور دعوای عاشقی بضد ہر سر گاہ تو راہ عشق مین قدم رکہتا اور میرے سبب در محبت و الفت مین لاف و گزاف
مارتا ہے پہر اس انکار دین سے مراد کیا ہے کیا معنی میرے دین کو کسلیے اختیار نہین کرلیتا ای نادان تو نہین جانتا کہ ع ملت عاشقان ملت یار ہے
قبلہ اوست ابروی دلدار ہے تو فی الحال ایک امر سہل اور ادنی بات کیواسطے مجہی یہی حالت یاس و ہراس مین ڈال رکہا ہی اور جو امید و بیم مین مبتلا ہی شاہزادہ نے کہا ای جان
جہانداران حالانکہ تو بہی مجہسے اسیقدر تعلق خاطر رکہتی ہی تو میرے شریک حال ہو جا مین اگر ترک دین نہین کرتا تو بہی تو میرے دین کو قبول کرلے یاقوت آذر نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ

کہ یہہ اظہار عشق و محبت تیرا سراسر دروغ و بے اصل ہے کسواسطے کہ اگر تم میرے عاشق و دلدادہ ہو تو تمکو میری اطاعت و فرمان برداری
واجب ہی جسطرح مین کہون میرے حکم کی تعمیل کرو ورنہ نام محبت نہ لو پہر شاہزادہ نے کہا ایجان ایمان و آرام مین ہر صورت تمہارا مطیع
فرمان ہون جو کچھہ ارشاد فرماؤ بجان و دل بجا لاؤن یاقوت آذر نے کہا بسم اللہ ترک دین کرو میرے مذہب و ملت مین داخل ہو جاؤ
اور بفراغ خاطر میرے وصل سے شادمان رہو ایشاہزادہ آگاہ ہو کہ مین بہی تجہے جان و دل سے عزیز رکہتی ہون اگر مین اپنے اختیار
مین ہوتی اسیوقت تیرے دین مین داخل ہو جاتی ہرگاہ شاہزادہ نے یہہ کلمہ محبوبہ با آرام جان کی زبان سے سنا ایسا دل مین
موثر ہوا کہ شاہزادہ کچھہ جواب نہ دے سکا اور دل مین کہا اے ابراہیم اگرچہ ترک دین کرنا تجہے منظور نہین ہے بہر حال اتباع حکم محبوب
بہی واجب ہے چند روز کے واسطے بمصلحت تقیہ کر لو بظاہر دین گبری مین داخل رہو اور بعد حصول مدعا جو صلاح وقت ہوگی اوسپر عمل کرنا
غرضکہ بعد کلمہ و کلام چند ساعت یاقوت آذر شاہزادہ کی صحبت مین موجود رہی اور چند جام شراب بہی اپنے دست نگارین سے شاہزادہ کو
پلاے بعد ازان رخصت ہو کر چلی آئی دوسرے روز ابو الخداع و آذر مان دونون شاہزادہ ابراہیم کے پاس گئی اور اپنے مدعاے
اصلی کا اظہار کیا اول شاہزادہ ابراہیم بدستور سابق اصرار و انکار کرتا رہا بالآخر شاہزادہ نے کہا اے سردمان قوم مجوس چونکہ مین
تمہاری دختر رشک قمر کا دلدادہ ہون اس سبب سے مین اوس نازنین کی پدر ابو حاکم کا دین عیسوی اختیار کرتا ہون اور بپاس
خاطر اوس نازنین کے دین عیسوی مین داخل ہوتا ہون آذر مان نے کہا ایشاہزادہ فی الحال اوس دختر کا پدر مین ہون کسواسطے کہ
ابو حاکم اس جہان فانی سے چلا گیا اب بجاے اوسکے مین اس دختر کا ولی و سرپرست ہون مجہے منظور نہین کہ تو اوس دین کو قبول
کرے ہان اگر تو میری ملت و آئین مین داخل ہو جاے مین باشد رضا اس دختر کو تیرے حوالہ کر دون گا غرضکہ دو روز یہی بحث و تکرار رہا مگر
رہے اس اثنا مین ایکبار یاقوت آذر پہر شاہزادہ کے پاس گئی اور بیتابی دل سے زار زار مثل ابر نوبہار روتی تہی کہ قطرات اشک سے
دامن و آستین تر ہو گئے بعد ازان کہا ایشاہزادہ نامدار تم بہی مجہی دین و آئین اور اوس خداے برحق کی جسنے ہم دونون کو خلق کیا ہے
مین باشد رضا اور خوشی خاطر راضی ہون کہ مجہی بلا اشتراط ترک دین تیرے حوالہ کر دین بلکہ مجہی بدل منظور و قبول ہے کہ مین تیرے
دین کو اختیار کر لون علاوہ ازین مینے عہد کر لیا ہی کہ اگر تیرا دین برحق ہے ضرور مین اپنے مدعاے دلی و مقصود اصلی سے کامیاب ہونگی
اور یہہ دین مجہی نصیب ہوگا ورنہ خیر جو کچھہ نوشتہ تقدیر ہے پیش آئیگا بعد اسکے یاقوت آذر اوس حجرہ مجلس سے باہر چلی آئے دوسرے
روز بار دگر ابو الخداع و آذر مان حاکم قلعہ مجوسیہ شاہزادہ کی پاس آئے اور مطلب خاص کا اعادہ کیا شاہزادہ نے کہا اے آذر مان جو کچھہ تمہارا
مقصود اصلی ہے مینے قبول کیا تم زردشت کو پیغمبر کہتے ہو اسی طرح ہوگا مجہے انکار نہین ہے آذر مان نے کہا انکار چہ معنی دارد اقرار کرو کہ زر
دشت پیغمبر و مرسل ہی شاہزادہ نے کہا ہان اسیطرح ہے جسطرح تم کہتے ہو ابو الخداع نے کہا ایشاہزادہ یہہ قول تمہارا سچ ہے باور نہین آتا
اور پایہ صدق کو نہین پہنچتا سبب اسکا یہہ ہے کہ اس قول کی کامل تصدیق ہو جاے ہان تم اپنے بزرگان دین کو بدی یاد کرو پہر تمکو تمہاری
قول و نیت کی تصدیق ہو جائیگی جسوقت شاہزادہ ابراہیم نے یہہ کلام نا فرجام ابو الخداع نابکار کی زبان سے سنا آتش قہر و غضب شاہزادہ
سینہ مین مشتعل ہو گئے اور شدت غصہ سے آنکہونمین رعشہ آگیا بے اختیار رشتہ تقیہ کو توڑ دیا اور کہا بابش اے حرامزادہ مردود و
کافر عاقبت نا محمود تو ہمارے پیشوایان دین کے حق مین اپنے کلمات ناسزا کہتا ہی لعنت ہے تجہ پر خداوند و پیغمبر راندہ درگاہ اور تیرے دین
باطل پر اے حرامزادہ نابکار تو چاہتا ہے کہ مجہی اوس دین مین سے مرتد و منحرف کر دے اے شیطان مجسم مین ہرگز اوس نازنین کا طالب و مشتاق
نہین ہون اگر اوسکی فراق مین میری جان بہی قالب تن سے نکل جائیگی مین ہرگز اوسکی پروا نہین کرونگا ہرگاہ ابو الخداع اور آذر مان
نے یہہ سخنان تلخ تہدید آمیز شاہزادہ ابراہیم سے سنی نہایت آشفتہ ہوے اور بتفق الراے شاہزادہ کے قتل پر آمادہ ہو گئے اور اوسیوقت بطوق

وزنجیر گران وزن شاہزادہ کے پاؤن مین ڈالکر حسب احکام کتاب زند و پازند صحرا مین لیگئی اور خارستان مین جاکر منادی کر دی کہ جس شخص کو تحصیل ثواب منظور ہو یہان آکر خار ہائے تیز شاہزادہ مفیدہ کے جسم مین لگاوے چنانچہ بموجب اس آہنگ کے ہزارہا مرد مجوس فراہم ہوگئے اور بقدر خار خشک شاہزادہ کی جسم مین مارے کہ تمام بدن شاہزادہ کا خاردار ہوگیا بعد ازان مردمان مجوس دل و دف بجاتی رہے اس اثنا مین آذر یاقوت کو بہی اوس معرکہ مین لاکر کہا ای دختر تو بہی اس ثواب عظیم مین شریک ہو کسو سطیکہ یہہ جوان تیرا عاشق و دلدادہ ہے تجہی زیادہ تر ثواب ہوگا وہ نازنین ہر کلمات سنکر زار زار روتی تہی مگر بجز اطاعت پدر کچہہ چارہ کار نظر آتا تہا بالاخر یاقوت آذر نی یہہ مشورہ کیا کہ مین بہی بقصد ایذا رسانی خار لیکر شاہزادہ کے پاس تنہا جاؤن اور دم آخرین کلمہ و کلام کرون ہر گاہ یہہ نابکار شاہزادہ کے جسم نازک کو آگ دین اوسوقت مین بہی ان نابکارون کی نظر سے مخفی اوس آتش سوزان مین گر دن اور اپنے کو ہلاک کر دون غرضکہ یاقوت آذر اس قصد و ارادہ سے شاہزادہ ابراہیم کے پاس آئے اور دیکہا کہ تمام بدن شاہزادۂ نامدار کا نوک خار سے داغدار ہو رہا ہے ادہر بن موسی سیل خون جاری ہے اور اون نابکاران ازلی نی شاہزادہ کے دست و پا کو رسن و زنجیر سے ایسا مضبوط باندہ رکہا ہے کہ شاہزادہ کسی پہلو حرکت نہین کرسکتا اور شاہزادہ ہر وقت درگاہ خدا مین دست بدعا ہے کہ الہی اس آفت سے مجہی نجات دی اور پے ہم یاد معشوق مین چشم خونین سے اشک حسرت روان ہو رہی ہین یاقوت آذر نے قریب جاکر بند نقاب کو کہولا اور جمال جہان آرا اپنا شاہزادہ کو دکہایا شاہزادہ نی اپنی محبوبہ صادق الوفا کو عجب حال مین مبتلا پایا یعنی اوسکی چشم ہائے نرگسی سی اشک خونین جاری ہین اور سیل اشک نے جامۂ تن تا بدامن تر کر دیا ہی شاہزادہ یہہ حال دیکہکر زیادہ تر بیتاب و بیقرار ہوگیا اوسطرف یاقوت آذر شدت درد اور وفور محبت سے ایسے بیتاب ہوی کہ عنان صبر و تحمل ہاتہ سے نکل گئی بے اختیار شرم و لحاظ کو بالای طاق رکہا اور اپنے دست نگارین شاہزادہ کے گردن مین ڈالکر باواز بلند کہا ای ابو الحذاع و اے آذر مان تم جانتے ہو کہ یہہ جوان والاشان میرا عاشق و دلدادہ ہی اور مین بہی اوسکی سودای عشق مین مبتلا سے رنج و محن ہو رہے ہون اور بجز مرگ و ہلاکت کوئی چارہ کار نہین دیکہتے اب مین چاہتے ہون کہ تم مجہے بہی اس جوان کے ساتہہ آگ مین جلا دو مین بدل و جان اپنے مرگ سے راضی و شاکر ہون بعد ازان شاہزادہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا ای شاہزادہ عالیقدر مین ہر صورت تیری کنیز مطیع فرمان ہون اور مینے اسیوقت سی حلقہ کنیزی آویزہ گوش کر لیا اب تو مجہے اپنا دین مبین تلقین کر کہ مین بہی دار آخرت مین اس سعادت سے محروم نہ ہون بعد ازان شاہزادہ نے جسوقت محبوبہ وفا کیش سی یہہ الفت و محبت دیکہی زار و قطار رویا اور قریب تہا کہ بیتابی دل سے اپنی جان شیرین کو محبوبہ پر نثار کر دی بالآخر شاہزادہ نی اوسی حالت بیقراری اور عالم یاس و ہراس مین چند کلمہ دین و آئین یاقوت آذر کو تلقین کیی یاقوت آذر بصفائی نیت و صدق دل دایرہ اسلام مین داخل ہوی ابو الحذاع نابکار نے کہا اے آذر مان تو نے اس جوان اپنے داماد کو خوب تعلیم و تلقین کی تہی چنانچہ اب اوسکا نتیجہ بالعکس ظہور مین آیا یعنی وہ تیری دختر ہی ہاتہہ سے نکل گئی اور اپنے عاشق کے شریک دین ہوگئی دافعی خوبی بارت و برکت دین اسکو کہتے ہین کہ جلد تر مآل و نتیجہ ظہور مین آجای آذر مان ابو الحذاع کی طعن و تشنیع اور شرم خلایق سے کمال منفعل و شرمسار ہوا اور اپنی دختر یاقوت آذر کا حال دیکہکر زار زار رویا مگر ہنسا ابو الحذاع کہتا تہا ای آذر مان جلد تر کتاب زند مین دیکہہ کہ ایسے مجرم منحرف دین کی حق مین کیا سزا لکہی ہے لیکن آذر مان حالت سکوت مین خاموش و لب بند استادہ تہا اور کچہہ جواب نہ دیتا تہا ابو الحذاع نی دیکہا کہ کار دست شدہ ابتر و خراب ہوا چاہتا ہی مبادا آذر مان بہی اپنی دختر کی محبت مین عقیدہ سی منحرف ہو جاے اوسوقت سخت قباحت پیش آئیگی چار و ناچار ایک تیر جانستان حصہ کمان مین رکہا اور اپنے غلام اشقر پر تذویر سے کہا اے اشقر عجب تماشا آذر مان احکام کتاب زند و پازند کو دیکہتی تو یہہ کام کرکہ اس جوان کی خارہای بدن مین آگ لگا دے اور مین بایک ضرب تیر جانستان دونون زن و مرد کا کام تمام کر دیتا ہون یہہ کہکر اوس راندہ درگاہ الہی نی چلہ کمان کو قلاب دیا آذر مان یہہ حال ہوش ربا دیکہکر بیتاب و بیقرار ہوگیا اور ایک آہ جگر سوز سینہ سے کہینچی مگر اوسوقت یہہ مجال و قدرت نہ تہی کہ ابو الحذاع کو اس حرکت سی مانع آئے بالاخر نوبت بجاے رسید کہ ابو الحذاع نابکار اون دونون پا بکش فراق کی قتل پر مستعد و آمادہ ہوگیا قریب تہا کہ خدنگ جان گسل کو شست سے رہا کرکے

اوسکے پیکان تیر دونون مظلوم کی حلق و گلو سے گذر جاے ہر طرف اوس انبوہ خلایق سے صدا و واویلا بلند ہوگیا اور ہر ایک تماشائی کی آنکھ سے اشک خونی جاری ہوگئی بعضوں پر دلگیر اور خدنگ جانستان اوس ظالم کی شصت سے رہا ہوا تہا کہ سبب الاسباب حقیقی نے پردہ غیب سے سامان نیکی ظاہر کردیا

چو آن ماندہ در گرد و دل بشکن
رسانید سوفار را تا دہن
کہ آن نونہالان اقبال را
روانہ نماید بدار البقا

کہ از غیب تیری بہ پشتش رسید
کہ از سینہ پیکان آن شد پدید
ز دستش بشد ہاتف تیر و کمان
بسوی سقر جان او شد روان

بغلطید در خاک و خون پیکرش
چہ آمد ہمین از قضا بر سرش

قصہ کوتاہ وہ نابکار یعنی ابوالخداع مکار اپنی سفاکی پر مستعد تہا کہ ناگاہ پردہ غیب سے ایک تیر جانستان اوسکی پشت مین ایسا لگا کہ صاف و پاک سینہ سے گذر گیا اوس نابکار کو دم زدن کی فرصت بہی نملی اوسی ساعت زمین پر گرا اور طایر روح نے اوسکے آشیانہ جہنم مین پہونچا مردمان چند ہوا خواہ ابوالخداع ہاے ہای کنان ہر طرف سے فراہم ہوگئی اور چار سوی میدان مین دیکہنا شروع کیا کہ یہہ کیا معاملہ تازہ ظاہر ہوا اور کس دشمن جانی نے ابوالخداع کو ہلاک کیا آخر کار دیکہا کہ ایک شخص مسلح و مکمل سیاہ پوش بہیبت و صلابت کمان بدست گرفتہ در رہ استادہ ہی اس واقعہ کو دیکہکر مردمان چند با حربہاے عجیب نکر اوس سیاہ پوش پر حملہ آور ہوے اسطرف آذربان کہ مرگ دختر کے رنج و غم مین ملول و محزون ہو رہا تہا اگرچہ بظاہر اس واقعہ سے خوش ہوا مگر اپنے مردمان ہمراہی کو حکم دیا کہ اس شخص سیاہ پوش کو زندہ گرفتار کرو اور اگر تمہارے ہاتہ نآے پہر جس صورت سے کہ ممکن ہو اوسی قتل و ہلاک کرو اس اثنا مین مردمان ابوالخداع بہی اوس سیاہ پوش کے قریب جا پہونچی اور چار طرف سے اوسپر حملہ آور ہوے تہے وہ شخص سیاہ پوش بہی مردانہ و دلیرانہ بیچہ جان شگاف غلاف سی کہینچکر اوس انبوہ مین در آیا او کطرفۃ العین مین چند نفر کو خاک و خون مین ملا دیا بعد ازان مردمان آذربان مثل بلاے سیہ ریمان اوس دلاور پر حملہ آور ہوے راوی کہتا ہے کہ یہہ سیاہ پوش مہتر شباط و ملی تہا جو ایک عرصہ دراز سے بسبب علالت اپنے وطن کو گیا ہوا تہا اور اب صحت پاکر با استماع خبر استیصال عساکر کفار اپنے وطن سے نکلا اور جبل اعلی کیطرف جاتا تہا مگر بسبب غلطی راہ اس کوہستان مین داخل ہوگیا اور قضا و قدر نے بر سر وقت اوس دلاور کو اس مجمع مین پہونچا دیا بعد دریافت حال اوس دلاور نے ابوالخداع نابکار کو جہنم واصل کیا اور اب شیر ژیان کی مانند اون بزدلان چند کی قتل و غارت مین مشغول ہوگیا ہے لیکن کثرت انبوہ سے اوس دلاور پر عرصہ کارتنگ ہو رہا ہی بہر حال شتمانہ جنگ و جدل مین سرگرم ہے اس اثنا مین یاقوت آذرنی ایک سوہان فولادی بہم پہونچاکر ایکطرف سے بند دست شاہزادہ ابراہیم کا قطع کردیا باقی بند قید کو شاہزادہ رستم توان نے بزور دست قطع کردیا اور اوس قید سخت سی رہا ہے پاسے یاقوت آذرنی ایک شمشیر و سپر بہی اپنی کمر سے کہولکر شاہزادہ ابراہیم کو حوالہ کی شاہزادہ ابراہیم ایک ہاتہ مین شمشیر دوسرے ہاتہ مین زنجیر آہنی لیکر اوس انبوہ مین در آیا اور مہتر شباط کی مدد کو پہونچا آذربان نے یہہ حال دیکہکر مردمان لشکر کو اشارہ کیا کہ ہر طرف سے اس جوان پر یورش کرو اور حتی المقدور زندہ جانی ندو اگر یہہ جوان رستم توان زندہ رہا تو سخت قباحت پیش آئیگی اور اس جہرہ کی انتقام مین ایک متنفس کو بہی زندہ نہین چہوڑیگا مردمان لشکر بیخبر دایماے آذربان باتیغ و تبر شاہزادہ ابراہیم پر حملہ آور ہوگئی شاہزادہ نامدار حلقہ شبابان روزگار اوس زنجیر آہنی سے اکثر کے مغز کو پریشان کردیا غرضکہ ایکطرف مہتر شباط دلاور اور دوسری طرف شاہزادہ تہی آخر تا کجا دست و پا مین طاقت رہی کیا معنی کہ اس معرکہ مین کاہ و کوہ کی نسبت تہی دلاور کسطرح مقابلہ کرسکین بالآخر دونون دلاور دوران پر عرصہ مصاف تنگ ہوگیا اور نصر تہی ناگاہ پردہ بیابان سے ایک گرد تیرہ و خیرہ نمودار ہوئی اور لحظہ پہونچا اور اوس عیار نامدار نے مہتر شباط اور شاہزادہ ابراہیم کو سرگرم مصاف دیکہ پر تاخت لایا اور عیاران اسلام نے پانچہ و خنجر بران برق سوزان مانند اشتبا پہونچا اور بدست حق پرست قد و قامت آذربان کا سر سے جدا کرلیا بعد ازان

جا کر حملہ اشرار کا قلع وقمع کر دیا اکثر تہ تیغ غازیان اسلام ہوئے اور بقیۃ السیف ہر طرف منتشر و پراگندہ ہو گئی فتح نصیب دولت غازیان اسلام ہوئی آذرمان نے بھی صدق دل سے دائرہ اسلام مین داخل ہو گیا اور مجوسان حاضرین مجمع آذرمان کی تحریک حال ہوکر مطیع و منقاد ہو گئی شاہزادہ نامدار نے آذرمان کو بند قید سے رہائی بخشی یاقوت آذر نے ابو الخداع جہنم نصیب کا لاشہ خس و خاشاک مین رکھکر جلا دیا اور شاہزادہ ابراہیم کو ہمراہ لیکر نقارہ نوازان شہر مین داخل ہوئے اور سجدہ ہای شکر جناب باری مین بجا لائے عیار عزت عیار نے بعد ملازمت تمام وقایع اپنے اپنا بیان کیا اور کہا اے شہریار عالی وقار یہہ ابو الخداع نابکار اوس گروہ کفار و اشرار سے باقی رہگیا تہا الحمد للہ کہ تم نے اوس کافر نعمت کو نار جہنم سے ملحق کر دیا شاہزادہ ابراہیم نے بھی اپنی مخلصی کا سجدہ شکر ادا کیا اور دوسرے روز دہانسے بفتح و فیروزی اردوی معلی کیطرف عازم ہوا آذرمان مع جمعیت فوج و لشکر و زر و جواہر و ذخیرہ ساز و اسباب یعنی اسپ و اشتر و کنیز و غلام شاہزادہ کی ہمراہ رکاب ہو لیا تاکہ جبل اعلی مین پہونچکر آئین شایستہ یاقوت آذر کا عقد و نکاح کرے شاہزادہ ابراہیم نے سرعت کو آذرمان کے ہمراہ چھوڑا اور خود مع بہتر نشاط صاحبقران اکبر کی خدمت باسعادت مین گیا صاحبقران اکبر کو اول ہی سے سرہنگان تیز رفتار نے شاہزادہ کی تشریف آوری کی خبر دی تہی شہریار گردون سریر نے بکمال مسرت و شادمانی اکثر سلاطین و امرای نامدار کو بہر استقبال روانہ فرمایا اور خود بھی تا در باغ استقبال کر کے تشریف لایا اور باعزاز و احترام شاہزادہ ہمایون قدر ابراہیم بن حمزہ کو اپنے ہمراہ باغ قصر البحرین مین لیگیا شاہزادہ ابراہیم نے سلطان اسمعیل کی قدم ہمایون کو بوسہ دیا اور تمام سرگذشت اپنی نقل کی بعد ازان شاہزادہ ابراہیم شرف ملازمت حکیم عالیجناب سے بہرہ اندوز ہوا اور حکیم عالیمنزلت کا شکر و سپاس ادا کیا الغرض روز سیوم ملک آذرمان اور یاقوت آذر کی آنیکی خبر گرم ہوئی حکیم قسطاس خجستہ نہاد نے ملکہ یاقوت آذر کو ملکہ شمسہ تاجدار کی خدمت مین قصر اخضر کو روانہ کیا اور ملکہ یاقوت آذر کی سفارش بھی ملکہ شمسہ تاجدار سے بیحد و نہایت کہلا بھیجی جسوقت یاقوت آذر قصر اخضر مین داخل ہوئی ملکہ آفاق نے بعزت و حرمت ایوان عالی مین بلایا اور بکمال الطاف و مہربانی سے پیش آئے بعد ازان ملکہ یاقوت آذر کے قیام و سکونت کو ایک قصر پر تکلف عنایت فرمایا اور زیور و جواہر نفیسہ اپنے سرکار سے ملکہ یاقوت آذر کو بخشا اور اوسی روز یاقوت آذر کو سامان عروسی یعنی زیور و لباس سے آراستہ و مزین فرمایا اوسطرف صاحبقران گیتی ستان نے تین روز جشن شادی بنام نہاد کتخدائی شاہزاد ابراہیم بن حمزہ ترتیب دیا اور بدستور رفقای عالیقدر شاہزادہ ابراہیم کو بجاہ و جلال اپنے ہمراہ قصر اخضر مین لیگیا اور یاقوت آذر سے منعقد فرمایا دونون طالب و مطلوب اپنے کام دل اور وصل حقیقی سے شادمان ہوئے

صاحبقران اکبر کی نوازش خسروانہ کا شکر بجالانا آمدیم برسر داستان

سخن مین کزو دور چون ماندہ ام ۔ بہ بگفتم واز کجا راندہ ام بہ

کجا بودم اکنون فتادم کجا ۔ عنان سخن شد ز چنگم رہا

چہ جشنی کہ ہر بزم او از شرف ۔ تواند بباغ ارم شد طرف

کنون باز کردم بآغاز کار ۔ سوئے جشن شاہنشہ نامدار

شرف بخش روئے زمین المعز ۔ فلک جاہ نصرت قرین المظفر

چہ شاہی فلک قدر عالی جناب ۔ براوج شرف ذات او آفتاب

ہر گاہ ہنگامہ کتخدائی شاہزادہ ابراہیم بخیر و خوبی ختم ہو لیا پہر جشن شادی صاحبقران اکبر بدستور آراستہ ہوا اور نقارہ ہاے سلیمانی بنام ہمایون نوازش مین آئے اور وہی غلغلہ تہنیت و مبارک کی چار طرف بلند ہو گیا اور صداے عشرت و تہنیت ہر سمت سے آنے لگی اس بزم عشرت کی عجب آرایش و کیفیت تہی کہ تحریر و تقریر سے باہر ہے یعنی کسیطرف گوشہ ایوان مین شجر جواہر طلسمی نصب تہا اور کسیطرف وسط ایوان مین چہل چراغ سلیمانی نور افزاے چشم نظارگیان تہا اسیطرح متاع طلسم اشمار و طلسم چیز تکدہ آصفی جا بجا مثل و قرینہ سے آراستہ کی گئی تہین چنانچہ منجملہ متاع طلسمی کے ایک شجرۃ القرطاس تہا جسکے تکلف کی شرح زبان قلم سے ادا نہین ہو سکتے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ ایک روز جناب فضیلت مآب حکیم قسطاس الحکمت اور حکیم عیقر طوس جنہی دونون بزرگ صفات باہم صحبت کلمہ و کلام مین مصروف تہی کہ ایک شخص اوس صحبت مین آیا اور دونون حکماے والاقدر کو بدو دست ادب سلام کیا دونون خجستہ کردار نے اوس شخص کا سلام لیا اور بعزت و حرمت اوسی اپنے پہلو مین بٹھایا اور بعد تکریم و تواضع احوال دریافت فرمایا اوس شخص

تازہ وارد نے کہا میرا نام عظیموں جنی ہی ہین ایک مدت دراز سے صاحبقران اکبر شاہزادہ مظفرالدین کا امانت دار تہا اب مین اسیواسطی یہان
آیا ہون کہ وہ بار امانت اپنے دوش سے اوتارون مجہے جناب حکمت مآب حکیم قسطاس الحکمت کا پتہ و نشان ارشاد فرماو کہ وہ بزرگ وار
کس مقام مین تشریف رکہتے ہین مین اونکی خدمت عالی مین کچہ عرض کیا چاہتا ہون حکیم عالیمنزلت اوسیوقت اوٹہی اور اوس شخص سے
معانقہ کیا اور بعد ادای مصافحہ و معانقہ بلب تبسم ریز فرمایا کہ قسطاس اسی بندہ ضعیف کا نام ہے تم اپنا اظہار طلب فرماو اور یہہ بہی بیان کرو کہ امانت
کیا ہے اور کسکی مرسلہ ہے عظیموں جنی نے عرض کیا اے رازدار اسرار ہاے خفی و جلی و واقف حقایق و معارف طلسم آگاہ ہو کہ جسوقت صاحبقران
اعظم شاہزادہ خورشید تاج بخش طلسم مصر العجایب کی سیر و تماشے سے فارغ ہو کر باہر تشریف لایا چند تحفہ طلسمی اوسکے ہاتہہ آئے تہے ازانجملہ بعض
اوس شہریار عالی وقار کے پاس رہے اور بعض اوسی طلسم کے مقامات خارج مین رکہی گئی تہی ہرگاہ صاحبقران اعظم نے اس دار فانی سے رحلت
فرمائی حسب الحکم حکیم اقریطوس الہی داروغہ طلسم کے وہ تحفہ باقیماندہ پہر اوسی طلسم مین بطور امانت رکہدی گئی چنانچہ تین سو برس کے حکیم اقریطوس
الہی نے بہی سفر آخرت اختیار کیا اور بجاے حکیم مغفور اوسکا فرزند رشید اقیطوس الہی ممالک مصر سے آکر عہدہ داروغگی پر ممتاز ہوا اور دو سو
برس اوسکی عمر کو گذر گئی ایک شب حکیم اغازیمون مصری نے عالم واقعہ مین بشارت دی کہ اے فرزند ارجمند آگاہ ہو کہ اب عمر طلسم اختتام کو پہونچی
آیندہ یہہ طلسم عالی نظر خلایق سے مخفی ہو جائیگا اور تیرا زمانہ حیات بہی آخر ہوا ہے تجہے چاہئے کہ روز فردا زیر قلعہ طلسم فلان غار مین داخل ہو اور ایک
شئے نادر روزگار یعنی ایک درخت کاغذی جو اعمال طلسم سے بنایا گیا ہے اور وہ درخت سرتاپا آتش بازی کا ہے اور ہمارے یہان امانت رکہا ہوا ہے اوس درخت
طلسمی کو وہانسے نکالنا اور فلان اسم جلیل اپنے مکانکی سقف کیطرف منہ کر کے دم کرنا ایک شخص جنی طبقہ اعلی سے صاحب عمر طویل حاضر ہوگا تم اس
درخت کو اوس جن کی حوالہ کرنا اور تاکید کرنا کہ اس درخت شجرۃ القرطاس کو فلان سال و فلان ماہ فلان مقام مین لیجانا اور حکیم قسطاس الحکمت کے
سپرد کر دینا اور اوس عالیقدر کو بعد سلام یہہ کہنا کہ اس شجرۃ القرطاس کو جشن عروسی ملکہ شمسہ تاجدار مین جو اولاد سلطان فلک رخش شاہزادہ خورشید
تاج بخش سے ہی روشن کیا چاہیو اس شجر نادر روزگار سے تماشای عجیب و غریب ظاہر ہونگی مہندا حکیم اقیطوس الہی بشارت پاکر بیدار ہوا اور شجرۃ القرطاس
کو غار مذکور سے لایا بعد ازان مصر مین مجہکو طلب کر کے شجر مذکور کو میرے حوالہ کیا اور خود عالم فانی سے درگذرا اوسوقت طلسم مصر العجایب بہی نظر خلایق سے
ناپید ہوگیا تہا بعد وفات حکیم اقیطوس الہی کے جسکو سو برس کا زمانہ گذرا ہے مین اس شجر عجیب کو ہمراہ لیکر تمہاری خدمت مین حاضر ہوا ہون
امانت مذکور بہی میرے پاس موجود ہے حضرت اسکو اپنی تحویل مین رکہین اور مجہے اوس زبدہ اولاد خاتم المرسلین و اماد آل عبا کی ملازمت سے
ممتاز فرمائین حکیم عالیمنزلت نے اوسیوقت صاحبقران اکبر کو بلوایا اور تمام سرگذشت شاہزادہ نامدار کی روبرو نقل کی عظیموں جنی نے صاحبقران
اکبر کی دست مبارک کو بوسہ دیا صاحبقران والا حشم نے عظیموں جنی سے معانقہ کیا اور بکمال تفقد و مہربانی سے پیش آیا اور حکماے طلسم نے بہی حکیم
اغازیمون مصری و حکیم اقریطوس الہی کے ارواح مطہر کو ثواب فاتحہ بخشا بعد ازان عظیموں جنی نے وہ شجرۃ القرطاس صاحبقران اکبر کی نظر سے
گذرانا حاضرین مجلس اوس شجر عجیب کو دیکہکر حیرت مین رہی دیکہا کہ عجیب طرح کا شجر نادر روزگار ہے یعنی اوس شجر کو مانند درخت سرو کی بنایا تہا کہ
ارتفاع مین آٹہہ گز بلند تہا اور سات طبقہ درجہ بدرجہ اوس شجر کی رکہی تہی اور تمام برگ و شاخ تا بیخ مثل مرجان کی چمکتی تہین اسیطرح برگ ہا
شجر سبزی و براقی مین رنگ زمرد پر سبقت لیگئی تہی عظیموں نے کہا یا صاحبقران روزانہ اس شجر کو زیر آسمان رکہنا چاہئے اور شب کو طبقات ہفتگانہ
سے کسی طبقہ کو روشن کرنا چاہئے چنانچہ نوبت بنوبت سات روز تک جملہ طبقات روشن ہو جائین پہر قدرت الہی کو مشاہدہ فرمانا کہ حکماے یونان و
فرہنگ نے کیا علم و حکمت صرف کیا ہے یا صاحبقران گیتی ستان جسوقت بروج دوازدہ گانہ سے ہفت برج شبانہ اور ہفت برج روزانہ طلوع کرین اوس وقت
اس شجر نادر کو ہنگام طلوع بروج مذکور زیر آسمان نصب کرنا چاہئے اور ایک ساعت چشم کو بند کر لینا اسیطرح ہنگام شب طلوع بروج شبانہ مین ایک
چراغ و شمع روشن فرما کر کسی طبقہ مین رکہدینا اور بدستور بازکو چشم بند کر لینا بعد ایک ساعت کی آنکہہ کہولکر دیکہنا عجیب تماشاے قدرت

نظر آئیگا صاحبقران اکبر نے خدا کو بہا کی یاد کیا اور حکمائے طلسم ہند کے علم و حکمت پر تحسین و آفرین فرمائے حکیم قسطاس الحکمت نے فرمایا یا صاحبقران
والا شان میرے نزدیک یہہ امر مناسب ہے کہ اس شہر کے گرد قبل از روشنی قنات و سراچہ استادہ کرنا چاہئے اور بعد روشن ہونے شہر مذکور کی عام
اجازت تماشے کی دیجائے ورنہ مشکل ہے کہ خاص و عام ہنگام روشنی یکبارگی چشم بینا کریں اگر کسی شخص نے بطور مذاق یا بقصد معاینہ چشم بندگی
البتہ عمل روشنی میں نقص آئیگا عظیموں جنی نے کہا واقعی یہہ تدبیر درست ہے اسیطرح روشن کرنا چاہیے بعد ازان عظیموں جنی صاحبقران اکبر
سے رخصت ہوکر اپنے مسکن کو روانہ ہوگیا صاحبقران اکبر نے بدستور مذکور شہرۃ القرطاس کے گرد قنات کہچوا دی اور ابوالحسن جوہر سے پوچھا اے
برادر عزیز القدر تمکو معلوم ہے کہ شب عقد میں اب چند روز باقی رہے ہیں میرا ارادہ ہے کہ قبل از شب عقد ایکشب قصر اخضر کی آرایش کو بہی دیکھوں
جوہر نے عرض کیا یا صاحبقران گیتی ستان بظاہر چہہ روز باقی رہے ہیں شب ہفتم ساعت عقد شروع ہوگی صاحبقران اکبر نے کہا نہایت مناسب
ہے کہ ہم اہل قصر کی نظر سے مخفی اوس بزم عشرت میں جائیں اور صدر نشین بزم حسن و لطافت کو بآرایش عروسی اکنظر دیکہیں البتہ خالی از لطف
نہوگا کیا معنی کہ جملہ خواتین عالیقدر ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ و ملکہ صبیح و لکشا و ملکہ صبیح روشنگہر وغیرہ نازنینان طلسم اوس بزم رشک ارم میں موجود
ہونگی ہر ایک کا اوضاع و طریق بہی دریافت ہوجائیگا اگرچہ اکثر اوقات ہیں ان خواتین کو ملکہ شمسہ تاجدار کی ساتہ گرم صحبت دیکہا ہے مگر اس بزم
شادی اور ہنگام عروسی میں بہی دیکہنا ضرور ہے کہ ہر ایک خاتون عروس کی گرد و پیش سرگرم آرایش ہوگی اور ملکہ شمسہ تاجدار کو تخت عروسی پر
جلوہ افروز کیا ہوگا اسوقت بوجہہ احسن دریافت ہوگا کہ یہہ خواتین ملکہ شمسہ کی ساتہہ کس رسم دنیا کے سے پیش آتی ہیں اور ہر ایک کا منشاء طبیعت
کیا ہے اے برادر یہہ بتاؤ کہ کس صورت سے اوس بزم میں جانا چاہئے ابوالحسن نے کہا یا صاحبقران اس معاملہ میں میں بہی حیران ہوں کہ قصر
میں کسطرح داخل ہونا چاہئے لیکن ایک تدبیر میری قیاس میں آتی ہے یعنی وہ مارمہرہ جو طلسم خمار جادو سے میرے ہاتہ آیا ہے وہ موجود ہے اور
اوسکی خاصیت بہی اسوقت تک بحال و برقرار ہے اور حضور کے پاس زاغ مہرہ و سرمہ زحل و روشنی حجاب الابصار موجود ہیں ان اشیا کی ذریعہ
سے قصر میں تشریف لیچلیے صاحبقران نے فرمایا سرمہ زحل کا خواص مطلق رفع ہوگیا ہے میں اول ہی امتحان کر چکا ہوں لیکن زاغ مہرہ کا حال
معلوم نہیں کہ بعد برطرف ہونے آثار طلسمی کے وہی خواص رکہتا ہے یا نہیں بعد ازان صاحبقران اکبر نے زاغ مہرہ کا امتحان کیا معلوم ہوا کہ اوسکا
خواص بہی باطل ہوگیا ہے جوہر نے کہا اب کیا تدبیر کرنی چاہئے فقط ایک مارمہرہ باقی ہے حضور اوسکے ذریعہ سے تنہا تشریف لیجائیں اور وقت
معاودت میری تماشہ پر عنایت فرماویں صاحبقران اکبر نے فرمایا اے برادر بغیر تمہاری سیر و تماشے کا لطف نہیں ہے ابوالحسن نے کہا یا صاحبقران
سخت مشکل ہے کہ ایک مارمہرہ دو شخص کی کام کسطرح آسکتا ہے میرے نزدیک ایک تدبیر اور بہی ہوسکتی ہے اگر حضور گوارا فرمائیں البتہ بآسانی
سیر ہوجائیگی صاحبقران نے پوچہا بیان کرو ہم بہی سنیں وہ کیا تدبیر ہے جوہر نے کہا یا صاحبقران میں اس مارمہرہ کو کام میں لاتا ہوں اور حضور
کو ایک زن جمیلہ کی شکل و صورت سے آراستگی دیکر اپنے ہمراہ لیتا ہوں وہاں پہنچکر بطور مطربان خوش آہنگ قصر میں داخل ہوجائینگے یقین ہے
کہ اس جشن عشرت میں کوئی ہمارا مانع نہیں ہوئیگا اس تدبیر سے حضور بخوبی سیر فرمالیں گے صاحبقران نے فرمایا جس صورت میں کہ حضرت یہہ تدبیر
میرے حق میں تواضع کرتی ہیں اپنی واسطے کیوں نہیں پسند فرماتی کہ ذات بابرکات عیار ہیں مجہسے زیادہ تر خوشنما تمہاری تبدیل ہیئت ہوگی تم
خود اوس لباس سے متشکل ہوجاؤ اور مارمہرہ میری حوالہ کرو بالاخر بعد بگو و بشنو جوہر نے قبول کرلیا صاحبقران اکبر اول شب مع ابوالحسن جوہر کے بیت
مذکور قصر اخضر کیطرف تشریف فرما ہوا قریب نصف شب دامنہ جبل اعلی میں پہونچی جوہر نے مارمہرہ صاحبقران کی حوالہ کیا اور خود گوشہ میں جاکر ایک
روغن عملی کیسہ عیاری سے نکالا اور اپنے سراپا پر ملکر صاحبقران کے روبرو آیا صاحبقران نے عجب طرحکی تبدیل صورت
دیکہی کہ ہرگز تمیز نہوتا تہا کہ یہہ جوہر ہے یا کوئی نازنین سرو قد آتشین عذار ہے حتی کہ طرز کلام و انداز سخن بہی تمام و کمال مبدل ہوگیا تہا غرض کہ جوہر
اس شان صورت سے قصر میں داخل ہوا اور صاحبقران اکبر جوہر کے ہمراہ نظر سے مخفی قصر میں تشریف لیگیا جسوقت دونوں خادم و مخدوم قصر اخضر میں داخل ہوئے

قصر کو عجب تزئین و آرایش مین پایا کہ فردوس برین پر رشک لیجاتا تھا سوای اوس سامان آرایش و اسباب تزئین کی کہ خاص اسی روز بہانکو
کیواسطے سالہاے دراز سے امانت دہرا ہوا تہا اب وہ جا بجا بحسن سلیقہ جناب حکیم قسطاس ظلہ العالی نصب کیا تہا اور سامان و اسباب بہی
عجائبات حکیم ارسطو سے منگا کر قصر کو آراستگی دی تہی اور ہر ایک ایوان اوس قصر عالی کا تکلف و آرایش سے مثل عروس آراستہ ہو رہا تہا اور خاص
وہ قصر عالی جسکے متعلق نو سو ایوان رفیع و وسیع اور سات سو ایوان خورد تھے کہ سرتاسر زینت و آرایش مین نمونہ فردوس نظر آتا تہا قلم مجلت رقم اوس
قصر عالی کے اظہار زیب و زینت مین عاجز ہے یعنی بعض ایوان ایسے تہے کہ فرش زمین سے لیکر تا سقف سرتاسر آبگینہ رنگین و سفید سے بنائے گئے
تہے اور دو وقت آرایش و روشنی اون ایوان مین کیا تکلف نظر آتا ہوگا ناظرین افسانہ خود قیاس فرمالین علاوہ اسکے ہر ایک ایوان مین بزمہاے عشرت
آراستہ تھین اور جا بجا سامان بادہ نوشی وغیرہ اسباب مایحتاج موجود و مہیا تہا واقعی قصر کی زینت و آرایش کو دیکھکر قدرت خدا نظر آتی تہی صاحبقران
اکبر صبح تک ہر ایک ایوان کا ملاحظہ کرتا رہا و دیکہا کہ ہر ایک ایوان مین خواتین قصر بزمہاے عشرت مین سرگرم کار ہین اور جا بجا رقص و نغمہ کا بازار گرم ہو رہا ہے صاحبقران
اکبر نے ہر ایک ایوان مین دیکہا کہ منطقہ و شرف افزا و رمانہ و حمرا و عقیلہ و قمر او زہرہ و شعبدہ و خلدانہ وغیرہ خواتین میر مجلس مقرر ہوئی ہین اور بادہ گلگون
ارباب مجلس کو جام ہاے شراب ربانی پیہم دیتے ہین غرضکہ صاحبقران اکبر تمام روز اسی سیر و تماشے مین مصروف رہا اور ہر ایک مجلس نشاط کی
آراستگی اور قصر و ایوان کی تزئین کو بنظر سرسری ملاحظہ فرما کر اوس بزم خاص مین پہونچا جہان ملکہ نوبہار اور ناطقہ و صبح دلکشا وغیرہ خواتین عالی رتبہ
مہمانداری مین متعین تھین صاحبقران اکبر فی الحال اخفا ایک بزمہاے عشرت و نشاط کا ملاحظہ فرمایا و دیکہا کہ ملکہ نوبہار گلشن افروز اور ناطقہ و شیرین
بیان وغیرہ کار و بار مجلس مین ہمہ تن مصروف و سرگرم ہین اور جامہاے شراب ارغوانی اپنے دست حنائی سے ارباب مجلس کو پلاتے ہین اگرچہ
اوسوقت شاہزادہ والاقدر کی طبع ہمایون مین ولولہ شوق محیط ہوا کہ دو چار جام شراب نشاط بخش ان خواتین کے ہاتھ سے نوش فرمائے اور صحبت سے
سے خاطر ہمایون کو تسکین بخشے مگر بخیال پردہ دری ضبط کیا اور اوس بزم عشرت سے تشریف لے آیا بعد ازان اوس ایوان خاص مین آیا جہان
ملکہ شمسہ تاجدار تخت عروسی پر جلوہ گر تہی دیکہا کہ خاتون جہان بلباس عروسی تخت پر متمکن ہے اور ملکہ کی گرد و پیش خلدانہ ماہرو و گوہر
افروز اور درۃ البیضا وغیرہ خواتین خدمت مین دست بستہ حاضر ہین صاحبقران گیتی ستان ملکہ شمسہ تاجدار کی جمال جہان آرا کو دیکھکر بیتاب و
بیقرار ہوگیا قریب تہا کہ غلبہ عشق سے بیہوش ہو جاے اوسیوقت ایوان سے نکل آیا اور اپنی فیروزمندی بخت و اقبال پر نازان ہو کر شکر الہی بجالایا
اور بار دگر وفور شوق سے عروس کے جلوہ جمال کا قصد کیا اور ایوان مین جا کر دیر تک بمشاہدہ جمال جانان محو و مستغرق رہا چند دل محبت منزل
وہان نہ علیحدہ ہونیکو نچاہتا تہا چار و ناچار باہر نکلا جوہر نے کہا یا صاحبقران حضور کو کچھ اندیشہ نہین ہے کہ چشم خلائق سے مخفی ہین مگر مین اس
شکل و صورت مین آراستہ ہون مبادا کوئی مجھے دیکھے اور نا جنس سمجھکر پرسان ہو کہ ای عورت تو کون ہے اور کسکے ساتھ یہان آئی ہے پھر مین
کیا جواب دونگا بالفرض اگر ایسا اتفاق پیش آیا یا در کھو مین صاف صاف کہدونگا کہ میرا آقا خود بدولت یہان تشریف لایا ہو مین اوسکی منکوحہ
جدیدہ ہون چونکہ مجھسے تعلق دل زیادہ تر رکھتا ہے بپاس خاطر میری مجھکو بہی اس قصر کی آرایش دکہانی کو اپنے ہمراہ لے آیا ہے اب بہتر یہ ہے
کہ حضور اور کسی ایوان کی سیر فرمائین ورنہ تمکو اختیار ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا ای برادر ؎ کرا دماغ کہ از کوے یار برخیزد ✽ نشستہ ہم
کہ از باعشار برخیزد ؎ رفتن ز دورش کار من و دل نگران نیست ✽ گر کشتہ شوم خونم از ین کوی روان نیست ✽ جوہر نے کہا اب حضور اس
عشق و ہوس کو بالاے طاق رکھین اور میرے ہمراہ تشریف لائین ورنہ کوئی دم مین رسوا ہو گی چار و ناچار صاحبقران اکبر نے جوہر کی
ہمراہ قدم اوٹھایا تہا کہ اس اثنا مین ملکہ شمسہ تاجدار نے اوس ایوان سے دوسرے ایوان مین جانیکا ارادہ کیا شاہزادہ والاقدر نے بہی چاہا کہ
قدم بر داشتہ پیشتر جا کر جمال عروس کو قریب سے ملاحظہ فرمائے جوہر دامن گرفتہ استادہ ہوگیا اور کہا معلوم ہوتا ہے حضور کو نوبت جنون کی پہونچی
ہے کہ ایسے حرکات خلاف شان ظہور مین آتی ہین واللہ تم باللہ مین ہرگز نہین جانے دونگا تم چاہتے ہو کہ ان ہزار در ہزار خواتین پر راز

قرار واقعی میری گت ہو اور کنیزان جلشیہ و ترکیہ خاطر خواہ مجھے کفشکاری کرین یا صاحبقران مین حیران ہون کہ اسقدر اضطراب و اضطرار
کسواسطے پیدا ہوا ہے تم یہہ نہین سمجھتے کہ دو روز کے بعد اس نازنین خورشید جبین کو بغل مین لیکر تخت دولت پر ہمخواب ہو گی پھر
اس بیتابی کے کیا معنی **قصہ کوتاہ** ابوالحسن جوہر صاحب قران کو گرفتہ و بستہ و ہلانے لاَیا اتفاقات قضا و قدر سے دروازہ ایوان پر
غمزہ شیرین دوچار ہو گئی وہ نازنین بلاے روزگار بھی فن عیاری مین بے مثل ہے اوس عیارہ نے بعض اوضاع و حرکات سے ابوالحسن
کو پہچان لیا اور دست گرفتہ پوچھا اے عورت سچ بتا تو کون ہے کسواسطے کہ ہمارے جنس سے معلوم نہین ہوتی اور یہان کسکے ساتھ تیری
آنیکا اتفاق ہوا ہے چونکہ ابوالحسن کے سراپا پر روغن عیاری چرب تر ملا ہوا تھا غمزہ کے پنجہ سے ابوالحسن کا ہاتھہ نکل گیا جوہر نے کہا اے
نازنین تمھین میری پرسش حال سے کیا سروکار مین کوئی ہوں اپنی حال مین خوش و خرم ہون خاطر جمع رکھو مجھے طبقہ بازی سے ذوق شوق
نہین ہے تم ناحق میرے ساتھہ ایسی گرمجوشی فرماتے ہو بس تشریف لیجاؤ اور اس کام کیواسطے کسی فربہ اندام عورت کو تلاش کر و مجھے
اس کام سے پرہیز ہی یہہ کہکر ابوالحسن وہانسے کافور ہو گیا غمزہ شیرین کار نے ہر چند آواز دی کہ بینے دزد و مکار کو پہچان لیا ہے اب فرار ہونی سے
کیا فایدہ لیکن ابوالحسن اوسکی طرف ہرگز مخاطب نہوا چلتا پھرتا نظر آیا اور مشاہدہ مجلس نشاط مین مصروف ہو گیا غرضکہ ایوان بایوان و قصر بقصر آکے
بزم و طرب کا تماشا کرتی رہی بالآخر دونون خادم و مخدوم ایسے مجمع مین پہونچی جہان مطربان نقال نغمہ سرا ہین اور نقل ہاے مضحک
و شیرین سے خواتین بزم کو خوش کر رہی تھین اوسوقت مجلس کا عجب رنگ تھا کہ سرتاسر وہ بزم کشت زعفران نظر آتی تھی جملہ خواتین ارباب
بزم فرط خندہ سے بیتاب ہو رہی تھین قضارا کا رطربان شوخ ادا کی حرکات سے ابوالحسن جوہر کو اخوط ہو گیا اور جس نازنین کی پشت بہ پشت استادہ
تماشا دیکھہ رہا تھا حضرت کا ذات العمود اوس نازنین کی پشت سے محسوس ہوا وہ نازنین متحیر و سراسیمہ ہو کر ہر طرف دیکھنے لگی کسیطرف مرد کا نشان نہ پایا ناچار
خاموش ہو گئی اس اثنا مین بار دگر وہی صورت پیش آئی اوسوقت اوس زن عاقلہ نے جوہر کا ذات العمود ہاتھہ سے مضبوط تھام لیا اور فریاد کی کہ
ارباب طرب بایک فرد مکار بصورت زن اس قصر مین آگیا ہے اس مکار کو گرفتار کرو اوس نازنین کی شور و غوغا سے زنان ترکیہ و جلشیہ وغیرہ چاروں طرف سے
جوہر کے گرد فراہم ہو گئین اور اس تماشاے عجیب کو دیکھکر اول خندہ زن ہوئین بعد ازان بچوب و چماق پیش آئین اس اثنا مین تمام زنان محل و خواتین
قصر اس خبر کو سنکر اوس مجمع مین پہونچین اور یہہ تماشاے نادر دیکھا کہ ایک شخص بصورت زن جمیلہ استادہ ہے اور ایک نازنین اہل طرب اوسکا
ذات العمود تھامی کھڑی ہے اس تماشے کو دیکھکر ہر ایک خواتین قصر فرط خندہ سے غش ہونے لگی اودہر ابوالحسن جوہر دریاے غیرت و انفعال مین
غرق ہوا جاتا تھا مگر اپنی رہائی کی کوئی صورت نہ دیکھی رفتہ رفتہ ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ و مہر و صبح وغیرہ مع نادرہ رازدار و خلدانہ و غمزہ شیرین کار بھی
اوس انبوہ مین داخل ہوئین اور بنظر غور اس تماشے کو دیکھا کسی نازنین و خواتین محل کو و فور خندہ سے تاب سخن نرہی تھی اوسطرف زنان جلشیہ و ترکیہ نے
جوہر کو زیر مشت و لگد رکھہ لیا تھا ابوالحسن نہایت مضطرب تھا کہ کسطرح ان زنان جلشیہ سے نجات پائی اوسطرف وہ نازنین ذات العمود کو ایسا مضبوط
تھامے کھڑے تھی کہ ابوالحسن کو جنبش کی فرصت نہ دیتی تھی جب جوہر شدت درد سے بیتاب ہونے لگا بے اختیار فریاد کی اے مرد غیبی ہاے خدا جلد میری
خبر لو اور مدد کو پہونچو کہ اب میرا کام تمام ہوا چاہتا ہے صاحبقران اکبر اوسوقت دوسری مجلس کی سیر مین مشغول تھا کہ جوہر کی شور و فریاد کی صدا سنی قدم بڑھا کے
وہان آیا اور یہہ تماشاے عجیب ملاحظہ کیا اول تماشے کو دیکھکر ہنسا بعد ازان جوہر کو بغل مین دبا کر ایک جست کی اور دور تر اوس انبوہ جلشیہ سے نکل گیا
اوسوقت ایک دوسرا تماشا قابل دید وقوع مین آیا یعنی وہ نازنین عالی زمین سے معلق چلی جاتی تھی اور کوئی شخص حائل نظر نہ آتا تھا بعض خواتین
اس واقعہ کو دیکھکر ترس و بیم سے بیہوش ہو گئین اور بعض شدت خندہ سے اسقدر بیتاب ہوئین کہ نوبت بہ غشی کی پہونچ گئی تمام قصر مین بجز صداے خندہ اور
فریاد و بگیر و بزن کی دوسرے آواز کان مین نآتی تھی ملکہ نوبہار وغیرہ اس تماشے کو دیکھکر عالم حیرت مین استادہ تھین غمزہ شیرین کار نے آہستہ ملکہ کی کان مین کہا
انجوا تین یہانتک مجھے معلوم ہے کہ یہہ شخص وہی فطرت مجسم ابوالحسن ہی اور بتبدیل صورت قصر کی سیر دیکھنے کو آیا ہی اثنا سے سیر مین اوس فتنہ پرداز نے اوس عورت کے ساتھ

مضمحل کیا ہی تم ناحق فکر و تشویش میں پڑا ہو تم پہنچا چہ فلان قصر میں ہی اوسکو پہچانتا تہا مگر وہ میری ہاتہ سے رہا ہو گیا ملکہ نو بہار وغیرہ احوال کو سنکر جا سوشش میں گئی زنان چشمہ کو اوس مخمصہ سے فارغ ہوئین اس عرصہ میں صاحبقران اکبر وہان پہونچگیا اور جوہر کو بغل میں دابکر قصر سے باہر نکل آیا اور قدم برداشتہ راہ عیش عشرت کی روانہ ہوا جسوقت دونون راہی کوہستان میں داخل ہو گئی صاحبقران اکبر نے جوہر کو بغل سے علیحدہ کیا اور دونون خادم و مخدوم خندہ کنان روانہ ہوئے ابو الحسن نے کہا یا صاحبقران گیتی سلامت حضور کی رفاقت کو اگر دو چار بار حضور کی ہمراہ مین یہی صورت رہی یقین ہے کہ میری قبر اور ہی گت ہوگی آج حضور کی بدولت ایسا تماشا میں نے دیکہا ہی کہ تمام عمر یاد رہیگا یعنی اوس قصر کا تماشا کیا اور زنان قصر نے میرا تماشا دیکہا صاحبقران نے فرمایا بہر حال شکر کرو مصرع ع رسید بود بلای و لی بخیر گذشت ۔ مگر تم ہی انصاف کرو کہ یاد کرو تم نے کیا کیا تہا اسے برادر تم اس حرکت کے مرتکب ہوتے نہ اس سزا کو پہونچتے اب پشیمانی سے کیا حاصل غرضکہ دونون کلمہ کلام کرتے ہوئے باغ قصر البسرین میں داخل ہوئے صاحبقران اکبر مجلس نشاط میں شریک عشرت ہو گیا اور یاران دمساز کی ساتہ صحبت بادہ کشی گرم کی

مجلس آراستند و می خوردند ❀ ہمی با آواز چنگ و نی خوردند ❀ رخ ساقی ز بادہ چون گل شد ❀ مطرب از شوق بلبل شد ❀

جوش صہبا ز بس فراوان بود ❀ جنبش مستی بہر سا زلان بود ❀ القصہ سلطان ابو الحسن کو وقت و تکان شبینہ سے نہایت بیتاب و بیقرار تہا اور اوس نازنین مطربہ کی حرکت کا خار خار الم دل میں خلش کر رہا تہا وقت شب مار مہرہ بازو پر باندہکر بلا استفسار اردو ی معلی سے نکلکے بار دگر قصر خضر میں پہونچا اور چشم خلایق سے پنہان ہر ایک بزم رنگین کا تماشا دیکہتا پہرا بالاخر اوسی مجلس میں آیا جہان وہ واقعہ گذرا تہا ایک مجمع مطربان خوش آہنگ شیرین ادا کی نقل ہائے شوخ کو سنتا رہا بعد ازان اوس مجلس میں داخل ہو کر یہہ تماشا کرنا شروع کیا کہ کسی زن مطربہ کی پستان کو ملا اور کسی زن شوخ ادا کو سینہ سے لگا لیا اور بعض کی لب و رخسار سے بوسے لئے اس اثنا میں وہی نازنین شبینہ شوخ و شنگ نظر آئے بے اختیار اوس نازنین سے دست و بغل ہو گیا اور اسقدر بوسے لئے کہ اوسکی لب و رخسار نیلگون ہو گئے اور وہ نازنین ترس و بیم فرش پر پڑ رہ گئی بس اوس نازنین کا گرنا تہا کہ ذات بابرکات نے اوسپر سواری کسی اور بفراغ دل اپنا کام کیا اس حرکت کی مشاہدت سے مطربون میں عجب تہلکہ برپا ہو گیا اور تمام زنان مجلس درہم و برہم ہو گئین رفتہ رفتہ یہہ خبر تمام قصر میں شایع ہوئی ہر طرف سے زنان قصر دوڑ پڑین اس مجلس میں مجتمع ہوئین کیا دیکہتی ہین کہ وہ نازنین مطربہ ازار بند ہاتہ میں تہامے سراسیمہ و بدحواس ایکطرف استادہ ہے اور کسی دوسرے شخص غیر کی صورت نظر نہین آتی اسطرف زنان قصر کا انبوہ تہا ہر ایک نازنین اوس عورت سے بلب خندہ زیر حال پوچہتی تہی اے عورت خیر ہے کچہہ حال بیان کر مگر وہ نازنین بسبب شرم و انفعال خاموش و لب بند استادہ تہی کسیکی بات کا جواب نہ دیتی تہی سلطان ابو الحسن پہر اپنے کام سے فارغ ہو کر دوسری مجلس میں پہونچا اور وہان بہی یہی ہنگامہ برپا کیا یعنی ایک زن مطربہ شوخ و شنگ کو دیکہکر غلطان و پیچان ہو گیا جب اس مجلس میں شور و غوغا بلند ہوا اور وہ انبوہ زنان قصر کا اسطرف فراہم ہوا ابو الحسن وہان سے نکلکر دوسری مجلس میں داخل ہو گیا غرضکہ نصف شب تک یہی ہنگامہ آرائی برپا رکہی تمام قصر میں ایک تہلکہ عظیم پیدا ہو گیا تہا خواتین قصر نے دروازہ ہائے ایوان بند کر لئے اور چارطرف زنان پہرہ و تجسس میں مشغول تہین مگر کسیکا سراغ نملتا تہا ابو الحسن جو بعد نصف شب قصر سے نکلا اور اردوی معلی کی راہ لی اسطرف قصر میں خواتین عالیقدر کا یہہ حال تہا کہ بعض عورتین ترس و بیم عالم سکوت میں بیٹہی تہی اور بعض مختلف روایات بیان کرتی تہی بلکہ شمہ تا چہار پہر دم اس واقعہ کو سنکر زیر نقاب شدت خندہ سے بیتاب ہوئی جاتی تہی بالاخر نوبہار و ملکہ نارالقمر وغیرہ خواتین نے نادرہ آزار و غمزہ شیرین کار سے کہا کہ اخواہران عزیزہ یہہ کام بہی تمہاری شوہر شوخ طبع کا ہے ورنہ کسی غیر کی مجال وقدرت نہین کہ اس قصر کی گرد قدم رکہ سکی نادرہ اور غمزہ شیرین کار نے کہا اے خواتین عالیقدر اگر یہہ دو مرد عیاری پیشہ ہوا اوسکی ذات سے عجب نہین کہ یہہ فعل اوس سے ہوا ہو لیکن تم ہی انصاف کرو کہ اوسکا کیا قصور ہے اس زن بازاری نے شب گذشتہ اوسکی ساتہ کیا سلوک کیا تہا یعنی بجز اوس نقش خود ہی اوس کا ذات العمود تہام لیا گویا اوسے کسی قسم کا امتحان منظور تہا آخر کار آج اوس نے پیر نے کامل امتحان دیدیا اور اوس زن مردود سے کی آتش نفس کو منطفی کر دیا غرضکہ تمام شب زنان قصر میں یہی چرچا ہوتا رہا اسطرف سلطان ابو الحسن باغ قصر البسرین میں پہونچکر بزم طرب و نشاط میں داخل ہوا صاحبقران اکبر

پوچھا اے برادر عزیز القدر آج تمام شب تم کس شغل مین مشغول رہے کہ ہماری صحبت مین شریک نہین ہوئے اور کیا تماشا دیکھا تم نے اوسنے دیکھا ہماری روبرو بیان کرونگا والا ابوالحسن نے تمام قصہ اپنا بہ زبانی صاحبقران اکبر کے روبرو نقل کیا صاحبقران اکبر اس واقعہ کو سنکر خوب ہنسا اور کہا اے برادر آفرین ہے تیری ہمت مردانہ پر مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ۔ واقعی عجب کار مردانہ کیا ہے کہ کسی فرد بشر سے نہین ہو سکتا مگر مجھے ایک نوکی نعمت تمہاری ذات عالی کے سبب سے ضرور ہوگی اور خواتین عالی قدر مجھکو کلمات طعن و طنز سے نفرین کرینگی **قصہ مختصر** شہریار ذوی الاقتدار نے دو روز جشن بعیش و کامرانی بسر کے بعد ازان ساعت عقد قریب آئی ۹

پے سواری صاحبقران عالیقدر
ہفتشہ خط خوبان و زلف محبوبان

معزز دین شد اقلیم عالم آرائی
بہار عیش کند سنبل و سمن سائی

رسید ساعت سعد از سپہر مینائی
بصد ہزار شکوہ و نشاط و زیبائی

بہر کجا کہ دلے بود گشتہ خرم و شاد
زبسکہ شاہد مقصود گشتہ ہرجائی

ز بہر چراغ فروزان شدہ اختری روشن
دران زمین شدہ ہر گوشہ چرخ مینائی

بالآخر حکمائے عالیمنزلت نے ساعت دویم سعد اصغر مین کہ شب پنجشنبہ بیستم ربیع الاول تھی شاہزادہ بلند اقبال کو لباس کتخدائی سے مزین کیا یعنی شاہزادہ فرخندہ فال نے ایک خلعت فاخرہ جو سرتاسر جواہر مین غرق تھا زیب تن کیا اور خنجر یاقوت بابت جبل الصفا زیب کمر فرماکر مرکب جان ہمایہ پر سوار ہوا اور اوس روز پشت مرکب پر وہی زین یاقوت بابت طلسم آراستہ ہوا تھا اور چتر یاقوت فرق ہمایون پر سایہ گستر تھا اس جاہ و جلال سے شہنشاہ بحر و بر سوار ہوا جملہ سلاطین زادگان نامدار بلباسہای تکلف مع سلطان اسمٰعیل المنصور بقوت اللہ و حکمائے عالیقدر پیادہ پا سواری ہمایون کی ہمراہ ہوئے سواری ہمایون منزل بمنزل جاتی تھی اور بتکلف روشنی چراغان ہر منزل مین بدستور مذکور مہیا تھا حکیم عالیمنزلت حکیم قسطاس الحکمت و حکیم عیسٰی طوس نے زیادہ تر یہہ تکلف کیا تھا کہ شجرۃ القرطاس اور اشجار جواہر طلسمی ہر ایک منزل مین ایک باغ آراستہ فرماتی تھی یعنی روزانہ باغ جواہر مثل گلستان بانزہت و رنگ نظر آتا تھا اور شبانہ ہر ایک اشجار طلسمی سے خود بخود روشنی پیدا ہوتی تھی حتی کہ تمام اشجار مع برگ و بار اسقدر روشن ہوجاتی تھی کہ ہر ایک شجر بجائے خود شجر آتش معلوم ہوتا تھا اور اون برگہائے جواہر کی روشنی دور تک پرتو افگن ہوتی تھی اور ہر ایک برگ و بار سے گلہائے روشن و منور پیدا ہوتی تھی اور درخت سے جدا ہوکر زمین پر گرتی تھی اسیطرح شجر قرطاس سے ہر ایک منزل مین گلہائے مختلف الالوان نکلکر مثل ستارہ فلک سوی آسمان جاتی تھی اور پھر بدستور اوج آسمان سے نزول کرتی تھی اور شاہزادہ کامگار کی فرق ہمایون پر نثار ہوتی تھی غرض شگفتہ گلہائے نشاط آسمان سے برستے تھے اور روزانہ ریاحین مسرت و انبساط زمین سے پیدا ہوتی تھی **قصہ کوتاہ** شب دویم جب سواری ہمایون منزل پر پہونچی حکیم قسطاس الحکمت نے شجرۃ القرطاس کو ایک موقع خاص مین علیحدہ نصب کیا اور حکیم ابوالحسن سے کہا کہ اس شجر کو جداگانہ روشن کرو چنانچہ حکیم موصوف نے بدستور مذکور شجرۃ القرطاس کے طبقہ اول مین چراغ روشن کیا ایک لمحہ کی بعد شجر مذکور مثل سرو چراغان ظاہر ہوا بعد ازان ایک ثمر مثل قندیل اوس شجر مین پیدا ہوا اور یکبار شگفتہ ہوگیا اور ایک بقعہ نور اوس ثمر سے نکلکر سوی آسمان گیا اور مثل آفتاب بلند ہوکر محاذی شجر قایم ہوگیا جسوقت وہ نور زمین پر پرتو افگن ہوا تمام میدان صحرا روز روشن کی مانند نظر آنے لگا بعد ازان اوس روشنی مین اشیای عجیبہ و غریبہ نظر خلایق مین جلوہ گر ہوئین یعنی کسیکی نظر مین گلستان لالہ زار جسمین سرتاسر گلہائے لالہ و نافرمان شگفتہ تھی نظر آیا اور کسیکی نظر مین باغ بنفشہ زار جلوہ گر ہوا اور بعض نے گلستان ہزار گلہائے کبود و زرد و سفید وغیرہ دیکھا اور اکثر نے دریا و صحرا وغیرہ مرغزار سبز و شاداب ملاحظہ کیا اور زیادہ تر لطف یہہ تھا کہ ہر ایک تماشائی مختلف تماشا دیکھتا تھا یعنی جو شخص کواکب سبعہ سے جس کوکب کے طلوع ساعت مین پیدا ہوا تھا اوس شخص کو موافق مدلولات و منسوبات اوسی کوکب کے بہ رنگ موافق تماشا نظر آتا تھا مختصر ہر ایک تماشائی نے موافق اپنے طالع کی بالوان مختلف عجائبات کو دیکھا اور بعد ایک ساعت کی وہ آفتاب روشن و فروزان درجہ بدرجہ کم ہوکر غایب ہوگیا ایک لمحہ کے بعد بدستور مذکور پھر اوس شجر روشن سے ایک ثمر پیدا ہوکر کچھ کلان ہونا شروع ہوا اور بقدر قندیل کلان ہوکر شگفتہ ہوا اور ایک شعلہ نور سفید و براق نکلکر سوے آسمان پہونچا اور بشکل بدر کامل کی ظاہر ہوا اور بدستور مذکور ہر ایک نے مختلف طرح سے اشیائے عجیبہ و غریبہ کو دیکھا اور ہر ایک اس تماشائے غریب کو دیکھکر عالم حیرت مین مستغرق ہوگیا صاحبقران اکبر نے

خدا کو بپا کی و بزرگی یاد کیا اور حکیم آغاز یمون مصری وغیرہ صاحب کمالان با دانش و فرہنگ کے ارواح مطہر کو ثواب فاتحہ بخشا بعد ایک ساعت
کی وہ بدر روشن و منور بہی بدستور آفتاب ناقص ہو کر غایب ہو گیا اور شجرۃ القرطاس اپنی ہیکل کا مذ ہی میں نظر آنے لگا صاحبقران گیتی ستان
بعد معاینہ تماشای شجرۃ القرطاس بارگاہ معلی میں داخل ہوا اور تمام روز بہ نشاط و انبساط بزم عشرت میں سرگرم رہا ایکبار صاحبقران اکبر نے موافق بیان
غظیمون جنی کے شجرۃ القرطاس کو مقابل آفتاب نصب کیا اوس وقت بہی شجر مذکور سے عجیب و غریب کرشمہ قدرت نمایان ہوئی یعنی مثل شب مہتاب باغ
و چمن وغیرہ پیدا ہوتی تہی اور بزم تماشا سے اون کرشمہ ہاے قدرت کو دیکہکر انگشت بدندان رہتی تہی القصہ پہر وقت شب اوسی تجمل
و شان سے صاحبقران والاحشم سوار ہوا اور وقت نزول منزل بار دگر اوس شجر کو ایک سطح بلند و بالا پر قایم کیا اور حکیم آتشبازان نے طبقہ دوم شجرۃ القرطاس
کو روشن کیا بعد ایک لمحہ کے وہ شجر بصد ہزار جلوہ مہر و چراغان نظر آیا اور ہر ایک برگ درخت سے ایک ایک شرر جہندہ کی مانند نکلکر سوے آسمان پہونچا
اور مثل اختران فلک برنگ مختلف آسمان پر قایم ہو گیا اور وہی تماشا ے گذشتہ نظر خلایق میں جلوہ گر ہوا دو ساعت تک یہہ تماشا بحال
برقرار رہا پہر غایب ہو گیا صاحبقران اکبر بہی بارگاہ معلی میں تشریف لایا اور بزم عشرت میں مشغول ہوا بعد ازان وقت شب بتجمل و شان جلوس سواری
آراستہ ہوا اور شاہزادہ کامگار بدولت و اقبال سیر روشنی و آتشبازی ملاحظہ فرماتا ہوا منزل معین پر تشریف لایا اثناے سیر میں اکثر مصابیح و آتش
آتشبازی کے ایسے مشاہدہ فرماے کہ کبہی مدت العمر میں نہ دیکہی تہی بعد ازان اوس شجر عجیب کو دیکہا کہ ایک سطح بلند و بالا پر نصب کیا ہوا ہے یکبار طبقہ سیوم
اوس شجر کا روشن ہوا اور ایک نور اوس شجر نادر سے نکلکر بلند ہوا اور سوے آسمان ہوا میں معلق قایم ہو گیا بعد ازان اوس نور سے جانوران خوش رنگ
نکلے اور شجر کے گرد حالت پرواز میں طواف کرتے رہے اون جانوران طلسمی کو رنگ و خال میں ایسی تابش تہی کہ اوسکے مشاہدہ سے چشم تماشائیان
خیرہ ہوتی تہی بعد معاینہ اس تماشا ے حیرت افزا کی صاحبقران والاحشم بارگاہ معلی میں داخل ہوا اور تمام روز عیش و عشرت میں بسر فرمایا شب
چہارم بدستور مذکور بجاہ و حشم سوار ہوا اور قیام گاہ پر پہونچکر شجر عجیبہ کو دیکہا کہ طبقہ چہارم شجر کا روشن ہے بعد ایک لمحہ کی وہی نور شجر سے جدا ہوا اور آسمان
پر پہونچا اور اوس نور سے ایک تخت ظاہر ہوا اوس تخت پر صدہا پریزادین رقص و سرود میں مشغول تہین بعد دو ساعت کو یہہ تماشا نظر سے غایب ہو گیا
اسی طرح شب پنجم شجر مذکور سے ایک جماعت سپاہیان جنگ جو کی نکلی اور دو ساعت کامل باہم نیزہ وری و شمشیر زنی میں سرگرم رہی اور شب ششم
ایک گروہ علما و فضلا کی درس و تدریس میں نمایان ہوئی غرضکہ ہر روز تماشا ے عجیب و غریب حیرت خیز اوس شجر نادر روزگار سے نمایان ہوتی تہی بالآخر
شب ہفتم شاہزادہ گردون سریر تیزک و احتشام سوار ہوا اور محاذی قصر اخضر تشریف لایا یہہ منزل خاص شاہزادہ فیروز بخت کے نزول اجلال کے لئے
صفہاے نہ گانہ اور خیام مرفوعات میں مقرر ہوے تہے اور دامنہ جبل اعلی میں فرسنگ تک خیمہ ہاے زربفت و مخمل کاشانی مطلا و مذہب استادہ کئے گئے
تہے اور جبل اعلی کو از قلہ تا بیخ سامان روشنی سے ایسا آراستہ کیا تہا کہ تمام کوہ جلوہ زار نظر آتا تہا یعنی قنادیل و فانوس و قمقمہ ہاے رنگین و مہتابی الآ
شیشہ وغیرہ جا بجا اسقدر آویزان تہے کہ اونکا حساب بجز علام الغیوب کے کسی پر ظاہر نہین ہے مہرویان شہر فردوس جوق جوق گروہ گروہ ہوادی
ہمایون کے دیکہنے کو فراہم ہوے تہے اور چار طرف گلہاے نکہت فزا فرق نوشاہ پر نثار کرتے تہے صاحبقران والاحشم بدستور معین ایک حجاب
عنان گیر ہوا کہ طبقہ ہفتمین شجرۃ القرطاس کا تماشا ملاحظہ فرماے اوسطرف بالاے قصر سے خواتین عالیقدر بہی سواری ہمایون کو دیکہتی تہین بالآخر
حکیم قسطاس عالیمنزلت نے فرمایا یا صاحبقران حضور خیمہ نہم مرفوعات مین رونق افروز ہون کسواسطے کہ وہی خیمہ عالی حضور کے نزول اجلال کے لئے
مقرر و معین ہوا ہے اور اوسی مقام میں شجرۃ القرطاس کا تماشا دیکہین اور موافق احکام روزنامچہ بزرگ یہہ امر قرار پایا ہو کہ شہریار کشور گیر نہین روز
تک خیام مرفوعات کے صفہ نہم اور خیمہ نہم میں رونق افروز رہین اور شب چہارم بساعت معینہ بالاے کوہ تشریف لیجائین اور ملکہ کشور حسن و خوبی کو
اپنے حبالہ نکاح میں لائین اوسوقت یہہ شجر عجیب بہی روشن کیا جائیگا حضور کو یاد نہین کہ غظیمون جنی نے بہی کہا تہا کہ شب ہفتمین اس شجر
کے ہر ہفت طبقات کو تم اپنے ہاتہہ سے روشن کرنا اور قدرت الہی کا جلوہ دیکہنا مہذا حضور خیام مرفوعات میں تشریف لیجائین اور نہم رونق افزا ہوجائیے

صاحبقران گیتی ستان حسب الحکم استاد والا نژاد خیمہ میں داخل ہوا اور جملہ سلاطین و امرا نامدار خیام مرفوعات میں مقیم ہوئے سامان و لوازم
ومہمانی تمام و کمال ملکہ شمسہ تاجدار کیطرف سے موجود و مہیا تہا اور یہہ دعوت ومہمانی بعد عقد کے سات روز تک مقرر ہوئے تہے کہ تمام
عساکر شاہی کیواسطے اقسام اقسام نعمت موجود کی گئی تہی غرضکہ صاحبقران گردون سریر بارگاہ میں تشریف لایا اور تخت عشرت و کامرانی
پر جلوس فرمایا سلاطین و شاہزادگان والا قدر و اعیان دولت و ارکان سلطنت اپنے اپنے تخت و کرسی پر متمکن ہوئے بعدازان حکیم
قسطاس الحکمت و پادری ایدروس دونون بزرگوار صاحبقران اکبر کی خدمت میں آئے اور رسم تحیت و مبارکی ادا کی بعدازان حکیم والا قدر
نے طبقات ہفت گانہ شجر کو بدست خود روشن فرمایا اور چشم بستہ اندر دن قنات سے چلے آئے بعد دو ساعت کے وہ قنات و سراچہ
وغیرہ گرد درخت سے علیحدہ کردئے ہزار در ہزار مردمان مشتان تماشائے درخت کے مجتمع تہے جسوقت طبقات ہفتگانہ شجر کی روشن
ہوگئی ساعت بساعت وہی تماشائے اولین نظر آیا یعنی ساعت اول میں افتاب نکلا اور وہی کرشمہ گذشتہ وقوع میں آیا بعدازان بدر کامل
روشن و منور ہوا اور بدستور تماشائے گذشتہ نمایان ہوا غرضکہ ساعت ہفتم میں دیکہا کہ ہر برگ درخت مثل شب چراغ روشن و درخشان ہوگیا اور
ہر ایک شاخ درخت پر ایک مرغ خوش رنگ بیٹہا ہوا نظر آیا اسیطرح شاخ کلان پر ایک مرغ بشکل ققنس بیٹہا ہوا ذکر الہی میں مشغول تہا اور مرغان
دیگر اوسکے گرد و پیش جمع ہوتی تہی بعدازان اوس مرغ کلان نے بزبان فصیح و آہنگ خوش اشعار آبدار و نصایح سودمند بیان کرنی شروع
کئے بعدازان اوس مرغ نے بآواز بلند کہا ایہا الناس آگاہ ہو کہ جو شخص اپنے کسی شئے گم شدہ کا مجہسے سوال کرے گا میں اوس شئے
گم شدہ کے احوال سے اوسکو آگاہ کردونگا قضائے کار اوسوقت بجز ابو المکارم کے کوئی شخص صاحب غرض نہ تہا کہ اوس
مرغ سے سوال کرتا کیواسطے کہ فضل الہی سے ہر ایک مراد مند اور صاحب غرض اپنی ارزوے دلی سے بتوجہہ صاحبقران اکبر کامیاب
ہوچکا تہا مگر ابو المکارم البتہ اسوقت تک ناکام تہا باوجود اسکی کہ صاحبقران اکبر نے اوسکی رفع مقصود کے باب میں سعی و کوشش
فرمائے مگر کچہہ پیدا نہیں ہوئے **تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے** کہ ابو المکارم کا فرزند رشید ابو المحاسن نام بعمر چہل سالگی
بسبب شکست کشتی دریا سے فرخار میں بہطمان امواج کیطرف بہہ گیا تہا آجتک اوسکی خبر مرگ و زیست معلوم نہیں ہوئے حالانکہ ابو المکارم نے
بارہا منجمان و قیفہ شناس سے بہی دریافت کیا اور حکماے کاملین نے ازروی علم مکاشفہ تحقیق کیا بلکہ صاحبقران اکبر نے بپاس خاطر
ابو المکارم پریان تیزبال کو اطراف عالم میں بتلاش و تفحص ابو المحاسن بہیجا اور تلاش کروایا مگر اوس گم گشتہ بحر آفت کا کسی جگہ
نشان و سراغ نملا ابو المکارم ہمیشہ غم فرزند میں ملول و محزون رہتا ہے اور یہہ روزہاے عیش و عشرت ابو المکارم کی نظر میں بدتر
از شب تار معلوم ہوتی ہین جسوقت اوس مرغ عجیب نے وہ کلمہ بیان کیا ابو المکارم بیتابانہ اوس مرغ کے پاس گیا اور کہا اے طائر
قدرت الہی اسوقت بجز میری کوئی شخص ناشاد و نامراد و صاحب غرض نہیں ہے امیدوار ہون کہ میرے فرزند ابو المحاسن کے احوال
سے مجہے آگاہی دے میں تیرا شکر گذار رہونگا اور تادم مرگ تیرا حلقہ احسان آویزہ گوش رکہونگا وہ مرغ ابو المکارم سے یہہ جملہ سنکر
گویا ہوا اور بیان کیا اے ابو المکارم تیرا فرزند ابو المحاسن دریا سے زندہ و سلامت نکلا اور فلان جزیرہ میں اسوقت تک موجود ہے لیکن چونکہ
ابو المحاسن کو کسیطرحکا سامان و اسباب ایسا میسر نہیں آیا ہے کہ وہ اوس جزیرہ سے روانہ ہوتا یعنی کشتی وغیرہ کوئی شئے وہان ہاتہہ
نہیں آئے اسواسطے کہ ابو المحاسن اوس جزیرہ میں بسر اوقات کرتا ہے جسوقت صاحبقران اکبر نے اس خبر کو اوس مرغ کی زبان سے سنا اوسیوقت
حارث دیو کو حکم دیا کہ جلد بتر فلان جزیرہ میں جا اور ابو المحاسن کو ہمراہ لیکر بجناح سرعت و استعجال ہماری پاس لے آ چنانچہ حارث دیو
حسب الحکم فرمانا حشمہم روانہ ہوگیا اور دوسرے روز ابو المحاسن کو اوس جزیرہ سے لے آیا اور صاحبقران کی خدمت عالی میں پہونچا دیا بعدازان اوس
مرغ قدرت نے ایک نغمہ ذکر الہی شروع کیا مرغان دیگر بہی اوسکے نغمہ سراے میں تر زبان رہے آخر کار ناگاہ اوس مرغ کی پیکر سے ایک شعلہ

چہند و پیدا ہوا اور تمام و کمال اوس مرغ کو مع مرغان دیگر جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور ایک دود غلیظ ایسا متصاعد ہوا کہ تمام آسمان تیرہ و تار نظر آنے لگا جب وہ دود بر طرف ہو گیا دیکھا کہ شجرۃ القرطاس کے آثار تک باقی نہین ہین صاحبقران اکبر اس واقعہ سے کمال متحیر ہوا اور حکمائے کامل الفن کی صنعت و حکمت کی ستائش فرمائے اور حکیم آغا زیمون مصری کی ارواح مطہر کو ثواب فاتحہ بخشا القصہ جسوقت حارث دیوانی ابو المحاسن کو صاحبقران گیتی ستان کی ملازمت مین حاضر کیا ابو المکارم فرزند کو دیکھکر اسقدر خوشنود ہوا کہ جامہ بدن مین تنگ ہو گیا دونون بھائیون نے شکر بجا لائے اور صاحبقران اکبر کے پائے مبارک کو بوسہ دیا صاحبقران گیتی ستان نے ابو المکارم اور ابو المحاسن کو با نعامات و خلعت گران سرفراز فرمایا اور اوسیوقت زر افروز بانو خواہر حمید زر افشان سے منسوب فرما کر منعقد کر دیا اور بجلدوی حقوق خدمت ابو المکارم کی وارونگی شہر فردوس ابو المحاسن کی تفویض فرمائے بعد ازان حکمائے والا قدر نے ساعت سعید مین بزم عقد ہمایون آراستہ فرمائی ۵ بزرگان و ارباب دانش تمام | کز ایشان بدین است دولت نظام
کہ تا عقد شہزادۂ نامدار | بخوانند با آن مہ تاجدار
یکی شمس آفاق قدر و جلال | یکی شمسہ بارگاہ جمال
چو آن بزم رنگین برآراستند | پئے عقد عالی بہ پرداختند
دو عاشق دو معشوق جویای ہم | دو سرگشتہ حال تمنائے ہم
بآئین شرع شفیع امم | نشستند امشب بہ پہلوے ہم

غرضکہ ایسے بزم عالی با تکلفات و زینت آراستہ ہوئی کہ بساط آرائے فلک رونق و شان بزم سپہر کو بھول گیا ۵
چندان پری آدمی و ہم دگر گون زیوری | آسمان بر عالمی بند و زمین گشت پری
مجلسی گوی فردوس آیا الک کند | گر میان ہر دو بنشانند عادل داوری

بعد آراستگی بزم عقد و مجلس نشاط سلطان اسمعیل ذی جاہ و پادری ایدروس و ہر چہار حکمائے عالی منزلت یعنی حکیم قسطاس الحکمت و حکیم ابو المحاسن و حکیم اخشیجان و حکیم عیقرطوس جنی بزم عقد مین تشریف لائے چونکہ پادری ایدروس ملکہ شمسہ تاجدار کیطرف سے وکیل مطلق تہا استفسار سے ملکہ عالم کو ظاہر کیا بعد ازان شیخ احمد عرب نے نکاح ابو المکارم و حمید زر افشان دونون ہیران بے بہا کو سلک عقد مین منسلک کیا بعد عقد خوانی ہر طرف سے ترانہ تہنیت و مبارکی بلند ہو گیا اور پریزادان قاف نے چہار جانب سے طبقہائے زر و جواہر فرق نوشاہ پر نثار کئے قیاس کرنا چاہئے کہ کسقدر پریزادان قاف و پریزادان طلسم صاحبقران سے تعلق رکہتی تہین اوسوقت کسقدر زر و جواہر فرق ہمایون پر نثار ہوا ہوگا علاوہ ازین سلطان ابو عامر پدر ملکہ شمسہ تاجدار کیطرف سے صد ہا خوان گوہر و جواہر نثار ہوئی تہے وہ سب زر و جواہر سلطان ابو الحسن کے تحت و تصرف مین آیا ۵ بہر کشور دران ایام زنج گوہر ارزان شد ٭ کہ از ہر سو ہزاران خوان نثار فرق سلطان شد ٭ دران شادی بقدری تربیت ہر شخصی توانگر گشت ٭ گدا سوداگر و سوداگر از خیل امیران شد ٭ القصہ جب عقد و نکاح سے فرصت حاصل ہو گئی ساعت سعید و آوان حمید مین حسب مشورت پادری ایدروس و حکیم قسطاس الحکمت صاحبقران اکبر کا بالاسے کوہ تشریف لیجانا قرار پایا صاحبقران گردون مکان اسپ جہان پیما پر بجاہ و جلال سوار ہوا اکثر سلاطین زادہ گان نوجوان و ابو الحسن جو ہمراہ رکاب دولت انتساب جلو مین تہی شہریار کشور گیر باین شوکت و شان بالاسے کوہ پہونچا اور قصر اخضر کے دروازہ پر تشریف لایا اوسوقت صاحبقران اکبر نے معذرت تمام امیر محمد و امیر یوسف و امیرزادہ سیف الدین کو رخصت فرمایا اور خود بدولت و اقبال قصر کے اندر تشریف لیگیا خلدانہ ماہر و زوجہ ابو الحسن نے دروازہ قصر کو بند کر لیا آخرکار شہریار گردون سریر نے عہدہ وزارت اپنی اولاد کے نام نہاد مقرر کر دالیا اوس وقت دروازہ کو کہولا صاحبقران اکبر نے تاقیام سلطنت عہدہ وزارت خلدانہ ماہرو کی اولاد کے نام تفویض فرمایا اور اوسی وقت فرمان شاہی مع مہر و دستخط تیار کر دیا بعد ازان ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ و ملکہ صبح دلکشا و ملکہ صبح روشننگار و گوہر بزم افروز و ملکہ رنگ افروز و بلا حسن پریچہرہ و ملیحہ و نجیرہ نازنینان طلسم و خواتین عالیقدر مثل انجم و اختر استقبال بجا لائین اور ہر ایک نے فرط مسرت و شادمانی سے طبقہائے زر و جواہر و گلہائے نگہت فزا فرق ہمایون پر نثار کئے اور صاحبقران اکبر کو دست بدست تہنیت خوانان اپنے ہمراہ ایوان عالی مین لیگئین اور تخت عروسی پر جلوہ افروز کیا اوسوقت خواتین قصر خضرا نے خوانہائے گوہر فرق نوشاہ پر سے کئے

جسوقت شہریار بصد وقار عروس کے پہلو مین متمکن ہوا گویا سعد اکبر برج سعادت مین سعد اصغر کے قرین تہا مطربان نوا سنج خوش آہنگ نے ترانہ ہای مبارکباد شروع کیا اور چارطرف سے غلغلۂ تہنیت و شادمانی بلند ہوگیا حتی کہ در و دیوار سے بجز صدای تہنیت کوئی آواز کان مین نآتی تہی بلکہ اوسوقت جو نسیم عنبرآگین گوشہ ہاے قصر سے آتی تہی وہ بہی سرتاسر تہنیت بار تہی سبحان اللہ عجب وقت مسرت و نشاط اور ہنگام عشرت و انبساط تہا کہ آجتک پردہ عالم پر کسی سلاطین روزگار کو ایسا جشن طرب میسر ہوا ہوگا بالاخر بعد ادا ے رسومات معمولی آئینہ و مصحف کہ قدیم الایام سے خاص اسے روز ہمایون کیواسطی امانت رکہا ہوا تہا اور مرآت الصفا اوس کا نام ہے خواتین قصر نے عروس و داماد کے درمیان رکہا اور آئینہ کی یہہ خاصیت تہی کہ جسوقت عروس و داماد باہمدگر پرتو حسن کو دیکھین تا قیامت محبت و اتحاد مین فرق نآئے غرضکہ صاحبقران اکبر نے جلوۂ حسن عالم افروز ملکہ شمسہ کا مرآت الصفا مین دیکہا بے اختیار صلوات پڑہے اور یہہ شعر زبان پر جاری فرمایا ۔

منم کہ دیدہ بدیدار دوست کردم باز ❊ چہ شکر گویمت اے کارساز بندہ نواز ❊ قصہ مختصر بعد ادای رسوم آئینہ و مصحف ملکہ عالیہ خاتون مادر شاہزادہ والاقدر عروس کو اوٹھاکر ایوان خلوت مین لیگئین اور چند دعای جلیلہ عروس و پسر کی سراپا پر دم فرماکر ایوان کی باہر تشریف لی آئین اور ارکان خلوت کو صحبت غیر سے خالی کردیا صاحبقران اکبر نے جسوقت ایک مدت دراز کی بعد یہہ روز وصل دیکہا اور دیدہ ہای مشتاق جمال کو نظارہ حسن سے نورآگین فرمایا عجب مسرت و شادمانی قرین حال ہوئی کہ تحریر و تقریر سے باہر ہے شہریار گردون سریر شکر و سپاس یزدانی بجالایا اور غلبۂ شوق سے عروس کو تنگ تر بغل مین لیکر سینۂ بے کینہ سے لگالیا اور لب و رخسار سے چند بوسہ ہای شیرین لیئے آخرکار جوش مستی مین توسن نفس نے بدعنانی شروع کی اور عنان صبر و شکیب ہاتہ سے نکل گئی بی اختیار سینہ بسینہ ہوگیا اور بخواہش دل آرزومند وصل محبوب سے بہرہ اندوز ہوا ۔

خوشا وقتی و خرم روزگاری | کہ یاری برخورد از وصل یاری
بہم ماہ و خورشید آمیختند | گل عیش بر فرق ہم ریختند
بشکر خدا کز مدد بخت کارساز | کارے کہ خواستم ز خدا شد میسرم
در آمیخت با او چو شیر و شکر | گہر ریخت در کان یاقوت تر

غرضکہ شہریار آفاق گیر بعد مدت از وصل دلدار شادمان ہوا اور بعد ادای شکر حق شب ... بالاخر اوس روز صاحبقران گیتی ستان آخر روز خلوت خاص سے باہر تشریف لایا اور بعد غسل دوگانہ شکر ادا کیا اور تبدیل لباس فرماکر بار دگر ایوان خلوت مین تشریف لیگیا اور تمام شب صحبت عیش و عشرت مین مشغول رہا وقت صباح برآمد ہوکر اول غسل فرمایا اور نماز ادا کی اسی طرح سات روز کامل شبانہ روز عشرت مین سرگرم رہا شب ہشتم صاحبقران اکبر نے عالم رویا مین دیکہا کہ مین ایک درخت میوہ دار کو بغل مین لیکر اوس درخت کا میوہ کہاتا ہون اور تخم کو زمین مین بوتا ہون بقدرت کاملہ ربانی اوس تخم سے درخت سبز و خورم پیدا ہوا ہے بعد مشاہدہ اس واقعہ کی صاحبقران اکبر کی آنکہہ کہل گئی شہریار آفاق گیر خورم و خندان ایوان سے باہر تشریف لایا اور دیوان عام مین تخت دولت و رفعت پر جلوہ افروز ہوا جملہ امراے نامدار و سلاطین فروی الاقتدار دربار مین حاضر ہوئے اول حکیم قسطاس عالی منزلت نے مبارکباد دی اور نذر تہنیت گذرانی صاحبقران اکبر نے استاد والانژاد کی خدمت کو بوسہ دیا اور اپنے پہلو مین بٹہالیا اور کہا اے استاد عالی نژاد جو تفضلات الہی کہ اس بندہ ناچیز کے حق مین مبذول ہوے ہین محض حضرت کی توجہ اور نوازش بزرگانہ کا نتیجہ ہے و الا من آنم کہ خود میدانم ۔ ملطف تو اے مرد عالیجناب ❊ شدم بر مرادات خود کامیاب ❊ وگرمن در آئینہ حال خویش ❊ ندیدم رخ خوش ز اقبال خویش ❊ حکیم عالیقدر نے فرمایا ایشہریار ذوی الاقتدار الحمد للہ کہ حضور اپنے مقصود اصلی سے بہرہ مند ہوئے اور خداوند کریم نے شہریار کو بخیر و خوبی وصل دلدار سے شادمان کیا یہہ حال اللہ جل شانہ کی الطاف بے غایت کا شکر ادا کرو اور عمر گرامی بعیش و کامرانی بسر کرو بالاخر جملہ ارکان دولت و اعیان سلطنت نے نذرین گذرانی اور مبارکبادی دی جب شہریار آفاق گیر نے جشن مبارک کی سے فرصت پائی استاد والانژاد کے روبرو واقعہ شبینہ بیان کیا حکیم عالیمنزلت نے فرمایا ایشہریار خجستہ کردار تمکو فرزند ارجمند بخت بلند کا فرود ہو خداوند آفریدگار عالم نے تمکو فرزند نرینہ عطا فرمایا راوی کہتا ہے کہ بفضل خداوندی شب عروسی ملکہ عالم کی رحم مین نطفہ ...

اور بعد نہ ماہ شاہزادہ عزیز الدین متولد ہوا جسنے ہنگام سلطنت و فرمانروائی الغر ببگ کا خطاب پایا اور وہی شاہزادہ وارث تخت و دولت ہوا تہا یعنی سلسلہ اولاد صاحبقران اکبر اسی فرزند سے شروع ہوا ہے اور حکومت و کامرانی ملک شمس تاجدار کی اولاد مین نوبت بنوبت جاری رہی باقی جملہ زنان صاحبقران اکبر بنی آدم و بنی الجان لاولد رہین کسیکے شکم سے اولاد ذکور و اناث پیدا نہین ہوی **الغرض** بعد جشن کتخدائی تین روز سلطان عالیجناب اسمٰعیل المنصور بقوت اللّٰہ مع زوجہ عالیقدر قمر پری فردوس مین رونق افروز رہے بعد ازان یہہ راے قرار پائی کہ جس طریق سے یہان تشریف لاسے تہے اوسی صورت سے اپنے تخت گاہ کو تشریف لیجاہین چنانچہ حکیم قسطاس الحکمت سے اس راے کو ظاہر کیا حکیم صاحب نے فرمایا اگر مرضی مبارک اسیطرح ہے بسم اللّٰہ تشریف لیجایا الآخر سلطان والا جاہ اپنے فرزند جگر پیوند شاہزادہ معز الدین صاحبقران اکبر سے رخصت وطن حاصل کی اور جس طریق سے کہ یہان تشریف لایا تہا اوسی صورت سے بدوش جنیان قوی ہیکل ملک مغرب کو تشریف فرما ہوا اور تخت دولت و اقبال پر حسب معمول قدیم حکمرانی فرمانے لگا ملکہ عالیہ خاتون مادر بزرگوار شاہزادہ معز الدین بہی اپنی شوہر والا قدر کے ہمراہ تشریف لیگئین جسوقت سلطان والا حشم تخت فرمانروائی پر جلوہ افروز ہوا اسمٰعیل جنی کہ بجاے سلطان تخت حکومت پر متمکن تہا بعد ادای مبارکباد کتخدائی فرزند ارجمند سلطان سے مرخص ہو کر چلا گیا **قصہ کوتاہ** بعد تشریف لیجانے سلطان عالی الامکان کے شاہزادہ گردون سریر نے حسب الحکم استاد والا منزلت یعنی حکیم قسطاس الحکمت ایک جشن عالی کہ بزرگترین جشن ہای آخر جشن تہا ترتیب دیا اور اس جشن ہمایون کا نام جشن عشرت انجام رکہا اور مدت جشن عشرت ایکسال کی قرار پائی چنانچہ جبل اعلی و قصر اخضر سے لیکر تا شہر عرشیہ و قصر چرخ منور کہ سرزمین طلسم اجسام و اجرام مین متصل شہر عرشیہ طلیسنی واقع ہے جا بجا و مقام بمقام آرایش و آئین بندی کو بحال و برقرار رکہا بلکہ بعض بعض سامان و اسباب آرایش افزون فرمایا اور اکثر مقامات و منازل طلسم ہفت سباع و طلسم بیضا کو کہ بہترین مقامات اور سیرگاہ خاص تہی یعنی قلعہ یاقوت نگار و کوہ طوطی و مقام الاعوت و شہر عسکریہ وغیرہ کو بآئین شایستہ آراستہ فرمایا

در آمد به برج شرف آفتاب ❊ خزان شد چو بدخواه خانه خراب

گلستان ز گل تاج بر سر گرفت ❊ ز شبنم چمن فرش گوهر گرفت

نسیم بهاری وزیدن گرفت ❊ بهر سو شقایق دمیدن گرفت

نهالان نورس شده بارور ❊ قبای زمرد کشیده به بر

درآمد براورنگ سلطان گل ❊ شد از شوق بلبل ثناخوان گل

جوانان گلشن بناز و فریب ❊ ز نظاره بردند صبر و شکیب

بگرد چمن جدول جوی آب ❊ چو گیسوی خوبان به پیچ و تاب

ز باد سحر خنده زن گلستان ❊ برخسار گل چهچهه بلبلان

ز سر در گلستان درآمد بهار ❊ بدانسان که بر تخت خود شهریار

جوان شد ز سر موسم روزگار ❊ دگر تازه شد شاخ فصل بهار

بپرور اندرون روشنائی فزود ❊ مه از تیره بختی جدا سے نمود

گهر ریز شد ابر کافور بار ❊ بگلشن هوا کرد گوهر نثار

درختان لباس نو آراسته ❊ خیابان چو اورنگ پیراسته

مے ارغوانی ز جام بهار ❊ رخ لاله افروخت بر کوهسار

هوا عطر افشان شد اندر چمن ❊ بر خساره نسترین و سمن

هوا شست رخساره خود ز گرد ❊ زمین یافت خلعت لاجورد

نوازنده طاؤس و کبک و تذرو ❊ سرآینده قمری بهر شاخ سرو

چمن گشت خندان چو اقبال شاه ❊ سر شاخ پوشید گلگون کلاه

الغرض شہریار گیتی ستان حلقہ فگن گوش گردن کشان سلطان مکرم شہریار معظم شہنشاہ واجب التعظیم صاحبقران اکبر شاہزادہ معز الدین ابو تمیم بعد آرایش و تزئین مقامات مع رفیقان بنی آدم و بنی الجان و نازنینان عالیمکان ہر ایک مقام و منزل خاص میں صید و شکار اور چوگان بازی مین بعیش و کامرانی بسر فرماتا تہا چونکہ شہریار کشورگیر سے کوئی نازنین بنی آدم و پریزاد پردہ نکرتے تہے معہذا گاہے شہریار فلک مقام بہت اشتیاق سے بزم عشرت آراستہ فرماکر صحبت بادہ نوشی اور رقص و نغمہ میں مشغول رہتا تہا اور گاہے تنہا اپنے محبوبان دلنواز کے ہم آغوشی سے بہرہ مند ہوتا تہا اور ہر ایک رفیق کو مقام عشرت مین علیحدہ علیحدہ منازل تفویض ہوجاتی تہی اور ہر ایک رفیق عیش و عشرت مین بسر کرتا تہا یعنی ہرگاہ صاحبقران اکبر قصر اخضر مین تشریف رکہتا تہا جابجا رفقا کو مقامات

متعلقہ قصر اخضر شہر عشکر یہ و یاقوت نگار وغیرہ تفویض ہوئی تہی اور جسوقت شہریار نامور شہر عشرت سیمہ مین نزول اجلال فرماتا تہا مقامات تجمل و مشکوے حیرت و قصر نادرہ راز دار و مرغزار عشرت و قصر چرخ منور مرحمت ہوئی تہی اور روز صید و شکار مین بعیش و عشرت اوقات شریف گذارتا تہا غرضکہ شاہزادہ بلند اقبال بعیش و عشرت و فرخندہ حالی ایک سال کامل جشن عشرت مین مشغول رہا **راوی کہتا ہے** کہ اس جشن ہمایون مین ہزار در ہزار زنان طرحدار پریزاد و نازنینان طلسم مادر و پدر لنا ذفراہم ہو گئی تہین ایکروز بہیئت مجموعی سب نے اوس ہنگام عشرت مین باتفاق سب نے اول یہ حمد و ثنائے شہریاری ادا کی

ستایش گرفتند بر روی شاہ — کہ بادا بکامت سپہر و ماہ

فروزان بود اختر بخت تو — بپیوسد فلک پایۂ تخت تو

بکامت فلک چاکر و بندہ باد — بجامت مئے عیش آگندہ باد

بعد ازان عرض کیا یا صاحبقران گیتی ستان بتوجہ عالی ہر ایک مراد مند عاشق و دلدادہ اپنی آرزوی دلی و مقصود اصلی سے فایز ہو گیا لیکن ہم ہزار در ہزار زنان طلسم ناشاد و نامراد محروم ہین ہمکو کوئی شوہر نصیب نہین ہوا ہم منتظر و امیدوار تھے کہ کسیوقت الطاف خسروانہ ہماری طرف بہی مبذول ہوگا ہر گاہ ہم مایوس ہو گئے چارونا چار آج ہم نے التماس کی جرات کی اور اپنی مرادونکی ملتجی ہوئی کہ ہمارے حق مین بہی کوئی تجویز مناسب فرمائی جاے کہ ہم بہی بطفیل حضور اپنی عمر گرامی کو بخوش حالی بسر کرین ورنہ اس خانہ بدوشی سے ہماری حیات مستعار کسطرح گذریگی صاحبقران والا مکان نے اون زنان مراد مند کے التماس کو مقرون باجابت فرمایا اور اوسیوقت مردان عساکر شاہی کو حکم عام دیدیا کہ ان زنان طلسم سے جو نازنین جس شخص کے پسند آئے اور جس شخص کو یہہ عورتین پسند کرین بے تکلف عورتین اوس مرد کو دست گرفتہ اپنے گہر لیجاے اور حبالہ نکاح مین داخل کرے جسوقت یہہ حکم قضا شیم عساکر شاہی مین شائع ہوا ولاوران نوجوان مور و ملخ کی مانند ہر طرف سے نکل آے اور ہر شخص ایک ایک نازنین کو پسند و غیر پسند بے تکلف دست گرفتہ اپنے ہمراہ لیگیا اور ہزار جان صاحبقران اکبر کا شکر ادا کیا **الغرض** صاحبقران گیتی ستان اس جشن ہمایون مین ہر ایک نازنین فرخندہ لقا و خواتین ماہ سیما کی صحبت اختلاط سے بہرہ وصال حاصل فرماتا تہا یعنی کبہی ملکہ دوران خاتون جہان شمسہ تاجدار کی صحبت وصل سے شادمان ہوتا تہا اور گاہے ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ روشن بیان سے کام دل حاصل کرتا تہا اور کبہی ملکہ صبح دلکشا و ملکہ صبح روشنگہر کے نظارہ جمال سے سرور دل و مسرت خاطر پاتا تہا اسیطرح گاہے ملکہ رنگ افروز و ملکہ گوہر بزم افروز و ملاحت پری کی صحبت مین اور کبہی ملکہ درۃ البیضا و فصیحہ شیرین سخن و ملکہ رشک بہار پری سے حظ نفس اوٹہاتا تہا چنانچہ صاحبقران اکبر نے حسب الحکم استاد و الانزاد ایام صحبت عیش ہفتہ مین اسطرح مقرر کیے تھے کہ یوم جمعہ و شنبہ و یکشنبہ کو تین روز نوبت بنوبت ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ کی صحبت مین تشریف لیجاتا تہا اور یوم دوشنبہ ملکہ صبح دلکشا و ملکہ صبح روشنگہر سے گرم اختلاط ہوتا تہا اور سہ شنبہ کو ملکہ رنگ افروز و گوہر بزم افروز و ملاحت پری سے ہم آغوش ہوتا تہا اور چہارشنبہ کو ملکہ درۃ البیضا و رشک بہار و فصیحہ روشن سخن سے انبساط آراے عشرت ہوتا تہا اور پنجشنبہ کو نازنینان حمام و مشکوی حیرت کی صحبت کیواسطے مقرر تہا

شہنشاہا ازان سیمین بران — بدینگونہ ہر شب شدی کامران

ازان سرو قدان خورشید رو — باین وضع ہر شب شدی کامجو

باین نوع آن شاہ عالیجناب — ازان ماہرویان شدی کامیاب

باین یک گہی در ہم آمیختی — بان یک کہ از لطف آویختی

بشکر خدا داشتی ہر لحظہ کار — کہ گردید از لطف او کامگار

غرضکہ شہریار آفاق گیر شبانہ روز نازنینان زہرہ مثال و خواتین حور شمائل جمال کی صحبت مین بعیش و کامرانی ایام زندگی بسر فرماتا تہا اور روزانہ تا وقت خواب جملہ نازنین و خواتین بہیئت اجتماعی صاحبقران اکبر کی صحبت مین موجود رہتی تہین اور صاحبقران گردون سریر اوس صحبت عام مین ہر ایک نازنین کی دست حنائی سے جام شراب نوش فرماتا تہا **القصہ** بعد ختم ہونی مدت جشن عشرت انجام کے شہریار کشور آرا نے دوسرا ایک جشن آخرین قصر اخضر مین ترتیب دیا اور جملہ نازنینان نوعروس کو اوس جشن عالی مین طلب فرمایا اور بعد چند روز ہر ایک کو علی قدر مراتب خلعت و انعام عطا فرماکر رخصت دی کہ ہر ایک اپنے اپنے ملک وطن کو جاے

منعقد ہونا جشن آخرین کا قصر اخضر مین اور فراہم ہونا زنان نوعروس کا اوس جشن عالی مین اور رخصت کرنا ہر ایک نازنین کو بعد عطاے خلعت و انعام اور مراجعت فرمانا صاحبقران کا اپنے وطن مالوف کی طرف بجاہ و جلال و فیروزمندی اقبال مع دیگر واقعات راویان اخبار

و ناقلان آثار اس طرح روایت کرتے ہین ہرگاہ صاحبقران گردون مکان نے اوس جشن عشرت انجام سے فرصت پاکر قصر اخضر مین قیام فرمایا اور مدت ہشت ماہ اس قصر خلد آئین مین بعیش و کامرانی اوقات شریف بسر فرمائی بعد ازان حسب الحکم حکیم فیلطاس الحکمت ایک جشن عالی قصر اخضر مین ترتیب دیا صرف اس غرض سے کہ نازنینان طلسمات وغیرہ ملکہ شمسہ تاجدار کی ملازمت مین حاضر ہون اور ہر ایک کو علے قدر مراتب عطیات خسروانی سے ممتاز فرماکر رخصت کیا جائے چنانچہ بعد آراستگی جشن عالی جملہ نازنینان طلسم و غیر طلسم کو طلب فرمایا نازنینان مذکورہ حسب فرمان عالی ملازمت شہریاری مین حاضر ہوئین صاحبقران اکبر نے ہر ایک نازنین کو ملکہ دوران خاتون جہان ملکہ شمسہ تاجدار کی ملازمت مین پیش کیا یعنی مشاطہ و فرنگ سلطان و قمر اور ماہ و قمرا و سوداوہ و شرف افروز و سصورہ بانو و جمیلہ و شکیلہ و زہرہ و عقیلہ و سروسہی و سعادت بانو و طرہ وغیرہ نے سعادت ملازمت حاصل کی ملکہ عالم نے ہر ایک کے حال پر الطاف خسروانہ مبذول فرمایا صاحبقران اکبر نے ہر ایک نازنین کی داستان عاشقی ملکہ عالم کے روبرو نقل کی ملکہ عالم اوس جشن عشرت مین ہر ایک کا وقایع رنگین اور سرگذشت پرسوز و گداز استماع فرماتی رہین بالآخر ملکہ عالم نے ہر ایک نازنین سے فرمایا اے خواہران عزیز تم بھی اس جشن عشرت مین بے تکلف شریک رہو اور ایک دوسرے کو جام عشرت پلاؤ اور نشاط دل حاصل کرو بعد ازان صاحبقران گیتی ستان اپنے محبوبان دلنواز کی صحبت مین بعیش و عشرت مشغول ہوا اور ہر ایک خواتین عالیقدر کو نوبت بنوبت خدمت ساقیگری عطا فرماتا تھا اور ہر ایک کے ہاتھ سے جامہاے بادہ نشاط و عشرت نوش فرماتا تھا اگر راوی خیال آفرین اس جشن عالی کی تکلف و آراستگی اور ہر ایک خواتین عالیقدر کی ساقیگری کا حال مع اداہاے رعنائی بیان کرے البتہ ایک دفتر جداگانہ ترتیب دیا جائے **خلاصہ کلام** یہہ ہے کہ صاحبقران والا مقام ہشت ماہ کامل شبانہ روز محبوبان گیتی افروز کی صحبت مین ایسا محو و مستغرق رہا کہ ہرگز روز و شب مین تمیز ہوتی تھی اور کسی کو یہہ بھی خیال نہ گذرتا تھا کہ آفتاب کس نقطہ سے طلوع کرتا ہے اور کس دایرہ مین غروب ہوجاتا ہے ہر شب شب عید و ہر روز روز نوروز تھا شبانہ روز بجز ہم آغوشی دلبران گلعذار اور تجرع اقداح بادۂ خوشگوار دوسرا کام نتھا ہر دم و ہر لحظہ دور شراب جاری تھا کبھی صحبت روزانہ مین ملکہ شمسہ تاجدار اپنے ہاتھ سے جام شراب لبریز بھر کر صاحبقران اکبر کو پلاتی تھین اور صاحبقران اکبر بجاے گزک ملکہ عالم کے لب و رخسار شکربار سے بوسے لیتا تھا اور گاہے صحبت شبانہ مین ملکہ نوبہار و ملکہ ناطقہ اور دونون تیغ زن بنوبت ساقی بزم ہوکر شہریار گردون سریر کو ساغر عشرت دیتی تھین اور صاحبقران اکبر نوبت بنوبت ہر ایک سے کام دل حاصل کرتا تھا غرضکہ شاہزادہ کامگار عیش و نشاط مین ایسا محو و بیخود تھا کہ دنیا و مافیہا کی خبر نتھی بلکہ بعض اوقات وفور عیش و طغیانی نشہ سے عبادت آمرزگار بھی قضا ہوجاتی تھی یہہ حال فرخندگی بخت و فیروزمندی اقبال پرشادان و فرحان تھا ~~ شکر حق بر زبان ہی راندے ~~

آیہ ان یکا ویرا خواندے	ہر طرف بود جوش نوش لبان	بود چنگ و رباب بلبلہان	عیست آن عیش و جہان رفتہ
صوت نغمہ بر آسمان رفتہ	بود ہر سمت بانگ نوشا نوش	بادۂ لعل فام مے زد جوش	ناہم بادۂ شراب رمانی
حاصل نشہ شکر روحانی	طرفہ کیفیتے ازان حاصل	دل ازان خوش شدہ عقل ازان زایل	عقل ہر جاے بلکہ در تنبیہ

این چنین بادہ کس ندید و شنید	بجز آن کو ز بستان خیال	عنب آرد بجنجم بخو لی حال	ذوق بادہ ازین مگر کام	ناز اق بچشم و گوش مام چہ

غرض کہانتک اس عشرت روزانہ کو طول دیا جاتا تھی اگر روزنامچہ عشرت و سرگذشت صحبت مواصلت کو حوالہ قلم اعجاز رقم کیا جائے اس طلب سے کہ
اختتام افسانہ مرکوز خاطر ہے یہ نامہ نگار پریشان روزگار بمراحل دور رہجائے مجبورا اسیقدر اظہار مطالب پر اکتفا کیا آیندہ داستان گذار شیرین گفتار
بفصاحت و بلاغت بیان کرسکتا ہے اس نامہ نگار پریشان گفتار کا دماغ بکتے بکتے تھک گیا ہے اب چند اوراق شہریار نامور کی مراجعت
کی گوش گذار سامعان خرد پرور کرتا ہے اور اس فسانہ کو تا بہ این شایستہ انجام کو پہونچاتا ہے حالانکہ مترجم اول اس خاکسار کے پدر والا مقدار نے
اس افسانہ عالی کو تکمیل انجام دیا مگر پنجہ قضا نے دامن نچھوڑا صرف یہی جلد آخر یعنی شانزدہم فارسی زیور ترجمہ سے معرا رہگئی تھی وہ
اس ہرزہ سرا پراگندہ گفتار نے باوجود بے سرمایگی علم انجام کو پہونچادی کہ پدر مرحوم و مغفور کی یادگار مین نقص نرہے اور ارباب سخن لعن و نفرین سے
یاد نفرمائین اور نیز یہ بھی خیال کہ اگر پدر نتواند پسر تمام کند اس داستان ہائے دشوار اور قصص ہائے ناپیدا کنار کو تا بہ این شایستہ حسب مقدار استعداد
انجام کو پہونچادیا

داستان ختم کرنا سید رکن الدین شہید کا صاحبقران اکبر کو کثرت لہو و لعب اور صحبت ہائے عیش و عشرت سے اور نہضت فرمانا اوس عالیمقدار کا ملک مغرب اپنی دار السلطنت کی طرف مع جاہ و حشم

راوی کہتا ہے کہ جس وقت شہریار آفاق گیر شہنشاہ بحر و بر سلطان نامور شاہزادہ معز الدین والا قدر صاحبقران
اکبر بعد عقد ملکہ شمسہ تاجدار ایک سال شمسی تک بفراغ خاطر جشن نشاط و شادمانی مین مشغول رہا اور ہر ایک سفاہات و منازل
طلسم اجرام و اجسام و طلسم بیضا و طلسم سبع سیاع وغیرہ مین مع سلاطین زادگان نامدار داد عیش و عشرت دیتا رہا تھے کہ شہریار ذوی
الاقتدار کو بجز شغل بادہ نوشی اور صحبت بوس و کنار نازنینان ماہ طلعت کوئی دوسرا کاروبار نتھا جس وقت اس جشن عشرت
سے شاہزادہ بلند اقبال نے فرصت پائی ایک روز دربار عام مین زنان نوعروس کو علی قدر مراتب زر و جواہر و جاگیر وغیرہ بطور تحفہ
اون کے واسطے تجویز فرمایا تھا عطا کیا اور ہر ایک کو اون کے وطن کی طرف رخصت فرمایا بعد ازان شہریار نامور خاصہ تناول فرماکر
بستر راحت پر دراز ہوگیا اور آرام فرمایا عالم خواب مین کیا دیکھتا ہے کہ مین ایک مسجد عالی مین پہونچا ہون اور ہر طرف اوس مسجد
متبرک کو دیکھتا پھرتا تھا اثنائے سیر مین دیکھا کہ ایک گوشہ مسجد مین ایک بزرگ ملایک صورت خجستہ سیرت تلاوت قران مجید مین مصروف
ہے اور باہستگی قران پڑھ رہا ہے جس وقت اوس بزرگ کی نظر صاحبقران اکبر کے جمال ماہ مثال پر گئی اوس بزرگ نے یہہ آیہ
کریمہ باواز بلند پڑھی أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ بمجرد استماع اس آیہ وافی ہدایہ کے اوس فلک
شوکت کے مزاج مین تغیر کلی پیدا ہوگیا اور بے اختیار مکروہات دنیا سے دل برداشتہ ہوا تھے مزاج عالی مین ایسا انقباض واقع
ہوا کہ ہجوم ملال و فکر سے اوس شہریار عالیمنزلت کی آنکھ کھل گئی عجب طرح کا تغیر و ملال طبع ہمایون پر پایا صاحبقران اکبر نے اول
نماز ادا کی بعد ازان عبادت آمرزگار سے فارغ ہوکر رفع کدورت کیواسطے شراب طلب فرمائی چنانچہ نادرہ و غمزہ و گوہر بزم افروز و
ہر ایک نے اپنے اپنے ممالک کی شراب ناب جو ہر روزہ کے استعمال سے باقی رہی تھی ہمراہ لیکر حاضر ہوئین اور ہر ایک نے اپنی اپنی کنیزان و
پرستار کو شرابخانہ بزرگ مین بھیج دیا کہ شراب کہنہ یعنی رحیق مختوم بابت طلسم سبع سیاع و شراب مائی بابت طلسم بیضا اور بعضی شراب
بابت طلسم اجرام و اجسام شرابخانہ سے جلد لے آئین غرضکہ جبتک صاحبقران اکبر نے اوسی شراب باقیماندہ کو پینا شروع کیا
اور مع خواتین عالیقدر چند جام شراب مذکور کے نوش فرمائے لیکن باوجود سرور و تر دماغی وہ کلفت و بیدماغی سیر شب رفع نہین
ہوئی بلکہ ہر ایک خواتین نامدار کا بھی یہی حال تھا کہ ہر ایک کی طبیعت نازک مین ایک نوع کی بستگی پیدا ہوگئی تھی مگر ہر ایک نازنین
مع صاحبقران اکبر اس معاملہ مین متحیر تھے کہ یہہ کیا معاملہ ہے کہ خواہ مخواہ ایک قسم کا تکدر و ملال دل مین واقع ہوا ہے غرضکہ
اوسی عالم سکوت و تکدر مین جام ہائے شراب پیتے تھے آخرکار صاحبقران نامدار تمام روز بادہ نوشی مین مشغول رہا اور وقت شب خوابگاہ

مین آرام فرمایا جملہ خواتین عالیقدر بسبب تنگی دل و انقباض خاطر اوس شب صاحبقران اکبر کی خدمت ہمایون مین مجتمع رہین اور تمام
شب ہر ایک خواتین نے اسی اندوہ و ملال و قیل و قال مین بسر کی دوسرے روز صاحبقران والا مکان نے پھر وہی صحبت مینوشی
قایم کی اور شراب خاصہ کو طلب فرمایا نادرہ و غمزہ کو خدمت ساقی گری تفویض تھی دونون نے اپنی کنیزون کو شراب خانہ مین بھیجا
کنیزون نے جا کر دیکھا اور شراب خانہ سے ناکام چلی آئین اور بیان کیا کہ تمام شرابخانہ ہاے طلسم خالی پڑے ہین کسی مین ایک
قطرہ تک شراب کا باقی نہین رہا جس وقت صاحبقران گیتی ستان کے کان مین یہہ خبر پہونچی زیادہ تر منغص و مکدر ہوا چار و
ناچار اوسی شراب باقیماندہ پر اکتفا کیا آخر کار وہ شراب ختم ہوئی ایک دو صحبت مین اوس کا بھی اختتام ہو گیا دوسرے
روز صاحبقران والا قدر نے اوس مجمع خواتین مین اپنا منشاء طبیعت ظاہر فرمایا کہ اب ہمکو ہر دم و ہر لحظہ یاد وطن بیتاب و بیقرار
کرتی ہے اور یہی دل چاہتا ہے کہ چندروز اپنے وطن مالوف مین جا کر عبادت الٰہی مین بسر کرین ملکہ نوبہار گلشن افروز و
ملکہ ناطقہ روشن بیان و ملکہ صبح دلکشا و ملکہ روشنگہر نے بھی متفق الزبان عرض کیا اے شہریار والا تبار مدت سے ہمارے دل
مین بھی یہی ہوس پیدا ہوئی ہے کہ اپنے وطن مین جا کر بعبادت و ریاضت اپنی حیات مستعار کو بسر کرین غرضکہ سواے ملکہ
شمسہ تاجدار ہر ایک خواتین عالیقدر صاحبقران اکبر کی ہمزبان ہوئی اور وطن کے جانیکی استدعا کی القصہ شہریار گردون
سریر تمام روز اسی صحبت حرف و حکایت مین مشغول رہا وقت شب بار دگر عالم واقعہ مین اوسی مسجد مین گیا اور اوسی مرد بزرگ کو
قرآن خوانی مین مشغول پایا جس وقت اوس مرد بزرگ نے شاہزادہ کو دیکھا بدستور مذکور تلاوت قرآن باواز بلند کرنی شروع کی
اور یہہ آیہ کریمہ پڑھی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ اس اثنا مین گوشہ مسجد سے دوسرا مرد بزرگ پیدا ہوا
اور اوس نے بھی ایک آیہ کریمہ پڑھکر سنائی كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ اس آیہ وافی ہدایہ
کو سنکر صاحبقران اکبر بیدار ہو گیا اور زیادہ تر اپنی طبیعت مین ملال و فکر کو مستولی پایا بلکہ آج قصر اخضر کی رونق و زینت
مین بھی بدرجہا کمی پائی بالآخر صاحبقران اکبر نے بسبب تغیر مزاج سلطان ابوالحسن کو بلوایا اور تمام ماجراے خواب بیکم و کاست معاینہ
کیا تھا جو اوسکے روبرو بیان کیا تقاضاے کار ابوالحسن نے بھی دو شب متواتر عالم خواب مین دیکھا تھا کہ کوئی شخص اوس سے کہتا ہے
اے ابوالحسن جو اپنے برادر شاہ عزالدین کو آگاہ کر کہ اے شاہزادہ نامدار اب تم صحبت ہاے عیش کو موقوف کرو کیا معنی کہ ہر ایک
چیز کی ایک انتہا ہوا کرتی ہے تم فضل الٰہی سے مراسم عیش و عشرت کو بخیر و خوبی کمال کو پہونچا چکے اب تمکو فرمان روائی و ملکداری
کا خیال و فکر کرنا چاہیے کس واسطے کہ تمھارے پدر والا قدر سلطان اسمٰعیل فلک جاہ المنصور بقوت اللہ کا وقت آخر آپہونچا
صرف تمھاری تشریف آوری کا انتظار ہے جلد تم یہان سے کوچ فرماؤ اور اپنی دار السلطنت مین پہونچو چنانچہ ابوالحسن نے بھی
اول اس واقعہ کو بیان نہین کیا صاحبقران اکبر کی کیفیت خواب سنکر عرض کیا یا صاحبقران واقعی یہہ ہے کہ ہم ایک سال و چند روز اسی
عیش و عشرت مین محو و مستغرق رہے کہ دنیا و مافیہا کو بھول گئے تھے ایک لحظہ بھی ہمارے ہاتھ سے جام شراب جدا نہین ہوا گویا ہم بھی
اوسی طلسم نشہ طلسم مین گرفتار ہو گئے تھے کہ اصلا دنیا و آخرت کی خبر نہ تھی واللہ اب ہر وقت یہی خیال آتا ہے کہ وطن کو جائین خدا جانے
ملک و دوران اور سلطان ذیجاہ کس حال مین ہونگے یا صاحبقران مناسب ہے کہ اب حضور جلد تر مراجعت کی فکر کرین زیادہ تر یہان قیام
فرمانا بہتر نہین ہے نوبہار گلشن افروز نے کہا اے برادر بجان برابر دو روز سے ہم بھی عجب فکر و تشویش مین مبتلا ہو رہے ہین اور ہر ساعت
یاد وطن پریشان خاطر رہتی ہے تم بھی صاحبقران والا تبار سے رخصت کے مستدعی ہو ابوالحسن ملکہ نوبہار کا یہہ کلمہ سنکر سمجھا کہ آپ
حسب حکم عیش سے بیزار خواتین بھی سیر ہو گئی ہین اسی واسطے رخصت کی استدعا کرتی ہین اس اثنا مین دلگسا نے عرض کیا کہ حضرت یا آسمانی

حکیم قسطاس الحکمت تشریف لائے ہین صاحبقران والاتبار اُستاد والانژاد کا مژدہ تشریف آوری سنکر تا درِ حرم سرا تشریف لیگیا اور اُستاد والانژاد
کو باعزاز و احترام اپنی ہمراہ قصر مین سے آیا بعد ازان حکیم عالیمنزلت نے ہر ایک خواتین عالیقدر کے حال پر نوازش بزرگانہ فرمائی بلکہ ملکہ نوبہار کو
زیادہ تر مورد الطاف فرمایا صاحبقران اکبر نے کہا قبلہ و کعبہ مین دو روز سے عجب تردد و تفکر مین مبتلا ہون کہ تمام عیش و آرام میرا تلخ ہو گیا ہے اور کوئی سبب اسکا
میرے فہم مین نہین آتا کہ خود بخود یہہ ملال کیون ہے بعد ازان شاہزادہ ہمایون قدر نے تمام سرگذشت مفقود ہونے شراب کی اور میہم عالم خواب مین جو کچھ دیکھا اور
سُنا تھا ظاہر کیا اور تعبیر خواب کا مستفسر ہوا حکیم عالیجناب نے فرمایا ای شہریار گردون وقار کچھہ فکر و اندیشہ کا مقام نہین ہے واقعی تمکو جلد تر اپنی دار الحکومت کو
مراجعت فرمانا چاہیے اور اپنی ملک و سلطنت کی خبرگیری فرمانی واجب ہے کسواسطے کہ اب سلطان فلک جاہ کا زمانہ سلطنت آخر ہو چکا ہے اور مین ایسا جانتا ہون کہ سلطان
عالیمقام کیجہ اسی ظاہری مین بھی خلل واقع ہوا ہے علاوہ اسکی تمھارے عیش و عشرت کا زمانہ بھی منقضی ہو چکا چنانچہ وہ آیہ کریمہ جو تم نے خواب مین سُنی اسکی دلیل قوی ہے اسیطرح
قصر خضر کی بیرونقی اور فقدان شراب وغیرہ تصور کرنی چاہیے کہ جسوقت زمانہ عشرت ختم ہوا قصر خضر کی رونق جو بسبب آثار طلسمی کے نظر آتی تھی یکبارہ برطرف ہو گئی اور قصر
خضر مثل عمارات متعارف نظر آنے لگا اور شرابخانہ وغیرہ سے شراب طلسمی جو خاص ایام جشن عشرت کیواسطے مہیا ہوئی تھی مفقود ہو گئی یا صاحبقران اگرچہ اس جشن عشرت کا زمانہ
منقضی ہو چکا ہے لیکن تمکو اس عشرت کے عوض دوسری عشرت میسر آئیگی بہر حال فضل خداوندی کی امیدوار رہو صاحبقران اکبر نے فرمایا قبلہ و کعبہ تعجب ہے کہ بغیر از شراب طلسم
تمام سامان عیش و عشرت بدستور موجود و مہیا ہین البتہ شراب طلسم موجود نہین ہے پھر اسکی چندان پروا نہین خداوند کریم کے فضل و عنایت سے نازنینان ماہ مثال
ہر وقت صحبت عیش کیواسطے میرے پاس ہین اور ہر طرح کا سامان عیش یعنی دولت و حشمت اور فوج و لشکر بیقیاس ہے کہ بادشاہان عالم سے کسیکو میسر نہو گا وہ بہرصورت
میرے پاس موجود رہیگا پھر مجھکو عیش و عشرت کا غم نہین ہے حکیم والا منزلت اس گفتگو کو سنکر خاموش ہو رہے کچھ جواب نہ دیا صاحبقران اکبر نے کہا حضرت معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ میری ساختہ خراشی شاید سرتاسر فضول ہے جو حضرت نے کچھ جواب ارشاد نفرمایا حکیم صاحب نے کہا ای فرزند ارجمند تمھارا ارشاد بجا و درست ہے کسیطرح فضول
نہین لیکن مین معذور ہون کہ مجھے اس مقدمہ مین ایک حکم خاص پہونچا ہے اسوقت بیان نہین کر سکتا اور عنقریب ہی تمکو بھی کوئی حکم قریب تر پہونچے ہنوز اسی گفتگو مین تھے کہ پس
پشت سے ایک آواز آئی یعنی کوئی کہتا ہے السلام علیک ای فرزند ارجمند معز الدین و ای حکیم دانش قرین چنانچہ صاحبقران اکبر اور حکیم قسطاس الحکمت اوس آواز
کو سنکر متحیر ہوگئے اور بے اختیار تعظیم کیلئے اوٹھے اور صاحبقران سے فرمایا ای شاہزادہ جلد تر آداب و کورنش بجا لاؤ تم نہین جانتے کہ یہہ آواز کس شاہسوار عرصہ شجاعت
و سخاوت کی ہے یا صاحبقران آگاہ ہو کہ تمھارے جد بزرگ اور تمھاری مادر بزرگوار کی جد امجد سید رکن الدین شہید تشریف لائے ہین ای شاہزادہ تمھارے خاندان کی
رونق و زینت خاص اسی بزرگ صدقات کی توجہ بزرگانہ کی سبب سے ہوئی اور یہی گنجینہ سیر تمھاری سلطنت و ثروت کا باقی ہے اسوقت جو کچھ وہ ارشاد
فرمائین تم بشدہ رضا قبول و منظور فرماؤ اور بگوش دل سنو کیا ارشاد ہوتا ہے صاحبقران اکبر حسب الارشاد حکیم والا منزلت آداب و کورنش بجا لایا اور باد سلام استادہ
ہو گیا حکیم قسطاس الحکمت نے اشیاء خوشبو مثل لخلخہ و فتیلہ عنبرین روشن کروایا بار دگر آواز آئی کہ ای فرزند معز الدین آگاہ ہو کہ جو تفضلات و کرم حق سبحانہ تعالی
سے تمھارے جد و پدر کے حال پر مبذول ہوئے ہین اونکا شکر و سپاس کسیطرح ادا نہین ہو سکتا علی الخصوص جو تمھاری ذات ستودہ صفات پر فضل الہی مبذول ہوا اور خداوند کریم
نے جو اقتدار و شوکت تمکو عنایت فرمائی ہے واقعی وہ بیرون از قیاس و وہم ہے کہ بعد جد بزرگوار ملکہ شمسہ تاجدار یعنی خورشید تاج بخش و بدر منیر اصغر کسی شاہ و شہنشاہ
عالم کو یہہ مرتبہ جاہ و جلال اور منصب سروری حاصل نہین ہوا ہے ای شاہزادہ عالیتبار آگاہ ہو کہ بعد حضرت سلیمان علیہ السلام یہ افتخار سلطان خورشید تاج بخش اور
اوس کی برادر خُرد بدر منیر کو حق سبحانہ تعالی نے مرحمت فرمایا تھا اور اُمت خاتم النبیین مین خاص تمھاری ذات والا صفات کو بخشا گیا ہے مگر تم اس ثروت و سلطنت
پر نازش نفرماؤ کیا معنی کہ یہہ ثروت و جاہ سرزمین طلسم مین تمکو حاصل ہوا ہے اس مال و متاع کو تم عارضی تصور فرماؤ کسواسطے کہ پردہ دنیا پر کوئی سلاطین عالم
سے اس جاہ و حشمت کو خیال مین نہین لاتے کہ خداوند کریم نے کارگاہ عالم مین ہزار در ہزار بادشاہان ذیجاہ و عالی مرتبت پیدا کیے ہین اس ثروت و شوکت کو
صرف یہی بادشاہ موجود ہو اس وقت جیل لیے مین تمھارے مطلع فرمان یہی بہتر سمجھتی ہون ورا ازین جسوقت تم اس مال و متاع طلسمی کو پردہ دنیا پر
اپنے ہمراہ لیجاؤ گے سلاطین مشتاقان و لوالعزم اس مال و دولت کی طمع مین تو آ غرضیں ستارہ کرینگے اور معرکہ جنگ و جدال قایم ہونگے اور ناحق

بندگان خدا کی جانین عرض تلف مین آئینگی اور وہ خون ناحق تاقیامت تمھاری گردن پر رہیگا ہمذا مین تمکو صلاح نیک دیتا ہون
تم اوسپر عمل کرو ورنہ تمکو اپنے فعل کا اختیار حاصل ہے وہ تدبیر یہہ ہے کہ اول تم فلان موضع مین کہ لب دریا پر حصار عجائبات حکیم ارسطو
واقع ہے مع جمعیت سلاطین موجودہ تشریف لیجاؤ وہان ایک جزیرہ خوش آب وہوا ہے تم اوس جزیرہ مین جملہ سلاطین اور امرائے موجودہ طلسم کو
بلاکر دسنے والے ساکنان طلسم کو مجتمع کرو ہرگاہ مردمان طلسم جمع ہوجائین اوس وقت طعام وغیرہ پکواکر جملہ حاضرین کی دعوت کرو جب اوس دعوت
و مہمانی سے تم فارغ ہوجاؤ اوس مال و متاع کو جو طلسم ثلاثہ یعنی طلسم ہیئتا اور طلسم سبع سباع اور طلسم ارسطو سے مثل بارگاہ سپہر اساس وغیرہ
مع اوس کتاب کے جو بہنر توفیق عیار کی ابوالحسن کے پاس ہے اور سوا اس کے جو اسباب طلسمی تمھارے ہاتھ آیا ہی سبکو ایک کشتی مین بار کرو
بعد ازان یہہ اسم بزرگ آب دریا اور کشتی پر پڑھکر دم کرنا بعد ختم ہونے اسم کے ایک شخص پیدا ہوگا کشتی مذکور کو اوس شخص کے حوالہ کردینا وہ
شخص کشتی کو وسط دریا مین لیجاکر جملہ حاضرین جزیرہ کے روبرو غرق کردیگا اوس وقت تمام ساکنان طلسم اوس مال و متاع کی طرف سے ناامید
ہوجائینگے اور سبکو معلوم رہیگا کہ جملہ اسباب طلسمی دریا برد ہوگیا اور بالفرض اگر تم اوس اسباب طلسمی کو ہمراہ لیگئے یاد رکھو کہ تمھاری عافیت
تنگ ہوجائیگی ہرگاہ اس کام سے فارغ ہوجاؤ جملہ سلاطین کو لیکر رو بعزت رخصت دو کہ وہ اپنے وطن کو چلے جائین اور جملہ سردار ان لشکر کو جو ساکنان
طلسم اور سرزمین قاف سے ہین انکو بھی رخصت کرو تم فقط اوسیقدر لشکر مغربی ہمراہ لیکر جو تمھارے ساتھ آیا تھا ملک مغرب کو روانہ ہوجاؤ اسیطرح
پریزادان طلسم اور پردۂ قاف کو بھی رخصت کرو یعنی سواے ملکہ شمسہ تاجدار کے کسیکو اپنی ہمراہ نلیجاؤ **القصہ** صاحبقران اس آواز غیب کو سنکر
نہایت ملول ہوا اور دیر تک عالم سکوت مین استادہ رہا بازدگر آواز آئی ایشاہزادہ کا مگار تم ان پریزادون کی طرف سے ملول و محزون نہو
انشاء اللہ تعالی ان خواتین سے تمھاری ملاقات بشکل دیگر میسر آئیگی بہر نوع خاطر مبارک جمع رکھو وہ ایک شئے عجائبات روان جو طلسم سبع سباع
سے تمھارے ہاتھ آئی ہے وہ مخصوص اسی واسطے ہے اوس کے ذریعہ سے تم ملاقات کرسکتے ہو صاحبقران اکبر نے فرمایا یا حضرت تعجب ہے کہ مجھے
اس وقت تک اوس شئے نادر کی حقیقت سے آگہی نہین ہے اور مین نہین جانتا کہ وہ کیا شئے میرے ہاتھ آئی ہے آواز آئی ایشاہزادہ وہ
شئے نادر روزگار خاص اسی واسطے اختراع کیگئی ہے کہ جس وقت محبوبان طلسمی کی ملاقات کو تمھارا دل چاہے اوس شئے کے ذریعہ
سے تم ہر وقت مل سکتے ہو اگر تمکو اوس تحفہ عجیب کی حقیقت دریافت کرنی ہے تم ابوالخیر جنی سے دریافت کرلو اور اگر ابوالخیر بھی لاعلمی بیان
کرے تم اوس سے کہو اے ابوالخیر واقعی اگر تو نہین جانتا آگاہ ہو کہ تیرے گھر مین فلان درخت ہے اور اوس درخت کی بیخ مین ایک صندوقچہ
مدفون ہے اوس صندوقچہ کو جائے مذکور سے نکال اور میرے پاس آ ہرگاہ ابوالخیر صندوقچہ مذکور کو لے آئے تم اوس صندوقچہ کو کھولنا
اور ایک لوح اوس مین سے نکلیگی اوس لوح کو ملاحظہ کرنا تمام حقیقت عجائبات روان کی جسکا نام تحفۃ الغرایب ہے لوح مذکور مین لکھی
پاؤگے بس یہی تحفہ طلسمی تمھارے پاس رہیگا اور پشت در پشت تمھاری اولاد تک پہونچتا رہیگا بالآخر ایک زمانہ مین دزدان لعین سے ایک دزد
اوس متاع غریب کو تمھارے خزانہ سے بدزدی لیجائیگا و آئین نقد و جنس سے جسقدر تمکو خواہش ہو اپنے ساتھ رکھ لو اور راہ خدا مین صرف
کرو بعد ازان حکیم قسطاس الحکمت نے جو تمکو ارشاد فرمایا اوسپر عمل کرو بس اب مین رخصت ہوتا ہون یہہ چند امور تمکو گوش گذار کرنے تھے
مین نے کہدیئے آیندہ تم جانو اور تمھارا کام والسلام مرا د ما نصیحت بود گفتیم حوالت با خدا کردیم و رفتیم چنانچہ غرض کہ اب اس نصیحت
و پند کے وہ آواز آنی بند ہوگئی معلوم ہوا کہ سید سرکار این شہید تشریف لیگئے صاحبقران اکبر اون کلمات نصیحت آمیز کو سنکر نہایت
ملول و مغموم ہوا لیکن بجز اتباع حکم کوئی چارہ تھا چار و ناچار چونکہ سید صاحب شہید نے ارشاد فرمایا قبول کیا اور وہی کہنا ہے
کہ صاحبقران اکبر نے سید شہید سے عرض کیا تھا کہ اگر حضرت ارشاد فرمائین مین جملہ سلاطین وغیرہ موجودہ کو اول رخصت کردون اور بعد
اس کے خود اوس جزیرہ مین جاکر جملہ اسباب و اشیا کو حسب الارشاد کشتی مین رکھکر دریا برد کیا جائے اس مین کیا قباحت ہے شہید نے

نے فرمایا تھا کہ جس طرح تم مناسب سمجھو عمل مین لاؤ مگر ہر ایک ساکنان طلسم کو اس حال سے آگاہ کرنا ضرور ہے الغرض صاحبقران
اکبر نے قبول کیا مگر خاطر والا اس آواز اور ارشاد کو سنکر نہایت اندوہناک ہوئی بعد ازان حکیم قسطاس الحکمت سے مخاطب ہوکر فرمایا ای
گنجینہ اسرار الٰہی حضرت نے کیا سمجھے کیا ارشاد ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ میرا زمانہ عیش اور مدت عشرت اسیقدر تھی اب وہ ختم
ہوئی اور آیندہ میری ملاقات نسوان پریزاد سے عالم مثال پر مقرر و منحصر کی گئی ہے کہ ایک شئی عجائبات روان تحفہ طلسم مجھے عطا
ہوگی کہ مین ہمیشہ اوس شئے عجیب کو وسیلہ سے ملاقات کیا کرون حکیم عالیمنزلت نے فرمایا یا صاحبقران ظاہر اسباب ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ یہہ تجویز خاص تمھارے واسطے مقرر نہین ہوئی ہے بلکہ اورون کو ہدایت ہے بہہ حال تم لوح عجائبات مین دیکھو کیا عبارت
مرقوم ہے اوس لوح مین جو ہدایت تمھاری نظر سے گذرے وہ درست و بجا ہے غرضکہ جس وقت خواتین طلسم نے یہہ روایت اندوہ
ناک سُنی ہر ایک درد مفارقت سے بیتاب ہوگئی اور باآواز دردناک رونے لگین مگر بجز صبر و شکر کے کیا چارہ تھا چار و ناچار صبر و شکیب
اختیار کیا اور تقدیر الٰہی پر راضی ہوئین بعد ازان صاحبقران اکبر قصر اخضر سے باہر تشریف لایا اور بارگاہ معلی مین داخل ہوکر تخت رفعت
پر جلوس فرمایا اور ابوالخیر جنی کو بلواکر کہا اے ابوالخیر وہ عجائبات روان جو طلسم سبع سباع سے ہمارے ہاتھ آئی ہے جس کے حال سے
ہم ابتک واقف نہین ہین وہ کیا شئے ہے تم ہمارے حوالہ کرو کس واسطے کہ بانیان طلسم نے ہمین ہدایت کی ہے کہ وہ شئی تیرے
پاس ہے ابوالخیر جنی اس روایت کو سنکر نہایت متحیر ہوا اور بقسم شرعی کہا یا صاحبقران گیتی ستان مین ہرگز اوس شئے سے واقف
نہین ہون اور مین نے نام بھی نہین سنا کہ وہ کیا شئے ہے اگر مجھے آگاہی ہوتی مین ضرور عرض کرتا صاحبقران نے فرمایا اب ہم تمکو
اوس شئے کا پتہ دیتے ہین آگاہ ہو کہ تیرے گھر مین ایک درخت چنار کا ہے اور اوس درخت کی بیچ مین ایک صندوقچہ زیر زمین دفن ہے
اوس صندوقچہ کو نکالو اور ہمارے پاس جلد تر لے آؤ غرضکہ ابوالخیر جنی اپنے گھر گیا اور مقام مذکور کو کندہ کیا دیکھا کہ واقعی ایک
صندوقچہ بیچ درخت مین مدفون ہے ابوالخیر اوس صندوقچہ کو نکالکر صاحبقران کے پاس لایا صاحبقران اکبر نے صندوقچہ مذکور کو
کھولا اوس صندوقچہ سے ایک لوح نکلی جو ایک پارچہ پر مرقوم تھی اور چند سطرین اوس لوح مین مرقوم تھین صاحبقران اکبر
نے لوح کو مطالعہ کیا لوح مین مرقوم تھا کہ اے فاتح طلسم سبع سباع ہرگاہ ہمین معلوم ہوا کہ تم عجائبات ارسطو کی سیر سے فارغ ہوکر
اس طرف آؤ گے اور طلسم مصفا کو باطل فرماؤ گے اور یہہ مقام تمھارا عیش گاہ ہوگا معہذا ہمنے ایک شئی نادر روزگار یعنی عجائبات روان
تمھارے واسطے امانت رکھی ہے آگاہ ہو کہ اس شئے تحفہ پر جملہ حکماے پیشین و حال نے اپنے اپنے اعمال حکمت و صنعت کو صرف
کیا ہے فی الحقیقت ایسی شئے نادر زمانہ تیار ہوئی ہے کہ دید ہے نہ شنید چنانچہ اکثر نیرنگ طلسمی اوس سے ظاہر ہوتے ہین منجملہ نیرنگہاے طلسمی کے
ایک نیرنگ حیرت افزا یہہ ہے کہ اگر کوئی عاشق و معشوق یا فرزند و برادر گم ہوگیا ہو اس عجائبات کی ذریعہ سے وہ شخص غایب مل سکتا ہے
اگر تمکو کسی شخص غایب سے ملنا منظور ہو تو تم اوس عجائبات روان کو جو مثل کاغذ تہہ بتہہ پیچیدہ ہے اور ایک حلقہ درمیان کاغذ مذکور کے نصب ہے
اور اوس حلقہ مین ایک ریسمان بندھی ہوئی ہو تم اوس کاغذ کو کھولنا اور ایک سر ریسمان ابریشمی کا سقف مکان یا کسی بلندی پر آویزان کرنا
ہرگاہ وہ کاغذ پیچیدہ کھلیگا بشکل حجرہ بنجائیگا اور اوس حجرہ مین تین گز سے تین گز مربع وسعت ہوگی تم از راہ دروازہ حجرہ مین داخل ہونا چہار
طرف حجرہ کے اسماے الٰہی منقوش دیکھو گے اوس وقت اس لوح زمرد کو وسط حجرہ مین بجاے فانوس آویزان کرنا لوح مذکور مثل چراغ روشن
و منور ہو جائیگی اور ایک اسم جلیل لوح مین مرقوم دیکھو گے اگر تمکو ایک شخص کی ملاقات ہو اوس اسم بزرگ کو ہزار مرتبہ پڑھنا اور دو
شخص کی ملاقات کیواسطے دو ہزار مرتبہ ورد کرنا کس واسطے کہ اعداد اسم تعداد اشخاص پر مبنی ہین یعنی جسقدر شخص زیادہ ہوتے جائینگے
اعداد اسم بھی زیادہ کرنا اسی طرح وقت ادا اسم لوح کے نیچے ایک جام پر از آب رکھدینا بعد ازان اوس شخص کا نام جس سے ملاقات کرنی

منظور ہو کہ یکبارگی جام پر از آب مین ڈالدینا ہرگاہ تم اوراد اسم سے فارغ ہو جاؤ آب جام کو پی لینا اور تماشاے قدرت کو ملاحظہ فرمانا
قصہ مختصر صاحبقران اکبر نے لوح زمرد حکیم صاحب کو دکھائی اور تمام مضمون لوح نقل کیا اور فرمایا اے مرشد برحق مین عجب حیرت
مین ہون کہ بعد پینے آب جام کے کس طرح مقصود حاصل ہو جاویگا یعنی مطلب سے کیونکر اتفاق ہوگی یہہ عجب طرح کا سما لوح مین لکھا
ہے میرے فہم مین ہرگز نہین آتا حضرت مجھے اس معما سے آگاہ فرماوین حکیم صاحب نے ارشاد فرمایا حیرت کی کیا بات ہے تم حسب
ہدایت لوح آزمائش فرماؤ اور تماشا دیکھو تمام اسرار منکشف ہو جاوینگے صاحبقران اکبر نے اوسی وقت تحفۃ الغرائب کو ایک
مکان خلوت مین آویزان کیا اوس وقت سلطان ابو الحسن بھی موجود تھا ہرگاہ وہ تحفہ طلسمی آویزان ہوگیا صاحبقران اکبر نے دیکھا
کہ ایک حجرہ نہایت وسیع ورفیع مع دروازہ کشادہ نمایان ہے صاحبقران اوس حجرہ کے اندر داخل ہوا اور لوح زمرد کو وسط حجرہ
مین آویزان کر دیا وہ لوح مثل چراغ روشن ہوگئی اور تمام صحن حجرہ نور آگین ہوگیا اور چہار طرف حجرہ سے نقوش وخطوط نظر آئے
یعنی جا بجا نہ سہ اور اشکال مثلث و مربع مرقوم تھین صاحبقران اکبر نے ایک جام پر از آب نیر لوح رکھدیا اور جو اسم بزرگ
لوح مین مرقوم تھا با عداد معین پڑھنا شروع کیا اور اپنے دل مین پدر بزرگوار کی ملاقات کی نیت فرمائی ہرگاہ اعداد اسم ختم ہوگئی
یکبارگی رنگ لوح سبز ہوگیا اور لوح کا عکس جام آب مین گرا صاحبقران نے اوسی وقت آب جام کو لاجرعہ پی لیا پس پانی کا پینا
تھا کہ صاحبقران اکبر کو دنیا و مافیہا کی خبر نرہی بیہوشی مطلق ہوگیا جس وقت صاحبقران کے ہوش وحواس بجا ہوئے دیکھا کہ
مین ایک کوہ بلند پر بیٹھا ہون اور ایک شخص میرے روبرو استادہ ہے اوس شخص نے صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے پوچھا ای شخص
اول یہہ بتا کہ تو کون ہے اور یہان کس تقریب سے آیا ہے اوس شخص نے کہا ای شاہزادہ کامگار مین اوس اسم بزرگ کا موکل ہون
جسکا تمنے ورد کیا تھا اور خاص اس واسطے آیا ہون کہ تمہارے کام کو انجام دون اب مجھے ارشاد فرماؤ کہ مین کس شخص کو تمہارے
پاس لاؤن تم اپنے مافی الضمیر سے مجھے آگاہ فرماؤ کہ تمکو کس شخص سے ملاقات کرنی منظور ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا ای موکل میں
مین یہہ چاہتا ہون کہ تو مجھے میرے پدر عالیقدر کی خدمت مین پہونچادے جسکا لقب سلطان اسمعیل لقوت اللہ ہے اوس موکل
نے صاحبقران اکبر کو بازو گرفتہ اوٹھالیا اور کہا اب تم ایک لحظہ چشم بند کرلو صاحبقران اکبر نے آنکھ بند کرلی اور بعد ایک ساعت
کے آنکھ کھولی اور دیکھا کہ مین شہر افریقیہ مین جا پہونچا اور خاص اپنے حرم سرا مین موجود ہون اور چہار طرف سے شور نوحہ
وزاری بلند ہو رہا ہے بعد دریافت حال یہہ ظاہر ہوا کہ سلطان اسمعیل حالت نزع مین مبتلا ہین صاحبقران اکبر اس حال کو سنکر
نہایت ملول ہوا اس اثنا مین اہل حرم نے شاہزادہ بلند قدر کو دیکھا تمام محلسرا مین غلغلہ ہوگیا کہ شاہزادہ معز الدین تشریف لایا
ملکہ عالیہ خاتون والدہ صاحبقران اکبر اس خبر کو سنکر بیتابانہ صحن محل مین آئین اور شاہزادہ نامدار کو سینے سے لگا کر زار زار روئین
بعد ازان صاحبقران اکبر اپنے پدر والاقدر کے بالین پر تشریف لایا دیکھا کہ سلطان بستر رنجوری پر افتادہ ہین اور ابو الغرائب شاہزادہ
کے عم بزرگوار سلطان کی تیمارداری مین مشغول ہین ہرگاہ سلطان نے شاہزادہ کا نام سنا بے اختیار آنکھین کھولکر دیکھا اور فرزند
کو سینے سے لگایا بعد ازان فرمایا ای فرزند نیکبخت بلند ہزار ہزار شکر خداوند جہان آفرین کا کہ تجھے اس وقت آخر مین یہان پہونچا دیا اور
میری آرزوے دلی بر آئی ۔ اس وقت مین جناب باری مین دست بدعا تھا کہ عالم بیہوشی مین ایک آواز میرے کان مین آئی یعنی کوئی
شخص کہتا ہے ای اسمعیل جلد ہوشیار ہو کہ حق سبحانہ تعالی نے تیرے فرزند ارجمند کو تیرے پاس پہونچا دیا واقعی مین نے آنکھ کھولکر
دیکھا کہ میری دعا جناب باری مین قبول ہوئی اور مین تیرے پرتو جمال سے شادمان ہوا ای فرزند مین حیران ہون کہ تو اس راہ دور و دراز
سے کس طرح یہانتک پہونچا صاحبقران اکبر نے تمام واقعہ اپنا مفصل بیان کیا بعد ازان ۔۔ سلطان اوسی حالت رنجوری و بیہوشی مین

باہر تشریف لائے اور دیوان عام فرمایا تمام اعیان سلطنت خرد و بزرگ دربار مین حاضر ہوئے سلطان اسمعیل نے اعیان دولت کے
روبرو اپنا تاج شاہی فرزند کے سر پر رکھا اور جملہ ارکین سلطنت سے نذرین دلوائین بعد ازان سلطان نے اپنے فرزند دلبند کو
وصیت کی اور فرمایا اے فرزند ارجمند آگاہ ہو کہ مین اس مرض مہلک سے ہرگز جان بر نہین ہونیکا مین تمکو وصیت کرتا ہون کہ بعد میرے
مہم مصر کو انجام دینا اور اوس مملکت کو اپنے قبض و تصرف مین لانا کس واسطے کہ مین نے بارہا اوس ملک پر فوج کشی کی مگر فتحیاب
نہین ہوا یہ آرزو میرے دل مین باقی رہ گئی ہے مجھے یقین ہے کہ تمھاری یاوری اقبال سے یہہ مہم ضرور انجام کو پہونچیگی قصہ کوتاہ بعد اس
وصیت کے سلطان اسمعیل نے رخت ہستی کو تہہ کیا اور رہگراے عالم بقا ہوئے صاحبقران اکبر بعد تجہیز و تکفین تخت فرمانروائی پر رونق افروز
ہوا اور سکہ و خطبہ مین اپنا خطاب المعز بالله جاری کیا بعد ازان اپنے برادر خرد سلطان حیدر بن اسمعیل کو جو دوسری مادر کے
شکم سے تھا نیابتاً تخت حکومت پر بٹھایا اور اپنے عم بزرگوار ابوالغرایب کو عہدہ وزارت پر سرفراز کیا بعد ازان ملکہ عالیہ خاتون اپنے مادر
بزرگوار سے فرمایا اے مادر مہربان اب مین رخصت ہوتا ہون انشاء اللہ تعالی جلد تر مع فوج و لشکر و اسباب ہمراہی تمھاری خدمت باسعادت
مین حاضر ہونگا غرضکہ شاہزادہ بلند اقبال نے جو کچھ ارشاد و ہدایت سید رکن الدین شہید سے استماع فرمایا تھا عمل کیا اور ایک گوشہ
مین جا کر حسب ہدایت لوح اسم مذکور کو باعداد معین پڑھا بعد ختم ہونے اسم کے وہائیل موکل حاضر ہوا اور پوچھا اب کیا ارشاد ہے
شاہزادہ نے فرمایا اے موکل غیب مجھے جس مقام سے یہان لایا تھا اوسی جگہ پہونچادے وہائیل نے کہا تم چشم بند کرلو اور بدستور سابق
ایک ساعت کے بعد آنکھ کھولنا صاحبقران اکبر نے آنکھین بند کرلین موکل نے بدستور مذکور صاحبقران اکبر کو بازو گرفتہ مقام مذکور پر پہونچا
دیا جس وقت صاحبقران اکبر نے آنکھ کھولی اپنے کو اوسی حجرہ کاغذی مین استادہ دیکھا لوح کو اوس حلقہ سے کھولا اور تحفۃ الغرایب
کو بدستور مذکور تہہ بتہہ کیا اور ابوالحسن کے سپرد کردیا جناب حکیم فضیلت مآب بھی تین روز سے صاحبقران کے انتظار مین در حجرہ پر بیٹھے
ہوئے تھے رفقائے صاحبقرانی یہہ سمجھتے تھے کہ صاحبقران اکبر تحفۃ الغرایب کے تماشے مین مصروف ہے غرضکہ بعد تین روز کے صاحبقران
اکبر بیرون حجرہ تشریف لایا اور حکیم صاحب سے ملاقات فرمائی حکیم صاحب نے اول سلطان اسمعیل کی وفات کا رنج و ملال ظاہر کیا بعد ازان
صاحبقران اکبر کو جلوس تخت کی مبارکباد دی صاحبقران اکبر نے تمام سرگذشت حکیم صاحب کے روبرو نقل کی ہرگاہ یہہ خبر قصر اخضر و قریہ فردوس
مین شائع ہوئی جملہ ساکنان قریہ فردوس تقریب تعزیت مین صاحبقران کے پاس حاضر ہوئے اور ہر ایک نے رسم تعزیت ادا کی بعد ازان صاحبقران
اکبر تخت خلافت پر رونق افروز ہوا اور چندروز بعیش و کامرانی بسر فرمائے اس اثنا مین پادری ایدروس اور ابوعامر فردوسی مرض الموت
مین مبتلا ہوئے آخرکار ایک روز ابوعامر نے وفات پائی اور بعد تین روز کے پادری ایدروس اس جہان فانی سے درگذرا الغرض
بعد ایام تعزیت صاحبقران اکبر قصر اخضر مین تشریف لیگیا اور جملہ خواتین پریزاد کو رخصت فرمایا ملکہ نوبہار نے صاحبقران کی مفارقت مین
اپنا حال تباہ کیا اور کہا یا صاحبقران مجبور ہون کہ بجز اتباع حکم بانیان طلسم کے چارہ نہین ہے ورنہ مجھے ایک لمحہ تمھاری مفارقت گوارا
نہین ہے مین خوب جانتی ہون کہ مین اس درد مہاجرت سے جان بر نہین ہونگی اور چندروز مین تحلیل ہوجاونگی خیر عالم مجبوری ہے
کیا کیا جائے بجز صبر و شکیب کوئی علاج نظر نہین آتا اب حضور یہہ ارشاد فرمائین کہ اگر کسیوقت میرا دل تم سے ملنے کو چاہے تو پھر کس
طرح ملونگی صاحبقران نے فرمایا اے خاتون عالیقدر تم کسی طرح ملول و محزون نہو واللہ مین تم سے زیادہ تر پریشان خاطر ہون اور مین
یہی چاہتا تھا کہ تم سب کو اپنے ہمراہ لیجاون مگر مشیت ایزدی مین اسیطرح جاری ہوا ہے کہ با ہمدگر مفارقت ہوجائے عالم مجبوری ہے
بہر حال مطمئن رہو انشاء اللہ تعالی گاہ گاہ مین تم سے ضرور ملتا رہونگا کیا معنی کہ تحفۃ الغرایب بانیان طلسم نے خاص اسی واسطے
مجھے عنایت کیا ہے اوس وسیلہ سے مین ہر وقت تم سے ملونگا غرضکہ صاحبقران اکبر نے ملکہ ناطقہ کو بھی اسی طرح تسلی و تشفی دی

اور ملکہ صبح دلکشا اور ملکہ صبح روشنگہر کو بھی سخنان تشفی آمیز سے رضامند فرمایا حاصل کلام اول ملکہ نوبہار گلشن افروز صاحبقران
سے رخصت ہوکر پردۂ قاف کو روانہ ہوئی اور ملکہ صبح دلکشا و ملاحت پری پریزادان طلسم بھی ملکہ نوبہار کی ہمراہ اپنے وطن کو
روانہ ہوئین اور ہنگام رخصت صاحبقران نے وعدہ کیا کہ سال مین ایک مرتبہ پریزادان طلسم سے ضرور ملتا رہونگا اور اس کے
علاوہ جس وقت ہمارا دل ملاقات کیواسطے بیتاب ہوگا عجائبات روان کے وسیلہ سے ملونگا یا تم سب کو اپنے پاس بلالونگا غرضکہ
بعد روانگی نوبہار کے ملکہ ناطقہ روشن بیان نے رخصت مانگی صاحبقران اکبر نے حکیم والامنزلت سے دریافت فرمایا کہ اس ملکہ کے
باب مین کیا حکم ہے حکیم صاحب نے فرمایا یا صاحبقران گیتی ستان اصل حقیقت یہہ ہے کہ بالفعل ملکہ ناطقہ کو اوس کے وطن
مالوف ملک ظہورستان مین جانا چاہیئے کس واسطے کہ وہ ملک بعد برطرف ہونے آثار طلسم کے وسعت مین بمنزلہ اقلیم نہین رہا
ایک مختصر ملک مثل ممالک مصر کے ہے چنانچہ بعد وفات سلطان روح الملک کے ملکہ ناطقہ کی اولاد مین اوس ملک کی حکومت
رہیگی اور تمام ملک ظہورستان ملوک جزایر مین شمار کیا جاتا ہے یا صاحبقران بعد برطرف ہونے طلسم کے اس ملک کی وہ ترکیب
نہین رہی جو تمنے ہنگام سیر ملاحظہ کی تھی یعنی بغاوت کرنا حکام چارگانہ طافی شاہ وغیرہ کا اور خروج کرنا ملتبہ آدم خوار کا اب
مطلق نہین ہوگا یہہ سب آثار و علامت طلسمی تھی وہ برطرف ہوگئی اب ہر چہار حکام مثل ملوک متعارف تابع فرمان سلطان
روح الملک کے رہینگے لیکن چند شہر مثل صورت پرستان و آئینہ داران و عرشیہ وغیرہ مقامات باوجود برطرف ہونے طلسم کے
پریزادان طلسم کی منزل و مسکن رہینگے اور ان مقامات مین کبھی دوسرے کا دخل نہین ہوتیگا بلکہ تغیر آب وہوا و پیچیدگی راہ کی باعث
مقامات مذکور بنی آدم کی نظر سے مخفی رہینگے گویا یہی کہ وہ مقامات خط استوا کے محاذی واقع ہوئے ہین علاوہ اس کے سلسلہ
کوہ ہاے بلند وسیع مقامات مذکور کے گرداگرد ایسے واقع ہوئے ہین کہ کسی طرح راہ مقامات نظر نہین آسکتی اسی طرح سب حصار
طلسم کہ ہنوز باقی ہے اور عمر حصار آخر نہین ہوئی کوئی فرد بشر وہان تک نہین پہونچ سکتا اور عمر طلسم حصار کے آخر ہونے مین ہنوز ایک سو
ساٹھہ برس باقی ہین بعد اس مدت کے عمر طلسم آخر ہوگی معہذا اس زمانہ تک سلطان روح الملک اور اوس کے متعلق و متوسل اپنے مقامات
سے باہر قدم نہین رکھہ سکتے اور نہ کوئی بنی آدم اوس ملک مین دخل کرسکتا ہے ہان یہہ ممکن ہے کہ تم بدولت و اقبال ممالک مذکور مین
پریزادان طلسم کی اعانت سے جاسکتے ہو کس واسطے کہ تم سے یہ طلسم ہوا اور وہ مقامات تمہارے متعلق ہین قصہ کوتاہ صاحبقران
اکبر نے ملکہ ناطقہ روشن بیان سے عہد و پیمان کیا کہ جس وقت ہم ملکہ نوبہار کی ملک مین آوینگے تمکو اپنے پاس بلالینگے یا ہم
نوبہار تمہارے ملک مین تشریف لاوینگے اور اسی طرح ملکہ روشن گہر سے بھی اقرار فرمایا کہ ہم شہر یاقوت نگار مین تشریف لاوینگے
اور چندروز تمہاری صحبت ملاقات سے شادمان ہونگے واضح ہو کہ یاقوت نگار وغیرہ مقامات بھی جو باطن طلسم مین داخل ہین مثل
مقامات مذکورہ بالا پریزادان طلسم کا مسکن ہونگے حالانکہ آثار طلسم برطرف ہوگئے ہین مگر بسبب کوہ ہاے دشوار گذار اور پیچیدگی راہ کے
جابجا بحر مواج محیط ہین بنی آدم کی آمد و رفت ممکن نہین ہے یعنی کسی طرح بنی نوع انسان اوس طرف نہین جاسکتا گویا وہ مقامات
تحت الارض مین داخل ہین مگر مقامات ظاہر طلسم مثل صبح بہار وغیرہ جو بحال و برقرار ہین تمام و کمال شہر فردوس کے متعلق ہونگے
ان مقامات مین بنی آدم وغیرہ سکونت رکھتے ہین اور ایک مقام سے دوسرے مقام تک باسانی آمد و رفت کرسکتے ہین اور مقامات باطن طلسم
مین سواے قوم اجنہ و پریزاد دوسرا شخص بود و باش نہین کرسکتا الغرض ملکہ ناطقہ و ملکہ روشنگہر اور گوہر نیلم افروز پری و ملکہ رنگ افروز وغیرہ خواتین بھی
بچشم گریان و سینہ بریان صاحبقران اکبر سے رخصت ہوکر اپنے مقامات کو روانہ ہوئین ہنگام وداع ان خواتین کا عجب حال ہوا وہ خدا علیم بر پرسش ہے کہ ہر ایک
خاتون نے صاحبقران اکبر کی مفارقت مین اپنا کیا حال کیا تھا غرضکہ بعد رخصت کرنے ان خواتین پریزاد کے صاحبقران گیتی ستان بارگاہ معلی مین تشریف لایا

اوس وقت شاہزادہ جمیل وغیرہ شاہزادگان پریزاد برادران صاحبقران اکبر جو سلطان بزرگ ابوالقاسم محمد مہدی اور شاہزادہ قایم الملک
کی اولاد سے تھے صاحبقران اکبر کے پاس آئے اور بعض تحفہ ہاے قاف نذر دیکر عرض کیا یا صاحبقران اب ہم بھی رخصت کے امیدوار
ہین اور ہماری یہہ آرزو ہے کہ جس وقت شہریار کشورگیر قاف مین تشریف لائین ہمارے ممالک وسرزمین کو بھی فیض قدم سے مشرف
فرمایا جائے صاحبقران اکبر نے ان شاہزادون کا التماس قبول فرمایا اور ہر ایک کو بقدر مرتبہ خلعت عنایت فرماکر رخصت کیا شاہزادگان
مذکور مع خدم وحشم پردہ قاف کو تشریف لیگئے راوی کہتا ہے کہ قبل رخصت شاہزادگان پریزاد نے صاحبقران اکبر سے عرض
کی تھی یا صاحبقران گیتی ستان ہماری آرزوے دلی یہہ ہے کہ ہم رکاب ہمایون سے جدا نہون اور تمام عمر اپنے آستانہ دولت پر گذارین
مگر حضور نے ہمکو علیحدہ فرمادیا صاحبقران اکبر نے ارشاد فرمایا ای برادران عزیز قسم ہے پروردگار عالم کی میرا منشاء دلی بھی اسیطرح تھا
کہ مین کسی متعلق کو اپنے پاس سے علیحدہ نکرون اور مثل جان عزیز اپنے ساتھہ رکھون مگر عالم مجبوری ہے کہ مشیت ایزدی اسی صورت سے
جاری ہوئی اور سید رکن الدین شہید کا حکم موکد ہوا کہ ساکنان قاف کو اپنی ہمراہ نلیجاؤ چار ونا چار مجھے اوس حکم کا اتباع لازم ہوا
اور مین کوئی کام اوس حکم کے خلاف نکرسکا کسواسطے کہ سید شہید کا ارشاد گویا حکم خدا ہے بہمہ حال مین خلاف حکم ربانی تعمیل نہین کرسکتا
ورنہ میرا عزم تھا کہ مشرق سے مغرب تک تمام عالم کو تسخیر کرون اور پردۂ دنیا سے زنگ کفر وضلالت کو مٹادون مگر منظور الہی نہین ہے
کیا کیا جائے معلوم ہوتا ہے کہ ہنوز وہ وقت نہین آیا کہ میرا عزم تسخیر پورا ہوتا شاید یہہ مہم عالی اوس خجستہ سیر خیر العرب والعجم صاحب العصر
والزمان مہدی ہادی علیہ الصلوۃ والسلام کے قدم سعادت توام پر موقوف ومنحصر رکھی ہے اور میری کشورستانی وجہانبانی اسیقدر
تھی جو ظہور مین آئی ہزار ہزار شکر یزدان پاک کا کہ اس بندۂ ضعیف سے ایسے ایسے کارہاے نیک ظہور مین آئے ہین اسی کا شکر
وسپاس ادا نہین کرسکتا حاصل کلام صاحبقران اکبر نے اول شاہزادگان مذکور کو رخصت فرمایا بعد ازان شاہزادہ مرزبان کو مع شاہزادہ
عوجان خلعت لایق دیکر رخصت کیا ہر گاہ یہہ شاہزادے رخصت ہوگئے بعد اوس کے شدید الشداد کو ملک دیار بکر و دیار ربیعہ عنایت فرماکر رخصت
کیا اور الواح بن التوم کو شدید الشداد کی ہمراہ کردیا شدید الشداد جہان پہلوان با چشم گریان مع منورہ بانو دیار بکر کو روانہ ہوگیا بعد ازان
صاحبقران اکبر نے پچاس سلاح تحفہ طلسمی سمعان اژدر کو مرحمت فرمائین اور رخصت کیا اور دیار دیلم کی فرمانروائی اوس کے نام نہاد فرمائی
اوس کے بعد نجاشی شاہ حبش کو سو سلاح نادر روزگار عطا فرماکر مرخص کیا اور سیدی اسلم وسیدی سالم کو کہ رفقاے قدیم نجاشی کے تھے
اوس کے ہمراہ کیا اور چند ملک ممالک نجاشی سے دونون کے نام نہاد فرمائی ابطال زنگی نے عرض کیا یا صاحبقران حضور کو معلوم ہے
کہ یہہ غلام کوئی فرزند اپنے کائنات مین نہین رکھتا معہذا امیدوار ہون کہ اسلم نوجوان کو مجھے عنایت فرمایا جائے کہ مین اوسے اپنی فرزندی مین قبول
کرون صاحبقران اکبر نے اسلم نوجوان کو ابطال کی ہمراہ فرمادیا ابطال زنگی بھی اپنے لشکر وفوج کو لیکر مع اسلم اور زنگاوہ زنگاری پوش روانہ ہوگیا
اسیطرح سیدی سالم وسیدی مسعود وسیدی عبد اللہ کو ممالک زنگبار یعنی سلطنت الغیہود زنگی عطا فرماکر مرخص فرمایا بعد اس کے ابہر جلیل ابن
کو سپہ سپت قطبی کا ملک تفویض ہوا اور سو سلاح تحفہ عنایت فرمائی اور آذر شاہ وسلطان شاہ وملکہ الوہیہ کو بھی سو سو سلاح وبراق عجائب
مع قوم جواہر مرحمت فرماکر مرخص کیا یہہ تینون بادشاہ بھی بادل ناخواستہ اپنے ممالک کو روانہ ہوگئے بعد سرانجام ان امورات کے صاحبقران اکبر نے
سلطنت شہر فردوس اوجیل اسکے اول اسمٰعیل قاآن کو مع سلطان العجم سبل الحق مقامات طلسم ہوشربا جو بنی آدم کے مسکن تھے برادر
محبان برابر شاہزادہ ابراہیم بہرام کے نامزد فرمائی اور فرمایا کہ اسی وقت سے تم کو شہر ترین فرما کر شاہزادہ ابراہیم کو عنایت فرمایا اور اپنے روبرو
حکومت فردوس پر تخت النشین کیا اور سلطان الملک ابراہیم طالب شاہ ابوالسکارم کو عہدہ وزارت پر ممتاز کیا اور عہدہ قاآن کو دارو غگی شہر
وسپہ سالاری تفویض ہوئی شاہزادہ ابراہیم نے عرض کیا یا صاحبقران گیتی ستان ہر گاہ حضور عجایبات زمان وسلطنت پر ایک متعلق بارگاہ کو بلا

سکتے ہین اور خود بھی بدولت و اقبال ہر ایک سے مل سکتے ہین مجھے امید ہے بھی امیدوار ہون کہ شہریار عالی وقار مجھے بھی گوشۂ خاطر سے
فراموش نفرمائین صاحبقران اکبر نے ارشاد فرمایا اے برادر والاقدر یہہ وجوہ خاطر جمع رکھو جس وقت مین کسی شاہ و سلاطین سے ملنے کا قصد
کرونگا اول مرتبہ تم سے ملونگا بعد ازان عمران بن ہنید نے التماس کیا یا صاحبقران حضور کو معلوم ہے کہ مین کوئی فرزند وارث تاج و تخت
نہین رکھتا کہ بعد میرے تخت حکومت پر متمکن ہو معہذا حضور فرمان حکومت شہر عمرانیہ میرے داماد سلطان ابوالحسن کے نام ارقام فرماوین
صاحبقران اکبر نے اوسیوقت حکومت عمرانیہ ابوالحسن جوہر کے نام و فرمادی قصہ کوتاہ بعد رخصت ہونے سلاطین کے صاحبقران اکبر نے
بارگاہ معلے کو تہہ کروایا اور خود ایک خیمہ مختصر مین رونق بخش رہا بعد ازان بارگاہ معلے کو مع اسباب و سامان طلسمی اپنے ہمراہ لیکر لب دریا کے
مذکور تشریف لایا اور کشتی مین سوار ہوکر جزیرہ مذکور مین جسکا ذکر اول ہوچکا ہے یعنی سید رکن الدین شہید نے ارشاد فرمایا تھا داخل ہوا اور
انواع و اقسام طعام پکوا کر مردمان ہمراہی کی دعوت کی بعد ازان حکیم قسطاس عالیمنزلت سے فرمایا اے استاد والا نہاد حال یہہ ہے کہ مین نے
اس وقت اسی طرح مناسب سمجھا کہ اول سلاطین بیگانہ کو رخصت کردون بعد اوس کے حسب ارشاد و ہدایت عمل مین لاؤن اگر مین ایسا نہ کرتا
البتہ ایک نوع کی مجھے خجالت ہوتی بلکہ اوس روز اسیواسطے مین نے سید شہید سے اس باب مین اجازت حاصل کر لی ہے اب حضرت وہ
اسم جلیل مجھے تعلیم فرمائین کہ وہ موکل غیب مع کشتی حاضر ہو حکیم قسطاس الحکمت نے یہہ اسم اعظم صاحبقران اکبر کو تعلیم کیا یَا مَنْ اَعْلَمُ
غَیْبَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ صاحبقران اکبر نے اس اسم کو لبوں مین پڑھا بعد ختم ہونے اسم کے ایک پیرمرد بایک صورت
ایک طرف دریا سے پیدا ہوا صاحبقران گیتی ستان نے تمام سامان و اسباب طلسم اوس کشتی مین بار کروایا اور اوس پیرمرد کے سپرد کر دیا
اوس وقت شہریار کشور گیر کا عجیب حال تھا بے اختیار سیل اشک آنکھون سے جاری تھے اور ہر ایک مردمان ہمراہی زار و قطار روتا تھا
ہرگاہ وہ سامان و اسباب کشتی مین بار ہوگیا وہ پیرمرد کشتی کو لیکر وسط دریا مین پہونچا اور ایک گرداب بلا مین کشتی کو غرق کر دیا بعد غرق
ہونے کشتی کے ایک لمحہ تیرگی ظاہر ہوئی بعد صاف ہونے ہوا کے دیکھا کہ اوس پیرمرد و کشتی کا نشان تک نظر نہین آتا صاحبقران اکبر
اوس روز کمال حزن و ملال مین رہا حتی کہ خاصہ بھی نوش نفرمایا وقت شب عالم واقعہ مین سید رکن الدین شہید کو دیکھا سید شہید نے
فرمایا اے شاہزادہ کامران افسوس ہے کہ تم اس سامان و اسباب عارضی پر اسقدر ملول و محزون ہوگئے ہو کہ خواب و خورش بھی ترک کر دیا ہے
اے فرزند دلبند اس حزن و ملال سے کیا فائدہ ہے اگر اس متاع بے بنیاد کے تلف ہونے سے اسقدر اندوہناک ہوگئے اوس روز کیا کروگے
جس وقت متاع جان تمہاری قالب تن سے جائیگی اے فرزند تمکو ہرگز رنج و الم کرنا شایان نہین ہے بس یہہ سمجھو کہ ہر فرد بشر کا جان و مال تحفہ
جہان آفرین کی طرف سے مستعار ہے ایکروز تمہین ہر ضرور جانیوالا ہے یہہ حال پروردگار عالم کے حکم پر راضی و شاکر رہنا چاہیے کسی
چیز کا خیال و تاسف نفرماؤ اے فرزند دلبند جس وقت تم اس سامان و اسباب اور صحبتہائے گذشتہ کو دیکھنا چاہو تو فلان اسم جو گوشۂ لوح زمرد
پیکر مرقوم ہے یاد اوسکو پڑھکر عجائبات روان مین داخل ہونا تمکو صحبت گذشتہ تمام و کمال نظر آئیگی اور اگر کوئی رفیق تمہارا اوس صحبت
گذشتہ کا دیکھنا چاہے اور اس تماشائے عجیب کو باور نکرے اوس شخص کو بھی اپنے ہمراہ عجائبات روان مین داخل کرنا تمام و کمال معاملات عالم
مثال مین نظر آجائینگے علاوہ اسکے اگر تم کسی محبوب یا کسی سلاطین سے ملنا چاہو کہ عالم ظاہر مین اوس شخص سے ملاقات ہو البتہ تمکو
اوسی طرح میسر ہوسکتی ہے جس طرح تم اپنے وطن مین پہونچے اور اپنے پدر بزرگوار سے ملے اور تخت خلافت پر رونق افروز ہوئے اور بارگاہ
اور مقام تشریف لے آئے اے فرزند دلبند خاطر جمع رکھو روز فردا تمکو ایک مژدہ خوش ایسا پہونچیگا کہ تمہارا رنج و ملال عشرت سے مبدل
ہوجائیگا غرضکہ یہہ ارشاد فرماکر سید شہید نظر سے غایب ہوگئے صاحبقران اکبر خواب سے بیدار ہوا اور ایک طرح کی فرحتناکی اسکے دل مین
پیدا ہوئی بعد ازان اس واقعہ کو حکیم قسطاس کے روبرو نقل کیا حکیم عالیمنزلت نے فرمایا اے شہریار یہہ مکاشفہ تمکو شہید کا ہے بشارت ... آسمانی

تصور فرما و قریب تھا کہ کوئی مژدہ مسرت افزا پہونچتا ہے ہنوز صاحبقران اکبر اسی کلمہ و کلام مین مصروف تھا کہ ایک قاصد قصر اخضر سے دوڑا ہوا آیا اور عرض کیا یا صاحبقران گیتی ستان آج ملکہ جہان خاتون دوران ملکہ شمسہ تاجدار کے شکم سے فرزند ارجمند تولد ہوا ہے حکیم صاحب نے صاحبقران کو مبارکباد دی صاحبقران اکبر اس مژدہ مسرت بخش کو سنکر اسقدر خورسند ہوا کہ شہریار کشورگیر کے جسم مین پیراہن تنگ ہوگیا حکیم عالیمنزلت سے پوچھا ای استاد والانژاد حضرت اس قرۃ العین کا کوئی اسم مبارک تجویز فرمایئن کہ اوسی اسم سے نامزد کیا جائے حکیم صاحب نے فرمایا یا صاحبقران گیتی ستان میرے نزدیک اس فرزند کا نام عزیز الدین رکھنا چاہیے چنانچہ صاحبقران اکبر نے وہی نام رکھا اور اوس روز سے وہ نورِ عین عزیز الدین کے نام سے مشہور ہوا بعد ازان صاحبقران اکبر جزیرہ مذکور سے روانہ ہوا اور قصر اخضر مین تشریف لایا اور چالیس روز بار دیگر جشن عشرت مقرر فرمایا خواتین پریزاد کو بھی بار دیگر پردۂ قاف سے طلب کیا اور صحبت عیش و عشرت فرزند ارجمند کی تہنیت مین قایم کی ہرگاہ ایام جشن ختم ہوگئے خواتین پریزاد کو رخصت کیا اور خود بدولت نے اپنا سامان سفر مع ملکہ شمسہ تاجدار کے درست فرمایا اور ملک مغرب کی طرف کوچ کا حکم دیا اوس وقت حکیم عقیفر طوس جنی بھی صاحبقران اکبر سے رخصت ہوا صاحبقران اکبر نے ملکہ صبح روشنگہر کو حکیم عقیفر طوس کے سپرد فرمایا اور باعزاز و احترام رخصت کیا بعد ازان صاحبقران اکبر مع خدم و حشم جبل اسعلے سے کوچ فرما کر ایک منزل تشریف لایا آج حکیم والاقدر حکیم قسطاس الحکمت بھی رخصت کے طالب ہوئے اور کہا ای شہریار والااقتدار اب مین بھی رخصت ہوتا ہون کہ کسی گوشہ مین بیٹھکر عبادت آمرزگار ادا کرون اور بقیہ عمر کو ریاضت و عبادت مین بسر کرون تمکو خدائے جہان آفرین کی حفظ و حمایت مین سپرد کیا اگر نفسے چند باقی رہے پھر فیض صحبت سے مستفیض ہونگا ورنہ مجھے دعائے خیر سے یاد کرتے رہنا مگر تمکو چاہیئے کہ ممالک مصر کی تسخیر سے دست بردار نہونا اے ابوالحسن جو بمنزلۂ آگاہ ہو کہ یہہ مہم مصر تمہیرے نام مقدر ہوئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ تو اوس مہم پر فتحیاب ہوگا ہرگاہ تو ملک مصر کو فتح کرے برسر منبر استادہ ہوکر باواز بلند اور بزبان افہام و تفہیم کمال نصیحت و پند بیان کرتا اور ہرطرح ترویج دین اسلام مین سعی کرتے رہنا ابوالحسن نے حکیم صاحب کا ارشاد قبول کیا صاحبقران اکبر حکیم صاحب کی مفارقت سے اسقدر نالان ہوا کہ قطرات اشک سے آنکھین آماس کر آئین استاد والانژاد کی خدمت مین عرض کیا ای عالی جناب اب ارشاد فرمایئے کہ حضرت سے کس طرح ملاقات ہوگی کیا معنی کہ مجھے حضرت کا مقام و منزل سکونت معلوم نہین ہے پھر کس طرح ملاقات میسر آئیگی ہان اگر حضرت خود ہی توجہ فرمایئن البتہ ممکن ہے یا یہہ ہو کہ مین اوسی عجائبات کاغذی کے وسیلہ سے ملاقات کرون حکیم صاحب نے فرمایا اے فرزند یہہ امر ممکن نہین کہ عمل عجائبات روان میری ملاقات کے باب مین کام دے سکے مگر خاطر مبارک جمع رکھو انشاء اللہ تعالیٰ مین تم سے مکہ معظمہ مین ملونگا صاحبقران اکبر نے عرض کیا یا حضرت مین چاہتا ہون کہ کسیقدر میرے حالات مستقبلہ بھی آپ ارشاد فرمایئن حکیم صاحب نے فرمایا ای شہریار لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ علم غیب خاصۂ خدا ہے کسی فرد بشر کو معلوم نہین کہ آیندہ کیا ہونیوالا ہے الغرض حکیم قسطاس الحکمت بعد نصیحت و ہدایت مع شاگردان خاص حکیم ابوالمحاسن و حکیم اخشیمان رخصت ہوکر صحرا کی طرف تشریف لیگئے اور یکبار نظر سے غایب ہوگئے صاحبقران اکبر نے بھی خیمہ و خرگاہ روانہ کیا اور خود بدولت و اقبال کوچ بکوچ شہر عمرانیہ مین پہونچا ملک عمران شاہ کو سلطان ابوالحسن کی طرف سے نیا تاج تخت عمرانیہ پر ممتاز کیا بعد ازان مع ملکہ شمسہ تاجدار و خلد اللہ ناہر و کوچ فرما کر قلاع محکمات عالیات مین داخل ہوا اور ممالک محکمات عالیات مع قلاع یہود امیر محمد بن امیر جلال الدین کے نامزد فرمائی اور قلاع نصارا شرقیل بن سماعیل کی تفویض ہوئی اور خراج سلطانی حسب دستور قدیم مقرر کیا ہرگاہ شاہزادہ فلک شکوہ کی تشریف آوری کی خبر شہر افریقیہ مین شایع ہوئی امراء سلطانی یعنی امیر ابوالغراب و شاہزادہ حیدر بن اسمٰعیل مع فوج و لشکر و منزل شہر سے باہر نکلے اور شہریار کشورگیر کا استقبال بجا لائے بعد ازان گروہ گروہ مردمان اعلےٰ و

اونے حاضر ہو گئے اور شاہزادہ کے قدمبوس سے مشرف ہوئے ہرگاہ شہریار کشور گیر شہر میں داخل ہوا حکم دیا کہ دربارگاہ پر خزانہ کا انبار کردو اور ہر ایک فقیر و مسکین کو اسقدر دو کہ وہ اپنی حاجت سے مستغنی ہو جائے غرضکہ اسقدر زر و مال تقسیم کیا کہ مساکین تونگر ہو گئے اور غربا کو مال و دولت سے مالا مال کر دیا غرضکہ جس روز شاہزادہ کامگار شہر افریقہ میں داخل ہوا مردمان افریقہ جوق جوق شاہزادہ کی سواری کا تماشا دیکھنے کو مجتمع ہو گئے اور شاہزادہ نامدار افریقہ کی آئین بندی کا سیر و تماشا دیکھتا ہوا ایوان عالی میں داخل ہوا ہر طرف سے غلغلہ تہنیت و مبارکباد بلند تھا ؎

در ممالک خویش با شرف و عز و اقتدار
ہر جانب گشت چون لخلخہ پر از نشاط
ہر کوچہ گشت مثل خیابان نوبہار
در روز بازگشت شہنشاہ نامدار
سکان آن دیار بفرمان کردگار
صد بوسہ زد بسم سمندش زمین فخر
صد بار آسمان شدہ برگرد او نثار
اعلام عیش تا بفلک برفراختند
ہر گوشہ کہ بود فقیری شدہ غنی
از بسکہ سیم یافتہ و مال بیشمار ؎

غرضکہ صاحبقران گیتی ستان بتزک و جلوس شہر میں داخل ہوا اور سواری کے گرد و پیش ہزار در ہزار مردمان تماشائی تہنیت خوان جمع ہو گئے تھے ؎

بایں قدر و دولت بایں عز و شان
شدہ داخل شہر صاحبقران
زبر سنت بر فرق آن شہریار
نمودند گلہائے تحسین نثار ؎

الغرض شہریار آفاق گیر ایوان عالی میں تشریف لایا اور تخت رفعت و دولت پر جلوس فرمایا ارکین دولت و اعیان سلطنت نے نذریں گذرانیں اور تخت نشینی کی مبارکباد دی صاحبقران اکبر نے سات روز جشن عشرت فرمایا اور اورنگ جہانبانی پر جلوس فرما کر دست سخاوت کو دراز کیا اور اسقدر زر و جواہر تقسیم غربا و مساکین کو بخشا کہ آوازہ جود و سخا مغرب سے مشرق تک پہونچ گیا بعد ازان شاہزادہ والا قدر اپنے پدر مغفور کے مزار پر تشریف لیگیا اور سلطان اسمٰعیل کی ارواح مطہر کو ثواب فاتحہ سے خوشنود کیا اور ایک گنبد رفیع و وسیع سنگ سفید سے پدر مغفور کے مزار پر بنوا دیا ملکہ عالیہ خاتون والدہ ماجدہ شاہزادہ نامدار اپنے فرزند دلبند اور نبیرہ جگر پیوند یعنی عزیز الدین العزیز بالله کے پرتو جمال سے شادمان ہوئی اور شکر خداوند دو عالم بجا لائی غرضکہ شاہزادہ عالیقدر نے ایک سال کامل جشن عیش و عشرت فرمایا اس اثنا میں امیر مجاہد الدین و امیر جلال الدین و امیر خلیل و امیر سلطان وغیرہ نے صاحبقران اکبر سے وطن جانے کی رخصت مانگی صاحبقران اکبر نے ہر ایک امیر نامدار کو بخلعت و انعامات لائق ممتاز فرما کر مرخص کیا اور امیر محمد دلاور کو امیر الجیوش اور امیر زادہ سیف الدین کو امیر الجنود خطاب بخشا غرضکہ شاہزادہ کامگار بہ بخت و اقبال عیش و کامرانی میں مشغول رہتا ہے ہرگاہ پریزادان قاف یعنی ملکہ نوبہار و ملکہ تاج القمر و ملکہ صبح و لکشا و ملکہ رشک نگار وغیرہ خواتین نامدار سے ملنے کا اشتیاق خاطر مبارک میں غلبہ کرتا ہے اونہی عجائبات روان کے وسیلہ سے خواتین عالیقدر کو بلا کر صحبت عیش قایم کرتا ہے یا خود بدولت و اقبال پردہ قاف میں تشریف لیجا کر خواتین قاف کی صحبت وصل سے محظوظ ہوتا ہے اور گاہے پریزادان تخت بال کے وسیلہ بدولت قاف میں جا کر ہر ایک مقام کو ملاحظہ فرماتا ہے یعنی جبل اعلٰی و عجائبات ارسطو میں ماہ دو ماہ صحبت عشرت گرم ہوتی ہے چنانچہ ایک بار پردہ قاف میں شاہزادہ جلیل الملک وغیرہ پسران سلطان مہدی کے پاس تشریف لیگیا اور چند روز وہاں مہمان رہا اوسی اثنا میں ایک دیو شریر النفس ساکنان قاف سے سر مال خوک پیشانی نے جسکا قد و قامت پانسو گز کا تھا لشکر عظیم کا خروج کیا اور بجمعیت دیوان خونخوار اوس ملک پر تاخت لایا غرضکہ شاہزادگان قاف ہمراہ اوس دیو کے مقابلہ میں جا کر معرکہ جنگ و جدال گرم کرتے تھے اور صاحبقران اکبر سے اس خبر کو اسقدر اخفا کیا تھا کہ صاحبقران کو مطلق جنگ و حرب کی خبر نہ ہوتی تھی تا اینکہ چند شاہزادہ اوس دیو کے ہاتھ سے مجروح ہو گئے اوس وقت صاحبقران اکبر کو اس معاملہ کی خبر ہوئی صاحبقران اکبر نے شاہزادگان نامدار سے از حد گلہ کیا بلکہ آزردہ خاطر ہوا اور اوسی وقت سلاح حرب و پراق تن پر آراستہ کیا

فرما کر سینہ سے باہر نکالا اور جلو پر سمسال دیو کے مقابلہ مین پہونچا اور بزور بازو کے صاحبقران اوس کو وہ پیکر کو نیچہ مارا
شگاف سے قتل کیا الحاصل قتل ہونے سمسال دیو کے دیوان لشکر نے یکبار یورش کردی اس طرف بھی مردان لشکر قاف اون
دیوان خونخوار کے انبوہ مین در آئے اور طرفۃ العین مین جملہ دیوان بغاوت پیشہ کو قتل و غارت کر دیا ہزار در ہزار دیو معرض قتل
مین آئے اور بقیۃ السیف کوہ و جبال مین منتشر ہوگئے راوی کہتا ہے کہ بعض اشیائے طلسمی مثل نیچہ خارا شگاف و شیر
قمی اخضر وغیرہ آلات حرب صاحبقران کے پاس حسب اجازت باقی رہے ہین ورنہ تمام اسباب طلسم دریا برد کیا گیا تھا چنانچہ وہی نیچہ نادر
روزگار دیوان نابکار کی جنگ و حرب مین کام آتا ہے اسی طرح ایک بار سیفال شتر گلو دیوان زبردست ابلیس پرست سے
تھا اور بجمعیت دیوان کوہ پیکر چالاک ملکہ نوبہار پر تاخت لایا تھا صاحبقران اکبر نے اوس دیو خونخوار کو بھی اسی نیچہ خارا شگاف
سے قتل کیا اور اوس ملک کو ابلیس پرستون کے شر و فساد سے پاک و صاف فرمایا تھا بلکہ بعض مقامات مین نسناس وغیرہ
حیوانات موذیہ نے خروج کیا اور صاحبقران اکبر نے اون حیوانات کو بھی دفع فرمایا الغرض شاہزادہ والا قدر ہر سال
پردۂ قاف مین تشریف لیجاتا تھا اور ماہ دو ماہ خواتین قاف کی صحبت مین اوقات شریف بسر فرماتا تھا اس ضمن مین اکثر اوقات
معاملات جنگ و حرب بھی پیش آجاتے تھے مگر ہنگام تشریف بری کسی رفیق وغیرہ پر یہہ ظاہر نہوتا تھا کہ صاحبقران اکبر پردہ
قاف کو تشریف لیگیا ہے بلکہ ہر ایک کو یہ احتمال ہوتا تھا کہ صاحبقران گوشہ انزوا مین بعبادت و ریاضت تشریف رکھتا ہے
کوئی فرد بشر اس راز و اسرار سے آگاہ نہوتا تھا غرضکہ نو برس صاحبقران اکبر کو اسی صورت سے گذرے اور بفراغ خاطر
پریزادان قاف کی صحبت مین اوقات شریف بسر فرمائی بعد نو برس کے یعنی سال دہم جس وقت صاحبقران اکبر ملکہ نوبہار
کے پاس تشریف لیگیا نوبہار کو حالت رنجوری مین مبتلا پایا کمال ملول و غمگین ہوا اور چند روز نوبہار کے تیمار و علاج مین بسر فرمائے
اور ہر طرح علاج و درمان کیا مگر کوئی صورت فائدہ کی نظر نہ آئی کس واسطے کہ نوبہار کا رشتہ عمر قطع ہو چکا تھا تدبیر و علاج
کس طرح سود مند ہوتا آخرکار مرض مین اسقدر ترقی ہوئی کہ نزع کی حالت پہونچ گئی صاحبقران اکبر نے ابوالحسن جوہر اور ملکہ شمسہ
تاجدار کو بھی بلوا لیا کہ وقت آخر ملکہ نوبہار سے ملاقات کرلین اور تعزیت مین شریک ہوجائین اسیطرح حکیم ابوالمحاسن اور حکیم
اشتیجان بھی نوبہار کی علالت مین شریک ہوگئے تھے اور حکیم قسطاس الحکمت بباعث اعتکاف تشریف لانے سے معذور رہے
غرضکہ ملکہ نوبہار نے اوسی مرض الموت مین وفات پائی اور باوجود علاج و درمان جانبر نہوئی صاحبقران اکبر نوبہار کی تعزیت مین
دو ماہ کامل پردۂ قاف مین رہا بعد ازان حکیم قسطاس عالیمنزلت کا رقعہ صاحبقران اکبر کے پاس آیا حکیم صاحب نے اوس رقعہ مین لکھا
تھا یا صاحبقران اب حضور کو پردۂ قاف کی آمد و رفت سے اجتناب کرنی لازم ہے بلکہ آیندہ قاف مین تشریف لانا مطلق نہ
فرماوین اونھی ایام مین ملکہ صبح دلکشا بھی علیل ہوئی اور حالت بیماری مین اپنے گھر کو چلی گئی ہنگام روانگی صاحبقران اکبر سے کہا یا
صاحبقران مجھے خواہر گرامی ملکہ نوبہار کا اسقدر رنج ہوا ہے اور میرے قلب پر ایسا صدمہ سخت پہونچا ہے کہ مین یکبارہ بیمار
ہوگئی مجھے یقین واثق ہے کہ مین اس مرض سخت سے ہرگز جانبر نہین ہونگی عنداللہ میری خطا و قصور معاف فرماؤ اور گاہ گاہ ثواب
فاتحہ سے یاد فرماتے رہنا آخرکار ملکہ صبح دلکشا صاحبقران سے رخصت ہوکر اپنے گھر مین آئی اور ایک ماہ علیل رہکر عالم بقا کو راہی ہوئی
صاحبقران اکبر بھی ملکہ صبح دلکشا کی حالت نزع مین جا پہونچا اور اوس کی تجہیز و تکفین مین شریک ہوا بعد الفراغ اوس کار خیر کے
صاحبقران اکبر پردۂ قاف سے تشریف لے آیا اور بعیش و کامرانی بسر فرماتا رہا راوی کہتا ہے کہ بعد وفات ملکہ صبح دلکشا
کے صاحبقران اکبر نے ملکہ پرنش کو زمرہ خاتونی مین داخل فرمایا تھا اور دو سال اوس ملکہ عالیقدر سے صحبت عیش و عشرت گرم رکھی

یعنی کاہے خود بدولت واقبال قلعہ یاقوت نگارین تشریف لیجاتا تھا اور کبھی ملکہ روشنگہر کو ملک مغرب مین بلاتا تھا بعض اوقات
ملاحت پری وگوہر بزم افروز و رنگ افروز بھی صحبت عیش سے مشرف ہوتی تھین بعد دو سال کے ملاحت پری صاحبقران سے
رخصت لیکر ملکہ نوبہار کی قبر پر اعتکاف مین بیٹھی اور چندروز عبادت وریاضت کرتی رہی بالآخر اوسی مقام مین ہمایہ ہو کر جہان فانی
سے درگذری اسی طرح سلطان روح الملک نے وفات پائی اور ناطقہ روشن بیان نے اپنے پدر مغفور کی قبر پر گوشہ انزوا اختیار
کیا اور ایک سال قبل از وفات صاحبقران اکبر کے اوسی عبادتگاہ مین اوسکا انتقال ہوا اور اسی صورت سے ملکہ روشنگہر نے وفات
پائی اور اوس کی تحرم راز گوہر بزم افروز و ملکہ رنگ افروز دونون پر ناوبھی مشغول ملاحت پری بعد وفات ملکہ روشنگہر کے صاحبقران
کی اجازت سے روشنگہر کے مزار پر جو زاہدہ خاتون کی قبر کی برابر تھا گوشہ عبادت مین مشغول ہوئین تھین اور اوسی عبادت وریاضت مین
دونون نے متاع جان مالک ارواح کو سونپی راوی کہتا ہے کہ ملکہ ناطقہ روشن بیان کی وفات کے بعد جو ایک سال قبل وفات
صاحبقران اکبر کے فوت ہوئی تھی اسی سال مین ملکہ روشنگہر نے بھی وفات پائی تھی جس طرح صاحبقران اکبر کے انتقال سے چھ
ماہ پیشتر ملکہ شمسہ تاجدار کا واقعہ ہوگا غرضکہ پندرہ سال کے عرصہ مین جملہ خواتین ازواج صاحبقران نے نوبت بنوبت وفات پائی
ازانجملہ بعض فردوس برین کو تشریف لیگئین اور ملکہ عالم باقی ہین ان ازواج کے بعد فقط ذات ہمایون صاحبقران کی باقی رہجا بیگی
وہ بھی اس سب سے کہ ایک فتوح آخرین پیش نہاد ہے اس مہم کو بھی شاہزادہ ہمایون قدر کے نام نہاد کیا جائے کہ جریدہ روزگار پر تا قیامت
ثبت رہے بعد ازان بموجب خواہش نامہ نگار اس ہذلہ سرائی سے باز رہے اگر قوت دماغ باقی رہی اور حافظہ نے بھی یاری دی
انشاء اللہ تعالے بشرط حیات جلد مہدی نامہ بحسن وخوبی انجام کو پہنچیگی ورنہ نجیر اس افسانہ ہمایون کا بخیر وخوبی اتمام ہو گیا اور اس نا اہل نے
خدمات مہدی کو ادا کر دیا اب افسانہ نگار تسخیر ممالک مصر کا ذکر شروع کرتا ہے کہ سلطان ابوالحسن جوہر
کی سعی وکوشش سے کس طرح اس مہم کا سرانجام ہوا بعد ازان تشریف لیجانا صاحبقران اکبر کا زیارت
مکہ معظمہ کی طرف اور ملاقی ہونا حکیم قسطاس الحکمت سے اور تعلقات دنیا سے دست بردار ہونا اور
وفات پانا صاحبقران اکبر کا گذارش آرا کا واضح ہو کہ شاہزادہ نصرت قرین سلطان صاحب التعظیم شاہزادہ معزالدین ابوتمیم
جس وقت ازواج عالیقدر کی تقریب تہنیت سے فارغ البال ہو گیا چندروز ملک مغرب مین بعیش وکامرانی بسر فرمائی بعد ازان بموجب
وصیت پدر مغفور اور حسب الارشاد حکیم قسطاس الحکمت تسخیر ملک مصر کی طرف متوجہ ہوا اور ایک لشکر جرار دلاوران مغربی کا مہم مصر پر روانہ
فرمایا لیکن کافر زنگی آتشیدی نے قلعہا کو آلات حرب سے ایسا آراستہ کر رکھا تھا کہ کسی طرح سے وہان لشکر مغربی کا دخل
ہوا بالآخر لشکر مغربی ہزیمت پا کر بے نیل مرام چلا آیا صاحبقران اکبر نے بار دگر فوج کثیر روانہ کی اسمرتبہ بھی وہی صورت اول پیش آئی
اسی طرح مرتبہ سیوم اس مہم پر لشکر روانہ کیا گیا مگر فتح نصیب اولیاء دولت نہوئی صاحبقران اکبر یہاسنکر ملول واندوہناک ہوا اور سلطان
ابوالحسن سے اپنا ملال خاطر ظاہر کیا اور چشم نمناک کہا ای برادر عزیز الف افسوس ہے کہ بزرگان رہنما نے تمام مال ومتاع اور اشیاء
طلسمی مجھے دیے لیکن خبر کچھ معلوم نہین ہے کیا تھی کہ وہ اسباب عارضی تھا مگر مجھے اس بات کی حیرت ہے کہ یہ بخت واقبال بھی
بزودی مجھسے کنارہ کر گیا یعنی جو بزودی اقبال اول مجھسے ہمراہ تھا اب وہ مطلق نہین ہے تم دیکھتے ہو کہ تین مرتبہ مین نے لشکر جرار
ملک مصر پر بھیجا مگر ہر بار وہ لشکر شکست پا کر چلا آیا مین نہین جانتا کہ مآل کار کیا ہونیوالا ہے الوالحسن نے عرض کیا [illegible]
کا انتظام نہین ہے عنایت ایزدی سے حضور کا بخت واقبال بدستور قائم ہے [illegible]
مین قسم ہے اللہ وحدہ لا شریک کی [illegible] کیا یعنی کہ فتوحات قاف اور معاملات طلسم اور صورت [illegible] اور مہمات دنیا کا ادراک ہو [illegible]

طرح سرانجام پاتا ہے کارہاے طلسمات اور امور دنیوی مین زمین و آسمان کا فرق ہے حضور اون حالات گذشتہ کو کار و بار دنیوی
مین شریک نفرماوین بلکہ اون خیالات کو دل سے سہو و محو فرماوین اور مثل خواب کے تصور فرماوین الشہریار نامدار جو امورات طلسم کشائی
اور کارہاے کشورگیری حضور سے پردہ قاف مین ظہور مین آئی ہین اون امور کو مورخان زمانہ بطور افسانہ اس طرح قلم بند کرین گے کہ عقل بشری
اون امور مین متحیر رہیگی اور ناظرین افسانہ کو باور نہ آئیگا صاحبقران اکبر نے فرمایا اے برادر یہہ سب مسلم مجھے بھی کسی امر کی ہوس باقی نہین ہے
عنایت ایزدی سے سب طرحکا عیش و آرام دنیوی مجھے میسر آیا اور کارہاے جہانبانی بوجہہ احسن سرانجام پاچکے کوئی دقیقہ اور مرحلہ
کشورستانی مین باقی نہین رہا لیکن فقط یہی آرزو دل ہے کہ ملک مصر مفتوح ہوجاے اور مین اپنے پدر مغفور کی وصیت پر کامیاب
ہوجاؤن ابوالحسن نے کہا واقعی اسی طرح ہے جو حضور نے ارشاد فرمایا البتہ تسخیر ملک مصر پر ضرور ہے مگر مشیت الہی کی کسی کو
خبر نہین کہ کیا ہونیوالا ہے اور سرنوشت ازلی مین کیا جاری ہوا ہے صاحبقران اکبر نے فرمایا اے برادر ضرور یہہ حق دارد بلکہ مین نے
اپنے پدر مغفور اور جناب حکیم قسطاس سے وعدہ کرلیا ہے کہ انشاء اللہ العزیز مہم مصر کو ضرور انجام دونگا اب اگر اس مہم سے دست
کش ہوتا ہون کس قدر نامردی کی بات ہے مگر مین اپنے حال کو اس وقت دیکھتا ہون کہ ملکہ نوبہار کے غم والم مین یوما فیوما تحلیل
ہوا جاتا ہون حالانکہ اوس قرین عفیفہ کو فوت ہوے تین سال کا عرصہ گذرا ہے مگر رنج مفارقت میرے دل سے کسی وقت رفع
نہین ہوتا جتنے کہ مجھے کاروبار کشورستانی سے اوس غم والم نے بیکار و معطل کردیا ہے ورنہ مین خود اس مہم پر جاتا اور قلیل عرصہ
مین تمام مملکت مصر کو فتح کرلیتا مجبور ہون کہ مین اپنے مین جرات وہمت نہین پاتا اس غم واندوہ نے میرے حوصلہ کو بالکل پست کردیا
ہے بہہ حال اگر تمھاری راے ہو مین خود کمر ہمت باندھون اور مصر پر یورش کردون ابوالحسن جوہر نے کہا اے شہریار مجھے یاد ہے
کہ جناب فضیلت مآب حکیم قسطاس الحکمت نے اس مہم کی رنجہ فرمائی سے حضور کو منع کیا تھا اور مجھے ارشاد کیا تھا کہ تو اس مہم مین سعی کیجیو
ہرگز حضور کو تکلیف فرمائی مناسب نہین ہے حضور بعیش و آرام تخت سلطنت پر رونق افروز رہین یہہ غلام جاتا ہے اور بنیروے اقبال
شاہی مصر کو فتح کرتا ہے بعد فتحیابی انشاء اللہ تعالی حضور کو اطلاع دونگا اوس وقت حضور کا تشریف لانا مناسب ہے صاحبقران اکبر نے ابوالحسن کی
راے کو پسند فرمایا اور اوسی روز مع ایک لشکر جرار و دلاوران جنگ گذار کے ابوالحسن کو ملک مصر کی طرف روانہ فرمایا جسوقت سلطان ابوالحسن مع فوج وسپاہ
ملک [illegible] منزل [illegible] پہنچا کافور اخشیدی دس ہزار سوار و پیادہ کی جمعیت سے ابوالحسن کا سدراہ ہوا اور بمقام [illegible] دونون لشکر خیمہ زن ہوے
کافور [illegible] نے ابوالحسن کے پاس پیام بھیجا اے دلاور معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] فرزند جمشید کے قتل سے تمکو تشفی نہین ہوئی اور وہ عناد قلبی تمھارے دل سے
نہین گیا کہ اب [illegible] ملک [illegible] پر یورش کرتے ہو شاید تمنے مجھے [illegible] تصور کیا ہے تمکو معلوم نہین کہ میری سلطنت مین ایسے ایسے دلاوران جنگ آزما
پہلوان [illegible] ہین کہ ایک ہی حملہ مین تمام ملک مغرب کو پامال کردین گے علاوہ اسکے جس وقت خلیفہ بغداد اس معاملہ سے آگاہ ہوگا آتش قہر
[illegible] سے [illegible] نازل کریگا اوسوقت تمکو بجز [illegible] کوئی چارہ [illegible] نہین آئیگا ابوالحسن نے اوس پیام کے جواب مین کہلا بھیجا اے کافور اگر تو ملت اسلام مین قدم
رکھتا [illegible] فرزند جمشید کے قتل [illegible] اور شکر کرتا کہ ایک ملحد بیدین وجود ناپاک سے جہان پاک ہوگیا اگر وہ ملحد زندہ رہتا ایک
روز تجھکو بھی اس ملت اسلام کے جرم مین ضرور قتل کرواتا مجھکو خوب معلوم ہے کہ تو نے اپنی جان کے خوف سے اوس ملحد کو یہان سے علیحدہ کیا تھا
خداوند منتقم حقیقی کا شکر ہے کہ وہ ملحد بیدین مع [illegible] واصل جہنم ہوا اب ہر ایک اہل اسلام کو شکر ادا کرنا چاہیئے کہ بندگان خدا اوس ملحد کے
شر و فساد سے نجات پائی ہر ایک کو صاحبقران کا شکر و سپاس ادا کرنا چاہیئے اب وہ [illegible] ہے کہ فی الحال صاحبقران اکبر شاہزادہ عزالدین کو اللہ جل شانہ نے
منصب جہانستانی عنایت فرمایا ہے چنانچہ حضرت مشرق تک سلاطین [illegible] صاحب کلاہ اوس شہریار کے باجگذار ہین [illegible]
[illegible] خلافت ملک مصر بھی اوسی شہریار [illegible] کی لائق ہے اگر تو اپنی سلامتی جان و مال چاہتا ہے حکومت مصر سے دستبردار ہو

اور سکہ و خطبہ شاہزادہ معز الدین کے نام ہماون سے جاری کردینا تجھے بارگاہ سلطانی سے خلعت نیابت دلوا کر بار دگر حکومت
مصر پر ممتاز کرواونگا ورنہ تو جان قریب ہے پاشنہ مرکبان لشکر سے پامال ہوا چاہتا ہے غرضکہ جسوقت یہہ پیغام کافور کے پاس پہونچا دود
قہر و غضب دماغ سے نکل گیا اوسی وقت طبل جنگ بجنے کا حکم دیا ہرگاہ لشکر کافور مین طبل جنگ بجا ابوالحسن نے بھی اپنے لشکر مین
طبل رزمی بجوایا دوسرے روز علی الصباح دونون لشکر صف کشیدہ میدان کین مین استادہ ہوئے اور بعد آراستگی صفوف لشکر اول قیصوم
زنگی کافور سے رخصت لیکر میدان مین آیا اس طرف سے امیر جلیل الدین سلطان ابوالحسن سے اجازت لیکر اوس گبر کے مقابلہ مین گیا اور
بعد ہنر بازی نوبت بجنگ شمشیر پہونچی امیر جلیل الدین نے بعد رد حملات قیصوم کو اول ہی ضرب شمشیر مین قلم کردیا اسی طرح چار پہلوان
زنگی و مصری نوبت بنوبت امیر کے مقابلہ مین آئے اور بسلوک قیصوم جہنم واصل ہوئے وقت شام طبل بازگشت بج گیا دونون لشکر
خیام سکونت مین چلے آئے دوسرے روز پھر معرکہ آرائی ہوئی اس روز طرفان زنگی کہ ایک پہلوان کوہ پیکر زبردست ترین پہلوانان آفاق
سے تھا کافور سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور بعد لاف و گزاف حریف طلب کیا امیر جلیل الدین اوس گبر غول پیکر کے مقابلہ مین گیا
اور ایک فصل جنگ شمشیر و نیزہ کرتا رہا مگر مجروح ہوکر لشکر مین چلا آیا بعد ازان چند پہلوان مغربی نوبت بنوبت میدان مین گئے اور قتل ہوے
سلطان ابوالحسن ترکیب جنگ کو دیکھکر مشوش ہوا کہ مبادا اوران لشکر طرفان کی ضرب دست سے خائف ہون اور تمام لشکر بیدل ہو جاے
چار و ناچار خود مرکب پر سوار ہوا اور میدان کارزار مین پہونچا اور یکبارگی بے استفسار طرفان کے کلہ پر تپانچہ مارا طرفان اس حرکت سے مشتعل
مارے غصہ کے پیچ و تاب کھایا اور شمشیر برق تاب غلاف سے کھینچکر ابوالحسن کے سر پر ماری ابوالحسن نے اوس ضرب کو رد شمشیر کیا
اور وہی تلوار عارو کش اپنی چستی سے طرفان کے سر پر لگائی کہ مع مرکب چار پارہ کردیا کافور زنگی طرفان کے قتل سے زار و قطار رویا
کسواسطیکہ طرفان اوس کے لشکر کا مقدمۃ الجیش تھا اور زور و قوت مین بھی نامی آوردہ زمانہ تھا کافور نے اوسی غم و غصہ مین جنگ مغلوبہ کا
حکم دیا اس طرف ابوالحسن جوہر نے اپنی فوج کے چار حصہ کردیئے اور دلاوران شمشیر زن و بہادران صف شکن کو حکم دیا کہ ہر چہار طرف
سے اعدا کے انبوہ مین درآؤ اور ہر ایک حصہ فوج دوسرے حصہ کا معین و مددگار رہے غرضکہ دلاوران جنگ آزما ہر طرف سے لشکر
کافور پر تاخت لائے اور ہر طرف سے بلائی بیدرمان کی مانند لشکر اعدا پر گرے اور اسقدر قتل و غارت کیا کہ کشتون کے پشتے لگادیئے
کافور زنگی اس حال کو دیکھکر میدان جنگ سے فرار ہوا اور شہر مصر مین پہونچکر حصاری ہوگیا مردمان بقیۃ السیف بھی کافور کی ہمراہ شہر مین داخل
ہوگئے بعد ازان کافور نے تمام بروج و فصایل شہر کو آلات حرب سے آراستہ کیا اور خندق شہر پانی سے لبریز کردی اوس طرف سلطان
ابوالحسن کافور کے تعاقب مین جلو ریز مع لشکر حوالی شہر مین پہونچا اور گرد و نواح شہر کو اپنے قبض و تصرف مین کرلیا بعد ازان تمام شہر کا
محاصرہ کیا اور ہر طرف سے راہ آمد و رفت بند کردی غرضکہ کافور زنگی جسوقت ہزیمت پاکر شہر مین داخل ہوا اوسی وقت سے اوس زنگی کو مرض
مہلک لاحق ہوگیا یعنی ابوالحسن کا اسقدر خوف و ہراس اوس کے دل پر غالب ہوا کہ یکبارگی بستر رنجوری پر گرا اور جان بر نہوا دو روز زندہ رہکر مر گیا
چند روز ارکان دولت نے شہر کو یورش سے محفوظ رکھا ہرگاہ غلہ و آب شہر مین نرہا اور رعایاے شہر فاقہ کشی سے ہلاک ہونیلگی تمام
شہر مین غلغلہ الجوع الجوع بلند ہوا اور مردمان شہر مضطرب الحال ہوگئے اوس وقت چار و ناچار سرداران مصر مسلم زنگی و مقبعہ زنگی وغیرہ
دست و گلو بستہ شہر سے نکلے اور سلطان ابوالحسن کی خدمت مین حاضر ہوکر امان کی خواستگار ہوئے اور اطاعت و فرمانبرداری
کا اظہار کیا ابوالحسن نے ہر ایک سردار کی جان بخشی کی اور علی قدر مراتب خلعت و انعام دیا بعد ازان ابوالحسن جوہر شہر مین گیا اور
تخت سلطنت پر بیٹھا تا رونق افروز ہوا اور تمام رعایاے شہر کو بلاکر انعام و اکرام سے سرفراز کیا بعد ازان یوم جمعہ مسجد مین
جاکر بعد اداے نماز منبر پر استادہ ہوا اور کلمات نصیحت و پند حسب الارشاد حکیم قسطاس الحکمت آداب ملک بیان کیئے اد

خطبہ بنام صاحبقران اکبر ادا کیا بعد ازان منبر سے اوترا اور دوگانہ شکر درگاہ ایزدی مین بجا لایا اور ہر ایک علماے شہر کو انعام الیق
بخشا اسی طرح تمام شہر کو دیکھتا ہوا محل شاہی مین داخل ہوا اور فقرا و مساکین کو اسقدر زر و مال و دولت دیا کہ ہر ایک حاجت
سے مستغنی ہوگیا بعد ازان صاحبقران اکبر کے نام سکہ جاری کیا اور چند دینار زر سرخ مسکوک حال مع عرضداشت فتح و ظفر صاحبقران
اکبر کی خدمت بابرکت مین ارسال کیے اور صاحبقران اکبر کو طلب کیا اوس روز صاحبقران اکبر مہدیہ مین تشریف رکھتا تھا کہ ابو الحسن کا عریضہ
نظر مبارک سے گذرا صاحبقران اکبر اسقدر مسرور ہوا کہ ہفت العمر مین ایسی خوشی قرین حال نہوئی تھی صاحبقران اکبر درگاہ الٰہی مین سجدات
شکر بجا لایا اور اوسی روز ملک مصر کی طرف کوچ کیا اور بعد طے کرنے چند منازل کے مصر مین داخل ہوا سلطان ابو الحسن مع ارکان
سلطنت استقبال کیواسطے شہر سے باہر آیا اور شہریار کشور گیر کو باعزاز و احترام شہر مین لیگیا صاحبقران اکبر تخت جہانبانی پر رونق افروز
ہوا اور اہل شہر کیطرف دست کرم دراز کر دیا غرضکہ بعد چند روز کے صاحبقران اکبر نے ابو الفتح ایک امیر قدیم کو تخت مصر پر بٹھا متمکن
کیا اور خود بدولت و اقبال از راہ بیابان مکہ معظمہ کو تشریف لیگیا اور بعد طے مراحل و منازل غرۂ ذالحجہ کو بیت اللہ مین داخل ہوا
اور ایک منزل عالی مین قیام فرمایا ہر گاہ طواف و زیارت سے فرصت پائی جملہ علماے عرب اور مساکین کو بلا کر زر و مال تقسیم فرمایا
اس اثنا مین روز حج قریب آیا صاحبقران اکبر مع ابو الحسن بوہر عرفات پر تشریف لیگیا اور ارکان حج ادا فرماے اور بعد طواف حرم
شریف بوہر سے ارشاد فرمایا ای برادر عالیقدر تعجب ہے کہ جناب حکیم صاحب نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مین ضرور مکہ معظمہ مین ملونگا
اس وقت تک مین نے اوس بزرگوار کا کسی جا نشان تک نہین پایا معلوم نہین کیا اتفاق پیش آیا کہ حضرت تشریف نہین لاے بوہر نے
کہا یا صاحبقران مجھے یاد ہے کہ حکیم صاحب نے وعدہ ضرور کیا تھا مگر کسی سال کی قید نہین لگائی تھی خدا جانے کس سال یہان تشریف
لائین صاحبقران اکبر نے فرمایا ای برادر اب مشکل ہے کہ حکیم صاحب سے ملاقات میسر آسکے کیا عجب کہ بار بار یہان آنا ہو اور دو دشواری
دوسرے حکیم صاحب کا مقام و مسکن معلوم نہین اور اگر قاف مین تلاش بھی کیا جاے وہ بھی ممکن نہین کس لئے کہ راہ قاف بالکل مسدود ہوگئی
ہے ایسا امید نہین ہے کہ حکیم صاحب سے ملنا ہو سکے غرض عالم مجبوری سے ہنوز صاحبقران اکبر اور ابو الحسن بوہر اسی گفتگو مین تھے کہ دیکھے
چہرا سود انمود ہوا کہ نشیمن حکیم قسطاس الحکمت کو دکھائی اختیار حکیم صاحب کی لقا ہو گئی صاحبقران اکبر بعد فراغ زیارت حکیم صاحب کو اپنی قیامگاہ مین
لے آیا اور تمام سرگذشت اپنی حکیم عالیشان کے روبرو بیان کی اور حکیم صاحب سے پوچھا اب حضرت کا کیا قصد و ارادہ ہے آیا چند روز اپنی فیض صحبت سے
مجھے مشرف فرمائینگے یا جلد تشریف لیجانے کا ارادہ ہے حکیم صاحب نے فرمایا ای فرزند البتہ ملک مصر تک مین ضرور تمہاری ہمراہ ہونگا بعد ازان اوسمین
تقدیر ربانی کس طرف لیجاے القصہ صاحبقران اکبر مع حکیم عالیقدر و سلطان ابو الحسن مدینہ منورہ کی زیارت کو تشریف لیگئے اور زیارت سے مشرف
ہوے بعد ازان صاحبقران اکبر نے حکیم صاحب سے پوچھا اے مخزن اسرار الٰہی میرا یہ قصد ہے کہ مین براہ راست بغداد کو جاؤن اور اوس ملک کو
فتح کرون بعد ازان زیارت نجف و کربلا سے مشرف ہو کر اپنی دار الامارۃ کی راہ لون اس معاملہ مین آپکا کیا مشورہ ہے حکیم صاحب نے فرمایا ای فرزند
عالیقدر میں ایسا جانتا ہون کہ تم اس مہم پر کامیاب نہین ہو سکے کیا معنی کہ ہنوز بنی عباس کی سلطنت کا زمانہ آخر نہین ہوا ہے ابھی تین سو ستر برس
اور باقی ہین تمکو چاہیے کہ اسیقدر فتوحات پر اکتفا کرو اور جو ثروت و حکومت خداوند کریم نے تمکو عطا کی ہے اوسکا شکریہ بجا لاؤ علاوہ ازین
جسقدر عیش و عشرت تمکو نصیب ہوا ہے اوسیقدر عیش و کامرانی ایام گذارے ہین اوس عیش کی عوض اب باقی عمر گرامی عبادت و ریاضت
مین بسر فرماؤ کس واسطے کہ دنیا سے بے ثبات اور حیات مستعار کو اعتبار نہین ہے اور یہ جہان فانی مقام آرام ہے کہ انسان
ہمیشہ اس دار ناپایدار مین عیش و عشرت بسر کرے اور کسی طرح کا سرمایہ آخرت اپنی ہمراہ نہ لیجاے البتہ یار کام آنگا بس یہ ہو
سرمایہ بچو مہر و ماہ گردید ہم دینار ۵ نار و منزل آسایشے دیدیم دینار ۵ صاحبقران اکبر نے کلمات سود مند حکیم صاحب

کی زبانی سنے اور اپنے دل میں متنبہ ہوا بلکہ اون کلمات کا شاہزادہ کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ سکوت اختیار کیا اور سمجھا کہ حکیم صاحب کے
فحوائے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ میری عمر کا زمانہ ختم ہو گیا اور یہہ شوکت و اقتدار اسقدر تھا جو مجھے میسر آیا آئندہ یہہ تخت حکومت
تختہ تابوت سے مبدل ہونیوالا ہے چار و ناچار شاہزادہ نے سکوت اختیار کیا اور اپنے عزم سے باز رہا القصہ بعد چند روز
کے مدینہ منورہ سے روانہ ہوا اور قطع مسافت فرما کر مصر میں پہونچا جملہ امرا و سرداران مصر شاہزادہ کی خبر سنکر استقبال کے
واسطے آئے اور صاحبقران اکبر کو باعزاز و احترام شہر میں لیگئے بعد گاہ شاہزادہ والاقدر حرم سرا میں تشریف لیگیا والدہ ماجدہ کو
علیل دیکھا نہایت ملول و غمگین ہوا بالآخر بعد چند روز کے ملکہ عالیہ خاتون اوسی مرض میں فردوس بریں کو تشریف لیگئیں صاحبقران
اکبر نے بعد تجہیز و تکفین والدہ ماجدہ کے مزار پر ایک گنبد عالی تعمیر کروا دیا اور اوس گنبد کا نام روضہ عالیہ رکھا ہنوز شاہزادہ
تا مدارہ والدہ ماجدہ کے رنج و غم میں مبتلا تھا کہ دفعتاً ملکہ شمسہ تاجدار علیل ہو گئی صاحبقران اکبر ملکہ عالم کی علالت و رنجوری سے اسقدر
ملول ہوا کہ ہوش و حواس بجا نہ رہے بیتابانہ حکیم قسطاس کی خدمت میں جا کر یہہ احوال پُرملال بیان کیا حکیم صاحب اوسی وقت
ملکہ عالم کے پاس تشریف لائے اور ملکہ کو دیکھا بعد معاینہ نبض ایک نسخہ لکھکر شاہزادہ کو دیا اور خاموش و لب بند باہر تشریف لے آئے
مگر حکیم عالیمنزلت ایسے مضطرب الحواس تھے کہ ایک حرف زبان سے نہ نکلتا تھا حالانکہ سلطان ابوالحسن اوس وقت ہمراہ تھا اوس سے
بھی کلمہ و کلام نکیا ابوالحسن جوہر نے بفہم و فراست دریافت کیا کہ حکیم صاحب کی خموشی خالی از علت نہیں ہے معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ دوران
کا رشتہ عمر قطع ہونیوالا ہے ابوالحسن بھی خاموش ہو رہا اور اس معاملہ کو زبان پر نہ لایا غرضکہ شاہزادہ والاقدر ملکہ شمسہ تاجدار کی علالت
سے ازحد بیتاب و بیقرار رہتا تھا کہ شب و روز بجز گریہ و زاری کے کوئی کام نہ تھا ہرچند حکیم صاحب بعض اوقات صاحبقران کو کلمات
تسلی آمیز سے سمجھاتے تھے اور ابوالحسن بھی گاہ گاہ کہتا تھا اے شہریار کامگار اس رنج و ملال سے کیا فائدہ ہے سوا اپنی کاہش جان کے
اور کیا حاصل ہوگا کیا معنی کہ مرضی رب کو پہونچتا آخر نصیب ہونیوالا ہے کسی فرد بشر کو اس وقت مفر نہیں ہے ہم اپنا سے ازبیش
سے خیال فرمائیے کہ سلسلہ کائنات میں یونہی جاری رہا ہے اور کیسے کیسے شاہان ذوی الاقتدار اور شاہزادگان عالی مقام خاک میں
مل گئے ہیں سو

بسا نونہالان شمشاد قد	بسا ماہرویان خورشید خد	کہ گردون پیراہن عمر چاک	کشیدہ بزیر گریبان خاک

قصہ مختصر بعد چند روز ملکہ شمسہ تاجدار نے اس جہان فانی سے رحلت کی اور شاہزادہ کو داغ مفارقت دیکر قریب مرگ
پہونچا دیا حکیم صاحب نے صاحبقران اکبر کو بانواع و اقسام سخنان تسلی آمیز سے صبر و شکیب دیا بالآخر ایک روز صاحبقران اکبر نے حکیم صاحب
سے فرمایا ای استاد والانژاد قسم ہے خدای پاک کی مجھے در غم و اندوہ سوا اپنی زندگی کی امید قطع ہو گئی اور تمام عالم میری نظر میں
تیرہ و تار معلوم ہوتا ہے میں خوب جانتا ہوں کہ ایک روز شدت غم و اندوہ میں قالب تن سے میری روح پرواز کر جائیگی اگر آپکی مرضی مبارک ہو تو
اپنی قبر بھی ملکہ شمسہ تاجدار کی متصل بنوالوں حکیم صاحب نے فرمایا اگر تمہاری یہی مرضی ہے اپنی قبر والدہ ماجدہ کے مزار کی برابر بنواؤ صاحبقران اکبر نے
قبول کیا بعد ازان صاحبقران نے حکیم صاحب سے طلسم اجرام و اجسام کا حال پوچھا کہ اب اوس طلسم عالیہ کی کیا صورت ہے حکیم صاحب
نے فرمایا ای شہریار اوس طلسم کی راہ ہر طرف سے مسدود ہو گئی بلکہ خبر و اخبار تک بند ہو گیا چنانچہ عالم ظاہر میں راستہ ہونے کی امید نہیں ہم
کی حفاظت و نگرانی اوس طلسم کی تکرنا اس واسطے میں نے بھی اوس طرف توجہ کرنی موقوف کر دی اور طریق سیاحت میں قدم رکھا ہے صاحبقران
اکبر اس روایت تازہ کو سنکر چپکے ہو رہا اور کچھ پوچھا چاہتا تھا کہ حکیم صاحب رخصت کی خواستگار ہوے اور اس قدر اس بات پر زور دیے کہ شاہزادہ
کو بجز قبول رخصت کچھ بن نہ آیا بعد ازان بہنگام رخصت حکیم صاحب صاحبقران اکبر کو خلوت میں لیگئے اور فرمایا ای شہریار عالی مقدار ایک
شئے تمہارے پاس امانت تھی وہ امانت اپنی مجھ سے لیلو صاحبقران اکبر نے کہا حضرت شامت فرمائیں دیکھوں وہ کیا شئے ہے

حکیم صاحب نے فرمایا اے فرزند وہ امانت یہ ہے گوش ہوش سے سنو اور اپنے حافظہ مین رکھو لیکن شہریار تمکو یاد ہوگا کہ جس وقت تم نے
سیر عجائبات سے فرصت پائی اور طلسم سے باہر نکل آئے اوس وقت تم نے میرے روبرو بیان کیا تھا کہ مین عجب حال حیرت
مین مبتلا ہون کہ میری عقل کام نہین کرتی یعنی مین ملکہ شمسہ تاجدار کے سودائے عشق مین شہر و دیار سے نکلا اور آوارہ جہان ہوا اثنائے
راہ مین طلسم کے سیر و تماشے کا اتفاق ہوگیا اور ہنگام سیر ملکہ نوبہار کے دام عشق مین ایسا گرفتار ہوا کہ ملکہ شمسہ تاجدار کا خیال و تصور
یک لخت دل سے نسیاً منسیا ہوگیا مگر جس وقت سے کہ باہر آیا ہون پھر وہی غلبہ عشق ملکہ شمسہ تاجدار کا میرے دل پر چھایا ہے اور خار خار
محبت دل مین خلش کرتا ہے چنانچہ مین نے تمھارے روبرو اوس وقت ایک نقل بیان کی تھی کہ ایک پسر عابد غار مین پیدا ہوا اور اوس
نوجوان نے اول روشنی آفتاب کو دیکھا اور عاشق ہوگیا بالآخر اوس غار سے باہر نکلا اس اثنا مین شب تاریک ہوگئی اوس نوجوان
نے ماہتاب کو دیکھا اور دل مین سمجھا کہ یہی معشوق ہے غرضکہ تمام شب وہ نوجوان اوسی سودائے عشق مین خرم و خندان بحالت
انبساط چار طرف گشت کرتا رہا تا اینکہ وہ شب ختم ہوگئی اور روشنی آفتاب نظر آئی اوس نوجوان نے دل مین کہا کہ مین غلط سمجھا تھا
واقعی میرا معشوق نیر تابندہ ہے بالآخر اوس نوجوان نے اس حقیقت کو اپنے پدر عابد کے روبرو نقل کیا عابد نے بعد استماع حقیقت
مہر و ماہ کا حال ظاہر کیا اور چند کلمات سود مند نصیحت آمیز پسر کو سمجھا دیئے یا صاحبقران گیتی ستان جس وقت تم نے کلمہ مذکورہ بالا
مجھسے دریافت کیا تھا مین نے اس سبب سے جواب مین تاخیر کی کہ وہ وقت جواب کا نتھا مین نے اسیقدر جواب دیا کہ بعد تسخیر ملک بیان
کرونگا چنانچہ اسی سبب سے مین تمھاری ہمراہ یہان آیا ہون کہ جواب مذکور تمکو سناؤن بعد ازان جس طرف خدا لیجائے گا اسی جہت نکل
چلا جاؤن غرضکہ صاحبقران اکبر سراپا گوش حکیم صاحب کے کلمات مسرت آمیز سنتا رہا حکیم صاحب نے فرمایا اے فرزند عابد بقدر و اسکے
سلالہ و وہان حضرت خیر البشر مرگاہ اوس عابد نے اپنے پسر نوجوان کو آفتاب و ماہتاب کی حقیقت سے آگاہ کیا اور وہ نوجوان دونون
اجرام فلکی کی ماہیت سے مطلع ہوگیا یکبارگی اوس کے دل سے سودائے عشق رفع و دفع ہوگیا عابد نے کہا ای فرزند تجھے خورشید و ماہ کا عشق کیا
ثمر بخشیگا اور یہہ عشق مجازی تیرے کس کام آئیگا تو وہ عشق اختیار کر کہ اوس عشق سے بالاتر کوئی عشق متصور نہین ہے بس انسان کو ایسا
عشق اختیار کرنا چاہیئے کہ دونون جہان مین کام آئے اوس نوجوان نے عابد سے پوچھا وہ کونسا عشق ہے میرے روبرو بیان کرو مین
بھی سنون عابد نے کہا ای فرزند وہ عشق حقیقی جناب باری عز اسمہ کا ہے کہ ہر ایک دل مین جاگزین ہو اور یہہ کرشمہ ہائے قدرت اوسی کی حکمت
و صنعت کاملہ کا ادنے نمونہ ہین جو ہر ایک ذی روح کو نظر آتے ہین اور یہہ مخلوق و اشیا اوسی خالق کون و مکان کی پیدا کی ہوئی ہے
بعد ازان عابد نے چند فقرہ توحید الٰہی مین اپنے فرزند کے روبرو بیان کئے اور حضرت خلیل الرحمان کا قصہ بھی بطریق اختصار نقل کیا کہ
اسی طرح حضرت خلیل نے بھی اول ستارہ تابندہ کو معبود کہا تھا یعنی آفتاب کو خدا سمجھا بعد ازان ماہتاب کو خدا جانا جس وقت ماہ نے
غروب کیا اور آفتاب طالع ہوا اوس نیر اعظم کو چار گرد دیکھکر کہا یہی خدا ہے اور بعد غروب ہونے آفتاب کے اوس سے بھی بے اعتقاد
ہوگیا غرضکہ عابد نے اسی طرح کے کلمات اور چند نقل پسر کے روبرو بیان کین اور پسر عابد اس حقیقت کو سنکر متنبہ ہوگیا اور اپنے عقیدہ
سے منحرف ہوکر یاد الٰہی مین مصروف ہوا اور اسقدر ریاضت و عبادت کی کہ مرتبہ فنا فی اللہ حاصل کرلیا ای شہریار کامگار مین تمکو بھی نصیحت
کرتا ہون تم بھی اس نصیحت کو خیال فرماؤ اور اسپر عمل کرو اور اس عشق و محبت عارضی کو گوشۂ خاطر سے رفع کرو اور خدائے جہان آفرین
کی محبت کو اپنے دل مین جگہ دو کہ عالم حیات و ممات مین تمھارے کام آئے اس رنج والم سے کیا حاصل ہوگا کہ تم شمسہ اور نوبہار کے غم
مفارقت مین تحلیل ہوئے جاتے ہو قصہ کوتاہ صاحبقران اکبر کے دل پر حکیم صاحب کے کلمات کا اسقدر اثر پیدا ہوا کہ صاحبقران اکبر کی
ایک حالت ہوش و خرد و دانش مین یاہو کا نعرہ مارا اور بیہوش مطلق ہوگیا جس وقت شاہزادہ کے ہوش و حواس بجا ہوئے یکلخت دنیا کی محبت دل سے جاتی رہی

اور شاہزادہ کا عزم ہوا کہ اپنے فرزند دلبند شاہزادہ عزیز الدین کو تخت و دولت سپرد کر کے اور خوبصورت درویشی حکیم صاحب کی ہمراہ نکل جائے بالآخر شاہزادہ سعد الدین نے اپنا منشاء طبیعت حکیم صاحب کے روبرو ظاہر کیا حکیم صاحب نے فرمایا ای فرزند ارجمند میری صلاح نہین ہے کہ تم اس وضع قلندرانہ سے بسر اوقات فرماؤ یہہ وضع تمہاری شان کے لایق نہین ہے اور نہ اس تبدیل وضع سے کوئی نتیجہ نیک حاصل ہوتا ہے البتہ عبادت الٰہی مین مصروف رہو اور محبت خداوند دو عالم کو اپنے دل سے فراموش نفرماؤ علاوہ ازین تمہاری بسر اوقات کیواسطے مشیت ایزدی مین دوسری صورت جاری ہوئی ہے قریب ہے تم پر ظاہر ہوگی غرضکہ حکیم قسطاس الحکمت کلمات مذکور ارشاد فرما کر رخصت ہوئے اور چند قدم جا کر ایسے نظر سے غایب ہوگئے کہ نشان تک ظاہر نہوا اب راوی

چند سطر صاحبقران اکبر کی وفات اور اولاد صاحبقران کی حکومت و فرمان روائی کی احوال مین بیان کرتا ہے اور اسی احوال پر اس فسانہ رنگین کا اختتام بھی موقوف رکھا جاتا ہے

وقایع نگاران راستی شعار نے روایت کی ہے کہ جسوقت صاحبقران گردون مکان سلاطین آل محمد سلطان فلک جاہ المعز الدین اللہ اسمٰعیلی نے بعد وفات پدر یعنی سلطان اسمٰعیل بقوت اللہ شہر مہدیہ مین تخت جہانبانی پر جلوس فرمایا ایک ایلچی قیصر روم کے پاس سے صاحبقران کی خدمت مین آیا اور صاحبقران اکبر کے فتوحات ممالک کی مبارکباد دی اور قیصر روم کی طرف سے صاحبقران اکبر کی شوکت و اقبال کی تہنیت ادا کی اسی طرح جس وقت صاحبقران اکبر بعد تسخیر ملک مصر اور زیارت حرمین شریفین سے فارغ ہو کر تشریف لے آیا ایلچی مذکور بار دگر قیصر روم کی طرف سے حاضر ہوا اور سعادت آستان بوسی حاصل کی اور ایک نامہ محبت آمیز مع چند تحفہ نادر پیشکش کیا اور بعد ادائے دعا و ثنای شہریاری ایک جا لایق پر بیٹھ گیا صاحبقران اکبر نے بعد مطالعہ نامہ ایلچی سے کہا ای جوان مرتبہ اول تم میرے پاس شہر مہدیہ مین جو بہ دار الخلافہ تھا حاضر ہوئے اور مورد الطاف خسروانی ہوئے تھے اور فی الحال ملک مصر بھی ہمارے قبض و تصرف مین آگیا ہے بایں سبب بھی اس مملکت مین قیام و جلوس مناسب سمجھا تمنے بچشم خود دیکھ لیا مگر بار سیوم تم اگر ہماری خدمت مین حاضر ہوگے او وقت ہمکو تخت بغداد پر رونق افروز پاؤگے تم اوسی جگہ ہمارے پاس حاضر ہونا غرضکہ ایلچی مذکور صاحبقران کے کلمات کو سنکر سرنگون ہوگیا اور کچھ جواب نہ دیا صاحبقران نے فرمایا ای شخص تو میری بات کو سنکر اسطرح خاموش ہوگیا گویا میری بات قابل جواب نہین ہے ایلچی نے بعد تامل دراز عرض کیا شعر

انچہ من میفہمم اکنون آشنہ عالیجناب گر بگفتم الظہار پنیر ہم کہ افتم در عذاب انچہ گردی از زمین بر قتل من فرمان کنی ور بگویم بگذری از ارادہ مردان کنی

صاحبقران نے فرمایا واللہ مین ہرگز تیرے کلام نرم و گرم سے آزردہ نہین ہونیکا اور کسی طرح کا تجھے آزار نہین دونگا تو بے خوف و وسواس بیان کر ایلچی چار و ناچار بزانوے ادب بیٹھا اور عرض کیا ای زبدۂ سلاطین خاندان نبوت و ای خورشید آسمان مروت و فتوت ہرگاہ یہہ کمترین غلام شہر مہدیہ مین حاضر ہوا تھا اوس وقت جلوۂ جمال شہریاری کو دیکھکر البا و اب اقبال جہانبانی میرے دل پر موثر ہوا تھا کہ مجھے ہرگز یارائے سخن نتھا بلکہ میرے سراپا مین رعشہ پیدا ہوگیا تھا اور ایک عالم بے اختیاری مین چند بار یہہ قصد ہوا کہ مین سجدہ کرون اور اس دفعہ جسقدر جمال مبارک پر نظر کرتا ہون وہ جلوۂ جہانبانی کمتر نظر آتا ہے اور کسیقدر اقبال شہریاری مین ضعف پاتا ہون اسی سبب سے مین عالم فکر و تحیر مین غوطہ زن رہا شعر

چرا ستم را کار فرمودم بعرض — گرچہ دانستم کہ فعلم گشتہ مرض
ورکنی غور سخن ای نامدار — روے دل آرہی کہ ہو گردگار
ہست دنیا سربسر دار الفتن — منزل نحست و مکافات عینا
ہم نہ دنیائے دنی بر داشتن — ورنہ ہو لا علم اقرا شتن

عرض کردم انچہ فہمیدم ہمین — تا گنہگارم تو بخشندہ ہو
ہر کجی دل از دنیا دنی — دل باین غدار ہوا نا گوید ہست
کار با کافت و کہ مقبلان — اے سران نامور گردم ہمین
گر ببخشی جرم ما ارزندہ — ہی شوی راجع بمولا غنی
ہر کہ بیند او بدید بروم سست — رہ طالب کن ہمت از صاحبدلان

این شد و آن خسرو و این بخت ۔ وین گدا سودا ہر یکے بیہودہ بخت
آن بہشتے ساختہ این دوزخ سرشت ۔ تخم بدبختی برائے خویش کشت
پس چرا این چون سلیمان کس نبود ۔ دین و دنیا ہم یکجا نمود
بود دایم باد در فرمان او ۔ ہر چہ گویم زانست برتر شان او
ای سعیدالدین شدہ گردون سریر ۔ آنچہ من گفتم بخاطر یاد گیر

ہر یکے دانستہ خود را کردگار ۔ گفت من قہار و من آمرزگار
عاقبت آن خاکم کاران شریر ۔ رو بذلت کردہ در بئس المصیر
ہم پیمبر بود و ہم شاہ جہان ۔ بادشاہ انس و طیر و جنیان
عاقبت او ہم ز دنیا بار بست ۔ دل بمہر حضرت دلدار بست

راوی کہتا ہے کہ اوس سعید روشن ضمیر نے کلمات نصیحت آمیز اس آب و تاب و چرب زبانی سے بیان کیئے کہ صاحبقران اکبر اون کلمات کو سنکر بے اختیار رو دیا اور اس قدر سیل اشک چشم پرنم سے رواں ہوئے کہ دامن و آستین تر ہوگیا اور اس دنیائے بے ثبات سے ایسا متنفر اور بیزار ہوا کہ اوس شہریار کا دل ایک لمحہ دنیا میں رہنا گوارا نکرتا تھا بالآخر اوس ایلچی کو زر و انعام کثیر دیکر رخصت کیا اور خود بدولت نے در خزانہ کو وا کردیا اور زر و جواہر تقسیم کرنا شروع کیا یعنی ایک حصہ زر و مال سے خزانہ شاہی میں چھوڑا باقی تمام زر و جواہر مساکین و غربا کو تقسیم کردیا اور تین روز کامل شب و روز دست سخاوت کو بلند رکھا ہر گاہ اس بخشش سے فرصت پائی محلسرا میں تشریف لیگیا اتفاقات قضا و قدر سے روز چہارم صاحبقران اکبر کو تپ محرق عارض ہوئی اور شدت تپ میں تین روز بیہوش رہا روز چہارم کسیقدر ہوش بجا ہوئے صاحبقران اکبر نے آنکھ کھولی اوس وقت سلطان ابوالحسن جوہر اور ابوالقراسیاب و شاہزادہ حیدر اور شاہزادہ عزیزالدین اور ابوالحرب و ابوالجبار منجم وغیرہ شاہزادہ کے بالین پر حاضر تھے صاحبقران اکبر نے اپنا زائچہ ولادت طلب کیا اور ابوالجبار سے کہا اس زائچہ کی احکام کو بغور ملاحظہ کرو ابوالجبار نے کہ منجم کامل الفن ہے اوس زائچہ کو دیکھا معلوم ہوا کہ صاحبقران اکبر کی عمر گرامی سال چہل و ہفتم تک پہونچی ہے آیندہ نظر نہیں آتی ابوالجبار نے کلمہ انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور آبدیدہ ہوگیا ابوالحرب نے اس احوال کو دیکھ کر صاحبقران اکبر کی تسلی و تشفی کی صاحبقران اکبر نے فرمایا ای ابوالحرب تم نے مجھے کیا تصور کیا ہے جو اس وقت مثل اطفال میری دلجوئی کرتے ہو میں خوب جانتا ہوں کہ اس مرض الموت سے کسی طرح جان بر نہیں ہونیکا خیر مرضی مولا از ہمہ اولی میں اپنے دل پر کسیطرح حسرت نہیں رکھتا ہوں اور کسی طرحکا ہراس مجھے نہیں ہے کیا معنی کہ میں نے بتفضل و کرم رب ذوالجلال و بمدد بخت و اقبال ہر قسم کا عیش و آرام کیا اور آوازہ کشورستانی مغرب سے مشرق تک پہونچا دیا عنایت ایزدی سے کسی طرحکی لذائذ دنیوی کی ہوا و حرص میرے دل میں باقی نہیں رہی ورائے ازین اب میں اس دنیا سے اسقدر تنگ آیا ہوں کہ میں اپنی حیات مستعار چندروزہ کو بھی ناگوار سمجھتا ہوں ای ابوالحسن و اے برادر شاہزادہ حیدر اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں تم میرے مرگ پر ہرگز اندوہناک نہونا بلکہ میرے عفو گناہ و خطا کی جناب باری میں دعا کرنا کہ میری مغفرت ہوجائے دوسرے اپنے فرزند عزیزالدین کو اپنا قایم مقام تمہارے پاس چھوڑ جاتا ہوں تم سب اس طفل کے نگران اور مددگار و معاون رہنا مبادا میرے بعد چارطرف سے حریف اپنا موقع وقت پاکر اس ملک پر یورش کردیں اور یہ ملک موروثی قبضہ سے نکل جائے الغرض صاحبقران اکبر کی وصیت کو سنکر ہر ایک سردار نالان و گریان ہوا اور ہر ایک نے عرض کیا یا سلطان باوقار خدائے عزوجل حضور کو ہمیشہ ہمارے سر پر سلامت رکھے اور جلد تر اس مرض سخت سے صحت کامل عطا فرمائے اور اگر تقدیر الٰہی اور مشیت ایزدی میں یہی جاری ہوا ہے کہ ہم غلامان بارگاہ ایسے مدت قلیل میں بے سر و بیکس ہوجائیں خیر عالم مجبوری ہے قضا و قدر سے کیا چارہ ہے بہمہ حال ہم غلامان حلقہ بگوش شاہزادہ عزیزالدین بخت بلند کو اپنا ولی نعمت اور آقائے نامدار سمجھیں گے اور ہر نوع شاہزادہ نامدار کی اطاعت و فرمانبرداری میں بجان و دل مصروف رہیں گے بعد ازان شاہزادہ کامگار نے اپنے فرزند عزیزالدین کو سلطان ابوالحسن کے سپرد کیا اور چند کلمات نصیحت و وصیت زبان سے ارشاد فرمائے سلطان ابوالحسن اوس وقت شدت گریہ و بکا سے اسقدر

بدحواس تھا کہ دنیا و ما فیہا کی اوسے خبر نہ تھی ابوالحسن نے کہا ای شہریار مجھے اس فرمایش و وصیت سے معاف فرماؤ کیا معنی کہ مین اپنے حال کو
دیکھ یقین کرتا ہون کہ حضور کی تشریف بری سی قبل سفر آخرت اختیار کرون اور اگر مشیت ایزدی خلاف اس کے جاری ہوئی ہے اوس صورت
مین بعد حضور کے بلباس قلندری آوارہ جہان ہو جاؤنگا صاحبقران اکبر خاموش ہوگیا اور اوسی وقت ایسی آنکھ بند کی کہ پھر نہ کھولی اور دوسرے
روز وقت نماز جمعہ شہریار کشورگیر نے متاع حیات و نقد جان مالک ارواح کو سونپی انا للہ وانا الیہ راجعون ؎ آرے اساس
خانہ عمر استوار نیست ❊ دار فنا محل ثبات و قرار نیست ❊ اوس روز شاہزادہ سعد الدین کے انتقال کا اسقدر نوحہ و ماتم ہوا کہ تمام شہر
مصر نمونہ قیامت معلوم ہوتا تھا تمام وضیع و شریف مصر کے تابوت کی ہمراہ سر برہنہ جاتے تھے اور عجب شور واویلا برپا تھا کہ سامعین
کا زہرہ آب ہوتا تھا غرضکہ صاحبقران اکبر کو ملکہ عالیہ خاتون کی قبر کی برابر روضہ عالیہ مین دفن کیا واضح ہو کہ شاہزادہ سعد الدین کی
وفات کا ایسا صدمہ سخت اور ہنگامہ دل شکن ہے کہ جسقدر اس واقعہ کو بشرح و بسط بیان کیا جائے تعجب نہین مگر اس نامہ نگار نے
کوتاہ قلمی اختیار کی اور اس وقایع دردناک کو طول نہین دیا کس واسطے کہ جس شہریار جہاندار کا افسانہ رنگین اور داستانہای عشرت آگین
بحسن و خوبی نوک زبان قلم مشکین رقم ہو چکی ہون اب اوس خسرو نامور کا وقایع مرگ کس زبان و قلم سے ادا ہوسکتا ہے چار و ناچار یہ چند
سطر بھی ضروری الاظہار تھین اس سبب حوالہ قلم کی گئین ورنہ اصل افسانہ ملکہ شمسہ اجلال کے عقد اور جشن کتخدائی کے بعد ختم ہو چکا تھا
سو اب چند سطر شاہزادہ سعد الدین کی اولاد کے ذکر مین تحریر ہوتی ہین اور اوسی ذکر پر اس کتاب کا اختتام کیا جاتا ہے

ذکر اولاد امجاد صاحبقران اکبر مع حالات سلطنت کہ بعد شاہزادہ سعد الدین کے اس خاندان مین کس طرح رہی

وقایع نگاران خجستہ سیر نے اس روایت کو اسطرح بیان کیا ہے کہ جس وقت صاحبقران اکبر شاہزادہ سعد الدین اللہ نے سفر آخرت اختیار
کیا سلطان ابوالحسن جوہر کبھی بعد اوسکے معتصم(?) نہ ہوا بلباس قلندری دشت و بیابان کی طرف نکل گیا پھر پتہ نہ لگا اوس دلاور کا پتہ و نشان
نہ ملا اسی طرح صاحبقران اکبر کے ہر ایک رفیق نے نوبت بنوبت وفات پائی یعنی دو سال کے عرصہ مین جہان فانی سے صاحبقرانی بیگمین
یکے بعد دیگرے عالم کو روانہ ہوگئیں القصہ بعد وفات صاحبقران اکبر ابوالقاسم(?) شاہزادہ حیدر نے شاہزادہ عزالدین بن فخرالدین کو العزیز باللہ
خطاب دیا اور تخت سلطنت پر جلوہ افروز کیا شاہزادہ عزالدین نے نو برس فرمانروائی کی اور بعدل و داد کامرانی کیا(?) اس شاہزادہ
فیروز بخت کے عہد سلطنت مین کسی طرح کا فتنہ و فساد نہین ہوا ہمہ صورت ممالک و رعایا خوشحال رہتے بعد عزالدین کے شاہزادہ
منصور بن عزالدین نے الحاکم باللہ خطاب پایا اور پچیس(?) برس تک مسند فرمان روا رہا یہ شاہزادہ بہ نہایت نیک نہاد و منصف تھا
ہر وقت رعایا کی آسودگی مین بدل متوجہ رہتا تھا اور جو کے امورات خلاف شرع سے ممانعت کرتا تھا اس شاہزادہ نے
تیرہ سال بعدل و داد فرمانروائی کی اور اس جہان فانی سے گذر گیا الحاکم باللہ کے عہد سلطنت مین ایک خارجی نے خروج کیا تھا
مگر بعون(?) اقبال افواج قاہرہ نے اوسکا قلع و قمع کر دیا آخر کو گرفتار ہو کر بہ قتل کروایا بعد ازان الحاکم باللہ
ایک روز مرکب پر سوار ہوا اور تنہا بالائے کوہ گیا تھا کہ بعض بدخواہ سد راہ ہوئے اور اوس نامدار کو قتل کیا بعد اوسکے
علی ابن حاکم فرمانروا ہوا اور طاہر باللہ خطاب پایا اور سولہ برس سلطنت و جہانبانی فرما کر وفات پائی اوسکے بعد الحافظ لدین اللہ
جسکو مستنصر بھی کہتے تھے سریر جہانبانی پر کامران ہوا اور ساٹھ برس تک بعدل و داد فرمانروائی کی اس کے عہد مین حسن بن صباح
حمیری پیدا ہوا اور سلسلہ رسم و الحاد کا سلسلہ قایم کیا اور کسی(?) روز وہ عالم ابن الیاس(?) کا فتنہ کیا کہ وہ سادہ لوح اوس کے فریب
مین آگیا اور عجائبات روان کو حسن کے حوالہ کر دیا حسن بن صباح ... اسماء و دعوت اوس عجائبات کا
تماشا دیکھتا تھا اور اپنے رفقا کو دکھا کر اپنا معتقد کرتا تھا ... لوح اور ...
... حسن کے اعجاز پر محمول کرتے تھے

رفتہ رفتہ ایک جم غفیر ضلالت و گمراہی میں گرفتار ہو گیا راویان پیشین کا قول ہے کہ خاندان اسمٰعیلیہ میں دو فریق گذرے ہیں
یعنی ایک فرقہ شاہان سادات رفیع الدرجات سے تھا جس میں پہلا بادشاہ ابو القاسم محمد مہدی ہوا اور آخرین بادشاہان سادات
العاضد الدین باللہ گذرا ہے چنانچہ خاندان سادات سے چودہ بادشاہ شمار کیئے جاتے ہیں جنکی مدت سلطنت کم و بیش دو سو
ساٹھ برس کی ہے ازانجملہ آٹھ شاہان ذوی الاقتدار کا ذکر تو گزیر قلم ہوا ہے اور باقی کا احوال بخیریت اشتمال بطریق اجمال بیان کیا
جاتا ہے یعنی دوسرا فرقہ اسمٰعیلیہ سے غیر مذاہب تھا اس فرقہ میں حسن صباح حمیری اور رکن الدین و خورشاہ وغیرہ آٹھ بادشاہ
گذرے ہیں اور زمانہ سلطنت و حکومت انکا کم و زیادہ ایک سو ستر برس تک رہا چنانچہ رکن الدین و خورشاہ وغیرہ شاہان ملاحدہ ممالک
ایران و قہستان وغیرہ میں سلطنت کرتے رہے اس فرقہ میں اول بادشاہ حسن صباح حمیری ہوا ہے ابتدائے عمر میں حسن حمیری
بحال فلاکت اطراف عالم میں پھرتا رہا آخرکار الحافظ الدین مستنصر کی صحبت میں داخل ہوا اور اس سادہ لوح بادشاہ کو مکر و فریب دیکر
عجائبات روان حاصل کیا اگرچہ اون عجائبات کا اثر طلسمی مفقود ہو گیا تھا مگر حسن نے باعمال طلسم و نیرنجات بار دگر درست کیا اور اوس
میں اسقدر آثار ظاہر ہو گئے کہ جس وقت حسن حمیری بعد ادائے شرائط حجرہ میں داخل ہوتا یا کسی شخص کو بہر تماشا اوس میں بھیجتا تھا کسی
قسم کا باغ و بوستان یا اشکال و قصور عالم مثال میں اوسے نظر آتے تھے اور اس کرشمہ کو حسن حمیری اپنی کرامات سے ظاہر کرتا
تھا غرضکہ رفتہ رفتہ حسن کا مرتبہ بادشاہی کا پہونچ گیا اور تمام ممالک گرد کوہ و قہستان اوس کے تحت و تصرف میں آ گئے بالآخر
جس روز حسن حمیری اس جہان فانی سے درگذرا وہ عجائبات روان بھی نابود ہو گیا یعنی اوس شئے طلسمی میں خود بخود آگ لگی اور تمام
کمال جلکر خاک ہو گیا قصہ مختصر ہرگاہ شاہان ابرار سے مستنصر نے انتقال کیا بعد اس کے احمد بن مستنصر تخت حکومت پر رونق افروز
ہوا اور مستعلی باللہ خطاب پایا اور دس برس حکمرانی فرما کر عالم آخرت کو تشریف لیگیا اور بجا مستعلی باللہ منصور بن احمد تخت جہانبانی
پر بیٹھا اور بامر امر اللہ خطاب پایا اس بادشاہ نے تیس برس بعدل و سخاوت حکمرانی کی بعد اس کے منصور کا چچا عبد الحمید بن مستنصر
العارف باللہ مخاطب ہوا اور بیس برس تخت سلطنت پر فرمانروائی کی بعد اس کے قائم بن الحافظ الملقب بظافر تخت فرمانروائی پر متمکن ہوا
اور پانچ برس ثروت و حکومت میں بسر کی بعد ازان عیسیٰ بن ظافر بادشاہ ہوا فائز خطاب پایا اس بادشاہ نے تین برس حکمرانی کی
اس کے بعد عبد اللہ بن فائز جو آخرین سلاطین ملک مصر و مغرب تھا العاضد لدین اللہ لقب پایا اگرچہ اس بادشاہ نے بارہ برس فرمان
روائی کی مگر اس کی عمر عیش و آرام سے نہیں گذری ہمیشہ افکار نظم و نسق میں مبتلا رہا یعنی چار طرف سے اعدا نے شورش کی اور مملکت
پر تاخت لائے علی الخصوص گروہ فرنگان نے اسقدر غلبہ کیا کہ عاضد الدین تنگ آ گیا اور چار و ناچار نور الدین محمد بن عماد الدین حاکم
حلب سے مدد و کمک کا خواستگار ہوا چنانچہ نور الدین نے اپنے سرداران نامی سے ایک سردار اسد الدین شیر کوہ کو مع لشکر و سپاہ
عاضد الدین کی مدد کے واسطے بھیجا اور نور الدین کی فوج نے اون گروہ بغاوت پیشہ کو عاضد الدین کے ملک سے اخراج کر دیا اور مظفر
و منصور اپنے ملک کو روانہ ہو گئے بعد جانے فوج مذکور کے بار دگر گروہ مذکور نے خروج کیا اور عاضد الدین کو نرغہ میں کر لیا عاضد الدین
نے بار دگر نور الدین سے مدد چاہی اس مرتبہ اسد الدین مع [illegible] برادر زادہ صلاح الدین بن نجم الدین ایوب کے مصر میں آیا اور دشمنان
عاضد کو تہ تیغ کیا عاضد باللہ نے اسد الدین کو اس فتح کے صلہ میں اپنا وزیر سلطنت کیا اور زمام سلطنت اسد کے سپرد کر دی اسد الدین
چند سال کے بعد فوت ہوا بعد اوس کے صلاح الدین [illegible] عہدہ وزارت پر ممتاز ہوا اس اثنا میں عاضد الدین نے اس جہان سے رحلت کی
اور خاندان اسمٰعیلیہ کا اختتام ہو گیا اول تو صلاح الدین وزیر نے موقع وقت پا کر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور ملک مصر کا بادشاہ
ہوا اور سلطنت اسمٰعیلیہ آل ایوب میں منتقل ہو گئی جملہ اشیا و اسباب [illegible] کہ بعد [illegible] سال ہوا اوس سلطنت میں پہنچا آیا تھا صلاح الدین [illegible]

ازانجملہ ایک عصاہی مرد کا ایک پارچہ سنگ سی تراشا ہوا تہا صلاح الدین کی قبضہ مین آیا قصہ کو تاہ کیا تنک طول بے لطف دیا جا سکے
پانصد و شصت و ہفت سال دولت و سلطنت خاندان اسمعیل مین رہی بعد ازان آل ایوب مین جسکو آل شادی بہی منسوب کرتے ہین منتقل
ہوگئی وجہ تسمیہ آل شادی کی یہہ ہی کہ صلاح الدین بن نجم الدین ایوب کے جد کلان کا نام اصل شادی تہا اور یہہ شخص
ابتدائی شاہان سلجوقیہ کی زمانہ مین عہدہ کوتوالی قلعہ کبریت مین مختار تہا اتفاقات قضا و قدر سی شادی کا نبیرہ نجم الدین یوسف
مصر کا بادشاہ ہوگیا جسطرح اول معرض بیان مین آیا ہے غرضکہ بعد عاضد الدین کی کہ آخرین بادشاہ خانوادہ اسمعیل سی تہا تخت
و دولت آل ایوب مین انتقال کیا اور سلطنت مصر دوسری خاندان مین چلی گئی سنہ ۵ پانصد و شصت و ہفت از ہجرت ؛
بود دولت بآل اسمعیل ؛ منتقل پس بآل شادی شد ؛ ای خوشا نقل و حبذا تحویل ؛ اسیطرح کم و زیاد سو برس آل ایوب نے مصر
کی فرمانروائی کی بلکہ ملک یمن بہی شاہان آل ایوب کی قبضہ مین رہا بعد ازان سلطنت مصر غلامان چرکس کے ہاتھ آئی اور قریب تین سو برس
کے حکمران رہی بعد ازان تمام ملک مصر شاہان روم سی یعنی سلطان سلیم کے قبض و تصرف مین آگیا اور شاہان روم پاسہتر برس ملک
مصر پر قابض رہے چنانچہ اس طایفہ ملوک کا حال اکثر کتب تاریخ مین بشرح و بسط لکہا ہی اس مقام پر طول بیفایدہ قلم بند کرنا
ناحق قلم فرسائی ہوگی معہذا از بس پریشان گفتاری نے عنان خامہ کو روک لیا اور اس جلد لشاط اندوز دسترس آگین کو اوس
زینۃ التاج شہریاری اور نونہال گلستان بختیاری شہسوار گردون اقتدار و جہانگشا یعنی جناب فلک کاب معلی القاب نواب محتشم الیہ
احتشام الدولہ اسمعیل خان بہادر فرمان فرمای ریاست جاورہ کے نام نامی اور اسم گرامی پر ختم کیا ؛ **ابیات**

آن شہ کشورکشا و خسرو گردون جناب
آنکہ مظلومان ز فیض عدل او در راحت اند
آنکہ شد عالم فروز از کاخ خورشید اسم
در ہزار و سیصد و یک سال ہجری طبع شد

مطلع اقبال و دولت فروزان آفتاب
آنکہ دارو ظالمان از ہیبتش اندر عذاب
آنکہ شد با نجوم یاد و نام این کتاب
نور افزا شد بچشم و دیدۂ ہر شیخ و شاب

آنکہ طین و مخمر شد بمہر بوتراب
آنکہ چون او حاکم بیدار دل نادر و حشم
پانزدہ دفتر کہ ہریک قطعہ باغ ارم
تاکہ بنام جاویدش کو ختم خامہ

احتشام الدولہ اسمعیل تا باید بطاب
دیدہ و دانش ہمہ ہم از ظاہر ہم بخواب
اسکہ از رنگینی مضمون بود باآب و تاب
یاد یارب تا قیامت کامران و کامیاب

ہزار ہزار شکر و سپاس خالق کون و مکان کی درگاہ مین کہ اس سراپا تقصیر پریشان گفتار نے جلد آخر بوستان خیال مسمی مرآت الاضمار کو کہ خاتمہ کتاب
ہے بنام نامی و اسم گرامی معلی القاب فلک سریر سرور آفاق گیر معدن فیض و برکت مخزن جود و سخاوت قدر افزاے فن و کمال شہریار با
شوکت و جلال اعنی نواب نامدار جناب احتشام الدولہ محمد اسمعیل خان بہادر شہر و جنگ فرمان فرمای ملک جاورہ ختم کیا اور اپنے پدر مرحوم
و مغفور کی حقوق خدمت کو بہی ادا کیا اب یہہ ہرزہ سرا سخنوران و قیقہ رس اور ناظران نکتہ بین کی خدمت باسعادت میں التماس کرتا ہے
کہ اس گنہگار کی سامعہ خراشی کو معاف فرمائین اور عیوب کو بنظر خردہ گیری نہ دیکہین اور اس عاصی کو از راہ کرم دعاے خیر سے یاد
فرماتے رہین انشاء اللہ العزیز بعد طبع ہوجانے اس جلد ہشتمین کے ہر دو جلد ہاے بوستان خیال اول یعنی مہدی نامہ و اسمعیل نامہ
بہی اسی زبان ناہموار اور پریشان گفتاری مین ترجمہ ہوکر ہدیہ ناظرین اولی الابصار ہونگی کسواسطیکہ کسی قدر ترجمہ ان جلدونکا ہوچکا
ہے بشرط حیات و فراہمی خیالات انجام کو پہونچینگے یہہ نامہ نگار دست بدعا ہے کہ الہی یہہ جلد آخرین بہی جو اس بیہودہ گفتار کی
جانکاہی کا نتیجہ ہے مثل جلدہاے گذشتہ کے مقبول خاص و عام ہو کہ آیندہ اس دعاگو کی ترجمہ نگاری کا حوصلہ بلندی پائے

سال تاریخ از مؤلف

مؤلف

فیض ختم بعالم ماندہ

۱۸ ۶ ۸۳

تقریظ دلپذیر بر نتیجہ خامہ عنبرین شمامہ شاعر بے مثل نا ظم بے بدل نازک خیال شیرین مقال نواب احمد مرزا خانصاحب المتخلص بآگاہ متوطن دارالخلافہ شاہجہان آباد کہ فیض سخن از میرزا اسد اللہ خانصاحب غالب دہلوی یافتہ اکنون بجے پور مسکن دارد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحمید و توحید او یگانہ ایک دریاے ناپیدا کنار ہے کہ احاطۂ وہم و ادراک سے کوسون دور فہم کو طاقت نہ زبان کو طلاقت کیا کہی
اور کیا لکھے ذرہ مین خورشید کی چمک سماک سے تا سمک ہر قطرہ قلزم ہر اخگر انجم بحر کی روانی رحمت کی طغیانی اوسکی قدرت کا ملہ
کی نشانی ملایک کو باوجود تقرب دعوی فروتنی انسان کو ہر چند ادعای شرف لیکن شیطان سے ہر دم خوف رہزنی کافر کہن
اوسکے حضور نذر پیش گناہگار اوسکی رحمت کے امیدوار شاہان گردن فراز اوسکے آستانہ پر بصد عجز و نیاز جبین فرسا ستایشنا
قوی بازو کم از مور چہ بیدست و پاست ٥ با ہمہ او و بے ہمہ او با ہمہ ٭ با ہمہ تنہا و بے تنہا ہمہ ٭ نعت سرور کائنات ایک کرشمہ وحدت
ہے کہ جسنے بصورت انسانی جلوہ فرمایا اور ظہور آفرینش کا فروغ دکھایا اسی ہادی طریق کا نور باعث ظہور عالم اسی رہبر
سبیل ہدایت کا ظہور منزل مقصود آدم اسی شمع جمال کا فروغ نور جمال کبریائی اسی نور تجلی ریز کا جلوہ رہنمائی کرشمۂ خدائی
٥ نکتہ ایست زیر فرمان محمد ٭ خدا کی شان ہے شان محمد ٭ دیدہ وران والا فطرت کو مژدہ او سخن شناسان عالی
کو نوید کہ شاہد نتیجہ آگاہ کے بوستان خیال سے بصد زینت و زیبائی اپنا جلوہ دکھایا او مشتاقان جمال و آرزومندان خجستہ حال
کو شوخی زیبائی سے فریفتہ و شیدا بنایا الفاظ شایستہ والا تبار کا ہجوم ہے جلوہ فرمائی کی اکناف عالم مین دہوم ہے دیدۂ منتظر
دل آستگان حکایات رنگین وا ہین آنکہیں مشاہدۂ جمال لازوال والہ و شیدا ہین جوہر صنایع و بدایع سے معمور گوہر ناسفتہ
ادا و بیان پر مغرور جوہر شناسان سخن کے لیے در یتیم بیبہا حسن رعنائی مین گوہر یکتا اسکی صفائی عطر آمیز مضامین سے
دماغ سخنوران عالم مشکبار اور ہوای عنبر آگین بندش سے شامۂ والا نظران عالی ہمت مثل نافۂ تتار اسکا سلسلۂ بیان طائر
بلند پروازی اوہام کے لیے کمند ہر نظارگی اسکے شوق دید کا دلدادہ و پابند اسکا مشاہدہ دلفریب اہل نظر کا قاتل
اسکا انداز زینت و زیب معشوق یکتا پر دہنا ہے ہر فقرہ قلزم ناپیدا کنار معانی نکتہ نکتہ مین موج بیپایانی کی فراوانی
ہر ایک سطر صفحۂ بیاض پر مثل جدول لعل روان پیچ و خم حروف کے فراز و نشیب مثل سنبل و ریحان شاداب و خندان سواد
نور آگین صبح و گلشن ہر الف مثل شمشاد بہار پر جلوہ فرما ناطقہ روشن بیان وصف عبارت رنگین مین تر زبان
خط دلربائی مین جلوۂ نوبہار رشک گل و گلزار اسکا ہر نقطہ شیرین کہ معجز آفرین و نادرۂ روزگار جوہر متانت و وجاہت سے معمور
گوہر فطرت و مدرکہ سے تابندہ و مشکور ہر فقرہ دل آویز اسکا پسند خاطر شاہدان دلفریب ہر کلمہ مضامین خیز اسکا تاج کج کلہان بصد
زیب نازنین چمن بندان معانی کے لیے اسکا مشاہدہ حظ زندگانی اور دلدادگان الفت کو اسکا معائنہ معشوقہ دلنواز کا وصل روحانی
لذت عبارت بہار نقرہ و نبات سے بہتر بیان سے بہتر اگر کارنامہ عشق اسے کہئے بجا اور سلسلہ پیوست محبت کہئے روا
لذت شکر ریزی عبارت کی تو حلاوت لب بند اور لطافت مضامین کی ناطقہ گفتار پسند دل عشاق کو ہر وقت اس نگار رنگین ادا
بصد شوق دلربائیان چشم آرایان وادی اسکے دیکہنے سے خندان و فرحان رند مشربان بادۂ محبت کا ساغر

بے غمی ہے - گدایان کوئی ناکامی کا سرخی ہے - شاہدان دلفریب کو اسکے نظارہ جمال کا اسقدر خیال کہ مطلع حسن گران
از کو اسکے بیعانہ مین دیجیے - اور جسطرح ممکن ہو بہ حیلہ و بہانہ مول لیجیے - عارفان پاکدین کے لئے کارنامہ حیرت معلمان
علم الیقین کا مسیدہ وحدت - بے ثباتی دنیا کا وقائع عبرت افزا - از رنگ خیالی عالم قدرت کا آئینہ حیرت نما - مبشران قضا
وقدر کے حکم محکم کا ظہور ہے - دلدادگان وادی وحدت کا نور نشور - حاکیان حکایات کا سرمایہ بیان قصہ گویان زبان آور کا اسکے
نظارہ سے اطمینان - جو کچھ کہین مطبوع خاطر سامعین والاتمکین - جتنا طول دین رشتہ خیال کے لئے حبل المتین - اظہر ہے کے
لئے شعلہ نظارہ سوز حاسدان کینہ ور کے واسطے حکایت غم اندوز - وزدان معانی و عبارت رنگین کا تختہ ادب آموز - سو بار
چرائین - بازی نہ لیجائین - ہرچند مضربان کوئی بجز دی داد و سرایان بزم ناکامی نے دست برد مطلع سخن مین کمی نکی اور
زبان بندان حرص و آز نے عبارت مین تصرف کیا مگر طرز گفتار ہاتھ نہ آئے مثل گندہ بیروزہ باشکہ اگرچہ گندہ لیکن ایجاد بندہ کجا زبان
آوران دہلی کہ جنکی گفتار مصبحان ملکامی علی کو پسند کجا گفتار حضرات ساکنان قصبات - حلوا خوردن را روے باید - ہان اسی سیاہ امیر زاخان
نامہ سیاہ المتخلص باگاہ کمینہ بندہ حضرت غالب علی کل غالب یہان قلم کو روک کہان تہا کدہر گیا مطلب فوت ہوا وقت ضایع ہوتا ہے
تو کس نیند سوتا ہے - خواب غفلت سے بیدار ہو ہوشیار ہو فرصت قلیل عبارت طویل کدہر گیا ادہر آ موجہ کلک کی روانی بحر فکر کی طغیانی
اپنے کو بہول گیا ایسا بہول گیا حکم قضا شیم اپنے مخدوم کا بجا لا مطلب نگاری مین سعی فرما بقول شاعر - در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
انچہ استاد ازل گفت ہمان میگویم - بشکر پروردگار کہ اس زمانہ ناہموار مین ایسے ہی باکمال عدیم النظیر و بے مثال ہین جو اپنے بزرگو کے
نام آوری کے لئے مطلب نگاری و راہ روی مین قدم بقدم جاتے ہین سامان آوری و سلسلہ بندی مضامین و عبارت مین سعی
فرماتے ہین یعنے پیکر بوستان خیال بعد وفات بلبل گلستان معنی پروری و طوطی شکر ریز سخنوری زبان آور ہندوستان جنت نشان
یعنی مترجم اول خواجہ بدر الدین خان جنت مکان مشتاق لب تہی زبان اردو مین رہگئی تہی مشیت ایزدی یون ہوئی کہ الولد سر لابیہ کا
مصداق ہو - ہرچند وہ مشتاق ہو - اسلئے اجزای پریشان بوستان خیال جو زبان فارسی تہی فراہم ہوئی اور بعد وفات مترجم
اول عندلیب خوش بیانی مترجم ثانی شیرین بیان سحر گفتار شیوہ زبان عجایب نگار خواجہ قمر الدین خان عرف خواجہ مرزا خان صاحب
المتخلص بہ راقم دام اللہ فیضہم نے نقش ثانی زبان اردو چہاپا [illegible] کو آئین شایستہ [illegible] فرمایا کہ شایقان اطراف
و سخن سنجان اکناف نے ہنگام چہاپ نذر قیمت [illegible] فہیمان اطراف کا [illegible] کیا [illegible] فضل الہی سے ایک جلد
ہی باقی نہین رہی - الحمد للہ [illegible] شاید عشاق خریدار [illegible] طالب [illegible] نتایج افکار [illegible] حضرت
غالب ثانی [illegible] مضامین سے [illegible]
صورت [illegible] دلفریب پیدا اسکی رنگین بیانی اسکی نازک خیالی [illegible] کلک کی روانی [illegible] اسکی نکتہ بینی اسکی سخن کا
انتظام [illegible] انجام اسکی بلند پروازی خیال [illegible] اسکی [illegible] فرسائی اسکی عبارت آرائی سخن شناسان
خرد پرور و نکتہ سنجان والا نظر [illegible] فضایل [illegible] با جاہ و جلال صاحب دولت
واقبال نیر سپہر جہانبانی خورشید آسمان کامرانی سلالہ دودمان شہریاری نوباوہ خاندان تاجداری رونق بخش بارگاہ عالم افتخار قوم
بنی آدم وارث تخت سکندر سریر کیوان جاہ بلند بارگاہ سخن شناس قدردان والا دودمان عالی خاندان یعنی احتشام الدولہ نواب
محمد اسمعیل خان بہادر فیروز جنگ دام اقبالہم و دولتہم و شوکتہم فرمانروای گلشن آباد جاورہ جنکی مکرمت کا اکناف عالم مین شہرہ
جنکی بیداد مین ہر رنگ داد جو ستم مین ہر گونہ عدل و انصاف خداداد حاتم کو کیا قدرت کہ ان کے دست و بازو کے - نوشیروان کو کیا یارا